اور حق تعالی نے انکے فضائل اور کمالات کو اور اونکی کتابون کو ایسی شہرت دی کہ کچھہ بیان کی حاجت نہین لیکن کچھہ مجمل اونکا حال سب

کے واسطے مذکور ہوتا ہی تا ناواقفون کو بھی آگاہی حاصل ہو **فائدہ** نام اور نسب امام بخاری کا ابو عبد اللہ محمد بن اسمٰعیل بن ابراہیم بن المغیرہ

ہی ایک سو چورانوے ۱۹۴ ہجری مین پیدا ہوئے طفلی مین اندھے ہوگئے تھے اونکی مانے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو خواب مین دیکھا کہ فرماتے ہین

کہ خوش ہو کہ حق تعالی نے تیری دعا اور زاری سے تیرے بیٹے کی آنکھون مین روشنی عنایت کی صبح کو دیکھا تو بینا پایا دس برس کی عمر سے بخارا مین

حدیث یاد کرنا شروع کیا جب سولہ ۱۶ برس کے ہوئے تو عبد اللہ بن مبارک اور وکیع کی تصنیفات یاد کر چکے پھر حج کے واسطے گئے اور عرب مین

علم تحصیل کرنے لگے جب اٹھارہ برس کے ہوئے فضائل اصحاب اور تابعین مین تصنیف شروع کی آخر اوس سب مجموعے کی مدینے مین حضرت کی

قبر مبارک کے پاس تاریخ بخاری بنائی حامد بن اسمٰعیل محدث سے روایت ہی کہ مین اور بخاری اوستادون سے ساتھہ علم حدیث تحصیل

کرتے تھے ایک روز مینے بخاری سے کہا کہ تمھارے پاس دوات قلم نہین تم احادیث کو نہین لکھتے یاد رہنا مشکل ہی تمکو ایسی تحصیل سے کیا فائدہ ہوگا

سولہ روز کے بعد بخاری نے کہا کہ تمنے مجکو بہت تنگ کیا لاؤ اپنی تحریر کو میری یادداشت سے مقابلہ کرو اور مین اس مدت تک پندرہ ہزار

حدیث لکھہ چکا تھا اتنی سب حدیثون کو بخاری نے مجکو زبانی سُنا دیا اور ایسا خوب یاد تھا کہ مینے اپنی حدیثون کو اون سے صحیح کر لیا پھر بخاری نے

کہا کہ تم جانتے ہو کہ میری یہ محنت اور سرگردانی محض بیفائدہ ہی اوسی روز مین جان چکا تھا کہ یہ شخص ایسا شدنی ہی اسکے برابر کوئی نہو سکیگا اور

صحیح بخاری تصنیف کرنے کا یہ سبب ہی کہ ایک روز اسحٰق بن راہویہ کی مجلس مین ذکر ہوا کہ اگر کوئی صرف صحیح حدیثون کو علٰحدہ جمع کرے تو خوب

فائدہ ہو کہ بے دغدغہ لوگ اوسپر عمل کرین بخاری کے دل مین یہ بات اثر کر گئی چھہ لاکھہ حدیثین اونکے پاس تھین اونکا انتخاب شروع کیا

جن حدیث کی صحت کمال مرتبے مین ثابت تھی اوسکو لکھتے اور باقی کو ترک کرتے اور معمول یہ کیا تھا کہ ہر حدیث کی تحریر کے واسطے غسل کرتے

اور دو رکعت نماز پڑھتے اور دعا اور استخارہ کرتے کہ الٰہی مجسے خطا نہو آخر اسکو اسی طرح سولہ برس کی محنت سے مدینے مین حضرت کی مسجد کے

اندر منبر اور حضرت کی قبر مبارک کے درمیان صحیح بخاری تمام ہوئی صرف صحیح حدیثون کو ایک کتاب مین جمع کرنا اول بخاری سے شروع ہوا

سب حدیثین صحیح بخاری کی سات ہزار دو سو پچھتر ہین اور اگر مکرر کو حذف کیجیے تو چار ہزار ہین اونکی خوش نیتی کے سبب سے یہ کتاب

ایسی مقبول ہوئی کہ اونکی حیات مین ستر ہزار آدمی نے بلاواسطہ اون سے کتاب سند کی امام بخاری سے روایت ہی کہ فرماتے تھے کہ مجکو یہ امید ہی کہ

قیامت مین مجسے غیبت کا سوال نہوگا اس واسطے کہ مینے کبھی کسی کی غیبت نہین کی ہی کلام اونکے تقوا اور پرہیزگاری کو خیال کیا چاہیے

جب بخاری بخارا مین آئے تو وہان کے حاکم نے کہا کہ تم اپنی تصنیفات میرے مکان مین آکر میرے بیٹے کو پڑھاؤ بخاری نے کہا کہ یہ حدیث کا

علم ہی اسکو مین ذلیل نہین کرتا اگر تجکو غرض ہو اپنے بیٹے کو میرے مکان مین بھیجا کر جیسے اور لوگ سیکھتے ہین وہ بھی سیکھا کرے حاکم نے کہا

تو جب میرا بیٹا آوے تو اور کوئی طالب علم تمھارے پاس نہ رہا کرے ہمارے چوبدار دروازے پر کھڑے رہین گے کسی کو نہ آنے دیوین ہم نہین چاہتے

کہ عوام خلقت ہمارے بیٹے کے برابر بیٹھے بخاری نے یہ بات نمانی اور کہا کہ حدیث کا علم پیغمبر کی میراث ہی اوسمین تمام امت محمدی شریک ہی

اسمین کسیکی خصوصیت نہین ہو سکتی حاکم نہایت ناخوش ہوا اور بعضے دنیادار خود غرض آدمی عالمون نے بخاری پر طعن تشنیع شروع کرکے حاکم

کو فساد پر مستعد کیا آخر اسکو امام بخاری بخارا سے تنگ ہوکر نکلے اول نیشاپور مین گئے وہان کے حاکم سے بھی ناموافقت ہوئی پھر وہان سے

فائدہ حدیث دو قسم ہے متواتر اور آحاد متواتر وہ ہے جسکو ہر زمانے مین اتنا بکثرت لوگون نے روایت کی ہو کہ عقل انکے
جھوٹ بولنے کو محال جانے اور آحاد وہ ہے جسکی روایت مین اتنی کثرت نہو آحاد کی تین قسمین ہین مشہور اور عزیز اور غریب مشہور وہ ہے جسکو
ہر زمانے مین تین یا زیادہ راویون نے روایت کی ہو اور عزیز وہ ہے جسکو ہر زمانے مین دو راویون سے کم نے روایت کی ہو اور غریب وہ ہے جس کی
روایت کسی زمانے مین ایک ہی راوی سے ہو سو متواتر سے ہر ایک کو یقین کامل حاصل ہوتا ہے خواص کو بھی عوام کو بھی اور آحاد روایت سے
علم ظنی حاصل ہوتا ہے اور بعضی صورتون مین کثرت قرائن سے اہل علم کو یقین بھی حاصل ہوجاتا ہے سو آحاد مین بعضی روایت تو مقبول ہے اور اوسپر
عمل واجب ہے اگر راوی کی دیانت اور راستی معلوم ہو اور بعضی روایت مردود ہے اگر راوی کی دیانت اور راستی ثابت نہو **فائدہ** مقبول آحاد
کی دو قسم ہے صحیح اور حسن صحیح اوسکو کہتے ہین جسکو دیندار پرہیزگار خوب یاد رکھنے والے لوگون نے ہر زمانے مین برابر روایت کیا ہو نہ اوسمین کوئی
چھپا عیب ہو نہ اور معتبر لوگون کے مخالف ہو سو صحیح حدیث کی سات قسمین ہین اول عمدہ قسم تو وہ ہے جو صحیح بخاری اور صحیح مسلم دونون مین ہو اوسکو
حدیث متفق علیہ کہتے ہین اسکے بعد دوسری قسم وہ ہے جو صرف بخاری مین ہو تیسری وہ ہے جو فقط مسلم مین ہو چوتھی وہ جو بخاری اور مسلم کی شرط
اور اونکے طور پر ہو پانچوین وہ جو صرف بخاری کے طور پر ہو چھٹی وہ جو فقط مسلم کے طور پر ہو ساتوین وہ جو بخاری اور مسلم کے سوا اور اہل حدیث نے
اوسکو صحیح جانا ہو حسن اوس حدیث کو کہتے ہین جو صحیح حدیث کی طرح ہو لیکن اوسکے راویون کا حفظ اور یاد صحیح کے راویون کے برابر نہین حسن بھی
مقبول اور حجت اور واجب العمل دونون ہین لیکن صحیح حسن سے نہایت مقدم اور افضل ہے حسن صحیح سے رتبے مین کم ہے **فائدہ**
مردود قسم آحاد کی جو لائق حجت کے نہین سو ضعیف ہے ضعیف حدیث اوسکو کہتے ہین جو صحیح اور حسن کے مخالف ہو خواہ اوسکا کوئی
راوی درمیان سے ساقط ہو یا مطعون ہو سو اگر ابتدائے سند سے راوی ساقط ہوا اوسکو معلق کہتے ہین اور اگر انتہا سے ساقط ہو یعنی صحابی مذکور
نہو تو اوسکو مرسل کہتے ہین اور اگر دو راوی برابر ساقط ہوگئے تو اوسکو معضل کہتے ہین اور نہین تو منقطع اور طعنہ راوی کا یہ کہ وہ جھوٹھا ہو
تو اوسکی حدیث کو موضوع کہتے ہین یا اوسپر جھوٹھ کی تہمت لگی ہو تو اوسکو متروک کہتے ہین یا راوی غلطی بہت کرتا ہو یا غافل ہو یا کثیر الوہم
ہو یا اوسکی روایت معتمد لوگون کے مخالف ہو یا فاسق یا بدعتی ہو تو اوسکی حدیث کو منکر کہتے ہین **فائدہ** علم حدیث مین بہت کتابین ہین
لیکن چھ کتابین نہایت مشہور ہین جنکو صحاح ستہ کہتے ہین اول صحیح بخاری دوسری صحیح مسلم تیسری ابو داؤد چوتھی ترمذی پانچوین
نسائی چھٹی ابن ماجہ سوائے بخاری اور مسلم کے باقی چار کتابون مین ہر قسم کی حدیث ہے صحیح بھی اور حسن بھی اور ضعیف بھی چنانچہ اونکے مصنفون نے
بیان کر دیا ہے صحیح حسن ضعیف کا دریافت کرنا ہر کسیکا کام نہین خدا نے محدثین کو عقل اور شعور ایسا دیا ہے کہ وہی اونکو خوب پہچان جاتے ہین
جیسے صراف کھوٹا یا کھرا روپیہ اشرفی پرکھ لیتے ہین بدون اونکے بتلائے ہر شخص نہین جان سکتا ہر چند اصطلاحات حدیث کی تفصیل بہت ہے
لیکن عوام کی فہم مین نہین آسکتی اسواسطے اسی قدر اجمال پر کفایت کی کہ اتنا بھی اس ترجمہ دریافت کرنے کو کافی ہے **فصل** صحیح بخاری
اور صحیح مسلم کے ذکر مین ان دونون کتابون کو صحیحین کہتے ہین علم حدیث کی سب کتابون سے صحیحین منتخب ہین انکی صحت پر اتفاق ہے امت کا خصوصاً
صحیح بخاری کہ بعد قرآن کے اصح الکتب ہے ان دونون کتابون مین سوائے صحیح حدیث کے حسن حدیث بھی نہین ضعیف کا تو کیا ذکر ہے امام بخاری اور
مسلم ایسے اوستاد کامل ہوئے علم حدیث مین کہ یہ رتبہ کسی کو حاصل نہین فی الحقیقۃ یہ دونون بزرگ آسمان تحقیق کے آفتاب اور ماہتاب ہین

اور خدا کے درمیان محبت ہو وہی خوب جانتا ہی کہ کس قدر محنت مینے اسمین اوٹھائی ہی اور اس کتاب کی خوبی اور بزرگی ہر شخص نہین بیان
کر سکتا اسکو علما جانتے ہین اور علما بھی وہی عالم جانتے ہین جنکو علم حدیث مین بڑا ملکہ اور کمال مہارت ہی دوسرے یہ کہ مصنف نے اس
کتاب کو بارہ باب کیا ہی لیکن بابون اور فصلون مین بطور اور کتابون کے اتحاد مضمون کی رعایت نہین کی کہ مثلاً صلوة کی احادیث یکجا
ہون اور صوم اور حج کی یکجا بلکہ الفاظ اور حروف پر مرتب کیا ہی مثلاً جن حدیثون کے سر پر من ہی اول باب مین لایا اور لا کی حدیثون
کو دوسرے باب مین اور جن پر کان ہی اونکو تیسرے باب مین اور باوجود اسکے پھر حروف تہجی کی رعایت کی ہی جیسے لغت کی کتابون مین
ہوتی ہی خلاصہ یہ کہ اسمین ترتیب معنوی نہین ترتیب لفظی ہی عجب محنت اور اوستادی کی ہی کہ احادیث کو رنگارنگ ترتیب سے مرتب کیا ہی
جو اوسکو غور سے دیکھے وہ اسکا لطف پاوے ہر چند معنوی ترتیب مین یہ بڑا فائدہ ہی کہ جس مضمون کی حدیثون کو چاہا اونکے باب اور فصل سے
دیکھ لیا لیکن لفظی ترتیب مین بھی عجیب لطف ہی کہ جس حدیث کا سرا معلوم ہوا بے تکلف اوسکو نکال لیا علاوہ اسکے قرآن کی طرح رنگ
برنگ کا مضمون ہر وقت دریافت ہونا کمال نشاط انگیز ہوتا ہی گویا یہ کتاب گلدستہ ہی جسکے ہر تحریر تو یکرنگ ہی اور خوشبو ہر قسم کی
تیسرے یہ کہ مصنف بعضی حدیث کو ٹکڑے کر کے اپنی ترتیب کے موافق چند مقام پر لایا ہی اور یہ کام عالم عارف کو درست ہی بشرطیکہ
معنی مین خلل نہ پڑے چنانچہ مصنف نے ایسا ہی کیا چوتھے یہ کہ بقول شارح گازرونی کے سب احادیث مشارق الانوار مین دو ہزار دو سو
چھیالیس ہین ۲۲۴۶ **فائدہ** معلوم کیا چاہیے کہ اس کتاب کے ترجمے مین چند امور کی رعایت کی ہی اول یہ کہ مصنف نے اختصار کے واسطے
احادیث کے اسناد یعنی راویون کے نام کو حذف کیا فقط صحابی کا نام جو اوس حدیث کا اول راوی ہی مذکور کیا اس طرح کہ ہر حدیث مین
اول کتاب کا اشارہ کیا پھر صحابی کا نام لیا پھر حدیث کو بیان کیا اور اختصار کے واسطے ہر حدیث پر قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہین کہا
لیکن مترجم نے ہر حدیث کے ترجمے مین کہدیا ہی کہ حضرت نے یون فرمایا اور کتاب کا نام ہر حدیث مین لکھ دیا ہی تاکہ عوام کو شبہہ نہ پڑے
دوسرے یہ کہ حدیث کا ترجمہ تحت اللفظ نہین کیا اس واسطے کہ عرب کا محاورہ ہند کے محاورے سے اکثر مطابق نہین بلکہ محاورہ مقدم
رکھا ہی مرادی مطلب جا بجا لکھا اور باوجود اسکے حتی المقدور تحت اللفظ ترجمے کی بھی رعایت کی ہی تیسرے یہ کہ اصلی غرض
اس سے یہ ہی کہ اہل اسلام کو فائدہ عام ہو یہان تک کہ حرف شناس اور عوام بھی محروم نہ رہین اس واسطے نہایت مشکل مطالب نہین
لکھے چوتھے یہ کہ اس کتاب کے خطبے کا ترجمہ نہین کیا کہ عوام کو اوس سے کچھ فائدہ نہ تھا خطبے کا خلاصہ مطلب یہ ہی کہ مصنف نے کہا کہ جب زمانہ
بگڑا اور اہل علم مر گئے اور کم علم نافہم جنکو صحیح اور ضعیف کی تمیز نہین عالم اور پیشوا مشہور ہوے تو مینے اس کتاب مشارق الانوار مین اپنی تصنیف
دو کتاب مصباح الدجی اور شمس منیرہ کی صحیح احادیث جمع کی ہین اور کتاب النجم اقلیشی اور کتاب الشہاب قضاعی سے جو صحیح روایت تھی
وہ بھی اسمین ملائی تاکہ صحیح احادیث مختصر کتاب مین یکجا ہو وین صحیح بخاری کی علامت خ اور صحیح مسلم کی م اور جو دونون مین متفق ہو
اوسکی علامت ق مقرر کی یعنی مصنف نے اس کتاب مین صرف صحیحین کی احادیث لکھی مگر جا بجا اقلیشی اور قضاعی کی کوئی لفظ بھی
لایا ہی چنانچہ وہان اطلاع بھی کر دی ہی اور وہ لفظ بھی صحاح ستہ سے خالی نہین پانچوین یہ کہ مصنف نے کمال اختصار سے ہر جگہ قصہ حدیث کا
نہین بیان کیا کہ حضرت نے یہ حدیث کس وقت اور کس تقریب سے فرمائی تو اسکا مطلب بخوبی نہین معلوم ہوتا اس واسطے حدیث کے ترجمے کے بعد

سمرقند گئے اور دعا کی کہ الٰہی مین باوجود کشادگی کے مجھپر تنگ ہوگئی اب مجکو زندگی سے نجات دے پھر دوسو چھپن ہجری مین وفات
پائی رحمۃ اللہ علیہ **تاریخ** بہر احوال بخاری صبی جلکرد م از ثقات ۔ صدق تاریخ تولد نور تاریخ وفات ہے عبد الواحد طوسی او نمانے مین
ایک ولی کامل تھے اونھون نے خواب مین دیکھا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم معہ چند صحابہ کے راہ مین منتظر کھڑے ہین عرض کی یارسول اللہ آپ کسکے
انتظار مین ہین فرمایا کہ محمد بن اسمعیل کا مین منتظر ہون پھر تحقیق ہوا تو اوسی وقت بخاری کا انتقال ہوا تھا اور بہت بزرگون نے خواب مین دیکھا کہ
حضرت نے صحیح بخاری کو اپنی طرف نسبت کیا چنانچہ محمد بن احمد مروزی نے بیت اللہ کے پاس خواب مین دیکھا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا
اے ابوزید تو کبتک شافعی کی کتاب کا درس کیا کریگا ہماری کتاب کو تو کیون نہین پڑھتا مینے کہا کہ یارسول اللہ آپ کی کونسی کتاب ہے فرمایا کہ جامع محمد بن اسمعیل کی
یعنی صحیح بخاری بعد اسکے صحیح امام الحرمین کا بھی جو اب مشہور ہی شدت اور خوف اور سختی مرض اور قحط وغیرہ مین صحیح بخاری کا ختم تریاق مجرب ہی
چنانچہ حرمین شریفین مین اب تک معمول ہی کہ جب روم کے بادشاہ پر سخت جنگ درپیش ہوتی ہی وہان کے علما بخاری شروع کرتے ہین حق تعالی فتح نصیب
کرتا ہی **فائدہ** امام ابوالحسین مسلم بن الحجاج بن مسلم قشیری نیشاپوری دوسو چار ہجری مین پیدا ہوئے اور دوسو اکسٹھ ہجری مین انتقال ہوا تمام
اہل حدیث اونکی بزرگی اور کمال کے قائل ہین اور بڑے عمدہ محدثین اونکے شاگرد ہین جیسے ابو حاتم رازی اور ترمذی علم حدیث مین بہت کتابین
اونکی تصنیف ہین خصوصاً صحیح مسلم مین عجائب رنگا رنگ علم حدیث کے دقائق ہین کہ اہل حدیث انکو جانتے ہین تین لاکھ حدیث سے اس کتاب کو منتخب
کیا ہی اور اوس مین کمال ہوشیاری اور احتیاط کی ہی سب احادیث اس کتاب کی بارہ ہزار ہین امام مسلم نے کبھی کسیکی غیبت نہین کی اور نہ کسیکو مارا اور نہ کسیکو گالی دی ابو حاتم
رازی نے مسلم کو خواب مین دیکھا اونکا حال پوچھا کہ خدا نے تمھارے ساتھ کیا سلوک کیا مسلم نے کہا کہ حق تعالی نے بہشت کو میرے واسطے مباح
کر دیا ہی جہان چاہتا ہون وہان رہتا ہون ابو علی ایک بزرگ تھے جب وے مر گئے تو کسی نے اونکو خواب مین دیکھا تو پوچھا کہ خدا نے تمھاری کس سبب سے
نجات کی اونھون نے کہا کہ ان جزون کی برکت سے اور وے جزو صحیح مسلم کے تھے **فائدہ** کتاب مشارق الانوار اور اوسکے مصنف کے ذکر مین
اس کتاب کے مصنف کا نام رضی الدین حسن بن حسن صغانی ہی چغان ماوراء النہر کی ولایت مین ایک شہر کا نام ہی وہان پیدا ہوئے بغداد اور
مکے مین علم تحصیل کیا اپنے وقت یعنی سات سو ہجری مین تمام علوم دینی خصوصاً علم حدیث اور لغت مین استاد بے نظیر تھے تصنیفات اونکی بہت
ہین ازانجملہ کتاب مصباح الدجی من صحاح احادیث المصطفی اور کتاب شمس المنیرہ من الصحاح الماثورہ اور کتاب مشارق الانوار النبویہ
من صحاح الاخبار المصطفویہ اور کتاب عجالۃ العجلان اور کتاب وفیات صحابہ اور کتاب زبدۃ المناسک اور کتاب فرائض اور کتاب درجات العلم والعلما
اور کتاب التکملہ لغت مین کہ جو صحاح جوہری مین غلطی تھی اوسکی اصلاح کی اور جو لغات کہ اوسمین نہ تھے اونکو داخل کیا اور کتاب مجمع البحرین
لغت مین کہ نہایت کامل کتاب ہی کہ تمام لغت عرب کو شامل ہی انکے سوا اور تصنیفات بھی ہین کہ مصنف کے کمال علم پر دلیل ہین **فائدہ**
مشارق الانوار مین مصنف نے عجیب اور غریب نکات اور لطائف کی رعایت کی ہی اول یہ کہ صحیحین کی احادیث سے صرف قولی حدیثون کو
کفایت کی ہی حدیث فعلی اور حدیث تقریری کو مطلق نہین لایا اور دونون کتابون مین طرح طرح غوص اور تلاش کی ہی کہ اونکی اصول
حدیث کو لایا شواہد اور متابعات اور روایات بالمعنی کو ترک کیا اور نہین کبھی بسبب معنی حدیث کے لایا اور بعضی کو چھوڑا اس دریافت اور
تمیز کو کمال فہم اور بڑا علم چاہیے ہر عالم کا یہ کام نہین اسی سبب سے مصنف نے دیباچہ کتاب مین کہا ہی کہ یہ کتاب حجت اور دستاویز مین سرے

در نماز روزہ سب پر فرض ہے مالدار ہو یا محتاج خلاصہ یہ ہے کہ یہان حکم عام بیان فرمانا منظور ہوا جو سب مسلمانون کو شامل ہو
مصنف نے ایمان کی حدیث مقدم کی اس واسطے کہ ایمان سب عبادت اور نیکیون کی جڑ ہے بدون ایمان کے کوئی عبادت اور نیکی درست نہین
زید بن خالد الجہنی مَنْ اٰوٰی ضَالَّۃً فَھُوَ ضَالٌّ مَا لَمْ یُعَرِّفْھَا صحیح مسلم مین زید بن خالد رض سے روایت ہے کہ
حضرت نے فرمایا کہ جسنے بھٹکے جانور کو رکھ لیا وہ خود دین کی راہ سے بھٹکا ہے جب تک اوسکو نہ پہنچاوے ف بھولے بھٹکے جانور
کو بدون مشہور کیے اپنے گھر مین باندھ رکھنا درست نہین اکثر مشارق کی کتابون مین اس حدیث پر قاف کی علامت ہے یعنی بخاری
اور مسلم دونون مین یہ حدیث بالاتفاق ہے حالانکہ یہ صاف خطا ہے اس واسطے کہ صاحب جامع الاصول اور شارح گازرونی نے لکھا ہے کہ
یہ حدیث صرف مسلم مین ہے بخاری مین نہین اور ابن حجر نے بھی صحیح بخاری مین دیکھا زید بن خالد سے اوسمین اس مضمون کی حدیث نہین
پائی معلوم ہوا کہ کاتب کی غلطی ہے ق ابن عباس مَنِ ابْتَاعَ طَعَامًا فَلَا یَبِعْہُ حَتّٰی یَسْتَوْفِیَہٗ صحیح بخاری و صحیح مسلم مین عبد اللہ ابن
بن عباس رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو کھانے کا غلہ مول لیوے تو اوسکو نہ بیچے جب تک اوسکو تول کر قبضے مین لاوے ف چار
امامون کا یہی مذہب ہے کہ غلہ بیچنا مول لینے والے کو بدون اپنا قبضہ کیے درست نہین اور امام شافعی کے نزدیک کوئی چیز غلہ ہو یا
زمین اور باغ بدون قبضہ بیچنا درست نہین اور امام اعظم کے مذہب مین زمین اور باغ اور گھر مین قبضہ ہونا شرط نہین باقی سب منقولات مین
قبضہ شرط ہے منقول وہ مال ہے جو ایک جگہ سے دوسری جگہہ جا سکے اور غیر منقول جیسے زمین اور باغ ق ابن عمر مَنِ ابْتَاعَ
نَخْلًا بَعْدَ اَنْ تُؤَبَّرَ فَثَمَرَتُھَا لِلَّذِیْ بَاعَھَا اِلَّا اَنْ یَّشْتَرِطَھَا الْمُبْتَاعُ وَمَنِ ابْتَاعَ عَبْدًا فَمَالُہٗ لِلَّذِیْ بَاعَہٗ
اِلَّا اَنْ یَّشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ صحیح بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو مول لیوے کھجور کے درخت کو
پیوند کرنے کے بعد تو اوسکے پھل کا مالک وہی ہے جسنے بیچا مگر یہ کہ مول لینے والا پھل کی بھی شرط کر لیوے اور جو غلام کو مول لیوے تو اوسکے
پاس کے مال کا وہی مالک ہے جسنے اوسکو بیچا مگر یہ کہ مول لینے والے نے اوس مال کی بھی شرط کر لی ہو ف کھجور کا درخت نر اور مادہ
ہوتا ہے مادہ کی بالی چیر کے نر کی بالی اوس مین پیوند کرتے ہین تو بہت پھلتا ہے امام شافعی اور مالک اور احمد کا یہی مذہب ہے کہ بعد پیوند
کے پھل کا مالک درخت کا بیچنے والا ہے اور اگر شرط کر لی ہو تو مول لینے والا مالک ہے اور امام اعظم کے مذہب مین جب درخت کا پھل نمود
ہو گیا تو درخت کے بکنے سے پھل نہین بکتا خواہ پیوند ہوا ہو یا نہ ہوا ہو یہ حدیث بخاری اور مسلم دونون مین ہے اکثر نسخون مین
اس حدیث پہ میم یعنی صرف مسلم کی علامت ہے سو غلط ہے ق عائشہ مَنِ ابْتُلِیَ مِنْ ھٰذِہِ الْبَنَاتِ بِشَیْءٍ فَاَحْسَنَ
اِلَیْھِنَّ کُنَّ لَہٗ سِتْرًا مِّنَ النَّارِ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو جانچا جاوے بیٹیون سے کچھ بھی
مین پھر اون کے ساتھ بھلائی کرے تو بیٹیان قیامت مین اوسکے آڑے آجاوینگی اوسکو دوزخ سے بچاوینگی ف حضرت عائشہ
رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک عورت دو بیٹیان لیے میرے پاس سوال کرتی آئی اوس وقت کچھ موجود نتھا مینے ایک کھجور دی اوسنے اوسکے
دو ٹکڑے کرکے اپنی دونون بیٹیون کو دی اور چلی گئی یہ حال مینے حضرت سے عرض کیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی بیٹیان خدا کی آزمایش ہین
جسنے ان سے بھلائی کی وہ دوزخ سے بچا بھلائی یہ کہ اونکی بخوبی پرورش کرے اونکو دینداری سکھاوے اونکا بیاہ نیک بخت

فائدے مین اوسکا پورا قصہ لکھہ دیا اور جہان مطلب مجمل اور مشکل تھا اوسکو مفصل کر دیا اور چارون اماموں کے مذہب جابجا مناسب مقاموں مین بے تعصب لکھے شیعہ اور اہل بدعت کے شبہات جابجا مجملاً دفع کیے غرض کہ بحمد اللہ یہ کتاب اہل اسلام کے واسطے عجیب تحفہ ہی اکثر مطالب دینی کو شامل ہی جسکے دریافت سے جاہل عالم بنے اور عالم تازہ لطف اوٹھائے حضرت مولانا عبد القادر دہلوی کی ہندی تفسیر اور یہ کتاب خدا کے واسطے کافی ہین دیندار حق مین یے دونون کتابین گویا دو آنکھین ہین جن سے دونو جہان کا انجام نظر پڑے یا دو پر ہین جن سے عرش تک اڑ سکے مثنوی

کیا تجھسے کہوں حدیث کیا ہی — دُردانۂ درج مصطفیٰ ہی
بابا یہ کہان سے کون لایا — جسنے پایا یہین سے پایا
مشعل افروزِ راہِ سنت — برہم زنِ بیخ و شاخ بدعت
جب اصل ملی تو نقل کیا ہی — یان وہم و خطا کا دخل کیا ہی
بالفرض فلان تھا مردِ کامل — اوسنے تھا کیا کہان سے حاصل
ملفوظ بہت ہین تو نے دیکھے — ملفوظِ محمدی کو اب لے
حق ہوگا حدیث خوان سے خرم — اور شاد رسولِ فخرِ عالم
چاہا کہ رہین نہ یہ بھی محروم — ہوا ترجمہ اس سبب سے مرقوم

صوفی عالم حکیم دینی — کرتے رہے اسکی خوشہ چینی
یہ شاہرہِ محمدی ہی — گنجینۂ رازِ احمدی ہی
ہوتے ہوئے مصطفیٰ کی گفتار — مت دیکھ کسیکا قول و کردار
اب زیادہ تو مجھسے کر نکل کل — خورشید کے آگے کیا ہی مشعل
وہ بھی اسی در کا اک گدا تھا — گو غوث و امام و مقتدا تھا
ناحق سمجھے اور کچھ ہوس ہی — قرآن و حدیث تجکو بس ہی
تھا علمِ حدیث سخت مشکل — اور ہند کے لوگ اوس سے غافل
مقبول ہو یہ کتاب یارب — مشتاق ہون اسکے اہلِ دین سب

اَلبابُ الاَوَّلُ

پہلے باب مین وے حدیثین ہین جنکے سرے پر من ہے خ عن ابی ھریرۃ من آمن باللہ و رسولہ و اقام الصلوۃ وصام رمضان کان حقا علی اللہ ان یدخلہ الجنۃ ھاجر فی سبیل اللہ او جلس فی ارضہ التی ولد فیھا صحیح بخاری مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسنے سچے دل سے خدا کو اور اوسکے پیغمبر کو مانا اور نماز کو ٹھیک ادا کیا اور رمضان کا روزہ رکھا کرم اور فضل کی راہ سے ضرور ہوگیا خدا پر اوسکا بہشت مین لیجانا خواہ اپنا وطن اوسنے خدا کی راہ مین جہاد کے واسطے چھوڑا ہو یا اوسی زمین مین ٹھہر رہا ہو جس مین پیدا ہوا فائدہ اس حدیث کی پوری روایت بخاری مین یون ہی کہ اصحاب نے عرض کیا کہ اگر حکم ہو تو ہم لوگون کو خوشخبری سنا دیوین کہ بہشت جہاد اور ہجرت پر موقوف نہین حضرت نے فرمایا کہ بہشت مین سو بلند درجے ہین کہ خدا نے غازیون کے واسطے مقرر کیے ہین ہر ایک درجے مین اتنا فرق ہی جتنا آسمان اور زمین مین سو جب تم خدا سے مانگو تو فردوس مانگا کرو کہ فردوس سب بہشتون کے درمیان مین ہی اور سب سے اونچی اور اوسکے اوپر خدا کا عرش ہی اور اوسی سے بہشت کی سب نہرین نکلی ہین یعنی ہر چند جہاد پر بہشت موقوف نہین اصل نجات کے واسطے ایمان اور نماز روزہ کفایت کرتا ہی لیکن تم ہمت کو پست نکرو کہ صرف نجات ہی پر قناعت کرو بلکہ ہمت بلند رکھو جہاد کرو تاکہ فردوس پاؤ جسکے آگے سب بہشتین پست ہین اس حدیث مین فرشتون اور خدا کی کتابون کا اور تقدیر اور قیامت کا ایمان لانا بیان نہین فرمایا اس واسطے کہ جب آدمی رسول کا ایمان لایا تو انکا بھی ضرور ایمان لاویگا کہ تمام قرآن اور حدیث مین اونکا بیان موجود ہی اور نماز روزے کے ساتھ زکوۃ اور حج کا ذکر نہین فرمایا اس واسطے کہ زکوۃ اور حج صرف مالدار پر فرض ہی محتاج پر نہین

مَنْ اَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ اَحَبَّ اللّٰهُ لِقَاءَهٗ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللّٰهِ كَرِهَ اللّٰهُ لِقَاءَهٗ مسلم مین ابو موسیٰ رض اور حضرت عایشہ رض سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو خدا کا ملنا یعنی موت اور آخرت چاہتا ہی خدا اوسکے ملنے کو چاہتا ہی اور جو برا جانے خدا کا ملنا خدا اوسکے
ملنے کو برا جانتا ہی **ف** حضرت عایشہ رض یا کسی اور بی بی نے یہ حدیث سنکے کہا کہ موت تو سبکو بری معلوم ہوتی ہی حضرت نے فرمایا یہ اسکا
مطلب نہین بلکہ جب ایماندار مرتا ہی تو اوس وقت فرشتے اوسکو خدا کی رضامندی اور کرم کی خوشی سنا دیتے ہین وہ موت کو بدل چاہتا ہی
اور خدا کا نہایت مشتاق ہوتا ہی تو خدا بھی اوسکا ملنا چاہتا ہی اور کافر کو مرتے وقت عذاب الہی نظر آتا ہی تو وہ موت کو اور خدا کے ملنے کو
برا جانتا ہی تو خدا بھی اوسکا ملنا برا جانتا ہی یعنی زندگی مین جو موت بری اور مکروہ معلوم ہوتی ہی اسکا کچھ مضایقہ نہین بلکہ حقیقت وقت کا اعتبار
ہی سو اوس وقت ایماندار اشتیاق کرتا ہی اور کافر گھبراتا ہی اور یہ حدیث صحیح بخاری مین بھی ہی علامت صرف صحیح مسلم کی خطا ہی خ
ابو ہریرۃ مَنِ احْتَبَسَ فَرَسًا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ اِيْمَانًا بِاللّٰهِ وَتَصْدِيقًا بِوَعْدِهٖ فَاِنَّ شِبَعَهٗ وَرِيَّهٗ وَرَوْثَهٗ وَ
بَوْلَهٗ فِي مِيْزَانِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بخاری مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو خدا کی راہ مین یعنی جہاد کی نیت سے گھوڑا
روک رکھے خدا کو مان کر اور اوسکا وعدہ سچا جان کر تو البتہ اوسکے چارے اور پانی پینے کا اور اوسکی لید اور پیشاب کے برابر ثواب اوسکی ترازو مین
ہوگا قیامت کے دن **ف** یعنی جب خدا ہی کے واسطے خالص جہاد کی نیت سے گھوڑا پالے نام اور شخصیت منظور نہو تو یہ ثواب پاوے م
مَعْمَرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نَافِعٍ مَنِ احْتَكَرَ فَهُوَ خَاطِئٌ مسلم مین معمر بن عبد اللہ بن نافع رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو قحط مین
غلہ بند کر رکھے اور زیادہ گرانی کی راہ دیکھے وہ گنہگار ہی **ف** ابن ماجہ مین عمر فاروق رض سے روایت ہی کہ جو گرانی مین غلہ بند کریگا
خدا اوسکو کوڑھی اور محتاج کر ڈالیگا اور عبد اللہ بن عمر سے روایت ہی کہ جسنے چالیس دن قحط مین غلہ بند کیا وہ خدا سے جدا ہوا اور خدا
اوس سے جدا ہوا قحط مین اناج بند رکھنا اور زیادہ گرانی کا انتظار کرنا چارون مذہب مین نہایت حرام ہی اس واسطے کہ خلایق کی بدخواہی ہی
اور جسنے غلہ اپنے گھر کے خرچ کے واسطے بند کیا ہو اور سوداگری کی نیت نہو تو درست ہی اناج کی سوداگری کرنا منع نہین جیسا کہ عوام
مین مشہور ہی بلکہ قحط اور گرانی مین غلہ بند کر رکھنا اور زیادہ گرانی کی راہ دیکھنا منع ہی سواے اناج اور چارے کے اور کسی چیز کا بند کرنا منع نہین
ق عَائِشَةُ مَنْ اَحْدَثَ فِي اَمْرِنَا هٰذَا مَا لَيْسَ فِيْهِ فَهُوَ رَدٌّ بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ جو شخص نئی بات نکالے ہمارے اس کام یعنی ہمارے دین اور شریعت مین جو اسمین نہین ہی وہ نئی بات یا اوسکا نکالنے والا مردود ہی
ف یعنی جو دین مین وہ نئی چیز نکالے جسکی شرع مین کچھ اصل نہین نکلتی نہ چھپی سو وہ نہایت گمراہی ہی اور اسی کا نام بدعت ہی
دین مین چار چیزین اصل ہین ایک تو قرآن دوسرے حدیث تیسرے اجماع اور اتفاق امت چوتھے قیاس شرعی جسکی بحث اصول فقہ مین
ہی سو جو بات ان چارون اصلون مین نہین وہی بدعت ہی جتنی بدعتین لوگون نے خلاف شرع نکالین ہین اس حدیث سے سب رد ہوگئین تفصیل کی
کچھ حاجت نہین مثلا قبر پکی کرنا گنبد بنانا قبرون پر روشنی کرنا تعزیہ بنانا بزرگون کا میلہ کرنا اولیا کی منت ماننا جھنڈے نشان
کھڑے کرنا سراسر دین کے خلاف ہین قرآن اور حدیث اور اجماع اور قیاس شرعی مین انکی کچھ اصل نہین بلکہ بعضے کام صریح احادیث مین
منع ہین اسیطرح اور بدعتون کو خیال کر لے اگر کوئی کہے کہ قیاس کرنا جب درست ہوا تو ہمارے قیاس مین یہ چیزین درست معلوم ہوتی ہین
تو اوسکا جواب یہ ہی کہ یہ بخیری حلوا خوردن را روئی باید قیاس کی بہت شرطین ہین سواے مجتہد کے کسیکا قیاس حجت نہین غرض
اس حدیث مین عجب قاعدہ کلیہ حضرت نے فرمایا کہ سب بدعتون کی بیخ کنی ہوگئی اگر دانا آدمی اسکو خوب سمجھ لیوے سب بدعتون کی برائی

آدمی سے نکاح کردیوے **ھ** ابوھریرۃ من ابطأ به عمله لم یسرع به نسبه مسلم مین ابوہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ جسکے ساتھہ اوسکے عمل نے دیر لگائی اوسکے ساتھہ اوسکا نسب تابی کچھہ نکر سکیگا **ف** یعنی بدون نیک عمل کے ذات کچھہ کام
نہ آویگی بندگی باید پیرزادگی سود نیست **ھ** انس من اثنیتم علیه خیرا وجبت له الجنة ومن اثنیتم علیه شرا
وجبت له النار انتم شهداء الله في الارض انتم شهداء الله في الارض انتم شهداء الله في الارض صحیح مسلم مین انس رض سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسکو تمنے بھلا کہا اوسکو بہشت واجب ہوئی اور جسکو تمنے برا کہا دوزخ اوسکو واجب ہوئی تم خدا کے گواہ ہو زمین مین
تم خدا کے گواہ ہو زمین مین تم خدا کے گواہ ہو زمین مین **ف** مصابیح مین روایت ہی کہ ایک جنازہ نکلا اصحاب نے اوسکی تعریف کی دوسرا جنازہ
نکلا اصحاب نے اوسکو بد کہا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور اسی مضمون کی حدیث صحیح بخاری مین بھی ہی کچھہ ایک دو لفظ کا فرق ہی معلوم ہوا
کہ اصحاب بلکہ ہر وقت کے دیندار خدا کے گواہ ہین اونکی تعریف کرنے اور بد کہنے کو بڑا دخل ہی اور دنیادار اور فاسق کی تعریف اور برا کہنے کا
اعتبار نہین اس حدیث سے ظاہر ہوا کہ اصحاب اور مجتہدونکا اجماع اور اتفاق حجت ہی اور کامل سند ہی اور بزار کی کتاب مین عامر رض سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی بندہ مرگیا اور خدا اوسکی بدی جانتا ہی اور لوگ تعریف کرین تو خدا اپنے فرشتون سے فرماتا ہی کہ مینے اپنے بندون کی
گواہی قبول کی اور اوسکے گناہ دیدہ و دانستہ معاف کیے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ وہ مثل مشہور ٹھیک ہی کہ زبان خلق نقارہ خدا **ق** انس
من احب ان یسئل عن شيء فلیسئل فلا تسئلوني عن شيء الا اخبرتكم ما دمت في مقامي هذا صحیح بخاری اور مسلم مین
انس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو کچھہ کوئی پوچھا چاہے سو پوچھے سو مجھسے جو کچھہ پوچھوگے بتلاونگا جب تک مین اپنے اس مقام مین ہون
یعنی منبر پر **ف** بخاری اور مسلم مین یہ بھی روایت مین ہی کہ ایک روز حضرت نے بعد نماز ظہر کے منبر پر خطبہ پڑھا اور قیامت کو یاد کیا
اور فرمایا کہ قیامت سے پہلے بڑی بڑی مصیبتین ہونے والی ہین اصحاب بے اختیار خوف قیامت سے رونے لگے پھر حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی جسکو پوچھنا ہو
سو پوچھے عبد اللہ بن حذافہ نے پوچھا کہ میرا باپ کون ہی فرمایا کہ حذافہ ہی اور حضرت اوس وقت بہت غصے مین تھے عمر فاروق رض نے گھٹنون کے بل
کھڑے ہوکر کہا کہ ہم بدل راضی ہین خدا کی خدائی سے اور اسلام کے دین سے اور حضرت کی پیغمبری سے یہ سنکر حضرت کا غصہ گیا بعضے علما نے کہا کہ منافقون
نے کہا تھا کہ پیغمبر ہمارے سوال کے جواب مین عاجز ہی اس واسطے حضرت غصے سے بار بار فرماتے تھے اونکی طرف اشارہ کرکے کہ پوچھے جسکا جی چاہے
عبد اللہ بن حذافہ اس مطلب کو نہ سمجھے عمر فاروق رض کی بات بوجھہ گئے کہ یہ کلام حضرت کا اصحاب سے نہین منافقون سے ہی تب وہ بات عرض کی جس سے
حضرت کا غصہ گیا اس حدیث سے بڑی بزرگی اور نہایت تیز فہمی عمر فاروق رض کی ثابت ہوئی معلوم ہوا کہ بدون حاجت بیفائدہ سوال عالم سے کرنا
نہایت مکروہ ہی **خ** سهل بن سعد من احب ان ینظر الی رجل من اهل النار فلینظر الی هذا یعنی رجلا کان
یقاتل المشرکین وقتل في الاخر نفسه صحیح بخاری مین سہل بن سعد رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو دوزخی مرد کو دیکھا چاہے
سو اسکو دیکھے یعنی ایک شخص تھا کہ کافرون سے لڑتا تھا آخر کو اوسنے اپنی جان کو آپ مارا **ف** جنگ خیبر مین ایک شخص کافرون سے خوب لڑا
حضرت نے اوسکو دوزخی کہا اصحاب نے عرض کی کہ اگر ایسا جان نثار دوزخی ہی تو بہشتی کون ہوگا ایک شخص اوسکا حال دریافت کرنے کو اوسکے پیچھے
لگا جب زخمون نے اوسکو بہت چور کیا تو بے صبر ہوکر اوسنے اپنا پیٹ مارا اور حرام موت مرگیا تب سبکو صاف معلوم ہوا کہ حضرت نے سچ فرمایا تھا
اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اول کی عبادت اور بندگی کا کچھہ اعتبار نہین جب تک خاتمہ بخیر نہو روایت ہی کہ یہ شخص حرام موت مرا قزمان
اوسکا نام تھا منافق تھا طمع دنیا سے لڑتا تھا کہ لوٹ مین حصہ پاوے اس واسطے اسکا خاتمہ بخیر نہوا **ھ** ابو موسی و عایشة

سب نماز پائی ف اس حدیث کے دو مطلب ایک یہ کہ جسنے ایک رکعت جماعت مین پائی تو اوسنے جماعت کی نماز کا ثواب پایا اور
دوسرے یہ کہ جسنے ایک رکعت کی اوسنے نماز کا وقت پایا تو اوسکی باقی نماز ادا ہی قضا نہین جیسے کہ صبح کی نماز مین ایک رکعت کے بعد آفتاب
طلوع ہوا یا عصر کے وقت ایک رکعت کے بعد آفتاب غروب ہوا تو نماز ہوگئی اور یہی مذہب ہی امام شافعی کا لیکن امام اعظم کے مذہب مین اس صورت
مین عصر کی نماز تو ہوگئی لیکن فجر کی نماز آفتاب نکلنے سے باطل ہوئی ق ابو ھریرۃ من ادرک مالہ بعینہ عند رجل
او انسان قد افلس فھو احق بہ من غیرہ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو پاوے
اپنا ہو بہو مال کسی مفلس مرد پاس یا آدمی مفلس کے پاس تو اوس مال کا وہی زیادہ تر لائق ہی اور قرضدارونکی بہ نسبت ف یعنی جسنے
اپنا مال کسی کے ہاتھہ بیچا اور مول لینے والا مفلس اور قرضدار ہوگیا قیمت نہین دے سکتا تو وہ اپنے مال کو اگر ہو بہو پاوے تو لیلیوے
اور بیع کو باطل کر دیوے اور قرضدارونکا اوسمین حق نہین اور یہی مذہب ہی امام شافعی رح کا اور امام اعظم رح کے نزدیک وہ مال کا بیچنے والا سب
قرضدارون کے برابر ہی اوس مال کو بیچ کر سب قرضدار برابر بانٹ لیوین ق سعد بن ابی وقاص من ادعی الی غیر ابیہ وھو
یعلم انہ غیر ابیہ فالجنۃ علیہ حرام بخاری اور مسلم مین سعد بن وقاص رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو اپنے باپ کو چھوڑ کسی اور
نا تا رشتہ لگاوے اور وہ جانتا بھی ہو کہ وہ اسکا باپ نہین ہی تو اوسپر بہشت حرام ہی ف یعنی جو جان بوجھہ کر اپنا باپ چھوڑ دوسرے کو باپ
بنلاوے تو وہ شخص بہشت سے بے نصیب ہی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو بعض شیخ یا مغل آپکو سید بتلاتے ہین بہت برا کرتے ہین کہ بہشت چھوڑ
دوزخ کی تیاری کرتے ہین ق ابو ھریرۃ من اراد اھل المدینۃ بسوء اذابہ اللہ کما یذوب الملح فی الماء
بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو مدینے کے رہنے والون سے برائی کا قصد کریگا خدا اوسکو گلا ڈالیگا جیسے نمک
پانی مین گلتا ہی ف یزید پلید نے بعد قتل امام حسین ع کے مدینے پر لشکر بھیجا تھا ہزارون لوگ قتل کیے اور بہت ظلم ہوئے سو خدا نے بموجب
مضمون اس حدیث کے ایسا اوسکو جلد مٹا ڈالا کہ کچھہ اوسکا نام و نشان باقی نرہا ق عدی بن حاتم من استطاع منکم ان
یستتر من النار ولو بشق تمرۃ فلیفعل بخاری اور مسلم مین عدی رض حاتم طائی کے بیٹے سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم
لوگون مین جس سے ہو سکے دوزخ سے چھپنا یعنی بچ رہنا کھجور کی پھانک ہی دیکر سہی تو اوسکو کیا چاہیے ف یعنی خیرات کرنا دوزخ کی
آگ سے بچاتا ہی تھوڑے بہت کا خیال نچاہیے یہانتک کہ کھجور کی پھانک سے ابر بھی دینا دوزخ سے روکیگا خدا نیت خالص کو دیکھتا ہی چنانچہ
دوسری حدیث مین آیا ہی کہ ایک عورت بدکار نے پیاسے کتے کو پانی پلایا اسی سبب سے بخشی گئی م جابر من استطاع منکم ان
ینفع اخاہ فلیفعل مسلم مین جابر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم لوگون مین جس سے ہو سکے اپنے بھائی مسلمان کو فائدہ پونہچانا تو
کیا چاہیے ف جابر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے منتر کرنا منع فرمایا میرے بھائی کو بچھو کا منتر آتا تھا اوسنے کہا کہ یا رسول اللہ آپنے منتر
منع کیا اور مجکو بچھو کا منتر آتا ہی حضرت نے فرمایا کہ اوس منتر کو میرے آگے تو پڑھا اوسنے پڑھا حضرت نے اوسکو اجازت دی اور یہ حدیث فرمائی
اور فرمایا کہ جس منتر مین شرک اور کفر کا مطلب نہو تو وہ منتر درست ہی شرک یہ کہ خدا کے سوا کسی اور کو حاضر ناظر جانے اور اوس سے مدد مانگے جس طرح
اکثر منترون مین ہوتا ہی چنانچہ لونا چماری اور کلوا بیر کی دہائی کہ ایسے منتر صاف کفر ہین انکا کرنا ہرگز ہرگز درست نہین اس حدیث سے معلوم ہوا
کہ دوا علاج کرنا اور جھاڑ پھونک کرنا بشرطیکہ خلاف شرع نہو تو درست ہی م عدی بن عمیرۃ من استعملناہ منکم علی
عمل فکتمنا مخیطا فما فوقہ کان غلولا یاتی بہ یوم القیمۃ مسلم مین عدی بن عمیرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسکو

خود بوجہ جانفے زیادہ دلیلون کی کچھ حاجت نہین اس واسطے کہ علماء حدیث نے کہا ہی کہ اس حدیث پر مدار اسلام ہی ہزارون
بدعتین صرف اسی حدیث سے رد ہوتی ہین خط سنی ہوکر تو بدعتی مت بن کیونکہ بدعت ہی دین کی برہمزن چھوڑ بدعت
محمدی بن جا پشادہون تجھسے تا رسول خدا ق ابن مسعود من احسن في الاسلام فلا يؤاخذ بما عمل
في الجاهلية ومن اساء في الاسلام اخذ بالاول والآخر بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن مسعود رض سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ جو اچھی طرح اسلام مین آیا تو جو کفر مین کیا اوس پر پکڑا نجاویگا اور جسنے اسلام مین برائی کی تو اگلے پچھلے دونون گناہون پر
اوسکے پکڑ ہووگی ف جو اچھی طرح اسلام لایا یعنی ظاہر اور باطن سے مسلمان ہوا مرتے دم تک اوسپر قائم رہا تو اوسپر کفر کے گناہ کا
مواخذہ نہین اور جو ظاہر مین اسلام لایا اور باطن سے نہین یا مسلمان ہوکر مرتد ہوگیا اوسکے اگلے پچھلے سب گناہون پر مواخذہ ہی خ
ابو هريرة من اخذ اموال الناس يريد اداءها ادى الله عنه ومن اخذها يريد اتلافها اتلفه
الله بخاری مین ابوہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو لوگون کے مال لیوے بطور قرض یا تجارت ادا کرنیکے ارادے پر تو خدا اوس سے
ادا کروادیگا یعنی ادا کرنیکا سامان کر دیگا دنیا مین یا آخرت مین اور جو اون مالونکو برباد کرنیکے ارادے پر لیوے تو خدا اوسکو
برباد کر ڈالیگا ف یعنی جس مسلمان کو کچھ ضرورت ہو اور وہ بہ نیت ادا قرض لیوے اور اوسکے ادا کرنے مین کوشش کرے
تو خدا اوسکا مددگار ہی اور جو مال مردم خوری کی نیت سے لیگا تو خود برباد ہوگا خواہ دنیا مین خواہ آخرت مین مسلمان اور کافر کا قرض
برابر ہی کافر کا بھی مال دبانا درست نہین اس واسطے کہ اس حدیث مین مسلمان کی کچھ خصوصیت نہین ابن ماجہ مین عبد اللہ بن جعفر رض سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا قرضدار کے ساتھ ہی یہانتک کہ قرض ادا کرے بشرطیکہ نیت بری نکرے اسی واسطے عبد اللہ بن
جعفر بے حاجت بھی قرض لیتے تھے تا کہ خدا ہمارے ساتھ رہے اور اسیطرح حضرت عایشہ رض سے روایت ہی کہ قرض لیتی تھین کسی نے
کہا کہ آپکو تو قرض کی کچھ حاجت نہین تو کہتی تھین کہ حضرت نے فرمایا کہ جسکی نیت قرض ادا کرنیکی ہوتی ہی خدا کی طرف سے اوسپر ایک حافظ
اور مددگار رہتا ہی اور اکثر بزرگ قرض سے احتیاط کرتے تھے اس واسطے کہ مال کی محبت آدمی کے دل مین بہت ہی شاید نیت بدل جاوے
ثواب کہان پھر عذاب گلے پڑے ق سعيد بن زيد من اخذ شبرا من الارض ظلما طوقه الى سبع ارضين
بخاری اور مسلم مین سعید بن زید رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو چھین لیگا بالشت بھر زمین ظلم سے تو اوسکی گردن مین اوسی زمین کا
طوق ڈالا جاویگا زمین کے ساتون طبق تک ف طبرانی اور احمد نے یعلی سے روایت کی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو بالشت بھر زمین
کسی کی ظلم سے چھین لیگا خدا اوسی پر بزور حکم کریگا کہ اوس زمین کو ساتوین طبق تک کھودے پھر اوسکے گلے مین قیامت کے دن اوسکا طوق
ڈالا جاویگا یہانتک کہ حساب سے فراغت ہو تو اس حدیث سے معلوم ہوا کہ زمین کھد کر اوسکے گلے مین مثل طوق پڑیگی تا کہ وہ ظالم سب
لوگون کے روبرو فضیحت ہووے اور دوسرے طوق ہونیکی یہ صورت ہی کہ ظالم زمین مین دھسایا جائیگا تو زمین مثل طوق ہوجاویگی چنانچہ اگلی
حدیث مین صاف اسکا بیان ہی معلوم ہوا کہ زمین کا غصب کرنا نہایت سخت گناہ ہی خ ابن عمر من اخذ من الارض
شبرا بغير حقه خسف به يوم القيامة الى سبع ارضين بخاری مین عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
کہ جو بالشت بھر زمین ناحق لیگا وہ زمین مین ساتون طبق تک دھسایا جاویگا ق ابو هريرة من ادرك ركعة من الصلوة
فقد ادرك الصلوة بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسنے نماز کی ایک رکعت پائی تو اوسنے البتہ

یا کہجور بہی دیوے یعنی دودھ کے بدلے ف صاع لکھنؤ کے حساب سے ایک چھٹانک تین سیر ہوتا ہی امام شافعیؒ اور احمدؒ اور مالکؒ کا یہی مذہب ہی کہ جب فریب ثابت ہو تو پھیر دیوے اور ایک صاع دودھ کے بدلے ادا کرے امام اعظمؒ کے نزدیک تھنون مین دودھ بند کرکے بیچنا عیب نہین جسکے سبب سے گاے بکری کا پھیر دینا ہووے بلکہ بقدر تفاوت دودھ کی قیمت کو کم کر ڈالنا چاہیے حنفی کہتے ہین کہ یہ حدیث اور احادیث اور کلیات شرع کے مخالف ہی تو تاویل کے لائق ہی واللہ اعلم ابو هريرة من اطاعني فقد اطاع الله ومن عصاني فقد عصى الله ومن اطاع اميري فقد اطاعني ومن عصى اميري فقد عصاني مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسنے میری اطاعت کی تو مقرر اوسنے خدا کی اطاعت کی اور جسنے میرا خلاف کیا اور کہنا نہ مانا اوسنے بیشک خدا کا کہنا نہ مانا اور جسنے میرے حاکم کا کہنا مانا اوسنے بیشبہہ میرا کہنا مانا اور جسنے میرے حاکم کا کہنا نہ مانا اوسنے مقرر میرا کہنا نہ مانا

ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اطاعت خدا کی بدون حضرت کی اطاعت ممکن نہین ہی واسطے کہ خدا کی مرضی اور نامرضی ہمکو حضرت سے معلوم ہوئی بعضے لوگ جو کہتے ہین کہ خدا ہی چاہیے کہ خدا کس بات مین راضی ہی تو لوگ یا تو احمق اور جاہل ہین یا پیغمبر کے منکر ہین اس واسطے کہ تمام قرآن اور حدیث سے یہ بات خوب ثابت ہی کہ خدا کی رضامندی اور خدا کی اطاعت بدون اطاعت شریعت محمدی کے ممکن نہین سو جو شخص خدا کی محبت اور خدا کی تابعداری کا دعوی کرے اور شریعت محمدی پر نہ چلے وہ شیطان ہی بصورت انسان اور چونکہ دین کا غلبہ بدون اجماع اور حاکم کے ممکن نہین اس واسطے حاکم عادل کی اطاعت واجب ہوئی لیکن حضرت کی اطاعت ہر قول فعل مین واجب ہی اور حاکم کی اطاعت خلاف شرع کام مین واجب نہین ہی اس واسطے کہ حضرت خطا سے معصوم ہین اور حاکم معصوم نہین ھ ابو هريرة من اطلع في بيت قوم بغير اذنهم فقد حل لهم ان يفقؤا عينه مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو شخص کسی قوم کے گھر مین جھانکے بدون اونکی اجازت کے تو البتہ اونکو حلال ہی کہ اوسکی آنکھ پھوڑ ڈالین ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بدون اجازت کسی کے گھر مین جھانکنا حرام ہی اور گھر والے کو اوسکا منع کرنا اور اینٹ پتھر مارنا درست ہی اگر اوسکی آنکھ پھوٹ جاوے تو امام شافعیؒ کے نزدیک خون بہا نہین لیکن امام اعظمؒ کے نزدیک خون بہا ہی اونکے نزدیک حدیث کا یہ مطلب کہ جھانکنے والا اس لائق ہی کہ اگر نہ مانے تو اوسکی آنکھ پھوڑ ڈالیے اور یہ نہین کہ اگر آنکھ پھوڑے تو خون بہا نہ دیوے ق ابو هريرة من اعتق رقبة مؤمنة اعتق الله بكل ارب منها اربا منه من النار بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو لونڈی غلام مسلمان کی گردن آزاد کریگا تو حق تعالی بدلے ہر جوڑ جوڑ غلام کے جوڑ جوڑ آزاد کرنے والے کا دوزخ سے آزاد کریگا ف لونڈی غلام کا آزاد کرنا عمدہ عبادت ہی اور اتنا ثواب ہی کہ آزاد کرنے والا دوزخ سے آزاد ہوتا ہی اس حدیث سے معلوم ہوتا ہی کہ غلام اندھا یا لنگڑا لولا نچاہیے صحیح سالم ہو تا کہ جوڑ جوڑ آزاد کرنے والے کا آزاد ہووے ق ابو هريرة من اعتق شقيصا من مملوك فعليه خلاصه في ماله فان لم يكن له مال قوم المملوك قيمة عدل ثم استسعي غير مشقوق عليه بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو اپنا حصہ سا جھے کے غلام سے آزاد کرے تو اوسپر ضرور ہی اپنے مال سے اوسکو بالکل خلاص کر دینا یعنی اور شریکون کے حصے اپنے مال سے ادا کرے اور اگر آزاد کرنے والا مالدار نہو تو اوس غلام کی واجبی قیمت ٹھہرائی جاوے پھر بقدر حصے اور شریکون کے غلام سے نوکری اور مزدوری کروائے مگر اوسپر جبر نہ ڈالیے ف یعنی اگر ایک غلام کے کئی مالک ہون اونمین سے ایک شخص اپنا حصہ آزاد کرے اگر وہ مالدار ہی تو غلام اوسی وقت بالکل آزاد ہو گیا اور شریکون کے حصے اپنے مال سے ادا کرے اور یہی مذہب امام شافعیؒ اور احمدؒ اور ابی یوسفؒ اور محمدؒ کا ہی

ہم عامل کرین اور کچھ کام لین پھر وہ چھپا رکھے ہمسے ایک سوئی یا اس سے زیادہ کوئی اور چیز تو یہ بھی چوری مین داخل ہی قیامت کے
دن اسکو لے آویگا یعنی قیامت مین اوسکی چوری ظاہر ہوگی اوسکو فضیحت کریگی **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ تحصیلدار یا کسی کارخانے
کے داروغہ کو مالک کے بدون مرضی سوئی برابر بھی چیز اپنے خرچ مین لانا درست نہین کہ صاف چوری ہی جسکو قیامت مین خدا اور رسول کے روبرو
دکھلانا ہووے بگانی چیز سے بچنا ہے سکو آسان سمجھے **خ** ابن عباس من استمع الی حدیث قوم وهم له کارهون او یفرون
منه صب فی اذنیه الآنک یوم القیمة بخاری مین عبد اللہ بن عباس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو کان لگاوے کسی قوم کی
بات سننے کے واسطے اور اوسکا سننا اونکو برا لگتا ہو یا وے اوس سے بھاگتے پھرتے ہون تو اوسکے دونون کانون مین پگھلا شیشہ پلایا جاویگا
قیامت کے دن **ف** یہ عذاب اس واسطے ہوا کہ اوسنے کان سے لوگون کو رنج دیا **ق** ابن عباس من اسلم فی تمر فلیسلم فی کیل
معلوم و وزن معلوم الی اجل معلوم بخاری مین عبد اللہ بن عباس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو بیع سلم کرے کھجور مین یعنی
قیمت آگے سے دے رکھے اور مال ایک مدت کے بعد لیوے تو چاہیے کہ پیمانہ ٹھہرا ہوا اور تول ٹھہرائی ہوا ایک مدت معین تک **ف** جب حضرت مکے سے
مدینے مین تشریف لائے تو دیکھا کہ وہان کے لوگ بیع سلم کرتے تھے تول اور مدت مین جھگڑا ہوتا تھا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی ہرچند حدیث مین
کھجور کا ذکر ہی اس واسطے کہ مدینے مین بھی بہت پیدا ہوتی ہی لیکن بیع سلم کرنا اکثر چیز مین درست ہی بشرطیکہ تول اور مایا اور مدت مقرر
ہوگئی ہو اس طرح کہ تیس سیر گیہون یا چالیس سیر ایک مہینے کے بعد یا دو مہینے کے بعد فقہ مین اسکی سب شرطین مذکور ہین امام اعظم کے نزدیک کمتر مدت
مہینا بھر ہی اور جو بعضی جگہہ معمول ہی کہ قیمت آگے سے دیکر کہتے ہین کہ جو فصل مین زیادہ بھاؤ ہوگا وہی ہم لیوینگے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ
درست نہین ہی اس واسطے کہ اسمین تول مقرر کر لینا ضرور ہی زیادہ بھاؤ کچھ معین چیز نہین کبھی مثلا تیس سیر بھاؤ ہوا کبھی چالیس سیر ہندوستان
مین بیع سلم کو بعضے ملک مین بدنی اور کٹوتی کہتے ہین اس کتاب مشارق مین اس حدیث کی روایت حضرت عایشہ رض سے لکھی ہی سو خطا ہی
اس واسطے کہ بخاری و مسلم مین اس حدیث کی عبد اللہ بن عباس سے روایت ہی حضرت عایشہ سے نہین **خ** ابو ہریرة من
اشار الی اخیه بحدیدة فان الملئکة تلعنه وان کان اخاه لابیه وامه بخاری مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا کہ جو اپنے بھائی مسلمان کی طرف لوہے سے اشارہ کرے یعنی تلوار یا برچھی سے تو مقرب فرشتے اوسکو لعنت کرتے ہین
اگرچہ اوسکا سگا بھائی ہو **ف** اشارہ کرنا یعنی ہتھیار سے دھمکانا مسلمان کو درست نہین کہ شاید زیادہ غصے سے نوبت قتل کی پہونچے
اور سگے بھائی کے ساتھ ہرچند ظاہر مین احتمال قتل کی نہین تو بھی اوسکی طرف ہتھیار سے اشارہ کرنا حلال نہین اور جب صرف ہتھیار کے اشارہ
کرنے سے فرشتے اوسپر لعنت کرتے ہین تو خیال کیا چاہیے کہ ناحق خون کا کتنا بڑا عذاب ہوگا **م** ابو ہریرة من اشتری طعاما فلا یبعه
حتی یکتاله مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو اناج مول لیوے تو اوسکو نہ بیچے جب تک اوسکو نہ تول لیوے اور قبضہ نکرے
ف مروان اپنی حکومت مین سپاہیون کو تنخواہ مین چٹھیان لکھہ دیتا کہ اتنا اناج فلانے پر گنے فلانے گانون سے لیلو سپاہی لوگ بدون اناج لیے
لوگون کے ہاتھ وے چٹھیان بیچ ڈالتے تب ابو ہریرہ نے مروان سے کہا کہ تو نے بیاج حلال کر دیا کہ بدون قبضہ ہوئے لوگ اناج کی چٹھیان بیچ ڈالتے ہین
مینے حضرت سے یہ حدیث سنی کہ بدون قبضہ ہوئے اناج بیچنا درست نہین پھر مروان نے منع کر دیا **ق** ابن مسعود من اشتری
محفلة فردها فلیرد معها صاعا بخاری و مسلم مین عبد اللہ بن مسعود رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسنے گاے یا بکری مول لی
جسکا دودھ اوسکے مالک نے کئی دن تہن مین رکھا تھا کہ بہت دودھ معلوم ہووے پھر مول لینے والا اسکو پھیر آیا تو اسکے ساتھ ایک صاع غلہ

الباب الاول

لکھتے جاتے ہین کہ کون آگے آیا اور کون پیچھے اور خطبے کے وقت مسجد مین آجاتے ہین سننے کو
فرشتے جمعے کے دن مسجدون کے دروازون پر لکھتے جاتے ہین خ سلمان من اغتسل یوم الجمعة
لازم ہے کہ جمعے کو جلد مسجد مین حاضر ہوا کرین جتنا جلد جاوینگے اوتنا بہت ثواب پاوینگے ثم راح فلم یفرق بین اثنین فصلی ما کتب له
وتطہر بما استطاع من طہر ثم ادہن او مس من طیب
ثم اذا خرج الامام انصت غفر له ما بینه وبین الجمعة الاخری بخاری مین سلمان رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
جو نہایا جمعے کے دن اور پاک صاف ہوا جتنی صفائی اوس سے ہو سکی یعنی حجامت بنوائی اور سفید کپڑے پہنے پھر تیل لگایا یا خوشبو پھر دوپہر ڈھلے
مسجد مین گیا سو دو ملے بیٹھونکو اوسنے نہ چھیڑا پھر نماز پڑھی جتنی اوسکی قسمت مین تھی یعنی تحیة المسجد اور سنتین پھر جب امام منبر پر آیا تو وہ
چپکا خطبہ سنتا رہا تو اوس شخص کی مغفرت ہوگئی اوس وقت سے پچھلے جمعے تک ف بعضے لوگونکی عادت ہے کہ جمعے کے دن دیر کرکے آتے ہین اور صفین چیر
لوگون کو تکلیف دیتے اول صف مین جاتے ہین اس حدیث سے معلوم ہوا کہ صفین چیرنا درست نہین یا پہلے سے اول صف مین بیٹھنا ہے یا پھر جہان
جگہہ پاوے وہین بیٹھہ جاوے ھ وائل بن حجر من اقتطع ارضا ظالما لقی الله وهو علیه غضبان مسلم مین روایت ہے
وائل بن حجر رض سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو چھین لیگا کسی کی زمین ظالم بنکر ملیگا الله سے قیامت مین اور خدا اوسپر نہایت غضبناک ہوگا ھ ابو امامة
ایاس بن ثعلبة الحارثی من اقتطع حق امرء مسلم بیمینه فقد اوجب الله له النار وحرم علیه
الجنة فقال له رجل وان کان شیئا یسیرا یا رسول الله قال وان کان قضیبا من اراک مسلم مین روایت ہے ایاس
بن ثعلبہ رض سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو چھین لیگا حق کسی مسلمان کا جھوٹی قسم کھا کر سو الله نے بیشک اوسکے لیے دوزخ ٹھہرا رکھی اور بہشت اوسپر
حرام کی تو ایک آدمی نے کہا یا رسول الله بھلا وہ تھوڑی چیز ہو تو بھی حضرت نے فرمایا کہ ہان اگرچہ پیلو کی ٹہنی ہو ق سفیان بن ابی زهیر
من اقتنی کلبا لا یغنی عنه زرعا ولا ضرعا نقص من عمله کل یوم قیراط بخاری اور مسلم مین روایت ہے سفیان بن ابی زہیر رض سے
کہ حضرت نے فرمایا کہ جو کتا رکھے نہ اوسکا کھیت بچاوے نہ بھیڑ بکری رکھاوے تو گھٹتے جاوینگے ہر روز اوسکے نیک کام پانچ پانچ جو کے برابر ف
یعنی کتا پالنا تین کام کے لیے درست ہے ایک تو کھیت کھانے کو دوسرے بھیڑ بکری بچانے کو تیسرے شکار کے واسطے چنانچہ یہ مطلب اور حدیث مین
آیا ہے ان تین کامون کے سوا کتا پالنا نہین درست کہ نیک عمل گھٹتے جاتے ہین ھ جابر من اکل البصل والثوم والکراث
فلا یقربن مسجدنا فان الملائکة تتاذی مما یتاذی منه بنو آدم مسلم مین جابر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
جو پیاز اور لہسن اور گندنا کھاوے سو ہماری مسجد کے نزدیک ہرگز نہ آوے اس واسطے کہ فرشتون کو اوس چیز سے یعنی بدبو سے تکلیف ہوتی ہے جس سے
آدمیون کو تکلیف ہوتی ہے ق جابر من اکل ثوما او بصلا فلیعتزلنا او لیعتزل مسجدنا ولیقعد فی بیته بخاری اور مسلم
مین روایت ہے جابر رض سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو لہسن یا پیاز کھاوے وہ ہم سے الگ رہے یا ہماری مسجد سے الگ رہے اور اپنے گھر مین بیٹھ رہے ف
پیاز لہسن کا کچا کھانا مکروہ ہے اور اوسکو کھا کر مسجد مین جانا اور بھی برا امام نووی نے شرح صحیح مسلم مین لکھا ہے کہ مولی بھی پیاز لہسن کے
برابر ہے کہ اوسکی ڈکار مین بھی بدبو آتی ہے اگر پیاز لہسن کو پکا دے یا سرکے مین ڈال کے بو دور کرے تو کھانا درست ہے ھ سعد بن
ابی وقاص من اکل سبع تمرات مما بین لابتیها حین یصبح لم یضره سم حتی یمسی مسلم مین روایت ہے
سعد بن ابی وقاص رض سے کہ جو سات کھجور صبح کو کھاوے اون درختونکی جو دونون طرف مدینے کے پتھریلی زمین مین ہین تو شام تک اوسکو کوئی زہر
ضرر نکرے ف یہ حضرت کی دعا کی برکت ہے ق انس و ابو ہریرة من اکل من هذه الشجرة فلا یقربن مسجدنا

اور امام اعظم کے نزدیک اور شریک مختار ہین چاہین اپنے حصے کے موافق اوس غلام سے محنت کروالین اور چاہین آزاد کرنے والے سے
قیمت کا دعوی کرین اور چاہین اپنے حصے کو آزاد کر دین اور اگر آزاد کرنے والا محتاج اور مفلس ہو تو شافعی اور احمد کا یہ مذہب ہے کہ اوسکے
بقدر حصہ آزاد ہوا باقی حصوں کے قدر غلام ہے اور شریکوں کو نہین پہنچتا کہ اوس سے محنت کروالین یا آزاد کرنے والے سے قیمت کا دعوی کرین
لیکن یہ مذہب ظاہر اس حدیث کے خلاف ہے اور امام اعظم اور ابی یوسف اور محمد کا یہ مذہب ہے کہ اور شریک بقدر اپنے حصوں کے غلام سے
محنت مزدوری کروا کے اپنی قیمت بھر لیوین چنانچہ یہ حدیث انکے مذہب کی صاف دلیل ہے اور یہ جو فرمایا کہ غلام پر جبر نکرین یعنی
شتابی نکرین اور اپنے حق سے زیادہ نہ مانگین ق ابن عمر من اعتق عبدا بینه وبین اخر قوم علیه فی ماله قیمة
عدل لا وکس ولا شطط ثم عتق علیه ان کان موسرا بخاری اور مسلم مین روایت ہے عبداللہ بن عمر سے کہ حضرت نے فرمایا کہ
جو ساجھے کے غلام کو آزاد کرے تو اوسکے مال سے دوسرے شریک کے حصے کے موافق منصفی سے قیمت ٹھہرائی جاوے نہ گھٹا کر نہ بڑھا کر بشرطیکہ وہ
مالدار ہو پھر وہ غلام اسی کی طرف سے آزاد ہوگا یعنی غلام آزاد کے مرنیکے بعد اوسکے مال کا آزاد کرنے والا مالک ہے ق جابر من اعمر رجلا
عمری له ولعقبه فقد قطع قوله حقه فیها وهی لمن اعمر له ولعقبه بخاری اور مسلم مین جابر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
کہ جسنے کسیکو گھر دے ڈالا عمر بھر کو تو وہ شخص اور اوسکے وارث اوس گھر کے مالک ہوگئے سو دینے والے کی اس بات نے اوسکے حق کو کاٹ دیا اور وہ گھر اوسیکا ہوگیا
جسکو دیا اور اوسکے وارثوں کا ف یعنی جسنے عمر بھر کو کسیکو گھر دیا تو وہ گھر اوسیکا ہوگیا اوسکے مرنیکے بعد اوسکے وارث پاوینگے دینے والا نہین
پا سکتا خ ابو عبس عبد الرحمن بن جبر من اغبرت قدماه فی سبیل الله حرمه الله علی النار بخاری مین روایت ہے
عبد الرحمن بن جبر سے کہ حضرت نے فرمایا کہ راہ خدا مین جسکے پیر گرد مین بھر جاوین اوسپر دوزخ حرام ہے ف راہ خدا مین یعنی جہاد یا حج مین
یا عبادت مین لیکن فی سبیل الله جہاد مین زیادہ مستعمل ہے م ابو هریرة من اغتسل ثم اتی الجمعة فصلی ما قدر له
ثم انصت حتی یفرغ من خطبته ثم یصلی معه غفر له ما بینه وبین الجمعة الاخری وفضل ثلثة ایام
مسلم مین روایت ہے ابو ہریرہ سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو نہایا پھر جمعے کے واسطے مسجد مین آیا پھر اوسنے سنتین پڑھین جتنی اوسکی قسمت مین تھین
پھر چپکا بیٹھا رہا یہان تک کہ امام خطبہ پڑھ چکا پھر امام کے ساتھ نماز فرض پڑھی اوسکی مغفرت ہوئی اوس وقت سے دوسرے جمعے تک اور تین دن اور بھی
ف یعنی جسنے یہ سب کام کیے اوسکے دس روز کے گناہ معاف ہوئے اس واسطے کہ ایک نیکی کا دس گنا ثواب ہے جمعے کا غسل سنت ہے اور
خطبے کے وقت چپ رہنا فرض ہے ق ابو هریرة من اغتسل یوم الجمعة غسل الجنابة ثم راح فکانما قرب
بدنة ومن راح فی الساعة الثانیة فکانما قرب بقرة ومن راح فی الساعة الثالثة فکانما قرب کبشا
اقرن ومن راح فی الساعة الرابعة فکانما قرب دجاجة ومن راح فی الساعة الخامسة فکانما قرب
بیضة فاذا خرج الامام حضرت الملائکة یستمعون الذکر بخاری اور مسلم مین روایت ہے ابو ہریرہ سے کہ حضرت نے
فرمایا کہ جو نہایا جمعے کے دن جیسے ناپاکی کے واسطے نہاتے ہین یعنی خوب نہایا اور ہر جگہ پانی پہونچایا پھر دوپہر ڈھلتے اول وقت مسجد مین آیا
تو جیسا اوسنے اونٹ قربانی کیا اور جو دوسری گھڑی آیا تو اوسنے جیسے کہ بیل قربانی کیا اور جو تیسری گھڑی آیا تو اوسنے جیسے
سینگ والا دنبہ قربانی کیا اور جو چوتھی گھڑی آیا تو اوسنے جیسے مرغی قربانی کی اور جو پانچوین گھڑی آیا تو اوسنے جیسے ایک انڈا اللہ
کی راہ مین دیا پھر جب امام خطبہ پڑھنے کے واسطے نکلا تو فرشتے خطبے اور نماز کے سننے کو دروازہ چھوڑ مسجد مین آجاتے ہین ف

کی آگ مین ہمیشہ اوسکو پیا کریگا مدام اور جو اپنی جان کو لوہے کے ہتھیار سے ماریگا تو وہ ہتھیار اوسکے ہاتھہ مین ہوگا دوزخ کی آگ مین عبداً
اپنے پیٹ مین اوسکو بھونکا کریگا ہمیشہ **ف** یعنی جس چیز سے اپنی جان ماریگا دوزخ مین اوسپر اوسی چیز کا عذاب کریگا اگر جان
مارنیکو وہ شخص حلال جانتا تھا تو سچ مچ ہمیشہ دوزخ مین رہیگا اور اگر حلال نہین جانتا تھا تو وہ ہمیشہ دوزخ مین نرہیگا النبی مت
کو بھی سلنا بولتے ہین **ق** بُرَیدَۃُ بنُ الحُصَیبِ مَن تَرَکَ صَلٰوۃَ العَصرِ فَقَد حَبِطَ عَمَلُہٗ بخاری اور مسلم مین بریدہ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسنے عصر کی نماز چھوڑی اوسکا کیا اکارت ہوا **ف** قرآن اور حدیث مین نماز عصر کی نہایت تاکید ہی
اس واسطے کہ یہ وقت غفلت کا ہی لوگ اس وقت بازار مین مشغول ہوتے ہین سیر کو چلتے ہین نماز اکثر قضا ہوجاتی ہی تو مسلمان کو لازم ہی کہ نماز عصر کا
زیادہ تر خیال رکھے ایسا نہو کہ عمل اکارت ہو اس واسطے کہ ہر روز فرشتے عصر کے وقت نامۂ اعمال آسمان پر لیجاتے ہین **ق** سَعدُ بنُ
اَبِی وَقَّاصٍ مَن تَصَبَّحَ بِسَبعِ تَمَرَاتٍ عَجوَۃٍ لَم یَضُرَّہٗ ذٰلِکَ الیَومَ سَمٌّ وَّلَا سِحرٌ بخاری اور مسلم مین سعد بن ابی وقاص سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا کہ جو صبح کو سات کھجور عجوہ کھاوے تو اوس دن اوسکو کوئی زہر اور جادو ضرر نکریگا **ف** عجوہ ایک عمدہ قسم کھجور کی ہی
مدینے مین **خ** اَبُو ھُرَیرَۃَ مَن تَصَدَّقَ بِعَدلِ تَمرَۃٍ مِّن کَسبٍ طَیِّبٍ وَّلَا یَقبَلُ اللّٰہُ اِلَّا الطَّیِّبَ فَاِنَّ اللّٰہَ
یَقبَلُھَا بِیَمِینِہٖ ثُمَّ یُرَبِّیھَا لِصَاحِبِھَا کَمَا یُرَبِّی اَحَدُکُم فَلُوَّہٗ حَتّٰی تَکُونَ مِثلَ الجَبَلِ بخاری مین روایت ہی ابوہریرہ سے
کہ حضرت نے فرمایا کہ جو صدقہ دیگا کھجور کے برابر حلال روزی سے اور اللہ قبول بھی نہین کرتا سوا حلال کے سو اوسکو خدا قبول فرماتا ہی رحمت کے
داہنے ہاتھہ سے پھر اوسکو پالا کرتا ہی دینے والیکے واسطے جیسے تم اپنے بچھیڑیکو پالتے ہو یہان تک کہ اوس تھوڑی چیز کو بڑھاتا ہی کہ وہ
پہاڑ کے برابر ہوجاتی ہی **ف** یعنی اگر حلال مال تھوڑا بھی راہ خدا مین دے تو اوسکا ثواب بےحساب ہی اس حدیث سے کئی فائدے معلوم
ہوئے اول یہ کہ حرام مال سے اگر لاکھون روپے خرچ کرے خدا اوسکو ہرگز قبول نہین کرتا دوسرے یہ کہ حلال مال سے ایک کوڑی بھی لاکھہ روپے کے برابر
ہی بلکہ اوس سے بھی زیادہ تیسرے یہ کہ مسلمان بندے خرچنے مین حلال مال کا دھیان رکھے تھوڑے بہت کا خیال کرے **م** اَبُو ھُرَیرَۃَ مَن تَطَھَّرَ
فِی بَیتِہٖ ثُمَّ مَضٰی اِلٰی بَیتٍ مِّن بُیُوتِ اللّٰہِ لِیَقضِیَ فَرِیضَۃً مِّن فَرَائِضِ اللّٰہِ کَانَت خُطوَتَاہُ اِحدٰھُمَا تَحُطُّ
خَطِیئَۃً وَّالاُخرٰی تَرفَعُ دَرَجَۃً مسلم مین روایت ہی ابوہریرہ سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو غسل یا وضو کرکے اپنے گھر مین پاک ہوا پھر کسی مسجد
مین گیا نماز فرض پڑھنے کو تو دو دو ڈگ کا یہ حال ہوگا کہ ایک ڈگ سے گناہ مٹیگا دوسرے ڈگ سے درجہ بلند ہوگا **خ** عُبَادَۃُ بنُ الصَّامِتِ
مَن تَعَارَّ مِنَ اللَّیلِ فَقَالَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحدَہٗ لَا شَرِیکَ لَہٗ لَہُ المُلکُ وَلَہُ الحَمدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیءٍ قَدِیرٌ
اَلحَمدُ لِلّٰہِ وَسُبحَانَ اللّٰہِ وَاللّٰہُ اَکبَرُ وَلَا حَولَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ ثُمَّ قَالَ اللّٰھُمَّ اغفِر لِی اَو دَعَا اُستُجِیبَ لَہٗ
فَاِن تَوَضَّأَ وَصَلّٰی قُبِلَت صَلٰوتُہٗ بخاری مین روایت ہی عبادہ بن صامت سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو رات کو سوتے سے جاگا اور اوسنے
لا الہ الا اللہ سے اللھم اغفرلی تک پڑھا اور کوئی دعا کی تو قبول ہوگی اور اگر وضو کرکے نماز تہجد بھی پڑھی تو نماز بھی اوس وقت کی نہایت قبول
ہوگی لا الہ الا اللہ سے آخر تک کے یہ معنی ہین کہ سواے اللہ کے کوئی لائق بندگی کے نہین وہ اکیلا ہی جسکا کوئی شریک نہین اوسی کا سب ملک ہی
اور اوسی کو سب تعریفین ہین اور وہ سب چیز کرسکتا ہی سب بیان اللہ کو پاک ہی سب عیبون سے اور سب سے بڑا ہی دون اوسکی مدد نہ گناہ سے
بچاؤ ہی نہ بندگی پر طاقت اسکے بعد یون کہے اے میرے اللہ مجھکو بخش دے **م** اَبُو ھُرَیرَۃَ مَن تَوَضَّأَ فَاَحسَنَ الوُضُوءَ ثُمَّ اَتَی
الجُمُعَۃَ فَاستَمَعَ وَاَنصَتَ غُفِرَ لَہٗ مَا بَینَہٗ وَبَینَ الجُمُعَۃِ وَزِیَادَۃُ ثَلٰثَۃِ اَیَّامٍ وَمَن مَسَّ الحَصٰی فَقَد لَغَا

بخاری اور مسلم میں روایت ہی انس اور ابو ہریرہ رضی سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو اس درخت یعنی لہسن سے کھاوے وہ ہماری مسجد میں نہ آوے

ق ابو ہریرۃ من امسک کلبا فانہ ینقص کل یوم من عملہ قیراط الا کلب حرث او ماشیۃ بخاری اور مسلم میں روایت ہی ابو ہریرہ رضی سے جو رکھیگا کتے کو اوسکے نیک کام پانچ پانچ جو کے برابر گھٹتے جاوینگے لیکن کھیت اور گاے بکری کے رکھانے کے لیے کتا رکھنا درست ہی چنانچہ اسکا بیان اگلی حدیث میں ہو چکا

م ابو ہریرۃ من انظر معسرا او وضع لہ اظلہ اللہ یوم القیمۃ تحت ظل عرشہ یوم لا ظل الا ظلہ مسلم میں روایت ہی ابو ہریرہ رضی سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو محتاج قرضدار کو فرصت دیوے تنگ نکرے یعنی کہے جب میسر ہو تو دینا یا قرض میں سے کچھ چھوڑ دیوے تو اوسکو خدا اپنے عرش کے سایے کے نیچے رکھیگا جس دن کہیں سایہ نہ ہوگا سواے اوسکے سایے کے یعنی قیامت کے دن

ق ابو ہریرۃ من انفق زوجین فی سبیل اللہ دعاہ خزنۃ الجنۃ کل خزنۃ باب تقول ای فل ہلم فقال ابو بکر رضی اللہ عنہ یا رسول اللہ ذاک الذی لا توی علیہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی لارجو ان تکون منہم بخاری اور مسلم میں روایت ہی ابو ہریرہ رضی سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو شخص جوڑا دیگا خدا کی راہ میں بلاوینگے اوسکو بہشت کے چوکیدار سب چوکیدار بہشت کے دروازوں کے کہینگے او میاں فلانے ادھر آئیے تو ابو بکر صدیق نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ اس شخص کو تو کسی طرح ٹوٹا نہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ البتہ مجکو امید ہی کہ تو انھیں لوگوں میں ہی جنکو سب بہشت کے فرشتے خوشی سے بلاوینگے ف جوڑا خرچ کرے یعنی دو اشرفی دے یا دو روپے یا دو پیسے یا دو گھوڑے یا دو کپڑے یا دو روٹیاں اسی طرح ہر چیز کا جوڑا اس حدیث سے بڑی فضیلت ابی بکر صدیق کی اور بہشتی ہونا اونکا ثابت ہوا

م ابن عباس من بدل دینہ فاقتلوہ بخاری میں روایت ہی عبد اللہ بن عباس رضی سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو مسلمان اپنا دین بدل ڈالے یعنی مرتد ہو جاوے تو اوسکو مار ڈالو ف امام شافعی رح کے نزدیک مرتد مرد ہو یا عورت بموجب اس حدیث کے واجب القتل ہی اور امام اعظم رح کے نزدیک مرتد عورت کو قتل کرنا نہیں درست ہی واسطے کہ اور حدیث میں عورت کا قتل منع ہی

ق عثمان من بنی للہ مسجدا یبتغی بہ وجہ اللہ بنی اللہ لہ مثلہ فی الجنۃ بخاری اور مسلم میں روایت ہی عثمان رضی سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو اللہ کے واسطے مسجد بناوے اور اوس سے صرف اسکی رضامندی چاہے نام غرض نہو تو اللہ اوسکے لیے ویسا گھر بہشت میں بناویگا

م ابو ہریرۃ من تاب قبل طلوع الشمس من مغربہا تاب اللہ علیہ مسلم میں روایت ہی ابو ہریرہ رضی سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو توبہ کرے پچھم سے سورج نکلنے سے پہلے تو خدا اوسکی توبہ قبول کرتا ہی ف قیامت سے پہلے سورج مغرب کی طرف سے نکلیگا تو قیامت کا ہونا سب پر کھل جائیگا پھر توبہ کا دروازہ بند ہوگا

م ابن عباس من تحلم بحلم لم یرہ کلف ان یعقد بین شعیرتین ولن یفعل مسلم میں روایت ہی عبد اللہ بن عباس رضی سے کہ حضرت نے فرمایا جو دیکھے اپنی طرف سے بنا کر خواب بیان کرے تو اوسپر یہ حکم ہوگا کہ دو جو کو گرہ دیکر جوڑ اور یہ کبھی نہو سکیگا ف یعنی نہ دو جو میں گرہ پڑسکیگی نہ اوس سے عذاب موقوف ہوگا

ق ابو ہریرۃ من تردی من جبل فقتل نفسہ فہو فی نار جہنم یتردی فیہا خالدا مخلدا فیہا ابدا ومن تحسی سما فقتل نفسہ فسمہ فی یدہ یتحساہ فی نار جہنم خالدا مخلدا فیہا ابدا ومن قتل نفسہ بحدیدۃ فحدیدتہ فی یدہ یتوجأ بہا فی بطنہ فی نار جہنم خالدا مخلدا فیہا ابدا بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جس نے آپکو پہاڑ پر سے گرا کر مار ڈالا تو دوزخ کی آگ میں اونچے مکانوں سے ہمیشہ گرا کریگا پڑا رہیگا اوسمیں سدا اور جو زہر پیکر اپنی جان مار ڈالیگا تو اوسکے ہاتھ میں زہر ہوگا دوزخ

نہ ڈرے تب گناہون سے پاک ہو ع سمرة بن جندب ق المغيرة بن شعبة من حدث عني بحديث وهو يرى انه
كذب فهو احد الكاذبين مسلم مین روایت ہی سمرہ بن جندب اور مغیرہ بن شعبہ رض سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو میری طرف سے حدیث کی
روایت کرے اور وہ جانتا ہو کہ وہ جھوٹھی حدیث ہی تو وہ دو جھوٹھون مین سے ایک جھوٹا ہی ف دو جھوٹھے یعنی مسیلمہ کذاب اور
مختار یا اسود عنسی جنہون نے پیغمبری کا جھوٹا دعوی کیا تھا یا یہ مطلب کہ ایک جھوٹا وہ جس ناپاک نے حضرت پر جھوٹھ باندھا دوسرا جھوٹا یہ کہ
اوس جھوٹھی حدیث کو روایت کرتا ہی جان بوجھہ کے اکثر لوگ جو علم حدیث سے ناواقف ہین واہی تباہی حدیثین نقل کیا کرتے ہین جنکی کچھہ اصل نہین
مسلمان کو لازم ہی کہ حدیث مین بہت احتیاط کیا کرے ہر ایک کتاب کی حدیث کو سچا نہ جانے جو حدیث کی معتبر کتابون مین ہو اوسکو مانے جیسے
کہ یہ کتاب مشارق الانوار ہی کہ سب علمای اہل سنت اوسکو بہت صحیح جانتے ہین ھ عثمان من حفر بئر رومة فله الجنة مسلم مین
روایت ہی حضرت عثمان رض سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو رومہ کا کوان کھدا کر درست کرے اوسکے لیے بہشت ہی ف رومہ ایک کوان تھا
مدینے مین حضرت جب مدینے مین آئے تو وہان میٹھا پانی سوا اوس کوین کے نہ تھا اور وہ کوان بگڑ گیا تھا تو حضرت نے اوسکے درست کرانے والے کو
بہشت کا وعدہ کیا حضرت عثمان نے اوسکو بنوا دیا ھ ابو الدرداء من حفظ عشر آيات من اول سورة الكهف عصم
من الدجال مسلم مین ابو درداء رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو یاد کرلے دس آیتین سورہ کہف کے سر کی سو وہ دجال کے فتنے سے بچا
ق ثابت بن الضحاك من حلف على ملة غير الاسلام كاذبا فهو كما قال بخاری اور مسلم مین روایت ہی ثابت بن ضحاک
سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو اسلام کے سوا کسی اور دین کی جھوٹھی قسم کھاوے تو وہ ویسا ہی ہو گیا جیسا اوسنے کہا ف یعنی جو جھوٹھی قسم
اس طرح کھاوے کہ مینے اگر ایسا کیا ہو یا کرون تو وہ شخص نصرانی ہی یا یہودی یا ہندو تو جیسے اوسنے قسم کھائی ویسا ہی ہو گیا ق
ابن مسعود من حلف على مال امرء مسلم بغير حقه لقي الله وهو عليه غضبان ثم قرأ علينا رسول
الله صلى الله عليه واله وسلم مصداقه من كتاب الله ان الذين يشترون بعهد الله وايمانهم ثمنا
قليلا اولئك لا خلاق لهم في الآخرة ولا يكلمهم الله ولا ينظر اليهم يوم القيمة ولا يزكيهم و
لهم عذاب اليم بخاری اور مسلم مین روایت ہی عبد اللہ بن مسعود رض سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو مسلمان کا مال ناحق قسم کھا کر لیلیوےگا خدا سے
ملیگا اور وہ اوسپر نہایت غضبناک ہوگا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس بات کا ٹھکانا قرآن شریف سے پڑھ کر بتلایا یعنی
جو لوگ اللہ کو درمیان دیکر اور جھوٹھی قسمین کھا کر تھوڑا سا مال دنیا لیتے ہین ان لوگون کو آخرت مین کچھہ حصہ نہین اور خدا اون سے بات
نکریگا اور رحمت سے اونکی طرف نہ دیکھیگا دن قیامت کے اور اونکو گناہون سے پاک نکریگا اور اونکو دکھہ کی مار ہی ق ابو هريرة من
حلف على يمين فراى غيرها خيرا منها فليكفر عن يمينه ثم ليفعل الذي هو خير بخاری اور مسلم مین
ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا جو قسم کھا بیٹھا کسی بات پر پھر اوسکو اوس بات کے سوا اور کوئی بات بہتر معلوم ہوئی تو چاہیے کہ اپنی
قسم کا کفارہ دے پھر کرے اوسکو جو بہتر ہی ف حضرت کی بی بی ام سلمہ نے قسم کھائی کہ مین اپنے غلام کو آزاد نکرونگی پھر اس قسم کے کھانے
سے پچتائین حضرت سے کہا یا رسول اللہ مجھے اس قسم کی بھی تدبیر ہو سکتی ہی تب حضرت نے فرمایا کہ جو قسم کھا کر پچتاوے وہ پہلے کفارہ دے پھر اوس
بات کو کرے اور یہی مذہب ہی امام شافعی کا اور امام اعظم کے نزدیک کفارہ دینا قسم توڑنے کے بعد چاہیے ق ابو هريرة من
حلف فقال في حلفه باللات والعزى فليقل لا اله الا الله بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے

مسلم مین روایت ہی ابوہریرہ رضی سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جسنے اچھی طرح سے وضو کیا یعنی وضو کے فرض سنت مستحب سب بجا لایا پھر مسجد مین آیا
پھر خطبہ سنا کیا اور چپکا بیٹھا رہا تو اوسکے گناہ بخشے گئے اوس وقت سے پچھلے جمعے تک اور تین روز اور بھی زیادہ اور جو خطبہ کے وقت
کنکریان ہلا کیا تو اوسنے بیہودہ کام کیا ھ ابوہریرۃ من توضأ فاحسن الوضوء خرجت خطایاہ من جسدہ
حتی تخرج من تحت اظفارہ مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسنے بہت اچھی طرح وضو کیا تو اوسکے
تمام بدن سے گناہ نکل جاتے ہین یہان تک کہ ناخونون کے نیچے سے نکل جاتے ہین خ ابوہریرۃ من توضأ فلیستنثر ومن
استجمر فلیوتر بخاری مین روایت ہی ابوہریرہ رضی سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو وضو کرے تو چاہیے کہ پانی ڈال کر ناک کو صاف کرے اور جو
ڈھیلے لے تو چاہیے کہ طاق لے یعنی تین لے یا پانچ یا سات ق عثمان من توضأ نحو وضوئی ھذا ثم قام فرکع رکعتین
لا یحدث فیہما نفسہ غفر لہ ما تقدم من ذنبہ ق لہ حین توضأ ثلثا بخاری اور مسلم مین روایت ہی
حضرت عثمان رضی سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو میری طرح وضو کرے جیسے مینے یہ وضو کیا ہی پھر کھڑے ہوکر دو رکعت حضور دل سے نماز پڑھے دل مین
واہی تباہی خیال نکرے تو اوسکے اگلے گناہ معاف ہو جاوینگے یہ حدیث اوس وقت حضرت نے فرمائی جب تین تین بار وضو کیا ف حضرت نے
ایک دن ایک ایک بار وضو کیا اور فرمایا کہ اسکے بدون حق تعالی نماز نہین قبول کرتا پھر دو دو بار وضو کیا اور فرمایا کہ اس وضو سے دونا
ثواب ملتا ہی پھر تین تین بار وضو کیا اور فرمایا کہ یہ میرے وضو کا طریقہ ہی اور اگلے پیغمبرونکا خ سہل بن سعد من توکل لی
ما بین رجلیہ وما بین لحییہ توکلت لہ بالجنۃ بخاری مین روایت ہی سہل بن سعد رضی سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو مجھسے ضامن ہو
اوسکا جو اوسکے دونون پیرون مین ہی یعنی حرام کاری نکرے اور جو ضامن ہو اوسکا جو دونون جبڑون مین ہی یعنی زبان سے جھوٹھ
نہ بولے غیبت نکرے حرام مال نکھاوے تو مین اوسکے واسطے بہشت کا ضامن ہوتا ہون ف اکثر گناہ انھین دونون مقاموں سے ہوتے ہین
جسنے انکو روکا بہشت کو پایا ق ابن عمر من جاء منکم الجمعۃ فلیغتسل بخاری اور مسلم مین روایت ہی عبد اللہ بن
عمر رضی سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو جمعہ کو آوے وہ نہاوے خ عثمان من جہز جیش العسرۃ فلہ الجنۃ بخاری مین روایت ہی حضرت
عثمان رضی سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو تنگی کے لشکر کا سامان درست کردیگا تو اوسکے لیے بہشت ہی ف تبوک ایک مقام تھا شام کے ملک مین
مدینے سے سولہ ۱۶ دن کی راہ حضرت نے وہان کی لڑائی کا ارادہ کیا ستر ہزار لشکر جمع ہوا سامان کچھ نتھا تنگی اور تکلیف بہت تھی حضرت نے
اس لشکر کے سامان کر دینے والے کو بہشت کا وعدہ کیا تو حضرت عثمان رضی نے آدھے لشکر کا سامان کر دیا چار سو اونٹ اور دو ہزار اشرفیان
راہ خدا مین حاضر کین حضرت بہت راضی ہوئے اشرفیونکو اپنے دامن مین اوچھالتے تھے اور فرماتے تھے کہ عثمان کو اب کوئی کام ضرر نکر سکیگا ق
زید بن خالد الجہنی من جہز غازیا فی سبیل اللہ فقد غزا ومن خلف غازیا فی اہلہ بخیر فقد غزا
بخاری اور مسلم مین زید بن خالد رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا جو راہ خدا مین لڑنے والیکا سامان درست کردے تو بیشک وہ بھی غازی ہوا
اور جو غازی کے پیچھے اوسکے گھر کی اچھی طرح خبر لیا کیا تو وہ بھی مقرر غازی ہوا یعنی غازی کے برابر ثواب پاویگا خ ابوھریرۃ
من حج للہ فلم یرفث ولم یفسق رجع کیوم ولدتہ امہ بخاری مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ
جسنے اللہ کے واسطے حج کیا پھر عورت سے صحبت کی نہ صحبت کی بات کی اور نہ گناہ کیا نہ راہ مین کسی سے جھگڑا تو گناہوں سے پاک ہوکر
اپنے گھر ایسا پھر آتا ہی کہ جس دن ماکے پیٹ سے پیدا ہوا تھا ف حاجی کو لازم ہی کہ حج کی راہ مین گناہوں سے بچے ساتھیوں کے ساتھ

اجر فاعله مسلم مین ابو مسعود انصاری رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو نیک بات کسیکو بتلاویگا تو اوسکو کرنیوالے کے برابر
ثواب ملیگا ف مثلاً ایک شخص نے کسیکو نماز سکھائی تو جب تک وہ نماز پڑھے جائیگا جتنا ثواب پڑھنے والے کو ہوگا اوتنا بتانیوالے کو
ہوگا یا کسی محتاج کو کوئی سفارش کرکے کچھ کہین سے دلادے تو جتنا ثواب دینے والے کو ہوگا اوتنا سفارش کرنیوالے کو اسیطرح سب نیک کام
ق ابن عباس من رای من امیرہ شیئا یکرھہ فلیصبر علیہ فانہ من فارق الجماعۃ فمات فمیتتہ
جاهلیة بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عباس رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو اپنے سردار سے کوئی بری بات دیکھے تو اوسپر صبر کرے
سو یہ بات ہی کہ جو جماعت کو چھوڑیگا اور مریگا تو اوسکی موت بطور کفر ہی ف یعنی جس سردار کے ساتھ امامت کی بیعت کی ہو
تو اوسکے ظلم اور بری باتون پر صبر کرنا چاہیے اسلام کی ترقی ایکے پر موقوف ہی آپس مین پھوٹ ڈالنا کافرون کا کام ہی مسلمانون کو ہرگز
درست نہین ق ابن عباس من رای منکم رؤیا فلیقصہا اعبرہا لہ کان یقول لاصحابہ بخاری اور مسلم مین
عبد اللہ بن عباس رضی سے روایت ہی کہ حضرت اپنے اصحاب سے فرماتے تھے کہ تم لوگون مین جسنے خواب دیکھا ہو سو بیان کرے مین اوسکی تعبیر کہون
هم ابی سعید من رای منکم منکرا فلیغیرہ بیدہ فان لم یستطع فبلسانہ فان لم یستطع فبقلبہ
وذلک اضعف الایمان مسلم مین ابو سعید رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو تم لوگون مین سے بری بات خلاف شرع کو دیکھے تو چاہیے
کہ اوسکو اپنے ہاتھ سے بگاڑدے اور جو ہاتھ سے بگاڑنے کی طاقت نرکھتا ہو تو زبان سے اوسکی برائی لوگون کے روبرو بیان کرے اور جو زبان سے
بھی نکہہ سکے تو اوسکو دل مین برا جانے اور دل مین برا جاننا بہت بودا ایمان ہی یعنی خلاف شرع کام کو اگر دل مین بھی برا نجانے تو اوسمین کچھ بھی
ایمان نہین ف ایکبار مروان نے اپنی حکومت مین خطبہ عید کی نماز سے پہلے پڑھا تو ایک شخص نے اوس سے کہا کہ تو بدعت کرتا ہی خطبے کو نماز سے
پہلے پڑھتا ہی اوسنے کہا کہ اب جو ہونا سو ہوا آگے کو نکرونگا تو ابو سعید صحابی نے سنکر کہا کہ اسنے اوس حدیث پر عمل کیا جو مینے حضرت سے سنی یعنی جو خلاف
شرع بات کو دیکھے تو اوسکو منع کرے اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ سب مسلمانون پر بقدر قدرت فرض ہی کہ خلاف شرع باتون سے لوگون کو منع
کرین خواہ ہاتھ سے خواہ زبان سے خواہ دل سے بعضے علما نے کہا ہی کہ ہاتھ سے روکنا حاکمون کا کام ہی زبان سے عالمون کا دل سے عوام خلقت کا خ
ابی سعید و ابو قتادۃ الحارث بن ربعی من رانی فقد رای الحق بخاری مین ابو سعید اور ابو قتادہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ
جسنے مجکو خواب مین دیکھا اوسنے سچ مچ دیکھا ف یعنی اوسکو واہی تباہی خواب نسمجھے اسواسطے کہ شیطان میری صورت نہین بن سکتا ق ابو ہریرۃ
من رانی فی المنام فسیرانی فی الیقظۃ او لکانما رانی فی الیقظۃ لا یتمثل الشیطان بی بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسنے مجکو خواب مین دیکھا تو وہ مجکو جاگتے مین دیکھیگا یا اوسنے مجکو جیسے جاگتے دیکھا شیطان میری صورت نہین بن سکتا
ف اس حدیث کے راوی کو اسمین شک ہی کہ حضرت نے یہ فرمایا کہ مجکو جاگتے مین دیکھیگا یا یہ فرمایا کہ جیسے اوسنے جاگتے دیکھا جاگتے مین دیکھنے کا اسکے
دو معنی ایک یہ کہ قیامت مین دیکھے گا دوسرے یہ کہ یہ بات حضرت کی زندگی تک تھی اب نہین ق ابو هریرۃ من رانی فی المنام فقد رانی
فان الشیطان لا یتمثل بی خ لا یتمثل فی صورتی بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسنے مجکو
خواب مین دیکھا تو بیشک اوسنے دیکھا اسواسطے کہ شیطان مجھسا نہین بن سکتا اور صرف بخاری مین یون ہی کہ شیطان میری صورت نہین بن سکتا
ف حضرت کو خواب مین دیکھنا اسیطرح اور پیغمبرونکا سچ ہی اسمین کچھ شبہ نہین ھ سھل بن حنیف من سأل اللہ الشھادۃ
بصدق بلغہ اللہ منازل الشھداء وان مات علی فراشہ مسلم مین سہل بن حنیف رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو اللہ سے

فرمایا کہ جو بھول کر لات اور عزیٰ کی قسم کھاوے تو چاہیے کہ اوسکے بعد لا الہ الا اللہ کہہ لے ف لات اور عزیٰ عرب مین دو بت تھے
کہ کافر اونکی قسمین کھاتے تھے جب لوگ مسلمان ہوئے تو بموجب عادت کے بعضے لوگ بھول کر بتون کی قسم کھا جاتے تو حضرت نے اوسکا علاج یہ بتلایا
کہ کلمہ پڑھلیا کرین تو کفر کا شبہہ دور ہو جائے ق ابن عمر و ابو هريرة من حمل علينا السلاح فليس منا بخاری اور مسلم
مین عبد اللہ بن عمر اور ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا جو ہمارے اوپر ہتھیار اوٹھاوے وہ ہمسے نہین ف یعنی جو مسلمانون کو ڈرائے
وہ کامل مسلمان نہین ه جابر من خاف ان لا يقوم من آخر الليل فليوتر اوله ومن طمع ان يقوم آخره
فليوتر آخر الليل فان صلوة آخر الليل مشهودة وذلك افضل مسلم مین جابر رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو ڈرے
کہ مین پچھلی رات کو نہ اوٹھ سکونگا تو اوسکو چاہیے کہ اول رات عشا کے ساتھ وتر پڑھلے اور جسکو پچھلی رات اوٹھنے کا گمان ہو تو وتر کو
پچھلی رات پڑھے اس واسطے کہ پچھلی رات کی نماز مین فرشتے حاضر ہوتے ہین اور پچھلی رات کی نماز بہت بہتر ہی ه ابو هريرة من خرج
من الطاعة وفارق الجماعة فمات مات ميتة جاهلية ومن قاتل تحت راية عمية يغضب لعصبة
او يدعو الى عصبة او ينصر عصبة فقتل فقتلة جاهلية ومن خرج على امتي يضرب برها وفاجرها
ولا يتحاشى من مؤمنها ولا يفي لذي عهدها فليس مني ولست منه مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ جو امام کی تابعداری سے نکل گیا اور جسنے مسلمانون کی جماعت کو چھوڑا پھر وہ مرگیا تو کفر کی موت موا اور جو لڑا اندھا دھند
جھنڈے کے نیچے غصے ہوا تو برادری کے واسطے نہ خدا کے لیے لوگون کو گہار بلایا تو برادری کے واسطے مدد کی تو برادری کی راہ سے نہ خدا کے واسطے
پھر وہ اس حالت مین مارا گیا تو اوسکا قتل بطور کفر ہوا اور جو میری امت کے ستانے پر کمر باندھ کر نکلا مارنے لگا نیک اور بد کو نہ ایمانداروں کو
چھوڑا نہ قول والون سے یعنی مطیع الاسلام لوگون سے قول پورا کیا نہ تو وہ میرا ہی نہ مین اوسکا ق ابو هريرة من دخل
دار ابي سفيان فهو امن ومن القى السلاح فهو امن ومن اغلق بابه فهو امن ق لک یوم
فتح مکہ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا جس دن مکہ فتح ہوا کہ جو ابو سفیان کے گھر مین گھس رہا وہ پناہ
مین ہی اور جسنے ہتھیار پھینک دیے وہ پناہ مین ہی اور جسنے اپنا دروازہ بند کر لیا وہ پناہ مین ہی ف جب حضرت دس
ہزار کا لشکر لیکر مکہ فتح کرنیکو چڑھ گئے تو ایک روز فتح ہونے سے پہلے حضرت عباس کے وسیلے سے ابو سفیان راہ مین مسلمان ہو گئے
حضرت عباس نے عرض کیا یا رسول اللہ ابو سفیان اپنی نام آوری کو بہت چاہتا ہی کچھ ایسا کیجیے کہ مکے مین اسکا نام ہو جاوے
تب حضرت نے مکے مین یہ فرمایا کہ جو ابو سفیان کے گھر مین ہی وہ پناہ مین آیا ه ابو هريرة من دعا الى الهدى كان له
من الاجر مثل اجور من تبعه لا ينقص ذلك من اجورهم شيئا ومن دعا الى ضلالة كان عليه
من الاثم مثل آثام من تبعه لا ينقص ذلك من آثامهم شيئا مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ جو خلق کو نیک کام کی طرف بلاویگا تو اوسکو ثواب ملیگا برابر انکے ثواب کے جو نیک کام مین اوسکے تابع ہونگے اور بتانے والیکا
ثواب کرنے والونکے ثواب کو نہ گھٹا دیگا یعنی دونون کو پورا ثواب ملیگا یہ نہو گا کہ کچھ بتانے والے کو ملے کچھ کرنے والونکو اور جو گمراہی
کی طرف لوگونکو بلاوے تو اوسپر اوتنا گناہ ہوگا جتنا اوسکے کہنا ماننے والون پر ہوگا گمراہ کرنے والیکا گناہ کرنے والونکے گناہ کو
نہین گھٹا دیگا یعنی دونونکو برابر پورا گناہ ہوگا ه ابو مسعود عقبة بن عمرو الانصاري من دل على خير فله مثل

جو راہ چلا علم دین کے سیکھنے کو خدا اسکی برکت سے اوسپر بہشت کی راہ آسان کر دیگا **ف** یہ بہشت کی بشارت ہی طالب علم اور
دینداروں عالموں کے حق مین علم دین تفسیر حدیث فقہ ہی اور جو علم کہ تفسیر اور حدیث مین کام آوے جیسے علم صرف نحو فصاحت بلاغت وہ بھی علم
دین مین داخل ہی جو نیت خالص ہو **ه** سلمة بن الاكوع مَنْ سَلَّ عَلَيْنَا السَّيْفَ فَلَيْسَ مِنَّا مسلم مین سلمہ بن اکوع
سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو باغی ہوکر ہمپر تلوار کھینچے یعنی مسلمانون پر تو وہ ہمارے طریقے پر نہین **ه** ابو هريرة مَنْ سَمِعَ
رَجُلًا يَنْشُدُ ضَالَّةً فِي الْمَسْجِدِ فَلْيَقُلْ لَا رَدَّهَا اللّٰهُ إِلَيْكَ فَإِنَّ الْمَسَاجِدَ لَمْ تُبْنَ لِهٰذَا مسلم مین ابو ہریرہ رض سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا جو سنے کسیکو کہ گم ہوئی چیز مسجد مین تلاش کرتا ہی تو اوس سے یون کہے کہ خدا کرے تیری چیز تجکو نہ ملے مسجدین
اس واسطے نہین بنین کہ گم گئی چیز کو اومین تلاش کیجیے **ف** یعنی مسجدین عبادت کے واسطے ہین دنیا کے کامون کے لیے نہین
ه جرير مَنْ سَنَّ فِي الْإِسْلَامِ سُنَّةً حَسَنَةً فَلَهُ أَجْرُهُ وَأَجْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ بَعْدِهِ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَنْقُصَ
مِنْ أُجُورِهِمْ شَيْءٌ وَمَنْ سَنَّ فِي الْإِسْلَامِ سُنَّةً سَيِّئَةً كَانَ عَلَيْهِ وِزْرُهُ وَوِزْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ بَعْدِهِ مِنْ
غَيْرِ أَنْ يَنْقُصَ مِنْ أَوْزَارِهِمْ شَيْءٌ مسلم مین جریر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو راہ نکالے اسلام مین اچھے طریقے کی تو اوسکو
اوسکا ثواب ملیگا اور جو اوسکے بعد اوس طریقے کو کیے جاوینگے اونکا ثواب بھی اوسکو ملیگا بدون اس بات کے کہ اونکا ثواب کچھ گھٹے یعنی
دونون کو علحدہ علحدہ پورا ثواب ملیگا اور جو اسلام مین راہ نکالیگا برے طریقے کی تو اوسکو اوسکا گناہ ہوگا اور جو اوسکے بعد اوس بری
راہ پر چلینگے اونکا بھی گناہ اوسکی گردن پر ہوگا بدون اس بات کے کہ کچھ اونکے گناہون سے گھٹے یعنی دونون کو علحدہ علحدہ پورا عذاب ہوگا
ف حضرت مسجد مین بیٹھے تھے کچھ محتاج لوگ آئے حضرت نے لوگون سے کچھ اونکے دینے کو فرمایا تو پہلے حضرت عمر اوٹھے یا ایک
انصاری صحابی اوٹھے اور مٹھی بھر درم اونکے واسطے لائے جب لوگون نے اونکو لاتے دیکھا تو کوئی کپڑا لایا کوئی کھجور کوئی اناج غرض
محتاجون کا اچھی طرح کام ہوگیا تب حضرت نے فرمایا کہ جو نیک راہ نکالے اوسکو دوہرا ثواب ہی اپنے کرنیکا اور رواج دینے کا خلاصہ مطلب
اس حدیث کا یہ کہ جس چیز کی شرع مین خوبی ثابت ہی اوسکو جو کوئی رواج دیگا تو اوسکو نہایت ثواب ہی جیسے خیرات کرنے کی خوبی حضرت
کے فرمانے سے معلوم ہوئی اور حضرت عمر سے اوس وقت اوسکی راہ نکلی اور یہ مطلب اسکا نہین کہ جسکی شرع مین کچھ اصل ثابت نہو اوسکو
لوگ اپنے دلمین اچھا سمجھکر رواج دین اور اس حدیث کو اپنی نکالی بدعت پر دلیل پکڑین **ه** عائشة مَنْ شَاءَ فَلْيَصُمْهُ
وَمَنْ شَاءَ فَلْيُفْطِرْهُ يَعْنِي يَوْمَ عَاشُورَاءَ مسلم مین عائشہ صدیقہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ عاشورے کے دن یعنی
محرم کی دسوین تاریخ کو جو چاہے روزہ رکھے اور جو چاہے نرکھے **ف** اول عاشورے کا روزہ فرض تھا جب رمضان کا روزہ فرض ہوا
تو عاشورے کا نرہا مستحب ہی حدیث مین آیا ہی کہ اوسکے روزے سے ایک سال کے گناہ معاف ہوتے ہین **خ** ابن عمر مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ
فِي الدُّنْيَا ثُمَّ لَمْ يَتُبْ مِنْهَا حُرِمَهَا فِي الْآخِرَةِ بخاری مین عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو دنیا مین شراب
پیے گا اور بدون توبہ کیے مر جائیگا وہ آخرت مین بہشت کی شراب سے بے نصیب رہیگا **ه** أبي سعيد مَنْ شَرِبَ النَّبِيذَ مِنْكُمْ
فَلْيَشْرَبْهُ زَبِيبًا فَرْدًا أَوْ تَمْرًا فَرْدًا أَوْ بُسْرًا فَرْدًا مسلم مین ابو سعید رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو تم لوگون مین کوئی
شیرہ پیے تو چاہیے اکیلی چیز کا پیے خواہ صرف منقی کا خواہ صرف پکی کھجور کا خواہ فقط گدر کھجور کا **ف** عرب کا دستور تھا کہ کھجور کو
چور کر کے بھگو رکھتے اوسکا شیرہ پیتے اسی کا نام نبیذ ہی سو حضرت نے دو دو چیز کے ملانے سے منع کیا اس واسطے کہ دو چیزون کے ملنے سے

شہادت مانگے گا سچے دل سے تو اللہ تعالیٰ اوسکو شہیدون کے مرتبون پر پہونچا دیگا اگرچہ اپنے بستر پر موا ہو **ف** اس حدیث سے
معلوم ہوا کہ ہر کام مین سچی نیت کو دخل ہے **م** أَبُو هُرَيْرَةَ مَنْ سَأَلَ النَّاسَ أَمْوَالَهُمْ تَكَثُّرًا فَإِنَّمَا هِيَ جَمْرٌ فَلْيَسْتَقِلَّ مِنْهُ
أَوْ لِيَسْتَكْثِرْ مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو لوگون سے مال مانگے جمع کرنے کے لیے اور مالدار ہونے کے واسطے تو وہ مال اوسکے
حق مین چنگاریان ہین دوزخ کی چاہے چنگاریان کم کرے چاہے بہت **ف** فاقے مین سوال کرنا درست ہے جمع کرنے کے واسطے نہین **م**
صَفِيَّةُ بِنْتُ أَبِي عُبَيْدٍ مَنْ سَأَلَ عَرَّافًا لَمْ تُقْبَلْ لَهُ صَلٰوةُ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً مسلم مین روایت ہے صفیہ ابی عبید کی بیٹی سے کہ حضرت نے
فرمایا کہ جو نجومی یا فال دیکھنے والے سے کچھ نیک بد پوچھے تو اوسکی نماز چالیس رات تک قبول نہو گی **ف** غیب کی بات خدا کے سوا کوئی نہین جانتا
جسنے نجومی یا رمال یا شگونیے یا فال والے سے کچھ پوچھا اوسکے ایمان مین خلل ہے **م** أَبُو هُرَيْرَةَ مَنْ سَبَّحَ اللّٰهَ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ ثَلٰثًا
وَثَلٰثِينَ وَحَمِدَ اللّٰهَ ثَلٰثًا وَثَلٰثِينَ وَكَبَّرَ اللّٰهَ ثَلٰثًا وَثَلٰثِينَ فَتِلْكَ تِسْعَةٌ وَتِسْعُونَ وَقَالَ تَمَامَ الْمِائَةِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ
وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ غُفِرَتْ لَهُ خَطَايَاهُ وَإِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ
مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو ہر نماز کے بعد تینتیس بار سبحان اللہ کہے اور تینتیس بار الحمد للہ کہے اور تینتیس بار
اللہ اکبر کہے تو یہ ننانوے بار ہوئی اور یہ کہکے پورے سو کرے کہ لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ الملک ولہ الحمد وہو علی کل شیء قدیر تو اوسکے
گناہ بخشے جاوینگے اگرچہ سمندر کے پھینے برابر ہون **م** أَنَسٌ مَنْ سَرَّهُ أَنْ يُبْسَطَ لَهُ فِي رِزْقِهِ وَيُنْسَأَ فِي أَثَرِهِ فَلْيَصِلْ رَحِمَهُ
مسلم مین انس رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا جسکو خوش لگے یہ بات کہ اوسکی روزی کشادہ ہو اور زندگی اوسکی بڑھائی جاوے تو اپنے قرابتی لوگون کی
خبر گیری کرے **ف** طول عمر کا یہ مطلب کہ وہ نیک نام مدت تک رہے یا اوسکی نیک اولاد ہو کہ اوسکے واسطے دعا مغفرت کرے اوسکی
روح کو ثواب پہونچاوے برادر پروری فرض ہے اوسکے دو طریقے ہین یعنی اگر محتاج ہین تو اونکے کھانے کپڑے کی خبر لے اور اگر محتاج نہین تو اور طرح
سلوک کرتا رہے تحفے دیا کرے محبت سے ملے **م** أَبُو قَتَادَةَ الْحَارِثُ بْنُ رِبْعِيٍّ مَنْ سَرَّهُ أَنْ يُنْجِيَهُ اللّٰهُ مِنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ
فَلْيُنَفِّسْ عَنْ مُعْسِرٍ أَوْ يَضَعْ عَنْهُ مسلم مین ابو قتادہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا جسکو بھلا معلوم ہو کہ خدا اوسکو قیامت کی
سختیون سے نجات دیوے تو چاہیے کہ محتاج قرضدار کو فرصت دیوے قرض مانگنے مین جلدی نکرے یا قرض معاف کر دے سب یا تھوڑا **ق**
أَبُو هُرَيْرَةَ مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَنْظُرَ إِلٰى رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَلْيَنْظُرْ إِلٰى هٰذَا **ق ك** لِرَجُلٍ قَالَ دُلَّنِي عَلٰى عَمَلٍ
إِذَا عَمِلْتُهُ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ قَالَ تَعْبُدُ اللّٰهَ لَا تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا وَتُقِيمُ الصَّلٰوةَ الْمَكْتُوبَةَ وَتُؤَدِّي الزَّكٰوةَ
الْمَفْرُوضَةَ وَتَصُومُ رَمَضَانَ فَقَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا أَزِيدُ عَلٰى هٰذَا شَيْئًا أَبَدًا وَلَا أَنْقُصُ مِنْهُ
بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا جو خوشی سے چاہے بہشتی مرد کو دیکھنا تو اسکو دیکھے یہ بات حضرت نے اوس مرد کے حق مین
فرمائی جسنے کہا تھا یا رسول اللہ مجکو وہ کام بتلائیے جسکے کرنے سے مین بہشت مین جاؤن حضرت نے فرمایا کہ تو اللہ کی بندگی کر کسیکو اوسکا
شریک مت ٹھہرا اور نماز فرض پڑھا کر اور فرض زکوۃ دیا کر اور رمضان کے روزے رکھا کر پھر اوس مرد نے کہا اوس پاک ذات کی قسم جسکے ہاتھ
مین میری جان ہے کہ اپنی طرف سے فرض جانکر نہ اسپر کچھ بڑھاؤنگا نہ گھٹاؤنگا **ف** اس حدیث مین حج کا ذکر نہین فرمایا تو اس شخص پر
حج فرض نہوگا یا یہ سبب کہ حج عمر بھر مین ایک بار فرض ہوتا ہے نماز روزہ اور زکوۃ ہمیشہ فرض ہے **خ** أَبُو ذَرٍّ وَأَبُو هُرَيْرَةَ مَنْ سَلَكَ
طَرِيقًا يَلْتَمِسُ فِيهِ عِلْمًا سَهَّلَ اللّٰهُ لَهُ بِهِ طَرِيقًا إِلَى الْجَنَّةِ بخاری مین ابو ذر اور ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا

وَمَنْ صَلَّى الصُّبْحَ فِي جَمَاعَةٍ فَكَأَنَّمَا صَلَّى اللَّيْلَ كُلَّهُ مسلم مین حضرت عثمان رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسنے عشا کی نماز جماعت سے پڑھی تو اوسنے جیسے آدھی رات تہجد کی نماز پڑھی اور جسنے صبح کی نماز جماعت مین پڑھی تو اوسنے جیسے تمام رات تہجد کی نماز پڑھی **ف** روایت ہی کہ حضرت ایکبار شب بیداری اور نماز تہجد کی خوبیان فرماتے تھے اسمین بعضے لوگون نے کہا یارسول اللہ ہم محنتی لوگ ہین دن بھر محنت مزدوری کرتے ہین ہمسے نہین ہو سکتا کہ ہم شب بیداری کرین تو حضرت نے اونکے حق مین یہ حدیث فرمائی **م** جُنْدُبُ بْنُ عَبْدِ اللهِ مَنْ صَلَّى صَلوٰةَ الصُّبْحِ فَهُوَ فِي ذِمَّةِ اللهِ فَلَا يَطْلُبَنَّكُمُ اللهُ مِنْ ذِمَّتِهِ بِشَيْءٍ فَإِنَّهُ مَنْ يَطْلُبْهُ مِنْ ذِمَّتِهِ بِشَيْءٍ يُدْرِكْهُ ثُمَّ يَكُبُّهُ عَلَى وَجْهِهِ فِي نَارِ جَهَنَّمَ مسلم مین جندب بن عبد اللہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسنے صبح کی نماز پڑھی وہ خدا کی امان مین آگیا سو کہین ایسا نہو کہ خدا تمکو ڈھونڈھے کسی بات مین اپنی امان کے سبب سے یعنی صبح کے نماز یکو کسی طرح نچھیڑو وہ خدا کی امان مین ہے سو بیشک خدا جسکو اپنی پناہ دینے کے سبب سے ڈھونڈھتا ہی پکڑلیتا ہی یعنی اوسکا گنہگار کسی طرح بچ نہین سکتا پھر اوسکو اوندھا اونہہ کے بھل دوزخ مین ڈال دیتا ہی **ف** یعنی صبح نیند اور غفلت کا وقت ہی تو اوس وقت اوٹھکر نماز پڑھنا دلیل ہی اوسکے سچے ایمان کی اسواسطے خدا نے اوسکو اپنی پناہ مین لیا اور اوسکے ناحق رنج دینے والے کو دوزخ کا وعدہ کیا **ه** اَبُو هُرَيْرَةَ مَنْ صَلَّى صَلوٰةً لَمْ يَقْرَأْ فِيهَا بِأُمِّ الْقُرْآنِ فَهِيَ خِدَاجٌ هِيَ خِدَاجٌ مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو کوئی وہ نماز پڑھے جسمین الحمد کی سورت نہ پڑھے تو وہ نماز ناقص ہی وہ ناقص ہی وہ ناقص ہی **ف** جب ابو ہریرہ رضی نے یہ حدیث روایت کی تو کسینے کہا کہ اگر ہم امام کے پیچھے ہون تو الحمد کسطرح پڑھین تو کہا اپنے دل مین پڑھلیا کرو مینے حضرت سے سنا ہی فرماتے تھے کہ حق تعالی فرماتا ہی کہ مینے نماز کو اپنے اور اپنے بندے کے بیچ آدھا آدھا بانٹا ہی سو جب بندہ کہتا ہی الحمد للہ رب العالمین تو اللہ فرماتا ہی کہ میرے بندے نے میری خوبیان بیان کین اور جب کہتا ہی کہ الرحمن الرحیم تو اللہ فرماتا ہی کہ میرے بندے نے میری تعریف کی اور جب کہتا ہی مالک یوم الدین تو اللہ فرماتا ہی کہ میرے بندے نے میری بڑائی کی اور جب کہتا ہی کہ ایاک نعبد وایاک نستعین تو اللہ فرماتا ہی کہ یہ میرے واسطے ہی اور بندے کے واسطے بھی اور میرا بندہ جو مانگے سو پاوے پھر جب کہتا ہی اہدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم غیر المغضوب علیہم ولا الضالین آمین تو اللہ فرماتا ہی کہ یہ بات صرف بندے ہی کے واسطے ہی اور میرا بندہ جو مانگے سو پاوے **ف** امام شافعی کہتے ہین کہ الحمد پڑھنا نماز مین فرض ہی اسی حدیث کی دلیل سے امام اعظم کی طرف سے یہ جواب ہی کہ اگر الحمد پڑھنا فرض ہوتا تو الحمد کے چھوڑنے سے نماز بالکل باطل ہو جاتی ناقص نکہلاتی اسکے ترک سے ناقص ہونا یہ دلیل ہی واجب ہونیکی **خ** اَنَسٌ مَنْ صَلَّى صَلوٰتَنَا وَاسْتَقْبَلَ قِبْلَتَنَا وَأَكَلَ ذَبِيحَتَنَا فَذٰلِكَ الْمُسْلِمُ الَّذِي لَهُ ذِمَّةُ اللهِ وَذِمَّةُ رَسُولِهِ فَلَا تُخْفِرُوا اللهَ فِي ذِمَّتِهِ بخاری مین انس رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو ہماری طرح نماز پڑھے اور نماز کے وقت ہمارے قبلے کی طرف مونہہ کرے اور ہمارا حلال کیا جانور کھاوے سو وہ ایسا مسلمان ہی کہ جسکے واسطے اللہ اور اوسکے رسول کی پناہ ہی سو اللہ کا قول و قرار نتوڑو اوسکی دی امان مین یعنی اوسکو کچھ تکلیف نہ دو خدا کا قول نتوڑو اوسکی پناہ دئیے ہوئے کو نچھیڑو **ف** یہود اور نصاری کی نماز مین رکوع نہین قبلہ اونکا اور ہی اور جو بس مسلمان کا حلال کیا جانور نہین کہاتے تو جسنے ہمارے قبلے کی طرف رکوع والی نماز پڑھی اور مسلمان کا ذبیحہ کھایا تو اوسنے باطل دین چھوڑے تو وہ مسلمان ہوا اب اوسکو رنج دینا درست نہین **ه** اَبُو هُرَيْرَةَ مَنْ صَلَّى عَلَيَّ وَاحِدَةً صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

نشہ جلد ہوجاتا ہی بعضے علما کے نزدیک مکروہ ہی اور امام اعظم کے نزدیک حلال اور اگر نشہ کرے تو حرام هم ام سلمة من
شرب في اناء من ذهب او فضة فانما يجرجر في بطنه نارا من جهنم مسلم نے ام سلمہ سے روایت کی ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ جسنے سونے چاندی کے برتن مین پیا اوسنے اپنے پیٹ مین غٹ غٹ کرکے دوزخ کی آگ بھر لی ف چاندی سونے کا زیور عورت کو
درست ہی مرد کو نہین اگرچہ لڑکا ہو پر چاندی سونے کے برتن مین کھانا پینا عورت مرد دونون پر حرام ہی ق ابو هريرة من شهد
الجنازة حتى يصلي عليها فله قيراط ومن شهدها حتى تدفن فله قيراطان قيل وما القيراطان قال مثل الجبلين
العظيمين بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو جنازے پر آیا یہان تک کہ نماز اوسپر پڑھی تو اوسکو قیراط بھر ثواب ہی
اور جو حاضر رہا یہان تک کہ دفن ہوچکا تو اوسکو دو قیراط بھر ثواب ہی لوگون نے پوچھا یا حضرت دو قیراط کتنے بڑے فرمایا کہ دو بڑے پہاڑ کے برابر
هم عبادة بن الصامت من شهد ان لا اله الا الله وان محمدا رسول الله حرم الله عليه النار مسلم مین عبادہ بن صامت سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو گواہی دے اس بات کی کہ سوا خدا کے کوئی بندگی کے لائق نہین اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیغمبر ہی اللہ کا تو اللہ نے
اوسپر دوزخ حرام کی ق عبادة بن الصامت من شهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له وان محمدا
عبده ورسوله وان عيسى عبد الله ورسوله وكلمته القاها الى مريم وروح منه والجنة حق والنار
حق ادخله الله الجنة على ما كان من العمل بخاری اور مسلم مین عبادہ بن صامت سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو گواہی دے
اس بات کی کہ سوا اللہ کے کوئی لائق بندگی کے نہین اکیلا ہی کوئی اوسکا شریک نہین اور گواہی دے کہ محمد اوسکا بندہ ہی اور اوسکا پیغمبر اور
گواہی دے کہ عیسی اللہ کا بندہ ہی اور اوسکا پیغمبر اور اللہ کی بات سے بنا ہی جو مریم کی طرف ڈالی تھی یعنی صرف حکم خدا سے بنا اوسکا کوئی باپ
نہین اور عیسی اللہ کی بنائی روح ہی اور گواہی دے کہ بہشت اور دوزخ سچ مچ ہی خدا اوسکو بہشت مین لیجائیگا کیسے ہی اوسکے
کام ہون ف یعنی جس مسلمان کے عقیدے قرآن اور حدیث کے موافق درست ہون وہ مقرر بہشتی ہی نیک کام اوسکے ہون یا بد
خواہ حق تعالی اپنے کرم سے یا حضرت کی شفاعت سے اوسکے سب گناہ معاف کر دے خواہ بقدر گناہ دوزخ مین رہکے بہشت مین جاوے مسلمان
سدا دوزخ مین نہ رہیگا آخر اوسکو نجات ہی کلمے کی برکت سے هر ابو هريرة و ابو ايوب من صام رمضان ثم
اتبعه ستا من شوال كان كصيام الدهر مسلم مین ابو ہریرہ اور ابو ایوب سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسنے رمضان کے
روزے رکھے پھر عید کے بعد چھ روزے شوال کے رکھے جسکو شش عید کہتے ہین تو اوسنے گویا برس کے روزے رکھے ق سبب اسکا یہ
ہی کہ برس کے تین سو ساٹھ دن ہوتے ہین اور شرع مین ایک نیکی کا ثواب دس گنا ہی تو چھتیس دن کا دس گنا تین سو ساٹھ ہوتے ہین ق ابو سعيد
من صام يوما في سبيل الله بعد الله وجهه عن النار سبعين خريفا بخاری اور مسلم مین ابو سعید رض سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ جو اللہ کی راہ یعنی جہاد اور حج مین ایک روزہ رکھیگا خدا اوسکو دوزخ سے ستر برس کی راہ دور ڈالیگا ق ابو موسى
من صلى البردين دخل الجنة بخاری اور مسلم مین ابو موسی رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو دو ٹھنڈے وقت یعنی فجر اور عصر کی
نماز پڑھیگا وہ بہشت مین جائیگا ف فجر کو نیند غالب ہوتی ہی عصر کو خرید فروخت اور دنیا کے بہت کام آگے آتے ہین تو
اس واسطے ان نمازونکا زیادہ تر ثواب ہی اس حدیث سے یہ نہین نکلتا کہ انکے سوا اور نماز کی حاجت نہین اس واسطے کہ جب آدمی نے انکے
وقت کی نماز پڑھی تو آسان وقتون کی خواہ مخواہ ہی پڑھیگا هر عثمان من صلى العشاء في جماعة فكانما قام نصف الليل

فكذا ادخلتم اصابعه بخاری مین انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو دو لڑکیون کو پالے یہان تک کہ جوانی کو پہنچین تو قیامت مین وہ شخص آویگا میرے ساتھ اس طرح ملا ہوا اور حضرت نے اپنی انگلیان ملائین ف یعنی جیسے انگلیان آپس مین خوب ملی ہین کچھ فرق نہین ویسے ہی لڑکیونکا پالنے والا بھی قیامت مین میرے ساتھ ملا رہیگا نہ ہے قسمت جسنے لڑکیون کو پالا اور حضرت سے

هم ابو هريرة من عرض عليه ريحان فلا يرده فانه خفيف المحمل طيب الريح مسلم مین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسکو خوشبودار گھاس یا پھول دیا جاوے سوا وسکو نہ پھیر لیوے اس واسطے کہ ہلکا احسان ہی اور خوشبودار چیز ہی ف یعنی خوشبودار پھول کچھ بڑا احسان نہین کہ اوسکا عوض دینا کچھ مشکل ہو یا عوض نہ دینے سے کوئی گلہ شکوہ کرے تو ایسی چیزین رد کرے

هم عقبة بن عامر من علم الرمي ثم تركه فليس منا مسلم مین عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو تیر لگانا سیکھے پھر اوسکو چھوڑ دے وہ ہماری راہ پر نہین ف یعنی تیر لگانا جہاد کا سبب ہی تو اوسکا چھوڑنا گویا جہاد کا چھوڑنا ہی

خ عائشة من عمر ارضا ليست لاحد فهو احق بخاری مین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو آباد کرے زمین کو جسکا کوئی مالک نہین تو وہی مالکی کے لائق ہی یعنی پھر اوس مین کا کوئی دعوی نہین کر سکتا ہی

هم عائشة من عمل عملا ليس عليه امرنا فهو رد مسلم مین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو کوئی وہ کام کرے کہ جسپر ہمارا حکم نہین تو وہ کام مردود ہی ف اس حدیث سے بدعت جسپر کہ سب کی نظر ہی ٹھہر گئی یعنی جس دین کے کام مین حضرت کا حکم نہو خواہ کھلا خواہ چھپا وہ کام مردود ہی مسلمان محمدی کو اوس سے بچنا چاہیے

ق ابو هريرة من غدا الى المسجد او راح اعد الله له في الجنة نزلا كلما غدا او راح بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو صبح شام نماز کو مسجد مین آیا کریگا تو خدا اوسکے واسطے مہمانی طیار کریگا بہشت مین ہر صبح شام

هم ابن عمر و ابو هريرة من غشنا فليس منا مسلم مین عبداللہ بن عمر اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو ہمسے یعنی مسلمانون سے دغا بازی کریگا وہ مسلمانون مین نہین ف ایکبار حضرت بازار مین گئے ایک گیہون کے ڈھیر مین ہاتھ ڈالا تو اندر گیلا پایا سبب اسکا پوچھا اوسنے کہا کہ یا حضرت پانی سے بھیگ گیا ہی حضرت نے فرمایا کہ بھیگے گیہون اوپر کیون نرکھے کہ سب لوگ دیکھتے پھر حضرت نے یہ حدیث فرمائی کہ جو دغا بازی کرے دھوکھا دے وہ مسلمان نہین

هم ابن عمر من فاتته صلوة العصر فكانما وتر اهله وماله مسلم مین عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسکی عصر کی نماز جاتی رہے تو جیسے اوسکے جورو لڑکے اور مال چھن گیا

هم ابو هريرة من فرج عن اخيه كربة من كرب الدنيا فرج الله عنه كربة من كرب يوم القيمة مسلم مین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو اپنے بھائی مسلمان کی مشکل آسان کر دے دنیا کی مشکلون سے تو اللہ اوسکی مشکل آسان کر دیگا قیامت کی مشکلون سے

ق ابو موسى الاشعري من قاتل لتكون كلمة الله هي العليا فهو في سبيل الله بخاری اور مسلم مین ابو موسی اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو اس واسطے لڑے کہ خدا کا بول بالا ہو وہ راہ خدا کا غازی ہی ف ایک آدمی نے حضرت سے پوچھا کہ لوگ مال کے واسطے لڑتے ہین نام کے واسطے لڑتے ہین عزت کے واسطے لڑتے ہین ان مین سے خدا کی راہ کا لڑنے والا کون ہی تب حضرت نے یہ فرمایا کہ جسکی نیت ہو کہ اللہ کا دین غالب ہو وہ اللہ کی راہ مین ہی

خ ابو هريرة من قال انا خير من يونس بن متى فقد كذب بخاری مین روایت ہی ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو کہے مین بہتر ہون یونس پیغمبر سے وہ جھوٹھا ہی ف اس حدیث کے دو مطلب

عشراً مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو مجپر ایک بار درود پڑھیگا خدا اوسپر دس بار رحمت کریگا ف
درود پڑھنے کا ثواب بحساب ہی اور حدیث مین حضرت نے فرمایا ہی کہ قیامت کی مصیبتون مین جب لوگ گرفتار ہونگے تو مین
اول اونکو بخشاؤنگا جو مجپر بہت درود پڑھا کیے خ ابو ہریرة من صلی فی ثوب فلیخالف بین طرفیہ
بخاری مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو ایک کپڑے مین نماز پڑھے تو اوسکو چاہیے کہ دونون کھونٹ جدا جدا کرے یعنی
اگر لنبا کپڑا ہی تو ایک کھونٹ سے ستر چھپاوے دوسرے کھونٹ کو مونڈھون پر ڈالے اور اگر چھوٹا کپڑا ہو تو اوس سے ستر ہی چھپاوے اور نماز پڑھ لے
خ ام حبیبة من صلی فی یوم ثنتی عشرة سجدة تطوعا بنی لہ بیت فی الجنة بخاری مین حضرت ام حبیبہ رضی سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا جو سنت نماز پڑھے ہر دن بارہ رکعت اوسکے لیے بہشت مین گھر بنایا جائیگا ف مراد ان رکعتون سے
رات دن کی معمول سنتین ہین دو فجر کی چھ ظہر کی دو مغرب کی دو عشا کی خ عمران بن حصین من صلی قائما فھو افضل
ومن صلی قاعدا فلہ نصف اجر القائم ومن صلی نائما فلہ نصف اجر القاعد بخاری مین عمران بن حصین رضی سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسنے کھڑے نماز پڑھی وہ بہتر ہی اور جسنے بیٹھے پڑھی اوسکو کھڑے کا آدھا ثواب ہی اور جسنے لیٹے نماز پڑھی اوسکو
بیٹھے کا آدھا ثواب ہی ف یہ حدیث اوس بیمار کے حق مین ہی کہ جو بیٹھے نماز فرض پڑھتا ہی لیکن اگر چاہے تو تکلیف اوٹھا کر کھڑے ہو کے بھی
پڑھسکتا اور لیٹے فرض پڑھتا ہی لیکن تکلیف سے بیٹھ کر بھی پڑھ سکتا ہی تو ایسے بیمار کو آدھا ثواب ہی اور جس بیمار سے کسی طرح
اوٹھا بیٹھا نجاوے اوسکا ثواب پورا ہی بیٹھے پڑھے یا کھڑے اور بعضون کے نزدیک اس حدیث سے نفل نماز مراد ہی خ ابن عباس
من صور صورة فان اللہ معذبہ حتی ینفخ فیھا الروح ولیس بنافخ فیھا ابدا بخاری مین عبد اللہ بن
عباس رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا جسنے کسی جاندار کی تصویر بنائی تو اللہ اوسپر عذاب کرتا رہیگا یہان تک کہ وہ اوسمین جان ڈالے
اور جان ڈالنا اوس سے کبھی نہوسکیگا یعنی تو عذاب بھی موقوف نہوگا ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جاندار کی تصویر بنانا
بہت بڑا گناہ ہی اس واسطے کہ یہ کام خدا کا ہی تو تصویر بنانے والا گویا در پردہ خدائی کا دعوی کرتا ہی دوسرا سبب یہ کہ تصویر سازی جڑ ہی بت پرستی
کی لیکن درخت اور پہاڑ اور بیل بوٹا بنانا درست ہی ھ ابن عمر من ضرب غلاما لہ حدا لم یاتہ او لطمہ فان کفارتہ
ان یعتقہ مسلم مین عبد اللہ بن عمر رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو اپنے غلام کو بے کیے حد یعنی خواہ حرام کاری کی خواہ شراب پینے کی اوسکو بیجا
مارے تو اوسکا کفارہ یعنی اوتارنا یہ ہی کہ اوسکو آزاد کرے ف غلام کو بے تقصیر مارنے سے آزاد کرنا مستحب ہی امام اعظم اور امام شافعی کے
نزدیک فرض نہین ھ انس و معاذ بن جبل من طلب الشھادة صادقا اعطیھا ولو لم تصبہ مسلم مین انس اور معاذ بن
جبل رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو مانگے خدا سے شہادت کو سچے دل سے تو اوسکو شہادت کا ثواب دیا جاویگا اگرچہ اوسنے شہادت نپائی ف
معلوم ہوا کہ نیت خالص کو دین مین بڑا دخل ہی ق سعید بن زید من ظلم قید شبر من الارض طوقہ اللہ من
سبع ارضین بخاری مین سعید بن زید رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو ظلم سے بالشت بھر زمین چھین لیگا تو خدا اوسکے گلے مین
سات طبق زمین کا طوق ڈالیگا ھ ثوبان من عاد مریضا لم یزل فی خرفة الجنة مسلم مین ثوبان رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
کہ جو بیمار کو پوچھے گا وہ ہمیشہ بہشت کے باغچے سے میوے چنے گا ف بیمار کا پوچھنا مسلمان کا حق ہی حضرت کی سنت ہی لازم ہی کہ بیمار کے پاس
تھوڑا بیٹھے زیادہ اوسکو نستاوے اور دعا خیر کرکے چلا آوے خ انس من عال جاریتین حتی تبلغا جاء یوم القیمة انا وھو

وحده لا شريك له له الملك وله الحمد وهو على كل شيء قدير في يوم مائة مرة كانت له عدل
عشر رقاب وكتبت له مائة حسنة ومحيت عنه مائة سيئة وكانت له حرزا من الشيطان
يومه ذلك حتى يمسي ولم يأت احد بافضل مما جاء به الا رجل عمل اكثر منه ومن قال سبحان الله
وبحمده في يوم مائة مرة حطت خطاياه وان كانت مثل زبد البحر بخاری و مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ
حضرت نے فرمایا کہ جو کلمہ توحید کو ایکدن سو بار پڑھے تو اوسکو دس غلام آزاد کرنے کے برابر ثواب ملیگا اور سو نیکیان اوسکے لیے
لکھی جاوینگی اور سو برائیان اوسکی مٹائی جاوینگی اور اوس دن شام تک اوسکو شیطان سے پناہ رہیگی اور اوس سے بہتر کوئی نہین مگر
جسنے کہ اوس سے زیادہ پڑھا اور جو سبحان اللہ وبحمدہ کو ایک دن میں سو بار پڑھا کریگا اوسکے گناہ جھیل ڈالے جاوینگے اگرچہ سمندر کے جھین
برابر ہون یعنی اگرچہ بہت ہون معاف ہونگے ه طارق بن اشيم من قال لا اله الا الله وكفر بما يعبد من دون الله
حرم ماله ودمه وحسابه على الله مسلم مین طارق بن اشیم رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جسنے زبان سے لا اله الا الله کہا اور
جو چیز کہ سوا خدا کے پوجی جاتی ہو درخت ہو یا پتھر یا قبر اوس سے انکار کرے تو اوسکا مال اور خون حرام ہے اور اوسکا حساب اللہ پر ہے ف
یعنی جو مسلمان ہو اوسکا جان اور مال بچ گیا اور اگر اوسنے مکر کیا ہوگا اپنے بچنے کے واسطے تو خدا اوسکو سمجھ لیگا یعنی دل کا حال دریافت
کرنا ہمارا کام نہین ہمکو ظاہر کا حکم ہے لا اله الا الله بڑا بنا ہی اسلام کا حضرت کے وقت جو لا اله الا الله کہتا وہ محمد رسول اللہ بھی
کہتا تھا قیامت اور ضروریات دین کو مانتا تھا اور یہ اس حدیث کا مطلب نہین کہ جو صرف لا اله الا الله کہے وہ مسلمان ہے خواہ حضرت کو
اور قیامت کو مانے یا نمانے اس واسطے کہ ایمان اوسکا نام ہے کہ دین کے سب ضروریات کو مانے اگر ایک بات کا بھی منکر ہو تو کافر ہے
خ ابو هريرة من قام رمضان ايمانا واحتسابا غفر له ما تقدم من ذنبه بخاری مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے جو ایمان
اور ثواب کے واسطے رمضان کی راتون مین نماز پڑھیگا خواہ تراویح خواہ اور نماز تو اوسکے اگلے گناہ بخشے جاوینگے خ ابو هريرة
من قام ليلة القدر ايمانا واحتسابا غفر له ما تقدم من ذنبه ومن صام رمضان ايمانا واحتسابا
غفر له ما تقدم من ذنبه وفي رواية الا قليشي من يقم ليلة القدر بخاری مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
کہ جو ایمان سے اور ثواب کے واسطے شب قدر مین جاگیگا اور نماز پڑھیگا تو اوسکے اگلے گناہ معاف ہو جاوینگے اور جو ایمان سے اور ثواب کے واسطے
رمضان کے روزے رکھیگا تو اوسکے اگلے گناہ بخشے جاوینگے اور اقلیشی نے جسکی کتاب النجم تصنیف ہے اس حدیث مین من قام ليلة القدر کی جگہہ من
يقم ليلة القدر کو روایت کیا ہے لیکن مطلب دونون کا ایک ہے صرف لفظ کا فرق ہے ه ابو هريرة من قتل دون ماله فهو شهيد
مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو اپنے مال کے واسطے یعنی اپنے مال کے بچانے کے سبب مارا جاوے تو وہ شہید ہے ف یہ حدیث
بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمرو کی روایت سے ہے صرف مسلم کی علامت سہو ہے اور ابو ہریرہ کی طرف اس روایت کی نسبت خطا ہے کاتب کی
مصابیح مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت سے ایک شخص نے پوچھا کہ یا رسول اللہ اگر کوئی میرا مال چھینے تو مین کیا کرون حضرت نے فرمایا کہ اپنے
مال کو نہ دے پھر اوسنے کہا اگر وہ ہتھیار کرے اور لڑے حضرت نے فرمایا کہ تو بھی اوس سے لڑ پھر اوسنے کہا بھلا اگر وہ مجھے مار ڈالے حضرت نے
فرمایا کہ تو شہید ہوگا پھر اوسنے کہا کہ اگر مین اوسکو مار ڈالون حضرت نے فرمایا کہ وہ ظالم تھا دوزخی ہوا اوس وقت حضرت نے یہ حدیث فرمائی کہ جو
اپنے مال بچانے کے سبب سے مارا جاوے وہ شہید ہے ه ابو هريرة من قتل في سبيل الله فهو شهيد ومن مات في سبيل الله

ایک یہ کہ جو شخص اپنے تئین حضرت یونس سے بہتر جانے یعنی یون سمجھے کہ حضرت یونس اپنی قوم کی تکلیف دینے پر نہ صبر کر سکے اور بے حکم خدا کے
وہان سے چلے گئے اور مچھلی کے پیٹ مین قید ہوئے تو مین اون سے صبر مین بہتر ہون تو وہ شخص جھوٹا ہی اس واسطے کہ پیغمبر سے کوئی بہتر نہین
ہو سکتا دوسرا یہ مطلب کہ حضرت کو حضرت یونس سے بہتر کہے حالانکہ ہمارے حضرت سب پیغمبرون سے افضل ہین مگر اوسکو حضرت نے از راہ انکسار منع کیا یا حضرت
اس بات سے ڈرے کہ مبادا نادان لوگ مجکو فضل کہتے کہتے کہین یونس کو برا کہنے لگین تو کافر ہو جاوین جیسے یہودیون نے حضرت موسی کی برائیان
کرتے کرتے حضرت عیسی کو برا کہا اور کافر ہو گئے م سَعْدُ بْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ مَنْ قَالَ حِيْنَ يَسْمَعُ الْمُؤَذِّنَ وَاَنَا اَشْهَدُ اَنْ
لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِمُحَمَّدٍ رَّسُوْلًا وَّبِالْاِسْلَامِ
دِيْنًا غُفِرَ لَهٗ ذَنْبُهٗ مسلم مین سعد بن ابی وقاص رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو موذن سے اذان سنکر یون کہے کہ مین بھی گواہی دیتا ہون
کہ سوائے خدا کے کوئی لائق بندگی کے نہین وہ اکیلا ہی کوئی اوسکا شریک نہین اور محمد اللہ کا بندہ ہی اور اوسکا رسول ہی راضی ہون اللہ کی
ملکی اور محمد کی پیغمبری سے اور مسلمانی کے دین سے تو اوسکے گناہ بخشے جائینگے خ جَابِرٌ مَنْ قَالَ حِيْنَ يَسْمَعُ النِّدَآءَ اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ
الدَّعْوَةِ التَّآمَّةِ وَالصَّلٰوةِ الْقَآئِمَةِ اٰتِ مُحَمَّدَنِ الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَنِ الَّذِيْ وَعَدْتَّهٗ
حَلَّتْ لَهٗ شَفَاعَتِيْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بخاری مین جابر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو شخص جب اذان سنے تو یہ دعا یعنی اللہم رب سے
وعدتہ تک پڑھے تو اوسکو قیامت مین میری شفاعت پہنچیگی یعنی حضرت اوسکو بخشاوینگے اس دعا کے یہ معنی کہ اے خدا اس پوری پکار
اور سدا رہنے والی نماز کے صاحب محمد کو وسیلہ اور بڑائی پہنچا اور اوسکو سرا ہے مکان پر جسکا تو نے اوس سے وعدہ کیا ہی پوری پکار یعنی
ثواب کی تاثیر مین پوری ہی سدا رہنے والی نماز یعنی قیامت تک اسکا حکم موقوف نہو گا وسیلہ بہشت مین بہت ایک عمدہ مکان ہی کہ وہ
خاص حضرت کے واسطے ہی مقام محمود یعنی سفارش کا رتبہ جب قیامت کی مصیبتون مین لوگ گرفتار ہونگے اور سب پیغمبر جواب دینگے
کہ کسیکی سفارش نکر سکینگے اوس وقت ہمارے حضرت دیر تک خدا کے سامنے سجدے مین جائینگے پھر لوگون کو بخشائینگے اسکا نام مقام محمود ہی
ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ مَنْ قَالَ حِيْنَ يُصْبِحُ وَحِيْنَ يُمْسِيْ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ مِائَةَ مَرَّةٍ لَّمْ يَاْتِ اَحَدٌ يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ
بِاَفْضَلَ مِمَّا جَآءَ بِهٖ اِلَّا اَحَدٌ قَالَ مِثْلَ مَا قَالَ اَوْ زَادَ عَلَيْهِ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ
جو صبح شام سبحان اللہ وبحمدہ سو بار پڑھا کریگا تو قیامت کے دن اس سے بہتر کوئی عبادت نہ لاویگا مگر وہی شخص جو پڑھا کیا ہو اسکی طرح
یا اس سے کچھ بڑھکے یعنی اسکے پڑھنے والیکے برابر وہی شخص ہی جو سبحان اللہ وبحمدہ کو سو بار یا زیادہ پڑھتا ہوگا اسکے سوائے اور کوئی اوسکے
برابر نہین سبحان اللہ کیا رتبہ ہی سبحان اللہ وبحمدہ کے پڑھنیکا ق اَبُوْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيُّ مَنْ قَالَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ عَشْرَ مِرَارٍ كَانَ كَمَنْ اَعْتَقَ اَرْبَعَةَ اَنْفُسٍ
مِّنْ وُّلْدِ اِسْمٰعِيْلَ بخاری اور مسلم مین ابو ایوب رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو لا الہ الا اللہ سے قدیر تک دس بار پڑھیگا تو اسکا ثواب
اوسکے برابر ہوگا جسنے چار غلام حضرت اسمعیل کی اولاد سے آزاد کیے معنی اوسکے یہ کہ نہین کوئی سوائے خدا کے لائق بندگی کے وہ اکیلا ہی
کوئی اوسکا شریک نہین اوسی کی بادشاہی ہی اور اوسی کو سب خوبیان اور وہ ہر چیز کر سکتا ہی ف غلام کوئی ہو اوسکے آزاد کرنے
مین ثواب ہی لیکن حضرت اسمعیل کی اولاد ذات مین سب سے افضل ہی تو اونکے آزاد کرنے مین زیادہ تر ثواب ہی اس حدیث سے کلمۂ توحید کی
فضیلت اور حضرت اسمعیل کی اولاد یعنی عرب کی شرافت ثابت ہوئی ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ مَنْ قَالَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

یا بجا تہجد کفایت کرتا ہی ق اَلرُّبَيِّعُ بِنْتُ مُعَوِّذِ بْنِ عَفْرَاءَ مَنْ كَانَ اَصْبَحَ صَائِمًا فَلْيُتِمَّ صَوْمَهٗ وَمَنْ
كَانَ اَصْبَحَ مُفْطِرًا فَلْيُتِمَّ بَقِيَّةَ يَوْمِهٖ بخاری اور مسلم مین ربیع سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسنے صبح روزہ رکھا ہو
وہ اپنا روزہ پورا کرے اور جسنے صبح سے روزہ توڑا ہو تو باقی دن کو تمام کرے یعنی کچھ نکھاوے ف قریش کے مین عاشورے کا
روزہ رکھتے تھے حضرت بھی رکھتے تھے جب مدینے مین حضرت آگئے تو عاشورے کے روزے کا حکم کیا لوگون کو اور یہ حدیث فرمائی پھر جب رمضان کے
روزے فرض ہوئے تو عاشورے کا روزہ فرض نرہا بعضے رکھتے تھے سنت جانکے اور بعضے نرکھتے تھے ق اَبُوْ سَعِيْدٍ مَنْ كَانَ اعْتَكَفَ
فَلْيَرْجِعْ اِلٰى مُعْتَكَفِهٖ فَاِنِّيْ رَاَيْتُ هٰذِهِ اللَّيْلَةَ وَرَاَيْتُنِيْ اَسْجُدُ فِيْ مَاءٍ وَّطِيْنٍ بخاری اور مسلم مین ابو سعید سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو اعتکاف بیٹھا ہو وہ پھر آوے اپنے اعتکاف کے مقام پر سو مینے مقرر شب قدر کو خواب مین دیکھا ہی اور مجھکو دکھایا ہی
کہ مین سجدہ کرتا ہون پانی اور مٹی مین یعنی شب قدر وہ رات ہی جسمین پانی برسیگا اور مین کیچڑ مین سجدہ کرونگا ف صحیح بخاری مین
اسکا پورا قصہ ابو سعید رضی سے یون روایت ہی کہ ہم ایک سال رمضان مین شب قدر کے واسطے دسوین تاریخ سے بیسوین تک حضرت کے ساتھ مسجد مین
اعتکاف بیٹھے تو حضرت نے بیسوین کی صبح کو فرمایا کہ شب قدر مجھکو معلوم ہوئی تھی سو مین بھول گیا اب پچھلے دہے مین تلاش کرو طاق راتون مین
اور مینے خواب مین شب قدر کو دیکھا ہی کہ پانی اور مٹی مین سجدہ کرتا ہون سو جسنے اعتکاف توڑا ہو وہ پھر مسجد مین آکر اعتکاف کرے
ابو سعید کہتے ہین کہ اوس وقت آسمان پر کہین بدلی کا ٹکڑا بھی نہ تھا پھر بدلی ہوئی اور یہان تک پانی برسا کہ حضرت کی مسجد کی چھت
ٹپکی پھر حضرت نے اوسی کیچڑ مین نماز پڑھی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ شب قدر اکیسوین رات کو ہوئی تھی خ اَبُوْ هُرَيْرَةَ مَنْ كَانَتْ
عِنْدَهٗ مَظْلِمَةٌ لِاَخِيْهِ مِنْ عِرْضِهٖ اَوْ شَيْءٍ فَلْيَتَحَلَّلْ مِنْهُ الْيَوْمَ مِنْ قَبْلِ اَنْ لَّا يَكُوْنَ دِيْنَارٌ وَّلَا دِرْهَمٌ
اِنْ كَانَ لَهٗ عَمَلٌ صَالِحٌ اُخِذَ مِنْهُ بِقَدْرِ مَظْلِمَتِهٖ وَاِنْ لَّمْ تَكُنْ لَّهٗ حَسَنَاتٌ اُخِذَ مِنْ سَيِّئَاتِ صَاحِبِهٖ
فَحُمِلَ عَلَيْهِ بخاری مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسپر کچھ مظلمہ ہووے اپنے بھائی مسلمان کا خواہ اوسکی آبرو کا ہووے یا کسی
اور چیز کا یعنی جان یا مال کا تو چاہیے کہ آج اوس سے بخشا لیوے اوس دن سے پہلے کہ جس دن نہ اشرفی پاس ہوگی نہ روپیہ اگر ظالم کے کچھ نیک کام
ہونگے تو لے لیے لیکر بقدر ظلم کے مظلوم کو دلائے جاوینگے اور اگر ظالم کے کچھ بھی نیک عمل نہونگے تو مظلوم کے گناہ لیکر ظالم پر لادے جاوینگے
یعنی پھر اون گناہون کو لادے سزا کے واسطے دوزخ مین جاویگا ف گناہ دو قسم ہین خدا کے گناہ اور بندون کے گناہ سو خدا کے گناہ توبہ کرنے سے
یا اوسکے فضل سے معاف ہو سکتے ہین اور بندون کے گناہ بے اونکے بخشے نہین معاف ہوتے تو جسکو قیامت کا ڈر ہو اوسکو لازم ہی کہ جنکے قصور
کیے ہون اون سے معاف کرالے خواہ منت عاجزی کرکے خواہ روپیہ پیسا دیکے اگر گھر باغ کسیکا چھین لیا ہو یا کسیکی چوری کی ہو رشوت لی ہو
دغابازی سے کسیکا مال دبا لیا ہو تو اوسکو پھیر دے اور اگر کسیکو مارا کوٹا ہو یا بے عزت کیا ہو تو اوسکو جسطرح ہو سکے راضی کرے زندگی کو غنیمت جانے
ابھی اسکا علاج ممکن ہی قیامت مین کچھ تدبیر نہو سکیگی کہ وہان نہ مال پاس ہوگا نہ اسباب ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ مَنْ كَانَتْ لَهٗ اَرْضٌ
فَلْيَزْرَعْهَا اَوْ لِيَمْنَحْهَا اَخَاهُ فَاِنْ اَبٰى فَلْيُمْسِكْ اَرْضَهٗ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسکی
زمین ہووے تو چاہیے اوسمین کھیتی کرے یا چاہیے اپنے بھائی مسلمان کو عاریت دے کہ وہ کھیتی کرے سو اگر وہ عاریت نلے تو اپنی زمین کو رہنے دے ف بخاری مین
روایت ہی کہ مدینے کے لوگ زمین کو بٹائی پر دیتے تھے آدھا تہائی چوتھائی ٹھہرا لیتے پھر بانٹتے وقت جھگڑا ہوتا تھا حضرت نے اس بٹائی سے
منع کیا اور فرمایا کہ زمین کا مالک یا آپ کھیتی کرے یا مانگے دے یا زمین کو یونہی رکھے یعنی بٹائی پر نہ دے اور یہی مذہب ہی امام اعظم کا اور امام شافعی

فَهُوَ شَهِيْدٌ وَمَنْ مَّاتَ فِى الطَّاعُوْنِ فَهُوَ شَهِيْدٌ وَمَنْ مَّاتَ فِى الْبَطْنِ فَهُوَ شَهِيْدٌ وَمَنْ غَرِقَ فَهُوَ شَهِيْدٌ
مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو خدا کی راہ مین یعنی جہاد مین مارا گیا تو وہ شہید ہی اور جو خدا کی راہ یعنی جہاد یا حج مین اپنی موت مر گیا وہ شہید ہی اور جو وبا مین مر گیا وہ شہید ہی اور جو پیٹ کی بیماری سے مر گیا جیسے اسہال کی بیماری سے تو وہ شہید ہی اور جو ڈوب گیا وہ شہید ہی **ف** مصابیح مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے اصحاب سے پوچھا کہ تم شہید کسکو جانتے ہو صحاب نے عرض کی کہ جو راہ خدا مین لڑے اور مارا جاوے حضرت نے فرمایا تو تو میری امت کے شہید بہت تھوڑے ہونگے پھر حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور دوسری حدیث مین فرمایا ہی کہ جو آگ مین جلے اور جسپر دیوار گر پڑے اور جو عورت کہ لڑکا پیدا ہونے سے مرجاوے اور جو ذات الجنب یعنی پانجر کے درد سے اور جسکو سل کی بیماری ہو تو وہ بھی شہید ہی ہر چند اعلی رتبے کا وہی شہید ہی جو خدا کی راہ مین مارا جاوے لیکن ان لوگون کو بھی شہیدون کی طرح کچھ ثواب آخرت مین ملیگا اور مرتبہ بلند ہوگا لیکن انکو غسل نہ دینا اور نماز نہ پڑھنا مثل شہید کے درست نہین **ق** اَبُوْ قَتَادَةَ رضی

مَنْ قَتَلَ قَتِيْلاً لَهُ عَلَيْهِ بَيِّنَةٌ فَلَهُ سَلَبُهُ بخاری اور مسلم مین ابو قتادہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو مسلمان جہاد مین کسی کافر کو مارے اور اوسکے مارنے کے گواہ بھی ہون تو اوسکا اسباب اور ہتھیار کا مالک مارنے والا ہی **ف** امام اعظم کے مذہب مین قاتل اسباب کو اوس وقت پاویگا کہ جب امام نے اس بات کا حکم دیا ہو اور امام شافعی کے نزدیک امام کا حکم کچھ شرط نہین **خ** عَبْدُ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو مَنْ قَتَلَ مُعَاهِدًا لَمْ يَرِحْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ وَاِنَّ رِيْحَهَا تُوْجَدُ مِنْ مَّسِيْرَةِ اَرْبَعِيْنَ عَامًا بخاری مین عبداللہ بن عمرو رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو قول قرار والے کو مار ڈالیگا وہ بہشت کی بو نہ سونگھے گا اور بہشت کی خوشبو چالیس برس کی راہ سے معلوم ہوتی ہی **ف** معاہد اور ذمی اوس کافر کو کہتے ہین جو مطیع الاسلام ہوا اور امان مانگے اوسکو پناہ دی ہو اوسکا قتل کرنا نہایت گناہ ہی قول کا توڑنا کسی طرح نہین درست

م اَبُوْ هُرَيْرَةَ مَنْ قَتَلَ وَزَغَةً فِىْ اَوَّلِ ضَرْبَةٍ فَلَهُ كَذَا وَكَذَا حَسَنَةً وَمَنْ قَتَلَهَا فِى الضَّرْبَةِ الثَّانِيَةِ فَلَهُ كَذَا وَكَذَا حَسَنَةً لِدُوْنِ الْاُوْلٰى وَاِنْ قَتَلَهَا فِى الضَّرْبَةِ الثَّالِثَةِ فَلَهُ كَذَا وَكَذَا حَسَنَةً لِدُوْنِ الثَّانِيَةِ
مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو مار ڈالیگا گرگٹ کو پہلی بار تو اوسکو اتنا اتنا ثواب ہی اور جو اوسکو دوسری بار مین ماریگا تو اوسکو اتنا اتنا ثواب ہی مگر پہلی بار سے کم اور جو تیسری بار مین ماریگا تو اوسکو اتنا اتنا ثواب ہی لیکن دوسری بار سے کم **ف** یعنی اول بار گرگٹ مارنے کا بڑا ثواب ہی دوسری بار کم تیسری بار اوس سے بھی کم گرگٹ زہر دار جانور اور موذی ہی تو جسنے موذی کو مارا تو اوسنے ایک خلقت کو آرام دیا ثواب پایا چاہیے اور بخاری مین روایت ہی کہ جب حضرت ابراہیم کو آگ مین ڈالا تھا تو سب جانور آگ بجھاتے تھے لیکن گرگٹ آگ کو پھونک پھونک بھڑکاتا تھا اس واسطے اس بدذات کے مارنے مین ثواب ہی **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ مَنْ قَذَفَ مَمْلُوْكَهُ وَهُوَ بَرِيٌّ مِّمَّا قَالَ جُلِدَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ كَمَا قَالَ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو اپنے غلام کو حرام کاری کا بدن سے عیب لگاویگا تو قیامت کے دن اوسکو کوڑے لگینگے اور اگر اوسنے حرام کاری کی ہوگی لگینگے **ف** جو کسیکو حرام کا عیب لگاوے اور چار گواہ نلا سکے تو حاکم اوسکو اسی کوڑے مارے اور جو مالک اپنے غلام کو عیب لگا دیگا تو دنیا مین مارا جاویگا لیکن قیامت مین کوڑے کھاویگا

ق اَبُوْ مَسْعُوْدٍ عُقْبَةُ بْنُ عَمْرٍو الْاَنْصَارِىُّ مَنْ قَرَأَ بِالْاٰيَتَيْنِ مِنْ اٰخِرِ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ فِىْ لَيْلَةٍ كَفَتَاهُ
بخاری اور مسلم مین عقبہ بن عمرو رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو رات کو سورہ بقر کی تمامی کی دو آیتین پڑھیگا یعنی آمن الرسول سے آخر تک تو وے کفایت کرتی ہین **ف** یعنی سوتے وقت قرآن پڑھنا سنت ہی اور برکت کا سبب ہی تو جسنے آمن الرسول پڑھا تو کافی ہی

ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسکے پاس سواری سے زیادہ اونٹ ہو تو جسکے پاس اونٹ نہیں ہی اوسکو سواری کیواسطے دے اور
جسکے پاس کھانا اپنا زیادہ ہو تو جسکے پاس کچھ کھانا اپنا نہیں ہی اوسکو دے **ف** یہ حضرت نے سفر مین فرمایا تھا **م** اسماء بنت
ابی بکر من کان معہ ھدی فلیقم علی احرامہ ومن لم یکن معہ ھدی فلیحلل مسلم مین اسماء رض سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسکے ساتھ قربانی ہو وہ اپنے احرام پر قائم رہے اور جسکے پاس قربانی نہو وہ احرام کو کھول ڈالے
ف حضرت ایکبار سب لوگون کو لیکر حج کو گئے جب مکے مین پہونچے تب یہ حکم کیا کہ جسکے ساتھ قربانی ہو وہ احرام باندھے رہے حج کرکے
اوتارے اور جسکے پاس قربانی نہو وہ عمرہ کرکے احرام کھول ڈالے اور حج کے موسم مین دوسرا احرام باندھکے حج کرے لیکن حضرت کے ساتھ قربانی
تھی تو حضرت عمرہ کرکے احرام باندھے رہے بعد حج کے احرام اوتارا **ق** ابو ھریرۃ من کان منکم مادحا اخاہ لا محالۃ
فلیقل احسب فلانا واللہ حسیبہ ولا ازکی علی اللہ احدا احسب کذا وکذا ان کان یعلم ذلک
بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو کوئی اپنے بھائی مسلمان کی ضرور تعریف کیا چاہے تو یون کہے کہ مین فلانے کو گمان
کرتا ہون اور خدا ہی اوسکو خوب جانتا ہی مین خدا کے سامنے کسیکو بے عیب نہین کہسکتا مجکو یہ گمان ہی کہ فلانا شخص ایسا ہی اور ایسا اگر اوس
بات کو سچ مچ جانتا ہو تو کہے **ف** حضرت کے روبرو ایک شخص نے دوسرے شخص کی تعریف کی حضرت نے فرمایا کہ تو نے اپنے یار کی گردن
کاٹی یعنی وہ اپنی تعریف سنکر بھول جائیگا اور آپ کو بہتر سمجھے گا تو خدا اوس سے ناخوش ہوگا پھر حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور تعریف
کرنے کا طریقہ سکھایا یعنی اول تو تعریف کرنا کسی طرح بہتر نہین پھر اگر تعریف کرنا ضرور جانے یعنی اوسمین کچھ فائدہ دین کا سمجھے تو مین جو باتین
اوسمین سچی سچی ہون اونکو اس طرح سے کہے کہ میرے گمان مین فلانا شخص دیندار ہی سچا ہی سخی ہی خوب آدمی ہی دوستی مین پورا ہی آگے اللہ جانے
کہ وہ کیسا ہی اور دوسری حدیث مین یون آیا ہی کہ جب مرد فاسق کی کوئی تعریف کرتا ہی تو خدا غضب مین آتا ہی تو معلوم ہوا کہ کافر کی تعریف
کرنا زیادہ تر گناہ ہی اس زمانے مین اکثر لوگون کی عادت ہی بے فائدہ تعریفین کرنے کی خصوصا امیرون کے مصاحب خوشامد سے کیا کیا خرافات بکا کرتے
ہین جو کام امیر کرے یا کوئی بات زبان سے نکالے خواہ اچھی خواہ بری تعریف خوشامد کی کہتے ہین ای سبحان اللہ کیا کہنا ہی یہ ارسطو کو بھی نہ سوجھی تھی ان جھوٹی
تعریفون سے اپنی عاقبت تباہ کرتے ہین اور امیر کی خو بگاڑتے ہین **م** ابو ھریرۃ من کان منکم مصلیا بعد الجمعۃ
فلیصل بعدھا اربعا مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو تم لوگون سے بعد جمعے کے نماز پڑھا چاہے تو چار رکعتین سنت
پڑھے اور یہی مذہب ہی امام اعظم کا اور بعد جمعے کے چھ رکعتون کی بھی روایت آئی ہی **م** ابو ھریرۃ من کان یؤمن باللہ
والیوم الاخر فاذا شھد امرا فلیتکلم بخیر او لیسکت مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو ایمان
لایا ہو اللہ کا اور پچھلے دن کا یعنی قیامت کا تو جب کسی کام مین حاضر ہو یعنی کوئی مشورہ پوچھے یا قصہ فیصل کرا دے تو اوسکو چاہیے کہ نیک
بات بولے یا چپ رہے **م** فضالۃ بن عبید من کان یؤمن باللہ والیوم الاخر فلا یاخذن الا مثلا بمثل
مسلم مین فضالہ بن عبید رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو ایمان لایا ہو اللہ کا اور قیامت کا سو چاندی یا سونے کو نہ مول لے مگر برابر برابر
وزن مین یعنی اگر چاندی کے بدلے چاندی مول لے تو وزن مین دونون برابر چاہیین اور اسی طرح سونے مین دونون برابر ہون اگر وزن مین کوئی بھی
زیادہ ہوگا تو وہ سود ہی **ف** مصابیح مین فضالہ رض سے روایت ہی کہ مینے خیبر کی فتح مین سونے کی جڑاو ہنسلی بارہ اشرفی کو مول لی پھر
جب اوسکے جواہرات کو اوکھاڑا تو اوسکا سونا وزن مین بارہ اشرفی سے زیادہ نکلا مینے یہ حال حضرت سے کہا حضرت نے یہ حدیث فرمائی

اور ابی یوسف اور محمد کے نزدیک بٹائی پر زمین دینا درست ہی خ ابن عمر من كان حالفا فليحلف بالله او ليصمت
بخاری مین عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو قسم کھایا چاہے تو اسکی کھاوے یا چپ رہے ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سوا
خدا کے کسیکی قسم نہین درست قرآن کی نہ اپنے باپ دادا کی چنانچہ اور حدیث مین صاف منع کیا ہی ق انس من كان ذبح قبل الصلوٰة
فليعد بخاری اور مسلم مین انس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو قربانی ذبح کر چکا ہو نماز سے پہلے تو چاہیے کہ پھر کر ذبح کرے ف
اس حدیث سے معلوم ہوا کہ شہر مین نماز عید سے پہلے قربانی کرنا نہین درست اور چھوٹی بستیون مین جہان عید کی نماز نہوتی ہو وہان درست ہی اور
یہی مذہب ہی امام اعظم کا م سبرة بن معبد الجهني من كان عنده شيء من هذه النساء اللاتي تمتع فليخل
سبيلها مسلم مین سبرہ بن معبد رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسکے پاس کوئی عورت ہو اون عورتون سے کہ جسنے متعہ کیا ہو تو اسکو چھوڑ دے
یعنی متعہ کرنا اب حرام ہوا ف متعہ اسکو کہتے ہین کہ کسی عورت سے کہے کہ مین صحبت کے واسطے تجھسے متعہ کرتا ہون بدلے پانچ یا دس روپے کے
دو روز یا سال بھر کے لیے سو اہل سنت وجماعت کے چارون مذہب مین متعہ حرام ہی اور ہدایہ کے مصنف نے جو امام مالک کی طرف نسبت کیا ہی سو
اوسکو غلطی ہوئی ہی اس واسطے کہ امام مالک کی موطا مین اور اونکی فقہ کی کتابون مین متعہ کو صاف حرام لکھا ہی اور علمائے محدثین کی یہ تحقیق ہی کہ متعہ
دو بار حلال ہوا اور دو بار حرام ہوا پہلے چند روز مباح رہا تھا پھر جب خیبر فتح ہوا تو حرام ہو گیا چنانچہ حضرت علی رض سے موطا اور بخاری اور مسلم اور ترمذی
مین اسکی روایت ہی دوسری بار جنگ اوطاس مین تین دن متعہ مباح ہوا پھر فتح مکے مین قیامت تک کو حضرت نے حرام کیا چنانچہ صحیح مسلم مین
سلمہ بن اکوع سے اس حدیث کی روایت موجود ہی اور سب حضرت کے اصحاب کا متعہ کی حرمت پر اجماع اور اتفاق ہی صرف عبد اللہ بن عباس اول
اوسکو درست کہتے تھے آخر کو جب اونکو حدیثین پہونچین تو وے بھی حرمت کے قائل ہوئے چنانچہ ترمذی مین ثابت ہی اور جب حدیث اور فقہ کی کتابون
سے متعہ کی حرمت ثابت ہو چکی تو اب شیعہ کو اہل سنت کا الزام دینا محض بیجا ہی اونکی توجہ مین خلل ہی ق عبد الرحمن بن
ابي بكر من كان عنده طعام اثنين فليذهب بثالث ومن كان عنده طعام اربعة فليذهب بخامس
بسادس او كما قال بخاری اور مسلم مین عبد الرحمن بن ابی بکر صدیق رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسکے پاس دو آدمی کا کھانا ہو
وہ تیسرے آدمی کو کھلانے کے واسطے لیجاوے اور جسکے پاس چار آدمی کا کھانا ہو وہ پانچ چھ کو لیجاوے راوی کو شک ہی کہ پانچ چھ فرمایا کہ اسکے
بدلے کچھ اور ف جب حضرت کافرون کے خوف سے مکہ چھوڑ مدینے مین آئے تو حضرت کے ساتھ اور اصحاب بھی آئے مال اسباب وطن مین چھوٹ گیا
اصحاب صفہ کو زیادہ تر کھانے کی تکلیف ہونے لگی تب حضرت نے مدینے مین رہنے والون سے یہ فرمایا کہ جسکے پاس دو کا کھانا ہو وہ تیسرے آدمی کو ہمارے
پاس سے لیجاوے اور کھانا کھلاوے خ ابن عمر من كان في حاجة اخيه كان الله في حاجته بخاری مین عبد اللہ بن عمر رض سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو اپنے بھائی مسلمان کا کام کاج کیا کریگا تو خدا اوسکا کام بنایا کریگا ف یعنی آدمی ہر دم خدا کا محتاج
ہی تو جو چاہے کہ خدا میرا مطلب برا کرے اوسکو لازم ہی کہ اپنے مسلمان بھائی کا مقدور بھر کام بناوے اور اوسکے واسطے سعی سفارش کیا کرے
ق جابر من كان له شريك في ربعة او نخل فليس له ان يبيع حتى يؤذن شريكه فان رضي اخذ
وان كره ترك بخاری اور مسلم مین جابر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسکا کوئی شریک ہو خواہ گھر مین یا باغ مین تو اوسکو بدون اطلاع شریک
کے شراکت کی چیز کا بیچنا نہین درست پھر بعد اطلاع کے اگر شریک چاہے گا تو مول لیگا اور اگر نچاہیگا تو نلیگا خ ابو سعید من كان
معه فضل ظهر فليعد به على من لا ظهر له ومن كان له فضل من زاد فليعد به على من لا زاد له مسلم مین

یہ غرض ہی کہ آدمی کا ظاہر اور باطن پاک ہو اور جب وہ ایسا ہی قول فعل کرتا رہا تو کھانے پینے کے چھوڑ دینے سے وہ غرض حاصل ہوئی اگرچہ
فرض گردن سے ادا ہوا لیکن بے لطف خ ابو ذر من مات من امتی لا یشرک باللہ شیئا دخل الجنۃ وان زنی وان
سرق بخاری میں ابو ذر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا جو میری امت سے اس طرح پر مریگا کہ خدا کے ساتھ کسیکو ساجھی نہ جانتا ہو تو وہ بہشت میں
داخل ہوگا اگرچہ حرامکاری اور چوری کی ہو ف یعنی مسلمان اگرچہ گنہگار ہو لیکن ایمان کی برکت سے ہمیشہ دوزخ میں نہ رہیگا یا ابتدا کے
بہشت میں جاویگا یا بعد سزا کے خدا کے فضل سے بہشت پاویگا ف بہر صورت نجات ہی خاتمہ بخیر چاہیے ق عایشۃ من مات
وعلیہ صیام صام عنہ ولیہ بخاری اور مسلم میں حضرت عایشہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا جو شخص کہ مر جاوے اور اوسپر روزے ہوں قضا
نکر سکا ہو تو اوسکی طرف سے اوسکا وارث روزہ رکھے ف امام شافعی کا یہی مذہب ہے اور امام اعظم کے مذہب میں ہر روزے کے بدلے صدقہ فطر کے
برابر وارث میت کی طرف سے ادا کرے چنانچہ امام اعظم کی اور حدیث دلیل ہی ھ ابو ہریرۃ من مات ولم یغز ولم یحدث نفسہ
بغزو مات علی شعبۃ من نفاق مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو مر گیا اس طرح پر کہ نہ کبھی جہاد کیا اور
نہ کبھی راہ خدا میں لڑنے کی دل میں نیت کی تو وہ منافقوں کے طریقہ پر مرا ف یعنی جو سچا مسلمان ہوگا وہ دین محمدی کا غلبہ چاہیگا تو کافروں سے
اللہ کے واسطے لڑیگا اور اگر سامان نہو گا تو دل میں البتہ اسکا قصد رکھیگا اور جو دل میں بھی جہاد کا کبھی خیال نکریگا معلوم ہوا کہ منافقوں
کی طرح اوسکا ایمان زبانی ہی ایمان کامل نہیں ق ابن مسعود من مات وھو یدعو من دون اللہ ندا دخل النار
بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو مر گیا اسی حالت پر کہ وہ پکارتا تھا اللہ کے سوا کسی اور کو اوسکا شریک
جانکر تو وہ دوزخ میں گیا ف یعنی جو خدا کے سوا کسی اور کو بھی اس عالم کا مالک جانے اور اوسکو نفع یا ضرر کا مختار سمجھے وہ مشرک مقرر دوزخی ہی
م عثمان من مات وھو یعلم انہ لا الہ الا اللہ دخل الجنۃ مسلم میں حضرت عثمان سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو
مر گیا اس حالت پر کہ وہ جانتا تھا کہ بیشک بات ہی کہ خدا کے سوا کوئی نہیں جہان کا مالک لائق بندگی اور پوجنے کے وہ بہشت میں گیا ف
اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ اس زمانے میں جو اکثر عوام خلقت منہ سے لا الہ الا اللہ کہتے ہیں اور بتوں کو پوجتے ہیں اولیاؤں کی قبروں کو سجدہ کرتے
ہیں مصیبت میں انکو نفع ضرر کا مختار جانکر پکارتے ہیں وے مشرک ہیں یہ مسلمان نہیں اس واسطے کہ حضرت نے اس حدیث میں صاف فرما دیا کہ جو
دل سے سوا خدا کے کسیکو مالک پوجنے کے لائق نہ سمجھے وہ بہشتی مسلمان ہی اور یہ نہیں کہ زبان سے تو کلمہ کہیں اور مسلمانی کا دم ماریں پھر شرک بھی
کریں تو لازم ہی مسلمان کو کہ جیسا زبان سے کہے ویسا دل میں عقیدہ رکھے ویسا ہی کیا کرے تب محمدی مسلمان ہی ھ ابو ہریرۃ من منح منحۃ
غدت بصدقۃ وراحت بصدقۃ صبوحہا وغبوقہا م مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو دودھ والی
اونٹ یا گاے یا بکری کسیکو دودھ پینے کو عاریت دیگا تو ہر روز اوسکے صبح شام کے دودھ دوہنے سے صدقے کا ثواب دینے والے کو ملا کریگا ھ عمر من نام
عن حزبہ من اللیل او عن شیء منہ فقرأہ ما بین صلوۃ الفجر وصلوۃ الظہر کتب لہ کانما قرأہ من اللیل
مسلم میں عمر فاروق سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو اپنے رات کے وظیفے سے سو گیا یعنی سب وظیفہ نیند کے سبب سے قضا ہوا یا تھوڑا پھر اوسنے صبح سے ظہر تک
کسی وقت پڑھ لیا تو اوسکا ثواب ویسا لکھا جاویگا جیسا رات کا ف یعنی اوس وقت میں کرنے سے اوسکا ثواب گھٹیگا اور [illegible]
اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قضا پڑھنے کو یہی وقت بہتر ہی خ عایشۃ من نذر ان یطیع اللہ فلیطعہ ومن نذر ان
یعصی اللہ فلا یعصہ بخاری میں حضرت عایشہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسنے نذر مانی ہو خدا کی اطاعت کی وہ اوسکو

خ ابو هريرة من كان يؤمن بالله واليوم الآخر فليصل رحمه بخاری مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو ایمان لایا ہو اللہ کا اور قیامت ہونے کا وہ اپنی برادری کے ساتھ سلوک کرے ق ابو هريرة من كان يؤمن بالله واليوم الآخر فليكرم ضيفه ومن كان يؤمن بالله واليوم الآخر فليكرم جاره ومن كان يؤمن بالله واليوم الآخر فليقل خيرا او ليصمت بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو ایمان لایا ہو اللہ کا اور قیامت کے دن کا تو اوسکو چاہیے کہ اپنے مہمان کی آؤبھگت کرے یعنی خندہ پیشانی سے اوسکو ملے مکان مین اوتارے عمدہ کھانا ہو سکے تو کھلاوے اوسکا حال اچھی طرح سے پوچھے مہمان داری تین دن تک حق ہی آگے اگر کریگا تو ثواب پاویگا اور جو ایمان لایا ہو اللہ کا اور قیامت کا تو اپنے ہمسائے یعنی پڑوسی کی خاطرداری کیا کرے یعنی اوسکا کام کاج کر دے اوسکو ناحق آزردہ نکرے اگر وہ اسکی دیوار پر کڑیان یا چھپر رکھا چاہے تو منع نکرے غرض مقدور بھر اوسکو رنج نہ دے آرام پونہچاوے اور جو ایمان لایا ہو اللہ کا اور قیامت کا تو نیک بات بولا کرے یا چپکا رہے یعنی بے فائدہ باتون مین اپنی اوقات ضائع نکرے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ واہی تباہی قصے کہانیان جنمین نہ دین کا فائدہ ہو نہ دنیا کا اونکا کہنا اور سننا دونون منع ہین ق ابو هريرة من لا يرحم لا يرحم بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو کسی پر رحم نکریگا تو اوسپر خدا رحم نکریگا ف ایکبار حضرت نے امام حسن کو پیار سے چوما تو ایک آدمی نے حضرت سے کہا کہ میرے دس بیٹے ہین مین کسیکو اس طرح پیار نہین کرتا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور ایک حدیث مین یون فرمایا ہی کہ جو لڑکون پر رحم نکرے اور بڈھون کا ادب نکرے وہ ہمارے گروہ مین نہین ق عمر من لبس الحرير في الدنيا لم يلبسه في الآخرة بخاری اور مسلم مین عمر فاروق رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو دنیا مین ریشمی کپڑا پہنیگا وہ آخرت مین نپہنیگا ف ریشمی کپڑا جسکا تانا اور بانا دونون ریشم ہون جیسے اطلس اور کمخواب اور تافتہ سو عورتون کو درست ہی اور مردون پر حرام لیکن بقدر سنجاف کے درست ہی اور جسکا تانا ریشم کا ہو اور بانا سوت کا تو وہ مردون کو بھی حرام نہین جیسے مشروع اور عکس اسکا حرام ہی م بريدة بن الحصيب من لعب بالنردشير فكأنما غمس يده في لحم الخنزير ودمه مسلم مین بریدہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو نردشیر کھیلا سو ویسا ہی جسنے اپنا ہاتھ ڈبویا سور کے گوشت اور خون مین ف نردشیر ایک کھیل ہی چوسر کی طرح سو حرام ہی خواہ کچھ بدے یا نہ بدے اسی طرح سب کھیل منع ہین کہ اونمین ناحق مال ضائع ہوتا ہی یا اوقات م جابر من لقي الله لا يشرك به شيئا دخل الجنة ومن لقيه يشرك به دخل النار مسلم مین جابر رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو اللہ سے ملا یعنی مرتے دم تک خدا کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ جانتا تھا وہ بہشت مین جاویگا اور جو مرتے دم تک کسی چیز کو خدا کا شریک جانا کیا تو وہ دوزخ مین پڑیگا یعنی جو خدا ہی کو مالک جانیگا وہ بہشتی ہی اور جو خدا کے سوا کسی اور کو بھی نفع ضرر کا مالک سمجھا کیا وہ مشرک دوزخی ہی حضرت سے ایک شخص نے پوچھا کہ بہشت اور دوزخ مین جانے کا کیا سبب ہین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی م جابر من لم يجد نعلين فليلبس خفين ومن لم يجد ازارا فليلبس سراويل مسلم مین جابر رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسکو جوتے میسر نہون تو وہ دو موزے پہنے اور جسکو تہبند میسر نہو پائجامہ پہنے ف یہ حاجیون کو فرمایا کہ جو احرام باندھے تو موزہ اور پائجامہ نہ پہنے اور جسکو نہ میسر ہو تو لاچاری مین درست ہی لیکن موزے کو اوپر سے اتنا کاٹ ڈالے کہ پشت پا کھل جائے خ ابو هريرة من لم يدع قول الزور والعمل به فليس لله حاجة في ان يدع طعامه وشرابه بخاری مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو روزے مین بہتان کرنا اور جھوٹی واہی تباہی باتین نچھوڑے اور اوسکے کام بند نکرے تو اللہ کو اوسکے کھانے پینے چھوڑنے کی کچھ پروا نہین ف یعنی روزہ رکھنے سے

ڈالتا ہی **ف** مسلمان کو لازم ہی کہ مصیبت سے نہ گھبراے مصیبت کو خدا کا غضب نہ سمجھے اوسکو خدا کا کرم جانے کہ مصیبت مین گناہ گھٹتے ہین درجے بلند ہوتے ہین ہر دم خدا یاد آتا ہی آرام مین اکثر آدمی خدا کو بھول جاتا ہی اگر مصیبت اور بلا آدمی کے حق مین بہتر نہوتی تو خدا اپنے پیغمبرون پر اور نیک بندون پر نہ ڈالتا مصیبت مسلمان کے حق مین اکسیر ہی سونے چاندی کو جو کھرا کیا چاہتے ہین تو اوسکو آگ سے گلاتے ہین لیکن اوس مصیبت سے خدا کی پناہ جس سے آدمی کافر ہو جاے یا خدا کو بھولے اور اوسکا گلہ کرے **ق** ابو ھریرۃ من یرد اللہ بہ خیرا یفقھہ فی الدین بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسکے ساتھ خدا نیکی کیا چاہتا ہی تو اوسکو دین مین بوجھ دیتا ہی شریعت کا بھید اوسپر کھولتا ہی **ھ** ابو ھریرۃ من یسر علی معسر یسر اللہ علیہ فی الدنیا والآخرۃ ومن ستر مسلما سترہ اللہ فی الدنیا والآخرۃ واللہ فی عون العبد ما کان العبد فی عون اخیہ وروایۃ القضاعی ومن ستر علی اخیہ مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو محتاج قرضدار پر آسانی کریگا تو خدا اوسپر دین اور دنیا مین آسانی کریگا اور جو مسلمان کو کپڑے پہناویگا یا اوسکے عیب چھپاویگا خدا اوسکے عیب دین اور دنیا مین چھپاویگا اور خدا بندے کی مدد پر ہی جب تک بندہ اپنے بھائی مسلمان کی مدد پر ہی اور قضاعی کی روایت مین بجاے ستر مسلما کے ستر علی اخیہ آیا ہی لیکن دونون عبارت کا مطلب ایک ہی لفظ کا فرق ہی **ھ** جابر من یصعد الثنیۃ ثنیۃ المرار فانہ یحط عنہ ما حط عن بنی اسرائیل مسلم مین جابر رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو شخص ٹیلے پر چڑھ جاویگا جسکا نام ثنیۃ المرار ہی اوسکے گناہ گھٹ جاوینگے جیسے گناہ بنی اسرائیل کے گھٹ گئے **ف** حضرت ایکبار مدینے سے مکے کو چلے راہ مین ایک ٹیلا آگے آیا جسکا ثنیۃ المرار نام تھا وہان کافر مسلمانون کے مارنے کے واسطے چھپے بیٹھے تھے تب حضرت نے فرمایا کہ جو اس ٹیلے پر کافرون کے دھمکانے کے واسطے چڑھ جاویگا اوسکے گناہ معاف ہونگے پھر سب اصحاب اوسپر چڑھ گئے بنی اسرائیل حضرت یعقوب کی اولاد جو حضرت موسی کے ساتھ تھی اونکو حکم ہوا تھا کہ کافرون کے شہر کے دروازے مین داخل ہو تو تمھارے گناہ معاف ہون اوسی قصے کو حضرت نے یہان یاد فرمایا **ومن الاستفھامیۃ** یہان سے وے حدیثین شروع ہوئین جنکے سرے پر من استفہام ہی یعنی پوچھنے کی لفظ **ط** ابو ھریرۃ من اصبح منکم الیوم صائما قال ابو بکر انا قال فمن تبع منکم الیوم جنازۃ قال ابو بکر انا قال فمن اطعم منکم الیوم مسکینا قال ابو بکر انا قال فمن عاد منکم الیوم مریضا قال ابو بکر انا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما اجتمعن فی امرئ الا دخل الجنۃ مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے اصحاب سے فرمایا کہ تم لوگون مین کون آج روزہ دار ہی ابو بکر صدیق نے کہا کہ مین ہون یا رسول اللہ پھر حضرت نے فرمایا کہ کون آج جنازے کے ساتھ چلا ہی ابو بکر صدیق نے کہا کہ مین پھر حضرت نے فرمایا کہ کسنے آج محتاج کو کھلایا ہی ابو بکر صدیق نے کہا کہ مینے پھر حضرت نے فرمایا کہ کسنے آج بیمار کو پوچھا ہی ابو بکر صدیق نے کہا کہ مینے پھر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جسمین چارون کام ایک دن مین جمع ہوئے وہ بہشت مین گیا **ف** اس حدیث سے ابو بکر صدیق کا کمال اور بہشتی ہونا ثابت ہوا **ق** جابر من رجل یتقدمنا فیمدر الحوض فیشرب ویسقینا قالہ حین دنا من ماء من میاہ العرب بخاری اور مسلم مین جابر رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی مرد ایسا ہی جو ہمسے آگے بڑھ جاوے سو گرد اگرد ڈھیلے چن کر حوض بناوے پھر آپ پانی پیوے اور ہمکو پلاوے یہ حضرت نے فرمایا تھا جب عرب کے ایک پانی کے پاس پہنچے تھے **ف** حضرت ایکبار لڑائی کر کے پھرے تھے ایک منزل پر پانی کم تھا اور بہا جاتا تھا سو حضرت نے فرمایا کہ کوئی آگے جاوے اور مینڈھ باندھ کر حوض بناوے تو پانی اوسمین جمع ہو چنانچہ ایک آدمی نے ویسا ہی کیا پھر حضرت نے

اداکرے اور جسنے نذر مانی ہو خدا کے گناہ کی سو اوسکو نکرے ف یعنی نذر اگر موافق شرع کے ہو جیسے صدقہ نماز روزہ حج تو اوسکا
اداکرنا واجب ہی اور اگر خلاف شرع کے نذر اور منت مانی ہو جیسے ماں باپ سے نہ بولنا دعوت قبول نکرنا قبرون پر جھنڈے نشان چڑھانا وہان
چراغان کرنا پیر شہید کی چوٹی سر پر رکھنا محرم مین لڑکون کو فقیر بنانا تعزیے کے سامنے رات بھر ایک پانو سے کھڑے رہنا ڈھول بجاکر
رتجگا کرنا اسی طرح اور خرافات کرنا سراسر خلاف شرع ہین اول تو ان کامون کی منت نمانے اور اگر انکی منت مانی ہو تو ہرگز ہرگز ادا نکرے
م خولۃ بنت حکیم من نزل منزلا ثم قال اعوذ بکلمات اللہ التامات من شر ما خلق لم یضرہ شیء
حتی یرتحل من منزلہ ذلک مسلم مین خولہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو اوترے کسی منزل پر یہ دعا پڑھے اعوذ سے خلق تک
تو اوس منزل مین کوچ کے وقت تک کوئی چیز ضرر نہ پونہچا سکے گی اس دعا کے یہ معنی کہ مین پناہ مانگتا ہون پورے خدا کے کلام کی جسکی بری
تاثیر ہی ہر بدی سے جو اوسنے بنائی ف ایک منزل مین ایک شخص نے کہا کہ یا حضرت مجکو بچھونے کاٹا تب حضرت نے یہ فرمایا ق
ابو ہریرۃ من نسی وھو صائم فاکل او شرب فلیتم صومہ فانما اطعمہ اللہ وسقاہ بخاری اور مسلم
مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا جو روزہ دار بھولے سے کچھ کھا گیا یا پی گیا تو وہ اپنا روزہ پورا کرے یعنی روزہ نہین گیا
خدا نے اوسکو کھلایا پلایا ف یعنی خدا نے اوسکی دعوت کی روزہ بھی رہا اور پیٹ بھی بھرا سبحان اللہ کیا کریم ہی بھولے چوکے کو
نہین پکڑتا ق عائشۃ من نوقش الحساب عذب بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسکے
حساب مین جھگڑا پڑا اوسپر عذاب ہوا ف حضرت نے ایکبار فرمایا کہ خدا نے جس بندے سے حساب کیا وہ عذاب مین گرفتار ہوا تو حضرت
عائشہؓ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ خدا قرآن مین فرماتا ہی کہ جن نیک لوگون کے نامۂ اعمال داہنے ہاتھ مین ہونگے اون سے بھی آسان حساب ہوگا اور آپ
فرماتے ہین کہ جسکا حساب ہوا وہ عذاب مین پڑا تب حضرت نے فرمایا کہ نیکون کو اونکے نامۂ اعمال فقط دکھلا دیے جاوینگے اون سے کچھ پوچھا نجاویگا
مگر جسکے حساب مین جھگڑا پڑا یعنی فلانا کام کیون کیا تھا اور فلانا کام کیون نکیا تو وہ مقرر عذاب مین پڑا یعنی بندے کا بال بال گنہگار ہی کیا طاقت
ہی کہ جواب دہی کر سکیگا الہی بحق حضرت مصطفی ہمکو حساب مین نپکڑ محض اپنے کرم سے پار لگائیو آمین خ عمر من نیح علیہ یعذب
بما نیح علیہ بخاری مین عمر فاروقؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جس مردے پر نوحہ ہوا تو اوسپر عذاب ہوتا ہی نوحے کے سبب سے ف
کفار عرب کی عادت تھی کہ مرتے وقت وصیت کرتے تھے کہ ہمکو خوب رونا اور ہماری خوبیان بیان کرنا تو اس واسطے حضرت نے فرمایا کہ نوحے سے عذاب
ہوتا ہی یعنی جس نے نوحے کی میت وصیت کر جاوے اور دوسرا مطلب یہ کہ جسکے خاندان مین نوحہ کرنے کی عادت ہو اور وہ منع نکرے تو اوسکے
مرنے کے بعد جو اوسپر نوحہ ہوگا تو اوسپر اسکا عذاب ہوگا اس سبب سے کہ وہ منع کرنے پر قادر تھا کیون نہ منع کر گیا اور اگر بعد اوسکے منع کرنے کے
لوگ نمانینگے تو اوسکا کچھ قصور نہین اس واسطے کہ خدا عادل ہی ایک کا گناہ دوسرے کی گردن پر نہین ڈالتا ھ جریر من یحرم الرفق
یحرم الخیر مسلم مین جریرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو نرمی سے بے نصیب ہوا وہ سب خوبیون سے بے نصیب ہا ف یعنی مسلمان کو
لازم ہی کہ نرمی اختیار کرے اور اگر نرمی نہین تو کچھ بھی نہین جو ہر بات مین سختی کرے وہ آدمی نہین کتا ہی ھ ابو ہریرۃ من یدخل الجنۃ
ینعم لا یبأس ولا تبلی ثیابہ ولا یفنی شبابہ مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو بہشت مین جاویگا چین
کریگا نہ غم رہیگا کبھی اوسکے کپڑے گلینگے نہ جوانی اوسکی مٹے گی یعنی سدا جوان ہی رہیگا بڈھا کبھی نہوگا خ ابو ہریرۃ من یرد اللہ
بہ خیرا یصب منہ بخاری مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسکے ساتھ خدا خیر اور بہتری کیا چاہتا ہی تو اوسپر کچھ مصیبت

روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کون ہی کہ رومہ کے کوین کو مول لیوے پھر اوسکا ڈول اوس کوین مین ایسا ہووے جیسے اور مسلمانون کے ڈول
یعنی مول لیکر اوسکو خدا کی راہ مین وقف کردے اپنی ملکیت مین نرکھے ف حضرت جب مکے سے مدینے مین آئے تو وہان سواے ایک کوین کے میٹھا پانی
نتھا سو وہ کوان بگڑ گیا تھا حضرت نے فرمایا کہ جو اوس کوین کو صاف کراوے اوسکو بہشت ملیگی حضرت عثمان نے اپنا مال لگا کر اوسکو صاف
کروایا پھر جب طیار ہوا تو کافرون نے مسلمانون کو پانی بھرنے سے روکا تب حضرت نے اوسکے مول لینے کو فرمایا تو حضرت عثمان نے آٹھ ہزار اور
ایک روایت مین پچیس ہزار کو مول لیا اور خدا کی راہ مین اوسکو وقف کردیا ق اَنَسٌ مَنْ یَّنْظُرُ لَنَا مَا صَنَعَ اَبُوْ جَهْلٍ
قَالَ یَوْمَ بَدْرٍ فَانْطَلَقَ اِلَیْهِ ابْنُ مَسْعُوْدٍ بخاری اور مسلم مین انس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کون ہی جو دیکھ آوے
ابوجہل کو کہ اوسنے کیا کیا یعنی جیتا ہی یا مرگیا یہ فرمایا جس دن جنگ بدر ہوئی تھی پھر خبر لینے کو عبداللہ بن مسعود گئے ف بدر ایک کوین کا
نام تھا مدینے سے تین منزل دوسرے سال ہجری کے اول اول اسلام کی لڑائی وہان ہوئی مشرکین کے ساتھ ہزار تھے اور حضرت کے ساتھ تین سو تیرہ
آدمی تھے جب کافرون کی شکست ہوئی تب حضرت نے فرمایا کوئی ابوجہل کی خبر لاوے تو عبداللہ بن مسعود اوس واسطے گئے دیکھا کہ زخمی پڑا ہی
مرنے کے قریب ہی پھر عبداللہ نے اوسکی داڑھی پکڑ کے ہلائی اور اوسنے پوچھا کہ کسکی فتح ہوئی انھون نے جواب دیا
کہ اللہ اور رسول کی پھر اوسکا سر کاٹ کے حضرت کے سامنے لا ڈالا حضرت شکر الٰہی بجا لائے اور فرمایا کہ یہ اس امت کا فرعون تھا

اَلْبَابُ الثَّانِیْ فِیْ اِنَّ

دوسرے باب مین وہ حدیثین ہین جنکے سر پر اِنَّ آیا ہی خ ابْنُ عَبَّاسٍ اِنَّ اَبَاکُمَا کَانَ یُعَوِّذُ بِهِمَا اِسْمٰعِیْلَ وَاِسْحٰقَ
اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ مِنْ کُلِّ شَیْطَانٍ وَّهَامَّةٍ وَّمِنْ کُلِّ عَیْنٍ لَامَّةٍ کَانَ یَقُوْلُ لِلْحَسَنِ
وَالْحُسَیْنِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا حِیْنَ کَانَ یُعَوِّذُهُمَا بخاری مین عبداللہ بن عباس سے روایت ہی کہ حضرت جب امام حسن
اور امام حسین رضی اللہ عنہما کے واسطے پناہ مانگتے تھے تو فرماتے تھے کہ تمھارے باپ یعنی حضرت ابراہیم اسی طرح حضرت اسمعیل و حضرت
اسحق کے واسطے پناہ مانگا کرتے تھے کہ پناہ مانگتا ہون مین پورے اللہ کے کلام سے جسکی پوری تاثیر ہی ہر ایک شیطان سے اور ہر ایک
کاٹنے والے کیڑے سے اور ہر ایک بری نظر سے م ابْنُ عُمَرَ اِنَّ اَبَرَّ الْبِرِّ اَنْ یَّصِلَ الرَّجُلُ اَهْلَ وُدِّ اَبِیْهِ بَعْدَ اَنْ یُّوَلِّیَ الْاَبُ
مسلم مین عبداللہ بن عمر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر بہتر نیکوکاری اور نہایت سعادتمندی یہ ہی کہ آدمی اپنے باپ کے آشنا
دوستون کے ساتھ سلوک کرے باپ کے مرجانے کے بعد یا اوسکی غیبت مین م اَنَسٌ اِنَّ اِبْرَاهِیْمَ ابْنِیْ وَاِنَّهُ مَاتَ فِی الثَّدْیِ
وَاِنَّ لَهُ لَظِئْرَیْنِ تُکَمِّلَانِ رَضَاعَهُ فِی الْجَنَّةِ مسلم مین انس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک ابراہیم میرا بیٹا ہی
شیرخوارگی مین مرگیا اور اوسکے واسطے دو دائیان ہین بہشت مین دودھ پلانے کی مدت کو پورا کرتی ہین ف حضرت ابراہیم
آٹھوین سال ہجری کے حضرت کی حرم سے جنکا ماریہ قبطیہ نام تھا پیدا ہوئے اور اٹھارہ مہینے کے ہوکر مرگئے شاید کوئی شبہ کرتا کہ پیغمبر کا بیٹا
مرگیا تو اس واسطے حضرت نے فرمایا کہ وہ مقرر میرا بیٹا ہی اور خدا کے نزدیک اوسکا ایسا مرتبہ ہی کہ بہشت مین اوسکو دائیان دودھ پلاتی ہین
خ اَبُوْ هُرَیْرَةَ اِنَّ اِبْرَاهِیْمَ یَرٰی اَبَاهُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ عَلَیْهِ الْغَبَرَةُ وَالْقَتَرَةُ ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ قیامت مین حضرت ابراہیم خلیل اللہ اپنے باپ کو دیکھینگے کہ اوسپر خاک دھول پڑی ہی سیاہی اوسکو لپٹی ہی ف بخاری مین
اسکا پورا قصہ یون ہی کہ جب قیامت مین حضرت ابراہیم اپنے باپ کو جسکا آزر نام مشہور ہی عذاب مین گرفتار دیکھینگے تو کہینگے

اوسمین وضو کیا اوسکی برکت سے پانی بہت ہو گیا سارے لشکر کا کام نکلا م سلمۃ بن الاکوع من قتل الرجل یعنی عیناً
من المشرکین قالوا ابن الاکوع قال لہ سلبہ اجمع مسلم مین سلمہ بن اکوع رض سے روایت ہی کہ حضرت نے پوچھا کہ کسنے
اس آدمی کو مار ڈالا یعنی کافرونکے جاسوس کو لوگون نے کہا سلمہ نے مارا ہی حضرت نے فرمایا کہ اسکا تمام اسباب سلمہ کا ہی ف
سلمہ سے روایت ہی کہ ہوازن ایک کافرون کی قوم تھی حضرت سے دغا کی تھی اور لڑتے تھے ایک روز اونکا جاسوس خبر لینے کو حضرت کے
لشکر مین آیا لوگون کے ساتھ کھانا کھا کر سب حال دریافت کر کے اپنے اونٹ پر سوار ہو کے بھاگا مینے اوسکو دوڑ کر پکڑا اور تلوار سے اوسکو
مار کر اونٹ کو مع اسباب لے آیا تب حضرت نے اوسکا اسباب سب مجکو دیا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر کافر مسلمانون کے ملک مین بلے امان
آجاوے تو اوسکا قتل کرنا درست ہی ف جابر من لکعب بن الاشرف فانہ قد اذی اللہ و رسولہ بخاری اور
مسلم مین جابر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کون ایسا ہی کہ جو کعب بن اشرف کو مار ڈالے بیشک اوسنے بہت رنج دیا ہی اللہ اور اوسکے رسول کو
ف کعب بن اشرف یہودیون کا سردار تھا اور شاعر تھا حضرت کی اور حضرت کے اصحاب کی ہجو کرتا تھا کافرون کو حضرت کے ساتھ
لڑنے کے واسطے جوش دلاتا تھا اس واسطے حضرت نے اوسکے قتل کا حکم دیا تھا تو محمد بن مسلمہ اور چند اصحاب اوسکے قلعے مین جو مدینے کے پاس
تھا گئے اور اوسکو دم دیکر باہر لائے پھر محمد بن مسلمہ نے اوسکا سر کاٹ کر حضرت کے پاس لائے آنحضرت بہت خوش ہوئے اس حدیث سے معلوم ہوا
کہ جو اللہ اور رسول کو برا کہے اوسکا قتل کرنا واجب ہی م انس من یاخذ منی ھذا فمن یاخذ بحقہ یعنی سیفاً
فاخذہ ابو دجانۃ قالہ یوم احد مسلم مین انس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کون مجھسے یہ تلوار لیگا سو اوسکو
وہ لیوے جو اسکا حق ادا کرے یعنی خوب لڑے پھر اوس تلوار کو ابو دجانہ نے لیا یہ حضرت نے جنگ احد مین فرمایا تھا ف جب احد مین
لڑائی سخت پڑی تو حضرت نے ایک تلوار ہاتھہ مین لی اور فرمایا کہ یہ تلوار کون لیگا سب لوگون نے ہاتھہ پھیلائے پھر حضرت نے فرمایا کہ اسکو
وہ لیوے جو خوب گھس کر لڑے تب ابو دجانہ نے حضرت سے لیکر دونون صفون کے اندر پیتر سے بدلے اور اکڑنے لگا حضرت نے فرمایا کہ اس
چال کو خدا سوا جہاد کے اور کہین دوست نہین رکھتا پھر ابو دجانہ نے خوب تلوار کی یہان تک کہ لڑائی آخر ہوئی م انس من یردھم
عنا ولہ الجنۃ قالہ سبع مرات یوم احد مسلم مین انس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ وہ کون ہی جو
کافرون کو ہمارے اوپر سے ہٹاوے یہ حضرت نے سات بار فرمایا جنگ احد مین ف احد ایک پہاڑ ہی مدینے سے تین کوس وہان
حضرت سے لڑائی ہوئی مشرکین مکہ تین ہزار تھے حضرت کا لشکر ایک ہزار تھا حضرت نے پچاس تیر اندازون کا عبد اللہ بن جبیر کو
سردار کیا اور پہاڑ کی گھاٹی پر اونکو مقرر کیا اور فرمایا کہ کچھہ ہو تم یہان سے نہ ہٹیو پھر لڑائی ہونے لگی تو حضرت کی فتح ہوئی لوگ کافرون
کا اسباب لوٹنے لگے تیر اندازون نے بھی ارادہ لوٹنے کا کیا عبد اللہ بن جبیر نے منع کیا کہ ہمکو یہان سے ہلنے کا حکم نہین لوگون نے نمانا لوٹ مین پڑے
ناکا خالی ہو گیا خالد بن ولید اوس وقت تک مسلمان نہوئے تھے اوسی ناکے سے لشکر اسلام پر گھس پڑے لڑائی بگڑ گئی حضرت پر کافرون کا
ہجوم ہوا پیشانی اور رخسار مبارک زخمی ہوا اگلے دانتون پر پتھر لگا گر گئے اوس وقت حضرت نے فرمایا کہ جو ہمارے اوپر سے کافرون کو ہٹاوے
وہ بہشت پاوے ایک صحابی نکلے اور کافرون سے لڑکر شہید ہوئے پھر کافرون کا ہجوم ہوا پھر حضرت نے فرمایا کہ جو انکو ہٹاوے وہ بہشت پاوے
دوسرے صحابی نکلے اور لڑکر شہید ہوئے اسی طرح سات بار حضرت نے فرمایا تو سات صحابی شہید ہوئے اور لڑائی آخر ہو گئی بہت سے قسمت اونکی جو
حضرت پر فدا ہوئے خ عثمان من یشتری بئر رومۃ فیکون دلوہ فیھا کدلاء المسلمین بخاری مین حضرت عثمان رض سے

کلام بندیکا خدا کے نزدیک سبحان اللہ وبحمدہ ہی یعنی پاکی ہی خدا کو خوبیوں کے ساتھ **ف** کمال ہر چیز کا دو بات پر موقوف ہی ایک تو
سب عیبوں سے پاک ہونا دوسرے سب خوبیوں کے ساتھ ہونا تو جب آدمی نے سبحان اللہ کہا تو اوسکو سب عیبوں سے پاک جانا یعنی کبھی اوسکو موت اور زوال
نہیں کھاتا نہیں پیتا نہیں سوتا نہیں تھکتا نہیں کسی سے ڈرتا نہیں کسیکا محتاج نہیں کوئی اوسکا مددگار نہیں اور جب الحمد للہ کہا تو اوسکو سب خوبیوں سے سراہا
یعنی وہ ہمیشہ زندہ ہی سب چیز جانتا ہی ہر چیز کر سکتا ہی جہان کا بنانے والا ہی جو چاہا سو کیا جو چاہے سو کرے تو جسنے سبحان اللہ وبحمدہ کہا تو وہ
خدا کو سمجھا اس واسطے خدا کے نزدیک یہ کلام بہت پیارا ہی اور اوسکے واسطے پڑھنے کا بڑا ثواب ہی چنانچہ پہلے باب میں گذرا کہ جو اسکو سو بار صبح شام
پڑھیگا قیامت میں اوس سے کوئی افضل نہوگا **ق** ابو ہریرۃ انّ احدکم اذا قام یصلّی جاء الشیطان فلبس
علیہ حتّی لا یدری کم صلّی فان وجد احدکم ذلک فلیسجد سجدتین وھو جالس بخاری و مسلم میں ابو ہریرہ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک جب تم میں سے کوئی نماز پڑھنے کو کھڑا ہوتا ہی تو شیطان اوسکے پاس آتا ہی پھر اوسپر دھوکا ڈالدیتا ہی یہان تک کہ
اوسکو نہیں یاد رہتا کہ کے رکعتیں پڑھیں تو جسکو ایسا دھوکا پڑے وہ بیٹھے بیٹھے سہو کے دو سجدے کرے **ق** ابن مسعود انّ احدکم
یُجمع خلقه في بطن امّه اربعين يوما ثمّ يكون علقة مثل ذلك ثمّ يكون مضغة مثل ذلك
ثمّ يرسل الله اليه الملك فينفخ فيه الرّوح ويؤمر باربع كلمات يكتب رزقه واجله وعمله وشقي
او سعيد فوالّذي لا اله غيره انّ احدكم ليعمل بعمل اهل الجنّة حتّى ما يكون بينه وبينها الّا
ذراع فيسبق عليه الكتاب فيعمل بعمل اهل النّار فيدخلها وانّ احدكم ليعمل بعمل اهل النّار
حتّى ما يكون بينه وبينها الّا ذراع فيسبق عليه الكتاب فيعمل بعمل اهل الجنّة فيدخلها
بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر ہر ایک آدمی کا نطفہ اوسکی ماں کے پیٹ میں چالیس دن جمع
رہتا ہی پھر چالیس دن لہو کی پھٹکی ہو جاتا ہی پھر چالیس دن گوشت کی بوٹی بن جاتا ہی پھر خدا اوسکی طرف فرشتے کو بھیجتا ہی وہ اوسمین
روح پھونکتا ہی اور چار باتونکا اوسکو حکم ہوتا ہی کہ اوسکی روزی لکھتا ہی یعنی محتاج ہوگا یا مالدار اور اوسکی عمر لکھتا ہی کہ کتنا جئیگا اور
اوسکے عمل لکھتا ہی کہ کیا کیا کریگا اور یہ لکھتا ہی کہ نیک بخت بہشتی ہوگا یا بدبخت دوزخی ہوگا سو میں قسم کھاتا ہوں اوسکی جسکے سوا
کوئی معبود نہیں کہ بیشک تم لوگوں میں سے کوئی بہشتیوں کے کام کیا کرتا ہی یہان تک کہ اوسمین اور بہشت میں ہاتھ بھر کا فرق رہجاتا ہی
یعنی بہت قریب ہو جاتا ہی پھر تقدیر کا لکھا اوسپر غالب ہو جاتا ہی سو وہ دوزخیوں کے کام کرنے لگتا ہی پھر دوزخ میں جاتا ہی اور مقرر کوئی
آدمی عمر بھر دوزخیوں کے کام کیا کرتا ہی یہان تک کہ دوزخ میں اور اوسمین سوائے ایک ہاتھ بھر کے کچھ فرق نہیں رہتا ہی پھر تقدیر کا لکھا
اوسپر غالب ہوتا ہی سو بہشتیوں کے کام کرنے لگتا ہی پھر بہشت میں جاتا ہی **ف** اس حدیث میں انسان کی ابتدا انتہا اور تقدیر کا
بیان ہی عوام لوگ اسکا مطلب خصوصاً تقدیر کا بھید نہیں سمجھ سکتے اسکے بوجھنے کو بہت علم اور صاف ذہن چاہیے لیکن اتنا دریافت
کیا چاہیے کہ جب خاتمے پر مدار ٹھہرا تو کوئی اپنی عبادت اور بندگی پر گھمنڈ نکرے اس واسطے کہ خاتمے کا حال کیا معلوم ہی کہ کیسا ہوگا
اور کسی گنہگار کو یقینی دوزخی نجانا چاہیے شاید کہ مرتے وقت اوسکا خاتمہ بخیر ہو بعضے نادان کہتے ہیں کہ جب خاتمے پر بات ہی تو جوانی
میں عیش کرلیا چاہیے ضعیفی میں توبہ کرلینگے سو یہ شیطان نے اونکو دھوکا دیا ہی اس واسطے کہ ضعیفی تک جینے کا کہاں یقین ہی شاید
جوانی میں موت آجاوے بلکہ ہر دم موت سر پر کھڑی ہی عاقل آدمی اگر غور کرے تو اوسکو کسی وقت خدا سے غافل ہونا لازم نہیں اس واسطے

کیون نہین نے کہا تھا کہ بت پرستی نکر میرا کہنا مان تونے نہ مانا آزر کہیگا جو ہوا سو ہوا اب مین تمہارا کہنا مانونگا تب حضرت ابراہیم جناب الٰہی مین عرض کرینگے کہ ای میرے رب تونے مجھسے وعدہ کیا ہی کہ مین تجکو قیامت مین فضیحت نکرونگا اور اس سے زیادہ کون سوائی ہی کہ میرے باپ کا یہ حال ہی خدا فرمائیگا کہ مین بہشت کو کافرون پر حرام کرچکا یعنی یہ ممکن نہین کہ وہ دوزخ سے نکلے اور بہشت مین جاوے پھر حضرت ابراہیم کو حکم ہوگا کہ اپنے پانون کے تلے دیکھو تو دیکھینگے کہ آزر خاک الودہ جانور ہو گیا پھر فرشتے اوسکے پانون کو پکڑ گھسیٹ کر دوزخ مین ڈالدینگے یعنی تبدیل صورت جلد دور ہوئی کہ کوئی اوسکو نہ پہچانیگا اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ بغیر ایمان کے ناتا رشتہ کچھ کام نہ آویگا سبحان اللہ جسکا ابراہیم خلیل ایسا بیٹا ہو وہ دوزخ مین پڑے **ق** عَائِشَةُ اِنَّ اَبْغَضَ الرِّجَالِ اِلَى اللّٰهِ الْاَلَدُّ الْخَصِمُ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا کے نزدیک سب لوگون مین سے زیادہ تر دشمن لڑاکا جھگڑالو ہی **م** جَابِرٌ اِنَّ اِبْلِيْسَ يَضَعُ عَرْشَهُ عَلَى الْمَاءِ ثُمَّ يَبْعَثُ سَرَايَاهُ فَاَدْنَاهُمْ مِنْهُ مَنْزِلَةً اَعْظَمُهُمْ فِتْنَةً يَجِيْءُ اَحَدُهُمْ فَيَقُوْلُ فَعَلْتُ كَذَا وَكَذَا فَيَقُوْلُ مَا صَنَعْتَ شَيْئًا ثُمَّ يَجِيْءُ اَحَدُهُمْ فَيَقُوْلُ مَا تَرَكْتُهُ حَتّٰى فَرَّقْتُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ امْرَاَتِهٖ فَيُدْنِيْهِ مِنْهُ فَيَقُوْلُ نِعْمَ اَنْتَ مسلم مین جابر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر شیطان اپنا تخت پانی پر رکھتا ہی پھر اپنے لشکرون کو عالم مین فساد کرنے کو بھیجتا ہی سو اوس سے مرتبے مین زیادہ تر قریب وہ ہوتا ہی جو بڑا فساد ڈالے کوئی شیطان اونمین سے آکر کہتا ہی کہ مینے فلانا فلانا کام کیا یعنی فلانے سے چوری کروائی فلانے کو شراب پلوائی تو شیطان کہتا ہی کہ تونے کچھ بھی نہین کیا پھر کوئی آکے کہتا ہی کہ مینے فلانے کو نچھوڑا یہان تک کہ جدائی کرادی اوسمین اور اوسکی جورو مین تو اوسکو اپنے پاس کرلیتا ہی اور کہتا ہی کہ ہان تونے بڑا کام کیا ہی تو میرا بہت پیارا ہی **ف** جورو خاوند کی جدائی مین بڑے بڑے فساد ہین ایک تو اولاد ہونا موقوف ہوا دوسرے اگر اولاد ہوئی تو حرام سے ہوئی تو نے برکتی پھیلی اس واسطے شیطان کو یہ کام بہت پسند ہی مسلمانون کو اسمین احتیاط لازم ہی ایسا نہو کہ غصے مین طلاق یا اوسکے مانند کوئی اور بات موہنہ سے نکل جاوے اور اوسکی اولاد حرام سے پیدا ہو **ق** اَبُوْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيُّ اِنَّ اَبْوَابَ الْجَنَّةِ تَحْتَ ظِلَالِ السُّيُوْفِ بخاری اور مسلم مین ابو موسی اشعری سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر بہشت کے دروازے تلوارون کی چھانون تلے ہین **ف** یہ راہ خدا مین لڑنے والون کو اور شہیدون کو بشارت ہی کہ غلبۂ دین کے واسطے راہ خدا مین اپنی جان قربان کرتے ہین کیون نہ بہشت پاوین **م** اَنَسٌ اِنَّ اَبِيْ وَاَبَاكَ فِي النَّارِ قَالَهُ لِرَجُلٍ سَاَلَهُ اَيْنَ اَبِيْ مسلم مین انس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ میرا اور تیرا باپ دوزخ مین ہی ایک آدمی نے پوچھا کہ میرا باپ کہان ہی تب حضرت نے یہ فرمایا **ف** اوس آدمی سے پہلے فرمایا تھا کہ تیرا باپ دوزخ مین ہی جب وہ غمگین ہوکر چلا تو حضرت نے اوسکو بلایا پھر یہ فرمایا کہ میرا باپ اور تیرا دونون دوزخ مین ہین تاکہ اوسکے دل کو تسلی ہو یعنی تاکہ وہ یون سمجھے جب پیغمبر کے باپ کا یہ حال ہوا تو مین کیا چیز ہون سبحان اللہ کیا اخلاق تھے حضرت مین اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کافرون کو مغفرت نہین بعضے احادیث مین آیا ہی کہ حضرت کی خاطر سے حضرت کے والدین کو حق تعالی نے قبر مین زندہ کیا سو وے ایمان لائے لیکن محدثین کے نزدیک وے احادیث معتمد نہین واللہ اعلم **م** اِبْنُ عُمَرَ اِنَّ اَحَبَّ اَسْمَائِكُمْ اِلَى اللّٰهِ عَبْدُ اللّٰهِ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ مسلم مین عبد اللہ بن عمر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تمہارے نامون مین بہت پیارا نام اللہ کے نزدیک عبد اللہ اور عبد الرحمن ہی **ف** یہ نام مقبول اس واسطے ہوئے کہ انمین اپنی بندگی اور خدا کی خدائی کا اقرار ہی اور عبد النبی بندہ علی سالار بخش نام رکھنا ہرگز درست نہین خدا کی بندگی چھوڑ کے بندون کا بندہ ہونا انکار ہی ارکولائق نہین **م** اَبُوْ ذَرٍّ اِنَّ اَحَبَّ الْكَلَامِ اِلَى اللّٰهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ مسلم مین ابو ذر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر بہت پیارا

مسلم مین ابو سعید رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا عذاب کی راہ سے کمتر سب دوزخیون سے وہ شخص ہوگا کہ دو آگ کی جوتیان پہنے ہوگا جس سے
بھیجا اوسکا ہانڈی کی طرح جوتیون کی گرمی کے سبب **ف** الٰہی تیری پناہ دوزخ کا کمتر اور ہلکا عذاب یہی سخت عذاب ہے
اسی پر قیاس کیا چاہیے **ه** ابو ہریرۃ ان ادنی مقعد احدکم من الجنۃ ان یقول لہ تمن فیتمنی ویتمنی
فیقول لہ ہل تمنیت فیقول نعم فیقول لہ فان لک ما تمنیت ومثلہ معہ مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر تم لوگون مین کم سے کم بہشتی کا یہ مرتبہ ہوگا کہ اوس سے خدا کہیگا کہ مانگ جو تیری آرزو ہو سو بندہ مانگے گا پھر دوسری بار
مانگے گا پھر خدا فرمائیگا کہ کیا مانگ چکا بندہ کہیگا کہ ہان مانگ چکا جتنا مجکو مانگنا تھا پھر خدا اوس سے فرمائیگا کہ لے ہمنے تجکو دیا جتنا تو نے مانگا
بلکہ اوسکے ساتھ اوتنا اور بھی **ف** ادنی بہشتی کا یہ رتبہ ہے کہ جتنا مانگیگا اوسکا دونا پاویگا تو بڑے بڑے مرتبے والون کو خدا ہی جانے
کہ کیا کیا کچھ ملیگا **ه** ابن مسعود ان ارواح المؤمنین طیر خضر تعلق فی شجر الجنۃ ہکذا ذکرہ الاقلیشی
واختصرہ والروایۃ ان ارواحہم فی جوف طیر خضر لہا قنادیل معلقۃ بالعرش تسرح من الجنۃ
حیث شاءت ثم تاوی الی تلک القنادیل فاطلع الیہم ربہم اطلاعۃ فقال ہل تشتہون شیئا
قالوا ای شیء نشتہی ونحن نسرح من الجنۃ حیث شئنا ففعل ذلک بہم ثلث مرات فلما راوا انہم
لن یترکوا من ان یسئلوا قالوا یا رب نرید ان ترد ارواحنا فی اجسادنا حتی نقتل فی سبیلک
مرۃ اخری فلما رای ان لیس لہم حاجۃ ترکوا مسلم مین عبد اللہ بن مسعود رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ شہیدونکی
روحین سبز چڑیان ہین بہشت کے درختون کے میوے کھاتی ہین اقلیشی نے اتنی ہی روایت کی ہی کم کر کے اور پوری روایت یہ ہی کہ مقرر شہیدونکی
روحین سبز چڑیون کے پیٹ مین ہین اونکے واسطے عرش کے نیچے قندیلین لٹکی ہین کھاتی پھرتی ہین بہشت مین جہان اونکا جی چاہتا ہی اور
رات کو اوٹھین قندیلون مین آکر ٹھہرتی ہین سو اونکے رب نے اونکو دیکھا اور فرمایا کہ بھلا کوئی چیز کو تمھارا جی بھی چاہتا ہی شہیدون نے کہا کس
چیز کو ہمارا جی چاہے ہم تو اس چین مین ہین کہ بہشت مین کھاتے پھرتے ہین جہان چاہتے ہین پھر خدا نے تین بار اسی طرح سے پوچھا جب شہیدون نے دیکھا
کہ بدون کچھ مانگے نہین چھوٹتی تو کہا ای رب ہم چاہتے ہین کہ ہماری روحین ہمارے بدنون مین پھر ڈالی جاوین تو ایکبار اور بھی تیری راہ مین
مارے جاوین اور ٹکڑے ٹکڑے ہوین پھر جب خدا نے دیکھا کہ اونکو اب کسی چیز کی ہوس اور آرزو باقی نہین ہی تو پھر اونسے پوچھنا چھوڑا
ف عبد اللہ بن مسعود رضی سے روایت ہی کہ مینے حضرت سے پوچھا کہ یا حضرت قران مین حق تعالی فرماتا ہی کہ شہیدونکو مردہ مت سمجھو وے زندے ہین
روزی پاتے ہین خوشیان کرتے ہین خدا کے فضل سے سو اس آیت کا کیا مطلب ہی اور شہیدونکا مفصل حال کیونکر ہی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی
اس حدیث سے کئی باتین معلوم ہوئین ایک تو یہ کہ روح کو فنا نہین بدن کے مرنے سے روح نہین مرتی دوسری یہ کہ شہید مرتے ہی بہشت مین داخل
ہوتے ہین اور زندونکی طرح کھاتے پیتے اور اورونکو یہ رتبہ حاصل نہین کہ وے قیامت مین بعد حساب کتاب کے بہشت مین جاوینگے تیسرے یہ کہ بہشت
بالفعل موجود ہی اور یہی مذہب اہل سنت کا ہی چوتھے یہ کہ بعد پیغمبرون کے شہیدونکے نہایت بڑے رتبے ہین **ه** ثوبان ان اسمی محمد
الذی سمانی بہ اہلی مسلم مین ثوبان رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ میرا نام محمد ہی جو میرے لوگون نے میرا نام رکھا ہی **ف**
ثوبان سے روایت ہی کہ مین حضرت کے پاس کھڑا تھا ایک یہودیون کا عالم آیا اوسنے کہا السلام علیک یا محمد مینے اوسکو دھکیل دیا کہ
تو اونکا نام کیون لیتا ہی یا رسول اللہ کیون نہین کہتا ہی تب حضرت نے یہ فرمایا کہ میرے لوگون نے میرا یہی نام رکھا ہی یعنی کیا ہوا جو اوسنے میرا نام لیا

ع شا یدہمین نفس و الیس یعود پناہ آلہی اپنے کرم سے ہمکو نفس اور شیطان کے جال سے نکال اور ہمارا خاتمہ بخیر کر آمین خ
ابن عباس اِنَّ اَحَقَّ مَا اَخَذْتُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا كِتَابُ اللّٰهِ بخاری مین عبد اللہ بن عباس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
جن کامون پر تم مزدوری لیتے ہو تو قرآن کی مزدوری لینا اون سے زیادہ تر لائق ہی ف حضرت کے اصحاب ایک گانون مین گئے
کسینے انکی ضیافت نکی اونکے زمیدار کو سانپ نے کاٹا جھاڑ پھونک بہتیری کی آرام نہوا تو وے لوگ اصحاب کے پاس آئے کہ تم مین کسیکو منتر
آتا ہو تو اسکو جھاڑے ابو سعید خدری صحابی نے کہا کہ ہان ہمکو منتر آتا ہی بغیر کچھ لیے ہم نہ پڑھینگے تمنے ہماری ضیافت نکی تیس بکریونکا
وعدہ ٹھہرا ابو سعید نے الحمد اوسپر پڑھی وہ فورا اچھا ہو گیا تیس بکریان لے آئے بعضے اصحاب نے اونکے کھانے مین تامل کیا اور قرآن پر محنت لینا
درست نجانا حضرت کے روبرو یہ قصہ کہا حضرت نے فرمایا کہ تمنے اچھا کیا قرآن پر مزدوری لینا زیادہ تر درست ہی ان بکریون مین ہمارا بھی
حصہ لگاؤ پھر حضرت نے فرمایا کہ تمکو بھلا معلوم ہو گیا کہ الحمد سانپ کا منتر ہی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قرآن پڑھانے کی بھی محنت لینا درست ہی اور
یہی مذہب ہی امام مالک اور شافعی کا اور پچھلے حنفی مذہبونکا ع عمران بن حصین جابر قال اِنَّ اَخَاكُمْ قَدْ مَاتَ فَقُومُوا
فَصَلُّوا عَلَيْهِ مسلم مین عمران بن حصین اور جابر سے روایت ہی کہ حضرت نے اصحاب سے فرمایا کہ آج تمہارا بھائی مر گیا اٹھو اوسکے جنازے کی
نماز پڑھو ف ملک حبش کا بادشاہ نجاشی نصرانی مذہب اور انجیل کا عالم تھا مسلمانون سے حضرت کا حال دریافت کرکے قرآن
سنکر حضرت کا بن دیکھے ایمان لایا مسلمانون کے ساتھ بہت سلوک کیا کرتا تھا جس دن وہ حبش مین مر گیا اوسی دن حضرت نے مدینے مین خبر دی
اور یہ حدیث فرمائی پھر عیدگاہ مین صف باندھکر اوسکی نماز پڑھی یہ معجزہ ہی حضرت کا کہ دور کی خبر دی اور مطابق پڑی اس حدیث سے معلوم
ہوا کہ غائب پر نماز پڑھنا درست ہی اور یہی مذہب ہی امام شافعی کا حنفی مذہب کہتے ہین کہ یہ بات حضرت کو خاص تھی شاید زمین طی ہو گئی
ہوا ور دور نزدیک ہو گیا ہوا اور رون کو غائب پر نماز پڑھنا درست نہین م ابو ھریرۃ اِنَّ اَخْنَعَ اسْمٍ عِنْدَ اللّٰهِ رَجُلٌ تَسَمّٰى
مَلِكَ الْاَمْلَاكِ مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بہت بڑا کمبخت نام خدا کے نزدیک اوس مرد کا نام ہی جسنے شاہنشاہ
اور مہاراج نام رکھا ف سب بادشاہون کا بادشاہ خدا ہی بندے بیچارے محتاج کو کیا مناسب ہی کہ شاہنشاہ کہلاوے ق انس
اِنَّ اِخْوَانَكُمْ قَدْ قُتِلُوا وَاِنَّهُمْ قَالُوا اللّٰهُمَّ بَلِّغْ عَنَّا نَبِيَّنَا اَنَّا قَدْ لَقِيْنَاكَ فَرَضِيْتَ عَنَّا وَرَضِيْنَا عَنْكَ
بخاری اور مسلم مین انس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا اصحاب سے کہ تمہارے بھائی مارے گئے شہید ہوئے اون لوگون نے وہان خدا سے عرض کی
کہ خداوندا ہماری طرف سے ہمارے پیغمبر کو یہ پیغام پہنچا دے کہ ہم تجھسے ملے سو تو ہمسے راضی ہوا اور ہم تجھسے راضی ہوئے ف کافرون کا ایک
گروہ حضرت کے پاس آیا اور جھوٹھا اسلام لایا اور کہا کہ ہمارے ساتھ کچھ اصحاب کو بھیجیے کہ ہمکو قرآن سکھلاوین حضرت نے ستر قاری قرآن کے
جو رات بھر نماز پڑھا کرتے اور دن کو لکڑیان لا کر بیچتے آپ کھاتے اور محتاجون کو کھلاتے تھے اونکے ساتھ کیے اون کافرون نے راہ مین سبھون
اونکو شہید کیا شہیدون نے بعد شہادت کے خدا سے عرض کیا کہ ہماری خبر حضرت کو پہنچا دے تو جبرئیل نے یہ قصہ حضرت سے کہا تب حضرت نے یہ حدیث
اپنے اصحاب سے فرمائی اور چالیس روز اون کافرون پر بددعا کی ق جابر اِنَّ اَخْوَفَ مَا اَخَافُ عَلٰى اُمَّتِيْ عَمَلُ قَوْمِ لُوْطٍ
بخاری اور مسلم مین جابر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ بڑا خوف جسکا مجکو اپنی امت پر ڈر لگا ہی قوم لوط کے کام کا یعنی لونڈے بازی کا
امت مین پڑا ڈر ہی ف ابو داؤد مین عبد اللہ بن عباس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم اغلام کرتے دیکھو تو دونون کو
مار ڈالو م ابو سعید اِنَّ اَدْنٰى اَهْلِ النَّارِ عَذَابًا يَنْتَعِلُ بِنَعْلَيْنِ مِنْ نَارٍ يَغْلِيْ دِمَاغُهُ مِنْ حَرَارَةِ نَعْلَيْهِ

بخاری مین ابوذر رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو بہت مالدار ہین وہی قیامت مین ثواب سے مفلس ہین پر جسنے مال کو خرچ کیا اس طرح
اور اس طرح اور اس طرح یعنی داہنے اور بائین اور آگے سب طرف خرچ دیا ف یعنی جس مالدار نے راہِ خدا مین خرچ دیا وہ البتہ بہت ثواب پاویگا
اور جسنے بخیلی کی اور مال کو دبا رکھا وہ قیامت مین مفلس ہوگا نہ تو مال ہی پاس ہوگا نہ ثواب خ ابو ہریرۃ ان الایمان لیارز الی
المدینۃ کما تارز الحیۃ الی جحرھا بخاری مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر ایمان سمٹ کے مدینے کی طرف جیسے
سانپ سمٹتا ہی اپنے بل کی طرف ف مدینہ ایمان کا گھر ہی ہر وقت مین ایمانداروں کو وہان جانے کی حاجت ہی جب تک حضرت جیتے
تو مسلمان ہر طرف سے دین سیکھنے کو جاتے تھے پھر خلیفون کے وقت مین اسی طرح لوگ جایا کیے اور وہان بڑے بڑے عالم ہوے ہر زمانے کے لوگ علم سیکھنے کو
جایا کیے پھر حضرت کی قبر مبارک کی زیارت کو ہمیشہ لوگ جاتے ہین غرض مسلمانون کو مدینے جانے کی ہمیشہ حاجت ہی اور قیامت کے قریب کفر کا
ہر طرف غلبہ ہوگا آخر سب ملکون کے ایماندار لوگ سب طرف سے سمٹ کر مدینے مین امام مہدی علیہ کے پاس جمع ہونگے تو جہان سے ایمان نکلا تھا وہین سمٹ کر
جاویگا ق جابر و عایشۃ ان البیت الذی فیہ الصور لا تدخلہ الملائکۃ بخاری اور مسلم مین جابر اور
حضرت عایشہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر جس گھر مین تصویرین ہوتی ہین وہان فرشتے رحمت کے نہین جاتے ف جب رحمت کے فرشتے
نہ آئے تو مقرر اوس گھر مین بے برکتی پھیلے گی ق ابن عمر و عایشۃ ان التلبینۃ تجم فؤاد المریض و تذھب
ببعض الحزن بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر اور حضرت عایشہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو کا حریرہ مقرر بیمار کے دل کو راحت
پہونچاتا ہی اور کچھہ غم بھی کھوتا ہی ف تلبینہ بے چھنے جو کے آٹے کے حریرے کا نام ہی دل اور دماغ کو قوت دیتا ہی اور معدے کو سواد سے
صاف کرتا ہی تو ناتوان بیمار کو راحت بھی ہوگی اور غم بھی دور ہوگا سفر السعادہ مین روایت ہی کہ حضرت عایشہ رضی کا معمول تھا کہ اہل ماتم کو
جو کا حریرہ کھلاتی تھین تاکہ ٹھنڈھک پڑے اور غم دور ہو ق النعمان بن بشیر ان الحلال بین وان الحرام بین
وبینہما مشتبہات لا یعلمھن کثیر من الناس فمن اتقی الشبہات استبرأ لدینہ وعرضہ
ومن وقع فی الشبہات وقع فی الحرام کالراعی یرعی حول الحمی یوشک ان یرتع فیہ الا وان لکل
ملک حمی الا وان حمی اللہ محارمہ الا وان فی الجسد مضغۃ اذا صلحت صلح الجسد کلہ واذا فسدت
فسد الجسد کلہ الا وھی القلب بخاری اور مسلم مین نعمان بن بشیر رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر حلال کھلا ہی اور حرام
بھی کھلا ہی لیکن حلال اور حرام کے درمیان دو طرفا ملتی ہوئین شبہے کی چیزین ہین اونکو بہت لوگ نہین جانتے سو جو شبہون سے بچا وہ اپنے
دین اور آبرو کو سلامت لیگیا اور جو شبہون مین پڑا وہ آخر حرام مین بھی پڑا جیسے وہ چرانے والا کہ رمنے یعنی رکی ہوئی زمین کے آس پاس
چراتا ہی قریب ہی کہ کبھی رمنے کو بھی چرین گے جانو کہ البتہ ہر بادشاہ کا ایک رمنہ ہوتا ہی جانو کہ خدا کا رمنہ اوسکی حرام کی ہوئی چیزین
ہین جانو کہ بیشک تن مین ایک گوشت کا ٹکڑا ہی جب وہ سنورا تو سب بدن سنورا اور جب وہ بگڑا تو سارا بدن بگڑا یاد رکھو کہ وہ ٹکڑا
دل ہی ف یہ حدیث بڑے کام کی ہی اسمین شریعت و طریقت سب موجود ہی اسکو خوب یاد رکھنا چاہیے کہ دنیا کی سب چیزین تین طرح
پر ہین حلال اور حرام اور شبہہ دار جو چیزین حلال ہین وے قرآن اور حدیث مین صاف کھلی ہین سب مسلمانون مین مشہور ہین جیسے کھیتی
سوداگری مزدوری گاے بکری اونٹ دودھ شہد میوے اور جو حرام ہین وے بھی مشہور ہین جیسے ناحق قتل شراب سور جوا حرام کاری
چوری دغابازی جھوٹ اسی طرح اور چیزین اونکو سب حرام جانتے ہین جاہل تک بھی اور شبہہ دار چیزین یعنی کچھ حلال سے بھی ملتی ہی

سبحان اللہ کیا اخلاق تھے حضرت مین **ق** ابن مسعودؓ اِنَّ اَشَدَّ النَّاسِ عَذَابًا یَّوْمَ الْقِیٰمَۃِ عِنْدَ اللّٰہِ الْمُصَوِّرُوْنَ
بخاری و مسلم مین عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک سب لوگون سے نہایت سخت عذاب خدا کے نزدیک قیامت مین تصویر بنانے والون کو ہوگا
ق عائشۃ اِنَّ اَصْحَابَ هٰذِهِ الصُّوَرِ یُعَذَّبُوْنَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَیُقَالُ لَھُمْ اَحْیُوْا مَا خَلَقْتُمْ بخاری اور مسلم
مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر ان تصویرون کے بنانے والون پر عذاب ہوگا قیامت کے دن اور انکو حکم ہوگا کہ جلاؤ جنکو تمنے بنایا
ف حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ مینے ایک چادر مول لی جسمین تصویرین تھین اوسکو بطور پردہ دروازے پر لٹکایا تھا حضرت نے جو اوسکو دیکھا
تو باہر کھڑے رہے گھر مین نہ آئے تو مجکو معلوم ہوا کہ حضرت کو کوئی چیز بری معلوم ہوئی ہی تب مینے کہا کہ یا رسول اللہ مین توبہ کرتی ہون جس چیز سے کہ
آپکو ملال ہی تب حضرت نے فرمایا کہ یہ چادر کیسی ہی مینے کہا کہ مول لی ہی آپکے بیٹھنے کے واسطے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جس
مکان مین تصویرین ہوتی ہین اوس مین جانا مکروہ ہی مسلمانون پر واجب ہی کہ اپنے مکانون مین تصویرین نرکھین اور نفیس مباح چیزین کیا کم ہین جو تصویرین رکھنے سے
مکان کو بتخانہ بنائے اور اوسپر خدا کی لعنت برسائے **ق** سعد بن ابی وقاصؓ اِنَّ اَعْظَمَ الْمُسْلِمِیْنَ فِی الْمُسْلِمِیْنَ جُرْمًا مَنْ سَاَلَ عَنْ
شَیْءٍ لَمْ یُحَرَّمْ عَلَی النَّاسِ فَحُرِّمَ مِنْ اَجْلِ مَسْاَلَتِہٖ بخاری اور مسلم مین سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک سب
مسلمانون مین بڑا گنہگار مسلمان وہ ہی کہ جسنے وہ بات پوچھی کہ حرام نہ تھی پھر اوسکے پوچھنے سے حرام ہوگئی **ف** مسئلہ کو پوچھنا
دو قسم ہی ایک تو وہ ہی کہ اوسکی حاجت پڑے اور وہ بات معلوم نہین تو دریافت کے واسطے پوچھے یہ تو درست ہی بلکہ اسکا حکم ہی کہ دریافت کرے
دوسرے یہ کہ ناحق بے حاجت پوچھنا اور تنگ کرنا یہ منع ہی سو اسکو حضرت نے منع کیا کہ ناحق بے حاجت باتین نہ پوچھا کرو شاید حلال چیز تمھارے
بیفائدہ سوال سے حرام ہوجاوے اور تم گنہگار ہو **م** عمران بن حصینؓ اِنَّ اَقَلَّ سَاکِنِی الْجَنَّۃِ النِّسَاءُ مسلم مین عمران
بن حصینؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ بہشت کے رہنے والون مین عورتین بہت کم ہین **ف** یعنی بہشت مین مرد بہت ہین دنیا کی
عورتین نہایت کم ہین اس واسطے کہ عورتون مین دینداری اور عقلمندی کم ہوتی ہی اور خاوندون کا کہنا کم مانتی ہین **خ** انسؓ اِنَّ اَقْوَامًا
خَلْفَنَا بِالْمَدِیْنَۃِ مَا سَلَکْنَا شِعْبًا وَّلَا وَادِیًا اِلَّا وَھُمْ مَعَنَا حَبَسَھُمُ الْعُذْرُ بخاری مین انسؓ سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر کچھ لوگ ہمسے چھوٹ کر مدینے مین رہ گئے تھے پہاڑون کی اونچی نیچی راہ چلنے مین جو ہمکو ثواب ہوا اوسمین وے بھی ہمارے ساتھ
شریک ہوئے ناچاری نے اونکو روکا تھا **ف** حضرت نے جنگ تبوک کا ارادہ کیا تو چند مسلمانون کے پاس سواری اور سفر کا سامان
نہ تھا وے حضرت کے ساتھ نہ جا سکے ناچار ہوکر مدینے مین رہ گئے جب حضرت وہان سے پھرے تب راہ مین یہ حدیث فرمائی یعنی اس سفر کی تکلیف مین جتنا
ہمارے ساتھیون کو ثواب ہوا اونکو بھی ہوا اس واسطے کہ وے دل سے ساتھ تھے اگرچہ ناچاری سے ظاہر مین چھوٹ رہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سچی نیت
کو دین مین بڑا دخل ہی **ق** ابو موسیٰ اِنَّ الْاَشْعَرِیِّیْنَ اِذَا اَرْمَلُوْا فِی الْغَزْوِ اَوْ قَلَّ طَعَامُ عِیَالِھِمْ بِالْمَدِیْنَۃِ
جَمَعُوْا مَا کَانَ عِنْدَھُمْ فِیْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ ثُمَّ اقْتَسَمُوْہُ بَیْنَھُمْ فِیْ اِنَاءٍ وَّاحِدٍ بِالسَّوِیَّۃِ فَھُمْ مِنِّیْ وَاَنَا مِنْھُمْ
بخاری اور مسلم مین ابو موسیٰؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر اشعری لوگ جب لڑائی مین محتاج ہوجاتے ہین یا مدینے مین اونکے جورو لڑکون کا کھانا
کم ہوجاتا ہی تو ایک کپڑے مین جو اونکے پاس ہوتا ہی اکٹھا کرتے ہین پھر ایک برتن آپس مین برابر برابر بانٹتے ہین سو وے میرے طور پر ہین اور مین انھی سے ہون
ف اشعری ایک یمن کی قوم ہی جنمین ابو موسیٰ اشعری اس حدیث کے راوی ہین اونکی یہ حضرت نے عادت بیان کرکے پسند کی تاکہ اور لوگ
بھی اسی طرح آپس مین اتفاق کرین **خ** ابو ہریرہؓ اِنَّ الْاَکْثَرِیْنَ ھُمُ الْاَقَلُّوْنَ اِلَّا مَنْ قَالَ بِالْمَالِ ھٰکَذَا وَھٰکَذَا وَھٰکَذَا

جو ہونا تھا سو فرمایا جسکو یاد رہا سو یاد رہا اور جو بھولا سو بھولا بعد اوسکے یہ حدیث فرمائی تاکہ مسلمان سوچین اور دنیا کے
پھندے سے نکلین م ابو ھریرۃ اِنَّ الدِّیْنَ بَدَأَ غَرِیْبًا وَسَیَعُوْدُ الدِّیْنُ کَمَا بَدَأَ فَطُوْبٰی لِلْغُرَبَاءِ مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر اسلام پہلے ظاہر ہوا مسافر کی طرح پھر آخر کو ویسا ہی ہو جاویگا جیسا پہلے تھا سو خوشی ہووے
مسافرون کو ف مطلب یہ کہ اسلام اول اول بہت کم تھا کوئی اوسکا یار اور مددگار نہ تھا جیسے مسافر کو سفر مین کوئی نہین
پوچھتا پھر ہوتے ہوتے اسلام سارے عالم مین پھیلا سو حضرت نے فرمایا کہ آخر کو قیامت کے قریب اسلام پھر کم ہو جائیگا جیسے پہلے تھا تو اوس وقت کے
مسلمان مسافرون کی طرح بے یار و مددگار ہو جاوینگے جیسا اس وقت مین کہ جو دینداری پر کمر باندھتا ہی کوئی اوسکی نہین سنتا ہی کافر تو
ایک طرف کلمہ گو اوسکو ہنستے ہین سو حضرت نے فرمایا کہ جو ایسے سخت وقت مین اسلام پر مضبوط رہا اوسکو خوشی ہو جیو بہشت کی ق عایشۃ
اِنَّ الرَّجُلَ اِذَا غَرِمَ حَدَّثَ فَکَذَبَ وَوَعَدَ فَاَخْلَفَ بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ
آدمی جب قرضدار ہوا بات کہتا ہی تو جھوٹھ بولتا ہی اور قرضدارون سے وعدہ کرتا ہی تو پورا نہین کرتا ف حضرت نماز مین قرض سے
بہت پناہ مانگتے تھے کسی نے کہا کہ یا حضرت آپ قرض سے کیون بہت پناہ مانگا کرتے ہین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی م ابن مسعود
اِنَّ الرَّجُلَ لَیَصْدُقُ حَتّٰی یُکْتَبَ صِدِّیْقًا وَیَکْذِبُ حَتّٰی یُکْتَبَ کَذَّابًا مسلم مین عبد اللہ بن مسعود رضی سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ آدمی سچ بولا کرتا ہی یہان تک خدا کے نزدیک بڑا سچا لکھا جاتا ہی اور آدمی جھوٹھ بولا کرتا ہی یہان تک کہ بڑا جھوٹھا لکھا جاتا
ہی یعنی جب آدمی کو سچ یا جھوٹھ بولنے کی عادت پڑی پھر آخر کو اوسمین کامل ہو جاتا ہی م ابو ھریرۃ اِنَّ الرَّجُلَ لَیَعْمَلُ الزَّمَنَ
الطَّوِیْلَ بِعَمَلِ اَھْلِ الْجَنَّۃِ ثُمَّ یُخْتَمُ لَہٗ عَمَلُہٗ بِعَمَلِ اَھْلِ النَّارِ وَاِنَّ الرَّجُلَ لَیَعْمَلُ الزَّمَنَ الطَّوِیْلَ بِعَمَلِ
اَھْلِ النَّارِ ثُمَّ یُخْتَمُ لَہٗ عَمَلُہٗ بِعَمَلِ اَھْلِ الْجَنَّۃِ مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ آدمی ایک مدت
دراز تک بہشتیون کے کام کیا کرتا ہی پھر اوسکا خاتمہ دوزخیون کے کام پر ہوتا ہی اور بعضا آدمی مدت دراز تک دوزخیون کے کام کیا کرتا ہی
پھر اوسکا خاتمہ بہشتیون کے کام پر ہوتا ہی ف یعنی خاتمے کا اعتبار ہی اول کامون پر کچھ اعتماد نہین یعنی علم و عبادت پر گھمنڈ نہ چاہیے
ق ابو ھریرۃ اِنَّ الرَّحِمَ شُجْنَۃٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ فَقَالَ اللّٰہُ مَنْ وَصَلَکِ وَصَلْتُہٗ وَمَنْ قَطَعَکِ قَطَعْتُہٗ
بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ رحم کی لفظ رحمن کی لفظ سے نکلی ہی پھر خدا نے اوس سے کہا کہ جسنے تجھسے میل رکھا
اوس سے مینے میل رکھا اور جسنے تجکو توڑا اوسکو مینے توڑا ف رحم کی معنی برادر پروری ہین سو فرمایا کہ یہ لفظ رحمن سے نکلی ہی
یعنی جو حرف رحم مین ہین وہی رحمن مین ہین پھر فرمایا کہ جو برادر پروری کریگا اوسپر مین کرم کرونگا اور جو برادر پروری نکریگا خدا
اوسپر کرم نکریگا خ عایشۃ اِنَّ الرَّضَاعَۃَ تُحَرِّمُ مَا تُحَرِّمُ الْوِلَادَۃُ بخاری مین حضرت عایشہ رضی سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ دودھ پینا نکاح کو حرام کرتا ہی جیسے پیدایش کا رشتہ حرام کرتا ہی ف یعنی جہان جہان نسب کے سبب نکاح نہین
درست ہان دودھ پینے کی حرمت سے بھی نکاح نہین درست جیسے ما اور بہن سے نکاح حرام ہی ویسے دایہ اور دایہ کی بیٹی سے بھی نکاح منع ہی اسی طرح
اور بھی قیاس کیا چاہیے دودھ پلانیکا اعتبار ہی دایہ اور اوسکے لوگون سے سلوک کرنا سنت ہی م ام سلمۃ اِنَّ الرُّوْحَ اِذَا قُبِضَ تَبِعَہُ الْبَصَرُ
مسلم مین حضرت ام سلمہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب روح قبض ہوتی ہی تو آنکھ بھی اوسکے پیچھے لگی چلی جاتی ہی ف حضرت ام سلمہ رضی
روایت ہی کہ ابو سلمہ مر گئے تو حضرت تشریف لائے دیکھا تو آنکھ کھلی رہ گئی ہی جیسے مُردون کی ہوتی ہی پھر حضرت نے اپنے ہاتھ سے

اور حرام سے بھی جیسے کوئی چیز کو تو اپنے گھر مین پاوے لیکن تجکو یہ معلوم نہین کہ وہ چیز تیری ہی یا کسی اور کی اوسکو بہت لوگ نہین جانتے
سوا اوسکے حضرت نے قاعدہ بتلایا کہ جس چیز مین شبہ پڑے کہ یہ حلال ہی یا حرام ہی یا عالمون کا اوسمین اختلاف ہو کوئی حلال بتلاتا ہو اور
کوئی حرام تو اوسکو چھوڑدے ہرگز نکرے اسی مین دین کا بچاؤ ہی اسواسطے کہ شاید وہ حرام ہو اور نہین تو جب شبہہ والی چیزون مین آدمی پڑا
تو ہوتے ہوتے حرام چیزون مین بھی گرفتار ہو جاتا ہی تقوی اور پرہیزگاری اسیکا نام ہی کہ آدمی شبہون سے بچے پھر حضرت نے فرمایا کہ تقوی
فقط ظاہر ہی کی صفائی کا نام نہین تقوے کا مقام دل ہی یعنی جب دل مین ایمان رچا اور اوسکی نارضامندی کا خوف جی مین سمایا تو
آنکھ کان ہاتھ پانون سب خود بخود سنور جاتے ہین اسواسطے کہ دل بادشاہ ہی تمام بدن کا پھر اگر دل ہی بگڑا یعنی حرص اور فسق و فجور
اوسمین رچا تو سارا بدن بگڑا آنکھ رنڈیان گھورتی ہی کان غیبت اور باجون کی آواز پر غش ہین زبان لقمہ حرام چٹ کر رہی ہی نہ موت کا
کچھ غم ہی نہ قیامت کا کچھ ڈر الٰہی اپنا خوف ہمارے دلون مین ڈال اور ان بلاؤن سے ہمکو نکال آمین ھ ابن عباسؓ ان الحمد للہ
نحمدہ ونستعینہ من یھدہ اللہ فلا مضل لہ ومن یضللہ فلا ھادی لہ واشھد ان لا الہ الا
اللہ وحدہ لا شریک لہ وان محمدا عبدہ ورسولہ اما بعد ق کہین جاء ضماد الازدی
فقال یا محمد انی ارقی من ھذہ الریح وان اللہ یشفی علی یدی من شاء فھل لک مسلم من عبداللہ
بن عباسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر سب خوبیان اللہ کے واسطے ہین ہم اوسکو سراہتے ہین اور اوسی سے ہر کام مین مدد مانگتے ہین جسکو اوسنے
راہ پر لگایا اوسکو کوئی نہین بہکا سکتا اور جسکو اوسنے بہکایا اوسکو کوئی راہ پر نہین لاسکتا اور ہم گواہی دیتے ہین کہ کوئی لائق پوجنے کے
نہین خدا کے سوا وہ اکیلا مالک ہی کوئی اوسکا ساجھی نہین اور بیشک محمد اوسی کا بندہ ہی اور اوسی کا پیغام پونہچانے والا بعد اسکے یہ خطبہ حضرت نے
اوس وقت فرمایا تھا جب حضرت کے پاس ضماد نام منتر والا آیا تھا سو اوسنے کہا تھا کہ مجکو آسیب اور دیوانگی جھاڑنے کا منتر آتا ہی اور میرے ہاتھ سے خدا جسکو
چاہتا ہی آرام دیتا ہی سو تجکو بھی اگر خواہش ہو تو مین تجھے جھاڑدون ف ضماد ازدی ہین ایک شخص تھا جھاڑ پھونک مین اسکو دخل تھا وہ جب
مکے مین آیا تو مکے کے کافرون نے اوس سے کہا کہ معاذ اللہ محمد دیوانہ ہو گیا ہی کچھ آسیب کا اوسپر خلل ہی تو اوسکو اپنے منتر سے جھاڑ وہ حضرت کے پاس آیا اور
حضرت سے جھاڑنے کو پوچھا تب حضرت نے اما بعد تک خطبہ پڑھا یعنی حمد اور نعت کے کچھ اور فرمایا چاہتے تھے اوسنے حضرت کو روکا اور کہا کہ اس کلام کو پھر پڑھیے
حضرت نے اوسکو دوبارہ پڑھا اوسنے کہا پھر پڑھیے حضرت نے اوسکو تین بار پڑھا پھر ضماد نے کہا کہ مین نجومیون کے اور جادوگرون کے اور شاعرون کے بہت کلام
سن چکا ہون ایسا عمدہ کلام تو مینے کبھی نہین سنا واللہ اس کلام کی فصاحت کی سمندر کی طرح تھاہ نہین ملتی حضرت اپنا ہاتھ بڑھایے
مین بیعت اور توبہ کرتا ہون پھر ضماد مسلمان ہوا سبحان اللہ آسیب جھاڑنے آئے تھے آپ ہی جھاڑ گئے ھ ابو سعید ان الدنیا
حلوۃ خضرۃ وان اللہ مستخلفکم فیھا فناظر کیف تعملون مسلم مین ابو سعیدؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ
دنیا میٹھی ہری بھری ہی اور خدا مقرر ایک گروہ کے بعد دوسرے گروہ کو لاتا ہی پھر تاکتا ہی کہ کیسا کیسا کام کرتے ہو ف یعنی جیسے
شیرینی دل کو اور سبزی آنکھ کو بھلی معلوم ہوتی ہی ویسے ہی دنیا کی لذت اور اسباب پر آدمی لوٹ پوٹ ہی اور خدا ایک گروہ دنیا سے اوٹھا کے
دوسرے گروہ کو وہان جماتا ہی جانچنے کے واسطے پھر جو دنیا کے عیش و آرام مین پھنسا اوسنے دھوکا کھایا وہ خدا کو بھولا اور جو دنیا کی
بیوفائی سوچا کر اگلے لوگون پاس کب رہی جو ہمارے پاس رہیگی پھر اسکو لڑکون کا کھلونا جان کر اور بھان متی کا سوانگ سمجھکر اسکے جال مین
نہ پھنسا اور اپنے مالک کو نہ بھولا وہی دور اندیش ہوشیار ہی اور اوسیکا نام دیندار ہی حضرت نے ایکبار عصر کے بعد خطبہ پڑھا اور قیامت

الباب الثاني

کہا کہ گہن ابراہیم ع کی موت سے پڑا تب حضرت نے فرمایا کہ یہ خدا کی قدرت ہے تمہارا گمان غلط ہے کسی کے مرنے جینے پر گہن موقوف نہیں اس حدیث سے
معلوم ہوا کہ جو لوگون مین مشہور ہے کہ جب گہن پڑا تو کوئی سردار مرتا ہے سو غلط بات ہے گہن کی نماز دو رکعت سنت ہے بڑی بڑی سورتین اونمین
پڑھے جب تک روشنی نہو ذکر اور دعا مین مشغول رہے اور صدقہ دینا بھی سنت ہے ھ جابر اِنَّ الشَّهرَ يَكُونُ تِسعًا
وعشرين مسلم مین جابر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مہینا انتیس ۲۹ دن کا بھی ہوتا ہے ف ایکبار حضرت نے قسم کھائی کہ مہینا بھر
بیبیون کے پاس نجاوین پھر انتیس ۲۹ دن کے بعد اونکے پاس تشریف لیگئے لوگون نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپنے مہینے بھر کی قسم کھائی تھی حضرت نے فرمایا
کہ کیا ہوا مہینا انتیس ۲۹ دن کا بھی ہوتا ہے ھ جابر اِنَّ الشَّيطَانَ اِذَا سَمِعَ النِّدَاءَ بِالصَّلٰوةِ ذَهَبَ حَتّٰى يَكُونَ
مَكَانَ الرَّوحَاءِ مسلم مین جابر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر شیطان جب اذان سنتا ہے تو وہان سے بھاگ جاتا ہے جتنی دور روحا ہے
ف روحا ایک مکان ہے مدینے سے چھتیس ۳۶ کوس ھ جابر اِنَّ الشَّيطَانَ قَد اَيِسَ اَن يَعبُدَهُ المُصَلُّونَ فِي جَزِيرَةِ
العَرَبِ وَلٰكِن فِي التَّحرِيشِ بَينَهُم مسلم مین جابر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر شیطان کی آس ٹوٹ گئی اس سے کہ اب نمازی لوگ عرب کے
ٹاپو مین اوسکو پوجین لیکن اونمین فتنہ فساد ڈالنے کا قابو ہے ف یعنی عرب مین اسلام قائم رہیگا بت پرستی وہان نہوگی شیطان پرستی سے مراد
بت پرستی ہے سو سچ ہے کہ عرب مین اب تک خدا کے فضل سے بت پرستی کوئی نہین جانتا البتہ فتنہ و فساد بہت ہوئے سو اس سے آدمی کافر نہین ہوجاتا اس
حدیث سے عرب کی بڑائی ثابت ہوئی ق انس اِنَّ الشَّيطَانَ يَجرِي مِنِ ابنِ اٰدَمَ مَجرَى الدَّمِ بخاری اور مسلم مین انس رض سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ شیطان آدمی کے بدن مین پھرتا ہے خون کی طرح ف یعنی شیطان کا آدمی پر خوب قابو ہے بدخیال ڈالنے مین ھ
حُذَيفَةُ اِنَّ الشَّيطَانَ يَستَحِلُّ الطَّعَامَ اَن لَا يُذكَرَ اسمُ اللهِ عَلَيهِ وَاِنَّهُ جَاءَ بِهٰذِهِ الجَارِيَةِ لِيَستَحِلَّ
بِهَا فَاَخَذتُ بِيَدِهَا فَجَاءَ بِهٰذَا الاَعرَابِيِّ لِيَستَحِلَّ بِهِ فَاَخَذتُ بِيَدِهِ وَالَّذِي نَفسِي بِيَدِهِ اِنَّ يَدَهُ
فِي يَدِي مَعَ يَدِهَا مسلم مین حذیفہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر شیطان حلال جانتا ہے اوس کھانے کو جسپر خدا کا نام نہ لیا جاوے
اور شیطان اس لڑکی کو لے آیا تھا کہ اسکے سبب سے کھانا حلال کرے سو مینے اوسکا ہاتھ پکڑ لیا پھر اس جنگلی گنوار کو لے آیا کہ اسکے سبب سے
کھانے کو حلال کرلے سو اوسکا بھی ہاتھ مینے پکڑ لیا قسم ہے اوسکی جسکے ہاتھ مین میری جان ہے کہ شیطان کا ہاتھ میرے ہاتھ مین ہے اس لڑکی
کے ہاتھ کے ساتھ ف حذیفہ سے روایت ہے کہ ہمارا دستور تھا کہ جب کھانا آتا تو ہم ہاتھ نہ ڈالتے جب تک حضرت نہ کھاتے سو ایکبار
کھانا آیا ایک لڑکی دوڑتی آئی جیسے اوسکو کوئی کھینچے لاتا ہے سو اوسنے چاہا کہ کھانے مین بن بسم اللہ کہے ہاتھ ڈالے حضرت نے اوسکا ہاتھ
پکڑ لیا پھر ایک گنوار اوسی طرح دوڑتا آیا اوسکا بھی ہاتھ حضرت نے پکڑ لیا پھر یہ حدیث فرمائی یعنی شیطان نے چاہا تھا اگر یہ لڑکی اور گنوار
بے خدا کا نام لیے کھانے لگے تو مین بھی کھاؤن اس حدیث سے ثابت ہوا کہ کھانا کھاتے اول بسم اللہ کہنا ضرور ہے نہین تو شیطان ساتھ کھاتا ہے
ق ابن مسعود اِنَّ الصِّدقَ يَهدِي اِلَى البِرِّ وَاِنَّ البِرَّ يَهدِي اِلَى الجَنَّةِ وَاِنَّ الرَّجُلَ لَيَصدُقُ حَتّٰى
يُكتَبَ صِدِّيقًا وَاِنَّ الكَذِبَ لَيَهدِي اِلَى الفُجُورِ وَاِنَّ الفُجُورَ يَهدِي اِلَى النَّارِ وَاِنَّ الرَّجُلَ لَيَكذِبُ حَتّٰى يُكتَبَ
عِندَ اللهِ كَذَّابًا بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن مسعود رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک سچ بولنا نیکی کو پونہچاتا ہے اور نیکی
بہشت مین پونہچاتی ہے اور البتہ مرد سچ بولا کرتا ہے یہان تک کہ خدا کے نزدیک بڑا سچا لکھا جاتا ہے اور جھوٹھ بولنا نافرمانی کو پونہچاتا ہے اور نافرمانی
دوزخ مین پونہچاتی ہے اور مرد جھوٹھ بولا کرتا ہے یہان تک کہ خدا کے نزدیک بڑا جھوٹھا لکھا جاتا ہے ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سچ بولنے کا

ب

انکھ بند کردی اور یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مردے کی آنکھ بند کر دینا سنت ہے ف ابو بکرۃ ان الزمان قد استدار
کھیئتہ یوم خلق اللہ السموات والارض السنۃ اثنا عشر شہرا منہا اربعۃ حرم ثلثۃ متوالیات
ذو القعدۃ وذو الحجۃ والمحرم ورجب مضر الذی بین جمادی وشعبان بخاری اور مسلم مین ابو بکرہ رضی سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ زمانہ گھوم کر اپنی اصلی حالت پر ویسا ہو گیا جیسا اوس دن تھا کہ جب خدا نے زمین آسمان بنائے تھے برس بارہ مہینے کا ہے اون مین سے
چار مہینے حرام ہین یعنی اون مین لڑنا بھڑنا درست نہین تین مہینے تو برابر لگے ہوئے ہین یعنی ذیقعدہ اور ذی الحجہ اور محرم ہین اور چوتھا مضر کا
رجب جمادی الثانی اور شعبان کے بیچ مین ہے ف ان چار مہینون کی حرمت مدت سے چلی آتی تھی مکے کے کافرون کا دستور تھا
کہ جب اونکو لڑنا یا لوٹنا منظور ہوتا تو ان مہینون کو بدل ڈالتے جیسے محرم مین لڑے تو صفر کا محرم نام رکھتے اسی طرح اون کمبختون نے مہینون
کو گھال میل کر ڈالا تھا مہینون کا اصل حساب ٹھیک نہین رہا تھا جس سال حضرت نے آخر عمر مین حج الوداع کیا تو ذی الحجہ کا مہینا دونون
حساب سے برابر پڑا اصل کے حساب سے بھی اور کافرون کے حساب سے بھی تب حضرت نے حج کے موسم مین عرفے کے دن ہزارون آدمی کے روبرو یہ
حدیث فرمائی یعنی اب زمانہ گردش کھا کر اصل حساب پر ٹھیک ہو گیا ہے اب کوئی اس حساب کو نہ بگاڑے عرب مین مضر ایک قوم کا نام تھا اور رجب کو
بہت مانتی تھی اس واسطے رجب کو اونکی طرف نسبت کیا م حذیفۃ بن اسید الغفاری ان الساعۃ لا تکون
حتی تکون عشر آیات خسف بالمشرق وخسف بالمغرب وخسف بجزیرۃ العرب والدخان والدجال
ودابۃ الارض ویاجوج وماجوج وطلوع الشمس من مغربہا ونار تخرج من قعر عدن ترحل الناس
لم یذکر فی ہذا الحدیث العاشرۃ وہی فی غیرہ نزول عیسی بن مریم مسلم مین حذیفہ بن اسید رضی سے روایت ہے کہ
حضرت نے فرمایا کہ قیامت نہین ہوگی جب تک دس نشانیان پہلے نہ ہو لیوین گی ایک تو پورب مین زمین کا دھس جانا دوسرے پچھم مین
زمین کا دھسنا تیسرے عرب کے ٹاپو مین زمین کا دھسنا چوتھے دھوان کہ عالم مین پھیلے گا پانچوین دجال کا نکلنا چھٹے زمین کا جانور
نکلنا ساتوین یاجوج ماجوج کا نکلنا آٹھوین سورج کا پچھم کی طرف سے نکلنا نوین آگ جو شہر عدن کے کنارے سے نکلیگی اور لوگون کو
ہانکتی ہوئی شام کے ملک مین لیجاویگی مسلم نے اس حدیث مین دسوین نشانی روایت نہین کی لیکن اس حدیث مین دسوین نشانی حضرت عیسی کا
آسمان سے اترنا ہے ف حضرت کے اصحاب قیامت کا کچھ ذکر کرتے تھے اتنے مین حضرت تشریف لائے پھر حضرت نے یہ حدیث فرمائی علی مرتضی رضی سے
روایت ہے کہ قیامت سے پہلے دھوان عالم مین پھیلے گا مسلمانون کو زکام ہو جاویگا اور کافرون کا سر پھٹ جاویگا مکے مین زمین سے ایک
جانور نکلیگا ساٹھ گز کا لنبا سر اوسکا جیسے بیل کا اور آنکھ جیسے سور کی اور کان جیسے ہاتھی کے اور سینگ جیسے پہاڑی بکری کے
سینہ جیسے شیر کا اور کوکھ جیسے بلی کی اور دم جیسے مینڈھے کی اور رنگ جیسے چیتے کا ہاتھ پانون جیسے اونٹ کے اوسکے پاس حضرت موسی کا
عصا اور حضرت سلیمان کی انگوٹھی ہوگی مسلمان اور کافر کو سونگھ کر بتلاویگا اور کہے گا اسلام کا دین سچا ہے اور سب دین جھوٹے ہین
ف المغیرۃ بن شعبۃ ان الشمس والقمر آیتان من آیات اللہ لا ینکسفان لموت احد ولا لحیوتہ
فاذا رأیتموہا فادعوا اللہ وصلوا حتی تنجلی بخاری اور مسلم مین مغیرہ بن شعبہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ سورج اور
چاند دو نشانیان ہین خدا کی نشانیون سے کسیکے مرنے جینے سے ان مین گہن نہین پڑتا پھر جب تم گہن کو دیکھا کرو تو اللہ سے دعا کیا کرو
اور نماز پڑھا کرو جب تک کہ وہ روشن ہو جاوے ف جس دن ابراہیم حضرت کے بیٹے کا انتقال ہوا اوسی دن گہن پڑا لوگون نے

حضرت یوسف علیہ السلام کے یہ خاندانی بزرگی کہ جسکی چار پشت پیغمبر تھے آئے ہوں کسیکو حاصل نہیں ﴿ وَاثِلَةَ بْنُ الْأَسْقَعِ
اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى كِنَانَةَ مِنْ وَلَدِ اِسْمٰعِيْلَ وَاصْطَفٰى قُرَيْشًا مِنْ كِنَانَةَ وَاصْطَفٰى مِنْ قُرَيْشٍ بَنِيْ هَاشِمٍ
وَاصْطَفَانِيْ مِنْ بَنِيْ هَاشِمٍ مسلم میں واثلہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک خدا نے کنانہ کو حضرت اسمعیل کی اولاد سے
شرافت میں چن لیا اور گروہ قریش کو کنانہ کی اولاد سے چن لیا اور ہاشم کی اولاد کو قریش سے چن لیا اور مجکو ہاشم کی اولاد سے چن لیا
ف کنانہ حضرت کی چودھوین پشت مین ہین اون سے عرب کے بہت گروہ پیدا ہوئے اور قریش لقب ہی نضر بن کنانہ کا حضرت کی
چودھوین پشت مین ہین اور ہاشم حضرت کے پردادا ہین سو حضرت نے فرمایا کہ کنانہ کی اولاد حضرت اسمعیل کی اولاد سے شرافت مین
افضل ہی پھر اونمین سے قریش افضل ہین اور قریش سے بنی ہاشم افضل ہین اور بنی ہاشم سے حضرت افضل ہین گویا حضرت سارے عرب کے
عطر ہین اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سادات حسنی اور حسینی شرافت مین سارے عالم سے افضل ہین اس واسطے کہ حضرت کی اولاد سوا حضرت فاطمہ کے
اور کسی سے باقی نہین رہی حضرت کا پشت نامہ یون ہی کہ محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم بن عبد اللہ بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف بن قصی
بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر بن مالک بن نضر بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن مضر بن نزار بن معد
بن عدنان اہل حدیث اور اہل تاریخ کا عدنان تک اتفاق ہی آگے اختلاف ہی ﴿ اَنَسٌ اِنَّ اللّٰهَ اَمَرَنِيْ اَنْ اَقْرَاَ عَلَيْكَ لَمْ يَكُنِ
الَّذِيْنَ كَفَرُوْا قَالَ لِاُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ فَقَالَ اَبِيْ وَسَمَّانِيْ قَالَ نَعَمْ فَبَكٰى بخاری اور مسلم میں انس سے روایت ہی کہ حضرت نے
ابی بن کعب سے فرمایا کہ خدا نے مجکو حکم کیا ہی کہ مین تیرے آگے لم یکن الذین کفروا کی سورت پڑھون تب ابی بن کعب نے کہا کہ یا رسول اللہ
کیا خدا نے میرا نام لیا ہی حضرت نے فرمایا کہ ہان پھر ابی بن کعب خوشی کے مارے رونے لگے ف ابی بن کعب انصاری صحابی ہین قرآن کے بڑے
قاری سو حضرت نے اونکی اوستادی اسند کردی تاکہ اور معلمان اونکو اوستاد جانکر اون سے قرآن سیکھین اس حدیث سے اونکی بڑی بزرگی
ثابت ہوئی ﴿ اَبُو الدَّرْدَاءِ اِنَّ اللّٰهَ بَعَثَنِيْ اِلَيْكُمْ فَقُلْتُمْ كَذَبْتَ وَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ صَدَقَ وَوَاسَانِيْ بِنَفْسِهٖ
وَمَالِهٖ فَهَلْ اَنْتُمْ تَارِكُوْا لِيْ صَاحِبِيْ بخاری مین ابو درداء سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا البتہ مجکو خدا نے تمھاری طرف پیغمبر کرکے
بھیجا سو اول تمنے کہا کہ تو جھوٹا ہی اور ابو بکر نے کہا کہ سچا نبی ہی اور اوس نے میرے ساتھ اپنی جان اور مال سے سلوک کیا سو کیا تم لوگ میرے ساتھی
کو میری خاطر چھوڑ دوگے یعنی کسی طرح کا اوسکو رنج نہ پہونچاؤ ف بخاری مین ابو درداء سے روایت ہی کہ ایکبار ابو بکر صدیق اور عمر
فاروق مین کچھہ گفتگو سے رنج آگیا صدیق اکبر حضرت کے پاس حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ میرے اور عمر کے درمیان کچھہ گفتگو ہوگئی مین
اون پر غصے ہوا پھر مین شرمندہ ہوا عمر سے مینے اپنا قصور معاف کرایا سو انھون نے معاف نکیا سو مین آپ کی خدمت مین حاضر ہوا ہون حضرت
نے فرمایا کہ خدا معاف کریگا اور تجکو بخشےگا پھر عمر بھی اس گفتگو سے پچتائے معاف کرانے کو صدیق اکبر کے گھر گئے وہان سنا کہ وے حضرت پاس
گئے ہین جب عمر حضرت پاس آئے تو حضرت کے چہرے پر غصہ نمود ہوا صدیق اکبر ڈرے تو گھٹنون کے بل عاجزی کرتے ہوکر حضرت سے عرض کی
کہ یا رسول اللہ عمر کا کچھہ قصور نہین زیادتی میری طرف سے ہوئی تھی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی پھر اوس دن سے صدیق اکبر کا حضرت کے اصحاب بہت
خیال رکھنے لگے کسی نے اونکو رنج نہین دیا اس حدیث سے بڑی فضیلت صدیق اکبر کی ثابت ہوئی اور حضرت کے فرمانے سے معلوم ہوا کہ مردون مین سے پہلے
تم ہی ایمان لائے اور اپنی جان مال سے حضرت پر فدا ہوا سو جسنے صدیق اکبر سے عداوت رکھی اوسنے مقرر حضرت کو رنج دیا ﴿ اَبُوْ هُرَيْرَةَ
اِنَّ اللّٰهَ تَجَاوَزَ لِاُمَّتِيْ عَمَّا حَدَّثَتْ بِهٖ اَنْفُسَهَا مَا لَمْ تَتَكَلَّمْ بِهٖ اَوْ تَعْمَلْ بِهٖ بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ

انجام بہشت ہی اور جھوٹھ بولنے کا انجام دوزخ ہی مسلمان کو اسکا خیال ضرور چاہیے جھوٹھ بولنے کو سچ بچانے خ أَبُو هُرَيْرَةَ اِنَّ
الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ رِضْوَانِ اللهِ لَا يُلْقِي لَهَا بَالًا يَرْفَعُهُ اللهُ بِهَا دَرَجَاتٍ وَاِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ
بِالْكَلِمَةِ مِنْ سَخَطِ اللهِ لَا يُلْقِي لَهَا بَالًا يَهْوِي بِهَا فِي نَارِ جَهَنَّمَ بخاری مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک بندہ
خدا کی رضامندی کی کوئی بات بول جاتا ہی اور دل مین اوسکو کوئی بڑی چیز نہین سمجھتا حالانکہ اوسی بات کے سبب سے خدا اوسکے درجے بلند کرتا ہی
اور مقرر بندہ خدا کی ناخوشی کی کوئی بات بول جاتا ہی اور دل مین اوسکو کچھہ بڑی بات نہین سمجھتا حالانکہ اوسی بات کے سبب سے دوزخ مین گر پڑتا ہی
ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آدمی بدون سوچے ہر ایک بات کو بکا نکرے م أَبُو سَعِيدٍ وَأَبُو هُرَيْرَةَ اِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ
بِالْكَلِمَةِ يَنْزِلُ بِهَا فِي النَّارِ أَبْعَدَ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ مسلم مین ابو سعید اور ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک
بندہ کوئی بات ایسی بولتا ہی کہ جسکے سبب سے دوزخ مین گر جاتا ہی اتنی دور سے بھی زیادہ جتنا مشرق اور مغرب مین فرق ہی ق أَبُو هُرَيْرَةَ
وَابْنُ عَبَّاسٍ اِنَّ الْعَيْنَ حَقٌّ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ اور عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نظر کی تاثیر
سچ مچ ہی ف یعنی بعضی نظر لگ جاتی ہی خدا نے اوسمین تاثیر رکھی ہی ق أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ اِنَّ الْغُلَامَ الَّذِي قَتَلَهُ الْخَضِرُ
طُبِعَ كَافِرًا وَلَوْ عَاشَ لَأَرْهَقَ أَبَوَيْهِ طُغْيَانًا وَكُفْرًا بخاری اور مسلم مین ابی بن کعبؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک
جس لڑکے کو خواجہ خضر نے مار ڈالا تھا وہ پیدایشی کافر تھا اور اگر جیتا رہتا تو اپنے ما باپ کو بلا مین ڈالتا کفر اور نافرمانی سے ف حضرت موسیٰ
اور خضر کا قصہ قرآن مین مذکور ہی اوسکی طرف حضرت نے اشارہ کیا یعنی خضر نے جو لڑکے کو بحکم خدا مارا تھا بدون حکمت نتھا ق اِبْنُ عُمَرَ اِنَّ
الْفِتْنَةَ هٰهُنَا مِنْ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ قال الصغاني مؤلف هذا الكتاب هذا الحديث
سَمِعْتُهُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَنَامِ قَالَهُ وَهُوَ يُشِيرُ اِلَى الْمَشْرِقِ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمرؓ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ فتنہ فساد ادھر ہی جہان سے شیطان کا سینگ یعنی آفتاب نکلتا ہی کہا حسن صغانی اس کتاب کے جمع کرنے والے نے
کہ مینے خواب مین یہ حدیث حضرت کی زبانی سنی اور حضرت اشارہ کرتے تھے پورب کی طرف ف اور حدیث مین آیا ہی کہ جب آفتاب
نکلتا ہی تو شیطان آ کے دو سینگ اوسمین لگا دیتا ہی تا کہ کافرون کا سجدہ اوسی کی طرف ہو سو حضرت نے پورب کی طرف اشارہ کیا یعنی
جو ملک مدینے سے پورب کی طرف ہین وہان بڑے بڑے فساد ہونگے یاجوج ماجوج دجال اوسی طرف سے نکلینگے خارجی اور رافضی بھی پورب
کی طرف سے نکلینگے یعنی عراق کے ملک سے م أَنَسٌ اِنَّ الْكَافِرَ اِذَا عَمِلَ حَسَنَةً أُطْعِمَ بِهَا طُعْمَةً مِنَ الدُّنْيَا وَأَمَّا الْمُؤْمِنُ
فَاِنَّ اللهَ يَدَّخِرُ لَهُ حَسَنَاتِهِ فِي الْآخِرَةِ وَيُعْقِبُهُ رِزْقًا فِي الدُّنْيَا عَلَى طَاعَتِهِ مسلم مین انسؓ سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ کافر جب کوئی نیک کام کرتا ہی تو اوسکے سبب سے دنیا مین کچھہ اوسکی روزی کی کشایش ہو جاتی ہی اور ایماندار کی نیکیون کو خدا
اوسکی آخرت کے واسطے جمع کر رکھتا ہی اور اوسکے بعد دنیا مین بھی روزی دیتا ہی اوسکی بندگی پر ف یعنی خدا کسیکی نیکی برباد
نہین کرتا وہ عادل ہی لیکن کافر کو تو آخرت مین کچھہ ثواب نہین تو اس واسطے اوسکا بدلا دنیا مین کر دیتا ہی اور ایماندار کا بدلا دونون
جہان مین خ اِبْنُ عُمَرَ وَأَبُو هُرَيْرَةَ اِنَّ الْكَرِيمَ ابْنَ الْكَرِيمِ ابْنِ الْكَرِيمِ ابْنِ الْكَرِيمِ يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ
بْنِ اِسْحٰقَ بْنِ اِبْرَاهِيمَ بخاری مین عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو خود کریم ہو اور اوسکا باپ بھی کریم دادا
بھی کریم پردادا بھی کریم ہو سو حضرت یوسف ہین حضرت یعقوب کے بیٹے حضرت اسحٰق کے پوتے حضرت ابراہیم کے پرپوتے ف یعنی سوا

یعنی اپنا بیت خدا کے روبرو کھڑے ہو کر زبان حال سے کہا کہ یہ مقام اوسکا ہی جو قطع برادری سے فریاد چاہے خدا نے فرمایا کہ ہان کیا تو اس بات سے
راضی نہین کہ مین اوس سے ملون جو تجھے ملے اور اوس سے کاٹون جو تجھے کاٹے قرابت نے کہا کہ اب راضی ہون پھر حضرت نے فرمایا کہ چاہو تو یہ بات
کی سند قرآن سے پڑھ لو خدا منافقون سے فرماتا ہی کہ اگر تم حاکم ہو تو زمین مین فساد کرو اور برادری کا حق نہ مانو یہ لوگ وے ہین کہ جن پر خدا نے لعنت
کی ہی پھر انکو بہرا کر دیا ہی حق بات کے سننے سے اور اندھا کیا ہی **ف** اس حدیث سے ثابت ہوا کہ رشتہ دارون سے سلوک کرنا فرض ہی جب سے کہ خدا نے
دنیا بنائی **هم عائشة ان الله خلق للجنة اهلا خلقهم لها وهم في اصلاب آبائهم وخلق للنار**
اهلا خلقهم لها وهم في اصلاب آبائهم مسلم مین حضرت عائشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ خدا نے بہشت کے
واسطے لوگ بنائے اوس وقت سے اونکو بہشتی ٹھہرایا جب کہ وے اپنے باپون کی پشت مین تھے اور دوزخ کے واسطے لوگ بنائے اوس وقت سے اونکو دوزخی ٹھہرایا
جب کہ وے اپنے باپون کی پشت مین تھے **ف** یعنی روز ازل مین بہشتی اور دوزخی خدا کے نزدیک مقرر ہو چکے تقدیر پر مسلمان ایمان لاوے اوسکے بھید کو
دنیا مین تلاش نکرے آخرت مین اسکی وجہ معلوم ہو گی دنیا شب تاریک ہی اندھیرے مین کچھ نظر نہین آتا **ق ابو سعيد ان الله خير**
عبدا بين الدنيا وبين ما عنده فاختار ذلك العبد ما عند الله بخاری اور مسلم مین ابو سعید رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
کہ مقرر خدا نے مختار کیا اپنے بندے کو دنیا اور آخرت مین سو اوس بندے نے آخرت کو اختیار کیا **ف** ابو سعید رض سے پوری روایت بخاری اور مسلم مین یہ ہی
کہ ایکبار حضرت نے خطبہ پڑھا اور یہ حدیث فرمائی تو ابو بکر صدیق رض رونے لگے ہمکو تعجب آیا اونکے رونے سے کہ یہ رونے کا کون مقام تھا جب حضرت کا
انتقال ہوا تب ہم اوسکا مطلب سمجھے یعنی حضرت نے اپنی موت کی خبر دی تھی اصحاب مین سوا صدیق اکبر رض کے کوئی اس بھید کو نہ سمجھا ہم سب سے زیادہ وہ
عالم تھے جب صدیق رض روئے تب حضرت نے فرمایا کہ ای ابو بکر مت رو سب سے زیادہ رفاقت اور مال کی راہ سے تیرا مجھپر احسان ہی اگر خدا کے سوا جانی دوستی
مین کسی اور سے کرتا تو تجھی سے کرتا لیکن ہمارے تیرے اسلام کی برادری اور محبت ہی **م عائشة ان الله رفيق يحب الرفق ويعطي**
على الرفق ما لا يعطي على العنف وما لا يعطي على ما سواه مسلم مین حضرت عائشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا
نرمی کا پیار کرنے والا ہی اور نرمی کو بہت پسند رکھتا ہی اور جو نرمی پر عطا کرتا ہی وہ سختی پر نہین دیتا بلکہ جو نرمی پر اوسکی عطا ہی سو اوسکے سوا کسی پر نہین
هم ثوبان ان الله زوى لي الارض فرأيت مشارقها ومغاربها وسيبلغ ملك امتي ما زوي لي منها
مسلم مین ثوبان رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک خدا نے میرے واسطے زمین کو لپیٹ دیا یعنی سب زمین کو سمیٹ کر میرے سامنے کر دیا سو مینے زمین کا
پورب پچھم یعنی جہان آفتاب نکلتا ہی اور ڈوبتا ہی دیکھ لیا تو جہان تک مینے دیکھا ہی وہان تک میری امت کی بادشاہت پہنچے گی **ف**
مدینے مین جنگ خندق جب ہوئی تو ایک روز نہایت سخت لڑائی ہوئی عصر کی نماز قضا ہو گئی حضرت کو بڑا رنج ہوا تب خدا نے وہان تک زمین کو
جہان تک اسلام پہونچنا مقدر تھا دکھلا دی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی حضرت کا معجزہ عظیم الشان ہی کہ فتوح اسلام کی آیندہ خبر دی سو
اوسی طرح بلا تفاوت واقع ہوئی **هم جابر بن سمرة ان الله سمى المدينة طابة** مسلم مین جابر بن سمرہ رض سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا نے مدینے کا نام طابہ رکھا یعنی پاک ہی اوسمین ناپاکی نہین **ف** ایک گنوار مسلمان ہوا پھر جب بیمار پڑا تو مرتد ہو کر
مدینے سے نکل گیا تب حضرت نے فرمایا کہ مدینہ پاک ہی ناپاک کو رہنے نہین دیتا **ق انس ان الله عن تعذيب هذا نفسه لغني** بخاری
اور مسلم مین انس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشبہہ خدا اسکی تکلیف دینے سے بے پروا ہی **ف** حضرت نے ایکبار دیکھا کہ ایک بڈھا اپنے دو
بیٹون کے کندھون پر ہاتھ رکھے گھسٹتا چلا جاتا ہی حضرت نے پوچھا کہ یہ اس طرح کیون رنج اوٹھاتا ہی معلوم ہوا کہ اوسنے پیادہ حج کرنے کی

کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ جو جو خطرے اور خیال دل میں آتے ہیں سو خدا نے اوسکے گناہ میری امت سے معاف کر دیے جب تک اوسکو نہ بولے یا اوسپر
عمل نہ کرے **ف** یعنی جس برے کام کا خطرہ دل میں آوے سو معاف ہے اور اگر اوسکو مونہہ سے نکالا یا ویسا کام کیا تو گناہ ثابت ہوا
م أبو الدرداء إنّ الله جزّأ القرآن ثلاثة أجزاء فجعل قل هو الله أحد جزءًا من أجزاء القرآن مسلم میں
ابو درداء رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر خدا نے قرآن کو تین ٹکڑے کیا ہے سو قل ہو اللہ احد کو قرآن کے حصوں سے ایک حصہ ٹھہرایا **ف**
تمام قرآن کا مطلب تین قسم ہے ایک قسم میں خدا کی وحدانیت اور اوسکی صفات ہیں دوسری قسم میں قصے ہیں تیسری قسم میں حلال اور حرام کے
حکم ہیں اس حساب سے قل ہو اللہ احد تہائی قرآن کا ٹھہرا کہ اوسمیں توحید اور صفات الٰہی کا بیان ہے **ق** أبو هريرة إنّ الله حبس عن
مكة الفيل وسلّط عليها رسوله والمؤمنين وإنها لم تحلّ لأحد كان قبلي وإنها أحلّت لي ساعة من
نهار وإنها لا تحلّ لأحد بعدي فلا ينفّر صيدها ولا يختلى شوكها ولا تحلّ ساقطتها إلا لمنشد
ومن قتل له قتيل فهو بخير النظرين إمّا أن يفدى وإمّا أن يقيد فقال العباس إلا الإذخر
يا رسول الله فإنا نجعله في قبورنا وبيوتنا فقال إلا الإذخر فقام أبو شاه رجل من أهل اليمن فقال
اكتبوا لي يا رسول الله فقال اكتبوا لأبي شاه بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بے شبہہ خدا نے مکے سے
ہاتھی والوں کو روکا تھا اور اپنے رسول اور مسلمانوں کو اوسپر غالب کیا اور مقرر مجھسے پہلے کسیکو مکے میں لڑنا حلال نہیں ہوا صرف میرے واسطے
ایک ساعت بھر حلال ہوا اور بیشک میرے بعد قیامت تک کسی پر نہ حلال ہوگا سو اسکا شکاری جانور نہ ہانکا جاوے اور اوسکا درخت نہ کاٹا جاوے
اور اوسکی گری پڑی چیز کسیکو لینا درست نہیں مگر اوسکو جو ڈھونڈھکے مالک کو پہنچا دیوے اور جسکا کوئی آدمی مارا جاوے وہ دو باتوں میں سے
ایک بات جو بہتر جانے سو اختیار کرے یا تو خون بہا قاتل سے لیوے یا خون کے بدلے خون لیوے پھر حضرت کے چچا عباس رضی نے کہا کہ یا رسول اللہ مگر اذخر کی
گھاس کاٹنے کی اجازت دیجیے اس واسطے کہ ہم مکے والے لوگ اوس گھاس کو قبروں میں اور اپنی چھتوں پر ڈالتے ہیں سو حضرت نے فرمایا مگر اذخر کاٹنا
درست ہے سو ایک مرد ابو شاہ نام یمن کا رہنے والا کھڑا ہوا پھر اوسنے کہا کہ یہ سب کلم مجکو لکھوا دیجیے یا رسول اللہ حضرت نے فرمایا لکھ دو ابو شاہ
کے واسطے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حدیثوں کا کتاب میں لکھنا درست ہے بلکہ سنت ہے **م** أبو سعيد إنّ الله حرّم الخمر فمن أدركته
هذه الآية وعنده منها شيء فلا يشرب ولا يبع مسلم میں ابو سعید رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک خدا نے شراب کو
حرام کیا سو جسکو یہ شراب کی حرمت کی آیت پہونچ گئی ہو اور اوسکی کچھ شراب باقی ہو سو اوسکو نہ پیوے اور نہ بیچے **ف** جب شراب کی حرمت میں آیت
اوتری تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی **م** عائشة إنّ الله خلق الجنة وخلق النار فخلق لهذه أهلاً ولهذه أهلاً
مسلم میں حضرت عائشہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر خدا نے بہشت پیدا کی اور دوزخ پیدا کی پھر اسکے واسطے بھی لوگ بنائے اور اوسکے واسطے بھی
ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بہشت اور دوزخ پیدا ہو چکیں ہیں اور یہی مذہب ہے اہل سنت کا **ق** أبو هريرة إنّ الله خلق
الخلق حتى إذا فرغ منهم قامت الرحم فقالت هذا مقام العائذ من القطيعة قال نعم أما ترضين
أن أصل من وصلك وأقطع من قطعك قالت بلى ثم قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اقرؤا إن
شئتم فهل عسيتم إن تولّيتم أن تفسدوا في الأرض وتقطّعوا أرحامكم أولئك الذين لعنهم الله فأصمّهم وأعمى
أبصارهم بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ خدا نے خلق کو بنایا پھر جب اونکے بنانے سے فراغت پائی تو آدمیوں کی قرابت

شفرته ولیرح ذبیحته مسلم مین شداد بن اوس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر خدا نے احسان کرنا فرض کیا ہی ہر چیز پر سو تم جو قتل کرو تو اچھی طرح قتل کیا کرو یعنی اگر خون کے بدلے خون کرو تو جلدی فراغت کرو ترسا ترسا مت مارو اور جب کسی جانور کو ذبح کیا چاہو تو اچھی طرح ذبح کرو اور چاہیے کہ اپنی چھری کو تیز کر لیا کرو اور چاہیے کہ راحت پہنچاؤ حلال کرنے کے جانور کو **ف** یعنی خدا نے ہر چیز کے ساتھ احسان کرنا فرض کیا ہی یہان تک کہ قتل اور ذبح مین بھی احسان چاہیے کہ جلد فراغت کر ڈالے اور چھری کو پہلے تیز کر لیوے تا کہ زیادہ تکلیف نہو **ق** ابو هريرة ان الله كتب على ابن آدم حظه من الزنا ادرك ذلك لا محالة فزنا العين النظر وزنا اللسان النطق والنفس تمنى وتشتهي والفرج يصدق ذلك او يكذبه بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ خدا نے آدمی کے واسطے حرام کاری کا حصہ مقرر کیا ہی ضرور اوسکو پہونچیگا سو آنکھ کی حرام کاری بیگانی عورت کو دیکھنا اور زبان کی حرام کاری اوس سے شہوت سے بات کرنا اور جی حرام کاری کی آرزو کرتا ہی اور چاہا کرتا ہی اور شرمگاہ کبھی اوسکو سچا کر دیتی ہی اگر نفس نے بھی حرام کاری کی یا کبھی اوسکو جھوٹا کرتی ہی جو اوسنے حرام کاری نکی **ف** شہوت سے دیکھنے اور بات کرنے کو اس واسطے زنا فرمایا کہ یہ زنا کا وسیلہ اور سبب ہین **م** عائشة ان الله لا يحب الفحش والتفحش مسلم مین حضرت عائشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک خدا کو نہین بہاتا گالی بکنا اور گالی کا جواب زیادہ کر کے دینا **ف** حضرت عائشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت کے پاس یہودی آئے سو حضرت سے السلام علیکم کے بدلے زبان دبا کے السام علیک کہا یعنی تجہپر مری آئے حضرت عائشہ رض نے غصے ہو کر اون سے کہا کہ السام علیکم واللعنة یعنی تم پر مری آئے اور لعنت پڑے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی تمنے گالی کے بدلے کیون گالی دی اور بڑھ کے لعنت کیون کی خدا کو یہ پسند نہین آتا **ق** عبد الله بن عمرو ان الله لا يقبض العلم انتزاعا ينتزعه من الناس ولكن يقبض العلم بقبض العلماء حتى اذا لم يترك عالما اتخذ الناس رؤساء جهالا فسئلوا فافتوا بغير علم فضلوا واضلوا بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمرو رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا علم کو اس طرح نہ اوٹھا لیگا کہ لوگون سے علم نکال کے کھینچ کر لیکن علم اوٹھا ویگا عالمون کو اوٹھا کر یہان تک کہ جب کسی عالم دیندار کو نہ چھوڑیگا تو لوگ جاہلون کو عالم اور پیر مرشد ٹھہراوینگے پھر وہی پوچھے جاوینگے یعنی اونہین جاہلون سے لوگ مسئلہ پوچھینگے سو وے فتوی دینگے مسئلہ بتاوینگے بے علمی اور نادانی سے سو آپ گمراہ ہوئے اور اورون کو گمراہ کیا **م** ابو موسى الاشعري ان الله لا ينام ولا ينبغي له ان ينام يخفض القسط ويرفعه ويرفع اليه عمل الليل قبل عمل النهار وعمل النهار قبل عمل الليل حجابه النور لو كشفه لاحرقت سبحات وجهه ما انتهى اليه بصره من خلقه مسلم مین ابو موسی رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بے شبہ خدا نہین سوتا ہی اور اوسکی شان کے مناسب بھی نہین سونا جھکاتا ہی ترازو کو اور اوٹھاتا ہی یعنی بندون کے عمل تولتا ہی بعضے قبول کرتا ہی بعضے رد کرتا ہی یا روزی کم زیادہ کرتا ہی اوٹھ جاتے ہین اوسکی طرف رات کے کام دن کے کامون سے پہلے اور دن کے کام رات کے کامون سے پہلے خدا کا پردہ نور ہی اگر اوس پردے کو اوٹھا دے تو اوسکی ذات پاک کی روشنیان جلا دیوین ساری خلق کو جہان تک خدا کی نظر کام کرے یعنی تمام عالم کو **ف** اس حدیث مین خدا کے علم اور اوسکی عظمت اور جلال کا بیان ہی **م** ابی هريرة ان الله لا ينظر الى صوركم واموالكم ولكن ينظر الى قلوبكم واعمالكم مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر خدا تمہاری صورتون اور تمہارے مالون کو نہین دیکھتا ہی لیکن تمہارے دلون اور کامون کو

تنہا وہ تھی جب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اوس نے جو اپنی ذات کو تکلیف مین ڈالا خدا کو اسکی حاجت نہین یعنی جو پیادہ نہ چل سکے اگرچہ نذر
کی ہو تو سوار ہو لیوے خ اَبُوْ قَتَادَةَ الْحَارِثُ بْنُ رِبْعِيٍّ اِنَّ اللهَ قَبَضَ اَرْوَاحَكُمْ حِيْنَ شَاءَ وَرَدَّهَا عَلَيْكُمْ
حِيْنَ شَاءَ يَا بِلَالُ قُمْ فَاَذِّنِ النَّاسَ بِالصَّلٰوةِ بخاری مین ابو قتادہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر خدا نے بند کر رکھا
تمھاری جانون کو جب چاہا اور چھوڑ دیا جب چاہا ای بلال اوٹھ اور لوگون کو خبر کر دے نماز کی یعنی اذان کہہ ف ایکبار حضرت نے رات کو
سفر کیا جب تھوڑی رات رہی تو صحابہ نے عرض کی کہ اگر حضرت ٹھہر جاوین تو لوگ تھوڑا سو لیوین حضرت نے فرمایا کہ کہین نماز قضا نہو جاوے تب بلال نے
کہا کہ یا رسول اللہ مین جاگتا رہونگا نماز کے وقت جگا دونگا پھر لوگ سو گئے بلال پہلے جاگا کیے جب نیند کا بہت غلبہ ہوا تو کجاوے کو ٹیکت
دیکر بیٹھ گئے پھر سو گئے سب کی فجر کی نماز قضا ہو گئی جب دھوپ نکلی تو حضرت پہلے سب سے جاگے پھر فرمایا کہ ای بلال کدھر گیا جو تو نے کہا تھا بلال نے عرض کی کہ
یا رسول اللہ ایسی نیند مجکو کبھی نہین آئی مین ناچار ہون پھر حضرت نے فرمایا کہ یہان سے اٹھو یہ شیطان کا مقام ہے کہ سب غافل ہو گئے پھر آگے بڑھ کے قضا
نماز جماعت سے پڑھی اس رات کو لیلة التعریس کہتے ہین م عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو اِنَّ اللهَ قَدْ بَرَّأَهَا مِنْ ذٰلِكَ يَعْنِيْ اَسْمَاءَ
بِنْتَ عُمَيْسٍ اِمْرَأَةَ اَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ مسلم مین عبد اللہ بن عمرو رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک خدا نے اوسکو پاک
کیا ہے اوس سے یہ حدیث اسماء کے حق مین فرمائی جو ابو بکر رضی اللہ عنہ کی بی بی تھین ف ایکبار صدیق اکبر رض اپنے گھر مین گئے دیکھا کہ چند
بنی ہاشم بی بی کے پاس بیٹھے ہین صدیق رض کو برا معلوم ہوا یہ حال حضرت سے کہا تب حضرت نے فرمایا کہ اسماء کو خدا نے بدکاری سے پاک کیا ہے یہ حدیث
اوس وقت کی ہے جب عورتون کو پردے کا حکم نہوا تھا اسماء پہلے جعفر طیار کے نکاح مین تھین جب وے شہید ہوئے تو صدیق رض کے نکاح مین آئین
پھر اونکے بعد علی مرتضی رض کے نکاح مین آئین ق زَيْدُ بْنُ اَرْقَمَ اِنَّ اللهَ قَدْ صَدَّقَكَ قَالَهُ لَهُ حِيْنَ نَزَلَتْ سُوْرَةُ
الْمُنَافِقِيْنَ وَقَدْ كَانَ اَخْبَرَ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَوْلِ عَبْدِ اللهِ بْنِ اُبَيٍّ لَا تُنْفِقُوْا عَلٰى مَنْ عِنْدَ
رَسُوْلِ اللهِ حَتّٰى يَنْفَضُّوْا وَقَوْلِهِ لَئِنْ رَجَعْنَا اِلَى الْمَدِيْنَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْاَعَزُّ مِنْهَا الْاَذَلَّ بخاری اور مسلم مین زید بن
ارقم رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر خدا نے تجکو سچا کیا یہ حضرت نے زید بن ارقم سے فرمایا جب سورہ منافقین اوتری اور زید بن ارقم
نے حضرت کو خبر دی تھی کہ عبد اللہ بن ابی منافق ہے لوگون سے کہتا تھا کہ حضرت کے ساتھیون کو خرچ نہ دو تاکہ پھوٹ پھٹک جاوین اور کہتا تھا
کہ ہم جب مدینے کو پلٹ جاوینگے تو عزت والا ذلیل کو نکال دیگا عزت والا اپنے تئین کہا اور ذلیل حضرت کو ف زید بن ارقم سے روایت ہے
کہ بنی مصطلق ایک کافرون کا قوم تھا حضرت اون سے لڑنے کو گئے وہان پانی پر ملے اور مدینے والے لوگون سے جھگڑا ہوا عبد اللہ بن ابی
منافق تھا مدینے کا سردار وہ مکے والون پر بہت غصے ہوا اور کہنے لگا کہ تمھاری وہی مثل ہے کہ کتے کو پال تو تجکو کاٹ کھاوے
اور اپنے لوگون سے کہا کہ محمد صلعم کے ساتھیون کو کھانا پانی نہ دو تاکہ وے بھاگ جاوین اور کہا کہ اگر اب ہم مدینے کو پھر جاوینگے تو حضرت کو
نکال دینگے زید بن ارقم کہتے ہین کہ مینے یہ خبر حضرت کو سنائی عمر فاروق رض نے کہا کہ یا حضرت اگر حکم ہو تو مین اوس منافق کی گردن اڑا دون
حضرت نے فرمایا کہ مین نہین چاہتا کہ لوگ کہین کہ محمد صلعم اپنے ساتھیون کو مار ڈالتے ہین پھر عبد اللہ بن ابی اور اوسکے یارون نے حضرت کے سامنے
قسم کھائی کہ ہمنے یہ نہین کہا حضرت نے اونکو سچا جانا مجکو جھوٹا جانا اس بات کا مجکو نہایت رنج ہوا پھر جب ہم مدینے مین پہنچے تو خدا نے سورہ منافقین
اوتاری اور وہ سب حال اوسمین مفصل بیان کیا پھر حضرت نے مجکو بلایا اور یہ حدیث فرمائی م شَدَّادُ بْنُ اَوْسٍ اِنَّ اللهَ كَتَبَ
الْاِحْسَانَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ فَاِذَا قَتَلْتُمْ فَاَحْسِنُوا الْقِتْلَةَ وَاِذَا ذَبَحْتُمْ فَاَحْسِنُوا الذَّبْحَ وَلْيُحِدَّ اَحَدُكُمْ

مِنْ رِجَالِهِنَّ وَيُرْوٰى يَضْحَكُ اللّٰهُ اِلٰى رَجُلَيْنِ يَقْتُلُ اَحَدُهُمَا صَاحِبَهٗ ثُمَّ يَدْخُلَانِ الْجَنَّةَ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر خدا راضی ہوتا ہی دو مردون سے کہ ان مین سے ایک اپنے ساتھی کو مار ڈالے پھر دونون بہشت مین جاوین اور ایک روایت مین
بجای یضحک کے یضحک اللّٰہ الی رجلین آیا ہی مطلب دونون عبارت کا ایک ہی ف اصحاب نے پوچھا یا حضرت یہ کیونکر ہوگا کہ قاتل اور مقتول
دونون بہشتی ہون حضرت نے فرمایا کہ کافر مسلمان کو مارے پھر وہ کافر توبہ کرکے مسلمان ہووے پھر خدا کی راہ مین مارا جاوے تو وہ دونون بہشتی ہونگے
ق ابو موسیٰ اِنَّ اللّٰهَ لَيُمْلِيْ لِلظَّالِمِ فَاِذَا اَخَذَهٗ لَمْ يُفْلِتْهُ ثُمَّ قَرَأَ وَكَذٰلِكَ اَخْذُ رَبِّكَ اِذَا اَخَذَ الْقُرٰى
وَهِيَ ظَالِمَةٌ اِنَّ اَخْذَهٗ اَلِيْمٌ شَدِيْدٌ بخاری اور مسلم مین ابو موسیٰ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر خدا ظالم کو فرصت اور ڈھیل دیا کرتا ہی
پھر جب اوسکو پکڑتا ہی تو نہین چھوڑتا پھر حضرت نے اس حدیث کی سند قرآن کی آیت پڑھی یعنی خدا فرماتا ہی کہ اسی طرح تیرے رب کی پکڑ ہی جب ظالم بستیون کے
لوگون کو پکڑا بیشک اوسکی پکڑ سخت دردناک ہی ف یعنی ظالم کو خدا فرصت دیتا ہی تاکہ اور بھی ظلم ثابت ہو یا کہ سمجھے اور توبہ کرے اور جب اوسے
پکڑا پھر نہین چھوڑتا آخرت کا عذاب تو ہوتا ہی پر دنیا مین بھی خاک سیاہ ہو جاتا ہی ق جابر اِنَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ حَرَّمَ بَيْعَ الْخَمْرِ
وَالْمَيْتَةِ وَالْخِنْزِيْرِ وَالْاَصْنَامِ قَالَهٗ عَامَ الْفَتْحِ وَهُوَ بِمَكَّةَ بخاری اور مسلم مین جابر رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ
مقرر خدا اور اوسکے رسول نے حرام کیا شراب اور مردار اور سور اور بتون کا بیچنا یہ حدیث مکے مین فرمائی جس سال مکہ فتح ہوا یعنی آٹھوین سال
ہجری کے ق ابو ہریرۃ اِنَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ يُصَدِّقَانِكُمْ وَيَعْذِرَانِكُمْ قَالَهٗ لِلْاَنْصَارِ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا انصاری اصحاب سے کہ مقرر خدا اور اوسکا رسول تمکو سچا جانتے ہین اور تمھارا عذر قبول کرتے ہین ف
جب مکہ فتح ہوا تو حضرت نے فرمایا کہ جو ابو سفیان کے گھر گیا اوسکو پناہ ہی تو بعضے انصاریون نے کہا کہ حضرت کو اپنے وطنی برادرون کی محبت
غالب ہوئی ہی خدا نے حضرت کو اس بات سے آگاہ کیا تب حضرت نے انصاریون کو بلایا اور فرمایا کہ تم کہتے ہو کہ مجکو برادرون کی محبت غالب ہوئی ہی
مین خدا کا بندہ ہون اور اوسکا رسول اپنا وطن چھوڑکر مین تمھاری بستی مین گیا میری زندگی تمھاری زندگی کے ساتھ ہی میری موت تمھاری
موت کے ساتھ ہی انصاریون نے عرض کی یا رسول اللہ قسم ہی خدا کی کہ ہماری تو بات طعنے کی راہ سے نہ تھی فقط ہمکو یہی خوف ہوا کہ کہین حضرت ہماری
بستی بیچ چھوڑکر مکے مین نہ رہ جاوین اب ہماری خاطر جمع ہوئی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی تم سچ کہتے ہو تمھاری بات مین بناوٹ نہین
ھ ابو موسیٰ اِنَّ اللّٰهَ يَبْسُطُ يَدَهٗ بِاللَّيْلِ لِيَتُوْبَ مُسِيْءُ النَّهَارِ وَيَبْسُطُ يَدَهٗ بِالنَّهَارِ لِيَتُوْبَ مُسِيْءُ اللَّيْلِ حَتّٰى تَطْلُعَ
الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا مسلم مین ابو موسیٰ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ خدا اپنی رحمت کا ہاتھ رات کو پھیلاتا ہی تاکہ دن کا بدکار توبہ کرے
اور دن کو اپنی رحمت کا ہاتھ پھیلاتا ہی تاکہ رات کا بدکار توبہ کرے یہان تک کہ سورج پچھم سے نکلے ف یعنی جب تک سورج مغرب کی طرف سے
نہین نکلتا تو دروازہ توبہ کا کھلا ہی رات دن جس وقت چاہے توبہ کرے ھ ابو ہریرۃ اِنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُ رِيْحًا مِّنَ الْيَمَنِ اَلْيَنَ مِنَ
الْحَرِيْرِ فَلَا تَدَعُ اَحَدًا فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ حَبَّةٍ وَيُرْوٰى ذَرَّةٍ مِّنَ الْاِيْمَانِ اِلَّا قَبَضَتْهُ مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ خدا چلاویگا ہوا کو یمن کے ملک سے ریشم سے بھی زیادہ نرم سو جسکے دل مین دانہ برابر بھی ایمان ہوگا اور ایک روایت مین
ذرہ برابر بھی ایمان ہوگا اوسکو نچھوڑیگی نہ مارے یعنی سب ایماندار مر جاوینگے ف یہ قیامت کے قریب ہوگا چنانچہ اور حدیث مین آیا ہی
کہ قیامت بدکار کافرون پر قائم ہوگی اوس وقت ایماندار کوئی نہوگا ق عائشۃ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الرِّفْقَ فِي الْاَمْرِ كُلِّهٖ بخاری
اور مسلم مین حضرت عائشہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا کو نرمی پسند آتی ہی ہر کام مین ف اس حدیث کا قصہ اگلی حدیث مین

دیکھتا ہی ف یعنی بدون صفائی دل اور خالص نیت کے ظاہر کی صفائی کا کچھہ اعتبار نہین اس حدیث مین تقوی کا اعلیٰ درجہ کے
مضمون بھرے ہین آدمی غور کرے تو بوجھے ھ ابو ہریرۃ ان اللہ لا ینظر الی من یجر ازارہ بطرا مسلم مین ابو ہریرہ رض سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر خدا نظر رحمت سے نہین دیکھتا اوسکی طرف جو اپنی ازار کو غرور سے لٹکا کے کھینچتا جاتا ہی ف یعنی جسنے
غرور سے پاجامہ یا ازار یعنی تہ بند ٹخنے سے نیچے لٹکایا وہ خدا کی رحمت سے دور ہوا یا پاجامہ نیچا کرنا خواہ غرور سے ہو خواہ بے غرور حرام ہی چنانچہ
دوسری حدیث مین صاف آیا ہی خ ابو ہریرۃ ان اللہ لما قضی الخلق کتب عندہ فوق عرشہ ان رحمتی
سبقت غضبی بخاری مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر جب خدا نے خلق کو پیدا کیا عرش پر اپنے پاس لکھہ رکھا کہ مقرر
میری رحمت آگے بڑھ گئی میرے غصے پر ف یعنی غصے سے خدا کی رحمت زیادہ ہی اسی سبب سے کافرون اور گنہگارون کو جلد نہین پکڑتا او
عذاب مین شتابی نہین کرتا گناہ دیکھتا ہی اور پردہ ڈالتا ہی روزی بند نہین کرتا ق عائشۃ ان اللہ لم یامرنا ان نکسو
الحجارۃ والطین بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ خدا نے ہمکو اسکا حکم نہین کیا کہ ہم پتھر اور مٹی کو
کپڑا پہناوین ف حضرت عائشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت ایکبار لڑائی کو تشریف لیگئے اور مینے دروازے کو کپڑے سے منڈھا جب
حضرت تشریف لائے تو اوسکو حضرت نے پھاڑ ڈالا پھر یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ قبرون پر چادر ڈالنا اور اوسکے گرد فرش کرنا
شریعت محمدی مین بہتر نہین ھ عائشۃ ان اللہ لم یبعثنی معنتا ولکن بعثنی معلما میسرا مسلم مین حضرت عائشہ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا نے مجکو نہین بھیجا ہی سختی کرنے والا ولیکن مجکو بھیجا ہی سکھانے والا آسانی کرنے والا ف ایکبار حضرت کے ازواج طاہرات نے
نان نفقہ فراغت کے ساتھ مانگا تب آیت اوتری ازواج کو حکم ہوا کہ یا دنیا قبول کرین یا آخرت اور اللہ اور اوسکے رسول کو تب پہلے حضرت نے
عائشہ صدیقہ رض سے یہ پیغام کہا اور فرمایا کہ جواب مین جلدی نکرو اپنے ماباپ سے صلاح لیلو عائشہ صدیقہ رض نے عرض کی یا رسول اللہ آپکے
مقدمے مین ماباپ کے پوچھنے کی کیا حاجت ہی مینے دنیا کو چھوڑا اور اللہ اور رسول اور آخرت کو قبول کیا لیکن عرض یہ ہی کہ اور ازواج سے
اسکی خبر نکیجیے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی میرا کام تو یہی ہی کہ مین آسانی سے سکھلاؤن اور سختی نکرون جو بی بی مجھہ سے پوچھے گی کہ
عائشہ نے قبول کیا مین بتلا دونگا تاکہ وہ بھی قبول کرے ھ ابن مسعود ان اللہ لم یہلک قوما او یعذب قوما
فیجعل لھم نسلا وان القردۃ والخنازیر کانت قبل ذلک مسلم مین عبد اللہ بن مسعود رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
کہ خدا نے جس قوم کو مٹایا یا عذاب کیا پھر اونکی نسل کو باقی نہین رکھا اور البتہ بندر اور سور اس سے آگے بھی تھے ف ایک شخص نے
پوچھا کہ اگلی امت کو خدا نے بندر اور سور کر ڈالا تھا یہ بندر اور سور کیا اونھین کی اولاد ہین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی خ ابو ہریرۃ
والنعمان بن مقرن ان اللہ لیؤید ھذا الدین بالرجل الفاجر بخاری مین ابو ہریرہ اور نعمان بن مقرن رض سے روایت ہی
کہ حضرت نے ایکبار فرمایا کہ مقرر خدا اس دین کی مدد گنہگار آدمی سے کرتا ہی ف حنین کی لڑائی مین ایک شخص کافرون سے خوب لڑا پھر جب اوسکے
زخمون مین بہت درد ہوا تو اپنا پیٹ مارکے مرگیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور جو بادشاہ کہ نام اور طمع دنیا کے واسطے ملک فتح کرتے ہین
یا فقیر اور عالم جو اپنی نمود کے واسطے خلق کو وعظ اور نصیحت کرتے ہین اونکے حق مین بھی اس حدیث کو سمجھا چاہیے م انس ان اللہ لیرضی عن العبد
ان یاکل الاکلۃ فیحمدہ علیھا او یشرب الشربۃ فیحمدہ علیھا مسلم مین انس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر
خدا بہت خوش ہوتا ہی اوس بندے سے کہ جب کچھہ کھانا کھاوے تو الحمد للہ کہے اور جب کچھہ پیوے تو الحمد للہ کہے ق ابو ہریرۃ ان اللہ لیضحک

اور بعضون کو اسی سے گرا دیتا ہی **ف** یعنی جن لوگون نے قرآن کو پڑھا اور اوسپر عمل کیا اونکا مرتبہ بلند ہوا اور جن لوگون نے اوسپر
عمل نکیا وے قدر ہوئے **ھ** ہشام بن حکیم بن حزام ان اللہ یعذب الذین یعذبون الناس فی الدنیا مسلم مین
ہشام بن حکیم رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر خدا عذاب کریگا اون پر جو لوگون پر عذاب ناحق کرتے ہین دنیا مین **ق**
ابو سعید ان اللہ یقول لاہل الجنۃ یا اہل الجنۃ فیقولون لبیک ربنا وسعدیک والخیر فی یدیک فیقول
ہل رضیتم فیقولون وما لنا لا نرضی یا رب وقد اعطیتنا ما لم تعط احدا من خلقک فیقول الا
اعطیکم افضل من ذلک فیقولون یا رب وای شیء افضل من ذلک فیقول احل علیکم رضوانی
فلا اسخط علیکم بعدہ ابدا بخاری اور مسلم مین ابو سعید رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ خدا فرماویگا بہشتی لوگون کو
ای بہشتیو سو وے کہینگے ای رب ہم حاضر ہین خدمت مین اور سب بھلائی تیرے قابو مین ہی پھر خدا فرماویگا کہ کیا تم راضی ہوئے سو وے کہینگے
کیون نہ ہم راضی ہون ای رب اور تو نے ہمکو اتنا کچھ دیا ہی کہ کسیکو نہیں دیا پھر خدا فرماویگا کہ بھلا ہم تمکو اس سے بھی عمدہ کوئی چیز دیوین سو وے کہینگے
ای رب بہشت سے زیادہ کون چیز عمدہ ہی پھر خدا فرماویگا اب میں نے اوتاری تمپر اپنی رضامندی سو اسکے بعد مین تم پر کبھی غصہ نکرونگا
ف معلوم ہوا کہ بہشت کی سب نعمتون سے عمدہ خدا کی رضامندی ہی جو سب نعمتون کے بعد ملیگی **ھ** ابن عباس ان الذی
حرم شربہا حرم بیعہا یعنی الخمر مسلم مین عبد اللہ بن عباس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر جسنے اوسکا پینا حرام کیا اوسی نے
اوسکا بیچنا بھی حرام کیا یعنی شراب کا **ف** ایک شخص حضرت کے واسطے مشک بھر شراب لایا حضرت نے فرمایا کہ کیا تجکو معلوم نہیں کہ شراب
حرام ہی اوسنے کہا کہ مین اس واسطے لایا ہون کہ آپ اسکو بیچ لیوین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی **ق** ام سلمۃ ان الذی یشرب
فی اناء الفضۃ فانما یجرجر فی بطنہ نار جہنم بخاری اور مسلم مین حضرت ام سلمہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر
جو پیتا ہی چاندی کے برتن مین وہ اپنے پیٹ مین جہنم کی آگ غٹ غٹ کرکے ڈالتا ہی **ھ** ابو الدرداء ان اللعانین لا یکونون
شہداء ولا شفعاء یوم القیمۃ مسلم مین ابو درداء رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر بہت لعنت کرنے والے قیامت کے دن
نہ گواہون مین ہونگے نہ سفارش کرنے والون مین **ف** مسلمان پر لعنت کرنا نام لیکر کسیطرح درست نہیں سو جن لوگون کی عادت
پڑ گئی لعنت کرنے کی اونکی گواہی اور سفارش قیامت مین معتبر نہوگی اس واسطے کہ جب آدمی کی خو لعنت کرنے کی ہوئی تو وہ فاسق ہوا اور
فاسق کی گواہی درست نہین اور سفارش کرنے کو رحمت درکار ہی سو ان مین رحمت کہان انکو لعنت کی عادت پڑی **ق** انس ان
المؤمن اذا کان فی الصلوۃ فانما یناجی ربہ فلا یبزقن بین یدیہ ولا عن یمینہ ولکن عن یسارہ
تحت قدمہ بخاری اور مسلم مین انس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ مسلمان جب نماز مین ہوتا ہی تو اپنے رب سے بات چیت کرتا ہی
سو نہ تھوکے اپنے آگے اور نہ اپنے داہنے لیکن اپنے بائین طرف پیر کے نیچے تھوکے **ف** اول تو نماز مین تھوکنا مناسب نہین اور
اگر تھوک آجاوے تو آگے نہ تھوکے اس واسطے کہ قبلہ ہی اور داہنے فرشتہ ہی تو بائین قدم کے نیچے تھوکے اگر جنگل مین ہو اور اگر مسجد مین ہو یا بائین
طرف اور نمازی کھڑا ہو تو اپنے کپڑے مین تھوک لے **ق** ابو ہریرۃ ان المؤمن لا ینجس بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رض سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر مسلمان ناپاک نہین ہوتا **ف** ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ مجکو ایکبار نہانے کی حاجت ہوئی راہ مین حضرت ملے
تب مین اونسے ٹل گیا اور نہا کے حضرت پاس حاضر ہوا حضرت نے پوچھا کہ تو کہان تھا مینے عرض کی کہ مجکو غسل کی حاجت تھی بغیر غسل

ہو چکا یعنی یہودیون کا سخت کہنا اور حضرت عایشہ کا جواب دینا پھر حضرت کا منع کرنا اور یہ حدیث فرمانا م سَعْدُ بْنُ اَبِي وَقَّاصٍ
اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْعَبْدَ التَّقِيَّ الْغَنِيَّ الْخَفِيَّ مسلم مین سعد بن ابی وقاص رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا دوست رکھتا ہی پرہیزگار
مالدار چھپے گمنام بندے کو ف یعنی مالداری کے ساتھہ پرہیزگاری اور گمنامی اور گوشہ گیری مشکل چیز ہی اسواسطے خدا کو پسند ہی جب اسلام مین فتنہ فساد پھیلا
تو سعد بن ابی وقاص صحابی نے اپنا شہر چھوڑا اپنے اونٹ بکریان لیکر جنگل مین جا بسے اونکے بیٹے نے کہا کہ تم جنگلی کیون ہوے تب انھون نے یہ حدیث پڑھی
اس حدیث سے معلوم ہوا کہ فساد کے وقت گوشہ گیری بہتر ہی خ اَبُوْهُرَيْرَةَ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْعُطَاسَ وَيَكْرَهُ التَّثَاؤُبَ
فَاِذَا عَطَسَ فَحَمِدَ اللّٰهَ فَحَقٌّ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ سَمِعَهٗ اَنْ يُّشَمِّتَهٗ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ
البتہ خدا چھینک کو پسند رکھتا ہی اور جمہائی کو برا جانتا ہی سو جو چھینکے پھر الحمد للہ کہے تو جو مسلمان اوسکو سنے اوسپر واجب ہی کہ اوسکے حق مین
دعا کرے یعنی یرحمک اللہ کہے ف چھینکنے سے بدن ہلکا ہوتا ہی تو آدمی بندگی کر سکتا ہی اسواسطے خدا کو پسند ہی اور جمہائی گرانی سے
آتی ہی اور غفلت و سستی لاتی ہی اسواسطے خدا کو بری معلوم ہوتی ہی ق اِبْنُ عُمَرَ اِنَّ اللّٰهَ يُدْنِي الْمُؤْمِنَ فَيَضَعُ عَلَيْهِ
كَنَفَهٗ وَيَسْتُرُهٗ وَيَقُوْلُ اَتَعْرِفُ ذَنْبَ كَذَا اَتَعْرِفُ ذَنْبَ كَذَا فَيَقُوْلُ نَعَمْ اَيْ رَبِّ حَتّٰى قَرَّرَهٗ بِذُنُوْبِهٖ
وَرَاٰى فِيْ نَفْسِهٖ اَنَّهٗ هَلَكَ قَالَ سَتَرْتُهَا عَلَيْكَ فِي الدُّنْيَا وَاَنَا اَغْفِرُهَا لَكَ الْيَوْمَ فَيُعْطٰى كِتَابَ
حَسَنَاتِهٖ وَاَمَّا الْكَافِرُوْنَ وَالْمُنَافِقُوْنَ فَيَقُوْلُ الْاَشْهَادُ هٰٓؤُلَاۗءِ الَّذِيْنَ كَذَبُوْا عَلٰى رَبِّهِمْ
اَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظّٰلِمِيْنَ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا ایماندار کو نزدیک کریگا یعنی
قیامت مین پھر اوسکو اپنی رحمت کے سایے سے چھپا لیگا اور فرماویگا کہ تو اپنا فلانا گناہ پہچانتا ہی فلانی تقصیر یاد ہی سو مسلمان
کہیگا کہ اے میرے رب ہان یاد ہی یہان تک کہ اوس سے اوسکے گناہ قبول کراویگا اور وہ اپنے جی مین جانیگا کہ اب مین برباد ہوا خدا فرماویگا کہ تیرے
گناہ ہمنے دنیا مین چھپائے ہم آج بھی اونکو بخشتے ہین پھر نیکیون کا نامۂ اعمال اوسکو دیا جاویگا اور کافر اور جو فقط زبانی مسلمان تھے سو اونکے
گواہ یعنی پیغمبر اور فرشتے یا اونکے ہاتھہ پاؤن اونکو کہینگے کہ یہ لوگ ہین جو خدا پر جھوٹھہ باندھتے تھے جان لو کہ خدا کی لعنت ہی ظالمون پر
یعنی جو حد سے بڑھ گئے بندگی کے بدلے نافرمانی کی م اَبُوْهُرَيْرَةَ اِنَّ اللّٰهَ يَرْضٰى لَكُمْ ثَلٰثًا وَيَكْرَهُ لَكُمْ وَيَرْضٰى وَيَسْخَطُ لَكُمْ
ثَلٰثًا فَيَرْضٰى لَكُمْ اَنْ تَعْبُدُوْهُ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا وَّاَنْ تَعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا وَاَنْ تُنَاصِحُوْا
مَنْ وَّلَّاهُ اللّٰهُ اَمْرَكُمْ وَيَكْرَهُ لَكُمْ قِيْلَ وَقَالَ وَكَثْرَةَ السُّؤَالِ وَاِضَاعَةَ الْمَالِ مسلم مین ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ مقرر خدا تمھارے واسطے تین کام پسند رکھتا ہی اور مکروہ جانتا ہی تمھارے واسطے اور ایک روایت مین یون ہی کہ غصے ہوتا ہی
تین چیز سے سو جو تین چیزین تمھارے واسطے پسند کین ہین اونمین سے اول یہ ہی کہ تم اوسکی بندگی کرو اور کسیکو اوسکا ساجھی نہ سمجھو اور دوسری
یہ ہی کہ خدا کی رسی کو مضبوط پکڑو یعنی قرآن اور حدیث ہی پر چلو اور پھوٹ نہ ڈالو یعنی قرآن اور حدیث کے خلاف کوئی اور راہ نہ نکالو اور تیسری
چیز یہ ہی کہ خیر خواہی کرو اوسکی جسکو خدا نے تم پر حاکم کیا یعنی اسلام کے حاکم کی اطاعت کرو اور جو تین چیزین خدا نے تمھارے واسطے مکروہ کہی ہین
سو اونمین سے اول قیل و قال ہی یعنی بیفائدہ باتین کرنا اور دوسری بے احتیاج بہت سوال کرنا یا ناحق باتین پوچھنا تیسری بیموقع مال کو
ضائع کرنا جیسے بہت عمارت بے حاجت بنانا ناچ رنگ آتشبازی مین مال کا برباد کرنا م عُمَرُ اِنَّ اللّٰهَ يَرْفَعُ بِهٰذَا الْكِتَابِ
اَقْوَامًا وَّيَضَعُ بِهٖ اٰخَرِيْنَ مسلم مین عمر فاروق رضؓ سے روایت کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر خدا درجہ بلند کرتا ہی اس قرآن سے بعضے لوگون کا

نہین کرتا آگ سے مگر خدا یعنی آگ سے جاندار کو جلانا ہرگز نہین درست یہ خدا کو خاص ہی ف حضرتؐ نے ایکبار کہین لشکر بھیجا اور
فرمایا کہ اگر فلانا شخص ملے تو اوسکو جلا دیجیو پھر جب روانہ ہوئے تو اونکو بلایا اور جلانے سے منع کیا پھر یہ حدیث فرمائی اور اوسکے قتل کا حکم کیا
ق انسؓ اِنَّ النَّاسَ قَدْ صَلَّوْا وَنَامُوْا وَلَنْ تَزَالُوْا فِيْ صَلٰوةٍ مَا انْتَظَرْتُمُ الصَّلٰوةَ مسلم مین انسؓ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر لوگ نماز پڑھ چکے اور سو گئے اور ہمیشہ تم نماز ہی مین ہو جب تک تم نماز کے منتظر رہوگے ف ایکبار حضرت نے
عشا کی نماز دیر کرکے پڑھی تہائی یا آدھی رات گذری تب اصحاب سے یہ حدیث فرمائی ق مُجَاشِعُ بْنُ مَسْعُوْدٍ اِنَّ الْهِجْرَةَ قَدْ
مَضَتْ لِاَهْلِهَا وَلٰكِنْ عَلَى الْاِسْلَامِ وَالْجِهَادِ وَالْخَيْرِ بخاری اور مسلم مین مجاشع بن مسعودؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ مقرر وطن چھوڑنا ختم ہو چکا مہاجرین پر لیکن بیعت کرنا اسلام کی اور جہاد کی اور نیک کامونکی ف مجاشع سے روایت ہی
کہ جب مکہ فتح ہوا تو مینے چاہا کہ مین ہجرت کی بیعت کرون تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اب اسلام غالب ہوا اوس طرح کی ہجرت اب فرض
نہین ہی خ ابُوْ هُرَيْرَةَ اِنَّ الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى لَا يَصْبَغُوْنَ فَخَالِفُوْهُمْ بخاری مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ البتہ یہودی اور نصاری خضاب نہین کرتے ہین تم اونکا خلاف کرو ف یعنی تم خضاب کیا کرو مہندی کا خضاب تو بڑی سنت ہی اور
وسمہ بھی درست ہی لیکن اور خضاب جو سیاہ بال کر دیوین سو درست نہین ق ابْنُ عُمَرَ اِنَّ اَمَامَكُمْ حَوْضًا كَمَا بَيْنَ جَرْبَاءَ
وَاَذْرُحَ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر تمھارے آگے یعنی قیامت مین ایک حوض ہی یعنی حوض کوثر
اتنا بڑا جتنا فرق ہی درمیان جربا اور اذرح کے ف جربا اور اذرح دو گانون ہین شام مین تین رات دن کی راہ اونکے درمیان مین ہی
مطلب یہ کہ وہ حوض بہت لنبا چوڑا ہی ق اَنَسٌ اِنَّ اَمْثَلَ مَا تَدَاوَيْتُمْ بِهِ الْحِجَامَةُ وَالْقُسْطُ الْبَحْرِيُّ بخاری اور مسلم مین
انسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جن چیزون سے تم دوا کرتے ہو اونمین بہتر دوا پچھنے لینا اور دریائی کوٹ ہی ف کوٹ ہندوستان مین
پیدا ہوتا ہی اس واسطے اسکو عود ہندی بھی کہتے ہین ہندوستان سے جہاز پر عرب مین جاتا تھا اسواسطے حضرت نے اسکو دریائی فرمایا اسکا
مزاج گرم خشک ہی معدہ اور دل اور دماغ کو فائدہ کرتا ہی اور سردی کی بیماریون کو دور کرتا ہی اور پچھنون سے خون فاسد نکل جاتا ہی
اسواسطے حضرت نے انکی تعریف کی اور حدیث مین آیا ہی کہ جسکے درد سر ہوتا تھا اوسکو حضرت پچھنے فرماتے تھے اور تیرہوین تاریخ
اور اکیسوین تاریخ اور منگل اور بدھ اور ہفتے مین خون نکالنا حدیث مین منع ہی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ علاج کرنا درست ہی توکل کے خلاف نہین
ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِنَّ امْرَاَةً بَغِيًّا رَاَتْ كَلْبًا فِيْ يَوْمٍ حَارٍّ يُطِيْفُ بِبِئْرٍ قَدْ اَدْلَعَ لِسَانَهُ مِنَ الْعَطَشِ فَنَزَعَتْ
لَهُ بِمُوْقِهَا فَغُفِرَ لَهَا وَقَالَ الْبُخَارِيُّ فَنَزَعَتْ خُفَّهَا فَاَوْثَقَتْهُ بِخِمَارِهَا فَنَزَعَتْ لَهُ مِنَ الْمَاءِ فَغُفِرَ لَهَا
بِذٰلِكَ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر ایک حرامکار عورت نے گرمی کے دن مین ایک کتے کو دیکھا کہ
کوئین کے آس پاس گھومتا ہی اپنی زبان نکالے ہی پیاس کے مارے سو اوسنے اپنا موزہ اوسکے واسطے اوتارا یعنی پانی پلانے کو پھر اوسکے گناہ
معاف ہو گئے اور بخاری نے یون روایت کی ہی کہ اوس عورت نے اپنا موزہ اوتارا پھر اوسکو اپنی اوڑھنی سے باندھا پھر پانی نکالکے اوسکو
پلایا سو اوسکے گناہ معاف ہو گئے اس کام کے سبب سے ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سختی کی حالت مین جاندار کے ساتھ احسان کرنا
خدا کے نزدیک بڑی عمدہ چیز ہی ع دل بدست آور کہ حج اکبرست ق فَاطِمَةُ بِنْتُ قَيْسٍ اِنَّ اُمَّ شَرِيْكٍ يَاْتِيْهَا
الْمُهَاجِرُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ فَانْطَلِقِيْ اِلَى ابْنِ اُمِّ مَكْتُوْمٍ الْاَعْمٰى فَاِنَّكِ اِذَا وَضَعْتِ خِمَارَكِ لَمْ يَرَكِ فَالَهٗ

خدمت مین حاضر ہونا مجکو برا معلوم ہوا تب حضرت نے فرمایا کہ سبحان اللہ ایماندار ناپاک نہین ہوتا یعنی نماز پڑھنا اور مسجد مین جانا
البتہ بے غسل درست نہین لیکن ملاقات درست ہی م جابرؓ اِنَّ الْمَرْأَةَ تُقْبِلُ فِي صُوْرَةِ شَيْطَانٍ مسلم مین جابرؓ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر عورت شیطان کی صورت مین سامنے آتی ہی ف پوری حدیث یون ہی کہ عورت شیطان
کی صورت مین سامنے آتی ہی اور شیطان کی صورت مین پھرتی ہی تو جو کوئی عورت کو دیکھے وہ اپنی جورو سے صحبت کرے تاکہ دل سے اوسکا
خطرہ دور ہو عورت کو شیطان کی صورت اس واسطے فرمایا کہ جیسے شیطان آدمی کو بہکاتا ہی ویسے عورت بھی ق ابو مسعودؓ
عُقْبَةُ بْنُ عَمْرٍو الْاَنْصَارِيُّ اِنَّ الْمُسْلِمَ اِذَا اَنْفَقَ عَلَى اَهْلِهٖ نَفَقَةً وَهُوَ يَحْتَسِبُهَا كَانَتْ لَهٗ صَدَقَةً
بخاری اور مسلم مین ابو مسعودؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ مسلمان جب اپنے جورو لڑکون کے کھانے پینے کا کچھ مال خرچ کرتا ہی ثواب کی
نیت سے تو وہ مال صدقے کے برابر ہی ثواب مین ف یعنی اپنے گھر کے خرچ مین اگر یون نیت کرے کہ خدا نے مجپر یہ فرض کیا ہی
اوسی کے حکم سے مین خرچ کرتا ہون تو اوسمین بھی خیرات کے برابر ثواب ملیگا اور اگر بے نیت خرچ کیا تو نہ ثواب نہ عذاب م عَبْدُ اللهِ
بْنُ عَمْرٍو اِنَّ الْمُقْسِطِيْنَ عِنْدَ اللهِ عَلٰى مَنَابِرَ مِنْ نُوْرٍ عَنْ يَمِيْنِ الرَّحْمٰنِ وَكِلْتَا يَدَيْهِ يَمِيْنٌ اَلَّذِيْنَ يَعْدِلُوْنَ
فِيْ حُكْمِهِمْ وَاَهْلِيْهِمْ وَمَا وَلُوْا مسلم مین عبد اللہ بن عمروؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر انصاف کرنے والے خدا کے نزدیک
نور کے منبرون پر ہونگے رحمن کے داہنی طرف اور خدا کے دونون ہاتھ داہنے ہین یعنی خدا کے کرم مین نقصان نہین منصف وے لوگ ہین جو انصاف کرتے
ہین اپنے حکم مین اور اپنے قریب لوگون مین اور جسپر حاکم ہوئے ہین ف یعنی منصف وے ہین جو اپنے برادرون کی رو رعایت نہین کرتے اپنے
بیگانے مین برابر انصاف کرتے ہین خ عَائِشَةُ اِنَّ الْمَلٰٓئِكَةَ تَنْزِلُ فِي الْعَنَانِ وَهُوَ السَّحَابُ فَتَذْكُرُ الْاَمْرَ قُضِيَ
فِي السَّمَآءِ فَتَسْتَرِقُ الشَّيَاطِيْنُ السَّمْعَ فَتَسْمَعُهٗ فَتُوْحِيْهِ اِلَى الْكُهَّانِ فَيَكْذِبُوْنَ مَعَهَا مِائَةَ كَذْبَةٍ
مِنْ عِنْدِ اَنْفُسِهِمْ بخاری مین حضرت عایشہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ فرشتے اُترتے ہین بدلی مین سو آپس مین بات
چیت کرتے ہین اوس کام کی جسکا آسمان مین خدا کی طرف سے حکم ہوا ہی سو شیطان وہان جاکر چپکے سن آتے ہین پھر اوسکو کاہنون یعنی جو
غیب کی بات بتلاتے ہین اونکے دل مین ڈال دیتے ہین سو اپنے دل سے سو جھوٹی باتین جوڑ کے اوسکے ساتھ کہتے ہین ف عرب مین ایک قوم تھی جو
شیطانون سے راہ رکھتے تھے کچھ اون سے حال دریافت کرکے لوگون سے کہتے تھے لوگ اون سے بہت اعتقاد رکھتے تھے سو لوگون نے حضرت سے اونکا حال
پوچھا حضرت نے فرمایا کہ اونکی کچھ حقیقت نہین پھر لوگون نے عرض کی کہ اونکی کبھی بات سچ بھی ہوتی ہی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی ح
جابرؓ اِنَّ الْمَوْتَ فَزَعٌ فَاِذَا رَاَيْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُوْمُوْا بخاری مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ موت
ڈرنے کی چیز ہی سو جب تم جنازہ دیکھو تو اوٹھ کھڑے ہو ف اول جنازہ دیکھ کر اوٹھنا سنت تھا پھر منسوخ ہوا اب جنازہ دیکھ کر
اوٹھنا سنت نہین م انسؓ اِنَّ الْمَيِّتَ اِذَا وُضِعَ فِيْ قَبْرِهٖ اِنَّهٗ لَيَسْمَعُ قَرْعَ نِعَالِهِمْ اِذَا انْصَرَفُوْا مسلم مین
انسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر جب مردہ قبر مین رکھا جاتا ہی تو جوتون کی چپ چپ سنتا ہی جب لوگ اوسکو دفن کرکے پھرتے ہین
خ ابن عمرؓ اِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبُكَآءِ الْحَيِّ بخاری مین عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ مُردے پر
عذاب ہوتا ہی زندے کے رونے سے ف یہ اوس صورت مین ہی کہ مردہ اپنے رونے پیٹنے کی وصیت کر گیا ہو چنانچہ اسکا بیان گذرا خ
ابن عباسؓ اِنَّ النَّارَ لَا يُعَذِّبُ بِهَا اِلَّا اللهُ بخاری مین عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر عذاب

اندر تک صاف دکھلائی دیتا ہی پھر جب پنڈلیون کا یہ حال ہی تو اونکے باقی بدن کا حسن اسی پر قیاس کیا چاہیے **ق** اَبُو سَعِیدٍ
اِنَّ اَھْلَ الْجَنَّةِ لَیَتَرَآءَوْنَ اَھْلَ الْغُرَفِ مِنْ فَوْقِھِمْ کَمَا تَتَرَآءَوْنَ الْکَوْکَبَ الدُّرِّیَّ الْغَابِرَ فِی الْاُفُقِ
مِنَ الْمَشْرِقِ اَوِ الْمَغْرِبِ لِتَفَاضُلِ مَا بَیْنَھُمْ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ تِلْکَ مَنَازِلُ الْاَنْبِیَاءِ لَا یَبْلُغُھَا
غَیْرُھُمْ قَالَ بَلٰی وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ رِجَالٌ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَصَدَّقُوا الْمُرْسَلِیْنَ بخاری اور مسلم مین ابو سعید رضی سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر بہشتی لوگ دیکھتے ہین اونچے محل والون کو اپنے اوپر جیسے تم دیکھتے ہو روشن تارے کو آسمان کے
کنارے پر دور خواہ پورب کی طرف خواہ پچھم کی طرف اتنا فرق اونمین زیادتی مراتب کے سبب سے ہی اصحاب نے عرض کی یا رسول اللہ یہ
عمدہ مکان تو پیغمبرون ہی کے ہونگے اونکے سوا کوئی وہان نہ پہونچ سکے گا حضرت نے فرمایا کہ کیون نہین قسم ہی اوسکی جسکے قابو مین میری جان
ہی کہ اون مکانون مین وہ مرد پہونچینگے جو ایمان لائے ہین اللہ کا اور سچا جانا ہی پیغمبرون کو **ق** اَلنُّعْمَانُ بْنُ بَشِیْرٍ اِنَّ اَھْوَنَ
اَھْلِ النَّارِ عَذَابًا مَنْ لَهٗ نَعْلَانِ وَشِرَاکَانِ مِنْ نَارٍ یَغْلِیْ مِنْھُمَا دِمَاغُهٗ کَمَا یَغْلِی الْمِرْجَلُ مَا یَرٰی اَنَّ
اَحَدًا اَشَدُّ مِنْهُ عَذَابًا وَاِنَّهٗ لَاَھْوَنُھُمْ عَذَابًا بخاری اور مسلم مین نعمان بن بشیر رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ
مقرر دوزخیون مین سب سے ہلکا عذاب والا وہ ہی جسکے پیرون مین آگ کی دو جوتیان ہین جنسے اوسکا دماغ ابلتا ہی جیسے دیگچی ابلتی ہی
اور وہ جانتا ہی کہ مجھسے زیادہ کسی پر عذاب نہین اور حال انکہ اور ون سے اوسپر بہت ہلکا عذاب ہی **ق** اَبُو سَعِیْدٍ اِنَّ بِالْمَدِیْنَةِ
جِنًّا قَدْ اَسْلَمُوْا فَاِذَا رَاَیْتُمْ مِنْھُمْ شَیْئًا فَاٰذِنُوْهُ ثَلٰثَةَ اَیَّامٍ فَاِنْ بَدَا لَکُمْ بَعْدَ ذٰلِکَ فَاقْتُلُوْهُ فَاِنَّمَا ھُوَ
شَیْطَانٌ مسلم مین ابو سعید رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر مدینے مین جن ہین کہ مسلمان ہوئے ہین پھر جب تم دیکھو اون سے کوئی چیز
یعنی وہ سانپ اگر بن جاوے تو اوسکو تین دن اطلاع کر دو پھر بھی اگر ظاہر ہو اسکے بعد تو اوسکو مار ڈالو کہ وہ شیطان ہی یعنی وہ کافر
جن ہی **ف** مدینے مین ایک صحابی کی نئی شادی ہوئی تھی وہ اپنے گھر گئے دیکھا کہ بی بی دروازہ پر کھڑی ہی سبب پوچھا اوسنے کہا کہ
گھر مین سانپ نکلا ہی اوس صحابی نے اوسکو مار ڈالا پھر صحابی بھی گر پڑے اور مر گئے جب حضرت نے یہ قصہ سنا تو یہ حدیث فرمائی اور ایک حدیث مین یون
آیا ہی کہ جب سانپ کو اپنے گھر مین دیکھو تو تین دن یون کہو کہ ہم بوسیلہ قول عہد نوح اور سلیمان بن داؤد کے تم سے یہ مانگتے ہین کہ ہمکو رنج نہ دو پھر اسکے
بعد بھی اگر سانپ نکلے تو مار ڈالو **ق** عَائِشَةُ اِنَّ بِلَالًا یُؤَذِّنُ بِلَیْلٍ فَکُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰی یُؤَذِّنَ ابْنُ
اُمِّ مَکْتُوْمٍ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ بلال رات کو اذان دیتا ہی سو تم کھایا پیا کرو جب تک
عبد اللہ ابن ام مکتوم اذان نہ دیوے **ف** بلال کچھ رات رہے سے اذان دیتے تھے تاکہ لوگ تہجد کی نماز کو اوٹھکر پڑھین اور جو جاگ کیے ہون
وے سو رہین اور عبد اللہ صبح کو اذان کہتے تھے وے اندھے تھے جب تک لوگ نہ کہتے کہ فجر ہوئی وے اذان نہ کہتے تھے سو حضرت نے فرمایا کہ روزہ دار سحری
کھایا کرین بلال کی اذان کا خیال نکرین **ق** اِبْنُ مَسْعُوْدٍ اِنَّ بَیْنَ یَدَیِ السَّاعَةِ اَیَّامًا یَنْزِلُ فِیْھَا الْجَھْلُ
وَیُرْفَعُ فِیْھَا الْعِلْمُ وَیَکْثُرُ فِیْھَا الْھَرْجُ وَالْھَرْجُ الْقَتْلُ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن مسعود رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
کہ مقرر قیامت سے پہلے ایسے دن ہونگے کہ اونمین جہالت اوترےگی یعنی پھیلے گی اور علم اوٹھیگا اور قتل بہت ہوگا **ف** یعنی دنیا
کی حرص ایسی غالب ہوگی کہ لوگون کو علم دین سیکھنے کی پرواہ نرہیگی رات دن سوا طلب دنیا کے اور کچھ مطلب اونکا نہوگا بلکہ قیامت
یہہ ہی کہ اگر علم بھی پڑھینگے تو بھی دنیا ہی کے واسطے تو در حقیقت وہ علم نہین ہی وہ جہالت ہی اس واسطے کہ علم وہی ہی جس سے دنیا سرد ہو

لہا حین ارادت ان تعتد وقد طلقہا زوجہا ابو عمرو بن حفص البتة بخاری اور مسلم مین فاطمہ بنت
قیس رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ام شریک پاس پہلے مہاجرین آتے جاتے ہین سو تو جا عبد اللہ بن ام مکتوم اندھے کے گھر مین سو تو اپنی
اوڑھنی جب اوتار رکھے گی وہ تجکو نہ دیکھے گا یہ حضرت نے فاطمہ بنت قیس سے فرمایا جب اوسنے عدت بیٹھنے کا ارادہ کیا اور اوسکے خاوند ابو عمرو
بن حفص نے اوسکو تین بار طلاق دی تھی ف فاطمہ بنت قیس کو اونکے خاوند نے طلاق دی حضرت نے فاطمہ سے اول کہا کہ تو ام شریک کے
گھر مین عدت بیٹھ پھر حضرت نے فرمایا کہ اوسکے گھر مین لوگ آتے جاتے ہین وہان نہین عبد اللہ اندھا ہے اوسکے گھر مین جا بیٹھ اوسکو کچھ
سوجھتا نہین تو آرام سے وہان رہیگی ق ابو سعید ان امة من بنی اسرائیل مسخت فلا ادری ای الدواب
مسخت بخاری اور مسلم مین ابو سعید رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر حضرت یعقوب کی اولاد سے ایک گروہ کی خدا نے صورت بدل ڈالی
ہے سو مین نہین جانتا کہ وے کون جانور کی صورت پر ہو گئے ف بخاری اور مسلم مین پوری روایت یون ہے کہ ایک گنوار حضرت کے
پاس آیا اوسنے کہا کہ یا حضرت مین اوس جنگل مین رہتا ہون کہ وہان کے لوگون کی خوراک سوسمار ہے سوسمار وہ جانور ہے جسکو ہندی
مین گوہ کہتے ہین حضرت نے اسکا کچھ جواب نہ دیا پھر اوسنے پوچھا پھر حضرت چپ رہے تیسری بار مین حضرت نے فرمایا کہ بنی اسرائیل کے ایک گروہ پر
خدا نے لعنت کی اور اونکی صورت بدل ڈالی مجکو نہین معلوم کہ وے گوہ کی صورت بن گئے یا کوئی اور جانور ہو گئے سو مین تو اوسکو نہین کھاتا اور
منع بھی نہین کرتا امام اعظم رح کے نزدیک سوسمار کھانا درست نہین اسی دلیل سے امام شافعی رح کے مذہب مین درست ہے ق عایشة ان
اولئک اذا کان فیہم الرجل الصالح فمات بنوا علی قبرہ مسجدا وصوروا فیہ تلک الصور
اولئک شرار الخلق عند اللہ یوم القیمة یعنی کنیسة بالحبشة کان یقال لہا ماریة بخاری اور مسلم
مین حضرت عایشہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ وے لوگ جب اونمین کوئی نیک بخت آدمی مرتا تھا تو اوسکی قبر پر مسجد بناتے تھے
اور اوس مسجد مین یہ تصویرین بناتے تھے وے خدا کے نزدیک قیامت مین بدترین خلق ہین یہ ملک حبش کے نصاری کو فرمایا اون لوگون نے
وہان ماریہ نام عبادت خانہ بنایا تھا ف حضرت عایشہ رض سے روایت ہے کہ جب حضرت کو مرض الموت ہوا تو ایک بی بی نے حبش کے
عبادت خانے کی تعریف کی یعنی اگر حکم ہو تو حضرت کی قبر پر ویسا ہی بناوے تب حضرت نے تکیے سے سر اوٹھا کر یہ حدیث فرمائی یعنی وے برا
کرتے ہین تم میری قبر کو سجدہ گاہ نہ ٹھہرانا ھ عبد اللہ بن عمرو ان اول الآیات خروجا طلوع الشمس من
مغربہا وخروج الدابة علی الناس ضحی وایہما ما کانت قبل صاحبتہا فالاخری علی اثرہا
قریبا مسلم مین عبد اللہ بن عمرو رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ ظاہر ہونے کی راہ سے قیامت کی نشانیون سے پہلے آفتاب کا نکلنا ہے
مغرب کی طرف سے اور دن چڑھے لوگون کے روبرو زمین سے جانور کا نکلنا اور ان دو سے جو پہلے ہوگی تو دوسری بھی اوسکے پیچھے جلد ظاہر ہوگی ف
دس نشانیان قیامت کی آگے بیان ہو چکین ھ ابو ہریرة ان اول زمرة تدخل الجنة علی صورة القمر لیلة البدر
والتی تلیہا علی اضوء کوکب دری فی السماء لکل امرء منہم زوجتان اثنتان یری مخ سوقہما
من وراء اللحم وما فی الجنة اعزب مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ پہلا گروہ جو بہشت مین جاویگا وہ چودہوین
رات کے چاند کی صورت ہوگا اور جو گروہ اوسکے بعد جاویگا وہ آسمان کے بڑے روشن ستارے کے برابر ہوگا اونمین سے ہر مرد کے واسطے دو دو جورو ین
ہین جنکی پنڈلیون کا گودا گوشت کے پرے نظر آتا ہے اور بہشت مین کوئی بے جورو نہین ف یعنی اونکی پنڈلیان مثل بلور کے شفاف ہین

الباب الثانی

کون مال تجکو بہت پسند ہی اوسنے کہا اونٹ یا گاے اسحق بن عبداللہ اس حدیث کے ایک راوی کو شک پڑگئی کہ اوسنے اونٹ مانگا یا گاے
لیکن سفید داغ والے یا اندھے نے انمین سے ایک نے اونٹ کہا دوسرے نے گاے سو اوسکو دس مہینے کی گابھن اونٹنی دی پھر کہا خدا تیرے واسطے اسمین برکت
دے حضرت نے فرمایا پھر فرشتہ گنجے پاس آیا سو کہا کون چیز تجکو بہت پسند آتی ہی اوسنے کہا کہ اچھے بال اور یہ بیماری جاتی رہے جسکے سبب سے لوگ
مجہسے گھناتے ہین پھر اوسنے اوسپر ہاتھہ ملا سو اوسکی بیماری دور ہوگئی اور اوسکو اچھے بال ملے فرشتے نے کہا کہ کون مال تجکو بہت بہاتا ہی
اوسنے کہا کہ گاے سو اوسکو گابھن گاے ملی فرشتے نے کہا کہ خدا تیرے مال مین برکت دے حضرت نے فرمایا کہ پھر فرشتہ اندھے پاس آیا سو کہا کہ تجکو کون چیز
بہت پسند ہی اوسنے کہا کہ اللہ میری آنکھہ مین روشنی دے تو مین اوسکے سبب لوگون کو دیکھون حضرت نے فرمایا پھر فرشتے نے اوسپر ہاتھہ ملا سو اوسکو
خدانے روشنی دی فرشتے نے کہا کہ کونسا مال تجکو بہت پسند ہی اوسنے کہا بھیڑ بکری تو اوسکو گابھن بکری ملی سو اونٹنی اور گاے بھی بیانی اور بکری
بھی جنی پھر ہوتے ہوتے سفید داغ والے کے جنگل بھر اونٹ ہوگئے اور گنجے کے جنگل بھر گاے بیل ہوگئے اور اندھے کے جنگل بھر بکریان ہوگئین حضرت نے فرمایا بعد
مدت کے فرشتہ سفید داغ والے پاس اپنی اگلی صورت اور شکل مین آیا سو اوسنے کہا کہ مین محتاج آدمی ہون سفر مین میرے سب سبب کٹ گئے سو آج منزل تک
پہونچنا مجکو ممکن نہین بدون خدا کی مدد پھر بدون تیرے کرم کے مین تجہسے مانگتا ہون اوسکے نام پر جسنے تجکو ستہرا رنگ اور ستہری کھال دی اور مال
اونٹ دیے ایک سواری مانگتا ہون جو میرے سفر مین کام آوے اوسنے کہا لوگون کے حق مجپر بہت ہین یعنی قرضدار ہون یا گھربار کے خرچ سے
مال زیادہ نہین جو تجکو دون پھر فرشتے نے کہا کہ البتہ مین تجکو کچھہ پہچانتا سا ہون بھلا کیا تو محتاج کوڑھی نتھا کہ تجسے لوگ گھناتے تھے پھر خدا نے
اپنے فضل سے یہ مال دیا پھر اوسنے جواب دیا کہ مینے یہ مال پایا ہی باپ دادا سے جو پشت بپشت سے نامی سردار تھے سو فرشتے نے کہا کہ اگر تو جھوٹھا ہو تو
خدا تجکو ویسا ہی کر ڈالے جیسا تو تھا حضرت نے فرمایا پھر فرشتہ گنجے کے پاس آیا اوسی اپنی صورت اور شکل مین پھر اوس سے کہا جیسا سفید داغ والے
سے کہا اوسنے بھی جواب دیا جیسا اوسنے جواب دیا تھا فرشتے نے کہا کہ اگر تو جھوٹھا ہو تو خدا تجکو ویسا ہی کر ڈالے جیسا تو تھا حضرت نے
فرمایا اور فرشتہ اندھے پاس گیا اپنی اوسی صورت اور شکل مین پھر فرشتے نے کہا کہ مین محتاج آدمی اور مسافر ہون میرے سفر مین سب وسیلے
اور تدبیرین کٹ گئین سو مجکو آج پہونچنا بغیر مدد الٰہی اور اوسکے بعد بدون تیرے کرم کے مشکل ہی سو مین تجسے اوس خدا کے نام پر جسنے تجکو
آنکھہ دی ایک بکری مانگتا ہون کہ میرے سفر مین وہ کام آوے اوسنے کہا کہ مقرر مین اندھا تھا سو خدا نے مجکو آنکھہ دی سو لیجا ان بکریون سے
جتنا تیرا جی چاہے اور چھوڑ جا جتنا تیرا جی چاہے سو قسم خدا کی آج جو چیز تو راہ خدا مین لیوےگا مین تجکو مشکل مین نہ ڈالونگا یعنی تیرا ہاتھہ نہ پکڑونگا
اور دوسری روایت مین یون ہی کہ نہ لینے مین اگر کچھہ تو چھوڑیگا تو مین تیری تعریف کرونگا یعنی مین نہ لینے سے کچھہ خوش نہونگا
اور تیری بے پرواہی کی تعریف بھی نکرونگا سو فرشتے نے کہا لے اپنا مال رکھہ تم تینو آدمی تو صرف آزمائے گئے تھے سو تجسے تو البتہ خدا راضی ہوا
اور تیرے دونون ساتھیون سے ناخوش ہوا **ف** اس حدیث مین بندے شکرگزار اور ناحق شناس کا بیان ہی بلکہ اگر غور کیجیے تو یہ حدیث
سارے عالم کے حال مین ہی یعنی ہم سب لوگ اول کچھہ حقیقت نہ تھے جان مال صحت علم حکومت محض اوسکے کرم سے سب کو ملی سو جو ہوشیار
ہی وہ اپنی حقیقت اور خدا کا کرم توجہ کر شکرگزار ہی اور جو احمق ہی وہ اپنی حقیقت اور خدا کے کرم کو بھول کر اپنے سلیقے اور تدبیر
اور خاندانی ریاست پر مغرور ہی تو خدا سے دور ہی ۞ میمونۃ اِنَّ جِبْرَئِیْلَ کَانَ وَعَدَنِیْ اَنْ یَّلْقَانِیَ اللَّیْلَۃَ
فَلَمْ یَلْقَنِیْ اَمَا وَاللّٰہِ مَا اَخْلَفَنِیْ مسلم مین حضرت میمونہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر جبرئیل نے مجہسے ملاقات کا آج کی
رات وعدہ کیا تھا سو مجہسے ملاقات نہین کی یہ جانو کہ قسم خدا کی کہ اوسنے مجہسے کبھی وعدہ خلاف نہین کیا **ف** حضرت میمونہؓ سے

اور آخرت یاد پڑے ف عن جابر بن سمرة ان بين يدي الساعة كذابين فاحذروهم مسلم نے جابر بن سمرہ رضی سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر قیامت سے پہلے جھوٹے لوگ ہونگے اون سے بچو ف مراد اس حدیث سے مسیلمہ کذاب اور اسود اور سجاح
اور طلیحہ اور مختار ہیں جنھوں نے جھوٹے پیغمبری کے دعوے کیے پھر خدا نے اونکو برباد کیا یا وے لوگ ہیں جنھوں نے وضعی حدیثیں بنائیں اور حضرت
کی طرف نسبت کیں اور علماے حدیث نے اونکو ڈھونڈ ڈھونڈ کر نکالا ق ابو هريرة ان ثلثة في بني اسرائيل ابرص
واقرع واعمى فاراد الله ان يبتليهم فبعث اليهم ملكا فاتى الابرص فقال اي شيء احب اليك
قال لون حسن وجلد حسن ويذهب عني الذي قد قذرني الناس قال فمسحه فذهب عنه قذره
واعطي لونا حسنا وجلدا حسنا قال فاي المال احب اليك قال الابل او قال البقر شك اسحق بن
عبد الله احد رواة هذا الحديث الا ان الابرص او الاقرع قال احدهما الابل وقال الاخر البقر فاعطي
ناقة عشراء فقال بارك الله لك فيها قال فاتى الاقرع فقال اي شيء احب اليك فقال شعر حسن
ويذهب عني هذا الذي قد قذرني الناس فمسحه فذهب عنه واعطي شعرا حسنا قال فاي المال
احب اليك قال البقر فاعطي بقرة حاملا قال بارك الله لك فيها قال فاتى الاعمى فقال اي شيء
احب اليك قال ان يرد الله الي بصري فابصر به الناس قال فمسحه فرد الله اليه بصره قال فاي المال احب
اليك قال الغنم فاعطي شاة والدا فانتج هذان وولد هذا فكان لهذا واد من الابل ولهذا واد
من البقر ولهذا واد من الغنم قال ثم انه اتى الابرص في صورته وهيئته فقال رجل مسكين
قد انقطعت بي الحبال في سفري فلا بلاغ لي اليوم الا بالله ثم بك اسألك بالذي اعطاك اللون الحسن
والجلد الحسن والمال بعيرا اتبلغ عليه في سفري فقال الحقوق كثيرة فقال انه كاني اعرفك
الم تكن ابرص يقذرك الناس فقيرا فاعطاك الله فقال انما ورثت هذا المال كابرا عن كابر فقال
ان كنت كاذبا فصيرك الله الى ما كنت قال واتى الاقرع في صورته وهيئته فقال له مثل ما قال
لهذا ورد عليه مثل ما رد على هذا فقال ان كنت كاذبا فصيرك الله الى ما كنت قال واتى الاعمى
في صورته وهيئته فقال رجل مسكين وابن سبيل انقطعت بي الحبال في سفري فلا بلاغ لي
اليوم الا بالله ثم بك اسألك بالذي رد عليك بصرك شاة اتبلغ بها في سفري فقال قد كنت اعمى
فرد الله الي بصري فخذ ما شئت ودع ما شئت فوالله لا اجهدك اليوم شيئا اخذته لله ويروى
لا احمدك اليوم بشيء اخذته لله فقال امسك مالك فانما ابتليتم فقد رضي عنك وسخط على
صاحبيك. بخاری اور مسلم میں ابوہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ حضرت یعقوب کی اولاد میں تین آدمی تھے ایک کوڑھی
سفید داغ والا دوسرا گنجا تیسرا اندھا سو خدا نے چاہا کہ اونکو آزماوے تو اونکے پاس فرشتہ بھیجا سو وہ سفید داغ والے پاس آیا پھر
اوسنے کہا کہ تجھکو کون چیز بہت پیاری ہے اوسنے کہا کہ اچھا رنگ اور اچھی کھال اور مجھسے یہ بیماری دور ہو جاوے جسکے سبب لوگ مجھسے
گھناتے ہیں حضرت نے فرمایا کہ فرشتے نے اوس پر ہاتھ پھیرا سو اوسکی گھن دور ہو گئی اور اوسکو اچھا رنگ اور اچھی کھال دی گئی فرشتے نے کہا

إنَّ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ حَرَامٌ عَلَيْكُمْ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا فِي شَهْرِكُمْ هٰذَا فِي بَلَدِكُمْ هٰذَا أَلَا كُلُّ شَيْءٍ مِنْ أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ تَحْتَ قَدَمَيَّ مَوْضُوعٌ وَدِمَاءُ الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوعَةٌ وَإِنَّ أَوَّلَ دَمٍ أَضَعُ مِنْ دِمَائِنَا دَمُ ابْنِ رَبِيعَةَ بْنِ الْحَارِثِ كَانَ مُسْتَرْضَعًا فِي بَنِي سَعْدٍ فَقَتَلَتْهُ هُذَيْلٌ وَرِبَا الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوعٌ وَأَوَّلُ رِبًا أَضَعُ مِنْ رِبَانَا رِبَا الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَإِنَّهُ مَوْضُوعٌ كُلُّهُ فَاتَّقُوا اللّٰهَ فِي النِّسَاءِ فَإِنَّكُمْ أَخَذْتُمُوهُنَّ بِأَمَانِ اللّٰهِ وَاسْتَحْلَلْتُمْ فُرُوجَهُنَّ بِكَلِمَةِ اللّٰهِ وَلَكُمْ عَلَيْهِنَّ أَنْ لَا يُوطِئْنَ فُرُشَكُمْ أَحَدًا تَكْرَهُونَهُ فَإِنْ فَعَلْنَ ذٰلِكَ فَاضْرِبُوهُنَّ ضَرْبًا غَيْرَ مُبَرِّحٍ وَلَهُنَّ عَلَيْكُمْ رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ وَقَدْ تَرَكْتُ فِيكُمْ مَا لَنْ تَضِلُّوا بَعْدَهُ إِنِ اعْتَصَمْتُمْ بِهِ كِتَابَ اللّٰهِ وَأَنْتُمْ تُسْأَلُونَ عَنِّي فَمَا أَنْتُمْ قَائِلُونَ قَالُوا نَشْهَدُ أَنَّكَ قَدْ بَلَّغْتَ وَأَدَّيْتَ وَنَصَحْتَ فَقَالَ بِإِصْبَعِهِ السَّبَّابَةِ يَرْفَعُهَا إِلَى السَّمَاءِ وَيَنْكُبُهَا إِلَى النَّاسِ اللّٰهُمَّ اشْهَدْ اللّٰهُمَّ اشْهَدْ اللّٰهُمَّ اشْهَدْ مسلم مین جابر رض سے روایت ہی کہ حج مین

عرفے کے دن حضرت نے فرمایا کہ مقرر تمھارے خون اور تمھارے مال تمپر حرام ہین جیسے اس تمھارے دن کو حرمت ہی اس تمھارے مہینے مین اس تمھاری بستی مین یعنی جیسے مکے مین اور ذی الحجہ کے مہینے مین عرفے کا دن حرام ہی آپسمین زیادتی کسی طرح درست نہین اسی طرح اپنی جانون اور مالون کو حرام جانو کسیکو دوسرے مسلمان کا ناحق جان مارنا اور مال کا چھین لینا درست نہین جانو کہ حالت کفر کی ہر چیز میرے دونون قدمون کے نیچے دب گئی یعنی کفر کی باطل رسمین جیسے نوحہ کرنا نجومی کو پوچھنا نسب مین طعنہ کرنا موقوف ہوگئین اور جو کفر کی حالت مین خون ہوے دبا ڈالے گئے یعنی اب اوسکا دعوی کرنا درست نہین اور البتہ اپنی برادری کے خونون سے پہلا خون جسکو مین دبا ڈالتا ہون ربیعہ بن حارث کے بیٹے کا خون ہی جو دودھ پیتا تھا بنی سعد کی قوم مین اور اوسکو مار ڈالا تھا ہذیل کی قوم نے اور وقت کفر کا بیاج دبایا گیا اور اپنے خاندان کے بیاجون سے جو اول بیاج کو مین دباتا ہون سو چچا عباس بن عبد المطلب کا بیاج ہی سو وہ سب دبا ڈالا گیا یعنی بیاج کا اب لینا دینا حرام ہوگیا صرف اصل قرض لینا دینا چاہیے سو ڈرو اللہ سے عورتون کے مقدمے مین یعنی اونکو ناحق رنج نہ دو اسواسطے کہ تمنے اونکو اپنے قابو مین کیا ہی خدا کی امان سے اور اونکی شرمگاہ کو تمنے حلال کیا ہی خدا کے حکم سے اور تمھارا حق اون پر یہی کہ جسکو تم نہ چاہو اوسکو تمھارے گھر مین نہ آنے دیوین اگر وے ایسا کرین سو اونکو ایسی مار مارو جس سے ہلاک نہو جاوین اور عورتون کا تم پر دستور کے موافق کھانا کپڑا دینے کا حق ہی اور مقرر مین تم لوگون مین وہ چیز چھوڑے جاتا ہون کہ اوسکے بعد تم کبھی گمراہ نہوگے اگر اوسکو خوب پکڑے رہوگے اور اوسپر عمل کروگے وہ چیز خدا کی کتاب ہی یعنی قرآن شریف اور تم لوگ قیامت مین مجھسے پوچھے جاؤگے سو تم کیا کہتے ہو لوگون نے کہا کہ ہم گواہی دیتے ہین کہ آپ نے خدا کا پیغام ہمکو پہنچایا اور بخوبی ادا کیا اور نصیحت کی سو حضرت نے کلمے کی اونگلی آسمان کی طرف اوٹھا کر اور لوگون کی طرف جھکا کر فرمایا کہ خداوندا گواہ رہیو خداوندا گواہ رہیو خداوندا گواہ رہیو **ف** ہجرت کے دسوین سال حضرت نے حج کیا عرب کے ہزارون آدمی جمع تھے اوس وقت حضرت نے یہ خطبہ پڑھا ناحق خون اور پرائے مال لینے سے روکا اور کفر کی رسمون سے منع کیا اور پچھلے خون کے دعوے اور اگلے بیاج باطل کیے بلکہ اپنے خاندان سے پہلے انکو موقوف کیا پھر جورو خاوند کے حق بتلائے پھر اشارہ اپنی موت کا کیا اور فرمایا کہ اگر قرآن پر چلوگے تو گمراہ نہوگے پھر لوگون سے اپنی پیغام رسانی کا اقرار لیا اور خدا کو اوسپر گواہ کیا اس خطبے کے بعد حضرت دو مہینے اور بیس دن صحیح اور سالم رہے پھر آخر صفر مین بیمار ہوے بارہوین ربیع الاول کی

روایت ہی کہ حضرت ایک روز غمگین اور ملول اوٹھے مینے عرض کی یا رسول اللہ آج حضرت کو کیون رنج ہی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی سو وہ دن اوسی طرح گذرا پھر حضرت کے جی مین آگیا کہ چار پائی کے نیچے کتے کا پلا ہی پھر حضرت نے اوسکو نکلوا دیا پھر اپنے ہاتھ سے وہان پانی چھڑکا جہان کتا رہا تھا پھر ملاقات ہوئی جبرئیل سے ملاقات ہوئی حضرت نے اونکے نہ آنے کا سبب پوچھا جبرئیل نے کہا کہ ہمکو حکم نہیں اوس گھر مین جانے کا جہان تصویر اور کتا ہووے پھر حضرت نے صبح کو کتون کے مار ڈالنے کا حکم دیا **م** امُّ سَلَمَةَ اِنَّ حَمْزَةَ اَخِيْ مِنَ الرَّضَاعَةِ مسلم مین حضرت ام سلمہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر حمزہ میرا دودھ شریک بھائی ہی **ف** امیر حمزہ رض حضرت کے چچا تھے لوگون نے حضرت سے کہا کہ آپ حمزہ کی بیٹی سے نکاح کیجیے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی **ف** یعنی دودھ رشتے سے وہ میری بھتیجی ہوئی تو نکاح درست نہین **م** حُذَيْفَةُ بْنُ الْيَمَانِ اِنَّ حَوْضِيْ لَاَبْعَدُ مِنْ اَيْلَةَ مِنْ عَدَنَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ اِنِّيْ لَاَذُوْدُ عَنْهُ الرِّجَالَ كَمَا يَذُوْدُ الرَّجُلُ الْاِبِلَ الْغَرِيْبَةَ عَنْ حَوْضِهٖ مسلم مین حذیفہ بن یمان رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ میرا حوض کوثر کافرون سے بہت دور ہوگا جیسے شہر ایلہ شہر عدن سے دور ہی قسم ہی اوسکی جسکے قابو مین میری جان ہی کہ مین مقرر کافر لوگون کو اوس حوض سے ہانکونگا جیسے مرد اپنے حوض سے بیگانے اونٹ کو ہانکتا ہی **ف** ایلہ شام مین ایک شہر کا نام ہی اور عدن یمن مین ایک شہر کا نام ہی یعنی جیسے ایلہ عدن سے بہت دور ہی ویسے کافر میرے حوض سے دور رہینگے اوسکا پانی اونکے نصیب مین نہین یا یہ مطلب کہ میرا حوض اتنا لنبا چوڑا ہی جیسے ایلہ سے عدن تک یعنی باوجود اس وسعت کے کافر اوس سے بے نصیب ہین **م** عَائِشَةُ اِنَّ حَيْضَتَكِ لَيْسَتْ فِيْ يَدِكِ قَالَهٗ لَهَا مسلم مین حضرت عائشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ تیرا حیض تیرے ہاتھ مین نہین لگا ہی یہ حضرت نے عائشہ رض سے فرمایا **ف** ایکبار حضرت نے حضرت عائشہ رض سے فرمایا کہ مجکو چٹائی کی جانماز لا دے مسجد سے حضرت عائشہ رض نے کہا کہ مجکو حیض کی حالت ہی یعنی اس حالت مین مسجد کے اندر کیونکر جاؤن تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی قدم مسجد سے باہر رکھ ہاتھ بڑھا کر جانماز اوٹھا لے **خ** الْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ وَمَرْوَانُ بْنُ الْحَكَمِ اِنَّ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيْدِ بِالْغَمِيْمِ فِيْ خَيْلٍ لِّقُرَيْشٍ طَلِيْعَةً فَخُذُوْا ذَاتَ الْيَمِيْنِ قَالَهٗ زَمَنَ الْحُدَيْبِيَةِ بخاری مین مسور رض اور مروان سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا جس سال صلح حدیبیہ ہوئی کہ خالد بن ولید قریش کے سوارون کو لیے غمیم مین آگا رو بڑا ہی سو تم کترا کر چلو داہنی طرف کی راہ لو **ف** غمیم اور حدیبیہ دو مقام ہین مکے کے پاس حضرت نے فتح مکے سے پہلے عمرے کا ارادہ کیا اور چاہا کہ بے اطلاع قریش کے مکے مین اچانک داخل ہون وہین راہ مین حضرت کو خالد کا حال معلوم ہوا تب حدیث فرمائی پھر اوس سال کافرون نے حضرت کو مکے جانے سے روکا صلح کرکے حضرت پلٹ آئے صلح کا قصہ آگے معلوم ہوگا خالد بن ولید اوس وقت تک ایمان نہ لائے تھے ہر چند مروان ناصبی مذہب یعنی مخالف اہل بیت تھا لیکن بخاری مین اوسکی روایت ضمناً آئی ہی یعنی مسور کے ساتھ چنانچہ اس حدیث مین علاوہ اسکے یہ قصہ حدیبیہ کی روایت ہی کچھ مقام تہمت نہین **خ** اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِنَّ دَاوُدَ النَّبِيَّ صَلَوَاتُ اللّٰهِ وَسَلَامُهٗ عَلَيْهِ كَانَ لَا يَاْكُلُ اِلَّا مِنْ عَمَلِ يَدِهٖ بخاری مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ داؤد پیغمبر علیہ الصلوٰة والسلام نہین کھاتے تھے مگر اپنے ہاتھ کے کام سے **ف** روایت ہی کہ حضرت داؤد علیہ السلام کا معمول تھا کہ رات کو گشت کرتے تھے اور اپنا حال لوگون سے پوچھتے پھرتے تھے اگر کوئی نامناسب بات معلوم ہوتی تو اوسکو بدل ڈالتے ایک رات ایک بڑھی عورت سے پوچھا کہ داؤد کیسا آدمی ہی اوسنے کہا کہ ملک کے محصول سے کھاتا ہی آدمی خوب ہی اگر اپنے ہاتھ کی محنت سے کھایا کرے پھر اوس وقت سے حضرت داؤد علیہ السلام نے محنت شروع کی خدا نے اونکے واسطے لوہے کو نرم کر دیا تھا اپنے ہاتھ سے

لہ فلم اقدر واني استودعكها فرمى بها في البحر حتى ولجت فيه ثم انصرف وهو في ذلك يلتمس مركبا يخرج الى بلده فخرج الرجل الذي كان اسلفه ينظر لعل مركبا قد جاء بماله فاذا بالخشبة التي فيها المال فاخذها لاهله حطبا فلما نشرها وجد المال والصحيفة ثم قدم الذي كان اسلفه فاتى بالالف دينار وقال والله ما زلت جاهدا في طلب مركب لاتيك بمالك فما وجدت مركبا قبل الذي اتيت فيه قال هل كنت بعثت الي بشيء قال اخبرك اني لم اجد مركبا قبل الذي جئت فيه قال فان الله قد ادى عنك المال الذي بعثت والخشبة فانصرف بالالف دينار راشدا

بخاری مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قوم بنی اسرائیل مین ایک مرد نے دوسرے بنی اسرائیل سے ہزار اشرفیان قرض مانگین سو اوسنے کہا گواہون کو لا کر انکو قرض کا گواہ کرون تو اوسنے کہا خدا کا گواہ ہونا کفایت کرتا ہی قرض دینے والے نے کہا تو کوئی ضامن بہیج لا اوسنے کہا خدا کا ضامن ہونا کفایت کرتا ہی اوسنے کہا تونے سچ کہا پھر اوسکو ہزار اشرفیان کچھہ مدت ٹھہرا کر دین سو وہ سوداگری کے واسطے سمندر کے سفر مین گیا سو اپنے کام سے فراغت کر چکا پھر اوسنے جہاز کی تلاش کی تا سوار ہو کر مقرر مدت کے اندر قرض دینے والے پاس آوے سو اوسنے کوئی جہاز نپایا تو ایک لکڑی کو لیکر کریدا پھر اوسمین ہزار اشرفیون کو بھرا اور ایک اپنا خط قرض دینے والے کے نام کا اوسمین ڈالا پھر اوسکے مُہرے کو خوب بند کیا اور سمندر پر لے آیا پھر کہا کہ خداوندا تو جانتا ہی کہ مینے فلانے سے ہزار اشرفیان قرض لین تھین سو اوسنے مجھسے ضامن مانگا تھا مینے کہا تھا کہ خدا کا ضامن ہونا کفایت کرتا ہی وہ تیری ضامنی سے راضی ہو گیا تھا پھر اوسنے گواہ مانگا مینے کہا کہ خدا کی گواہی کفایت کرتی ہی سو وہ تیری گواہی سے راضی ہو گیا تھا اور مینے بہت دوڑ دھوپ کی کہ کوئی جہاز پاؤن تا اوسکا قرض بھیجون سو مینے نپایا اب تجکو مین اس لکڑی کو امانت سپرد کرتا ہون پھر اوسکو سمندر مین اوسنے ڈال دیا یہان تک کہ وہ ڈوب گئی پھر وہان سے پلٹ آیا اور لوٹنے کے وقت بھی جہاز کی تلاش مین رہا تھا تا اوسکے شہر کو جاوے سو دیکھنے نکلا وہ مرد جسنے قرض دیا تھا کہ شاید کوئی جہاز اوسکا قرض مال لایا ہو سو اوسنے یکایک اوس لکڑی کو دیکھا جسمین مال تھا سو اوسکو اپنے گھر والون کے جلانے کے واسطے لیا پھر جب اوسکو چیرا مال اور خط کو پایا پھر بعد مدت کے جسپر قرض تھا وہ آیا اور ہزار اشرفیان لایا اور کہا قسم خدا کی مین ہمیشہ جہاز کی تلاش مین دوڑا دھوپا کیا کہ مین تیرے پاس تیرا مال لاؤن سو اس وقت کے آنے سے پہلے مینے کوئی جہاز نپایا قرض دینے والے نے کہا کہ کیا تونے میرے پاس کچھہ بھیجا تھا اوسنے کہا مین تجکو خبر دیتا ہون کہ مینے اپنے آنے سے پہلے کوئی جہاز نپایا قرض دینے والے نے کہا خیر حال معلوم ہوا سو البتہ خدا نے تیری طرف سے جو مال کہ تونے لکڑی کے ساتھہ بھیجا تھا سو پونہچا دیا سو اب تو اپنی ہزار اشرفیان لیکر خیریت سے پھر جا **ف** اس حدیث مین راست معاملگی اور امانتداری کی خوبی کا بیان ہی معلوم ہوا کہ جسنے سچا بھروسا خدا پر کیا اوسکو ٹوٹا نہین پڑتا اس حدیث سے ثابت ہوا کہ قرض مین وعدہ مقرر کرنا درست ہی لیکن امام اعظم اور شافعی کا یہ مذہب ہی کہ قرض کی مدت لازم نہین مالک اگر چاہے تو مدت سے پہلے قرض مانگ لیوے اور امام مالک کے نزدیک مدت کے قبل تقاضا درست نہین **ق** عائشة ان روح القدس لا يزال يؤيدك ما نافحت عن الله ورسوله **قاله** لحسان بن ثابت بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر جبرئیل تیری ہمیشہ مدد کیا کرتا ہی جبتک کہ تو نے خدا اور اوسکے رسول کی طرف سے جوابدہی کی ہی یہ حضرت نے حسان بن ثابتؓ سے فرمایا **ف** کافرون نے حضرت کی ایکبار ہجو کی تھی حضرت نے حسان صحابی سے جو بڑے شاعر تھے فرمایا کہ تم انکو جواب دو حسان نے چند بیتون مین انکی

انتقال کیا اللھم صل وسلم علیہ خ خولہ بنت ثامر ان رجالا یتخوضون فی مال اللہ بغیر حق فلھم النار یوم القیامۃ بخاری مین خولہ بنت ثامر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر جو لوگ کہ گھسے پڑتے ہین خدا کے مال مین ناحق یعنی ناحق لوٹ کہاتے ہین اونکے لیے قیامت مین آگ ہی ف یعنی بیت المال سے سوائے مستحقون کے اور کسیکو لینا درست نہین خ ابوھریرۃ ان رجلا رای کلبا یاکل الثری من العطش فاخذ الرجل خفہ فجعل یغرف لہ بہ حتی ارواہ فشکر اللہ لہ فادخلہ الجنۃ بخاری مین ابوہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ ایک مرد نے کتے کو دیکھا کہ پیاس کے مارے کیچڑ کھاتا تھا سو اوس مرد نے اپنا موزہ لیکر اوسمین پانی بھرکر اوسکو پلایا یہانتک کہ اوسکو چھکا دیا سو خدا نے اوسکی محنت ٹھکانے لگائی پھر اوسکو بہشت مین داخل کیا م ابوھریرۃ ان رجلا زار اخا لہ فی قریۃ اخری فارصد اللہ علی مدرجتہ ملکا فلما اتی علیہ قال این ترید قال ارید اخا لی فی ھذہ القریۃ قال ھل لک علیہ من نعمۃ تربھا قال لا غیر انی احببتہ فی اللہ قال فانی رسول اللہ الیک بان اللہ قد احبک کما احببتہ فیہ مسلم مین ابوہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ ایک مرد تھا اوسنے اپنے بھائی مسلمان کی جو دوسری بستی مین رہتا تھا ملاقات کا ارادہ کیا سو خدا نے اوسکی راہ مین ایک فرشتہ بٹھلا رکھا جب اوسکے پاس آیا تو فرشتے نے پوچھا کہ تو کدھر چلا چاہتا ہی اوسنے کہا اس بستی مین اپنے بھائی کو ملا چاہتا ہون فرشتے نے کہا کچھ تیرا اوسپر احسان ہی جسکو بڑھایا چاہتا ہی اوسنے کہا نہین صرف مین اوس سے خدا کے واسطے محبت رکھتا ہون فرشتے نے کہا مین خدا کا بھیجا ہون تیرے پاس پیغام یہ ہی کہ خدا نے بھی تجکو دوست رکھا جیسا تو اوسکو خدا کے واسطے دوست رکھتا ہی ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ دنیا کے لگاؤ کسی فائدہ سے للہ محبت رکھنا بڑی عمدہ بات ہی خ ابوھریرۃ ان رجلا من اھل الجنۃ استاذن ربہ فی الزرع فقال لہ اولست فیما شئت قال بلی ولکنی احب ان ازرع فاسرع وبذر فبادر الطرف نباتہ واستواؤہ واستحصادہ وتکوین امثال الجبال فیقول اللہ دونک یا ابن ادم فانہ لا یشبعک شیء بخاری مین ابوہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ایک بہشتی مرد نے اپنے رب سے کھیتی کرنے کی اجازت مانگی سو خدا نے فرمایا کہ کیا تجکو حاصل نہین جو تیرا جی چاہتا ہی اوسنے کہا کیون نہین کچھ موجود ہی لیکن کھیتی ہی کرنا بہت بھاتا ہی پھر اوسنے جلدی کی اور بیج بویا سو اوسکے جمنے اور زور پکڑنے اور کٹنے اور پہاڑون برابر ڈھیر لگ جانے پلک مارنے سے بھی شتابی کی یعنی ہنوز پلک نہ جھپکی تھی کہ یہ سب کام ہوگئے پھر خدا فرماویگا اسکو لے ای آدم کے بیٹے تیرے پیٹ کو کوئی چیز نہ بھر سکے گی ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بہشتی جو چاہیگا سو پاویگا خ ابوھریرۃ ان رجلا من بنی اسرائیل سال بعض بنی اسرائیل ان یسلفہ الف دینار فقال ائتنی بالشھداء اشھدھم فقال کفی باللہ شھیدا قال فاتنی بالکفیل قال کفی باللہ کفیلا قال صدقت فدفعھا الیہ الی اجل مسمی فخرج فی البحر فقضی حاجتہ ثم التمس مرکبا یرکبہ یقدم علیہ للاجل الذی اجلہ فلم یجد مرکبا فاخذ خشبۃ فنقرھا فادخل فیھا الف دینار وصحیفۃ منہ الی صاحبہ ثم زجج موضعھا ثم اتی بھا الی البحر فقال اللھم انک تعلم انی تسلفت من فلان الف دینار فسالنی کفیلا فقلت کفی باللہ کفیلا فرضی بک وسالنی شھیدا فقلت کفی باللہ شھیدا فرضی بک وانی جھدت ان اجد مرکبا ابعث الیہ الذی

عَدُوَّ اللهِ اِبْلِيْسَ جَاءَ بِشِهَابٍ مِّنْ نَّارٍ لِيَجْعَلَهُ فِيْ وَجْهِيْ فَقُلْتُ اَعُوْذُ بِاللهِ مِنْكَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قُلْتُ اَلْعَنُكَ بِلَعْنَةِ اللهِ التَّامَّةِ فَلَمْ يَسْتَاْخِرْ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ اَرَدْتُّ اَخْذَهُ وَاللهِ لَوْلَا دَعْوَةُ اَخِيْنَا سُلَيْمَانَ لَاَصْبَحَ مُوْثَقًا يَّلْعَبُ بِهٖ وِلْدَانُ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ مسلم مین ابو درداؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ خدا کا دشمن شیطان ایک شعلہ آگ کا لایا تھا کہ میرے مونہہ مین لگا دے سو مینے تین بار کہا کہ مین خدا کی پناہ مانگتا ہون تجھ سے پھر مینے تین بار کہا کہ مین خدا کی پوری لعنت تجھ پر بھیجتا ہون پھر بھی نہ ہٹا پھر مینے اوسکا پکڑنا چاہا قسم خدا کی اگر ہمارے سلیمان بھائی دعا نکر گئے ہوتے تو وہ صبح کو بندھا پڑا ہوتا کہ مدینے کے لڑکے اوس سے کھیلتے **ف** حضرت سلیمان کی دعا کا مطلب اگلی حدیث مین آتا ہی **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِنَّ عِفْرِيْتًا مِّنَ الْجِنِّ تَفَلَّتَ عَلَيَّ الْبَارِحَةَ لِيَقْطَعَ عَلَيَّ صَلٰوتِيْ فَاَمْكَنَنِيَ اللهُ مِنْهُ فَاَخَذْتُهٗ فَاَرَدْتُّ اَنْ اَرْبِطَهٗ عَلٰى سَارِيَةٍ مِّنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ حَتّٰى تَنْظُرُوْا اِلَيْهِ كُلُّكُمْ فَذَكَرْتُ دَعْوَةَ اَخِيْ سُلَيْمَانَ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَهَبْ لِيْ مُلْكًا لَّا يَنْۢبَغِيْ لِاَحَدٍ مِّنْۢ بَعْدِيْ فَرَدَدْتُّهٗ خَاسِئًا بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جنون مین سے ایک راکس رات کو میرے آگے گھس پڑا میری نماز توڑ دینے کو سو خدا نے اوسکو میرے قابو مین کر دیا پھر مینے اوسکو پکڑ لیا سو مینے چاہا کہ مسجد کے کھنبون سے کسی کھنبے مین باندھ دون تا کہ تم سب لوگ اوسکو دیکھو پھر مجھکو یاد پڑ گئی اپنے سلیمان بھائی کی دعا وہ یہ دعا تھی کہ اے میرے رب میری مغفرت کر اور دے مجکو ایسی بادشاہی کہ میرے بعد پھر کسیکو ویسی نملے حضرت نے فرمایا پھر مینے اوسکو دھکیل دیا دُدکار کے **ف** جن اور دیو حضرت سلیمان کے قابو مین تھے اور اونھون نے خدا سے دعا مانگی تھی کہ ایسی بادشاہی میرے بعد کسیکو نملے سواسطے حضرت نے اوس شیطان کو چھوڑ دیا اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ کوئی شخص اگرچہ ولی کامل ہو شیطان کے غلبے سے نڈر نہین ہو سکتا اسواسطے کہ اس مردود کی اتنی جرأت ہی کہ حضرت کے ساتھ بے ادبی کو تیار ہوا تھا اللہ بچاوے تو اوس سے بچے آدمی بیچارے کی کیا طاقت ہی **خ** عَائِشَةُ اِنَّ عَيْنَيَّ تَنَامَانِ وَلَا يَنَامُ قَلْبِيْ بخاری مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ میری دونون آنکھین سوتی ہین اور میرا دل نہین سوتا **ف** حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ ایک رات حضرت نے وضو کیا اور نماز تہجد پڑھکر سو گئے جب بلالؓ نے صبح کی اذان کہی تو حضرت نے نماز پڑھی اور وضو نکیا تب مینے عرض کی یا رسول اللہ آپ سو گئے تھے وضو کیون نکیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی مین سوتے مین بھی بدن کے حال سے غافل نہین ہوتا سب کا سونا وضو توڑتا ہی مگر حضرت اسمین خاص ہین **ق** اَلْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ اِنَّ فَاطِمَةَ مِنِّيْ وَاِنِّيْ اَتَخَوَّفُ اَنْ تُفْتَنَ فِيْ دِيْنِهَا وَاِنِّيْ لَسْتُ اُحَرِّمُ حَلَالًا وَّلَا اُحِلُّ حَرَامًا وَّلٰكِنْ وَّاللهِ لَا تَجْتَمِعُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللهِ وَبِنْتُ عَدُوِّ اللهِ مَكَانًا وَّاحِدًا اَبَدًا بخاری اور مسلم مین مسور بن مخرمہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ فاطمہ میری ہی اور البتہ مجکو خوف آتا ہی کہ کہین اوسکے دین مین فتنہ نڈالا جاوے اور مقرر مین ایسا نہین ہون کہ حلال چیز کو حرام کر دون اور حرام کو حلال بتلاؤن لیکن خدا کی قسم کہ خدا کے پیغمبر کی بیٹی اور خدا کے دشمن کی بیٹی ایک مکان مین کبھی جمع نہون گی **ف** ابو جہل کی بیٹی مسلمان ہوئی تھی حضرت علی مرتضیؓ نے اوسکے ساتھ نکاح کا ارادہ کیا تھا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی ہر چند دوسرا نکاح حلال ہی لیکن خوف تھا کہ حضرت فاطمہ سوت کے رنج سے کہین حضرت علیؓ کی اطاعت مین تقصیر نکرین تو دین مین خلل پڑے اسواسطے کہ خاوند کی اطاعت جورو پر فرض ہی اسواسطے حضرت نے منع کیا **ھ** عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ اِنَّ فَصْلَ مَا بَيْنَ صِيَامِنَا وَصِيَامِ اَهْلِ الْكِتَابِ اُكْلَةُ السَّحَرِ مسلم مین عمرو بن عاصؓ سے

محبوب ہجو کی ہی حضرت نے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ شعر کہنا درست ہی بشرطیکہ اوسکا مضمون شرع کے مخالف نہو
ق ابو ذر ان شدۃ الحر من فیح جہنم فاذا اشتد الحر فابردوا عن الصلوٰۃ بخاری اور مسلم مین ابو ذر سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ گرمی کی سختی دوزخ کے جوش اور ابال سے ہی سو جب گرمی ہوا کرے تو ٹھنڈے وقت نماز پڑھا کرو ف
یعنی اس عالم کی گرمی دوزخ کی گرمی کا نمونہ ہی اور جوش غضب کا وقت ہی تو ٹھنڈے وقت نماز پڑھنا چاہیے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ گرمی
کے موسم مین ظہر کی نماز اول وقت مستحب نہین ٹھنڈے وقت پڑھے یہی مذہب ہی امام اعظم کا ق عایشۃ ان شر الناس عند اللہ
منزلۃ یوم القیمۃ عبد اذہب اخرتہ بدنیا غیرہ بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
کہ سب آدمیون سے بدتر قیامت مین خدا کے نزدیک وہ بندہ ہی کہ غیر شخص کی دنیا کے واسطے اپنی آخرت کو برباد کرے ف
جیسے جھوٹھی گواہی دیکر کسیکو مال دلا دیوے تو اوسکو دنیا ملی اسکی آخرت ناحق برباد ہوئی ق عایشۃ ان شر الناس
عند اللہ منزلۃ یوم القیمۃ من فرقہ الناس اتقاء فحشہ ویروی من ترکہ بخاری اور مسلم مین حضرت
عایشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ سب آدمیون سے بدتر خدا کے نزدیک مرتبے مین قیامت کے دن وہ آدمی ہی جسکا لوگ ملنا
چھوڑ دین اوسکی زبان درازی اور گالی کے ڈر سے اور ایک روایت مین من فرقہ کی جگہہ من ترکہ آیا ہی مطلب دونون کا ایک ہی
م عمار ان طول صلوۃ الرجل وقصر خطبتہ مئنۃ من فقہہ فاطیلوا الصلوۃ واقصروا الخطبۃ
مسلم مین عمار رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ نماز کو بڑھانا مرد کا اور خطبے کو گھٹانا بتاتا ہی اوسکی دانائی اور عقلمندی کا
سو تم نماز کو بڑھایا کرو اور خطبے کو مختصر اور کم کرکے پڑھا کرو ف خطبہ مسلمانون کی نصیحت کے واسطے ہی کہ عبادت پر مستعد ہون
اور نماز خود عبادت ہی تو جسنے بقدر ضرورت تھوڑا خطبہ پڑھا اور نماز کو بڑھایا تو وہ عقلمند ہی کہ اصل مطلب کو سمجھ گیا اور جسنے خطبے کو
بہت لنبا چوڑا پڑھا اور نماز کو گھٹایا جیسا اس زمانے مین اکثر ناواقف امام کرتے ہین وہ نادان ہی کہ لوگون کو تو خطبے مین اطاعت شرع
اور عبادت کی نصیحت کرتا ہی اور آپ عمل نہین کرتا کہ نماز سی عمدہ عبادت مین جلدی مچاتا ہی اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ خطبہ لنبا
چوڑا پڑھنا اور نماز مین جلدی کرنا نہایت مکروہ ہی اور صاف حماقت ہی ق ابن عمر ان عاشوراء یوم من ایام اللہ
فمن شاء صامہ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ محرم کی دسوین تاریخ خدا کے دنون سے
ایک وہ بھی دن ہی سو جو چاہے اوسکا روزہ رکھے ف یعنی اس دن کا روزہ فرض نہین سنت ہی م عثمان وعایشۃ ان
عثمان رجل حیی وانی خشیت ان اذنت لہ علی تلک الحال ان لا یبلغ الی فی حاجتہ مسلم مین حضرت
عثمان اور حضرت عایشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ عثمان نہایت مرد شرم والا ہی اور مین اس حالت مین ڈرا کہ اوسکو بلاؤن
شاید وہ اپنے مطلب کو مجھہ تک نہ پونہچا سکے ف حضرت عایشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت ایک روز گھر مین دونون پنڈلیان کھولے
لیٹے تھے اتنے مین صدیق اکبر رض دروازے پر آئے حضرت نے اونکو بلایا اور ویسے لیٹے رہے پھر عمر فاروق رض آئے اونکو بھی اوسی حال مین بلایا
پھر حضرت عثمان رض آئے تو حضرت نے اوٹھہ کر اپنے کپڑے پہن لیے اونکو بلایا جب وے سب باہر گئے تو مینے پوچھا یا حضرت صدیق اکبر آئے آپ
ویسے ہی لیٹے رہے عمر فاروق رض آئے تو بھی ویسے ہی لیٹے رہے عثمان رض کے آتے ہی آپنے کپڑے پہنے اسکا کیا سبب ہی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی
یعنی عثمان رض حیا کے سبب اتنا بدن نہین کھولتا ہی مبادا میرا کھلا بدن دیکھکر اپنا مطلب حیا سے نہ کہہ سکے م ابو الدرداء ان اللہ

روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر بہشت مین سو درجے ہین کہ خدانے اپنی راہ مین لڑنے والون کے واسطے تیار کر رکھین ہین دو درجون مین اتنا فرق ہی جتنا آسمان اور زمین مین سو تم جب خدا سے مانگا کرو تو فردوس مانگا کرو اس واسطے کہ فردوس عمدہ بہشت درمیانی اور اونچی بہشت ہی اور اوسکے اوپر خدا کا عرش ہی اور اوسی سے بہشت کی نہرین پھوٹ نکلتی ہین **ف** فردوس اوس باغ کو کہتے ہین جسمین رنگ رنگ کے پھول اور طرح طرح کے میوے ہون بہشت کی نہرین چار ہین ایک نہر پانی کی دوسری دودھ کی تیسری شہد کی چوتھی عمدہ شراب کی یہ حدیث اول باب کے اول حدیث کا ٹکڑا ہی **ق** ابن مسعود اِنَّ فِي الصَّلٰوةِ لَشُغْلاً بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر نماز مین تو ایک دھن ہی یعنی نماز مین سوائے نماز کے اور کیطرف توجہ نچاہیے **ف** عبد اللہ بن مسعود رضی سے روایت ہی کہ ہم پہلے حضرت کو نماز مین سلام کیا کرتے تھے حضرت جواب دیا کرتے تھے جب ہم مدت کے بعد حبش کے سفر سے آئے حضرت نماز مین تھے ہمنے سلام کیا حضرت نے جواب نہ دیا بعد نماز کے یہ حدیث فرمائی یعنی وہ حکم اب موقوف ہوگیا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بات کرنا سلام کرنا جواب دینا بے سبب کھانسنا ادھر اودھر دیکھنا نماز مین درست نہین **م** عمار او حذیفۃ شک شعبۃ اِنَّ فِي اُمَّتِي اِثْنَا عَشَرَ مُنَافِقًا لَا يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ وَلَا يَجِدُوْنَ رِيْحَهَا حَتّٰى يَلِجَ الْجَمَلُ فِيْ سَمِّ الْخِيَاطِ ثَمَانِيَةٌ مِنْهُمْ تَكْفِيْكَهُمُ الدُّبَيْلَةُ سِرَاجٌ مِنَ النَّارِ يَظْهَرُ فِيْ اَكْتَافِهِمْ حَتّٰى يَنْجُمَ مِنْ صُدُوْرِهِمْ مسلم مین عمار سے یا حذیفہ رضی سے روایت ہی شک ہی اسمین شعبہ کو جو راوی ہی اس حدیث کا کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر میری امت مین بارہ منافق ہین یعنی دل کے کافر زبان کے مسلمان وے بہشت مین نجاوینگے اور اوسکی بو بھی نہ سونگھنے پاوینگے جب تک اونٹ سوئی کے ناکے مین نگھسے یعنی اونکو کبھی بہشت نصیب نہوگی اونمین سے آٹھ کو بڑا پھوڑا تمام کر ڈالیگا یعنی ایک آگ کا چراغ اونکے مونڈھون مین پیدا ہوگا اونکی چھاتیان توڑکے نکل آویگا یعنی اونمین ایسی سوزش ہوگی جیسے چراغ رکھدیا چنانچہ ایسا ہی ہوا **م** اسماءُ بنتُ ابي بكرٍ اِنَّ فِي ثَقِيْفٍ مُبِيْرًا وَكَذَّابًا مسلم مین اسماء بنت ابی بکر رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک ثقیف کی قوم مین ایک ظالم خونریز ہوگا اور ایک بہت جھوٹھا **ف** ثقیف ایک قوم ہی جو مکے کے پاس طائف مین رہتی تھی اوس قوم سے حجاج بن یوسف خونریز پیدا ہوا جسکا ظلم عالم مین مشہور ہی روایت ہی کہ اوسنے سو لاکھ آدمی ناحق مارے اور جھوٹھا مختار ثقفی تھا جسنے بعد شہادت امام حسین علیہ السلام کوفے مین محمد بن حنفیہ کی طرف سے اول جھوٹھا دعوی کیا امام کے خون کا اور اس بہانے سے سردار بنا بعد اوسکے پیغمبری کا دعوی کیا آخر کو خدانے اوسکو فضیحت اور برباد کیا سو یہ حدیث حضرت کا معجزہ ہی جیسا فرمایا تھا ویسے ہی اوس قوم سے دو آدمی پیدا ہوئے **ق** انس اِنَّ فِيْ حَوْضِيْ مِنَ الْاَبَارِيْقِ بِعَدَدِ نُجُوْمِ السَّمَاءِ بخاری اور مسلم مین انس رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک میرے حوض پر اتنے لوٹے ٹونٹی دار آبخورے ہین جتنے آسمان مین تارے **ف** یہ حوض کوثر کی وسعت کا بیان ہی کہ حضرت کو قیامت مین ملیگا **م** عائشۃ اِنَّ فِيْ عَجْوَةِ الْعَالِيَةِ شِفَاءً اَوْ اِنَّهَا تِرْيَاقٌ اَوَّلَ الْبُكْرَةِ مسلم مین حضرت عائشہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ مقرر مدینہ اور اوسکے آس پاس کے عجوے مین شفا ہی یا یون فرمایا کہ وہ عجوہ صبح کے اول وقت تریاک ہی یعنی زہر کی تاثیر کو دور کرتا ہی **ف** مدینے مین عجوہ ایک عمدہ قسم ہی کھجور کی بڑی ہوتی ہی سیاہی مائل اوسکی یہ تاثیر ہی حضرت کی دعا سے **ق** ابي سعيدٍ اِنَّ فِيْكَ لَخَصْلَتَيْنِ يُحِبُّهُمَا اللّٰهُ الْحِلْمُ وَالْاَنَاةُ **قاله** لِاَشَجِّ عَبْدِ الْقَيْسِ بخاری اور مسلم مین ابو سعید رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر تجھ مین

روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ ہمارے روزون مین اور کتاب والون کے روزون مین سحری کے لقمے کا فرق ہی **ف** کتاب والے یعنی یہود
اور نصاریٰ کے نزدیک روزے مین سحر کا کھانا درست نہین اور اسلام مین درست ہی بلکہ سنت ہی **ھ** عَبْدُ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو اِنَّ فُقَرَاءَ
الْمُھَاجِرِیْنَ یَسْبِقُوْنَ الْاَغْنِیَاءَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ اِلَی الْجَنَّةِ بِاَرْبَعِیْنَ خَرِیْفًا مسلم مین عبد اللہ بن عمرو رضی سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر محتاج وطن چھوڑنے والے مالدار وطن چھوڑنے والون سے قیامت کے دن چالیس برس بہشت مین آگے جاوینگے **ف**
حضرت کے اصحاب دو قسم تھے ایک مہاجرین دوسرے انصار مہاجرین وے ہین جو مکہ فتح ہونے سے پہلے اپنے وطن چھوڑ کر اللہ کے واسطے مدینے مین
حضرت کی خدمت مین حاضر ہوئے اور انصار وے ہین جو مدینے کے رہنے والے تھے سو مہاجرین انصار سے افضل ہین اور مہاجرین مین محتاج افضل ہین
مالدارون سے اس واسطے کہ محتاجون نے پردیس مین محتاجی کے سبب خدا کے واسطے بڑی بڑی تکلیفین اوٹھائین اسواسطے وے چالیس برس بہشت مین
مالدارون سے آگے جاوینگے دوسری حدیث مین آیا ہی کہ پانسو برس آگے بہشت مین جاوینگے اوسکا مطلب یہ کہ مہاجرین کے سوائے اور مالدار مسلمانون
سے پانسو برس آگے جاوینگے تو دونون حدیثون مین کچھ خلاف نرہا **ق** سَھْلُ بْنُ سَعْدٍ اِنَّ فِی الْجَنَّةِ بَابًا یُّقَالُ لَهُ
الرَّیَّانُ یَدْخُلُ مِنْهُ الصَّآئِمُوْنَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ لَا یَدْخُلُ مِنْهُ اَحَدٌ غَیْرُھُمْ یُقَالُ اَیْنَ الصَّآئِمُوْنَ
فَیَقُوْمُوْنَ لَا یَدْخُلُ مِنْهُ اَحَدٌ غَیْرُھُمْ فَاِذَا دَخَلُوْا اُغْلِقَ فَلَمْ یَدْخُلْ مِنْهُ اَحَدٌ بخاری اور مسلم مین سہل
بن سعد رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر بہشت مین ایک دروازہ ہی جسکو ریّان کہتے ہین یعنی چھکا دینے والا پیاس بجھانے
والا اوسمین روزہ دار جاوینگے قیامت کے روز کوئی اوس سے نجاویگا اونکے سوائے کہا جاویگا کہان ہین روزہ دار سو وے اوٹھ کھڑے ہونگے
نجاویگا کوئی اوس سے اونکے سوا جب وے جا چکینگے تو وہ دروازہ بند کیا جاویگا سو کوئی اوس سے نجاویگا **ق** اَبُوْ سَعِیْدٍ اِنَّ فِی
الْجَنَّةِ شَجَرَةً یَسِیْرُ الرَّاکِبُ الْجَوَادُ الْمُضَمَّرُ السَّرِیْعُ مِائَةَ عَامٍ مَّا یَقْطَعُھَا بخاری اور مسلم مین ابو سعید رضی سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر بہشت مین ایک درخت ہی کہ اچھے گھوڑے پلے اور تیز قدم کا سوار سو برس چلے اوسکو تمام نکر سکے **ف**
(یعنی پالے ہوے ۱۲)
مقدسی نے کہا کہ یہ درخت سدرة المنتہی ہی جسکے بیر مٹکے کے برابر اور پتے ہاتھی کے کان برابر ہین اور بعضے اوسکو طوبیٰ کہتے ہین
ھ اَنَسٌ اِنَّ فِی الْجَنَّةِ لَسُوْقًا یَأْتُوْنَھَا کُلَّ جُمُعَةٍ فَتَھُبُّ رِیْحُ الشِّمَالِ فَتَحْثُوْ فِیْ وُجُوْھِھِمْ وَثِیَابِھِمْ فَیَزْدَادُوْنَ
حُسْنًا وَّجَمَالًا فَیَرْجِعُوْنَ اِلٰی اَھْلِیْھِمْ وَقَدِ ازْدَادُوْا حُسْنًا وَّجَمَالًا فَیَقُوْلُ لَھُمْ اَھْلُوْھُمْ وَاللّٰہِ لَقَدِ
ازْدَدْتُمْ بَعْدَنَا حُسْنًا وَّجَمَالًا فَیَقُوْلُوْنَ وَاَنْتُمْ وَاللّٰہِ لَقَدِ ازْدَدْتُّمْ بَعْدَنَا حُسْنًا وَّجَمَالًا مسلم مین
انس رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر بہشت مین ایک بازار ہی جسمین بہشتی لوگ ہر جمعے کے دن جمع ہوا کرینگے پھر اُتر کی ہوا
چلے گی سو وہان کا گرد اور غبار جو مشک اور زعفران ہی اونکے چہرون اور کپڑون پر پڑیگا سو اونکا حسن اور جمال زیادہ ہو جاویگا
پھر پلٹ آوینگے اپنے گھر والون کی طرف اور گھر والون کا بھی حسن اور جمال بڑھ گیا ہوگا سو اون سے اونکے گھر والے کہینگے خدا کی قسم تمھارا
حسن اور جمال ہمارے بعد تو بہت بڑھ گیا ہی پھر وے جواب دینگے کہ خدا کی قسم تمھارا بھی حسن و جمال ہمارے بعد زیادہ ہو گیا **ف** اس حدیث سے
معلوم ہوا کہ بہشتیون کا حسن ہمیشہ بڑھا کریگا **خ** اَبُوْ ھُرَیْرَةَ اِنَّ فِی الْجَنَّةِ مِائَةَ دَرَجَةٍ اَعَدَّھَا اللّٰہُ لِلْمُجَاھِدِیْنَ
فِیْ سَبِیْلِهٖ کُلُّ دَرَجَتَیْنِ مَا بَیْنَھُمَا کَمَا بَیْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ فَاِذَا سَاَلْتُمُ اللّٰہَ فَسَئَلُوْہُ الْفِرْدَوْسَ
فَاِنَّهٗ اَوْسَطُ الْجَنَّةِ وَاَعْلَی الْجَنَّةِ وَفَوْقَهٗ عَرْشُ الرَّحْمٰنِ وَمِنْهُ تَفَجَّرُ اَنْھَارُ الْجَنَّةِ بخاری مین ابو ہریرہ رضی سے

یقین کامل حاصل ہوا پچاس سے بھی زیادہ حضرت کے اصحاب نے اوسکو روایت کیا ہی ہر چند ہر ایک پر جھوٹ باندھنا حرام ہی لیکن حضرت پر جھوٹ باندھنا نہایت حرام ہی اور سخت گناہ کبیرہ کہ انجام اوسکا دوزخ ہی اس واسطے علماء حدیث نے حدیثون کے پرکھنے مین بڑی محنتین اور جان فشانیان کین موضوع حدیثون کو جانچکر علیحدہ کر ڈالا صحیح اور ضعیف کو جدا کیا جیسے صراف کھرے اور کھوٹے کو پہچان جاتا ہی ویسے علما حدیث بھی پہچان گئے تو مسلمان پر فرض ہی کہ جب کسی سے حدیث سنے یا کہی کتاب مین دیکھے اوس حدیث کو سچا نجانے جبتک کہ اوسکو حدیث کی مشہور کتابون مین دیکھے یا علما حدیث سے اوسکی صحت سنے **ق** عائشۃ اِنَّ لِصَاحِبِ الحقِّ مَقَالًا بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ حق والے کو کہنا پہونچتا ہی **ف** حضرت پر کسیکا قرض تھا اوسنے کڑا تقاضا کیا اصحاب نے اوسکے مارنے کا ارادہ کیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اپنی قرض دینے والا حقدار ہی کہنا چاہئے اوسکی بات کا برا لانا نچاہیے **خ** ابن عمر اِنَّ لَكَ اَجرَ رَجُلٍ مِمَّن شَهِدَ بَدرًا وَسَهمَهُ **قاله** لعثمان بن عفان بخاری مین عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے عثمان بن عفان رض سے فرمایا کہ مقرر تجھکو ایک مرد کے برابر ثواب اور حصہ ہی غنیمت کے مال کا اون لوگون سے جو جنگ بدر مین تھے **ف** حضرت جب جنگ بدر کو چلے تو حضرت عثمان رض کی بی بی حضرت کی بیٹی بیمار تھین تب حضرت نے حضرت عثمان رض سے فرمایا کہ تم ہمارے ساتھ نچلو اونکی بیمارداری کرو جو لوگ لڑائی کو جاتے ہین اونمین سے ایک مرد کے برابر تمکو ثواب آخرت مین اور حصہ مال کا دنیا مین ملیگا **ق** انس اِنَّ لِكُلِّ اُمَّةٍ اَمِينًا وَاِنَّ اَمِينَنَا اَيَّتُهَا الاُمَّةُ اَبُو عُبَيدَةَ بن الجراح بخاری اور مسلم مین انس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہر ایک امت کا ایک معتمد امانتدار ہی اور ہمارا معتمد امانتدار ای امت میری ابو عبیدہ ہی جراح کا بیٹا **ف** ابو عبیدہ بہشتی حضرت کے دس یارون مین ہین اونکو اس امت کا امانتدار فرمایا ہر چند سب اصحاب امانتدار تھے لیکن جسمین جو صفت زیادہ ہوتی تھی حضرت اوسی صفت سے اوسکی تعریف کرتے تھے جیسے صدیق کو رحم دل اور فاروق کو خدا کی راہ مین کڑا اور حضرت عثمان کو حیا مند اور علی مرتضی کو قاضی اور زبیر کو دلی جان نثار فرمایا **ق** جابر اِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوَارِيًّا وَحَوَارِيَّ الزُّبَيرُ بخاری اور مسلم مین جابر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر ہر پیغمبر کا کوئی خالص مددگار ہوتا رہا ہی اور میرا خالص مددگار اور فدائی جان نثار زبیر ہی **ف** مصابیح مین روایت ہی کہ جب مدینے مین جنگ خندق ہوئی اور کافرون کے گردہ پھوٹ پھٹک گئے تب حضرت نے فرمایا کہ کفار کے لشکر کی کوئی خبر لاوے زبیر نے کہا یا حضرت مین جاتا ہون تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور اونکی فضیلت بیان کی زبیر حضرت کے پھوپھی زاد بھائی بڑے بہادر سپاہی حضرت پر فدا رہتے تھے چنانچہ اس حدیث سے ثابت ہی **ق** انس اِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعوَةً وَاِنِّي اختَبَأتُ دَعوَتِي شَفَاعَةً لِاُمَّتِي يَومَ القِيٰمَةِ بخاری اور مسلم مین انس رض سے روایت ہی کہ مقرر ہر پیغمبر کی ایک خاص دعا ہی اور مینے اپنی دعا چھپا رکھی ہی اپنی امت بخشانے کے واسطے قیامت کے دن **ف** اس حدیث مین بشارت ہی امت کی بخشش کی جو ایمان سے مرا اور معلوم ہوا کہ حضرت کو اپنی امت پر بڑا رحم تھا کہ اپنی خاص دعا امت کے واسطے رکھی اپنی ذات کے واسطے نکی قربان اس نبی رحیم اور کریم پر **م** اُبَيّ بن كَعب اِنَّ لَكَ مَا احتَسَبتَ **قاله** لِرَجُلٍ كَانَ يَمشِي اِلَى مَسجِدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَلَا يَركَبُ وَيَجِيءُ فِي الظُّلمَةِ الاَجرُ مسلم مین ابی بن کعب رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تجھکو ملیگا جسکا تو ثواب چاہتا ہی یہ حضرت نے اوس مرد سے فرمایا جو پیدل حضرت کی مسجد مین آتا تھا اور سوار نہوتا تھا اور اپنے قدم مین ثواب کی امید

دو خوبیان ہین جنکو خدا دوست رکھتا ہی ایک تو غصے کا بچاؤ دوسرے گرواؤ یہ حضرت نے اوس آدمی سے کہا جسکا قوم عبد القیس مین
اشج لقب تھا **ف** عبد القیس ایک قوم کا نام ہی وہ قوم حضرت کی خدمت مین حاضر ہوئی اوسکے سب آدمی اپنی سواریان چھوڑ
جلدی سے حضرت کی ملاقات کو آئے لیکن اشج نے جلد بازی نکی اپنے اونٹ کو پہلے باندھا پھر کپڑے پہنکے حضرت پاس خاطر جمع سے
حاضر ہوا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور اوسکی تعریف کی یعنی ذرہ سی خلاف مرضی بات مین غصے سے لال ہو جانا اور ہر کام مین بغیر غور کے
شتابی اور جلد بازی کرنا جانورونکی خو ہی اس واسطے خدا کو غصے کا بچاؤ اور گرواؤ پسند ہی **ق** اَنَسٌ اِنَّ قُرَيْشًا حَدِيثُ
عَهْدٍ بِجَاهِلِيَّةٍ وَمُصِيبَةٍ وَاِنِّي اَرَدْتُّ اَنْ اَجْبُرَهُمْ وَاَتَاَلَّفَهُمْ اَمَا تَرْضَوْنَ اَنْ يَّرْجِعَ النَّاسُ
بِالدُّنْيَا وَتَرْجِعُوا بِرَسُولِ اللهِ اِلٰى بُيُوتِكُمْ لَوْ سَلَكَ النَّاسُ وَادِيًا وَّسَلَكَتِ الْاَنْصَارُ شِعْبًا لَسَلَكْتُ
شِعْبَ الْاَنْصَارِ بخاری اور مسلم مین انس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے انصاریون سے فرمایا کہ البتہ قریش کی قوم کو نئی مصیبت پڑی
ہی تازہ کفر کو چھوڑا ہی سو مینے چاہا کہ انکو انعام دون اور اون سے لگاوٹ کرون تم کیا اس بات سے راضی نہین کہ لوگ دنیا کا مال لیکر
پھرین اور تم اپنے گھرون کی طرف خدا کے رسول کو لیکر پھرو اگر اور لوگ ایک راہ چلین اور انصاری اصحاب اور راہ چلین تو مین انصاریون
ہی کی راہ چلون **ف** مصابیح مین انس رض سے روایت ہی کہ جب فتح مکے کے بعد جنگ حنین فتح ہوئی تو مال اسباب بہت ہاتھہ آیا
حضرت نے قریش یعنی مکے کے رہنے والون کو سو سو اونٹ دیے تب بعضے نوجوان انصاریون نے کہا کہ خدا حضرت کو بخشے قریش کو آپ
دیتے ہین ہمکو چھوڑتے ہین حال آنکہ اونکے خون ہماری تلوارون سے ٹپک رہے ہین یعنی ہماری تلوارون کے زور سے وے مسلمان ہوئے ہین
جب یہ خبر حضرت کو معلوم ہوئی تب صرف انصاریون کو حضرت نے ایک خیمے مین جمع کیا اور یہ حال پوچھا تو انصاریون کے رئیسون اور
عقلمندون نے عرض کیا کہ یا حضرت ہمارے دانا لوگون نے یہ ہرگز نہین کہا لیکن ہمارے نوجوانون نے البتہ کہا ہی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی
یعنی قریش نو مسلم ہین اونکو تازہ مصیبت پڑی ہی بھائی بند اونکے لڑائیون مین مارے گئے ہین اسلام کی خوبی اونکے دل مین ابھی
نہین جمی لگاوٹ کے واسطے دنیا کا مال دینا اونکو مناسب تھا اور تم ایمان دار لوگ ہو تمکو دنیا لینا مناسب نہین قریش نے دنیا پائی
تم نے مجکو پایا نرے قسمت اوسکی جسکے حصے مین حضرت آوین اس حدیث سے انصاریون کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی **ھ** عَبْدُ اللهِ
بْنُ عُمَرَ اِنَّ قُلُوبَ بَنِي اٰدَمَ كُلَّهَا بَيْنَ اِصْبَعَيْنِ مِنْ اَصَابِعِ الرَّحْمٰنِ كَقَلْبٍ وَّاحِدٍ يُصَرِّفُهُ حَيْثُ
يَشَاءُ مسلم مین عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر آدمیون کے سب دل خدا مہربان کے ایسے قابو مین ہین جیسے
ایک دل اوسکو پھیرتا ہی جدھر چاہتا ہی **ف** انس رض سے روایت ہی کہ حضرت یہ دعا بہت مانگتے تھے کہ اے دلون کے پھیرنے والے میرے
دل کو اپنے دین پر جمائے رکھہ سو مینے کہا کہ یا حضرت ہم آپ پر ایمان لائے ہین اسلام کے دین کو ہم سچ جانتے ہین پھر ہمارے بہکنے کا بھی آپ کو ڈر ہی جو
آپ یہ دعا مانگا کرتے ہین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی مسلمان کو نڈر ہونا نچاہیے ہمیشہ خدا سے ڈرا کرے اور ایمان ثابت رہنے کی دعا مانگا کرے
کہ مسلمان کو کافر ہونا اور کافر کو مسلمان ہونا کچھہ دور نہین **ق** اَلْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ اِنَّ كَذِبًا عَلَيَّ لَيْسَ كَكَذِبٍ
عَلٰى اَحَدٍ مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّاْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ بخاری اور مسلم مین مغیرہ بن شعبہ رض سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک میرے اوپر جھوٹ باندھنا اور ون پر جھوٹ باندھنے کے برابر نہین جو کوئی مجھہ پر جھوٹ باندھیگا
جان بوجھہ کر سو اپنی بیٹھک ٹھہرا لیوے دوزخ مین **ف** یہ حدیث متواتر ہی یعنی اتنے لوگون نے روایت کی کہ اسکے سچ ہونیکا

کی حاجت نہین الجلیل بڑی شان والا الکریم صاحب کرم جسکے عطا کی انتہا نہین الرقیب ہر شی کا
نگہبان المجیب حاجت و دعا کا قبول کرنے والا الواسع کشادہ رحمت کشادہ عطا الحکیم دانا عالم حکمت
استوار کار الودود نیکون کا محبوب اہل معرفت کا محب المجید بزرگ ذات نیکوکار الباعث قیامت مین
قبرون سے مردون کا اوٹھانے والا الشہید ہر چیز اوسکے سامنے حاضر الحق سچ سچ جسکی ذات و صفات مین
کچھ بھی دھوکا نہین الوکیل سارے عالم کا کارساز روزی کا ضامن القوی زبردست المتین استوار کار
جسکو تھکاوٹ اور ماندگی نہین الولی مددگار عالم کا کارساز الحمید ہر کام کا سراہا سارے عالم کا محمود المحصی
ہر چیز کا گھیرنے والا ذرہ بھی اوسکے علم سے باہر نہین المبدی بے مثال کے عالم کا ایجاد کرنے والا المعید فنا مین
زندون کا مارنے والا آخرت مین مردون کو زندگی بخشنے والا المحیی جلانے والا الممیت مارنے والا الحی بذات خود زندہ
القیوم بذات خود قائم جہان کا تھامنے والا الواجد غنی جسکو کچھ احتیاج نہین الماجد بزرگی والا
الواحد اکیلا جسکا کوئی دوسرا نہین الصمد سردار دائمی جو کھاوے نہ پیوے سب اوسکے محتاج وہ سب سے بے نیاز
القادر صاحب قدرت المقتدر بڑا اقتدار والا المقدم تقدم بخشنے والا المؤخر پیچھے ڈالنے والا
الاول پہلا کوئی اوسکے قبل نہین الآخر پچھلا جسکے بعد کچھ نہین الظاہر قدرت کی راہ سے کھلا جسمین کچھ
شک نہین الباطن خلق کی نظر اور وہم سے چھپا الوالی مالک صاحب حکومت المتعالی بلند شان جسکا وصف نہو سکے
البر اپنے بندون پر مہربان نیکوکار التواب توبہ قبول کرنے والا المنتقم بدکارون کا سزا دینے والا العفو
گناہون کا مٹانے والا گنہگارون کا بخشنے والا الرؤف نہایت مہربانی والا مالک الملک سب جہان کا مالک
جو چاہے سو کرے ذوالجلال والاکرام جلال والا صاحب تعظیم و تکریم المقسط عادل با انصاف الجامع
قیامت مین خلائق کا جمع کرنے والا الغنی سب سے بے نیاز المغنی جسکو چاہے بے پروا بناوے المانع روکنے والا
الضار ضرر پہنچانے والا النافع نفع رسان النور بذات خود ظاہر اور غیر کا ظاہر کرنے والا جسکے نور سے ایمان
کا ظہور ہے الہادی نیک راہ بتانے والا مطلب پہونچانے والا البدیع خود بے نظیر اور نئی اوپج کا لینے والا بے نمونہ اختراع
کرنے والا الباقی موجود دائمی ہمیشہ قائم الوارث فنا عالم کے بعد قائم رہنے والا الرشید راہ نما
الصبور بڑا سہار والا جو بدکارون کو جلد نہین پکڑتا **ق** اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ اِنَّ لِلّٰهِ مَا اَخَذَ وَلَهٗ مَا اَعْطٰی وَكُلُّ
شَيْءٍ عِنْدَهٗ بِاَجَلٍ مُسَمًّی بخاری اور مسلم مین اسامہ بن زید سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر خدا ہی کا تھا جو اوسنے لیا اور
اوسی کا ہے جو اوسنے دیا اور ہر چیز کی اوسکے نزدیک مدت مقرر ہے **ف** اسامہ رضی سے روایت ہے کہ ہم حضرت کے پاس تھے حضرت کی کسی
بیٹی نے حضرت سے کہلا بھیجا کہ میرا لڑکا مرتا ہے آپ تشریف لاتے حضرت نے یہ کہلا بھیجا یعنی لڑکا خدا کی امانت تھا خدا نے لیا تو صبر کیا چاہیے
بگانی چیز پر کچھ دعوی نہین اور اس لڑکے پر کیا موقوف ہے ہر چیز کی ایک مدت ہے آخر اوسکو فنا ہے **م** سَلْمَانُ اِنَّ لِلّٰهِ مِائَةَ
رَحْمَةٍ فَمِنْهَا رَحْمَةٌ يَتَرَاحَمُ بِهَا الْخَلْقُ بَيْنَهُمْ وَتِسْعٌ وَتِسْعُوْنَ لِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ مسلم مین سلمان رضی سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا کی سو رحمتین ہین اونمین سے ایک رحمت کے سبب سے تمام خلق آپسمین الفت اور محبت کرتی ہے اور

رکھتا تھا ف ایک شخص تھا اوسکا گھر بہت دور تھا حضرت کی مسجد سے اور وہ ہمیشہ ہر وقت مسجد مین آتا تھا کسی نے اوس سے کہا
اندھیرے اور گرمی مین سوار ہوکر آیا کرو اوسنے کہا مین پیادہ آنے مین ثواب کی امید رکھتا ہون تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی تجکو تیری نیت
اور اس محنت کا ثواب ملیگا ھ جابر ان لکم بکل خطوۃ درجۃ ق لم لرھط جابر وقد ارادوا ان یبیعوا
بیوتھم فیقربوا من المسجد مسلم مین جابر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر تمہارے واسطے ہر ڈگ پر درجہ ہے یہ حضرت نے
جابر کی قوم سے فرمایا اور اون لوگون نے اپنے گھرون کے بیچ ڈالنے کا ارادہ کیا تھا اور چاہا تھا کہ حضرت کی مسجد کے قریب آ رہین ف یعنی
جتنا تم دور رہوگے اور مسجد مین آیا کروگے اوتنا ثواب زیادہ پاؤگے کہ ہر قدم پر درجہ بلند ہوگا خ ابو ھریرۃ ان للہ تسعۃ و
تسعین اسما مائۃ الا واحدۃ من احصاھا دخل الجنۃ بخاری مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر
خدا کے ننانوے نام ہین ایک کم سو جو اونکو یاد کر لیوے یا اعتقاد سے شمار کر رکھے یا اونکے معنی بوجھے اور اوسپر عمل کرے وہ بہشت مین
جاویگا ف حق تعالی کے نام بیشمار ہین اس واسطے کہ صفات الہی کی حد نہین چنانچہ سوا ان ننانوے نام کے قرآن اور حدیث مین
بہت اسمائے الہی ثابت ہین جیسے وتر فاطر محیط علام ملیک قدیم رفیع ذی الطول ذی المعارج مولی نصیر رب ناصر شدید العقاب
قابل التوبۃ غافر الذنب حنان منان وغیر ذلک تو مطلب اس حدیث کا یہ نہین کہ اسمائے حسنی یہی ننانوے نام مین منحصر ہین بلکہ یہ مطلب ہے
کہ اس قدر نامون کی یہ تاثیر ہے کہ انکے یاد کر لینے سے بہشت حاصل ہوتی ہے وہ ننانوے نام بموجب روایت حصن حصین کے یہ ہین مع الترجمہ

هو الله الذي لا اله الا هو یعنی اللہ پاک ایسا ہے کہ اوسکے سوا کوئی معبود برحق نہین الرحمن
بڑا ہی مہربان جسکی رحمت دنیا اور آخرت مین چھا گئی الرحیم نہایت رحم والا جسکی رحمت آخرت مین صرف ایمان دارون پر
مخصوص ہے الملک سبکا بادشاہ القدوس ہر عیب و نقصان سے پاک السلام خود سلامت عالم کا سلامت
رکھنے والا المؤمن اپنے دین حق کا باور کرنے والا یا مومنین کو ہول قیامت سے امن مین رکھنے والا المھیمن شاہد
امانتدار محافظ العزیز غالب باعزت الجبار زبردست ٹوٹے پھوٹے کا جوڑنے والا المتکبر عظیم الشان گھمنڈ والا
الخالق عدم سے پیدا کرنے والا الباری بے نمونہ دیکھے عالم کا بنانے والا المصور صورت گر ہر مخلوق
کے مناسب شکل و صورت کا عطا کرنے والا الغفار اپنے بندون کے عیب اور گناہ کا ڈھکنے والا القہار سب پر غالب
الوھاب بے عوض کثرت سے دینے والا الرزاق روزی بخش الفتاح رزق اور رحمت کے دروازے کا کھولنے والا
العلیم ہر چیز کا دانا القابض بند کرنے والا ارواح اور روزی کا الباسط کشادہ کرنے والا رزق کا اور جاری
کرنے والا ارواح کا ابدان مین الخافض پست کرنے والا مغرورون کا الرافع بلند کرنے والا مومنین منکسرین کا المعز
عزت دینے والا المذل ذلیل کرنے والا السمیع ہر آواز کو سنتا البصیر ہر چیز کو دیکھتا الحکم فیصلہ
کرنے والا العدل منصف حاکم اللطیف مہربان باریک دان الخبیر اگلی پچھلی ہر چیز سے خبردار الحلیم
بردبار بڑی سہائی والا کہ اہل کفر و فسق کو جلد نہین پکڑتا العظیم بزرگ جسکی بڑائی وہم و خیال سے باہر الغفور
پردہ پوش الشکور شکر گزارون کا قدردان العلی سب سے اونچا الکبیر سب سے بڑا الحفیظ اپنی مخلوقات
کا نگہدار اور محافظ المقیت محافظ باقدرت خلائق کو قوت دینے والا الحسیب تمام عالم کو کافی اوسکے سوا نے دوسرے کے

بڑائی بیان کرین اور بہت تیری پاکی بولین حضرت نے کہا پھر حق تعالی فرماتا ہی سو وے کیا مجھسے مانگتے ہین فرشتے کہتے ہین کہ وے بہشت مانگتے
ہین حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہی کہ کیا اونھون نے بہشت کو دیکھا ہی حضرت نے فرمایا فرشتے کہتے ہین قسم خدا کی ای رب نہین اوسکو دیکھا ہی حضرت نے
فرمایا پھر حق تعالی فرماتا ہی سو اونکا کیا حال ہو جو اوسکو دیکھین حضرت نے فرمایا فرشتے کہتے ہین کہ اگر وے اوسکو دیکھ پاوین تو اوسکے بڑے لالچی
بن جاوین اور بہت اوسکو مانگین اور نہایت اوسکی خواہش کرین خدا فرماتا ہی پھر کس سے پناہ مانگتے ہین حضرت نے فرمایا فرشتے کہتے ہین کہ دوزخ سے
پناہ مانگتے ہین حضرت نے فرمایا حق تعالی فرماتا ہی کہ کیا اونھون نے دوزخ کو دیکھا ہی حضرت نے فرمایا فرشتے کہتے ہین خدا کی قسم ای رب نہین اونھون نے
اوسکو دیکھا حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہی سو کیا اونکا حال ہو جو اوسکو دیکھین حضرت نے فرمایا فرشتے کہتے ہین اگر وے دوزخ کو دیکھین تو بہت اوس سے
بھاگین اور بہت اوس سے ڈرین فرشتون نے کہا کہ تجھسے وے گناہون کی بخشش چاہتے ہین حضرت نے فرمایا پھر حق تعالی فرماتا ہی سو تمکو مین گواہ
کرتا ہون کہ مینے اونکو بخشا حضرت نے فرمایا کہ اون فرشتون مین سے ایک فرشتہ کہتا ہی کہ ای رب اونمین تو فلانا آدمی بھی تھا وہ اوس گروہ مین نہین
صرف اپنے کسی کام کو آیا تھا حق تعالی نے فرمایا کہ وے ایسے لوگ ہین کہ اونکے ساتھ کا بیٹھنے والا بدبخت نہین ہوتا یعنی اونکے پاس بیٹھنے کی برکت
سے وہ بھی بخشا گیا اگرچہ وہ ذاکر نہ تھا ف اس حدیث سے ذکر الہی کی نہایت بڑائی ثابت ہوئی اور اولیا کی اور جو رات دن ذکر خدا
مین رہتے ہین اونکی نہایت بزرگی معلوم ہوئی اور ثابت ہوا کہ نیکون کی صحبت آخرت مین کام آویگی ق ابو موسی ان
للمؤمن فی الجنة لخيمة من لؤلؤة واحدة مجوفة طولها فی السماء و یروی عرضها ستون
میلا للمؤمن فیها اهلون یطوف علیهم المؤمن فلا یری بعضهم بعضا بخاری اور مسلم مین ابو موسی
رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر ایماندار کے واسطے بہشت مین ایک خیمہ ہی ایک کھوکلے موتی کا لنبا اوسکا آسمان مین اور
روایت ہی کہ چوڑا اوسکا ساٹھ کوس کا بیان کی ہی مومن کی بیبیان ہونگی کہ اونمین گھوما کریگا سو ایک دوسرے کو نہ دیکھیگا یعنی کشادگی کے
سبب سے ق انس ان لنا طلبة فمن کان ظهره حاضرا فلیرکب معنا قاله عند خروجه الی
بدر مسلم مین انس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ ہمارا ایک مطلب ہی یعنی ہم کسی تاک مین جاتے ہین سو جسکے پاس سواری موجود ہو
وہ ہمارے ساتھ سوار ہو چلے یہ حضرت نے جب جنگ بدر کو چلے تھے تب فرمایا ف قریش کا قافلہ جب شام کی سوداگری سے پھرا تو حضرت نے
وہان جاسوس لگا رکھے تھے جب جاسوس نے حضرت کو اونکے آنے کی خبر دی تب حضرت نے اصحاب سے یہ حدیث فرمائی لیکن صاف مطلب نکہا تا کہ خبر مشہور
نہو جاوے ق ابن عباس ان له دسما قاله حین شرب لبنا ثم دعا بماء فتمضمض بخاری اور مسلم مین
عبد اللہ بن عباس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ اسمین چکنائی ہی حضرت نے فرمایا جب دودھ کو پیا تھا پھر پانی منگا کر کلی کی ف
اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب چکنی چیز کھاوے تو کلی کرنا سنت ہی ق رافع بن خدیج ان لهذه البهائم اوابد کاوابد
الوحش بخاری اور مسلم مین رافع بن خدیج رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ ان چوپایون مین بھی بھڑکنے والے ہوتے ہین جیسے جنگلی
بھڑکنے والے ہوتے ہین ف روایت ہی کہ کسیکا اونٹ بھاگ گیا تھا پکڑائی نہ دیتا تھا کسی نے اوسکو تیر سے مارا پھر اوسکا مسئلہ
حضرت سے پوچھا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی جب پلاؤ جانور وحشی ہو جاوے اور ہاتھ نہ لگے کہ اوسکو ذبح کیجیے تو بسم اللہ کہکر جہان
زخم لگاوے تو وہ حلال ہو جاتا ہی جیسا کہ جنگلی جانورون مین یہی حکم ہی اور اسی طرح جو جانور کنوے مین اوندھا گر پڑے تو جہان قابو پڑے
حلال ہی ق انس ان ماء الرجل غلیظ ابیض وماء المرأة رقیق اصفر فمن ایهما علا او سبق

رہنا ننانوے رحمتین خدا کی قیامت کے دن کے واسطے ہین **ف** یعنی خدا نے اپنی رحمت کے سو حصے کیے ایک حصہ تمام خلق کو دیا اوسی کا یہ اثر ہی کہ جانور اپنے بچون کو پالتے ہین آپ بھوکے رہتے ہین اونکو کھلاتے ہین اوسی کا اثر ہی کہ ماباپ اپنی اولاد کو پالتے ہین اور اونکی مصیبتین اوٹھاتے ہین اور ننانوے حصے خدا کی رحمت قیامت مین ظاہر ہوگی حضرت کی شفاعت اور گنہگارون کی بخشش اور بہشت کی بے حساب نعمتین انھین حصون کا اثر ہی اس حدیث سے ثابت ہوا کہ خدا کی رحمت کی کچھ حد نہین **ق** ابو ہریرۃ ان للہ ملائکۃ یطوفون فی الطرق یلتمسون اھل الذکر فاذا وجدوا قوما یذکرون اللہ تنادوا ھلموا الی حاجتکم قال فیحفونھم باجنحتھم الی السماء الدنیا فاذا تفرقوا عرجوا الی السماء قال فیسئلھم ربھم وھو اعلم بھم منھم من این جئتم فیقولون جئنا من عند عبادک فی الارض قال فیسئلھم ربھم وھو اعلم بھم منھم ما یقول عبادی قالوا یسبحونک ویکبرونک ویحمدونک ویھللونک ویمجدونک قال فیقول ھل راونی قال فیقولون لا واللہ ما راوک قال فیقول کیف لو راونی قال فیقولون لو راوک کانوا اشد لک عبادۃ واشد لک تحمیدا واکثر لک تسبیحا قال فیقول فما یسئلونی قالوا یسئلونک الجنۃ قال فیقول وھل راوھا قال یقولون لا واللہ یارب ما راوھا قال فیقول فکیف لو راوھا قال یقولون لو انھم راوھا کانوا اشد علیھا حرصا واشد لھا طلبا واعظم فیھا رغبۃ قال فمم یتعوذون قال یقولون من النار قال یقول وھل راوھا قال یقولون لا واللہ یارب ما راوھا قال یقول فکیف لو راوھا قال یقولون لو انھم راوھا کانوا اشد منھا فرارا واشد لھا مخافۃ قالوا ویستغفرونک قال فیقول فاشھدکم انی قد غفرت لھم قال یقول ملک من الملائکۃ رب فیھم فلان لیس منھم انما جاء لحاجۃ قال ھم القوم لا یشقی جلیسھم بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر خدا کے فرشتے ہین کہ گھومتے پھرتے ہین راہون مین ڈھونڈھتے ہین خدا کے یاد کرنے والون کو پھر جب پاتے ہین اوس گروہ کو جو خدا کو یاد کرتے ہین تو آپسمین پکارتے ہین چلے آؤ اپنے مطلب کو حضرت نے فرمایا سو اونکو وے چھالیتے ہین اپنے پرون سے پہلے آسمان تک جب لوگ ذکر کرکے جدا ہو جاتے ہین تو فرشتے آسمان پر چڑھ جاتے ہین حضرت نے فرمایا پھر اون سے اونکا رب پوچھتا ہی حالانکہ وہ اونکا حال اون سے زیادہ جانتا ہی کہ تم کدھر سے آئے تو وے کہتے ہین ہم تیرے بندون کے پاس سے آئے ہین جو زمین پر ہین حضرت نے فرمایا پھر اونکا رب اون سے پوچھتا ہی حالانکہ وہ اونکا حال اون سے زیادہ جانتا ہی کہ کیا کہتے ہین میرے بندے فرشتے کہتے ہین کہ سبحان اللہ کہتے ہین یعنی ہر عیب اور نقصان سے تجکو پاک بتلاتے ہین اور اللہ اکبر کہتے ہین یعنی تجکو سب سے بڑا جانتے ہین اور الحمد للہ کہتے ہین یعنی تیری خوبیان بیان کرتے ہین اور لا الہ الا اللہ کہتے ہین یعنی تیرے سوا کسیکو لائق بندگی کے نہین جانتے اور لا حول ولا قوۃ الا باللہ کہتے ہین یعنی بدون تیری مدد کے اپنا کسی بات مین اختیار نہین جانتے تیری بڑائی بیان کرتے ہین حضرت نے فرمایا پھر خدا فرماتا ہی کہ کیا اونھون نے مجکو دیکھا ہی حضرت نے فرمایا پھر فرشتے کہتے ہین خدا کی قسم نہین دیکھا ہی حضرت نے فرمایا پھر خدا فرماتا ہی کیا اونکا حال ہو جو مجکو دیکھین حضرت نے فرمایا سو وے کہتے ہین اگر وے تجکو دیکھین تو بہت تیری بندگی کرین اور نہایت تیری

بعد کوئی پیغمبر نہوگا اور حضرت عیسی علیہ السلام جو قیامت کے قریب آوینگے تو اپنا دین نہ جاری کرینگے حضرت کے دین کے تابع ہونگے تو جیسے
حضرت کے اور خلیفہ ہوگئے ہین ویسے ہی وہ بھی ہوئے ق ابو موسی ان مثلي ومثل ما بعثني الله به كمثل رجل اتى
قوما فقال يا قوم اني رايت الجيش بعيني واني انا النذير العريان فالنجاء فاطاعه طائفة من قومه
فادلجوا فانطلقوا على مهلهم وكذبت طائفة منهم فاصبحوا مكانهم فصبحهم الجيش فاهلكهم
واجتاحهم فذلك مثل من اطاعني واتبع ما جئت به ومثل من عصاني وكذب بما جئت به من الحق
بخاری اور مسلم مین ابو موسی رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ میری مثل اور میری پیغمبری اور دین کی مثل جیسے اوس مرد کی مثل ہی جو ایک قوم کے
پاس آیا پھر اوسنے کہا ای قوم مین بیشک لوٹنے والے لشکر کو اپنی دونون آنکھون سے دیکھ آیا ہون اور مین ننگا ڈرانے والا ہون سو جلدی بھاگو
سو اوسکی قوم سے کچھ لوگون نے اوسکا کہنا مانا سو وے شام ہوتے ہی بھاگے سو آرام سے چلے گئے اور کچھ لوگون نے جھوٹا جانا وے فجر تک اپنے مکانون
مین ٹھہرے رہے سو صبح ہوتے اون پر لشکر ٹوٹ پڑا تو اونکو ہلاک کیا اور اونکو جڑ سے اوکھاڑا سو یہی مثل ہی اوسکی جسنے میرا کہنا مانا اور میرے
دین کی پیروی کی اور مثل اوسکی جسنے میرا کہنا نمانا اور جھٹلایا سچے دین کو ف عرب مین دستور تھا کہ جسنے دشمن کے لشکر کو دیکھا کہ غارت
کرنے کو آتا ہی تو وہ ننگا ہوکر اپنے کپڑے لکڑی پر اوٹھا کر چلاتا تھا اور اپنی قوم سے کہتا تھا کہ جلد بھاگو ننگے ہونے سے غرض یہ تھی کہ اوسکو لوگ
بڑی آفت سمجھین اور اوسکو سچا جانکر جلد بھاگین ق حذيفة ان معه ماء ونارا فناره ماء وماؤه نار بخاری
اور مسلم مین حذیفہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ دجال کے ساتھ پانی اور آگ ہوگی سو اوسکی آگ تو پانی ہی اور پانی آگ ہی ف
قیامت کے قریب ایک کافر یہودی نکلے گا اور خدائی کا دعوی کریگا اوسکا نام دجال ہی اوسکے ساتھ آگ اور پانی ہوگا تو ٹھنڈا ٹھنڈا سے آگ پانی
معلوم ہوگا اور پانی آگ معلوم ہوگی آگ کا نام دوزخ رکھے گا اور پانی کا نام بہشت رکھے گا جو اوسکا تابع ہوگا اوسکو بہشت مین ڈالیگا
اور منکر کو دوزخ مین سو حضرت نے فرمایا کہ اوسوقت کے مسلمان اوسکی آگ سے نہ ڈرین اسواسطے کہ اوسکی آگ حقیقت مین پانی ہی اور اوسکا
پانی آگ ہی ق ابو شريح الخزاعي ان مكة حرمها الله ولم يحرمها الناس فلا يحل لامرئ يؤمن بالله
واليوم الآخر ان يسفك بها دما ولا يعضد بها شجرة فان احد ترخص لقتال رسول الله فقولوا ان
الله قد اذن لرسوله ولم ياذن لكم وانما اذن لي فيها ساعة من نهار ثم عادت حرمتها اليوم كحرمتها
بالامس وليبلغ الشاهد الغائب بخاری اور مسلم مین ابو شریح رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر مکہ خدا نے حرام کیا ہی
آدمیون نے اوسکو نہین حرام کیا سو جو مرد کہ خدا کا اور قیامت کا ایمان رکھتا ہو وہ اوسمین خون کو نہ بہاوے یعنی کسیکو نہ مارے اور کسی کا درخت
نہ کاٹے اور اگر کوئی مکے مین خون کرنا درست جانے بہ پیغمبر خدا کے قتل کرنے کی دلیل سے سو اوس سے کہدو کہ البتہ خدا نے اپنے رسول کو حکم دیا تھا اور تمکو
حکم نہین دیا اور مجکو بھی دن کی ایک ہی ساعت مین اجازت ہوئی پھر اوسکی حرمت پلٹ آئی آج جیسے کل تھی اور چاہیے کہ جو لوگ اس وقت حاضر ہین
وے غائب لوگون کو یہ حکم پہنچا دیوین ق انس ان من اشراط الساعة ان يرفع العلم ويظهر الجهل ويفشو الزنى
ويشرب الخمر وتذهب الرجال وتبقى النساء حتى يكون لخمسين امرأة قيم واحد بخاری اور مسلم
مین انس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قیامت کی نشانیون سے یہ ہی کہ علم اوٹھا لیا جاویگا یعنی علما مرجاوینگے اور جہالت ظاہر ہوگی اور
حرامکاری پھیل جاویگی اور شراب پی جاویگی اور مرد جاتے رہینگے اور عورتین باقی رہینگی یہانتک کہ پچاس عورتون کا ایک خبر لینے والا

يكون منه الشبه مسلم مین انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر منی مرد کی گاڑھی سفید ہے اور عورت کی منی پتلی زرد ہے سو ان دونون مین سے جو غالب پڑ گئی یا جو پہلے نکلی تو اوسی سبب سے مشابہت ہوتی ہے ف یہودیون نے حضرت سے پوچھا کہ اسکا کیا سبب ہے کہ لڑکا کبھی ماں کی صورت پر ہوتا ہے کبھی باپ کی سب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی جسکی منی غالب پڑی یا جسکی پہلے نکلی اوسی کی صورت پر لڑکا ہوتا ہے ق ابو موسیٰ ان مثل ما بعثني الله به من الهدى والعلم كمثل غيث اصاب ارضا فكانت منها طائفة طيبة قبلت الماء وانبتت الكلأ والعشب الكثير وكانت منها اجادب امسكت الماء فنفع الله بها الناس فشربوا منها وسقوا وزرعوا واصاب طائفة منها اخرى انما هي قيعان لا تمسك ماء ولا تنبت كلأ فذلك مثل من فقه في دين الله ونفعه الله بما بعثني به فعلم وعلم ومثل من لم يرفع بذلك راسا ولم يقبل هدى الله الذي ارسلت به بخاری اور مسلم مین ابو موسیٰ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر کہاوت اوسکی جس واسطے خدا نے مجکو اوٹھایا ہے رہنمائی اور علم سکھانے کو جیسے کہاوت مینہہ کی جو پونہچا زمین پر سو اوسمین سے جو تھوڑی بہتر زمین تھی وہ پانی کو سوکھ گئی اور چارا اور بہت سبزہ جمایا اور اوس زمین سے جو کڑی سخت تھی اوسنے پانی کو سمیٹ رکھا یعنی جیسے تالاب اور جھیل سو خدا نے اوس سے آدمیون کو نفع پونہچایا پھر آدمیون نے اوس سے پانی پیا اور جانورون کو پلایا اور کھیتون کو سینچا اور کچھہ دوسرے ٹکڑے زمین کو پانی پونہچا سو وہ تو چٹیل میدان ہے کہ نہ پانی کو روکے نہ چارا جماوے سو یہ کہاوت ہے اوسکی جو خدا کے دین کو بوجھا اور خدا نے اوسکو میری پیغمبری سے نفع دیا سو اوسنے علم سیکھا اور غیر کو سکھایا اور کہاوت ہے اوسکی جسنے ادھر کو سر نہ اوٹھایا یعنی علم دین پر کچھ دھیان نکیا اور خدا کی ہدایت کو نہ لیا جسکے واسطے مین بھیجا گیا ف یعنی پیغمبر کی ہدایت کا اور مینہہ کا ایک حال ہے اسواسطے کہ زمین تین طرح پر ہے آدمی بھی تین قسم کے ہین ایک قسم زمین جو عمدہ ہے اوسمین پانی برسنے سے چارا سبزہ خوب جمتا ہے اسی طرح جو دانا لوگ ہین وے قرآن حدیث کو خوب سمجھتے ہین اور اسپر کام کرتے ہین دوسری قسم زمین کی وہ جسمین سبزہ نہین جمتا لیکن پانی بھر رہتا ہے تو ہر چند اوسکو خود نفع نہین لیکن اورون کو فائدہ ہے اسی طرح بعضے آدمی وے ہین کہ علم دین اونکو یاد ہے لیکن تیز فہم نہین جو اوسمین سے مطالب نکالین تو اون سے اورون کو فائدہ ہے خود کو اوتنا نہین تیسری قسم زمین کی چٹیل میدان ہے کہ اوسمین نہ پانی ٹھہرے نہ سبزہ جمے اسی طرح وہ لوگ ہین جنھون نے دین کی طرف کچھ دھیان نکیا نہ خود کو نفع نہ غیر کو تو معلوم ہوا کہ ہدایت پیغمبر اور مینہہ اپنی تاثیر مین خوب پورے ہین اگر کسی آدمی اور زمین کو فائدہ نہو تو اوسکی استعداد اور لیاقت کا قصور ہے شعر باران کہ در لطافت طبعش خلاف نیست * در باغ لاله روید و در شوره بوم خس ق ابو هريرة ان مثلي ومثل الانبياء من قبلي كمثل رجل بنى بنيانا فاحسنه واجمله الا موضع لبنة من زاوية من زواياه فجعل الناس يطوفون به ويعجبون له ويقولون هلا وضعت هذه اللبنة فانا اللبنة وانا خاتم النبيين بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا میری مثل اور مجھسے اگلے پیغمبرونکی مثل جیسے اوس مرد کی مثل جسنے ایک مکان بنایا سو اوسکو بہت ستھرا اور اچھا بنایا مگر اوسکے کونون مین سے کسی کونے کو ایک اینٹ کے برابر ناتمام رکھا سو آدمی اوسکے گھر کے گرد پھرنے لگے اور تعجب کرنے لگے اور کہنے لگے کہ یہ اینٹ کیون نہین جمائی گئی سو وہ اینٹ مین ہون اور مین ہون پیغمبرون کا تمام کرنے والا ف یعنی نبوت کا گھر میرے بغیر ناتمام تھا میرے ہونے سے سب کمالات ختم ہوچکے اسمین اشارہ ہے کہ حضرت

عند الله يوم القيامة الرجل يفضي الى امرأته وتفضي اليه ثم ينشر سرها مسلم مین ابو سعید رضی سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ سب آدمیون سے بہت برا آدمی اللہ کے نزدیک مرتبے مین قیامت کے دن اور ایک روایت مین یون ہی کہ امانت کا
برا خیانت کرنے والا اللہ کے نزدیک قیامت کے دن وہ مرد ہی کہ جو اپنی جورو سے صحبت داری کرے اور جورو اوس سے صحبت داری کرے پھر اوسکے بھید کو
مشہور کرے ف یعنی لوگون سے بیان کرے کہ ہمنے اتنی بار جماع کیا یا اتنی دیر کیا کہ یہ کمال بیحیائی ہی اور نہایت گناہ ق
ابو سعید ان من ضئضئ هذا قوما يقرؤن القرآن لا يجاوز حناجرهم يقتلون اهل الاسلام
ويدعون اهل الاوثان يمرقون من الاسلام كما يمرق السهم من الرمية لئن ادركتهم
لاقتلنهم قتل عاد قاله لذي الخويصرة حين قال اتق الله يا محمد حين قسم ذهيبة في
تربتها كان بعث بها علي من اليمن بين الاقرع وعيينة وعلقمة وزيد الخيل بخاری اور مسلم مین
ابو سعید رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر اسکی اصل اور نسل سے ایک قوم پیدا ہوگی کہ قرآن کو پڑھینگے کہ اونکے گلون سے نیچے نہ اتریگا یعنی
دل مین قرآن کی تاثیر نہوگی زبان پر پڑھینگے اوسپر عمل نکرینگے مسلمانون کو قتل کرینگے بت پرستون کو چھوڑینگے وے لوگ نکل جاوینگے
اسلام سے جیسے تیر نکل جاتا ہی نشانے سے اگر مینے اونکو پایا تو مقرر اونکو قتل کرونگا قوم عاد کا سا قتل یہ حدیث اوسکے حق مین فرمائی کہ جسکا نام
ذی الخویصرہ تھا جب اوسنے کہا تھا کہ اللہ سے ڈر ای محمد جب حضرت کچا سونا مٹی ملا ہوا جسکو حضرت علی رضی نے یمن سے بھیجا تھا بانٹتے تھے چار آدمیون کے
درمیان ایک اقرع دوسرا عیینہ تیسرا علقمہ چوتھا زید خیل ف یہ چارون عرب مین سردار تھے تازہ اسلام لائے تھے اسواسطے وہ کچا سونا
حضرت نے اونھین کو دیا دلداری کے واسطے بنی تمیم کی قوم مین ایک شخص منافق تھا ذو الخویصرہ اوسکا نام اوسنے کہا ای پیغمبر خدا کے اللہ سے ڈر عدل کر
برابر بانٹ ہمکو بھی دے تب حضرت نے فرمایا کہ ای کمبخت اگر مین عدل نکرونگا تو پھر دنیا مین کون عادل پیدا ہوگا عمر فاروق رضی نے کہا کہ یا حضرت اگر حکم ہو تو
مین گردن اوسکی کاٹ ڈالون یہ منافق ہی حضرت نے فرمایا کہ مت مار لوگ بدنام کرینگے کہ پیغمبر اپنے ساتھیون کو مارتا ہی جب وہان سے اوٹھ گیا
تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اسکی نسل سے بیدین لوگ پیدا ہونگے ابو سعید اس حدیث کے راوی سے بخاری مین روایت ہی کہ وے قوم خارجی پیدا ہوئی
جنھون نے حضرت علی رضی کی امامت نمانی اور حضرت علی رضی نے اونکو قتل کیا اور مین بھی اوس لڑائی مین موجود تھا جو حضرت نے نشانی فرمائی تھی وہ
اون مین موجود تھی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ایسے بھی لوگ ہوتے ہین کہ قرآن پڑھتے ہین ظاہر کی عبادت کرتے ہین اور دل مین اونکے ایمان نہین
یعنی دل مین شرک اور بدعت بھرا ہی تو لوگونکی عبادت کا کچھ اعتبار نہین اور مسلمان کو چاہیے کہ اونکی ظاہری عبادت پر دھوکا نکھاوے
ق انس ان من عباد الله من لو اقسم على الله لابره بخاری مین انس رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر بعضے اللہ کے
بندے ایسے ہین کہ اگر قسم کھا بیٹھین خدا کے بھروسے پر تو خدا اونکی قسم کو سچا کر دیوے یعنی جس چیز پر قسم کھاوین کہ فلانی بات ایسی ہوگی تو ویسی ہی
خدا کر دیتا ہی ف بخاری مین انس رضی سے روایت ہی کہ ہماری پھوپھی نے ایک عورت کا دانت توڑ ڈالا اوس سے معاف کروایا اوسنے
معاف نکیا پھر خون بہا دینے کا اقرار کیا اوسکو بھی نمانا پھر اوسنے حضرت سے فریاد کی حضرت نے اوسکے بدلے دانت توڑنے کا حکم کیا تب انس
بن نضر رضی آئے حضرت سے کہا کہ قسم ہی اوس خدا کی جسنے تجکو سچا نبی کیا ہی کہ میری بہن کا دانت نہ توڑا جاویگا حضرت نے فرمایا ای انس خدا کا حکم
تو بدلا لینا ہی آخر اوس عورت کی قوم خون بہا لینے پر راضی ہوئی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اسنے خدا کے بھروسے پر قسم کھائی تھی سو خدا نے
قسم سچی کی ق ابو مسعود عقبة بن عمرو الانصاري ان مما ادرك الناس من كلام النبوة الاولى

ره جاویگا خ واثلة بن الاسقع ان من اعظم الفرى ان يدعي الرجل الى غير ابيه او يري عينيه
مالم ترنا او يقول على رسول الله مالم يقل بخاری مین واثلہ بن اسقع رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ بہتانون
مین سے بڑا بہتان یہ ہی کہ آدمی اپنے باپ کو چھوڑ کے اور سے رشتہ ناتا لگاوے اور اپنی آنکھونکو وہ دکھلاوے جو آنکھون نے نہین دیکھا یعنی جھوٹا خواب
بنا کر کہے یا خدا کے پیغمبر پر کہے وہ بات جو پیغمبر نے نہین کہی یعنی حضرت کی طرف سے جھوٹھی حدیث بنا کر کہے خ علي ان من البيان
لسحرا بخاری مین حضرت علی رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر بعضا بیان تعجب جادو ہوتا ہی یعنی جیسے جادو سے آدمی لوٹ پوٹ
ہوجاتا ہی ویسی بعضے آدمی کی تقریر ہوتی ہی ف مصابیح مین روایت ہی کہ مشرق سے دو آدمی آئے اونھون نے حضرت کے روبرو خطبہ
پڑھا لوگون کو اونکی خوش تقریری سے بڑا تعجب ہوا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی علما حدیث نے کہا ہی کہ اگر باطل بات مین خوش تقریری کرے تو
حرام ہی اور حق بات مین پسند ہی خ ابن عمر ان من الشجر شجرة لا يسقط ورقها وانها مثل المسلم بخاری مین
عبد اللہ بن عمر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ درختون مین سے ایک ایسا درخت ہی جسکے پتے نہین جھڑتے اور البتہ وہ درخت مسلمان کی مثل ہی
ف عبد اللہ بن عمر رضہ سے روایت ہی کہ ایکبار حضرت نے پوچھا کہ وہ کون درخت ہی کہ جسکے پتے نہین جھڑتے اصحاب کا دھیان جنگلی درختون مین
گیا میرے دل مین آیا کہ وہ کھجور کا درخت ہی لیکن شرم سے کہہ نسکا پھر حضرت نے فرمایا کہ وہ کھجور کا درخت ہی اور مراد اوس سے مسلمان ہی کہ اوسکا
نقصان کسی طرح نہین ہوتا راحت مین شکر کرتا ہی اور رنج مین صبر کرتا ہی تو اوسکو دونون طرح ثواب ہوتا ہی م جابر ان من الليل
ساعة لا يوافقها عبد مسلم يسأل الله خيرا الا اعطاه اياه و يروى خيرا من امر الدنيا والاخرة
الا اعطاه اياه وذلك كل ليلة مسلم مین جابر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ رات مین ایک ساعت وہ ہی کہ مسلمان
بندہ خدا سے بہتری مانگے اور اوس ساعت کے موافق پڑجاوے تو خدا اوسکو ضرور دیوے اور ایک روایت مین یون آیا ہی کہ جو دین دنیا کی بہتری مانگے تو خدا اوسکو
ضرور دیوے اور یہ ساعت ہر رات ہی ف یعنی وہ ساعت جسمین دعا ضرور قبول ہوتی ہی وہ ہر رات مین ہوتی ہی بعضون نے کہا ہی کہ وہ ساعت
پچھلی رات کو صبح کے قریب ہوتی ہی بعضون نے کہا جب تہائی رات رہتی ہی تب ہوتی ہی حضرت نے اسواسطے صاف نفرمایا تاکہ لوگ اوسکے شوق مین
رات بھر عبادت کرین ق ابو سعيد ان من امن الناس علي في صحبته وماله ابا بكر ولو كنت
متخذا خليلا غير ربي لاتخذت ابا بكر خليلا ولكن اخوة الاسلام ومودته لا يبقين
في المسجد باب الا سد الا باب ابي بكر بخاری اور مسلم مین ابو سعید رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر سب آدمیون
مین سے مجھپر بڑا احسان کرنے والا ساتھ دینے مین اور اپنے مال کے خرچ کرنے مین ابو بکر ہی اور اگر مین اپنے رب کے سوا کسی اور کو جانی دوست
ٹھہراتا تو ابو بکر ہی کو جانی دوست کرتا لیکن اسلام کی برادری اور محبت ہمارے اوسکے درمیان ہی مسجد کی طرف سے سب کے دروازے بند
کردیے جاوین مگر ابو بکر کا دروازہ کھلا رہے ف مسجد کے صحن سے لگے اصحاب کے دروازے تھے سو حضرت نے وفات کے قریب سب دروازے
بند کروادیے صرف حضرت ابی بکر رضہ کا دروازہ کھلا رکھا اس حدیث سے ابی بکر صدیق کی سب اصحاب پر فضیلت ثابت ہوئی اور اسمین صاف اشارہ
کیا اونکی خلافت کا م عائذ بن عمرو ان من شر الرعاء الحطمة مسلم مین عائذ بن عمرو رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ مقرر بہت برا چرانے والا وہ ہی جو بھیڑ بکری کے مار مار ہاتھ پاؤن توڑے ف مراد اس حدیث سے حاکم ظالم ہی جو رعیت پر رحم نکرے
م ابو سعيد ان من شر الناس عند الله منزلة يوم القيمة ويروى من اعظم الامانة

نفسٍ لقد جئت شيئاً نكراً قال ألم أقل لك إنك لن تستطيع معي صبراً قال وهذه أشد
من الأولى قال إن سألتك عن شيءٍ بعدها فلا تصاحبني قد بلغت من لدني عذراً فانطلقا
حتى إذا أتيا أهل قريةٍ استطعما أهلها فأبوا أن يضيفوهما فوجدا فيها جداراً يريد أن ينقض
قال مائل فقال الخضر بيده فأقامه فقال موسى قوم أتيناهم فلم يطعمونا ولم يضيفونا
لو شئت لاتخذت عليه أجراً قال هذا فراق بيني وبينك سأنبئك بتأويل ما لم تستطع عليه
صبراً فقال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم وددنا أن موسى كان صبر حتى يقص علينا من
خبرهما بخاری اور مسلم میں ابی بن کعب سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کی قوم میں کھڑے خطبہ پڑھتے تھے
سو کسی نے پوچھا کہ آدمیوں میں کون بڑا عالم ہے موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ میں ہوں سو خدا نے اون پر غصہ کیا اس واسطے کہ خدا کی طرف علم کو نہ پھیرا
یعنی یوں نہ کہا کہ واللہ اعلم پھر خدا نے موسیٰ علیہ السلام کو حکم بھیجا کہ مقرر میرا ایک بندہ ہے دو دریاؤں کے سنگم پاس وہ تجھسے زیادہ عالم ہے
موسیٰ علیہ السلام نے کہا ای رب میرا اور اوسکا کیونکر ملاپ ہو خدا نے فرمایا کہ تو اپنے ساتھ ایک بھنی مچھلی کو لے پھر اوسکو ایک زنبیل یعنی ٹوکری
میں رکھ سو جہاں وہ مچھلی تجھسے چھوٹ رہے تو وہ اوسی مکان میں ہوگا سو موسیٰ علیہ السلام نے ایک مچھلی لی پھر اوسکو زنبیل میں رکھا پھر روانہ
ہوئے اور ساتھ اپنے خادم یعنی یوشع بن نون کو بھی لے چلے یہاں تک کہ سنگم کے پتھر پاس آئے اور دونوں جب وہاں سر ٹیک کر سو گئے اور
مچھلی آب حیات کی تاثیر سے زنبیل میں پھڑکی اور اوس سے نکل آئی پھر گر پڑی دریا میں اور اوسنے دریا میں اپنی راہ لی سرنگ بناکر اور خدا نے جہاں
مچھلی گئی تھی پانی کا بہاؤ بند کر رکھا سو وہ طاق سا ہو گیا پھر جب موسیٰ علیہ السلام جاگے تو اونکے ساتھی یعنی حضرت یوشع مچھلی
کا قصہ کہنا اون سے بھول گئے اور حضرت یوشع جب مچھلی نکل گئی تھی جاگتے تھے پھر دونوں چلے جتنا کہ رات اور دن باقی رہا تھا جب دوسرا دن ہوا
موسیٰ علیہ السلام نے اپنے خادم سے کہا دن چڑھے کا ہمکو کھانا دو البتہ ہمنے اس سفر میں تکلیف پائی حضرت نے فرمایا کہ موسیٰ جب تک اوس مکان سے
جسکو خدا نے فرمایا تھا نہ بڑھے نہ تھکے تھے کہا اونکے خادم نے یہ تو بتلائیے کہ جب ہم آئے تھے پتھر پاس سو میں بھول گیا مچھلی کا آپسے قصہ کہنا اور
نہیں بھلایا مجکو مچھلی کی یاد سے مگر شیطان نے اور راہ لی مچھلی نے مجکو تعجب ہے یعنی بھنی مچھلی کا زندہ ہوکر چلا جانا عجب کی بات ہے حضرت نے
فرمایا کہ مچھلی کو تو راہ ہوئی اور موسیٰ اور اونکے خادم کو تعجب ہوا سو موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ یہی ہم چاہتے تھے پھر اولٹے قدموں پلٹے حضرت نے
فرمایا سو دونوں پھر قدم پر قدم ڈالتے یہاں تک کہ پتھر پاس پہنچے تو اچانک وہاں دیکھا کہ ایک مرد ہے کپڑے سے سر لپیٹے پھر سلام کیا اوسکو
موسیٰ علیہ السلام نے سو خضر ع نے کہا کہ تیرے ملک میں سلام کہاں یعنی اس ملک میں سلام کی رسم نہیں تو نے سلام کیونکر کیا موسیٰ نے کہا کہ میں
موسیٰ ہوں خضر ع نے کہا کہ تو کیا قوم بنی اسرائیل کا موسیٰ ہے موسیٰ نے کہا کہ ہاں میں تیرے پاس آیا ہوں تو مجکو سکھلادے جو خدا نے تجکو علم سکھایا ہے
خضر نے کہا کہ میرے ساتھ تو مقرر نہ ٹھہر سکے گا ای موسیٰ خدا کے بیشمار علم سے مجکو ایک علم ہے خدا نے مجکو سکھایا ہے کہ تو اوس علم کو نہیں جانتا
اور تجکو خدا کے علم سے ایک علم ہے خدا نے تجکو سکھایا ہے کہ میں اوسکو نہیں جانتا پھر موسیٰ نے کہا کہ اگر خدا نے چاہا تو مجکو تو ثابت پاویگا میں تیرے
حکم کے خلاف نکرونگا پھر خضر ع نے اون سے کہا اگر میری پیروی کرتا ہے تو مجسے کوئی بات نہ پوچھیو جب تک میں اوسکا ذکر نکروں پھر دونوں ادھر کو
کنارے کنارے دریا کے چلے جاتے تھے سو اودھر سے ایک ناؤ گذری تو ناؤ والوں سے تینوں آدمی کے چڑھا لینے کی بات چیت کی سو وے پہچان گئے خضر کو
تو بے بدون کرایہ لئے چڑھا لئے گئے پھر جب موسیٰ اور خضر ناؤ پر سوار ہوئے تو کچھ دیر نہ لگی تھی کہ خضر ع نے بسولے سے ناؤ کا ایک تختہ نکال ڈالا تو موسیٰ نے

إذا لم تستحي فاصنع ما شئت بخاری میں ابو مسعود سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگلی پیغمبری کے کلام سے جو لوگوں نے باتیں
پائی ہیں ان میں سے ایک بات یہ ہے کہ جب تجھکو شرم نہ رہے خدا سے نہ خلق سے تو جو تیرے دل میں آوے سو کر ف یعنی حیا اور شرم سنت پیغمبروں کی ہیں
میں پسندیدہ ہے اسکا حکم کبھی موقوف نہیں ہوا طبیعت آدمی کی بدکاموں کو چاہتی ہے شرم کے سبب بدکاموں سے رکتا ہے آدمی میں اگر شرم نہیں تو
جانور ہے ق أُبَيِّ بن كعب إن موسى قام خطيبا في بني إسرائيل فسئل أي الناس أعلم فقال أنا
فعتب الله عليه إذ لم يرد العلم إليه فأوحى الله إليه أن لي عبدا بمجمع البحرين هو أعلم منك فقال
موسى يا رب وكيف لي به قال تأخذ معك حوتا فتجعله في مكتل فحيثما فقدت الحوت فهو ثم
فأخذ حوتا فجعله في مكتل ثم انطلق وانطلق معه بفتاه يوشع بن نون حتى إذا أتيا الصخرة
وضعا رؤوسهما فناما واضطرب الحوت في المكتل فخرج منه فسقط في البحر واتخذ سبيله
في البحر سربا وأمسك الله عن الحوت جرية الماء فصار عليه مثل الطاق فلما استيقظ نسي
صاحبه أن يخبره بالحوت فانطلقا بقية يومهما وليلتهما حتى إذا كان من الغد قال
موسى لفتاه آتنا غداءنا لقد لقينا من سفرنا هذا نصبا قال ولم يجد موسى النصب حتى
جاوز المكان الذي أمره الله به قال له فتاه أرأيت إذ أوينا إلى الصخرة فإني نسيت الحوت وما أنسانيه
إلا الشيطان أن أذكره واتخذ سبيله في البحر عجبا قال فكان للحوت سربا ولموسى ولفتاه عجبا فقال
موسى ذلك ما كنا نبغي فارتدا على آثارهما قصصا قال فرجعا يقصان آثارهما حتى انتهيا إلى الصخرة
فإذا رجل مسجى ثوبا فسلم عليه موسى فقال الخضر وأنى بأرضك السلام قال أنا موسى قال موسى
بني إسرائيل قال نعم أتيتك لتعلمني مما علمت رشدا قال إنك لن تستطيع معي صبرا يا موسى
إني على علم من علم الله علمنيه لا تعلمه وأنت على علم من علم الله علمكه الله لا أعلمه فقال موسى
ستجدني إن شاء الله صابرا ولا أعصي لك أمرا فقال له الخضر فإن اتبعتني فلا تسألني عن شيء
حتى أحدث لك منه ذكرا فانطلقا يمشيان على ساحل البحر فمرت سفينة فكلموهم أن يحملوهم
فعرفوا الخضر فحملوه بغير نول فلما ركبا في السفينة ولم يفجأ إلا والخضر قد قلع لوحا من
ألواح السفينة بالقدوم فقال له موسى قوم حملونا بغير نول عمدت إلى سفينتهم فخرقتها
لتغرق أهلها لقد جئت شيئا إمرا قال ألم أقل إنك لن تستطيع معي صبرا قال لا تؤاخذني
بما نسيت ولا ترهقني من أمري عسرا قال وقال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم فكانت
الأولى من موسى نسيانا قال وجاء عصفور فوقع على حرف السفينة فنقر في البحر نقرة
فقال له الخضر ما علمي وعلمك من علم الله إلا مثل ما نقص هذا العصفور من هذا البحر
ثم خرجا من السفينة فبينا هما يمشيان على الساحل إذ أبصر الخضر غلاما يلعب مع الغلمان
فأخذ الخضر برأسه بيده فاقتلعه بيده فقتله فقال له موسى أقتلت نفسا زكية بغير

اوستاد شاگرد کی تین خطائین تک معاف کرے بعد اوسکے اختیار رکھتا ہو جاتا ہے اوسکو ساتھ رکھے یا جدا کرے پانچوین بڑی عمدہ بات یہ ہے
کہ یقین کرے کہ خدا کا کوئی کام حکمت سے خالی نہین اگرچہ اوسکی حکمت ہماری سمجھ مین نہ آوے جیسے ناؤ کو توڑنا اور لڑکے کا مار ڈالنا اور گرتی
دیوار کو اوٹھا دینا سراسر حکمت تھا تو مسلمان کو لازم ہے کہ خدا کے کام پر راضی رہے خواہ اسکے موافق مرضی کے ہو خواہ نہو اسواسطے کہ
اوسکا کوئی کام بے حکمت نہین **ق** ابن عمر ان ناسا منکم قد اروا لیلة القدر فی السبع الاول و اری
ناس منکم انها فی السبع الغوابر فالتمسوها فی العشر الغوابر بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
کہ تم مین سے بعضے آدمیون کو گمان ہے کہ شب قدر پچھلے رمضان کی پہلی سات راتون مین ہے اور بعضون کو گمان ہے کہ پچھلی سات راتون مین ہے سو تم اوسکو
پچھلی دسون راتون مین تلاش کرو **ف** یعنی وہ کام کرو جسمین شبہہ نرہے اگر دس رات تلاش کروگے تو سات راتین بھی اونمین موجود
ہین خواہ پہلی خواہ پچھلی **ق** عدی بن حاتم ان وسادک لعریض انما هو سواد اللیل و بیاض النهار قاله له
بخاری اور مسلم مین عدی بن حاتم رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تیرا تکیہ بہت چوڑا ہے یعنی تو احمق ہے خدا کا مطلب سیاہ سفید ڈورے سے
رات کی سیاہی اور دن کی سفیدی ہے یہ حضرت نے عدی رض سے فرمایا **ف** بخاری مین عدی بن حاتم رض سے روایت ہے کہ جب قرآن کی آیت
اوتری کہ رمضان مین کھایا پیا کرو جب تک کہ سفید ڈورا سیاہ ڈورے سے نمودار ہو تو مینے اونٹ باندھنے کی رسی ایک سیاہ دوسری سفید اپنے
تکیے کے نیچے رکھی پھر آخر رات مین مینے اوسکو دیکھا مجکو کچھ صاف نظر نہ آئی صبح کو مینے حضرت سے عرض کیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی
تو نادان ہے خدا کا یہ مطلب نہین جو تو سمجھا ہے سفید سیاہ ڈورے سے مراد رات کی سیاہی اور دن کی سفیدی ہے یعنی جب تک رات کی سیاہی سے
صبح کی سفیدی نمودار نہووے اوس وقت تک سحر کھانا درست ہے **ق** ابن مسعود ان هاتین الصلوتین حولتا عن
وقتهما فی هذا المکان یعنی صلوة المغرب و صلوة الفجر بمزدلفة بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن مسعود رض سے روایت ہے کہ
حضرت نے فرمایا کہ یہ دو نمازین یعنی مغرب اور فجر کی ٹالی گئین اپنے وقت سے اس مکان مین یعنی مزدلفہ مین **ف** مزدلفہ نام ہے ایک مکان کا
مکے سے چھ کوس حضرت نے حج کے موسم مین وہان مغرب کی نماز عشا کے ساتھ پڑھی اور فجر کی نماز نہایت اندھیرے مین اول وقت فجر ہوتی ہے
پڑھی بعد اسکے یہ حدیث فرمائی سو مغرب کا وقت تو بالکل جاتا رہا تھا اور صبح کا وقت ہر روز کے معمول سے خلاف ہوا ہر چند صبح کی نماز اپنے
وقت پر ہوئی لیکن معمول سے خلاف ہوئی کہ ہر روز اتنی جلدی نہوتی تھی تو اوسکے فرمایا کہ مغرب اور فجر کی نماز اپنے وقت سے ٹل گئی سنت یہی ہے کہ
حج مین ایسے وقت پر پڑھے تاکہ اور کام حج کے کرسکے **ق** ابو مسعود عقبة بن عمرو الانصاری ان هذا اتبعنا فان
شئت ان تأذن له وان شئت رجع قال بل اذن له یا رسول الله **قاله** لابی شعیب الانصاری
لما دعاه خامس خمسة فاتبعه رجل بخاری اور مسلم مین ابو مسعود انصاری رض سے روایت ہے کہ ابو شعیب انصاری نے جب پانچ
آدمیون کی دعوت کی چار صحابی پانچوین حضرت تھے ایک آدمی حضرت کے ساتھ اور بھی چلا گیا تب حضرت نے ابو شعیب انصاری سے فرمایا کہ یہ شخص
ہمارے ساتھ لگا چلا آیا ہے تو اگر چاہے تو اوسکو بھی کھانا کھانے کی اجازت دے اور اگر تو چاہے تو یہ پلٹ جاوے ابو شعیب نے کہا بلکہ مین اسکو بھی اجازت
کھانے کی دیتا ہون **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جتنے آدمیون کی دعوت ہو اوتنے ہی جاوین زیادہ اوس سے نجاوین اگر کوئی
ساتھ چلا جاوے تو دعوت کرنے والے سے اوسکی اطلاع کر دے چاہے وہ آنے دے چاہے نہ آنے دے **ق** جابر ان هذا اخترط علی
سیفی وانا نائم فاستیقظت وهو فی یده صلتا فقال من یمنعک منی فقلت الله ثلثا بخاری اور مسلم

اوس سے کہا ان لوگون نے ہمکو بے کرایے چڑھالیا تو نے انکی ناؤ کو قصد کر کے پھاڑ ڈالا تا کر لوگون کو ڈبو دیوے البتہ عجیب بات تجسے ہوئی خضر نے
کہا مینے تجسے نکہا تھا کہ مقرر تجکو میرے ساتھہ رہا نجاویگا موسیٰ نے کہا مجکو میری بھول چوک پر نہ پکڑ اور مجپر مشکل نہ ڈال یعنی مینے بھولے سے
کہا سو معاف کیجیے تنگ نہ کیجیے راوی نے کہا کہ حضرت نے فرمایا کہ پہلی بار کا پوچھنا موسیٰ سے بھولے سے ہوا حضرت نے فرمایا کہ ایک چڑا آیا سو ناؤ کے
کنارے پر بیٹھا پھر اوس نے چونچ ڈبائی دریا مین ایکبار سو خضر نے موسیٰ سے کہا نہین ہے میرا علم اور تیرا علم خدا کے علم سے مگر اسکے برابر جتنا اس
چڑے نے دریا سے پانی گھٹایا یعنی خدا کا علم مثل سمندر ہے اور ہمارا تمھارا علم قطرے کے برابر جتنا چڑے نے اپنی چونچ مین اوٹھایا پھر دونون ناؤ سے
نکلے سو جس حال مین کہ وے دریا کنارے پر چلے جاتے تھے کہ یکایک خضر نے ایک لڑکے کو دیکھا کہ کھیل رہا ہے لڑکون کے ساتھ سو خضر نے اوسکے سر کو اپنے
ہاتھ سے پکڑ لیا پھر اوسکا سر اپنے ہاتھ سے اوکھاڑ ڈالا سو اوسکو مار ڈالا تو موسیٰ نے کہا کیا تو نے مار ڈالا معصوم جان کو بدون بدلے جان کے یعنی اسنے کسیکا
خون نکیا تھا جسکے بدلے تو اوسکو مارتا البتہ برا کام تجسے ہوا خضر نے کہا بھلا مینے تجسے نکہدیا تھا کہ تو میرے ساتھہ نہ ٹھہر سکے گا حضرت نے
فرمایا کہ دوسرا سوال پہلے سے بہت کڑا ہے موسیٰ نے کہا کہ اگر اب مین تجسے کوئی بات پوچھون اسکے بعد تو مجکو اپنے ساتھہ نرکھیو تو نے میرا عذر بہت
مانا پھر دونون چلے یہان تک کہ ایک بستی والون پاس پہونچے اون لوگون سے کھانا مانگا اون لوگون نے اونکی مہمانی نکی سو دونون نے ایک دیوار کو پایا
کہ گرا چاہتی تھی راوی نے کہا کہ وہ جھک رہی تھی سو خضر نے اپنے ہاتھ سے اوسکی طرف اشارہ کیا سو اوسکو سیدھا کھڑا کر دیا تو موسیٰ نے کہا کہ
یہ قوم ہین کہ ہم اونکے پاس آئے سو ہمکو نہ کھانا کھلایا نہ ہماری ضیافت کی اگر تو چاہتا تو دیوار سیدھی کر دینے کی مزدوری لیتا خضر نے کہا
اسی وقت سے میرے تیرے درمیان جدائی ہے سو اب مین بتلاؤنگا پھر اون تینون باتون کا جسپر تو صبر نکر سکا پھر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا
کہ ہمارے جی نے چاہا کہ اگر موسیٰ علیہ السلام صبر کرتے اور ہر بات کی وجہ نپوچھتے تو بہت قصہ اونکا ہمکو معلوم ہوتا اور خدا کے کامون کی
حکمتین بہت لوگون کو معلوم ہوتین **ف** پورا قصہ قرآن شریف مین یون ہے کہ حضرت خضر علیہ السلام نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کہا کہ ناؤ کا حال تو یہ ہے کہ
وہ ناؤ محتاج لوگون کی تھی کہ دریا مین محنت کر کے اوسکے کرایے سے اوقات بسر کرتے تھے سو مینے چاہا کہ اوسمین عیب لگا دون اسواسطے کہ
وہان ایک ظالم بادشاہ تھا کہ درست ناؤ کو زبردستی چھینے لیتا تھا تو اوسکو ناقص جان کر نہ لیوے اور لڑکے کے مارنے کا سبب یہ ہے کہ وہ لڑکا
پیدائشی کافر تھا اور اوسکے ماباپ ایماندار تھے سو ہم ڈرے کہ کہین اون بیچارون کو اپنے کفر اور بدذاتی سے بلا مین نہ ڈالے اسو سے ہمنے چاہا کہ خدا
اوسکے بدلے اوس سے اچھا نیک بیٹا اونکو دیوے اور دیوار کا قصہ یہ ہے کہ وہ دیوار دو یتیم لڑکون کی تھی اور اوسکے نیچے بہت مال تھا
اور اونکا باپ نیک آدمی تھا سو خدا نے چاہا کہ وہ اپنی جوانی کو جب پہونچین تو اوس مال کو نکال کے خرچ کرین اگر ابھی دیوار گر پڑتی تو اور لوگ
اوس مال کو لیجاتے اور یہ کام مینے اپنی طرف سے نہین کیا یعنی بحکم خدا کیا مجکو اسمین کچھ دخل نتھا **ف** خواجہ خضر کا نام ایلیا بن ملکان ہے
اور خضر اونکا لقب ہے کہ خشک زمین اونکے قدم کی برکت سے سبز ہوجاتی تھی فریدون بادشاہ کے وقت مین تھے اور سکندر کے ساتھہ بھی رہے ہین
بعضے کہتے ہین بنی اسرائیل کی قوم مین تھے بعضے کہتے ہین کہ شاہزادے تھے دنیا چھوڑ کر فقیری اختیار کی اونکی پیغمبری مین اختلاف ہے ولی
کامل ہونے مین کچھ شبہہ نہین اور حضرت یوشع بن نون بن افرائیم بن یوسف بن یعقوب علیہم السلام حضرت موسیٰ کے عمدہ شاگرد تھے ہمیشہ
اونکے ساتھہ رہے اونکے مرنے کے بعد خلیفہ ہوئے اور پیغمبر بھی تھے **ف** حضرت موسیٰ اور حضرت خضر کے قصے مین بہت فائدے ہین اول یہ ہے کہ
علم کے واسطے سفر کرنا مستحب ہے دوسرے یہ کہ طلب علم مین صبر کرنا اور سختیان سہنا اور مکروہات اوٹھانا شرط ہے بدون اسکے علم نہین آتا
جلد باز ہی آدمی علم سے محروم رہتا ہے تیسرے یہ کہ عالم کو کتنا ہی بڑا عالم کیون نہو گھمنڈ نچاہیے کہ جہان مین ایک سے ایک زیادہ موجود ہے چوتھے یہ کہ

ابوموسیٰ رضہ سے ف یہ بات حضرت نے ابوموسیٰ اور بلال رضہ سے فرمائی جب ایک گنوار نے حضرت سے کہا کہ یہی مجھسے بہت کہتے ہو کہ بشارت لے
روایت ہے کہ ایک گنوار نے حضرت سے کہا کہ جو دینے کا وعدہ کیا تھا سو پورا کرو حضرت نے فرمایا کہ تو بہشت کی بشارت لے اوسنے کہا کہ بشارت
بہت دیا کرتے ہو کچھ مال دو تب حضرت نے یہ حدیث ابوموسیٰ اور بلال رضہ سے فرمائی دونوں نے کہا یا حضرت ہمنے بشارت قبول کی پھر حضرت نے ایک پانی کا
پیالہ منگوایا اور ہاتھ مونہہ اوسمین دھویا کلّی اوسمین ڈالی پھر ان دونوں سے فرمایا پی جاؤ سو وے پی گئے حضرت ام سلمہ رضہ نے پردے کے اندر سے کہا
کہ اسمین سے کچھ تبرک اپنی ماں کو بھی دو جو باقی رہا تھا سو انکو دیا ھ زید بن ثابت إنّ هذه الأمّة تُبتلى في قبورها فلولا
أن لا تدافنوا لدعوت الله أن يُسمعكم من عذاب القبر الذي أسمع منه قاله لمّا مرّ بقبور
المشركين مسلم میں زید بن ثابت رضہ سے روایت ہے کہ حضرت جب مشرکوں کی قبروں پر گذرے تو فرمایا کہ یہ گروہ اپنی قبروں کے اندر بلا میں گرفتار
ہیں اگر مجکو اسکا خوف نہ ہوتا کہ تم عذاب قبر دیکھکر مُردوں کا دفن کرنا کہیں نچھوڑ دو تو میں خدا سے دعا کرتا کہ تمکو عذاب قبر کا سنوا دیتا
جیسا میں سنتا ہوں ف حضرت مدینے کے ایک باغ میں خچر پر سوار چلے جاتے تھے قبروں کے پاس عذاب قبر دیکھکر خچر بھڑکا حضرت نے
فرمایا کیسکی قبریں ہیں ایک آدمی نے کہا کہ یہ کافروں کی قبریں ہیں تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی ھ أبو بصرة الغفاري إنّ هذه
الصلوة عُرضت على من كان قبلكم فضيّعوها فمن حافظ عليها كان أجره مرّتين ولا صلوة
بعدها حتى يطلع الشاهد يعني صلوة العصر مسلم میں ابوبصرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر یہ عصر کی نماز
اون سبھی فرض ہو چکی ہے جو لوگ تم سے آگے ہو چکے ہیں سو اونہوں نے ضائع کیا یعنی دنیا کے کاروبار میں رہے اوسکو نہ پڑھا سو جو اسکی
محافظت کریگا اور اوسکو تاکے رہیگا اوسکو اور نمازوں سے اسکا دوہرا ثواب ملے گا اور اس عصر کی نماز کے بعد کوئی نماز نہیں جب تک
تارا نکلے ھ معوية بن الحكم السلمي إنّ هذه الصلوة لا يصلح فيها شيء من كلام الناس إنما هي التسبيح
والتكبير وقراءة القرآن مسلم میں معویہ بن حکم رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر یہ نماز ہے اسمین مناسب نہیں کچھ آدمیوں
کی سی بات کرنا نماز تو صرف تسبیح اور تکبیر اور قرآن پڑھنے ہی کا نام ہے ف مصابیح میں معویہ بن حکم رضہ سے روایت ہے کہ ہم
حضرت کے ساتھ نماز پڑھتے تھے اتنے میں ایک آدمی نے چھینکا میں نے کہا یرحمک اللہ لوگوں نے مجھے گھورا میں نے کہا کہ تمکو کیا ہوا ہے جو مجکو دیکھتے ہو
تو وے لوگ اپنی رانیں کوٹنے لگے تب میں سمجھا کہ مجکو چپ کراتے ہیں تو میں چپ رہا پھر جب حضرت نماز پڑھ چکے تو حضرت پر قربان میں نے ایسا
نرمی سے بتانے والا نہیں دیکھا قسم خدا کی نہ مجکو مارا نہ گالی دی نہ جھڑکا نرمی سے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ چھینک کا جواب دینا بات کرنا
نماز میں درست نہیں ھ أبو هريرة إنّ هذه القبور مملوّة ظلمة على أهلها وإنّ الله ينوّرها لهم بصلوتي
عليهم مسلم میں ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر یہ قبریں اندھیرے سے بھری ہیں مُردوں کے حق میں اور البتہ خدا انکو
روشن کر دیتا ہے میری دعا سے اونپر ف ایک آدمی رات کو مر گیا اصحاب نے اوسکی حضرت کو خبر نکی صبح کو جب آپنے اوسکی قبر کو
دیکھا تو پوچھا یہ کسکی قبر ہے لوگوں نے حال کہا کہ فلانے آدمی کی ہے حضرت نے فرمایا ہمکو کیوں نہ خبر کی بعد اسکے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے
معلوم ہوا کہ مردے کی نماز کے واسطے بلانا لوگوں کو مستحب ہے ق أنس إنّ هذه المساجد لا تصلح لشيء من هذا البول
والقذر إنما هي لذكر الله والصلوة وقراءة القرآن بخاری اور مسلم میں انس رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ
البتہ یہ مسجدیں اس لائق نہیں کہ اسمین کچھ پیشاب اور ناپاکی ہو مسجدیں تو صرف یاد خدا اور نماز اور قرآن پڑھنے کے واسطے ہیں

جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اس آدمی نے مجھپر میری تلوار کھینچی سو مین جاگ پڑا اور اوسکے ہاتھ مین ننگی تلوار تھی تو وہ کہنے لگا
کہ تجکو اب کون بچاویگا میرے ہاتھ سے مینے تین بار کہا اللہ بچاویگا **ف** عرب مین نجد ایک ملک ہی حضرت وہان جہاد کو گئے تھے جب اودھر
سے پھرے تو ایک جنگل مین جسکے علیحدہ علیحدہ درخت تھے اوترے حضرت ایک درخت کے نیچے تلوار اوسمین لٹکا کر سو گئے حضرت کے صحاب اور درختون کے
نیچے جاکر سو رہے اتنے مین ایک کافر آیا حضرت کی تلوار کھینچ کر حضرت سے کہنے لگا کہ اب تجکو کون بچاویگا حضرت نے فرمایا کہ خدا مجکو بچاویگا سو خوف کے
مارے اوسکے ہاتھ سے تلوار گر پڑی حضرت نے اوٹھالی اور اوس سے کہا کہ بھلا تجکو اب کون بچاویگا اوسنے عاجزی اور منت کی حضرت نے معاف
کر دیا پھر صحابؓ کو بلا کر یہ حدیث فرمائی **خ** مُعٰوِيَۃَ بْنُ اَبِي سُفْيَانَ اِنَّ هٰذَا الْاَمْرَ فِي قُرَيْشٍ لَا يُعَادِيْهِمْ اَحَدٌ اِلَّا
كَبَّهُ اللّٰهُ عَلٰى وَجْهِهٖ مَا اَقَامُوا الدِّيْنَ بخاری مین معٰویہ بن ابی سفیانؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ یہ چیز یعنی خلافت
اور سرداری قریش کی قوم مین رہیگی جب تک یہ لوگ دین کو قائم رکھینگے جو انسے دشمنی کریگا خدا اوسکو منہہ کے بھل ڈھکیل دیگا **ف**
یعنی سرداری قریش کا حق ہی دوسری قوم کو دین کی سرداری درست نہین سو حضرت کا فرمانا سچ ہوا کہ جب تک قریش دین پر مضبوطی سے رہے کوئی
اون پر غالب نہوا ہجری چھہ سو برس تک سلطنت خلفاے عباسیہ کی قائم رہی جب وے دین مین سست ہوئے تو ہلاکو خان کے ہاتھ سے برباد گئے
ق عُمَرُ اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ اُنْزِلَ عَلٰى سَبْعَةِ اَحْرُفٍ فَاقْرَؤُا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ بخاری اور مسلم مین عمر فاروقؓ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قرآن اوتارا گیا عرب کی سات بولیون مین سو اوسمین سے پڑھو جو تمکو سہج معلوم ہو **ف** عمر فاروقؓ
روایت ہی کہ مینے ہشام بن حکیم کو سورۂ فرقان دوسری طرح پڑھتے سُنا اور مجکو اور طرح سے یاد تھا سو مین اوسکو حضرت کے پاس
لایا کہ مجکو آپ نے جس طرح سورۂ فرقان سکھایا ہی اوسکے خلاف ہشام پڑھتا ہی حضرت نے کہا اے ہشام پڑھ اوسنے پڑھا جس طرح
اوسکو معلوم تھا حضرت نے فرمایا اسی طرح قرآن اوترا ہی پھر مجسے فرمایا کہ تو پڑھ مجکو جس طرح معلوم تھا مینے پڑھا حضرت نے فرمایا کہ اسی طرح قرآن
اوترا ہی بعد اوسکے یہ حدیث فرمائی عرب کی سات بولیان عمدہ جن مین قرآن اوترا ہی وہ یہ ہین پہلی قریش کی بولی دوسری ہذیل کی بولی تیسری
ہوازن کی بولی چوتھی یمن کی بولی پانچوین طی کی بولی چھٹی ثقیف کی بولی ساتوین بنی تمیم کی بولی اس حدیث کے مطلب مین اختلاف ہی
بعضے کہتے ہین کہ سات قراتین مراد ہین بعضے کچھہ اور کہتے ہین لیکن ٹھیک بات یہی ہی کہ سات بولیان مراد ہین **ق** عَائِشَۃُ اِنَّ
هٰذَا شَيْءٌ كَتَبَهُ اللّٰهُ عَلٰى بَنَاتِ اٰدَمَ فَاقْضِيْ مَا يَقْضِي الْحَاجُّ غَيْرَ اَنْ لَا تَطُوْفِيْ بِالْبَيْتِ حَتّٰى تَغْتَسِلِيْ **قَالَهٗ**
لَهَا حِيْنَ حَاضَتْ بِسَرِفٍ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ بخاری اور مسلم مین حضرت عائیشہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ حیض ایک ایسی
چیز ہی کہ خدا نے آدم کی بیٹیون پر ٹھہرا دیا ہی یعنی اسمین کچھہ اختیار نہین پیدایشی بات ہی سو تو ادا کر جو حاجی ادا کرتے ہین مگر اتنا ہی کہ
بغیر غسل کے خانۂ کعبہ کا طواف نکیجیو یعنی اوسکے گرد نہ گھومیو یہ بات حضرت نے حضرت عائیشہؓ سے فرمائی جب اونکو حیض آیا سرف کی منزل مین
حَجَّۃُ الْوَدَاعِ کے سال **ف** حضرت عائیشہؓ سے روایت ہی کہ ہم حضرت کے ساتھہ حج کو چلے جو سرف کی منزل مین پہنچے تو مجکو حیض
ہوا تو مین رونے لگی کہ میری محنت برباد ہوئی کہ اس حالت مین حج کیونکر ہوگا حضرت نے مجسے پوچھا کہ کیون روتی ہو مینے یہ حال کہا تب
حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی حیض کی حالت مین حج کے سب کام درست ہین سوا طواف کے سو اوسکو بعد غسل کے کر لینا **ق** اَبُوْ مُوْسٰی
اِنَّ هٰذَا قَدْ رَدَّ الْبُشْرٰی فَاقْبَلَا اَنْتُمَا **قَالَهٗ** لِاَبِيْ مُوْسٰی وَبِلَالٍ حِيْنَ قَالَ الْاَعْرَابِيُّ اَكْثَرْتَ
عَلَيَّ مِنَ الْبُشْرٰی بخاری اور مسلم مین ابو موسیٰؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ اس شخص نے بشارت کو نلیا تم دونو بشارت کو قبول کرو

اونکے ذہب کی ادر لیلین ہین ھ أنس إنّي أرحمها قُتل أخوها معي يعني أمّ سليم أمّ أنس بن مالك بخاری اور مسلم مین انس سے روایت ہے کہ
حضرت نے فرمایا کہ مین مہربانی کرتا ہون ام سلیم پر قتل ہوا اوسکا بھائی میرے ساتھ مارا گیا ہے ام سلیم انس بن مالک کی ماں کا نام تھا ف حضرت مدینے مین سوا
ام سلیم کے کسی اور عورت کے گھر نجاتے تھے کسینے اسکا سبب پوچھا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی ام سلیم کے بھائی کا نام حرام بن ملحان
تھا ق أبو سعيد إنّي اعتكفت العشر الأوّل ألتمس هذه الليلة ثمّ اعتكفت العشر الأوسط ثمّ أتيت
فقيل لي إنّها في العشر الأواخر فمن أحبّ منكم أن يعتكف فليعتكف بخاری اور مسلم مین ابو سعید سے روایت ہے کہ
حضرت نے فرمایا کہ البتہ مین رمضان کی پہلی دس راتون مین اعتکاف بیٹھا تلاش کرتا اس رات کو یعنی شب قدر کو پھر بیچ مین میان کی دس راتین
اعتکاف بیٹھا پھر حکم ہوا مجھکو کہ شب قدر پچھلی دس راتون مین ہے سو تم لوگون مین جو اعتکاف بیٹھا چاہے وہ اعتکاف بیٹھے ف شب قدر کا بیان
پہلے باب مین ہو چکا ق عائشة إنّي ذاكر لكِ أمرًا فلا عليكِ أن لا تستعجلي حتّى تستأمري أبويكِ قاله
کہا بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مین تجھسے ایک بات کہتا ہون سو تجھکو اوسکے جواب مین جلدی مناسب
نہین بدون اپنے مان باپ کی صلاح لیے یہ حدیث حضرت عائشہ رض سے فرمائی ف حضرت کی بیبیون نے کھانا کپڑا معمول سے ایک بار زیادہ مانگا
حضرت کو رنج ہوا تب اس مضمون کی آیت اوتری کہ بیبیان یا دنیا اختیار کرین یا دین کو تب حضرت نے پہلے یہ بات حضرت عائشہ رض سے کہی حضرت
عائشہ رض نے کہا کہ یا رسول اللہ اسمین مان باپ کی صلاح کی کیا حاجت ہے مینے دنیا کو چھوڑا اللہ و رسول کو اختیار کیا حضرت اس بات سے
نہایت خوش ہوئے پھر اور بیبیون نے بھی اسی طرح کہا ھ عائشة إنّي على الحوض أنظر من يرد عليّ منكم والله
ليُقتطعنّ دوني رجال فلأقولنّ أي ربّ منّي ومن أمّتي فيقول إنّك لا تدري ما أحدثوا بعدك
ما زالوا يرجعون على أعقابهم مسلم مین حضرت عائشہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مین اپنے حوض کوثر پر دیکھونگا یا
دیکھتا ہون اونکو جو تم لوگون سے میرے پاس آوینگے قسم خدا کی کچھ لوگ میرے پاس آنے سے روکے جاوینگے سو مین کہونگا ای رب لوگ میرے ہین
میری امت سے ہین سو خدا فرماویگا تو نہین جانتا ہے کہ انھون نے تیرے بعد کیا چیز نئی نکالی ہے سدا پھرتے رہے ایڑیون کے بل یعنی دین سے پھر گئے
ف اس حدیث سے وے لوگ مراد ہین جو چند گروہ عرب کے حضرت کی وفات کے بعد مرتد ہو گئے تھے جنکو ابی بکر صدیق رض نے قتل کیا یا وے لوگ
مراد ہین جنھون نے دین مین نئی باتین نکالین اور بدعتین عالم مین پھیلائین ق عقبة بن عامر إنّي فرطٌ لكم وأنا شهيد
عليكم وإنّي والله لأنظر إلى حوضي الآن وإنّي أُعطيت مفاتيح خزائن الأرض أو مفاتيح الأرض وإنّي والله ما أخاف عليكم
أن تشركوا بعدي ولكن أخاف عليكم أن تنافسوا فيها بخاری اور مسلم مین عقبہ بن عامر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
کہ البتہ مین تمہارے واسطے میر اول اور پیشوا ہون یعنی مجھکو سفر آخرت کا قریب ہے تمہاری مغفرت کا سامان درست کرنے جاتا ہون اور تمہارا گواہ ہون
قیامت مین اور مین خدا کی قسم البتہ حوض کوثر کو اب دیکھ رہا ہون اور مجھکو زمین کے خزانون کی کنجیان دی گئی ہین اور ایک روایت مین ہے کہ زمین کی کنجیان یعنی میری امت کا
سب ملکون مین عمل ہوگا اور مین اللہ کی قسم تم پر اس سے نہین ڈرتا کہ تم مشرک ہو جاؤگے میرے بعد لیکن اس سے ڈرتا ہون کہ دنیا کے لالچ مین کہین پڑو اور آپسمین حسد کرنے لگو ف
وفات کے قریب حضرت نے یہ حدیث منبر پر فرمائی ق ابن عمر إنّي قد خُيّرت فاخترت ولو أعلم أنّي إن زدت على السبعين يُغفر له
زدت عليها بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مجھکو منافقون کی مغفرت مانگنے کا اختیار
دیا گیا تھا سو مینے اختیار کیا مغفرت مانگنا اور اگر مجھکو معلوم ہوتا کہ اگر مین ستر بار سے زیادہ مغفرت مانگون تو اوسکی مغفرت ہو جاوے تو مین

ف ایک گنوار مسجد مین آیا نماز کے بعد مسجد کے کونے مین پیشاب کرنے لگا اصحاب نے اوسکو للکارا حضرت نے اصحاب کو منع کیا یعنی ڈانٹنے سے اسنے کیا پھر فرمایا کہ تم آسانی کرنے کے واسطے پیدا ہوئے ہو سختی کے واسطے نہین پھر پانی سے اوس مکان کو دھلا ڈالا پھر اوس گنوار کو بلا کر یہ حدیث فرمائی سبحان اللہ حضرت کی ذات کیا رحمت تھی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مسجد کو پاک صاف رکھنا چاہیے اور مسجد مین سوا عبادت کے اور کچھ مناسب نہین اور معلوم ہوا کہ جو مسئلہ نجانتا ہو اوس پر غصہ نچاہیے **ق** اَبُو مُوسٰی اِنَّ هٰذِهِ النَّارَ اِنَّمَا هِيَ عَدُوٌّ لَّكُمْ فَاِذَا نِمْتُمْ فَاَطْفِئُوهَا عَنْكُمْ بخاری اور مسلم مین ابو موسیٰ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر یہ آگ تو تمھاری دشمن ہے یعنی جلا دیتی ہے تو تم جب سونے کا ارادہ کیا کرو تو اپنے پاس سے اوسکو بجھا دیا کرو **ف** ایک بار مدینے مین ایک گھر مع گھر والون جل گیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سوتے وقت آگ ہو یا چراغ بجھا دینا سنت ہے لیکن اگر چراغ قندیل مین ہو اور آگ لگنے کا اوس سے خوف نہو تو بجھانا کچھ ضرور نہین **م** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو اِنَّ هٰذِهِ مِنْ لِبَاسِ الْكُفَّارِ فَلَا تَلْبَسْهَا **قَالَهُ** لَهُ حِيْنَ رَاٰى عَلَيْهِ ثَوْبَيْنِ مُعَصْفَرَيْنِ وَفِي رِوَايَةٍ اَنَّهُ قَالَ اُمُّكَ اَمَرَتْكَ بِهٰذَا قُلْتُ اَغْسِلُهُمَا قَالَ بَلْ اَحْرِقْهُمَا مسلم مین عبد اللہ بن عمرو رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ یہ لباس کافرون کا ہے سو تو اوسکو نہ پہن حضرت نے عبد اللہ بن عمرو سے فرمایا جب اوپر دو کپڑے کسم کے رنگ کے دیکھے اور ایک روایت مین یون ہے کہ حضرت نے عبد اللہ سے کہا کہ کیا تیری مان نے تجکو کسم کا رنگا کپڑا پہننا بتلایا ہے عبد اللہ کہتے ہین کہ مینے کہا کہ مین اونکو دھو ڈالون حضرت نے فرمایا بلکہ انکو جلا دے **ف** جلانے کا حکم مصلحت کی راہ سے تھا تا اوسکی برائی خوب دل مین ثابت ہو جاوے جلا دینا کچھ ضرور نہین چنانچہ دوسری روایت مین آیا ہے کہ تو نے اوسکو کیون جلا دیا اپنی عورتون کو دیتا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کسم کا رنگا کپڑا مرد کو حرام ہے عورت کو درست

فصل اس فصل مین وے حدیثین ہین جنکے سر پر را کی لفظ ہے **م** اَبُو هُرَيْرَةَ اِنِّيْ اٰخِرُ الْاَنْبِيَاءِ وَاِنَّ مَسْجِدِيْ اٰخِرُ الْمَسَاجِدِ مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ مین سب پیغمبرون سے پچھلا پیغمبر ہون اور مقرر میری مسجد پیغمبرون کی مسجدون سے پچھلی مسجد ہے **ف** یعنی مین سب پیغمبرون کے بعد آیا ہون میرے بعد کسی اور پیغمبر کا دین نجاری ہوگا تو میرا دین اور میری مسجد کی تعظیم قیامت تک بنی رہیگی **م** جُنْدُبُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اِنِّيْ اَبْرَاُ اِلَى اللّٰهِ اَنْ يَّكُوْنَ لِيْ مِنْكُمْ خَلِيْلٌ فَاِنَّ اللّٰهَ قَدِ اتَّخَذَنِيْ خَلِيْلًا كَمَا اتَّخَذَ اِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلًا مسلم مین جندب بن عبد اللہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مین انکار کرتا ہون خدا کے روبرو کہ تم لوگون مین سے کوئی میرا جانی پیارا نہین اس واسطے کہ خدا نے مجکو اپنا دوست بنا لیا ہے جیسا ابراہیم علیہ السلام کو دوست بنایا تھا **ف** خلیل اوس دوست کو کہتے ہین جسکی محبت بالکل دل کے اندر جم گئی ہو سو اس طرح کی محبت پیغمبر کے دل مین سوائے خدا کے کسیکی نتھی لیکن امت پر شفقت اور رحمت سو بے حد و حساب تھی بعضی روایت مین آیا ہے کہ جب حضرت کی وفات کے پانچ دن باقی رہے تو کسینے کہا کہ یا رسول اللہ مین آپکو بہت چاہتا ہون آپ بھی مجکو کچھ چاہتے ہین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی **م** سَعْدُ بْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ اِنِّيْ اُحَرِّمُ مَا بَيْنَ لَابَتَيِ الْمَدِيْنَةِ اَنْ يُّقْطَعَ عِضَاهُهَا اَوْ يُقْتَلَ صَيْدُهَا مسلم مین سعد بن ابی وقاص رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مین مدینے کے دونون طرف پتھریلی زمین کے اندر کانٹے والے درخت کا کاٹنا اور اون شکار کا مارنا حرام کیے دیتا ہون یعنی جیسے مکے مین درخت کاٹنا اور شکار کرنا درست نہین ویسے ہی مدینے مین بھی درست نہین بعضے عالمون کا یہی مذہب ہے امام اعظم کے نزدیک مراد اس حدیث سے مدینے کی تعظیم ہے وہان کا درخت کاٹنا اور شکار کرنا مکے کی طرح حرام نہین

برابر نہیں یا رسول اللہ خدا نے آپکے اگلے پچھلے گناہ سب معاف کر دیے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی ہر چند خدا نے میری بخشش کی لیکن مین تم سب سے زیادہ خدا سے ڈرتا ہون عبادت مین مجھسے زیادتی کا ارادہ نکرو شعر بورع و تقی کوش و صدق و صفا ❊ لیکن میفزای بر مصطفی ❊ اور اعلمکم بحمد و دہ کی روایت مسلم مین نہین امام مالک کے موطا مین ہے **ق** انس اِنِّي لَاَدْخُلُ فِي الصَّلٰوةِ وَاَنَا اُرِيْدُ اِطَالَتَهَا فَاَسْمَعُ بُكَاءَ الصَّبِيِّ فَاَتَجَوَّزُ فِي صَلٰوتِي مِمَّا اَعْلَمُ مِنْ شِدَّةِ وَجْدِ اُمِّهٖ مِنْ بُكَائِهٖ بخاری اور مسلم مین انس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ مین نماز مین داخل ہوتا ہون اور چاہتا ہون کہ لمبی نماز پڑھون پھر سنتا ہون لڑکے کا رونا تو اپنی نماز مین تخفیف کر دیتا ہون اوس سبب سے کہ مین جانتا ہون اوسکی ماکے شدت رنج اور قلق کو اوسکے رونے کے سبب سے **ف** حضرت کے وقت مین عورتین بھی جماعت کی نماز مین حاضر ہوتی تھین اور عورت کو محبت اولاد کی بہت ہوتی ہی اونکا رونا ان پر نہایت شاق ہی تو اسواسطے حضرت نماز کو ہلکا کر دیتے تھے کہ مبادا عورتین طول نماز سے اپنے لڑکون کا رونا سنکر بیقرار ہو کے کہین نماز نہ توڑ دیوین یا جماعت کا آنا چھوڑ دین اس حدیث سے معلوم ہوا کہ امام پر قوم کی رعایت کرنا واجب ہی بڈھے اور لڑکے اور بیمارون کا ضرور خیال رکھے اتنی لمبی نماز نہ پڑھے کہ اونکو تکلیف ہو **ہ** ابن مسعود اِنِّي لَاَعْرِفُ اَسْمَاءَهُمْ وَاَسْمَاءَ اٰبَائِهِمْ وَاَلْوَانَ خُيُوْلِهِمْ هُمْ خَيْرُ فَوَارِسَ عَلٰى ظَهْرِ الْاَرْضِ يَوْمَئِذٍ اَوْ مِنْ خَيْرِ فَوَارِسَ عَلٰى ظَهْرِ الْاَرْضِ يَوْمَئِذٍ يَعْنِي عَشَرَةَ فَوَارِسَ يَبْعَثُوْنَ طَلِيْعَةً بَعْدَ فَتْحِ قُسْطَنْطِيْنِيَّةَ حِيْنَ يُقَالُ اِنَّ الدَّجَّالَ قَدْ خَلَفَهُمْ فِي ذَرَارِيِّهِمْ مسلم مین عبد اللہ بن مسعود رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر مین پہچانتا ہون اونکے نام اور اونکے باپون کے نام اور اونکے گھوڑون کے رنگ کو جانتا ہون وے زمین پر بہتر سوار ہونگے اوس دن یا زمین پر اوس دن وے بہترین سوارون سے ہین مراد ان سوارون سے وے سوار ہین جو طلایہ کے واسطے بھیجے جاوینگے قسطنطنیہ کے فتح ہونے کے بعد جب اونکو خبر ہوگی کہ دجال اونکے پیچھے لڑکے بالون پر آ پڑا **ف** مصابیح وغیرہ مین روایت ہی کہ ایک بار کوفے مین سرخ آندھی آئی کسینے عبد اللہ بن مسعود سے کہا کہ قیامت آئی عبد اللہ بن مسعود نے کہا کہ قیامت اوس وقت آویگی کہ جب لوگون مین بہت مال بٹے گا اور اونکو کچھ خوشی نہوگی اوسکا قصہ یہ ہی کہ کافرون کا لشکر یعنی فرنگیون کا شام کے ملک مین جمع ہوگا اور مسلمانونکا بھی لشکر وہان جمع ہوگا یعنی قیامت کے قریب پھر شام تک لڑائی ہوگی کوئی غالب نہوگا اسی طرح تین دن لڑائی ہوگی لوگ بہت مارے جاوینگے چوتھے دن مسلمان بہت تھوڑے رہینگے موت پر کمر باندھکر خوب لڑینگے خدا اونکو فتح نصیب کریگا مال بہت ہاتھ لگے گا ایک جدی برادرون سے سو آدمیون مین ایک باقی رہیگا مال ملنے کی کچھ خوشی نہوگی قسطنطنیہ بڑا شہر ہی روم کی تخت گاہ جب وہ فتح ہو چکیگا تو دجال کے آنے کی خبر پہنچیگی تو دس سوار اوسکی خبر لانے کے واسطے مقرر ہونگے اونکی حضرت نے اس حدیث مین تعریف فرمائی اور فرمایا کہ مین اونکو خوب پہچانتا ہون **ق** ابو موسی اِنِّي لَاَعْرِفُ اَصْوَاتَ رُفْقَةِ الْاَشْعَرِيِّيْنَ بِالْقُرْاٰنِ حِيْنَ يَدْخُلُوْنَ بِاللَّيْلِ وَاَعْرِفُ مَنَازِلَهُمْ مِنْ اَصْوَاتِهِمْ بِالْقُرْاٰنِ بِاللَّيْلِ وَاِنْ كُنْتُ لَمْ اَرَ مَنَازِلَهُمْ حِيْنَ نَزَلُوْا بِالنَّهَارِ وَمِنْهُمْ حَكِيْمٌ اِذَا لَقِيَ الْخَيْلَ اَوْ قَالَ الْعَدُوَّ قَالَ لَهُمْ اِنَّ اَصْحَابِيْ يَاْمُرُوْنَكُمْ اَنْ تَنْظُرُوْهُمْ بخاری اور مسلم مین ابو موسی رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مین البتہ آواز پہچان جاتا ہون اشعری لوگون کے قرآن پڑھنے کی جب وے رات کو مدینے مین داخل ہوتے ہین اور مین اونکے مکان پہچانتا ہون رات کو اونکی قرآنی آواز سے اگرچہ دن کو مدینے اوترتے وقت اونکے مکان نہین دیکھے اور اوسی قوم سے ایک شخص حکیم ہی کہ جب کافرون کے سوارون سے یا دشمنون سے ملتا ہی تو اون سے کہتا ہی کہ ہمارے لوگ تمسے کہتے ہین کہ ذری ہمکو فرصت دو یا تھوڑا انتظار کرو یعنی ہم ابھی تیار ہین لڑنے کو

ستر بار سے زیادہ مانگتا **ف** عبد اللہ بن ابی مدینے مین ایک منافق تھا حضرت کو بہت رنج دیتا تھا جب وہ مرگیا اوسکے بیٹے نے
حضرت کا کرتا اوسکے کفن کے واسطے مانگا حضرت نے دیا پھر اوسنے جنازے کی نماز کے واسطے کہا حضرت نماز کے واسطے اوٹھے تب عمر فاروق رضی نے
حضرت کا دامن پکڑا کہ آپ نماز کا ارادہ کرتے ہین حالانکہ خدا قرآن مین فرماتا ہی اسْتَغْفِرْ لَهُمْ أَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ إِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ
سَبْعِينَ مَرَّةً فَلَنْ يَغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ یعنی منافقون کی تو بخشش مانگ یا نہ مانگ اگر تو ستر بار بخشش مانگیگا خدا اونکو کبھی نہ بخشیگا
تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی خدا نے مجکو اس آیت مین مغفرت مانگنے اور نہ مانگنے مین اختیار دیا ہی صاف منع نہین کیا آیت مین تو خدا نے یہی فرمایا ہی
کہ ستر بار مغفرت مانگنے سے مغفرت نہوگی مین ستر بار سے زیادہ مانگونگا اگر اوسکی مغفرت جانون پھر حضرت نے اوس منافق پر نماز پڑھی تو یہ آیت
اوتری وَلَا تُصَلِّ عَلٰى أَحَدٍ مِنْهُمْ مَاتَ أَبَدًا یعنی نماز مت پڑھ کبھی اوسپر جو کافر مرا معلوم ہوا کہ کافر کے حق مین پیغمبر کی
بھی دعا کچھ فائدہ نہین کرتی **ه** ابو ذر إِنِّي قَدْ وُجِّهَتْ لِي أَرْضٌ ذَاتُ نَخْلٍ لَا أُرَاهَا إِلَّا يَثْرِبَ فَهَلْ أَنْتَ مُبَلِّغٌ
عَنِّي قَوْمَكَ عَسَى اللّٰهُ أَنْ يَنْفَعَهُمْ بِكَ وَيَأْجُرَكَ فِيهِمْ **قَالَهُ** لَهُ عِنْدَ انْصِرَافِهِ إِلٰى أَهْلِهِ مسلم مین
ابوذر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ میرے خواب مین کھجورون والی زمین نمودار ہوئی ہی یعنی اوسی مین ہم جاکر رہینگے سوا مدینے
کے ویسی کوئی اور زمین میرے گمان مین نہین آتی سو تو کیا میری طرف سے اپنی قوم کو پیغام پونہچاویگا کہ وے ایمان لاوین شاید خدا اونکو تیرے
سبب سے فائدہ پونہچاوے اور تجکو اونمین ثواب دے یہ حدیث حضرت نے ابوذر رض سے فرمائی جب وے اپنے گھر کو چلے تھے **ف** ابوذر کی قوم کا نام غفار ہی
اونکا ملک مکے مدینے کے درمیان ہی جب ابوذر نے حضرت کی پیغمبری کی خبر سنی تب حضرت پاس مکے مین آئے اور ایمان لائے جب گھر جانے کا ارادہ کیا
تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ ہر شخص کو ضرور ہی کہ اپنی برادری کو خدا کا حکم سنا دیوے **خ** أَبُو هُرَيْرَةَ إِنِّي كُنْتُ أَمَرْتُكُمْ
أَنْ تُحَرِّقُوا فُلَانًا وَفُلَانًا وَإِنَّ النَّارَ لَا يُعَذِّبُ بِهَا إِلَّا اللّٰهُ فَإِنْ وَجَدْتُمُوهُمَا فَاقْتُلُوهُمَا قَالَ الصَّنْعَانِيُّ
مُؤَلِّفُ هٰذَا الْكِتَابِ أَحَدُ الرَّجُلَيْنِ هَبَّارُ بْنُ الْأَسْوَدِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَالْآخَرُ نَافِعُ بْنُ عَبْدِ الْقَيْسِ بخاری
مین ابوہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ مینے تمکو حکم کیا تھا کہ فلانے فلانے آدمی کو جلا دیجیو اور مقرر آگ سے جلانا اور عذاب کرنا سوا
خدا کے کسیکو نچاہیے سو تم اگر اون دونون کو پاؤ تو قتل کرو کہا صنعانی اس کتاب کے بنانے والے نے کہ اون دونون آدمیون سے ایک تو ہبار بن اسود
بن عبد المطلب تھا اور دوسرا عبد القیس تھا **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آگ سے جلانا یا داغنا آدمی یا جانور کو بڑا گناہ ہی لیکن
بیماری مین داغنا جب کوئی اور علاج نہوسکے تو ناچاری سے درست ہی **م** جابر إِنِّي لَا أَشْهَدُ إِلَّا عَلٰى حَقٍّ مسلم مین جابر رض سے روایت
ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مین گواہ نہین ہوتا مگر حق پر **ف** ایک شخص نے کہا کہ یا حضرت آپ گواہ رہیے کہ مینے اپنے اس بیٹے کو غلام دیا حضرت
نے فرمایا تیرا اسکے سوا کوئی اور بیٹا بھی ہی اوسنے کہا کہ ہان ہی حضرت نے فرمایا تونے اوسکو بھی کوئی غلام دیا ہی اوسنے کہا نہین حضرت نے
فرمایا جا مین ناحق پر گواہ نہین ہوتا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اولاد کو جو کچھ دے تو برابر دے **ق** عُمَرُ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ وَعَائِشَةُ
إِنِّي لَأَتْقَاكُمْ لِلّٰهِ وَأَخْشَاكُمْ لَهُ وَفِي رِوَايَةٍ وَأَعْلَمُكُمْ بِحُدُودِهِ بخاری اور مسلم مین عمرو بن ابی سلمہ اور حضرت عائشہ رض سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر مین تمسے زیادہ پرہیزگار ہون خدا کا اور بڑا ڈرنے والا اوس سے اور ایک روایت یون ہی اور خدا کے
حکمون کو تمسے زیادہ جانتا ہون **ف** حضرت عائشہ رض سے روایت ہی کہ ایک شخص نے حضرت سے پوچھا کہ مجکو غسل کی حاجت
ہوتی ہی اور نماز کا وقت آجاتا ہی اور اسی طرح روزے کا حال ہی حضرت نے فرمایا کہ مجکو بھی اکثر ایسا ہوتا ہی اوسنے کہا کہ مین اور آپ

فرمایا کہ مقرر تیرے لیے دنیا کی دس گنی جگہ موجود ہی سو وہ کہیگا ای رب کیا تو مجھسے ٹھٹھا کرتا ہی یا تو مجھسے ہنستا ہی بادشاہ ہو کر کہا
عبد اللہ بن مسعود اس حدیث کے راوی ہین کہ البتہ مینے دیکھا حضرت کو کہ یہ حدیث فرما کر ہنسنے لگے یہانتک کہ اندر کے دانت حضرت کے کھل گئے
سو حضرت کے زمانے مین چال تھا کہ لوگ کہتے تھے کہ یہ شخص رتبے مین ادنی بہشتی ہی یعنی جب ادنی بہشتی کا یہ رتبہ ہی کہ اس جہان کا دس گنا اوسکا
مکان ہوگا تو عمدہ مرتبے والون کے مکان خدا جانے کتنے بڑے اور کیسے ہونگے ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مسلمان اگرچہ گناہون کے
سبب دوزخ مین پڑیگا لیکن آخر کو اوسکو نجات ہوگی اور بہشت ملیگی اور معلوم ہوا کہ بہشت کی وسعت بیحد و بیحساب ہی آدمی کے
خیال مین نہین آسکتی ق عَائِشَة إِنِّي لَأَعْلَمُ إِذَا كُنْتِ عَنِّي رَاضِيَةً وَإِذَا كُنْتِ عَلَيَّ غَضْبَى قَالَتْ فَقُلْتُ
وَمِنْ أَيْنَ تَعْرِفُ ذَلِكَ فَقَالَ أَمَّا إِذَا كُنْتِ عَنِّي رَاضِيَةً فَإِنَّكِ تَقُولِينَ لَا وَرَبِّ مُحَمَّدٍ وَإِذَا كُنْتِ
غَضْبَى قُلْتِ لَا وَرَبِّ إِبْرَاهِيمَ قُلْتُ أَجَلْ وَاللهِ مَا أَهْجُرُ إِلَّا اسْمَكَ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رض سے روایت
ہی کہ حضرت نے مجھسے فرمایا کہ مین البتہ جانتا ہون جب تو مجھسے راضی ہوتی ہی اور جب تو مجھسے ناخوش ہوتی ہی کہا حضرت عائشہ رض نے کہ مینے کہا
بھلا کس طرح آپ اسکو پہچانتے ہین تو حضرت نے فرمایا کہ جب تو مجھسے راضی ہوتی ہی تو بات چیت مین یون قسم کھاتی ہی کہ مین قسم کھاتی ہون محمد کے
رب کی اور جب تو ناخوش ہوتی ہی تو کہتی ہی کہ قسم کھاتی ہون ابراہیم کے رب کی مینے کہا کہ ہان سچ ہی مین ناخوشی مین آپکا نام لینا زبان سے
چھوڑ دیتی ہون یعنی دل سے نہین چھوڑتی ف مراد دنیاوی ناخوشی ہی گھر بار کے معاملات مین معاذ اللہ دینی ناخوشی نہین جو
ایمان مین خلل ڈالے سو سوتون کے سبب سے کبھی رنج آتا تھا سوتون کی غیرت یعنی جلن اکثر عورتون مین پیدائشی بات ہی شرع مین اوسپر
پکڑ نہین سوا اسکے میان بی بی کے راز و نیاز مین کسیکو کیا دخل ہی خصوصا وہ بی بی جو میان کی بہت پیاری ہو ه عَائِشَة إِنِّي لَأَفْعَلُ
ذَلِكَ أَنَا وَهَذِهِ ثُمَّ نَغْتَسِلُ مسلم مین حضرت عائشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ مین اور یہ یعنی عائشہ ایسا
کرتا ہون پھر نہاتے ہین ف کسینے حضرت سے مسئلہ پوچھا کہ اگر عورت اور مرد صحبت کرین اور انزال نہو تو غسل واجب ہی یا نہین
تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی غسل واجب ہی صحبت سے انزال ہو یا نہو اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مسئلے کے بیان مین حیا نکرے شعر
در طلب کردن حقیقت کار ❊ از خدا شرم دار و شرم مدار ❊ ق أَبُو هُرَيْرَة إِنِّي لَأَنْقَلِبُ إِلَى أَهْلِي فَأَجِدُ التَّمْرَةَ
سَاقِطَةً عَلَى فِرَاشِي أَوْ فِي بَيْتِي فَأَرْفَعُهَا لِآكُلَهَا ثُمَّ أَخْشَى أَنْ تَكُونَ صَدَقَةً فَأُلْقِيهَا بخاری
اور مسلم مین ابوہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ مین اپنے گھر والون پاس پلٹ جاتا ہون تو کھجور کو اپنے بچھونے یا اپنے گھر مین پڑے
پاتا ہون تو اوسکو اوٹھا لیتا ہون کہ کھاؤن پھر ڈرتا ہون کہ کہین زکوٰۃ کی نہو تو اوسکو پھینک دیتا ہون ف زکوٰۃ کا مال حضرت
پر بلکہ سب بنی ہاشم پر حرام تھا ہرچند یقینی ثابت نہ تھا کہ وہ کھجور زکوٰۃ کی ہی لیکن احتیاط سے حضرت اوسکو نہ کھاتے تھے معلوم ہوا کہ تقوی
اور پرہیزگاری شبہہ والی چیز چھوڑ دینے کا نام ہی خ أَبُو هُرَيْرَة إِنِّي لَأَوَّلُ مَنْ يَرْفَعُ رَأْسَهُ بَعْدَ النَّفْخَةِ فَإِذَا مُوسَى
مُتَعَلِّقٌ بِالْعَرْشِ بخاری مین ابوہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مین مقرر پہلے سر اوٹھاؤنگا دوسری بار صور پھونکنے کے بعد پھر
یکایک دیکھونگا کہ موسی عرش کو لپٹے ہین ف قیامت مین صور دو بار پھونکا جاویگا پہلی بار مین سب لوگ مرجاوینگے دوسری بار
مین سب زندہ ہونگے تو پہلے حضرت ہوش مین آوینگے اور حضرت موسی کو عرش مین لپٹا پاوینگے بخاری مین پورا قصہ یون ہی کہ ایک
یہودی یا مسلمان مین لڑائی ہوئی مسلمان نے کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب عالم سے بہتر ہین یہودی نے کہا کہ موسی علیہ السلام سب سے بہتر

آئے ہین **ف** اشعری یمن کی ایک قوم ہی جسکے ابو موسی اشعری اس حدیث کے راوی ہین وے قوم خوش آواز تھی قرآن خوب پڑھتی تھی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ رات کو تہجد مین قرآن پکار کے پڑھنا درست ہی بشرطیکہ ریا نہو اور کسیکو تکلیف بھی نہو قول حکیم کے دو مطلب ایک تو یہ کہ ہماری قوم بہادر ہی لڑنے کو تیار تم جلدی نکرو دوسرا مطلب یہ کہ حکمت سے آپکو بچا لیتا ہی یعنی ہماری قوم پیچھے آتی ہی تمسے لڑیگی تم تھوڑا انتظار کرو غرض یہکہ وے قوم سے ڈرکے اوسکو نسار ین **م** جَابِرُ بْنُ سَمُرَةَ اِنِّي لَاَعْرِفُ حَجَرًا بِمَكَّةَ كَانَ يُسَلِّمُ عَلَيَّ قَبْلَ اَنْ اُبْعَثَ اِنِّي لَاَعْرِفُهُ الْاٰنَ مسلم مین جابر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مین مقرر مکے مین اوس پتھر کو پہچانتا ہون جو پیغمبر ہونے سے پہلے مجکو سلام کرتا تھا اور بیشک اب بھی اوسکو مین پہچانتا ہون **ف** علی مرتضی سے روایت ہی کہ مین حضرت کے ساتھ مکے مین کسی طرف گیا سو جو پتھر اور درخت راہ مین ملتا تھا وہ حضرت کو السلام علیک یا رسول اللہ کہتا تھا **ق** سَعْدُ بْنُ اَبِي وَقَّاصٍ اِنِّي لَاُعْطِي الرَّجُلَ وَغَيْرُهُ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْهُ خَشْيَةَ اَنْ يُكَبَّ فِي النَّارِ عَلٰى وَجْهِهٖ بخاری اور مسلم مین سعد بن ابی وقاص رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ مین بعضے آدمی کو دیتا ہون اور میرے نزدیک اوسکے سوا اور شخص بہت پیارا ہوتا ہی اس ڈر سے دیتا ہون کہ کہین وہ دوزخ مین اوندھا ڈالا جاوے **ف** یعنی اگر اوسکو مین نہ دون تو وہ کافر ہوجاوے تو دوزخی ہو مراد اس سے وے لوگ ہین جو نو مسلم تھے اور ایمان اونکے دلون مین خوب نہین رچا تھا **ق** سُلَيْمَانُ بْنُ صُرَدٍ اِنِّي لَاَعْلَمُ كَلِمَةً لَوْ قَالَهَا لَذَهَبَ عَنْهُ مَا يَجِدُ لَوْ قَالَ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ لَذَهَبَ عَنْهُ مَا يَجِدُ بخاری اور مسلم مین سلیمان بن صرد رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ مین وہ بات جانتا ہون کہ اگر اوسکو وہ کہے تو اوسکا غصہ جاتا رہے اگر کہے کہ اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم یعنی اللہ کی پناہ مانگتا ہون شیطان مردود سے تو اوسکا غصہ جاتا رہے **ف** دو شخص آپسمین لڑتے تھے اونمین سے ایک کا چہرہ غصے کے سبب سے سرخ ہوا اور رگین گردن کی پھول گئین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ ناحق غصہ شیطان سے ہی پناہ مانگنے سے دفع ہوتا ہی **ق** اِبْنُ مَسْعُوْدٍ اِنِّي لَاَعْلَمُ اٰخِرَ اَهْلِ النَّارِ خُرُوْجًا مِنْهَا وَاٰخِرَ اَهْلِ الْجَنَّةِ دُخُوْلًا اِلَى الْجَنَّةِ رَجُلٌ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ حَبْوًا فَيَقُوْلُ اللّٰهُ لَهُ اذْهَبْ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ فَيَأْتِيْهَا فَيُخَيَّلُ اِلَيْهِ اَنَّهَا مَلْاٰى فَيَرْجِعُ فَيَقُوْلُ يَا رَبِّ وَجَدْتُهَا مَلْاٰى فَيَقُوْلُ اللّٰهُ لَهُ اذْهَبْ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ فَيَأْتِيْهَا فَيُخَيَّلُ اِلَيْهِ اَنَّهَا مَلْاٰى فَيَرْجِعُ فَيَقُوْلُ يَا رَبِّ وَجَدْتُهَا مَلْاٰى فَيَقُوْلُ اللّٰهُ لَهُ اذْهَبْ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ فَاِنَّ لَكَ مِثْلَ الدُّنْيَا وَعَشَرَةَ اَمْثَالِهَا اَوْ اِنَّ لَكَ مِثْلَ عَشَرَةِ اَمْثَالِ الدُّنْيَا فَيَقُوْلُ اَتَسْخَرُ بِيْ اَوْ تَضْحَكُ بِيْ وَاَنْتَ الْمَلِكُ قَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ فَلَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ ضَحِكَ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهٗ فَكَانَ يُقَالُ ذٰلِكَ اَدْنٰى اَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْزِلَةً بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن مسعود رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ مین جانتا ہون کہ دوزخ والون سے جو سب سے پیچھے دوزخ سے نکلیگا اور بہشتیون مین جو سب کے بعد بہشت مین جاویگا ایسا مرد ہوگا جو دوزخ سے نکلیگا گھٹنون کے بل گھسلتا یعنی جیسے چھوٹا لڑکا چلتا ہی سو خدا اوس سے کہیگا جا بہشت مین داخل ہو تو وہ بہشت مین آویگا اوسکے خیال مین ایسا آویگا کہ بہشت بالکل بھری ہی یعنی کہین اوسمین جگہ نہین سو پھر آویگا پھر کہیگا یا رب مینے تو اوسکو بھرا پایا تو خدا فرماویگا اوس سے کہ جا بہشت مین داخل ہو پھر وہ بہشت مین آویگا تو اوسکے خیال مین بھری معلوم ہوگی تو پھر آویگا پھر کہیگا اے میرے رب مینے اوسکو بھرا پایا سو خدا اوس سے فرماویگا جا بہشت مین سو البتہ تیرے لیے تو دنیا برابر جگہہ ہی اور دس گنی دنیا کی یا یون

ابو حميد الساعدي اِنّي مسرع فمن شاء منكم فليسرع معي ومن شاء فليمكث قاله منصرفه
من تبوك بخاری اور مسلم میں ابو حمید ساعدی رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا جنگ تبوک سے پلٹتے کہ مقرر میں جلد جانے والا ہوں یعنی مدینے
کو سو جو تم لوگوں میں سے چاہے سو میرے ساتھ جلد چلے اور جو چاہے سو ٹھہر جاوے یعنی پیچھے سے آوے خ زيد بن ثابت اِنّي والله ما آمن يهود
على كتابي قاله له لما امره ان يتعلم كتاب اليهود بخاری میں زید بن ثابت رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا البتہ
مجکو واللہ اپنے خط لکھانے پڑھانے میں یہودیوں پر اعتماد نہیں جب حضرت نے زید بن ثابت سے فرمایا جب اون سے حکم کیا کہ یہودیوں سے خط لکھنا پڑھنا
سیکھ لیں ف مدینے کے گرد قوم یہودی بہت رہتی تھی حضرت سے اور اون سے خط کتابت اکثر رہتی تھی حضرت یہودیوں کو بلا کر لکھاتے
پڑھاتے تھے سو حضرت کو خوف آیا کہ کہیں یہ لوگ عداوت کے سبب سے خط لکھنے پڑھنے میں تفاوت نکر دیں تب زید بن ثابت
انصاری رض سے فرمایا کہ تم اونکا خط لکھنا پڑھنا سیکھ لو اونھوں نے پندرہ روز میں سب سیکھ لیا پھر وہی لکھا پڑھا کرتے تھے
اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عربی کے سوا اور بولیوں کا لکھنا پڑھنا سیکھنا درست ہے بشرطیکہ اوسمیں کچھ دین کا فائدہ ہو

فصل اس فصل میں حدیثیں ہیں جنکے سرے پر اِنّا ہے م الشريد بن سويد الثقفي اِنّا قد بايعناك فارجع قاله لرجل مجذوم
من وفد ثقيف مسلم میں شرید بن سوید رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمنے تیری بیعت مانی یعنی تیرا مسلمان ہونا قبول کیا تو اپنے گھر کو پلٹ جا یہ حضرت
نے ثقیف کی قوم کے کوڑھی کو فرمایا ف ثقیف کی قوم مسلمان ہونے کو حضرت پاس آئی اونمیں ایک کوڑھی تھا حضرت نے اوسکو اپنے پاس نہ بلایا
بلکہ کہلا بھیجا کہ تو اپنے گھر جا تیرا اسلام قبول ہے حضرت نے اسواسطے اوسکو نہ بلایا کہ کہیں اور لوگ حقیر نجانیں تو اوسکو رنج ہو اور یہ جو بعضے
لوگ سمجھتے ہیں کہ یہ بیماری لگ جاتی ہے اسواسطے حضرت نے نہ بلایا سو غلط بات ہے اسواسطے کہ اور حدیث میں ثابت ہوا ہے کہ حضرت نے
کوڑھی کو اپنے ساتھ کھلایا ہے اور اگر کسیکو نفرت آوے اور وہ اوسکی صحبت سے پرہیز کرے تو درست ہے اسکا حکم بھی اور حدیث میں
ثابت ہے ق المسور بن مخرمة ومروان بن الحكم اِنّا لا ندري من اذن منكم في ذلك ممن
لم يأذن فارجعوا حتى يرفع الينا عرفاؤكم امركم بخاری اور مسلم میں مسور بن مخرمہ رض اور مروان بن حکم رض سے روایت
ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہم نہیں جانتے کہ تم لوگوں میں کسنے اجازت دی ہے اور کسنے نہیں دی سو تم پلٹ جاؤ تا کہ تمھارے چودھری تمھارا احوال ہم سے ظاہر کریں ف
بعد فتح مکے کے جنگ حنین میں قوم ہوازن کے جورو لڑکے پکڑے آئے اور اونکا مال قابو میں آیا حضرت نے قیدی اور مال اونکا اصحاب میں
تقسیم کر دیا بعد اوسکے اوس قوم نے اسلام قبول کیا اور حضرت سے کہا کہ ہمارا مال اور قیدی ہمکو پھیر دیجیے حضرت نے فرمایا کہ ایک بات
اختیار کرو خواہ قیدی خواہ مال دونوں چیزیں تمکو نملینگی اوس قوم نے قیدیوں کو مانگا تب حضرت نے اصحاب کو جمع کرکے فرمایا کہ تمھارے بھائیوں
نے اسلام قبول کیا ہے مجکو یہ بہتر معلوم ہوتا ہے کہ انکے قیدیوں کو تم پھیر دو جو خوشی سے دیتا ہو تو دیوے اور جو اپنا حصہ نہ دیا چاہتا ہو تو اوسکو ہم کہیں اور سے
جو قیدی ہاتھ آوینگے تو اسکا بدلا دینگے اصحاب نے کہا کہ ہم سب راضی ہیں ہمارے حصے آپ خوشی سے انکو دیجیے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی ہمکو ہر ایک شخص
کی خوشی فصل نہیں معلوم جب تک کہ تمھارے واقف اور چودھری آکے اب لوگوں کا حال اظہار نکرینگے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بعد تقسیم غنیمت کے اگر لوگ
مسلمان ہوں تو اونکے قیدی اور مال پھیرنا واجب نہیں حضرت نے اونکو احسان کی راہ سے دیا م عائشة اِنّا لا نستعين وفي رواية
لن نستعين بمشرك مسلم میں حضرت عائشہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہم مدد نہیں چاہتے اور دوسری روایت میں یوں ہے کہ ہم کبھی مشرک
بت پرست سے مدد نمانگینگے ف حضرت جب جنگ بدر کو چلے تو ایک پہلوان آیا اور کہنے لگا کہ میں تمھاری مدد کو آیا ہوں حضرت نے پوچھا

مسلمان نے یہودی کو طمانچہ مارا حضرت پاس اوسکی فریاد آئی حضرت نے فرمایا کہ مجکو موسی سے افضل نکہو بعد اسکے یہ حدیث فرمائی یعنی
ہر چند مین سب پیغمبرون سے افضل ہون لیکن ہر بات مین نہین چنانچہ مین قیامت مین پہلے اوٹھونگا اور موسی کو ہوشیار پاؤنگا مین
معلوم کہ موسی بیہوش ہو کر مجسے پہلے ہوشیار ہو گئے یا اونکے طور کی بیہوشی یہان مجرا ہو گئی **ق** حفصة انی لبدت
راسی وقلدت هدیی فلا احل حتی انحر بخاری اور مسلم مین حضرت حفصہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مینے اپنے
سر کے بالون کو گوند سے چپکایا ہی اور اپنے قربانی کے اونٹ کی گردن مین پٹا ڈالا ہی سو مین احرام کو نہ توڑونگا جب تک کہ قربانی نکر دونگا
ف حجة الوداع مین لوگون نے عرض کیا کہ آپ نے اورون سے فرمایا کہ عمرہ کر کے احرام توڑین حضرت نے احرام کیون نہین توڑا تب حضرت نے
یہ حدیث فرمائی یعنی قربانی میرے ساتھ ہی اور قربانی والا محرم بدون قربانی کیے کیونکر حلال ہوا اور قربانی کرنا حجکی دسوین تاریخ سے
پہلے جائز نہین سو اسواسطے مین احرام کو نہین توڑ سکتا احرام مین سر کے بالون کو گوند سے اسواسطے حضرت نے چپکایا کہ بال گرد غبار سے خراب نہون
ق ابن عمر رض انی لست کهیئتکم انی اظل اطعم واسقی بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ مقرر مین تمھاری طرح نہین ہون مجکو دن مین کھانا پینا ملتا ہی یعنی جس طرح آدمی کو کھانے پینے سے طاقت ہوتی ہی
مجکو بدون اسکے خدا طاقت دیتا ہی یا سچ مچ کھانا خدا حضرت کو کھلاتا ہو **ف** حضرت نے اصحاب کو طی کے روزے سے منع کیا
یعنی دو روز یا زیادہ برابر روزہ رکھنا اور رات کو بھی نکھانا کسیکو درست نہین اصحاب نے پوچھا کہ آپ طی کا روزہ رکھتے ہین اسکا کیا سبب ہی
تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی مجکو اپنی طرح نہ سمجھو مجکو درست ہی تمکو درست نہین **ق** ابو سعید انی لم اومر ان انقب
عن قلوب الناس ولا اشق بطونهم بخاری اور مسلم مین ابو سعید رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ مجکو اسکا حکم نہین
ہوا ہی کہ مین لوگون کے دلون مین سوراخ کرون اور نہ اسکا حکم ہی کہ اونکے پیٹون کو چیرون یعنی مجکو ظاہر کا حکم ہی دل اور پیٹ کی بات دریافت
کرنا میرا کام نہین **ف** اسکا قصہ یہ ہوا ہی کہ حضرت کچھ مال بانٹتے تھے ذو الخویصرہ خارجی نے کہا کہ انصاف سے بانٹو تو خالد نے کہا
یا حضرت حکم ہو تو مین اسکی گردن کاٹون حضرت نے فرمایا شاید کہ یہ نمازی ہی خالد نے کہا کہ بہت لوگ نماز پڑھتے ہین اور اونکے دل مین کچھ ہی
اور زبان مین کچھ اور ہی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی دل کا حساب خدا کریگا ہمکو ظاہر کا حکم ہی معلوم ہوا کہ نمازی پر پناہ ہی اور لوگون
کے دلون کا حال دریافت کرنا ضرور نہین **ھ** ابو ھریرة انی لم ابعث لعانا وانما بعثت رحمة مسلم مین ابو ہریرہ رض سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ مجکو خدا نے اسواسطے نہین بھیجا کہ مین لوگون کو لعنت اور بد دعا کیا کرون مین تو صرف رحمت کے واسطے
بھیجا گیا ہون **ف** جب کافرون نے بہت تکلیفین دین تب اصحاب نے عرض کیا کہ یا حضرت انکے واسطے بد دعا کیجیے کہ یہ غارت ہون تب حضرت نے
یہ حدیث فرمائی حضرت کی ذات تمام جہان کے واسطے رحمت ہی مسلمانون کے تو دین دنیا دونون حضرت کے سبب سے درست ہوئے اور کافرون کو ہر چند
آخرت مین عذاب ہی لیکن دنیا مین ایسا عذاب نہین کہ تمام مٹ جاوین اگلی امتون پر جو عذاب ہوا تھا تو سب مٹ ہوا تھا **ق** انس انی لم ابعث بها
الیک لتلبسها وانما بعثت بها الیک لتنتفع بثمنها بخاری اور مسلم مین انس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ مینے
ریشمی کرتہ تیرے پاس اسواسطے نہین بھیجا کہ تو اوسکو پہنے مینے تو صرف اسواسطے بھیجا تھا کہ تو اوسکو بیچ کر اوسکی قیمت سے فائدہ پاوے
ف حضرت نے ریشمی کرتہ عمر فاروق رض کو بھیجا عمر فاروق رض نے عرض کیا کہ یا حضرت آپ تو ریشمی کپڑے کو حرام فرماتے ہین مجکو کیون بھیجا
تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ ریشمی پہننا حرام ہی بیچنا درست ہی لیکن شراب اور سور کا کھانا پینا اور بیچنا دونون حرام ہی **ف**

راہ سے حلقہ دور کرے یعنی تاکہ خلقت کو آرام پہنچے یا نیک بات سکھلاوے یا بری کام سے روکے ان تین سو ساٹھ جوڑ والی ہڈیون کی گنتی برابر تو وہ
آدمی اوس دن شام کریگا اس حال پر کہ اوسنے اپنی جان دور ڈالی دوزخ سے اور ایک روایت مین ہے شام کریگا کے چلیگا آیا ہے دونون روایت کا
مطلب ایک ہی **ف** یعنی آدمی مین تین سو ساٹھ جوڑ ہین جسنے اتنی بار خدا کا نام لیا اور ذکر کی تو اوسنے شکر گذاری کی خالق کا حق
ادا کیا تو دوزخ سے دور پڑا خواہ ہر ایک ذکر کو تین سو ساٹھ بار کہا خواہ سب کو ملا کر تین سو ساٹھ بار پڑھا **ھ** عن عرفجة بن شريح انه ستكون
هنات وهنات فمن اراد ان يفرق امر هذه الامة وهي جميع فاضربوه بالسيف كائنا من كان
مسلم مین عرفجہ بن شریح سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بات اون ہے کہ عنقریب نامناسب کام ہونگے یعنی فتنے اور فساد ہونگے سو جو چاہے
کہ اس امت کی امامت اور ریاست جمی جمائی مین پھوٹ ڈالے تو مارو اوسکو تلوار سے کوئی کیون نہو **ف** یعنی جب مسلمانون نے ایک اپنا امام
اور سردار بنایا پھر جو کوئی اوس سے باغی ہو تو اوسکا قتل کرنا حلال ہے جماعت مین پھوٹ ڈالنا بڑا گناہ ہے اگر مسلمانون مین پھوٹ پڑتی
تو کافر بھی غالب ہوتے **ق** عايشة انه قد اذن لكن ان تخرجن لحاجتكن بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ سے روایت ہے کہ
حضرت نے فرمایا اپنی بیبیون سے کہ البتہ تمکو حکم ہوا ہے کہ حاجت ضرور کے واسطے نکلا کرو **ف** حضرت کی بیبیان حاجت ضرور کو رات کے وقت باہر جاتی تھین
جب پردہ کرنے کا حکم ہوا تو شبہہ ہوا کہ شاید حاجت ضرور کے واسطے بھی نکلنا درست نہین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی **خ** علي انه قد شهد
بدرا وما يدريك لعل الله ان يكون قد اطلع على اهل بدر فقال اعملوا ما شئتم فقد غفرت
لكم يعني حاطب بن ابي بلتعة بخاری مین علی مرتضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر حاطب بدر کی لڑائی مین موجود تھا شاید
کہ خدا بدر والون کے ایمان کو خوب جان چکا ہے سو کہا خدا نے اون سے کہ کرو جو تمھارا جی چاہتا ہے مین تمکو بخش چکا یہ حدیث حضرت نے حاطب بن ابی بلتعہ کے
حق مین فرمائی **ف** بخاری مین پورا قصہ یون ہے کہ ایکبار حضرت نے ارادہ کیا کہ مکے مین اچانک جا پہنچین اور کافرون کو غافل پا کر مار لین
حاطب نے یہ حال مکے والون کو خط مین لکھ بھیجا حضرت کو یہ حال وحی سے معلوم ہوا علی مرتضی اور زبیر کو بھیجا وے دونون راہ سے خط کو چھین لائے حضرت نے حاطب سے
پوچھا کہ اس خط لکھنے کا کیا سبب ہے حاطب نے کہا یا رسول اللہ قسم خدا کی مین مسلمان ہون کافر نہین میرے لڑکے بالے مکے مین ہین میرا وہان کوئی بھائی بند نہین
جو اونکی خبرگیری کرے مینے اس خط سے چاہا کہ اون کافرون سے راہ و رسم پیدا کرون تاکہ وہ میرے لڑکے بالون کو نہ ستاوین عمر فاروق نے کہا یا رسول اللہ
منافق ہے اسکو مار ڈالیے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بدری صحابی جنتی ہین تین سو تیرہ تھے بڑے درجے ہین اگر اون سے کوئی گناہ
بھی ہوا تو بالکل معاف ہے حضرت کے چارون خلیفہ بھی بدری ہین جسنے اون پر طعن کیا اوسنے اپنے ایمان مین خلل ڈالا **خ** ابو هريرة
انه كان فيما مضى قبلكم من الامم محدثون وانه ان كان في امتي هذه فانه عمر بن الخطاب
بخاری مین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ تمسے اگلے جو لوگ ہو چکے ہین اون مین ٹھیک عقل والے ہوتے تھے اور مقرر میری اس امت مین
اگر کوئی ویسا ہوا تو عمر بن الخطاب ہے **ف** محدث اوسکو کہتے ہین جسکو خدا کی طرف سے الہام ہو اور اوسکی عقل بہت ٹھیک ہو بعد پیغمبر کے
کوئی ولی کا رتبہ محدث کے برابر نہین اور جب حضرت سب پیغمبرون سے افضل ہوئے تو حضرت کی امت اگلی امتون سے بیشک افضل ہے تو جسطرح سے
اگلی امتون مین محدث ہوئے ہین تو حضرت کی امت مین بھی ضرور ہونگے اس حدیث سے عمر فاروق کا بڑا عمدہ کمال ثابت ہوا **ق** عبد الله بن
مغفل انه لا يصاد به الصيد ولا ينكى به العدو ولكنه يكسر السن ويفقأ العين يعني الحذف
بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن مغفل سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر ٹھیکری مارنے سے نہ شکار حاصل ہوتا ہے نہ دشمن زخمی ہوتے ہین جو ہوتا ہے وہ یہ ناحق

کہ تو مسلمان ہوا ہی اوسنے کہا کہ نہین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ امام کافرون سے مدد نچاہے شاید کہ دغا کرین **ق** المِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ وَمَرْوَانُ بْنُ الْحَكَمِ اِنَّا لَمْ نَجِئْ لِقِتَالِ اَحَدٍ وَلٰكِنَّا جِئْنَا مُعْتَمِرِيْنَ وَاِنَّ قُرَيْشًا قَدْ نَهِكَتْهُمُ الْحَرْبُ وَاَضَرَّتْ بِهِمْ فَاِنْ شَاءُوْا مَادَدْتُهُمْ مُدَّةً وَيُخَلُّوْا بَيْنِيْ وَبَيْنَ الْبَيْتِ فَاِنْ اَظْهَرْ فَاِنْ شَاءُوْا اَنْ يَدْخُلُوْا فِيْمَا دَخَلَ فِيْهِ النَّاسُ فَعَلُوْا وَاِلَّا فَقَدْ جَمُّوْا وَاِنْ هُمْ اَبَوْا فَوَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَاُقَاتِلَنَّهُمْ عَلٰى اَمْرِيْ هٰذَا حَتّٰى تَنْفَرِدَ سَالِفَتِيْ اَوْ لَيُنْفِذَنَّ اللّٰهُ اَمْرَهٗ بخاری اور مسلم مین مسور بن مخرمہ رضہ اور مروان بن حکم رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ ہم کسی سے لڑنے کو نہین آئے ولیکن ہم تو عمرہ کرنے کو آئے ہین اور قریش کو لڑائی نے سست کرڈالا اور اونکو ضرر پہنچایا ہی سو اگر وے صلح چاہین تو مین اونکے لیے کچھ مدت مقرر کرون اور ہمکو وے کعبے جانے سے نروکین پھر صلح کی مدت مین اور کافرون پر اگر غالب ہو جاؤن تو اگر قریش داخل ہوا چاہین جسمین لوگ داخل ہوئے ہین یعنی مسلمان ہوا چاہین تو مسلمان ہون اور اگر مسلمان ہونے کا ارادہ نہو تو صلح کی مدت مین اونھون نے آرام ہی پایا اور اگر قریش یہ بھی نمانینگے تو قسم ہی اوس ذات پاک کی جسکے قابو مین میری جان ہی کہ البتہ لڑا کرونگا اون سے اپنے اس کام پر یعنی دین پر یہان تک کہ میری گردن جدا ہو یا خدا اپنے دین کو غلبہ دیوے **ف** چھٹے سال ہجری کے حضرت مدینے سے مکے چلے عمرہ کرنے کو جب مکے کے پاس اوس منزل کو پہنچے جسکا حدیبیہ نام ہی کفار مکہ نے بدیل بن ورقا کو بھیجا پیغام پر کہ ہم تمکو مکے مین نجانے دیوینگے تمسے لڑینگے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی پھر دس برس کی صلح ہوئی حضرت بدون عمرہ کیے پھر آئے دوسرے سال عمرے کی قضا کو تشریف لیگئے **ق** الصَّعْبُ بْنُ جَثَّامَةَ اِنَّا لَمْ نَرُدَّهٗ عَلَيْكَ اِلَّا اَنَّا حُرُمٌ **فالہ** لہٗ بخاری اور مسلم مین صعب بن جثامہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے مجھسے فرمایا کہ ہمنے گورخر تجکو نہین پھیر دیا مگر اسواسطے کہ ہم احرام باندھے ہوئے ہین **ف** حضرت حج یا عمرے کو احرام باندھے جاتے تھے صعب بن جثامہ نے گورخر کا شکار کیا اور اوسکو زندہ حضرت کے پاس لائے حضرت نے اوسکو نہ قبول کیا اور یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ احرام والے کو شکار کرنا اور زندہ شکار لینا درست نہین ہان شکار کا گوشت کھانا احرام والے کو درست ہی بشرطیکہ شکار کو اشارے سے بتلایا نہو

فصل اس فصل مین وے حدیثین ہین جنکے سرے پر اِنَّہٗ ہی **م** اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِنَّهٗ اِذَا مَاتَ اَحَدُكُمْ اِنْقَطَعَ عَمَلُهٗ وَاِنَّهٗ لَا يَزِيْدُ الْمُؤْمِنَ عُمْرُهٗ اِلَّا خَيْرًا مسلم مین ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ حال یون ہی کہ جب کوئی تم مین مرگیا عمل اوسکا کٹ گیا اور البتہ ایماندار کی زندگی تو نیکی ہی کو بڑھاتی ہی **ف** مصابیح مین روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تکلیفون سے تنگ ہوکر موت نہ مانگا کرو اسواسطے کہ جب آدمی مرگیا تو عمل اوسکے قطع ہوگئے کوئی نیک کام نہین کرسکتا اور ایماندار کی زندگی سے تو نیکی ہی بڑھتی ہی یعنی اگر ایماندار کی عمر تکلیف مین گذری تو صبر کا بڑا ثواب پاویگا اور اگر خوشی مین گذری تو شکر کا ثواب پاویگا تو ایماندار کی زندگی ہر طرح بہتری ہی **م** عَائِشَةُ اِنَّهٗ خُلِقَ كُلُّ اِنْسَانٍ مِّنْ بَنِيْ اٰدَمَ عَلٰى سِتِّيْنَ وَثَلٰثِمِائَةِ مَفْصِلٍ فَمَنْ كَبَّرَ اللّٰهَ وَحَمِدَ اللّٰهَ وَهَلَّلَ اللّٰهَ وَسَبَّحَ اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ اللّٰهَ وَعَزَلَ حَجَرًا عَنْ طَرِيْقِ النَّاسِ اَوْ شَوْكَةً اَوْ عَظْمًا عَنْ طَرِيْقِ النَّاسِ اَوْ اَمَرَ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ نَهٰى عَنْ مُّنْكَرٍ عَدَدَ تِلْكَ السِّتِّيْنَ وَالثَّلٰثِمِائَةِ السُّلَامٰى فَاِنَّهٗ يُمْسِيْ وَيُرْوٰى يَمْشِيْ يَوْمَئِذٍ وَقَدْ زَحْزَحَ نَفْسَهٗ عَنِ النَّارِ مسلم مین حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بات تو یہ ہی کہ آدم کی اولاد سے ہر آدمی تین سو ساٹھ جوڑ پر بنایا گیا ہی سو جو شخص اللہ اکبر کہے اور الحمد للہ کہے اور لا الٰہ الا اللہ کہے اور سبحان اللہ کہے اور استغفر اللہ کہے اور لوگون کی راہ سے اینٹ پتھر پھینک دے یا کانٹے کو یا ہڈی کو لوگون کی

کیا کرتا تھا ہر دم حضرت پاس موجود رہتا تھا سوا اپنے پیٹ کے اور مجکو کچھ فکر نتھا اور مہاجرین اصحاب بازار مین خرید فروخت بین
مشغول رہتے تھے اور انصاری اصحاب اپنی کھیتی مین مصروف تھے سو حضرت نے ایک روز فرمایا کہ جو اپنا کپڑا پھیلاوے جب تک مین کلام
کرچکون تو وہ میری کسی حدیث کو کبھی نبھولے چنانچہ مینے اپنا کپڑا پھیلایا پھر جب حضرت کلام کرچکے تو مینے اوس کپڑے کو اپنے بدن مین لگا لیا پھر
اوس روز سے مین کوئی حدیث حضرت کی نہین بھولا **ف** ابوھریرۃ انہ لیاتی الرجل العظیم السمین یوم القیمۃ لا یزن
عند اللہ جناح بعوضۃ اقرؤا فلا نقیم لھم یوم القیمۃ وزنا بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
کہ حال یون ہی کہ البتہ بڑا موٹا مرد قیامت مین آویگا خدا کے نزدیک اوسکی مچھر کے پر برابر قدر نہوگی اسکی سند قرآن سے پڑھ لو کہ خدا فرماتا ہی کہ
نہ اوٹھاوینگے ہم انکے واسطے ترازو **ف** یعنی انکے کچھ نیک کام نہین جنکو ترازو سے تولیے معلوم ہوا کہ دنیا کی بڑائی اور موٹاپا بدون ایمان
اور نیک عمل کے خدا کے نزدیک کچھ چیز نہین **ق** عایشۃ انہ لیبکی علیہا وانہا لتعذب فی قبرھا یعنی
یھودیۃ بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ حال یہ ہی کہ لوگ تو اس یہودی عورت پر روتے ہین اور اوسکی
قبر مین اوسپر عذاب ہو رہا ہی **ف** ایک یہودی عورت مرگئی تھی لوگ اوسکے روتے تھے حضرت ادھر سے نکلے تب یہ حدیث فرمائی
م وایل بن حجر انہ لیس بدواء ولکنہ داء یعنی الخمر مسلم مین وایل بن حجر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ
مقرر شراب تو دوا نہین ہی ولیکن وہ تو خود روگ ہی **ف** مصابیح مین روایت ہی کہ ایک شخص نے حضرت سے شراب کا حال پوچھا حضرت نے
اوسکو منع کیا پھر اوسنے کہا کہ مین تو شراب کو دوا کے واسطے بناتا ہون تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی شراب دوا نہین ہی بلکہ یہ تو خود روگ ہی کہ
آدمی کی عقل کھو کر جانور بنا ڈالتی ہی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ شراب کو بطور علاج پینا بھی درست نہین **م** ام سلمۃ انہ لیس
بک علی اھلک ھوان ان شئت سبعت لک وان سبعت لک سبعت لنسائی مسلم مین حضرت ام سلمہ رض سے
روایت ہی کہ حضرت نے مجھسے فرمایا کہ البتہ تیرا خاوند پر کچھ تیری خواری اور بے قدری نہین اگر تو چاہے تو سات دن تیرے پاس ہون اور اگر تیرے
پاس سات دن ہونگا تو سات سات دن اور اپنی بیبیون پاس بھی رہونگا **ف** حضرت نے ام سلمہ رض سے نکاح کیا اور ایک رات اونکے پاس
رہے صبح کو ام سلمہ نے کہا کہ مین پہلے خاوند کے گھر مین بہت عزت والی تھی وہ خاوند نکاح کے بعد میرے پاس سات دن برابر رہا تھا تب حضرت نے یہ
حدیث فرمائی یعنی تو میرے نزدیک بھی کچھ بیقدر نہین ہی لیکن خدا کا حکم یون ہی کہ اگر مین تیرے پاس سات دن ہونگا تو اور بیبیون پاس بھی
رہونگا یعنی جسکی کئی بیبیان ہون وہ سبکی باری برابر رکھے نہین تو گنہگار ہوگا **م** الاغر المزنی انہ لیغان علی قلبی وانی
لاستغفر اللہ فی کل یوم مائۃ مرۃ مسلم مین اغر مزنی رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ایک بار ایک پردہ میرے دل پر ہو جاتا ہی
اور مین خدا سے ہر روز سو بار مغفرت مانگتا ہون **ف** بعضے عالمون نے یون کہا ہی کہ ہردم خدا کی حضوری حضرت کی شان تھی لیکن امت کے
سمجھانے بجھانے سے اوس حالت مین کچھ فرق ہو جاتا تھا اسواسطے حضرت سو بار استغفار کرتے تھے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب حضرت کو استغفار
کرنے کی حاجت تھی تو اورون کو اگرچہ ولی کامل ہون زیادہ تر ضروری ہی استغفار کرنا اور اپنی غفلت پر رونا **خ** ام سلمۃ انہ یستعمل
علیکم امراء فتعرفون وتنکرون فمن کرہ فقد برئ ومن انکر فقد سلم ولکن من رضی وتابع
بخاری مین حضرت ام سلمہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تمھارے اوپر حاکم مقرر کیے جاوینگے پھر تم اونکے بعضے کام مین بھلا جانوگے اور بعضے
مین برا جانوگے یعنی بعضے کام موافق شرع کے کرینگے اور بعضے مخالف شرع سو جو دل سے برا جانیگا اونکے برے کام کو تو وہ گناہ سے بچا اور جسنے

ٹھیکری دانت توڑتی ہی اور آنکھ پھوڑتی ہی **ف** بعضے لوگون کی عادت ہوتی ہی کہ ٹھیکری اور کنکری انگوٹھے اور انگلی سے
پھینکتے ہین حضرت نے اوسکو منع کیا کہ بیفائدہ چیز ہی بلکہ اوس سے دانت اور آنکھ کو ضرر ہی **ق** عائشۃ انہ لم یقبض نبي
قط حتی یریٰ مقعدہ من الجنۃ ثم یخیر بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا بات یون ہی
کہ کوئی نبی ہرگز نہین مرتا جبتک کہ اپنا مکان بہشت مین نہین دیکھ لیتا پھر مرنے جینے مین اوسکو اختیار دیا جاتا ہی **ف** حضرت
عائشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت یہ حدیث حالت صحت مین فرماتے تھے جب حضرت بیمار ہوئے اور انتقال قریب ہوا تو حضرت کو غش آیا اور حضرت کا سر
میری ران پر تھا پھر جب ہوش مین آئے تو فرمایا کہ الٰہی مین عمدہ فرشتون کی رفاقت چاہتا ہون تو مجکو یہ حدیث یاد آئی اور معلوم ہوا کہ حضرت نے
موت اختیار کی پھر حضرت کا انتقال ہوا حضرت عائشہ رض سے روایت ہی کہ موت کے قریب آخر کلام حضرت کا یہی تھا کہ اللّٰھم الرفیق الاعلیٰ
یعنی الٰہی مین عمدہ فرشتون کی رفاقت چاہتا ہون **ق** عبد اللہ بن عمرو انہ لم یکن نبي قبلي الا کان حقا علیہ
ان یدل امتہ علی الخیر ما یعلمہ لھم وینذرھم شر ما یعلمہ لھم وان امتکم ھذہ جعل عافیتھا في اولھا
وسیصیب اخرھا بلاء وامور تنکرونھا وتجيء الفتنۃ فیرقق بعضھا بعضا وتجيء الفتنۃ فیقول
المؤمن ھذہ مھلکتي ثم تنکشف وتجيء الفتنۃ فیقول المؤمن ھذہ ھذہ فمن احب ان
یزحزح عن النار ویدخل الجنۃ فلتاتہ منیتہ وھو یؤمن باللہ والیوم الاخر ولیات الی الناس
الذي یحب ان یؤتی الیہ ومن بایع اماما فاعطاہ صفقۃ یدہ وثمرۃ قلبہ فلیطعہ ان استطاع
فان جاء اخر ینازعہ فاضربوا عنق الاخر بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمرو رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بات تو یہ ہی
کہ کوئی نبی مجھسے پہلے نہوا مگر اوسپر ضرور تھا کہ بتلا دیوے اپنی امت کو جو اونکے واسطے بہتر جانے اور ڈرا دیوے اونکو اوس سے جو اونکے حق مین برا جانے
اور مقرر اس تمھاری امت کے شروع مین عافیت خدا نے رکھ دی ہی اور پچھلی امت کو بلا لگیگی اور وہ کام ہونگے جنکو تم برا جانوگے اور ایک فساد
آویگا تو پہلا ہلکا کر دیگا بعضا بعضے کا یعنی پچھلے فساد کے روبرو پہلا فساد ہلکا معلوم ہوگا اور دوسرا فتنہ فساد آویگا تو کہیگا ایماندار
کہ اسمین میری بربادی ہی پھر وہ مشکل کھل جاویگی اوسکے بعد تیسرا فساد ہوگا تو ایماندار کہیگا یہی میری موت ہی یہی میری موت ہی سو جو چاہے
کہ آپ کو دور ڈالے دوزخ سے اور بہشت مین جاوے تو چاہیے کہ اوسکی موت اوس حال مین آوے کہ وہ خدا کا اور قیامت کا ایمان رکھتا ہو یعنی ایماندار
مرے اور چاہیے کہ لوگون کے ساتھ ایسا سلوک کرے جو اپنے واسطے چاہتا ہی یعنی جو چیز اپنے واسطے چاہتا ہی ویسا ہی لوگون کے واسطے چاہے اور جسنے
کسی امام سے بیعت کی ہو سو اوسکے قول قرار پر ہاتھ مارا ہو اور اوسکے ساتھ دلی خالص عہد کیا ہو تو چاہیے کہ اوسکی تابعداری کرے اگر اوسکو
طاقت ہو پھر اگر دوسرا شخص آوے اور پہلے امام کی سرداری مین جھگڑا ڈالے تو دوسرے کی گردن مارو **ف** حضرت کو اپنی امت پر بہت
کرم تھا اسواسطے جو امت مین فتنے اور فساد ہونے والے تھے اونکی خبر دی پھر اوسکے علاج بتلائے اور پہلے سردار کی اطاعت کی تاکید کی اور باغیون کا
قتل فرمایا **ق** ابو ھریرۃ انہ لن یبسط احد ثوبہ حتی اقضي مقالتي ثم یجمع الیہ ثوبہ الا وعی
ما اقول بخاری مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ جو پھیلا رکھیگا اپنا کپڑا جبتک کہ مین اپنی بات تمام کر چکون پھر اپنے
کپڑے کو اپنی طرف سمیٹ لیوے تو یاد رکھیگا جو مین کہتا ہون یعنی میری حدیث کبھی نہ بھولیگا **ف** ابو ہریرہ کو حضرت کی ہزارون
حدیثین یاد تھین لوگونکو اونکے یاد پر تعجب ہوا ابو ہریرہ نے لوگون سے اسکا سبب بتلایا کہ خدا خوب جانتا ہی کہ مین محتاج تھا حضرت کی خدمت

شئے تو ایسا نکرنا کہ اوسکی اطاعت چھوڑ دو صبر کا ثواب تمکو خدا دیگا علما کہتے ہین کہ ایسی زیادتی سلطنت و رعیت مین ہوئی ق زید بن
ثابت انہا طیبۃ وانہا تنفی الخبث کما تنفی النار خبث الفضۃ بخاری اور مسلم مین زید بن ثابت رضہ سے روایت ہے کہ
حضرت نے فرمایا کہ بیشک مدینہ پاک مقام ہے اور البتہ مدینہ میل اور کھوٹ والے کو اسطرح نکال دیتا ہے جیسے آگ چاندی کا میل نکال دیتی ہے
ف ایک شخص نے مدینہ مین حضرت پاس آیا اور مسلمان ہوا پھر بیمار پڑا حضرت سے کہنے لگا کہ میری بیعت توڑ دو حضرت نے نمانا پھر اوسنے کہا پھر نمانا
آخر کو مدینے سے چلا گیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی ق ام عطیۃ واسمہا نسیبۃ انہا قد بلغت محلہا قالہ حین
بعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بشاۃ الیہا من الصدقۃ فبعثت الی عائشۃ منہا
بشیء فجاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الی عائشۃ فقال ہل عندکم من شیء قالت لا الا
ان نسیبۃ بعثت الینا من الشاۃ التی بعثت بہا الیہا بخاری اور مسلم مین ام عطیہ رضہ سے جنکا نسیبہ نام ہے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر وہ بکری اپنے مقام کو پہونچ چکی ف حضرت نے ایکبار زکوۃ کی بکری نسیبہ کو بھیجی نسیبہ نے اوس بکری کا تھوڑا گوشت
حضرت عائشہ کو بھیجا پھر حضرت گھر مین حضرت عائشہ پاس آئے اور فرمایا کہ کچھ تمھارے پاس کھانے کی چیز ہے حضرت عائشہ نے کہا کہ کچھ نہین ہے مگر نسیبہ نے
اوس بکری کا کچھ گوشت بھیجا ہے جو آپنے اوسکو بھیجی تھی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی زکوۃ کا مال ہر چند حضرت پر حرام تھا لیکن جب محتاج کو پہونچ گیا
اور اوسنے پھر کچھ اوسمین سے حضرت کے گھر بھیجا تو اوسکا کھانا درست ہو گیا معلوم ہوا کہ جب ملکیت بدلی تو حکم بھی بدل گیا ح عائشۃ انہا کانت
وکانت وکان لی منہا ولد یعنی خدیجۃ بخاری مین حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر خدیجہ ایسی تھی اور
ایسی تھی یعنی اوسمین بہت خوبیان تھین اور میری اولاد اوسی سے ہوئی ف حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہے کہ مجکو حضرت کی کسی
بی بی پر رشک نہین آیا اس واسطے کہ حضرت مجھی کو سب سے زیادہ چاہتے تھے لیکن حضرت خدیجہ پر البتہ مجکو رشک آتا تھا اس واسطے کہ حضرت
اونکو یاد بہت کیا کرتے تھے حالانکہ مینے اونکو دیکھا تھا ایک روز مینے حضرت سے کہا کہ آپ خدیجہ کو یاد بہت کرتے ہین شاید اونکے برابر دنیا مین کوئی
عورت نہین ہے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی حضرت خدیجہ رضہ بہت مالدار تھین جب اونکا نکاح حضرت سے ہوا تو اپنا سب مال حضرت پر اوٹھا دیا اور
عورتون مین سب سے پہلے وہی ایمان لائین حضرت اون سے بہت راضی رہے حضرت کی سب اولاد اونھین سے پیدا ہوئی یعنی حضرت قاسم حضرت طیب
حضرت طاہر تینون بیٹے لڑکپن مین مر گئے چار بیٹیان زندہ رہین یعنی حضرت رقیہ حضرت زینب حضرت ام کلثوم حضرت فاطمہ رضہ سوا حضرت فاطمہ
کے کسی کی اولاد باقی نہین ہے لیکن صرف حضرت ابراہیم ماریہ قبطیہ سے جو حضرت کی حرم تھین پیدا ہوئے وہ بھی لڑکپن مین گذر گئے خلاصہ مطلب حضرت
کی حدیث کا یہ ہے کہ مجکو دو سبب سے خدیجہ کی محبت ہے ایک تو یہ کہ اوسمین خوبیان بہت تھین دوسرے یہ کہ میری نسل قیامت تک اوسی سے باقی رہیگی
ھ علی انہا لا تحل لی انہا ابنۃ اخی من الرضاعۃ یعنی بنت حمزۃ مسلم مین علی مرتضی رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
کہ مقرر امیر حمزہ کی بیٹی مجکو حلال نہین وہ تو میرے دودھ شریکے بھائی کی بیٹی ہے ف حضرت امیر حمزہ حضرت کے چچا تھے لیکن حمزہ اور حضرت نے
ایک عورت کا دودھ پیا تھا تو بھائی ہو گئے اور اونکی بیٹی بھتیجی حضرت کی ہوئی علی مرتضی رضہ سے روایت ہے کہ مینے حضرت سے کہا کہ آپ قریش کی
عورتون سے اکثر نکاح کرتے ہین ہمارے خاندان سے کیون نہین کرتے حضرت نے فرمایا کہ تمھارے خاندان مین کوئی ہے مینے کہا کہ ہان حمزہ کی بیٹی موجود
ہے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی ھ ابو ذر انہا مبارکۃ انہا طعام طعم یعنی زمزم مسلم مین ابو ذر رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر زمزم کا
پانی برکت والا ہے کھانا ہے آسودگی کا ف یعنی جیسا کھانا کھانے سے آسودگی حاصل ہوتی ہے ویسے ہی زمزم کے پانی سے اگر آسودگی کی نیت سے پیوے ابتدا اسلام مین

اونکی برائیان کھلکر بیان کین وہ سلامت رہا لیکن گنہگار وہ ہی جو اونکے خلاف شرع کامون پر راضی ہوا اور اونکا تابعدار رہا **ف** پس اوسوقت بعض آدمی
که لوگون نے کہا که یا حضرت ہم اون ظالم حاکمون کو مار ڈالین یا که نہ مارین حضرت نے فرمایا که نہ مارنا جب تک وے نماز پڑھا کرین یعنی خلاف شرع کام مین حاکم کی
اطاعت حرام ہی اور جب تک اوس سے صریح کفر نہو تو اوس سے لڑنا بھی درست نہین حدیث معجزہ ہی که جیسا فرمایا ویسے ہی اکثر ظالم بادشاہ ہوئے جیسا یزید اور مروان کی اولاد

فصل اس فصل مین وہ حدیث ہی که جسکے سرے پر انہم ہی **ھ** عُمَرُ اِنَّهُمْ خَيَّرُوْنِيْ بَيْنَ اَنْ يَّسْئَلُوْنِيْ بِالْفُحْشِ اَوْ يُبَخِّلُوْنِيْ وَلَسْتُ بِبَاخِلٍ **قاله** حِيْنَ قَسَمَ قَسْمًا فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُوْلَ اللهِ لَغَيْرُ هٰؤُلَاءِ كَانَ اَحَقَّ بِهِ مِنْهُمْ
مسلم مین عمر فاروق رض سے روایت ہی که حضرت نے فرمایا که البتہ اون نو مسلمون نے مجکو اختیار دیا آہین که مجسے بہت بُری طرح سوال کرین یا مجکو بخیل
مشہور کرین اگر نہ پاوین اور مین تو بخیل نہین یہ حدیث اوس وقت فرمائی جب حضرت نے کچھ مال بعضے نو مسلمون کو دیا تھا تو عمر فاروق نے کہا
یا رسول الله اس مال کے سزاوار انکے سوا اور لوگ محتاج ایماندار تھے خلاصہ مطلب حضرت کے جواب کا یہ ہی که اگر نو مسلم مال کو نہ پاتے تو مجکو
بخیل مشہور کرتے اس واسطے مینے اونکو دیا اور محتاجون کو نہ دیا اس حدیث سے معلوم ہوا که اُجَڈ جاہل کو دینا اپنی آبرو بچانے کے واسطے درست ہی

فصل اس فصل مین وے حدیثین ہین جنکے سرے پر اِنَّهَا ہی **ق** عَائِشَةُ اِنَّهَا ابْنَةُ اَبِيْ بَكْرٍ **قاله** عِنْدَ انْتِصَارِ عَائِشَةَ مِنْ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ رضی الله
تعالی عنہا سے روایت ہی که حضرت نے فرمایا که مقرر عایشہ ابی بکر کی بیٹی ہی یہ حدیث حضرت نے فرمائی عایشہ رضی الله عنہا کی حمایت کے وقت حضرت
زینب کی گفتگو سے **ف** بخاری مین روایت ہی که اصحاب حضرت عایشہ کی باری کے دن حضرت پاس تحفہ بھیجا کرتے تھے حضرت کی خوشی کے واسطے
حضرت کی بیبیون نے حضرت ام سلمہ سے کہا که تم رسول الله سے کہو که اصحاب سے کہدیوین که حضرت جس بی بی کے پاس ہون وہین لوگ تحفہ بھیجا کرین
عایشہ کی کون خصوصیت ہی ام سلمہ نے حضرت سے یہ کہا حضرت نے فرمایا که مجکو عایشہ کے مقدمے مین رنج نہ دے سوا عایشہ کے کسی بی بی پاس
مجکو وحی نہین آتی ام سلمہ رض نے کہا که یا رسول الله مین آپ کے رنج سے توبہ کی پھر حضرت کی بیبیون نے حضرت فاطمہ رض کو حضرت کے پاس اوسی واسطے بھیجا حضرت نے فرمایا
ای بیٹی تو کیا نہ چاہیگی جسکو مین چاہتا ہون حضرت فاطمہ رض نے کہا که البتہ مین اوسکو ضرور چاہونگی جسکو آپ چاہتے ہین حضرت نے فرمایا تو عایشہ سے
محبت رکھ پھر حضرت فاطمہ پھر چلی گئین پھر بیبیون نے حضرت زینب رض کو جو حضرت کی پھپھی کی بیٹی اور بی بی بھی تھین حضرت پاس بھیجا سو حضرت زینب رض نے
حضرت کے سامنے بہت سخت باتین کین اور کہا که یا رسول الله آپ کی بیبیان عایشہ کے مقدمے مین عدل اور انصاف چاہتی ہین اور حضرت عایشہ رض نے
ابتک کچھ جواب نہین دیا حضرت کی طرف دیکھتی جاتی تھین که شاید حضرت کچھ جواب دین جب حضرت عایشہ رض نے دیکھا که حضرت چپ ہین تو حضرت زینب کو
جواب دینا شروع کیا اور حضرت زینب رض کو جواب مین بند کیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی عایشہ ابی بکر کی بیٹی ہی ایسی نہین جو کہ جواب دے
نہ سکے یعنی جیسا اوسکا باپ دانا اور خوش تقریر ہی ویسے ہی وہ بھی دانا اور خوش تقریر ہی اس حدیث سے معلوم ہوا که سب بیبیون سے حضرت عایشہ کو
حضرت بہت چاہتے تھے تو جسنے حضرت عایشہ رض کو برا کہا اور اون سے عداوت رکھی اوسنے بیشک حضرت کو رنج دیا **ق** اِبْنُ مَسْعُوْدٍ اِنَّهَا
سَتَكُوْنُ بَعْدِيْ اَثَرَةٌ وَّاُمُوْرٌ تُنْكِرُوْنَهَا قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللهِ فَمَا تَأْمُرُنَا قَالَ تُؤَدُّوْنَ الْحَقَّ الَّذِيْ
عَلَيْكُمْ وَتَسْئَلُوْنَ اللهَ الَّذِيْ لَكُمْ بخاری اور مسلم مین عبد الله بن مسعود رض سے روایت ہی که حضرت نے فرمایا انصاری صحابیون سے
که میرے بعد تم پر غیرون کو تقدیم ہوگی اور وے کام ہونگے جو تمکو برے معلوم ہونگے اصحاب نے کہا که یا رسول الله پھر ہمکو آپ کیا حکم کرتے ہین حضرت نے فرمایا
که جو تمپر حاکم کی اطاعت کا حق ہی اوسکو ادا کیجیو اور اپنا حق خدا سے مانگیو **ف** یعنی اگر حاکم تمپر ظلم کرے اور تمھارا حق بیت المال سے

خیرات کے واسطے بہت ہی پھر حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ وارثون کا حق مقدم ہی فقیرون پر اور تہائی سے زیادہ وصیت درست نہین
اور جورو لڑکون کو کھلانے پہنانے مین بھی ثواب ہی اگر خدا کا حکم جان کر دیوے اور سعد کو مکے مین رہنے کا اسواسطے رنج تھا کہ مہاجرین نے مکہ کا
رہنا خدا کے واسطے چھوڑا تھا تو اوسمین پھر رہنا مکروہ جانتے تھے سو حضرت نے فرمایا کہ اگر عذر سے رہنا ہو تو عبادت کے ثواب مین نقصان نہین پھر اونکی زندگی
کا اشارہ فرمایا چنانچہ سعد اتنا جیے کہ عمر فاروق کی خلافت مین ملک عراق کو فتح کیا پھر باقی مہاجرین کے واسطے دعا کی کہ ایمان اور ہجرت پر
ثابت رہین بعد اوسکے سعد بن خولہ پر جو حجۃ الوداع مین مر گئے تھے افسوس کیا **ق** ابن عباس اِنَّكَ سَتَأتِي قَوْمًا اَهْلَ كِتَابٍ
فَاِذَا جِئْتَهُمْ فَادْعُهُمْ اِلَى اَنْ يَّشْهَدُوْا اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ فَاِنْ هُمْ اَطَاعُوْا لَكَ
بِذٰلِكَ فَاَخْبِرْهُمْ اَنَّ اللّٰهَ فَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَّلَيْلَةٍ فَاِنْ هُمْ اَطَاعُوْا لَكَ بِذٰلِكَ
فَاَخْبِرْهُمْ اَنَّ اللّٰهَ فَرَضَ عَلَيْهِمْ صَدَقَةً تُؤْخَذُ مِنْ اَغْنِيَائِهِمْ فَتُرَدُّ عَلٰى فُقَرَائِهِمْ فَاِنْ هُمْ اَطَاعُوْا لَكَ
بِذٰلِكَ فَاِيَّاكَ وَكَرَائِمَ اَمْوَالِهِمْ وَاتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُوْمِ فَاِنَّهٗ لَيْسَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ اللّٰهِ حِجَابٌ بخاری اور مسلم مین
عبد اللہ بن عباس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے جب معاذ بن جبل کو یمن کا حاکم کر کے بھیجا تو فرمایا کہ البتہ تو عنقریب ایسی قوم پاس آویگا جو کتاب والے ہین
یعنی یہود اور نصاری تو جب تو اونکے پاس جاتا تو اونکو بلا اسطرف کہ گواہی دیوین اسکی کہ کوئی خدا کے سواے لائق پوجنے کے نہین اور مقرر محمد
خدا کا رسول ہی سو اگر وے اس بات مین تیرا کہنا مانین تو اونکو خبردار کر اس سے کہ خدا نے اون پر ہر ایک دن رات مین پانچ نمازین فرض کی ہین
سو اگر وے اسمین بھی تیرا کہنا مانین تو اونکو خبردار کر اس سے کہ خدا نے اونپر زکوۃ فرض کی ہی کہ اونکے مالدارون سے لی جاوے سو اونکے محتاجون پر
پھیر دی جاوے سو اگر وے اسکو بھی مانین تو الگ رہنا اونکے عمدہ مال سے یعنی زکوۃ مین جانور چن چن کر عمدہ قسم نہ لینا اور ڈرا کیجیو مظلوم کی
بددعا سے سو بات یون ہی کہ مظلوم کی دعا مین اور خدا مین کچھ آڑ نہین یعنی مظلوم کی دعا جلد قبول ہوتی ہی کسی پر ظلم نکرنا شعر بترس از آہ
مظلومان کہ ہنگام دعا کردن * اجابت از در حق بہر استقبال می آید **ه** سلمة بن الاكوع اِنَّكَ كَالَّذِي قَالَ الْاَوَّلُ
اَللّٰهُمَّ اَبْغِنِي حَبِيْبًا هُوَ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ نَّفْسِي **قاله** له مسلم مین سلمہ بن اکوع سے روایت ہی کہ حضرت نے
مجھسے فرمایا کہ مقرر تو ویسا ہی جیسا اگلے زمانے مین کوئی مثل کہہ گیا ہی کہ اے خدا مجکو ایسا دوست دے جو میرے نزدیک میری جان سے
پیارا ہو یہ حضرت نے سلمہ بن اکوع سے فرمایا **ف** حضرت نے کسی لڑائی مین سلمہ بن اکوع کو ڈھال دی سلمہ نے کسی اور اپنے دوست کو دی
حضرت نے پوچھا کہ تیری ڈھال کہان ہی سلمہ نے کہا کہ مینے اپنے دوست کو دی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اپنی جان پر دوست کو مقدم رکھنا
عمدہ بات ہی **ه** عمرو بن عبسة اِنَّكَ لَا تَسْتَطِيْعُ ذٰلِكَ يَوْمَكَ هٰذَا اَلَا تَرٰى حَالِي وَحَالَ النَّاسِ وَلٰكِنِ
ارْجِعْ اِلٰى اَهْلِكَ فَاِذَا سَمِعْتَ بِي قَدْ ظَهَرْتُ فَأْتِنِي **قاله** له حين قال اِنِّي مُتَّبِعُكَ مسلم مین عمرو بن
عبسہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک میرا ساتھ دینا تجھسے نہو سکیگا اس وقت مین کیا تو نہین میرے حال اور لوگون کے حال کو دیکھتا ہی
یعنی ابھی کفر غالب ہی اور اسلام مغلوب لیکن پھر جا اپنے لوگون مین پھر جب تو میرا حال سنیو کہ مین کافرون پر غالب ہوا تو میرے پاس آئیو یہ حضرت نے
عمرو بن عبسہ سے فرمایا جب اونے کہا کہ مین تیرا ساتھ دونگا تابعداری کرونگا **ف** پورا قصہ بخاری اور مسلم مین عمرو بن عبسہ رضہ سے یون
روایت ہی کہ مین کفر کے وقت مین بھی کافرون کو گمراہ اور بت پرستی کو برا جانتا تھا پھر مینے سنا کہ ایک شخص مکے مین غیب کی خبرین بتاتا ہی مین اسی
اشتیاق سے مکے گیا کہ دیکھا حضرت کافرون کے غلبے سے اپنے مکان سے نہین نکل سکتے مین حضرت کے پاس گیا پھر مینے پوچھا کہ تم کون ہو حضرت نے فرمایا کہ

جو ابوذر غفاری نے حضرت کی پیغمبری کی خبر سنی تو مکے مین آئے کافرون کے غلبے سے حضرت کا حال پوچھ نہ سکتے تھے جب بعد مدت حضرت سے ملاقات ہوئی تو
حضرت نے پوچھا کتنے دلون سے تم آئے ہو کہا تیس دن ہوئے حضرت نے پوچھا کیا کہاتے تھے کہا سواے زمزم کے پانی اور کچھ کہانا نتھا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی

فصل اس فصل مین وے حدیثین ہین جن پر اثنا ہی **ق** اَبُوذَرٍّ اِنَّكَ امْرُؤٌ فِيكَ جَاهِلِيَّةٌ هُمْ اِخْوَانُكُمْ وَخَوَلُكُمْ
جَعَلَهُمُ اللهُ تَحْتَ اَيْدِيكُمْ فَمَنْ كَانَ اَخُوهُ تَحْتَ يَدَيْهِ فَلْيُطْعِمْهُ مِمَّا يَاْكُلُ وَلْيُلْبِسْهُ مِمَّا
يَلْبَسُ وَلَا تُكَلِّفُوهُمْ مَا يَغْلِبُهُمْ فَاِنْ كَلَّفْتُمُوهُمْ فَاَعِينُوهُمْ عَلَيْهِ **قاله** لَهُ حِينَ عَيَّرَ غُلَامَهُ
بِاُمِّهِ بخاری اور مسلم مین ابوذر رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر تو ایسا مرد ہے کہ تجھمین جہالت کی خو ہے تمھارے
غلام تمھارے بھائی ہین یعنی آدم کی اولاد ہین اور تمھارے خدمتگار ہین خدا نے اونکو تمھارے ہاتھ کے نیچے ڈالا ہے یعنی اونکا مالک کیا ہے سو جسکا
بھائی جسکی ملک مین ہو سو اوسکو کھلاوے جو آپ کھاتا ہو اور اوسکو پہناوے جو آپ پہنتا ہو اور اون پر ایسا بوجھ نہ ڈالو جو اونکو دبا دے سو
اون پر اگر کسی کام کا بوجھ ڈالو تو خود بھی اونکی مدد کرو یہ حدیث حضرت نے ابوذر سے فرمائی جب ابوذر نے اپنے غلام کو ماں کی گالی دی **ف**
ابوذر غفاری جیسا آپ لباس پہنتے تھے ویسا ہی اونکا غلام پہنے تھا کسینے اونسے سبب پوچھا تب یہ حدیث بیان کی لونڈی غلام کو کھانا
کپڑا دستور کے موافق بقدر مقدور دینا واجب ہے اپنے برابر کھانا کپڑا دینا مستحب ہے فرض نہین اور گالی دینا درست نہین اگر کام بگاڑے
جھڑکنا درست ہے اور بھاری کام کو نہ کہے اگر کہے تو آپ بھی اوس کام مین شریک ہووے **ق** سَعْدُ بْنُ اَبِي وَقَّاصٍ اِنَّكَ اَنْ
تَذَرَ وَرَثَتَكَ اَغْنِيَاءَ خَيْرٌ مِنْ اَنْ تَذَرَهُمْ عَالَةً يَتَكَفَّفُونَ النَّاسَ وَاِنَّكَ لَنْ تُنْفِقَ نَفَقَةً
تَبْتَغِي بِهَا وَجْهَ اللهِ اِلَّا اُجِرْتَ بِهَا حَتّٰى مَا تَجْعَلُ فِي فِي امْرَاَتِكَ قَالَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ
اُخَلَّفُ بَعْدَ اَصْحَابِي قَالَ اِنَّكَ لَنْ تُخَلَّفَ فَتَعْمَلَ عَمَلًا تَبْتَغِي بِهِ وَجْهَ اللهِ اِلَّا
ازْدَدْتَ دَرَجَةً وَرِفْعَةً وَلَعَلَّكَ اَنْ تُخَلَّفَ حَتّٰى يَنْتَفِعَ بِكَ اَقْوَامٌ وَيُضَرَّ بِكَ
آخَرُونَ اَللّٰهُمَّ اَمْضِ لِاَصْحَابِي هِجْرَتَهُمْ وَلَا تَرُدَّهُمْ عَلٰى اَعْقَابِهِمْ لٰكِنِ الْبَائِسُ سَعْدُ بْنُ
خَوْلَةَ **قاله** لَهُ لَمَّا عَادَهُ بخاری اور مسلم مین سعد بن ابی وقاص رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر تو اپنے وارثون کو
مالدار چھوڑے بہتر ہے اس سے کہ اونکو محتاج چھوڑے کہ مانگین لوگون سے ہتھیلی پھیلا کر اور جو کچھ کہ تو خرچ کریگا خدا کی رضامندی کے واسطے اوسکا
ضرور ثواب پاویگا یہان تک کہ جو اپنی جورو کے مونہہ مین ڈالیگا یعنی اوسکا بھی ثواب ملیگا کہا سعد نے پھر مینے کہا یا رسول الله کیا مین چھوڑ دیا جاونگا
بعد اپنے ساتھیون کے چلے جانے کے حضرت نے فرمایا کہ اگر تو بیماری کے سبب مکے مین چھوڑا جاویگا اور کوئی کام خدا کی رضامندی کا کرتا رہیگا تو مقرر تیرا مرتبہ
اور درجہ بلند ہوگا اور شاید کہ تو چھوڑا جاویگا یعنی تیری زندگی بہت ہوگی یہان تک کہ نفع پاوینگے تجھسے بہت گروہ اور ضرر تجھسے پاوینگے اور
لوگ یعنی تیرے جہاد سے مسلمانون کو قوت ہوگی اور کافرون کو ضرر ای الله جاری اور قائم رکھ میرے اصحاب کی ہجرت کو اور نہ پھیر اونکو ایڑیون کے
بل لیکن نہایت محتاج سعد بن خولہ ہے یعنی باوجود ہجرت کے پھر مکے مین آ کر مر گیا یہ حضرت نے سعد بن ابی وقاص سے فرمایا جب اونکی بیمار پرسی کو تشریف لے گئے
ف صحیح بخاری مین سعد بن ابی وقاص رضہ سے روایت ہے کہ مین حجة الوداع مین بیمار ہوا حضرت میرے دیکھنے کو آئے مینے کہا کہ مین بہت بیمار ہون
زندگی کی توقع نہین اور مین مالدار ہون اور ایک میری بیٹی ہے اوسکے سوا کوئی میرا وارث نہین حکم ہو تو ایک حصہ بیٹی کو دون دو حصے خیرات کرون
حضرت نے فرمایا کہ نہین پھر مینے کہا آدھا مال خیرات کرون حضرت نے فرمایا کہ نہین پھر مینے کہا کہ تہائی مال خیرات کرون حضرت نے فرمایا کہ ہان تہائی

اور ایک روایت میں ستر ہزار ہے خ ابو ہریرۃ انکم ستحرصون علی الامارۃ وانھا ستکون ندامۃ یوم القیمۃ
فنعم المرضعۃ وبئست الفاطمۃ بخاری میں ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تم لوگ آگے حرص کروگے حکومت پر اور حال اسکا یہ ہوگا
کا قیامت میں پچھتاوا ہوگا یعنی کیوں ہم حاکم ہوئے تھے جو آج حساب اور عذاب میں گرفتار ہوئے سو دودھ پلانے والی تو اچھی ہے اور دودھ چھڑانے والی بری
ف یعنی حکومت کی ابتدا خوب ہوتی ہے کہ آدمی عیش اور آرام میں رہتا ہے جیسا عورت جب تک دودھ پلاتی ہے لڑکا خوش رہتا ہے اور انجام
حکومت کا برا ہے اوسکے زوال سے آدمی رنج اور افسوس میں گرفتار ہوتا ہے جیسے عورت دودھ چھڑانے والی لڑکے کو بری معلوم ہوتی ہے ق جریر انکم
ستَرَون ربکم کما ترون ھذا لا تضامون فی رؤیتہ فان استطعتم ان لا تغلبوا علی صلوۃ قبل طلوع
الشمس وقبل غروبھا فافعلوا ثم قرأ وسبح بحمد ربک قبل طلوع الشمس وقبل الغروب بخاری اور مسلم میں جریر رضہ سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک تم قیامت میں دیکھوگے اپنے رب کو جیسا اسکو دیکھتے ہو یعنی چاند کو ہجوم نکرسکوگے اوسکے دیکھنے میں یعنی ہجوم
اوسکے دیدار میں کچھ حجاب اور آزار نہوگی جیسے چاند دیکھنے میں ہجوم خلل نہیں ڈالتا سو اگر تم سے ہوسکے کہ غافل نہو نماز سے سورج نکلنے سے پہلے اور سورج
ڈوبنے سے پہلے تو کیا کرو پھر حضرت نے قرآن سے اسکی دلیل پڑھی کہ پاکی بول تعریف کے ساتھ اپنے رب کی سورج نکلنے سے پہلے اور ڈوبنے سے پہلے ف
مصابیح میں جریر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ ہم حضرت کے پاس بیٹھے تھے حضرت نے چودہویں رات کے چاند کو دیکھا پھر یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا
کہ خدا کا دیدار قیامت میں ایمانداروں کے نصیب ہوگا اور یہی مذہب ہے اہل سنت کا شیعہ اور معتزلہ دیدار کے منکر ہیں یہ دولت اونکے نصیب ہی میں نہیں
انکار ہی کیا چاہیں معلوم ہوا کہ نماز فجر اور عصر کو دیدار خدا حاصل ہونے میں دخل ہے ھ ابوذر انکم ستفتحون ارضا یذکر فیھا
القیراط وفی روایۃ ستفتحون مصر وھی ارض یسمی فیھا القیراط فاستوصوا باھلھا خیرا فان لھم ذمۃ
ورحما مسلم میں ابوذر رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ تم آگے فتح کروگے اوس زمین کو جسمیں قیراط کا چرچا ہے اور ایک روایت میں یون ہے کہ
فتح کروگے ملک مصر کو اور وہ زمین ہے جسمیں قیراط کا نام مشہور ہے سو میری وصیت تو وہاں کے لوگوں کے ساتھ نیکی کرنے کی سو البتہ اونکے لیے امان ہے
اور اون سے برادری ہے ف قیراط نصف دانگ ہے سونے کی ہوتی ہے وزن میں پانچ جو برابر ملک مصر میں اوسکی بہت چال تھی مصر کے بادشاہ نے
ماریہ قبطیہ کو حضرت کے واسطے بھیجا تھا اون سے حضرت ابراہیم پیدا ہوئے تھے اسواسطے مصر والوں کو امان اور پناہ ہوئی اور حضرت ہاجرہ حضرت اسمعیل ع
کی ماں مصر کی تھیں اور حضرت اسمعیل عرب کے جد ہیں تو مصر والوں سے عرب کو ننھیالی رشتہ ہوا اس واسطے اونکے ساتھ نیکی اور احسان کرنے کو حضرت نے فرمایا
خ انس انکم ستلقون بعدی اثرۃ فاصبروا حتی تلقونی علی الحوض بخاری میں انس رضہ سے روایت ہے کہ
حضرت نے انصار سے فرمایا کہ البتہ میرے بعد تم پاؤگے اپنے سوائے اوروں کو مقدم یعنی تمہارے سوائے اور لوگوں کو حکومت ملیگی تو تم صبر کرتے رہیو یہانتک کہ
تم حوض کوثر پر مجھسے ملو یعنی قیامت تک ف حضرت نے ایک بار انصاریوں کو بلایا ملک بحرین میں جاگیر دینے کو انصار نے کہا کہ مہاجرین کو
بھی اتنی جاگیر دیجیے کہ وے اگلے مسلمان ہیں حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اگر نہیں لیتے ہو تو میرے بعد بھی حکومت اور ریاست کا حوصلہ نکرنا
ھ ابو سعید انکم قد دنوتم من عدوکم والفطر اقوی لکم ق لمصبحن دنا من مکۃ قال ابو سعید
فنزلنا منزلا آخر فقال انکم مصبحو عدوکم والفطر اقوی لکم فافطروا فکانت عزمۃ فافطرنا
ثم لقد رأیتنا نصوم مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بعد ذلک فی السفر مسلم میں ابو سعید رضہ سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ تم اپنے دشمن سے قریب ہوئے ہو سو روزہ توڑنا تمکو بہت مضبوط کرے گا یہ حضرت نے جب فرمایا کہ مکے سے قریب تھے

ہین پیغمبر ہون مینے پوچھا کہ پیغمبر کسکو کہتے ہین حضرت نے فرمایا کہ خدا نے اپنے بندون کو میری زبانی پیغام بھیجا ہی مینے پوچھا کہ وہ پیغام کیا ہی
حضرت نے فرمایا کہ اپنے برادرون سے سلوک کرنا اور بتون کو توڑنا اور صرف خدا کو مالک جاننا اور کسیکو اوسکا شریک نجاننا پھر مینے کہا کہ
حضرت کا ساتھ کسنے دیا ہی حضرت نے فرمایا کہ ایک میان اور ایک غلام نے یعنی صدیق اکبر اور بلال پھر مینے کہا کہ مین بھی حضرت کا ساتھ
دیتا ہون تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی پھر مین رخصت ہوکر اپنے گھر گیا جب حضرت مدینے مین آئے تب مین خدمت مین حاضر ہوا **خ** ابن عمرؓ اِنَّكَ
لَسْتَ تَصْنَعُ ذٰلِكَ خُيَلَاءَ **قَالَہٗ** لِاَبِیْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَعْنِيْ اِسْتِرْخَاءَ الْاِزَارِ بخاری مین عبد اللہ بن
عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تو اسکو غرور کی راہ سے نہین کرتا یہ حضرت نے ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے فرمایا یعنی تیری ازار کا مین
لٹک جانا غرور سے نہین **ف** حضرت نے ایک بار فرمایا کہ جسکی ازار یعنی تہ بند یا پاجامہ ٹخنے سے نیچے لٹکے سو دوزخ مین ہی صدیق اکبرؓ نے
عرض کی یا رسول اللہ میری ازار ایک طرف بے اختیار لٹک جاتی ہی مین کیا کرون تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ ازار اور پاجامے کو
ٹخنے کے نیچے لٹکانا اگر غرور یا آرایش کی راہ سے ہی تو سخت حرام ہی اور نہین تو مکروہ ہی لیکن اگر بدون قصد بے اختیاری سے لٹک جاوے تو معاف ہی

فصل اس فصل مین وہ حدیثین ہین جنکے سرے پر **انکم** ہی **ق** اُمِّ سَلَمَۃَ اِنَّكُمْ تَخْتَصِمُوْنَ اِلَيَّ وَلَعَلَّ
بَعْضَكُمْ اَنْ يَكُوْنَ اَلْحَنَ بِحُجَّتِهٖ مِنْ بَعْضٍ فَاَقْضِيَ لَهٗ بِنَحْوِ مَا اَسْمَعُ مِنْهُ فَمَنْ قَطَعْتُ لَهٗ مِنْ حَقِّ اَخِيْهِ
شَيْئًا فَلَا يَاْخُذْهُ فَاِنَّمَا اَقْطَعُ لَهٗ قِطْعَةً مِّنَ النَّارِ بخاری اور مسلم مین حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ تم
جھگڑا فیصل کروانے آتے ہو میرے پاس اور شاید کہ تم لوگون مین بعضا آدمی ہوشیار اور خوش تقریر ہوتا ہی اپنی دلیل کی ملکیت کے بیان مین نسبت
دوسرے آدمی کے سو فیصلہ کر دیتا ہون مین جیسا کہ اوس سے سنتا ہون بعض جس شخص کو مین اوسکے بھائی کے حق سے کچھ کاٹ کے دلا دون تو وہ شخص لیوے
پرائے حق کو سوا اسکے کچھ نہین کہ اوسکو مین دوزخ کا ٹکڑا دیتا ہون **ف** یعنی قاضی اور حاکم ظاہر پر حکم کرتا ہی سو اگر کوئی خوش تقریری سے
دھوکا دیکر حاکم سے حکم لیوے اور پرایا حق چھینے تو وہ مال اوسکے حق مین خدا کے نزدیک حرام ہی اور اوسکا انجام دوزخ ہی اگرچہ ظاہر مین درست ہی
م اَبُوْ قَتَادَۃَ اِنَّكُمْ تَسِيْرُوْنَ عَشِيَّتَكُمْ وَلَيْلَتَكُمْ وَتَاْتُوْنَ الْمَاءَ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ غَدًا **قَالَہٗ** قَبْلَ لَيْلَةِ
التَّعْرِيْسِ بصحیح مسلم مین ابو قتادہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم چلوگے دوپہر ڈھلے شام تک اور رات بھر اور کل پانی پر جاؤگے
جو خدا نے چاہا یہ حضرت نے ایک دن پہلے اوس رات سے فرمایا تھا جب پچھلی رات کو سو گئے تھے **ف** یہ حدیث حضرت نے جنگ خیبر یا تبوک مین فرمائی دن
گرمی کے تھے پانی کم ملتا تھا اور اوس رات کو چلتے چلتے آخر شب سو گئے تھے نماز فجر فوت ہو گئی پھر قضا جماعت سے پڑھی **م** مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ
اِنَّكُمْ سَتَاْتُوْنَ غَدًا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ عَيْنَ تَبُوْكَ وَاِنَّكُمْ لَنْ تَاْتُوْهَا حَتّٰى يُضْحِيَ النَّهَارُ فَمَنْ جَاءَهَا مِنْكُمْ
فَلَا يَمَسَّ مِنْ مَائِهَا شَيْئًا حَتّٰى اٰتِيَ مسلم مین معاذ بن جبلؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر خدا نے چاہا تم کل تبوک کے چشمے پر
پہونچوگے اور تم اوس چشمے پر نہین پہونچنے کے جب تک کہ دن نچڑھیگا سو تم لوگون مین جو اوسپر جاوے تو اوسکے پانی کو کچھ بھی ہاتھ نلگاوے
جبتک مین نہ آؤن **ف** معاذ بن جبلؓ سے روایت ہی کہ ہم حضرت کے ساتھ جنگ تبوک کو چلے ایک رات حضرت نے یہ حدیث فرمائی جیسا کہ حضرت نے
فرمایا تھا اوسی وقت ہم اوس چشمے پر پہونچے دو آدمیون نے لشکر سے نکل کر اوس پانی مین ہاتھ لگایا حضرت نے پوچھا کہ کسینے ہاتھ لگایا ہی معلوم ہوا
دو آدمی تھے حضرت اون پر ناخوش ہوئے پانی چشمے مین نہایت کم تھا پھر ہاتھون سے لوگون نے پانی جمع کیا اتنا مشکل جمع ہوا کہ حضرت نے ہاتھ اور
مونھ دھوکر اوس پانی کو چشمے مین ڈالا پھر تو چشمے نے خوب جوش مارا سب آدمی اور جانور چھک گئے یہ حضرت کا معجزہ ہوا اوس لشکر مین تیس ہزار آدمی تھے

عُمّالاً فقال من يعمل لی الی نصف النهار علیٰ قیراطٍ قیراطٍ فعملت الیهود الی نصف النهار علی قیراطٍ قیراطٍ ثم
قال من یعمل لی من نصف النهار الی صلوٰة العصر علی قیراطٍ قیراطٍ فعملت النصاریٰ من نصف النهار
الی صلوٰة العصر علی قیراطٍ قیراطٍ ثم قال من یعمل لی من صلوٰة العصر الی مغرب الشمس علی قیراطین
قیراطین الا فانتم الذین تعملون من صلوٰة العصر الی مغرب الشمس علی قیراطین الا لکم الاجر
مرتین فغضبت الیهود والنصاریٰ فقالوا نحن اکثر عملاً واقل عطاءً قال الله تعالیٰ وهل ظلمتکم
قالوا لا قال فانه فضلی اعطیه من شئت بخاری اور مسلم مین عبد الله بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا سوا اسکے کوئی مثل نہین ہو سکتی کہ عمر اور مدت تمھاری ای مسلمانون اگلی امتون کی عمر اور مدت کے مقابلے مین ایسی ہی جیسے عصر کی نماز سے
شام تک یعنی اگلی امتون کی زندگی زیادہ تھی جیسے صبح سے عصر تک اور مسلمانون کی عمر کم جیسے عصر سے شام تک اور نہین ہی مثل تمھاری
ای مسلمانون اور مثل یہود اور نصاریٰ کی مگر جیسے مثل اوس مرد کی جسنے کام کروایا کارندون سے سو اوسنے کہا کہ جو میرا کام کرے صبح سے دوپہر تک
اوسکو ایک ایک قیراط ملیگا سو کام کیا یہود نے دوپہر تک ایک ایک قیراط پر پھر کہا اوس مرد نے کہ جو میرا کام کرے دوپہر سے عصر کی نماز تک اوسکو
ایک ایک قیراط مزدوری ملیگی تو نصاریٰ نے دوپہر سے عصر تک ایک ایک قیراط پر مزدوری کی پھر اوس مرد نے کہا کہ جو میرا کام کرے عصر کی نماز سے شام تک
اوسکو دو دو قیراط مزدوری ملیگی جانو ای مسلمانون تم وے لوگ ہو جنھون نے عصر سے شام تک کام کیا دو دو قیراط پر جان رکھو کہ تمھاری مزدوری
دونی ہی سو غصے ہونگے یہود اور نصاریٰ قیامت مین پھر کہینگے کہ ہم کام مین تو زیادہ ہین اور مزدوری مین کم یعنی یہ عجب بات ہی کہ کام بہت محنت کم
خدا فرماویگا کیا مینے تمپر کچھ ظلم کیا یعنی جو مزدوری ٹھہر گئی تھی اوس سے کچھ کم دیا کہینگے کہ جو ٹھہرا تھا اوس سے کم نہین ملا خدا فرماویگا سو یہ تو
یعنی دونی مزدوری دینا میرا فضل ہی جسکو چاہون اوسکو دون **ف** یعنی یہود اور نصاریٰ کی ہرچند عمرین زیادہ تھین اور عبادت بہت لیکن
امت محمدی کو باوجود کم عمری اور قلت عبادت کے اوس سے ثواب دونا ہی یہ خدا کا فضل ہی اپنے حبیب کی ضعیف امت پر اور اسی حدیث کے مطابق مضمون
انجیل مین بھی موجود ہی چنانچہ متی کی انجیل باب ۲۰ آیت ۱ مین عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ ایک مالک نے صبح کے وقت سے ایک دینار پر مزدور مقرر کیے
اور اپنے باغ مین بھیجے پھر چند ساعت کے بعد یعنی چار گھڑی اور پہر اور دوپہر کے بعد اور مزدور اوتنی مزدوری پر باغ مین بھیجے شام کو ہر ایک مزدور کو ایک
ایک دینار دیا پہلون نے شکوہ کیا کہ ہم دن بھر محنتی اور یے تھوڑی دیر کے محنتی برابر ہوگئے سو مالک نے جواب دیا کہ کیا مینے تمپر کچھ ظلم کیا جو تمھاری مزدوری مقرر
ہوئی تھی سو تمنے پائی مجکو اپنے مال مین اختیار ہی جتنا جسکو چاہون دون علی ہذا القیاس پہلے پچھلے ہوجاوینگے اور مقدم موخر بلائے گئے تو بہت لوگ
ہین لیکن مقبول اور برگزیدہ کم ہین فقط اس انجیل کی تقریر سے صاف ثابت ہوا کہ امت محمدی امت موسوی اور عیسوی سے برگزیدگی اور ثواب مین افضل ہی اس واسطے
کہ سب سے پچھلی امت ہی یہ خدا کا کرم ہی یہود اور نصاریٰ کے شور اور غل سے کیا ہوتا ہی الٰہی ہزار ہزار شکر تیرے احسان کا کہ اپنے حبیب کی امت مین ہمکو کیا

ق سهل بن سعدٍ انما الاعمال بالخواتیم بخاری اور مسلم مین سہل بن سعدؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہین اعتبار
کامون کا مگر خاتمے پر **ف** ایک شخص جہاد مین کافرون سے خوب لڑا حضرت نے فرمایا کہ یہ شخص دوزخی ہی لوگون کو تعجب ہوا آخر کو اوس شخص نے اپنے
تئین آپ ہلاک کیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی ابتدا کا کچھ اعتبار نہین جب تک انجام بخیر نہو **ہ** ابو هریرة انما الامام جُنّة
یقاتل من ورائه ویتقی به فان امر بتقوی الله وعدل کان له بذلك اجرٌ وان یامر بغیره کان
علیه منه مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا نہین ہی سردار مگر جیسے ڈھال کہ اوسکی آڑ مین لڑے اور اپنے تئین بچاے

کہا ابو سعیدؓ نے پھر اوترے ہم دوسری منزل پر پھر حضرتؐ نے فرمایا کہ البتہ تم صبح کو لڑوگے اپنے دشمن سے اور روزہ توڑنا تمکو نہایت مضبوط کر دیگا
سو توڑو روزے کو سفر میں توڑنا مباح تھا حضرتؐ کے حکم سے فرض ہوگیا تو ہمنے روزہ توڑا پھر اس سفر کے بعد مقرر ہمنے اپنے تئین دیکھا کہ ہم
سفر میں روزہ رکھتے تھے حضرتؐ کے ساتھ **ف** جس سال مکہ فتح ہوا حضرتؐ مدینے سے رمضان میں روزہ رکھے جہاد کو چلے جب مکے کے قریب پہنچے
تب حدیث فرمائی خلاصہ مطلب ہے کہ سفر میں روزہ رکھنا اور توڑنا دونوں درست ہیں لیکن بشرط طاقت رکھنا افضل ہے مگر جہاد میں توڑنا
افضل ہے کہ وہاں طاقت کا کام ہے بلکہ اوس سال جن لوگوں نے روزہ نہ توڑا حضرتؐ نے اونکو گنہگار فرمایا **ق** حُذَيْفَةُ اِنَّكُمْ
لَا تَدْرُوْنَ لَعَلَّكُمْ اَنْ تُبْتَلَوْا بخاری اور مسلم میں حذیفہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ البتہ تم نہیں جانتے ہو شاید کہ تم بلا میں
ڈالے جاؤ **ف** حذیفہؓ سے روایت ہے کہ ہم حضرتؐ کے ساتھ تھے حضرتؐ نے فرمایا کہ گنو تو کتنے مسلمان کلمہ گو ہیں ہمنے کہا کہ یا حضرتؐ کیا ہمارے
واسطے کچھ آپکو خوف ہے ہم لوگ تو چھ سو سے سات سو تک ہیں تب حضرتؐ نے حدیث فرمائی سو جیسا حضرتؐ نے فرمایا تھا ہم بلا میں پڑے کافروں کے ڈر سے علانیے
نماز نہ پڑھ سکتے تھے مگر چھپ کر اور ابتدائے اسلام میں بہت اصحاب حبش وغیرہ کی طرف مکہ چھوڑ کر نکل گئے تھے **ق** اَنَسٌ اِنَّكُمْ لَسْتُمْ مِثْلِيْ
اَمَا وَاللهِ لَوْ تَمَادٰى لِيَ الشَّهْرُ لَوَاصَلْتُ وِصَالًا يَدَعُ الْمُتَعَمِّقُوْنَ تَعَمُّقَهُمْ بخاری اور مسلم میں انسؓ سے روایت ہے
کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ بیشک تم لوگ میرے برابر نہیں جانو قسم خدا کی اگر رمضان کا مہینا مجکو زیادہ ہوجاتا تو برابر اتنے طی کے روزے رکھتا جاتا کہ
چھوڑدیتے شدت سے محنت کرنے والے اپنی شدت کو **ف** ایکبار حضرتؐ نے آخر رمضان میں طی کے روزے رکھے بعضے اصحاب بھی حضرتؐ کے
ساتھ طی کے روزے رکھنے لگے تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی چاند جلد ہوگیا اگر مہینا زیادہ بڑھتا تو میں اتنا طی کرتا جاتا کہ لوگ عاجز ہوکر طی کرنا
چھوڑدیتے یہ بات حضرتؐ نے غصے سے فرمائی طی کا روزہ حضرتؐ کو درست تھا اوروں کو نہیں **م** اِبْنُ عَبَّاسٍ اِنَّكُمْ مُلَاقُو اللهِ
مُشَاةً حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا مسلم میں عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مقرر تم قیامت میں خدا کو ملوگے پیدل چلتے
ننگے پیر ننگے بدن بے ختنہ ہوئے **ف** یعنی دنیا کے سامان میں شب و روز مشغول رہتے ہو سواری اور پوشاک پر مرتے ہو
قیامت میں یہ کچھ بھی نہ رہیگا کپڑا ایک تن پر نہوگا جیسے ننگے مادرزاد پیدا ہوئے تھے ویسے ہی قبروں سے اوٹھوگے

فصل اس فصل میں وہ حدیث ہے جسمے اِنَّکُنَّ کی لفظ ہے **ق** عَائِشَةُ اِنَّكُنَّ لَاَنْتُنَّ صَوَاحِبُ يُوْسُفَ مُرُوْا اَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ
بِالنَّاسِ قَالَهُ فِيْ مَرَضِهِ الَّذِيْ تُوُفِّيَ فِيْهِ بخاری اور مسلم میں حضرت عایشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مقرر تم یوسف کے ساتھ والی
عورتوں کی طرح ہو یعنی کیوں خلاف مرضی کرتے ہو کہو ابی بکرؓ سے کہ لوگوں کو خود امام ہوکر نماز پڑھاوے یہ حضرتؐ نے اوس بیماری میں فرمایا جسمیں انتقال ہوا
ف بخاری اور مسلم میں حضرت عایشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے مرض الموت میں فرمایا کہ کہو ابی بکرؓ سے لوگوں کو نماز پڑھاوے میں نے کہا کہ
ابو بکرؓ نرم دل مرد ہیں اگر حضرتؐ کے مقام پر نماز پڑھانے کو کھڑا ہوگا رونے لگیگا قرآن کی آواز لوگ نہ سنینگے عمرؓ کو فرمائیے کہ نماز پڑھاوے حضرتؐ نے
فرمایا کہ ابو بکرؓ سے کہو کہ نماز لوگوں کو پڑھاوے پھر مینے حفصہؓ سے کہا کہ تم حضرتؐ سے کہو حفصہ نے حضرتؐ سے یہی کہا تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی چنانچہ
حضرتؐ کی حیات میں پانچ دن صدیق اکبرؓ نے امامت سے نماز پڑھائی یہ اشارہ ہوا صدیق اکبرؓ کی خلافت کا کہ جو عہدہ حضرتؐ کا خاص تھا یعنی نماز کی
امامت کا سو اپنی زندگی میں صدیق اکبرؓ کو دیا جیسے بادشاہ اپنی زندگی میں جسکو تخت اور چتر شاہی دیوے تو یہ علامت ہے کہ بادشاہ نے اوسکو ولیعہد کیا

فصل اس فصل میں وے حدیثیں ہیں جنکے سر پر اِنَّما ہے **ق** اِبْنُ عُمَرَ اِنَّمَا اَجَلُكُمْ فِيْ اَجَلِ مَنْ خَلَا مِنَ الْاُمَمِ
كَمَا بَيْنَ صَلٰوةِ الْعَصْرِ اِلٰى مَغْرِبِ الشَّمْسِ وَاِنَّمَا مَثَلُكُمْ وَمَثَلُ الْيَهُوْدِ وَالنَّصَارٰى كَرَجُلٍ اِسْتَعْمَلَ

پانچ رکعت پڑھین تو حضرت نے بعد سلام کے سہو کے دو سجدے کیے پھر حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ نسیان مقتضاے بشریت ہی پیغمبرون کو بھی ہوتا ہی لیکن
پیغمبر کا نسیان حکمت سے خالی نہین چنانچہ سہو کا مسئلہ ہی معلوم ہوگیا ق اُمُّ سَلَمَةَ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ وَاِنَّهٗ يَأْتِيْنِي الْخَصْمُ فَلَعَلَّ
بَعْضَهُمْ اَنْ يَكُوْنَ اَبْلَغَ مِنْ بَعْضٍ فَاَحْسِبُ اَنَّهٗ صَادِقٌ فَاَقْضِيْ لَهٗ فَمَنْ قَضَيْتُ لَهٗ بِحَقِّ مُسْلِمٍ فَاِنَّمَا هِيَ
قِطْعَةٌ مِّنَ النَّارِ فَلْيَحْمِلْهَا اَوْ يَذَرْهَا بخاری اور مسلم مین ام سلمہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مین بھی آدمی ہی ہون
اور البتہ آتے ہین میرے پاس مدعی اور مدعی علیہ سو شاید بعضا شخص بعضے سے زیادہ گویا اور خوش تقریر ہوتا ہی تو مین جانتا ہون کہ وہ سچا ہی تو
فیصلہ کر دیتا ہون اوسکے موافق سو جو کوئی ایسا ہووے کہ جسکو مین کسی مسلمان کا حق دلادون تو وہ تو اوسکے حق مین دوزخ کا ٹکڑا ہی چاہیے اوسکو لے لیوے
یا چاہے چھوڑ دیوے ق عَائِشَةُ اِنَّمَا اَهْلَكَ الَّذِيْنَ قَبْلَكُمْ اَنَّهُمْ كَانُوْا اِذَا سَرَقَ فِيْهِمُ الشَّرِيْفُ تَرَكُوْهُ
وَاِذَا سَرَقَ فِيْهِمُ الضَّعِيْفُ اَقَامُوْا عَلَيْهِ الْحَدَّ وَاَيْمُ اللّٰهِ لَوْ اَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَرَقَتْ لَقَطَعْتُ
يَدَهَا بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اسی نے تو کھپا ڈالا اونکو جو تمسے پہلے تھے کہ جب اونمین کوئی شریف اور
رئیس چوری کرتا تو اوسکو چھوڑ دیتے نہ سزا دیتے اور جب اونمین کوئی بیچارا غریب چوری کرتا تو اوسپر چوری کی سزا کرتے اور قسم ہی خدا کی کہ اگر فاطمہ
محمد کی بیٹی چراوے تو مقرر اوسکا ہاتھ کاٹون ف فاطمہ قیس کی بیٹی قریش مین شریف زادی تھی اوسنے چوری کی لوگون نے اوسکی سفارش
کی حضرت نے فرمایا کہ خدا کی سزا مقرر کی ہوئی مین سفارش کرتے ہو کسیکی سفارش حضرت نے نمانی بعد اسکے یہ حدیث فرمائی پھر اوسکے ہاتھ کو کٹوا ڈالا
معلوم ہوا کہ حکم شرع مین کسیکی رو رعایت نچاہیے اگلی امتین اسی کے سبب سے ہلاک ہوئین پچھلے زمانے مین اسلام کی بھی سلطنت شرع مین سستی کرنے
سے سست ہو گئی اور یہ جو بعضے ناواقف کہتے ہین کہ ہر چند سینہ زنی اور نوحہ گری حرام ہی لیکن سبط مصطفی اور جگر گوشۂ فاطمہ زہرا یعنی
حسین ع کے غم مین درست ہی سو اس حدیث سے معلوم ہوا کہ غلط بات ہی اسواسطے کہ حکم شرع سب کے واسطے برابر ہی جو چیز حرام ہی سب کے واسطے
برابر ہی شریف اور رذیل کا اسمین کچھ فرق نہین خ اِبْنُ عُمَرَ اِنَّمَا بَقَاؤُكُمْ فِيْمَا سَلَفَ قَبْلَكُمْ مِّنَ الْاُمَمِ كَمَا بَيْنَ
صَلٰوةِ الْعَصْرِ اِلٰى غُرُوْبِ الشَّمْسِ بخاری مین عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تمہاری زندگی کی تو مدت جو تمسے
آگے امتین ہو چکین ہین اتنی ہی ہی جتنی مدت عصر کی نماز سے ہی شام تک یعنی اگلی امتون کی عمر بہت ہوتی تھی اور تمہاری کم یعنی اس تھوڑی
زندگی مین جسقدر عبادت ہو سکے سو کر لو دنیا کی ہوس مین زیادہ نہ پھنسو خ جُبَيْرُ بْنُ مُطْعِمٍ اِنَّمَا بَنُو الْمُطَّلِبِ وَبَنُوْ هَاشِمٍ
شَيْءٌ وَّاحِدٌ بخاری مین جبیر بن مطعم رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مطلب کی اولاد اور ہاشم کی تو ایک ہی چیز ہی ف
عبد مناف کے چار بیٹے ایک ہاشم دوسرے مطلب تیسرے عبد شمس چوتھے نوفل سو جبیر بن مطعم نوفل سے اور حضرت عثمان عبد شمس سے ہین سو حضرت نے خیبر کا
پانچوان حصہ ہاشم اور مطلب کی اولاد کو دیا عبد شمس اور نوفل کی اولاد کو نہ دیا تب جبیر بن مطعم اور عثمان رض نے حضرت سے عرض کی کہ یا رسول اللہ
بنی ہاشم کی شرافت اور بزرگی کے تو ہم قائل ہین لیکن اسکا کیا سبب ہی کہ مطلب کی اولاد کو حضرت نے دیا اور عبد شمس اور نوفل کی اولاد کو نہین
اگر برادری کی جہت سے دیا ہی تو ہم اور وے حضرت کے ساتھ برابر ہین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی ہاشم اور مطلب کی اولاد کبھی جدا نہین ہوئی
کفر اور اسلام مین رنج اور غم مین ہمیشہ شریک رہی یہ سبب ہی اونکی خصوصیت کا اسی سبب سے امام شافعی بنی مطلب کو بھی آل مین داخل جانتے ہین
ق سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ اِنَّمَا جُعِلَ الْاِذْنُ مِنْ قِبَلِ الْبَصَرِ بخاری اور مسلم مین سہل بن سعد رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
کہ گھر مین آنے کی اجازت مانگنا تو صرف نظر ہی کے سبب سے ٹھہرائی گئی ہی ف مصابیح مین روایت ہی کہ ایک شخص حضرت کے گھر جھانکنے لگا حضرت نے

اوسکے سبب سے یعنی لڑائی سردار کی ہمت اور تدبیر سے بنتی ہی اوسکی محافظت اور اطاعت لشکر کو ضرور ہی سو اگر سردار خدا کی پرہیزگاری کا حکم کرے اور انصاف کرے تو اوسکے سبب سے اوسکو ثواب ملیگا اور اگر اسکے سوا حکم کرے یعنی خلاف شرع تو اوسکے سبب اوسپر عذاب ہوگا **ق** اَلْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ اِنَّمَا الْخَالَةُ اُمٌّ بخاری اور مسلم مین براء بن عازب رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خالہ تو ماہی یعنی ماں کے برابر ہی **ف** علی مرتضی اور جعفر طیار رضا اور زید رضا مین گفتگو ہوئی حضرت حمزہ کی بیٹی کی پرورش مین کہ اوسکے ماباپ مر گئے تھے ہر ایک شخص چاہتا تھا کہ اوسکو ہم پالین حضرت نے پوچھا کہ اسکی خالہ کسکے نکاح مین ہی معلوم ہوا کہ جعفر کے نکاح مین ہی حضرت نے جعفر کو دلائی پھر یہ حدیث فرمائی علما نے اسی حدیث سے نکالا ہی کہ اگر چھوٹے لڑکے کی ماں مر جاوے تو اوسکی ماں کی رشتہ دار عورتین اسکو پالین جیسے خالہ اور نانی **ق** اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ اِنَّمَا الرِّبَا فِي النَّسِيئَةِ بخاری اور مسلم مین اسامہ بن زید رضا سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بیاج تو صرف وعدے مین ہی **ف** بیاج نام ہی ایک جنس دو چیزین مین زیادہ لینے کا خواہ دست بدست ہو خواہ وعدے سے اور اگر دو جنسین ہون تو وعدہ بیاج ہی زیادتی سود نہین آور اس حدیث سے ظاہر معلوم ہوا کہ دست بدست مین زیادہ لینا بیاج نہین مطلب حدیث کا یہی کہ جب دو جنس ہون جیسے چاندی کو سونے سے بیچے تو دست بدست زیادہ لینا بیاج نہین ہی وعدہ بیاج ہی اور بعض علما اس حدیث کو منسوخ کہتے ہین واللہ اعلم **خ** عَائِشَةُ اِنَّمَا الرَّضَاعَةُ مِنَ الْمَجَاعَةِ بخاری مین حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ شیرخوارگی تو صرف بھوکھ سے ہی **ف** یعنی جس شیرخوارگی سے نکاح حرام ہوتا ہی تو اوسکا اعتبار طفلی تک ہی کہ چھوٹے لڑکے کی بھوکھ دودھ نہین جاتی اور اگر جوان آدمی کسی عورت کا دودھ پیوے تو اوسکا کچھ اعتبار نہین وہ نکاح کو نہین کھوتا **ھ** اَبُو سَعِيدٍ اِنَّمَا الْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ هٰذَا الْحَدِيثُ مَنْسُوخٌ مسلم مین ابو سعید رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ پانی تو صرف پانی نکلنے سے ہی یہ حدیث منسوخ ہی **ف** یعنی جب منی نکلے تو پانی سے غسل واجب ہوتا ہی اس حدیث کا حکم منسوخ ہی چنانچہ دوسری حدیث مین آیا ہی کہ صرف دخول سے غسل واجب ہوتا ہی منی نکلے یا نہ نکلے **ق** جَابِرٌ اِنَّمَا الْمَدِينَةُ كَالْكِيرِ تَنْفِي خَبَثَهَا وَتَنْصَعُ طَيِّبَهَا بخاری اور مسلم مین جابر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مدینہ تو جیسے بھٹی ہی لوہار کی چھانٹتا ہی میل کچیل کو اور نکھارتا ہی ستھرے کو **ف** ایک گنوار مدینے مین آیا مسلمان ہوا اوسکو تپ چڑھی تو مرتد ہوکر نکل گیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی منافق اور بے ایمان مدینے مین نہین رہ سکتا ایمان دار اوسمین ٹھہرتا ہی **ھ** رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ اِذَا اَمَرْتُكُمْ بِشَيْءٍ مِّنْ دِينِكُمْ فَخُذُوا بِهِ وَاِذَا اَمَرْتُكُمْ بِشَيْءٍ مِّنْ رَّأْيِي فَاِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مسلم مین رافع بن خدیج رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مین بھی آخر آدمی ہون جب مین تمکو تمھارے دین کی بات کچھہ بتلاؤن تو اوسکو پکڑ لیا کرو یعنی اوسپر عمل کیا کرو اور جب مین تمکو کچھہ اپنی عقل سے دنیا کی صلاح بتلاؤن تو مین بھی تو آخر آدمی ہی ہون **ف** جب حضرت مدینے مین آئے تو وہان کے لوگون کا دستور تھا کہ نر کھجور کا مادہ کھجور مین پیوند کیا کرتے تھے حضرت نے اوسکو بیفائدہ جانکر منع کیا اوس سال کھجور نہ پیدا ہوئی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی میری اطاعت تم پر دین کے کامون مین واجب ہی دنیا کے کام مین واجب نہین ہی اسواسطے کہ مین بھی آدمی ہون دنیا کے کام مین اگر میری عقل مین کچھہ چوک پڑے تو کیا عجب ہی دین وہ ہی جسمین عذاب ثواب کا ذکر ہو اور آخرت کے نفع نقصان کا جسمین بیان ہو **ق** اِبْنُ مَسْعُودٍ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ اَنْسٰى كَمَا تَنْسَوْنَ فَاِذَا نَسِيتُ فَذَكِّرُونِي بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن مسعود رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مین بھی آدمی ہی ہون بھول جاتا ہون جیسا تم بھول جاتے ہو تو جب مین بھی بھول جاؤن تو مجکو یاد دلا دیا کرو **ف** مصابیح مین عبداللہ بن مسعود رضہ سے پوری روایت یون ہی کہ حضرت نے ایکبار ظہر کی پانچ رکعتین پڑھین اصحاب نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ کیا نماز ظہر کا حکم سے بڑھائی گئی حضرت نے فرمایا کہ یہ کیا کہتے ہو صحابہ نے کہا کہ حضرت نے بجاے چار رکعت کے

ف بالون کو جوڑا باندھکر نماز پڑھنا مرد کو مکروہ ہی بلکہ کھلا رہنے دیوے تاکہ بال بھی سجدہ کرین ھ اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ اِنَّمَا مَثَلِي
وَمَثَلُ اُمَّتِي كَمَثَلِ رَجُلٍ اسْتَوْقَدَ نَارًا فَجَعَلَتِ الدَّوَابُّ وَالْفَرَاشُ يَقَعْنَ فِيهِ وَاَنَا اٰخِذٌ بِحُجَزِكُمْ وَاَنْتُمْ
تَقَحَّمُوْنَ فِيهِ مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ میری مثل اور میری امت کی مثل جیسے مثل اوس مرد کی جسنے آگ جلائی پھر اوسمین
کیڑے اور پتنگے گرنے لگے اور مین پکڑے ہوئے ہون تمھاری کمرون کو اور تم بے تامل اندھا دھند اوسمین گرے پڑتے ہو ف یعنی لوگ
حرص اور گناہون مین بے تامل گرتے ہین جیسے آگ مین کیڑے پتنگے خوشی سے گرتے ہین اور جلتے ہین اور حضرت کمال شفقت سے اون نادانون کو بہت
روکتے ہین جیسے کوئی کسی کی کمر پکڑکے روکے پر افسوس کہ نادان حرص نہین رکتے ق اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ اِنَّمَا ھٰذَا مِنْ اِخْوَانِ الْكُهَّانِ
قَالَهُ لِحَمَلِ بْنِ مَالِكِ بْنِ النَّابِغَةِ بخاری مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے حمل بن مالک بن نابغہ کو فرمایا کہ تو یہ کاہنون
کے بھائیون سے ہی ف ایک عورت نے دوسری عورت کو پتھر مارا اسکے پیٹ کا بچہ گر پڑا حضرت نے اوسکے عوض مین ایک غلام دلایا
تو حمل بن مالک نے تک جوڑکے یون کہا كَيْفَ اَغْرَمُ مَنْ لَا شَرِبَ وَلَا اَكَلَ وَلَا نَطَقَ وَلَا اسْتَهَلَّ وَمِثْلُ ذٰلِكَ يُطَلُّ یعنی کیون عوض دیجیے اوسکا جسنے
نہ پیا نہ کھایا نہ بولا نہ چلایا ایسے کا بدلا تو عبث دلایا حضرت نے اوسکے حق مین یہ حدیث فرمائی کاہن عرب مین ایسے لوگ تھے جو ہونے والی باتین
جنون سے سیکھکر بتلاتے تھے ایک سچی بات مین سو جھوٹھ ملاکر سجع یعنی تک جوڑکے نادانون کو بہکاتے تھے سو حضرت نے فرمایا کہ یہ شخص بھی وہی
تباہی بات تک بندی سے کاہنون کی طرح سے کہتا ہی یہ بھی ونہین داخل ہی اسی طرح ہندوستان مین بھی واہی تباہی خلاف شرع باتون مین
نادانون کے بہکانے کے واسطے بعضے بیدین تک بندی کرتے ہین جیسا کسی مردود نے یون کہا ہی معاذ اللہ کہ خدا کے چار بیٹے بھنگ بوزہ نماز
روزہ کسینے بھنگ بوزہ لیا کسینے نماز روزہ اسی طرح اور بہتیری خرافاتین جاہلون مین مشہور ہین یہ لوگ بھی کاہنون مین داخل ہین اور
خدا اور رسول کے دشمن ھ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو اِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِاخْتِلَافِهِمْ فِي الْكِتَابِ مسلم مین
عبداللہ بن عمرو رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو لوگ تم سے آگے تھے صرف کتاب الٰہی مین اختلاف کرنے سے برباد ہوئے ف
عبداللہ بن عمرو رضی سے روایت ہی کہ دو مرد مسجد مین ایک قرآن کی آیت مین اختلاف کرتے تھے حضرت اونکی گفتگو سنکر غصہ ہوئے پھر یہ حدیث فرمائی
مطلب یہ کہ جب آیت کی قراءت دو طرح پر ثابت ہوئی تو اوسمین اختلاف نکرے یہ نہین کہ ایک کو تو مانے اور دوسری قراءت کی انکار کرے
بلکہ دونون کو مانے ق زَيْنَبُ بِنْتُ جَحْشٍ اِنَّمَا هِيَ اَرْبَعَةُ اَشْهُرٍ وَعَشْرٌ وَقَدْ كَانَتْ اِحْدَاكُنَّ فِي
الْجَاهِلِيَّةِ تَرْمِي بِالْبَعْرَةِ عَلٰى رَاْسِ الْحَوْلِ بخاری اور مسلم مین زینب بنت جحش رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ یہ
عورت پر خاوند مرنے کے بعد تو چار مہینے اور دس ہی دن کی تو عدت ہی اور کفر کے وقت تم عورتون مین ہر ایک مینگنی پھینکتی تھی برس دن
کے بعد ف مصابیح مین روایت ہی کہ حضرت سے ایک عورت نے کہا کہ میری بیٹی کا خاوند مر گیا ہی سو وہ عدت مین بیٹھی ہی اور اوسکی آنکھ درد
کرتی ہی اوسمین سرمہ لگاون حضرت نے منع کیا پھر یہ حدیث فرمائی کفر کے زمانے مین دستور تھا کہ جب خاوند مرتا تو عورت تنگ مکان مین جا بیٹھتی اور برے
کپڑے پہنتی سرمہ اور خوشبو نہ لگاتی جب ایک برس گذر جاتا تو ایک بکری یا چڑیا کو شرمگاہ سے ملکر چھوڑتی اور مینگنیا سر پر سے پشت پر پھینکتی تب
عدت سے باہر ہوتی شرع مین یہ مصیبت سو موقوف ہوئی چار مہینے دس دن کی عدت ٹھہری کہ اتنے دن خاوند کے گھر مین رہے اور کچھ سنگار نکرے سو حضرت نے فرمایا
کہ اسلام مین برس دن کی مصیبت گئی آسانی ہوئی سو یہ بھی تم سے نہین ہو سکتا ھ حَفْصَةُ اِنَّمَا يَخْرُجُ مِنْ غَضْبَةٍ يَغْضَبُهَا
يَعْنِي الدَّجَّالَ مسلم مین حضرت حفصہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ دجال تو نکلے کا قہر سے کہ غصہ کیا کریگا ف حضرت کے وقت مین

فرمایا کہ اگر میں تجکو جھانکتے دیکھتا تو تیری آنکھ پھوڑ ڈالتا پھر یہ حدیث فرمائی یعنی شرع میں جو حکم ہی گھر میں داخل ہونے کی اجازت مانگنے کا تو صرف اتنے
واسطے ہی کہ آدمی کی نظر نامحرم پر نہ پڑے اور جب تونے جھانکا تو اذن مانگنے کا کیا فائدہ ہوا معلوم ہوا کہ بیگانے گھر میں جھانکنا سخت حرام ہی
ق أبو هريرة إنّما جُعِلَ الإمامُ ليُؤتمّ به فلا تختلفوا عليه بخاری اور مسلم میں ابوہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ
امام تو اسی واسطے مقرر ہوا ہی کہ اوسکی پیروی کیجیے سو امام کے خلاف نکرو یعنی جو امام کرے سو مقتدی بھی کریں ف اسمیں اختلاف ہی
کہ اگر امام بیٹھے عذر سے نماز پڑھاوے تو مقتدی کیا کریں امام احمد کے نزدیک بموجب اس حدیث کے تو مقتدی بھی امام کے ساتھ بیٹھکر نماز پڑھیں اور
امام مالک کے نزدیک بیٹھکر نماز میں امامت کرنا درست نہیں اور امام اعظم اور امام شافعی کے نزدیک اگر امام عذر سے بیٹھا ہو تو مقتدی کھڑے
ہوکر نماز پڑھیں چنانچہ حضرت نے آخر عمر میں بیٹھکر امامت کی اور اصحاب نے پیچھے کھڑے ہوکر اقتدا کی تو حضرت کے پچھلے فعل سے یہ حدیث قولی
منسوخ ہوئی ق ابن عبّاس إنّما حُرِّمَ من المَيْتة أكلُها بخاری میں عبداللہ بن عباس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
کہ مُردے کا تو صرف کھانا ہی حرام ہی ف حضرت نے ایک مردہ بکری دیکھی کہ پھینک دی ہی فرمایا کہ اسکی کھال کیوں نہ کھینچ لی اور صاف
کیوں نہ پاک کر لی کہ تمھارے کام آتی لوگوں نے کہا کہ یہ تو مردہ ہی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی مردے کا کھانا البتہ حرام ہی کھال لینا تو منع نہیں
اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مردے کی ہڈی اور دانت اور بال اور روئیں اور پر اوٹھا لینا درست ہی خ أبو هريرة إنّما سُمّي الخَضِرُ
لأنّه جلس على فروة بيضاء فاهتزّت تحته خضراء بخاری میں ابوہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خضر کا نام تو اسی واسطے
خضر مشہور ہوا کہ صاف چٹیل زمین اونکے بیٹھنے سے نیچے سرسبز ہوگئی ف خضر کا نام ایلیا ہی خضر کہتے ہیں سبز کو جیسے اونکی برکت سے
زمین سرسبز ہوگئی تو وے خضر مشہور ہوگئے یعنی ہرے بھرے ق عمّار بن ياسر إنّما كان يكفيك أن تقول بيديك هكذا
ثمّ ضرب بيديه الأرض ضربة واحدة ثمّ مسح الشمال على اليمين وظاهر كفّيه ووجهه وفي رواية ثمّ
ضرب بيديه إلى الأرض فنفض يديه فمسح وجهه وكفّيه ق له بخاری اور مسلم میں عمار بن یاسر رض سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تجکو تو بس یہی کفایت کرتا تھا کہ تو اشارہ کرتا اپنے دونوں ہاتھوں سے اس طرح پھر حضرت نے اپنے دونوں ہاتھ
زمین پر ایک بار مارے پھر ملا بائیں ہاتھ کو داہنے ہاتھ پر اور ظاہر دونوں اپنی ہتھیلیوں پر اور اپنے مونھہ پر اور دوسری روایت یوں ہی کہ پھر اپنے
دونوں ہاتھ زمین پر مارے پھر اپنے ہاتھ جھاڑے پھر اوس سے ملا اپنے مونھہ اور دونوں ہتھیلیوں کو یہ حضرت نے عمار سے فرمایا ف روایت ہی عمار رض سے
کہ حضرت نے مجکو کسی کام کو بھیجا تو مجکو نہانے کی حاجت ہوئی اور میں نے پانی نہ پایا تو میں زمین پر لوٹا جیسے جانور لوٹتا ہی یعنی یہ سمجھے کہ جیسے غسل میں پانی
سب جگہ پہونچانا ضرور ہی ویسے ہی مٹی بھی ضرور ہوگی عمار کہتے ہیں کہ یہ قصہ میں نے حضرت سے عرض کیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا
کہ تیمم وضو اور غسل دونوں کا بدلا ہی جب پانی نہو یا بیماری ہو امام احمد کے مذہب میں تیمم ایک ضربہ ہی اور یہی حدیث اونکی دلیل مضبوط ہی امام اعظم اور
امام شافعی اور امام مالک کے مذہب میں تیمم میں دو ضربے ہیں اونکی دلیل اور حدیثیں ہیں چنانچہ طبرانی اور دارقطنی اور حاکم نے جابر رض سے روایت کی کہ
حضرت نے فرمایا کہ تیمم دو ضربے ہیں ایک ضربہ مونھہ کو اور دوسرا ضربہ ہاتھوں کو کہنیوں تک اور سنن ابی داؤد میں عمار سے اسی طرح کی روایت ہی
حاکم نے کہا کہ یہ حدیث صحیح ہی لیکن بخاری اور مسلم میں نہیں باقی اسکی تفصیل صراط مستقیم سفر السعادت کی شرح میں مذکور ہی م ابن عبّاس
إنّما مثلُ هذا مثلُ الّذي يصلّي وهو مكتوف يعني الّذي يصلّي ورأسه معقوص مسلم میں عبداللہ بن عباس رض سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اسکی تو مثل یعنی جو اپنے سر کے بالوں کا جوڑا باندھکر نماز پڑھے جیسے مثل اوس آدمی کی جو مشکیں بندھا نماز پڑھے

رکوع کرو اور جب سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو تم کہا کرو اللهم ربنا لك الحمد **ف** حاصل یہ کہ امام کی اطاعت واجب ہے جب امام تکبیر اور رکوع
اور سجدہ پہلے کرچکے تب تم کیا کرو امام پر سبقت نہیں درست **ق** ابن مسعود لا تباشر المرأة المرأة فتنعتها لزوجها كأنه
ينظر اليها بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن مسعود رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ لگاوے بدن ایک عورت دوسری عورت سے پھر بیان کرے
اوسکی شکل اور صورت کو اپنے خاوند سے اس طرح کہ گویا اوسکو دیکھتا ہے **ف** جب عورت دوسری عورت کی رنگ دیکھیگی اور اپنے خاوند سے کہیگی تو
اوسکو اوسکا شوق پیدا ہوگا پھر خدا جانے کیا کیا فساد ہوں اس واسطے حضرت نے اسکو منع فرمایا غور کیا جائے کہ شریعت میں کیا دور اندیشی
ہے چنانچہ اسی واسطے اجنبی عورت کے ساتھ سفر اور تنہائی شرع میں منع ہے **م** ابو هريرة لا تبتاعوا الثمر حتى يبدو صلاحه
ولا تبتاعوا الثمر بالتمر مسلم میں ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا نہ بیچو نہ مول لو کھجور کو جب تک اوسکی صلاحیت ظاہر ہو
یعنی جب تک گدر نہو اور نہ مول لو نہ بیچو پھل کو دوسرے پھل سے زیادہ کم کرکے یا ایک میوہ درخت پر لگا ہو اور دوسرا ٹوٹا ہو **ف** امام شافعی
کے نزدیک جب تک کہ پھل گدر نہو بیچنا نہیں درست بموجب اس حدیث کے اور اٹکل سے پھل کو پھل سے بیچنا اس واسطے منع کیا کہ شاید ایک کم ہو
اور دوسرا زیادہ تو بیاج ہوگیا **م** ابو هريرة لا تبدؤا اليهود والنصارى بالسلام فاذا لقيتم احدهم في
طريق فاضطروه الى اضيقه مسلم میں ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ یہود اور نصاری کو تم پہلے نہ سلام کیا کرو
اور جب تم اونمیں سے ملاکرو کسی راہ میں تو اوسکو بہت تنگ راہ کی طرف دبایا کرو **ف** یہود اور نصاری کو آپ سلام کرنا تو حرام ہے اور
اگر وے سلام کریں تو جواب میں کہے وعلیکم یعنی تم پر وہی ہے جسکے تم لائق ہو اور تنگ راہ میں دبانا اس واسطے فرمایا کہ جب اون لوگوں نے راہ حق کو چھوڑا تو
ذلت کے لائق ہوئے **ق** ابو بشير الانصاري لا تبقين في رقبة بعير قلادة من وتر او قلادة الا قطعت
بخاری اور مسلم میں ابو بشیر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا نہ باقی رہے اونٹ کی گردن میں تانت کا گنڈا یا کوئی گنڈا اگر کاٹا جاوے **ف**
گنڈا کاٹنا اسواسطے فرمایا کہ اوسمیں گھنٹا باندھتے تھے اور گھنٹا رکھنا حرام ہے یا اس واسطے کہ دوسرے زمانے میں یا چرنے میں کہیں اٹک نجاوے یا وے
لوگ نظر نہ لگنے کے واسطے باندھتے تھے جیسے ہندوستان میں عوام لوگ نیلا گنڈا جانور کو اسی خیال سے باندھتے ہیں **م** ابن عمر لا تبيعوا الثمر
حتى يبدو صلاحه مسلم میں عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ بیچو کھجور کو جب تک اوسکی خوبی ظاہر ہو یعنی گدر ہو
اور زرد و سرخ ہو اور جھڑنے سے بچے **م** عثمان لا تبيعوا الدينار بالدينارين ولا الدرهم بالدرهمين مسلم میں حضرت عثمان رض
سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ بیچو سونے کے دینار کو دو سونے کے دیناروں سے اور نہ چاندی کے درم کو چاندی کے دو درموں سے **ف** یعنی چاندی سونے
میں زیادہ لینا اور دینا بیاج ہے **ق** ابو سعيد لا تبيعوا الذهب بالذهب الا مثلا بمثل ولا تشفوا بعضها
على بعض ولا تبيعوا الورق بالورق الا مثلا بمثل ولا تشفوا بعضها على بعض ولا تبيعوا منها غائبا بناجز
بخاری اور مسلم میں ابو سعید رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ بیچو سونے کو سونے کے ساتھ مگر برابر کو برابر سے اور زیادہ نکرو بعض کو بعض پر اور نہ بیچو چاندی کو چاندی سے مگر برابر
برابر اور نہ زیادہ کرو بعض کو بعض پر اور نہ بیچو غائب چاندی سونے کو موجود سے **ف** حاصل یہ کہ تول ماپ کی چیز میں جب ایک ہی جنس ہو تو اوسکا برابر بیچنا
دست بدست ہے اور زیادہ دینا لینا اور مدت ٹھہرانا بیاج ہے اور جب دو جنس ہوں جیسے سونے کو چاندی سے بیچے تو زیادہ کمی درست ہے بشرطیکہ دست بدست ہو یعنی
وعدہ نہو اور اگر سونے کو سونے سے یا چاندی کو چاندی سے بیچے اس طرح پر کہ ایک تو اوس وقت موجود ہو اور دوسرا غائب یعنی اوسکے دینے کا وعدہ ہو تو یہ بھی بیاج ہے نہیں درست
چاندی سونے میں کھوٹا کھرا برابر ہے لیکن اگر بہت میل ہو تو اوسکو حساب کیجیو **م** ابن عباس لا تتخذوا شيئا فيه الروح غرضا

مدینے مین ایک شخص تھا ابن صیاد نام عجائب باتین اوس سے ظاہر ہوتی تھین بعضے لوگون کو شبہہ تھا کہ وہ دجال ہی ایک روز عبداللہ بن عمر کو ملا عبداللہ نے اوسکو غصہ دلایا غصے سے آتنا اوسکا بدن پھولا کہ راہ بند ہوگئی حضرت حفصہ رضہ نے اپنے بھائی عبداللہ بن عمر کو تب یہ حدیث سنائی یعنی دجال مظہر قہر الٰہی ہی تونے ابن صیاد کو کیون غصہ دلایا شاید کہ یہی دجال ہو تحقیق یہ ہی کہ اسکے سوا دجال اور شخص ہی چنانچہ اوسکا مفصل حال اور حدیث مین مذکور ہی اور تمیم صحابی نے اوسکو بچشم دیکھا اور اوسکا قصہ حضرت سے کہا **خ** أُمُّ سَلَمَةَ إِنَّمَا يَكْفِيكِ أَنْ تَحْثِي عَلَى رَأْسِكِ ثَلَاثَ حَثَيَاتٍ ثُمَّ تُفِيضِينَ عَلَيْكِ الْمَاءَ فَتَطْهُرِينَ بخاری مین حضرت ام سلمہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تجکو تو یہی کفایت کرتا ہی کہ تو تین چلو اپنے سر پر ڈالے پھر تمام بدن پر پانی بہاوے تو پاک ہوجاوے **ف** مصابیح مین روایت ہی کہ حضرت ام سلمہ رضہ نے حضرت سے پوچھا کہ یا حضرت مین اپنے سر کی چوٹی بہت مضبوط باندھتی ہون کیا مین غسل کی حالت مین چوٹی کھول ڈالا کرون تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی جب بالون کی جڑ مین پانی پونہچا تو چوٹی کھولنا ضرور نہین اور یہی حکم ہے سب اماموں کا لیکن مرد کو غسل مین جوڑا کھولنا ضرور ہی **م** عُمَرُ إِنَّمَا يَلْبَسُ الْحَرِيرَ مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ مسلم مین عمر فاروق رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ریشمی کپڑا تو وہ پہنتا ہی جو آخرت مین بے نصیب ہی

اَلْبَابُ الثَّالِثُ

تیسرے باب مین وے حدیثین ہین جنکے سر پر لا آیا ہی **ق** أَبُو مُوسَى لَا أَحَدَ أَصْبَرُ عَلَى أَذًى سَمِعَهُ مِنَ اللهِ إِنَّهُ يُشْرَكُ بِهِ وَيُجْعَلُ لَهُ الْوَلَدُ ثُمَّ هُوَ يُعَافِيهِمْ وَيَرْزُقُهُمْ بخاری اور مسلم مین ابو موسیٰ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ایذا سُنکے خدا سے زیادہ کوئی صبر کرنے والا اور غصے کا روکنے والا نہین حال تو یہ ہی کہ لوگ اوسکے ساتھ شرک کرتے ہین اور اولاد اوسکی ٹھہراتے ہین تسپر بھی ان کافرون کو آرام مین رکھتا ہی اور روزی دیتا ہی **ق** ابْنُ مَسْعُودٍ لَا أَحَدَ أَغْيَرُ مِنَ اللهِ وَلِذَلِكَ حَرَّمَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَلَا أَحَدَ أَحَبُّ إِلَيْهِ الْمَدْحُ مِنَ اللهِ وَلِذَلِكَ مَدَحَ نَفْسَهُ وَفِي رِوَايَةِ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ لَا شَيْءَ أَغْيَرُ مِنَ اللهِ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن مسعود رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا سے زیادہ کوئی شخص غیرتدار نہین اور اسی واسطے اوسنے بیحیائی کے کام خواہ کھلے خواہ چھپے جیسے شراب اور حرام کاری سب حرام کیے اور خدا سے زیادہ کوئی نہین جسکو اپنی تعریف بہت پسند آتی ہو اور اسی واسطے اوسنے اپنی ذات کی تعریف کی ہی اور اسما بنت ابی بکر کی روایت مین یون ہی کہ کوئی چیز خدا سے زیادہ غیرتدار نہین **خ** ابْنُ عَبَّاسٍ لَا بَأْسَ عَلَيْكَ طَهُورٌ إِنْ شَاءَ اللهُ **قاله** لِأَعْرَابِيٍّ دَخَلَ عَلَيْهِ يَعُودُهُ بخاری مین عبداللہ بن عباس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تجپر کچھ حرج نہین تیپ گناہون سے پاک کرنے والی ہی اگر خدا نے چاہا یہ حضرت نے ایک گنوار سے فرمایا جسکی بیماری کو گئے تھے **ف** یعنی بیماری سے مسلمان کے گناہ دور ہوتے ہین کچھ حرج کی بات نہین سنت ہی کہ جب بیمار کو دیکھنے جاوے یون کہے کہ لَا بَأْسَ عَلَيْكَ طَهُورٌ إِنْ شَاءَ اللهُ خواہ اسکا مطلب کسی اپنی زبان مین کہے **م** جَابِرٌ لَا تَأْكُلُوا بِالشِّمَالِ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَأْكُلُ بِالشِّمَالِ مسلم مین جابر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بائین ہاتھ سے کھایا کرو کہ شیطان بائین ہاتھ سے کھاتا ہی **ف** سنت ہی کہ شریف کام داہنے ہاتھ سے کرے جیسے وضو کرنا کھانا کپڑے پہننا اور کمتر کام بائین ہاتھ سے جیسے استنجا کرنا ناک جھاڑنا **م** أَبُو هُرَيْرَةَ لَا تُبَادِرُوا الْإِمَامَ إِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا وَإِذَا قَالَ وَلَا الضَّالِّينَ فَقُولُوا آمِينَ فَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا اللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ امام سے آگے جلدی نکیا کرو جب امام اللہ اکبر کہے تو تم بھی اللہ اکبر کہا کرو اور جب وہ وَلَا الضَّالِّينَ کہے تب تم آمین کہو اور جب وہ رکوع کرے تو تم بھی

ف امام شافعی کے مذہب مین پانچ بار دودھ پینے سے نکاح منع ہی ایک دو بار سے نہین موجب اس حدیث کے اور امام اعظم کے نزدیک ایکبار
دو بار سے بھی نکاح منع ہی اس واسطے کہ قرآن مین مطلق ہی ایکبار دوبار کی قید نہین واللہ اعلم ھ عَائِشَةُ لَا تُحَرِّمُ الْمَصَّةُ وَلَا الْمَصَّتَانِ
مسلم مین حضرت عائشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ایکبار دوبار دودھ کا چوسنا نکاح حرام نہین کرتا ھ اَبُوْ جُرَيٍّ الْهُجَيْمِيُّ لَا
تَحْقِرَنَّ مِنَ الْمَعْرُوْفِ شَيْئًا وَلَا تَعِدْ أَخَاكَ مَوْعِدًا فَتُخْلِفَهُ مسلم مین ابو جری رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
کہ نیک کام اور احسان کو کوئی نیکی ہو کمتر اور تھوڑا نہ سمجھ یعنی ثواب سے خالی نہین اور اپنے بھائی مسلمان سے ایسا وعدہ نکر کہ پھر اوسکے خلاف
کرے ھ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَمُرَةَ لَا تَحْلِفُوْا بِالطَّوَاغِيْ وَلَا بِآبَائِكُمْ مسلم مین عبد الرحمن بن سمرہ رض سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ قسم نکھایا کرو بتون کی اور نہ اپنے باپون کی ف سوائے خدا کے کسیکی قسم نہین درست ھ عَبْدُ الْمُطَّلِبِ بْنُ رَبِيْعَةَ
لَا تَحِلُّ الصَّدَقَةُ لِآلِ مُحَمَّدٍ إِنَّمَا هِيَ أَوْسَاخُ النَّاسِ مسلم مین عبد المطلب بن ربیعہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ
حلال نہین زکوۃ کا مال البنا بنی ہاشم کو زکوۃ کا مال تو آدمیون کا میل ہی ف بعضے بنی ہاشم نے حضرت سے کہا کہ ہمکو بھی تحصیل
زکوۃ کا حاکم کر کے بھیجیے تا کہ ہمکو بھی منفعت ہو جیسے اورون کو ہوتی ہی سب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی تم میری برادری ہو تمہارے لائق نہین
کہ لوگون کا میل تحصیل اور صدقہ لو یہ اونکی تسکین کے واسطے فرمایا اور دوسرا سبب یہ بھی معلوم ہوتا ہی کہ اگر حضرت زکوۃ اپنی آل اور اولاد کے واسطے
حلال کرتے تو کافر تہمت لگاتے کہ پیغمبر نے زکوۃ اپنے نفع کے واسطے مقرر کی ہی ھ اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَا تَخْتَصُّوْا لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ بِقِيَامٍ
مِنْ بَيْنِ اللَّيَالِيْ وَلَا تَخْتَصُّوْا يَوْمَ الْجُمُعَةِ بِصِيَامٍ مِنْ بَيْنِ الْأَيَّامِ إِلَّا أَنْ يَكُوْنَ فِيْ صَوْمٍ يَصُوْمُهُ
أَحَدُكُمْ مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ سب راتون مین سے جمعے کی رات کو شب بیداری اور نماز کے واسطے خاص نکرو اور سب
دنون مین سے جمعے کے دن کو روزہ رکھنے کے واسطے خاص نکرو مگر اس طرح مضایقہ نہین کہ اور روز کے جو تم رکھتے ہو اوسمین جمعہ بھی آپڑے
ف جمعے مین غسل کرنا اور اول وقت جامع مسجد مین جانا اور نماز جمعے کی پڑھنا ضرور ہی سو اس واسطے اوسکی شب بیداری اور
روزے سے منع کیا کہ روزے کی سستی سے کہین ان کامون مین خلل نہ پڑے اور دوسرا سبب یہ ہی کہ عبادت کے واسطے سب دن برابر ہین اور
بدون حکم شرع کے کسی وقت کو فضیلت نہین ہی سو درست نہین کہ اپنی طرف سے کسی دن مین خصوصیت لگاوے خ اِبْنُ مَسْعُوْدٍ
لَا تَخْتَلِفُوْا فَإِنَّ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمُ اخْتَلَفُوْا فَهَلَكُوْا بخاری مین عبد اللہ بن مسعود رض سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ اختلاف نکیا کرو سو اس واسطے کہ جو لوگ تمسے آگے تھے اونھون نے اختلاف کیا پھر برباد ہو گئے ف عبد اللہ بن مسعود رض سے
مصابیح مین روایت ہی کہ ایک شخص نے قرآن پڑھا اور مجکو اور طرح سے معلوم ہوا مین اوسکو حضرت پاس پکڑ لایا حضرت نے فرمایا کہ تم دونون
خوب پڑھتے ہو پھر یہ حدیث فرمائی یعنی قرآن کی قرات جس طرح ثابت ہو اوسکا انکار نکرو ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَا تُخَيِّرُوْا بَيْنَ
الْأَنْبِيَاءِ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ پیغمبرون مین ایک کو دوسرے پر بہتر نکہو ف یعنی اجمال
مین سب برابر ہین سجانو کہ کوئی کمتر ہی کوئی بہتر سو اس واسطے کہ سب پیغمبرون کا ایمان لانا فرض ہی باقی جس قدر جسکی تفضیل دلیل سے ثابت ہی اوسکے
بیان اور اعتقاد مین مضایقہ نہین ق اَبُوْ سَعِيْدٍ لَا تُخَيِّرُوْنِيْ مِنْ بَيْنِ الْأَنْبِيَاءِ فَإِنَّ النَّاسَ يُصْعَقُوْنَ
يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَأَكُوْنُ أَوَّلَ مَنْ يُفِيْقُ فَإِذَا أَنَا بِمُوْسٰى آخِذٌ بِقَائِمَةٍ مِنْ قَوَائِمِ الْعَرْشِ فَلَا أَدْرِيْ
أَفَاقَ قَبْلِيْ أَمْ جُزِيَ بِصَعْقَةِ الطُّوْرِ بخاری اور مسلم مین ابو سعید رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ سب پیغمبرون مین مجکو بہتر نکہو

مسلم مین عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نہ بناؤ روح دار چیز کو نشانہ ف عبداللہ بن عباسؓ نے چند جوانون کو دیکھا کہ مرغی کو ایک جگہہ رکھا ہی تیرون سے اوسکو نشانہ مارتے ہین تب حدیث پڑھی اور کہا کہ حضرتؐ نے اِسپر لعنت کی ہی معلوم ہوا کہ یہ جو بعضے لوگ زندہ جانور کو جو رنگ بناتے ہین نہایت حرام ہی اور بکمال بیدرد اور سخت دل ہین کہ ناحق عذاب کرتے ہین اور شکار پر نشانہ لگانا البتہ درست ہی ف ابن عمرؓ لَا تَتْرُكُوا النَّارَ فِي بُيُوتِكُمْ حِينَ تَنَامُونَ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نہ رکھا کرو آگ کو اپنے گھرونمین جب سویا کرو ف اسواسطے منع کیا کہ اکثر آگ لگ اوٹھتی ہی بلکہ مدینے مین ایکبار یون ہی آدمی اور گھر جل گئے تھے خ ابو ہریرۃؓ لَا تَتَمَنَّوْا لِقَاءَ الْعَدُوِّ فَإِذَا لَقِيتُمُوهُمْ فَاصْبِرُوا بخاری مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جنگ مین دشمن سے ملنے کی آرزو نکیا کرو اور جب دشمن سے مل جاؤ تو جم جایا کرو بھاگا نکرو ف بعضے نوجوان اصحاب کہتے تھے کہ اگر ہم کافرون سے ملین تو خوب اونکو مارین تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی دعوی کرنا بہتر نہین اگر شاید بھاگے تو گنہگار ہوگئے خ ابو ہریرۃؓ لَا تَجْعَلُوا بُيُوتَكُمْ مَقَابِرَ إِنَّ الشَّيْطَانَ يَنْفِرُ مِنَ الْبَيْتِ الَّذِي تُقْرَأُ فِيهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ بخاری مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اپنے گھرون کو قبرین بنایا کرو مقرر شیطان اوس گھر سے بھاگتا ہی جسمین سورہ بقر پڑھی جاوے ف یعنی گھرون مین مُردون کی طرح بیعمل نہ پڑا رہا کرو بلکہ گھر مین قرآن پڑھا کرو تاکہ شیطان بھاگے ھ ابو مرثد الغنویؓ لَا تَجْلِسُوا عَلَى الْقُبُورِ وَلَا تُصَلُّوا إِلَيْهَا مسلم مین ابو مرثدؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ قبرون پر نہ بیٹھا کرو اور اونکی طرف نماز نہ پڑھا کرو ف یعنی قبرون کو ایسا ذلیل بھی نکرو کہ اوسپر بیٹھو اور حاضر ور اور پیشاب کرو اور اتنی تعظیم بھی نکرو کہ اونکو قبلہ بنا کر اودھر نماز پڑھو یا اون سے دعا مانگو معلوم ہوا کہ قبرون مین نماز درست نہین خ ابو ہریرۃؓ لَا تَحَاسَدُوا و یُروی لَا حَسَدَ إِلَّا فِي اثْنَيْنِ رَجُلٌ آتَاهُ اللهُ الْقُرْآنَ فَهُوَ يَتْلُوهُ آنَاءَ اللَّيْلِ وَآنَاءَ النَّهَارِ فَهُوَ يَقُولُ لَوْ أُوتِيتُ مِثْلَ مَا أُوتِيَ هٰذَا لَفَعَلْتُ كَمَا يَفْعَلُ وَرَجُلٌ آتَاهُ اللهُ مَالًا فَهُوَ يُنْفِقُهُ فِي حَقِّهٖ فَيَقُولُ لَوْ أُوتِيتُ مِثْلَ مَا أُوتِيَ هٰذَا لَفَعَلْتُ كَمَا يَفْعَلُ بخاری مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ آپسمین حسد اور ڈاہ نکیا کرو اور ایک روایت یون ہی کہ حسد کرنا لائق نہین مگر دو آدمی مین ایک تو وہ مرد جسکو خدا نے قرآن دیا ہی سو وہ اوسکو رات اور دن کی ساعتون مین پڑھا کرتا ہی تو وہ کہے کہ اگر مجکو بھی قرآن آتا یا توفیق ہوتی جیسے اسکو ہی تو مین بھی کرتا جیسا یہ کرتا ہی دوسرا وہ مرد جسکو خدا نے مال دیا ہی سو وہ اوسکو بجا خرچ کیا کرتا ہی تو یون کہے کہ اگر میرے پاس مال ہوتا جیسا اسکے پاس ہی تو مین بھی کیا کرتا جیسا یہ کرتا ہی ف حسد یہ ہی کہ دوسرے کا بھلا نہ دیکھ سکے اور چاہے کہ جاتا رہے یہ نہایت حرام ہی اور اکثر خلق اسی رنج اور بلا مین گرفتار ہی گویا حسد کرنے والا خدا سے غصے ہوتا ہی کہ کیون اوسکو دیا مجکو نہ لیکن کسی دیندار کو دیکھکر آرزو کرنا کہ خدا ہمکو بھی ایسا کرے تو درست ہی یہ حسد نہین اوسکو غبطہ کہتے ہین ق ابو ہریرۃؓ لَا تَحَاسَدُوا وَلَا تَنَاجَشُوا وَلَا تَبَاغَضُوا وَلَا تَدَابَرُوا وَكُونُوا عِبَادَ اللهِ إِخْوَانًا بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ آپسمین حسد نکرو اور دم دیکر قیمت نہ بڑھاؤ یعنی لالڑیاپن نکرو اور آپسمین بغض اور عداوت نرکھو اور ایک دوسرے کی جڑ نکاٹو آپسمین پشت دیکر نہ بیٹھو اور بھائی بن جاؤ ای خدا کے بندو ف یعنی جیسے سگے بھائیون مین محبت اور پاسداری ہوتی ہی ویسی سب مسلمانون سے کرو اور کفر کی بُری عادتین چھوڑو ھ ام الفضلؓ لَا تُحَرِّمُ الْإِمْلَاجَةُ وَلَا الْإِمْلَاجَتَانِ مسلم مین ام الفضلؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ دودھ کا ایکبار یا دو بار چوسنا نکاح کو حرام نہین کرتا

اوسکا پیٹ بھریگا اور جوش مٹیگا خدا جانے کہ وہ قدم کیا ہے اور کیسا ہے یہان قدم عقل دوڑانا مناسب نہین جیسا روایت مین آیا ہی ویسا ہی
ماننا چاہیے اور کہا گیا ہے واللہ اعلم ۞ جابر لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي يُقَاتِلُونَ عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِينَ إِلَى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ
فَيَنْزِلُ عِيسَى بْنُ مَرْيَمَ فَيَقُولُ أَمِيرُهُمْ تَعَالَ صَلِّ بِنَا فَيَقُولُ لَا إِنَّ بَعْضَكُمْ عَلَى بَعْضٍ أُمَرَاءُ تَكْرِمَةَ
اللّٰهِ هٰذِهِ الْأُمَّةَ مسلم مین جابر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمیشہ میری امت مین سے ایک گروہ لڑتا رہیگا دین حق پر غالب رہکر قیامت
تک پھر اوتریگا عیسی مریم کا بیٹا تو کہیگا مسلمانون کا سردار یعنی امام مہدی عم کہ آئیے امام بنکر ہمکو نماز پڑھائیے تو عیسی کہینگے کہ نہین تمھین
آپس مین ایک دوسرے کے سردار ہو یہ خدا نے بزرگی دی ہی اس امت کو ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قیامت تک اسلام غالب رہیگا
اگر ہندوستان مین ہماری شامت سے اسلام مغلوب ہی تو کیا ہوا اور ولایتون مین جیسے روم اور توران اور مغرب الحمد للہ کہ اسلام غالب ہی
اور جہاد جاری ہی ق انس لَا تُزْرِمُوهُ دَعُوهُ يَعْنِي الْأَعْرَابِيَّ الَّذِي بَالَ فِي الْمَسْجِدِ بخاری اور مسلم مین انس رض سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ کاٹو اوسکے پیشاب کرنے کو چھوڑ دو اوسکو تاکہ پیشاب کرلیوے مراد اس سے وہ گنوار ہی جسنے مسجد مین پیشاب کیا
ف ایک گنوار مسجد مین پیشاب کرنے لگا اصحاب نے اوسکو للکارا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اب تو اوسنے نادانی سے پیشاب کیا اب
کرلینے دو پھر حضرت نے اوسکو سمجھایا کہ مسجد عبادت کا مقام ہی یہان نجاست نچاہیے پھر اوس مکان کو دھلوا ڈالا ۞ زَيْنَبُ بِنْتُ
أَبِي سَلَمَةَ رَبِيبَةُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لَا تُزَكُّوا أَنْفُسَكُمُ اللّٰهُ أَعْلَمُ بِأَهْلِ الْبِرِّ مِنْكُمْ
مسلم مین زینب ابو سلمہ کی بیٹی حضرت کی پالی ہوئی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اپنے تئین تم آپ پاک نہ ٹھہراؤ اللہ ہی خوب جانتا ہی کہ کون نیک
ہی تم مین ف مصابیح مین زینب رض سے روایت ہی کہ میرا نام پہلے برّہ تھا اوسکے معنی تھی پاک پھر حضرت نے میرا نام بدل کر زینب کہا اور
یہ حدیث فرمائی اسی طرح حضرت نے بہت نام بدلے جنمین اپنی پاکی یا شرک تھا جیسے عبد الشمس ۞ ابن عمر لَا تُسَافِرُوا بِالْقُرْآنِ فَإِنِّي
لَا آمَنُ أَنْ يَنَالَهُ الْعَدُوُّ مسلم مین عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ سفر نکیا کرو قرآن کو لیکر مین ڈرتا ہون کہین
دشمن اوسکو پا جاوے ف یعنی اگر لشکر کم ہو تو کافرون کے ملک مین قرآن نلیجاوے کہ کافر اوس سے بے ادبی کرینگے اور اگر لشکر اسلام زیادہ ہو تو
قرآن لیجانا مضایقہ نہین ق عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَمُرَةَ لَا تَسْأَلِ الْإِمَارَةَ فَإِنَّكَ إِنْ أُعْطِيتَهَا عَنْ غَيْرِ
مَسْأَلَةٍ أُعِنْتَ عَلَيْهَا وَإِنْ أُعْطِيتَهَا عَنْ مَسْأَلَةٍ وُكِلْتَ إِلَيْهَا بخاری اور مسلم مین عبد الرحمن بن سمرہ رض سے روایت
ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تو مت مانگ حکومت اور سرداری کو اگر حکومت تجھکو بدون مانگے ملے تو تیری غیب سے اوسپر مدد ہو گی اور اگر تجھکو حکومت مانگنے سے
ملی تو تجھی پر سونپی جاویگی یعنی خدا کی طرف سے تیری مدد نہو گی ۞ ابو هريرة لَا تَسْأَلِ الْمَرْأَةُ طَلَاقَ أُخْتِهَا لِتَسْتَفْرِغَ
مَا فِي صَحْفَتِهَا وَلْتَنْكِحْ فَإِنَّمَا لَهَا مَا قُدِّرَ لَهَا بخاری مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا نمانگے عورت اپنی مسلمان بہن کے
طلاق کو تاکہ اونڈیل لیوے جو اوسکے تغار اور پیالے مین ہی یعنی جو اوسکو خاوند سے ملتا تھا سو آپ لیوے اور چاہیے کہ بدون طلاق اوسکے خاوند سے نکاح کر لیوے
سو اوسکو تو وہی ملیگا جو اوسکی قسمت مین ہی ف یعنی جو عورت کہ جورو والے مرد سے نکاح کیا چاہے تو وہ پہلی جورو کا طلاق نچاہے کہ اوسکا
مال سب مجکو ملے بلکہ اپنی قسمت پر راضی رہے ق عائشة لَا تَسْأَلُنِي امْرَأَةٌ مِنْهُنَّ إِلَّا أَخْبَرْتُهَا يَعْنِي بِاخْتِيَارِ
عَائِشَةَ إِيَّايَ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اونمین سے جو عورت پوچھیگی اوسکو بتلا دونگا یعنی یہ بات کہ
عائشہ رض نے مجکو اختیار کیا ف جب قرآن مین آیت تخییر اوتری یعنی حکم ہوا کہ پیغمبر کی بیبیان یا اللہ اور رسول کو اختیار کرین یا فقر و فاقہ

سوالبتہ سب لوگ صُور کی آواز سے قیامت مین بیہوش ہو جاوینگے تو اول مین ہوش مین آونگا تو مین موسی کو اس طرح پر دیکھونگا کہ عرش کا پایا پکڑے ہین سو مین نہین جانتا کہ موسی مجھسے پہلے ہوش مین آئے یا کوہ طور کی بیہوشی اونکی مجرا ہو گئی **ف** اس حدیث کا قصہ آگے ہو چکا کہ ایک مسلمان حضرت کو سب پیغمبرون سے افضل کہتا تھا اور یہودی حضرت موسی علیہ السلام کو افضل کہتا تھا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اصل نبوت مین سب پیغمبر برابر ہین اگر حضرت کو فضیلت ہی تو اور راہ سے ہی خلاصہ یہ کہ اس طرح سے فضیلت بیان کر دکہ اور پیغمبرون کی حقارت نکلے **خ** اَبُو طَلْحَةَ لَا تَدْخُلُ الْمَلٰئِكَةُ بَيْتًا فِيْهِ كَلْبٌ وَّلَا صُوْرَةُ تَمَاثِيْلَ بخاری مین ابو طلحہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ رحمت کے فرشتے نہین جاتے اوس گھر مین جسمین کتا ہو اور جاندار کی تصویر ہو **ق** اِبْنُ عُمَرَ لَا تَدْخُلُوْا مَسَاكِنَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا اَنْفُسَهُمْ اَنْ يُّصِيْبَكُمْ مَّا اَصَابَهُمْ اِلَّا اَنْ تَكُوْنُوْا بَاكِيْنَ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نجاو اونکے مکانون مین جن لوگون نے اپنی جان پر ظلم کیا کہین تمپر نہ عذاب پڑے جیسا اونپر پڑا مگر وہان خوف سے روتے جاو تو مضایقہ نہین **ف** بخاری اور مسلم مین ابو طلحہ رض سے روایت ہی کہ ہم ایکبار حضرت کے ساتھ قوم ثمود کے ملک مین جسکا نام حجر ہی گذرے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور وہان سے جلد نکل گئے اور وہان کے پانی پینے سے منع کیا اور جسنے اوس پانی سے آٹا گوندھا تھا اوسکو پھکوا دیا معلوم ہوا کہ جس قوم پر عذاب ہوا وہان قیامت تک خدا کی مار اور بے برکتی رہتی ہی قوم ثمود مین حضرت صالح پیغمبر تھے جب اون لوگون نے پیغمبر کو نمانا تو اونپر عذاب آیا مر گئے سب اونکا مکان شام اور حجاز کے درمیان ہی **م** اُمُّ سَلَمَةَ لَا تَدْعُوْا لِاَنْفُسِكُمْ اِلَّا بِخَيْرٍ فَاِنَّ الْمَلٰئِكَةَ يُؤَمِّنُوْنَ عَلٰى مَا تَقُوْلُوْنَ مسلم مین حضرت ام سلمہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ دعا کیا کرو اپنی جانون کے واسطے سوا نیک دعا اس واسطے کہ فرشتے آمین کہتے ہین تمھارے کہنے پر **ف** حضرت ام سلمہ رض سے روایت ہی کہ میرا پہلا خاوند یعنی ابو سلمہ مر گیا لوگ اوسکے غم مین اپنے واسطے بد دعا کرنے لگے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اوس وقت فرشتے موجود ہین بد دعا نکرو نہین تو اونکے آمین کہنے سے وہی کام ہو گا **م** جَابِرٌ لَا تَذْبَحُوْا اِلَّا مُسِنَّةً اِلَّا اَنْ تَعْسُرَ عَلَيْكُمْ فَتَذْبَحُوْا جَذَعَةً مِّنَ الضَّاْنِ مسلم مین جابر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ حلال کرو قربانی مین مگر ایکسال کی بکری مگر یہکہ تمپر مشکل ہو یعنی اگر نملے تو سات مہینے کا دنبہ حلال کرو **ف** بکری اور بھیڑ ایک برس سے کم درست نہین لیکن سات مہینے کا دنبہ قربانی کرنا درست ہی **م** اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَا تَذْهَبُ اللَّيَالِيْ وَالْاَيَّامُ حَتّٰى يَمْلِكَ رَجُلٌ يُّقَالُ لَهُ جَهْجَاهُ مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ رات اور دن نہ آخر ہونگے جب تک بادشاہ نہوگا وہ مرد جسکا نام جہجاہ ہوگا **ف** یعنی بدون جہجاہ کی سلطنت کے قیامت نہوگی قیامت سے پہلے اس نام کا بادشاہ ضرور ہوگا مگر معلوم نہین کب ہوگا اور کہان ہوگا **ف** اَبُوْ بَكْرَةَ وَجَرِيْرٌ وَابْنُ عُمَرَ لَا تَرْجِعُوْا بَعْدِيْ كُفَّارًا يَّضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ بخاری اور مسلم مین ابو بکرہ اور جریر اور عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ میرے بعد پلٹ کر کافر نہو جائیو کہ تم لوگون سے بعضے بعضون کی گردنین مارین **ف** حضرت نے آخر عمر مین حجۃ الوداع مین حدیث فرمائی یعنی آپس مین ایک دوسرے کو قتل کرنا کافرون کی عادت ہی تم ایسا نکرنا **ق** اَنَسٌ لَا تَزَالُ جَهَنَّمُ تَقُوْلُ هَلْ مِنْ مَّزِيْدٍ حَتّٰى يَضَعَ فِيْهَا رَبُّ الْعِزَّةِ قَدَمَهُ فَتَقُوْلُ قَطْ قَطْ وَعِزَّتِكَ وَيُزْوٰى بَعْضُهَا اِلٰى بَعْضٍ بخاری اور مسلم مین انس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمیشہ دوزخ کہتی ہی کچھ اور بھی زیادہ بھی یہان تک کہ عزت والا پروردگار اپنا قدم قدرت رکھیگا تو دوزخ کہیگی کہ بس بس تیری عزت کی قسم پھر سمٹ جاویگی **ف** یعنی باوجودیکہ لاکھون کافر اوسمین پڑینگے اوسکی بھوکھ نہ مٹے گی اور ہمیشہ زیادہ طلبی کیا کریگی جب خدا قدم قدرت اوسمین رکھیگا تب

داؤد اور سلیمان ع کی بنائی **ف** اکثر احتیاط والے عالم بموجب اس حدیث کے اولیا اور بزرگون کی قبرون پر جانا اگرچہ منزل ہو
یا زیادہ درست نہین جانتے اور بعضے کہتے ہین کہ اس حدیث مین فقط مسجدونکا ذکر ہی یعنی عبادت کے واسطے سب مسجدین برابر ہین سوا
ان تین مسجدون کے اور کسی شہر کی مسجد مین سفر کرکے جانا درست نہین ہی سوا مسجدون کے اور مکانات کو متبرک جانکر جانا اس حدیث مین منع
نہین واللہ اعلم اور حدیث مین آیا ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ میری مسجد مین ایکبار نماز پڑھنا اور مسجدون سے ہزار بار افضل ہی اور کعبے مین نماز
میری مسجد سے سو بار افضل ہی تو معلوم ہوا کہ کعبے کی نماز اور مسجدون سے لاکھ بار افضل ہی **م** ابی ہریرۃ لا تصاحبنا ناقۃ
علیہا لعنۃ مسلم مین ابوہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمارے ساتھ وہ اونٹنی نرہے جسپر لعنت ہی **ف** حضرت سفر مین تھے
ایک عورت نے اپنی اونٹنی پر لعنت کی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یہ جھڑکی کے واسطے فرمایا کہ تا لعنت کرنے کی عادت چھوڑے معلوم ہوا کہ جانور پر
بھی لعنت کرنا نہین درست **م** ابوہریرۃ لا تصحب الملائکۃ رفقۃ فیہا کلب ولا جرس مسلم مین ابوہریرہ رض سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ساتھ نہین دیتے رحمت کے فرشتے اون لوگون کا جن مین کتا اور گھنٹا ہوتا ہی **خ** ابی ہریرۃ لا تصدقوا
اہل الکتاب ولا تکذبوہم وقولوا آمنا باللہ وما انزل الینا الآیۃ بخاری مین ابوہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ کتاب والون یعنی یہود اور نصاری کو نہ سچا جانو اونکو نہ جھٹلاؤ اور کہو کہ ہمنے مانا خدا کو اور اوسکو مانا جو ہمپر اوترا یعنی قرآن اور جو
اگلے پیغمبرون پر اوترا **ف** حضرت کے وقت مین یہود توریت کو عبرانی زبان مین پڑھتے تھے اور مسلمانون کے واسطے عربی مین اوسکا ترجمہ
کرتے تھے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اونکو سچا نجانو شاید کہ مضمون بدل ڈالا ہو اور جھوٹھا بھی نجانو شاید کہ سچی بات ہو اور مجمل یعنی کہو کہ ہم
قرآن اور توریت اور انجیل کو مانتے ہین مگر ہمکو تمھارا اعتماد نہین خدا جانے کہ تمنے کیا رکھا ہی اور کیا بگاڑا **خ** ابی ہریرۃ لا تصروا
الابل والغنم فمن ابتاعہا فانہ بخیر النظرین بعد ان یحلبہا ان شاء امسک وان شاء ردہا وصاعا
من تمر بخاری مین ابوہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ بند رکھا کرو کئی دن کا دودھ اونٹ اور بکری اور بھیڑ کے تھنو مین جو اونکو
مول لیوے وہ بعد دوہنے کے دو کام مین مختار ہی خواہ رکھے خواہ اونکو پھیر دیوے تین سیر کھجور بدلا دیکر **ف** دستور ہی دغابازونکا کئی دن کا دودھ
گاے بکری کا بند رکھتے ہین تا مول لینے والا دھوکھے سے مول لیوے سو فرمایا کہ بعد مول لینے کے اوسکو اختیار ہی خواہ رکھے خواہ پھیر دے بدلا دیکر اور
یہی مذہب ہی امام شافعی کا امام اعظم رح کے مذہب مین بدلا دینا نہین اس واسطے کہ جانور کا دانہ اور چارا دودھ کا عوض ہو گیا چنانچہ باب اول مین
یہ مضمون بیان ہو چکا **ھ** ابوہریرۃ لا تصوم المرأۃ وبعلہا شاہد الا باذنہ ولا تأذن فی بیتہ وہو شاہد
الا باذنہ وما انفقت من کسبہ من غیر امرہ فان نصف اجرہ لہ مسلم مین ابوہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ نفل روزہ عورت نرکھے خاوند کے ہوتے بدون اوسکے حکم کے اور خاوند کے ہوتے بدون اوسکے حکم کسیکو کسی کام کے واسطے گھر مین آنے دیوے
اور عورت جو خاوند کی کمائی سے بدون اوسکے حکم خدا کی راہ مین دیویگی تو اوسکا آدھا ثواب خاوند کو ہوگا **ف** اس حدیث مین خاوند کے حق
عورت پر فرمائے کہ فرض روزے مین خاوند کی اجازت کی حاجت نہین نفل روزہ بغیر اوسکی مرضی درست نہین کہ مرد کو کسی سبب سے تکلیف نہو
اور خاوند کی کمائی سے راہ خدا مین دینا جب درست ہی کہ اوسکی اجازت ہو صریحا یا اوسکو رنج نہو جب دینے اور اگر ناخوش ہو یا منع کیا ہو تو
عورت کو کسی طرح دینا درست نہین **ق** عمر لا تطرونی کما اطرت عیسی ابن مریم وقولوا عبد اللہ ورسولہ
بخاری اور مسلم مین عمر فاروق رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہایت بیحد میری تعریف نکیا کرو جیسے بیحد عیسی مریم کے بیٹے کی تعریف کی ہی

صبر کرین یا دنیا اختیار کرین تو اور جدا ہون تب پہلے عایشہ رضہ نے اللہ اور رسول کو اختیار کیا اور دنیا کو چھوڑا اور عرض کی کہ یا حضرت میں اللہ اور رسول کا اختیار کرنا ہی اور بیبیون سے نفرمائیگا یعنی وے میری حرص کرینگی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اس حدیث کا قصہ آگے بھی گذرا ؏ عایشہ لَا تَسُبُّوا الْاَمْوَاتَ فَاِنَّهُمْ قَدْ اَفْضَوْا اِلٰى مَا قَدَّمُوْا بخاری مین حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مردونکو گالی مت دو اور برا مت کہو سو یے تو پہونچگئے اپنے کیے کو ف یعنی مردون نے جو نیک یا بد کام کیے تھے سو قبر مین ثواب یا عذاب اونکو پہونچ گیا اب اونکو بد کہنا بیفائدہ ہی بلکہ ناحق اونکی زندہ اولاد کو رنج دینا ہی ؏ ابو هریرة لَا تَسُبُّوا اَصْحَابِيْ لَا تَسُبُّوا اَصْحَابِيْ فَوَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَوْ اَنَّ اَحَدَكُمْ اَنْفَقَ مِثْلَ اُحُدٍ ذَهَبًا مَا اَدْرَكَ مُدَّ اَحَدِهِمْ وَلَا نَصِيْفَهٗ مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ بد کہو میرے اصحاب کو نہ بد کہو میرے اصحاب کو سو قسم ہی اوس ذات پاک کی جسکے قابو مین میری جان ہی کہ اگر تم احد پہاڑ کے برابر سونا راہ خدا مین خرچ کرو تو اونکے تین پاؤ کے برابر بھی ثواب نملے اور نہ اوسکے آدھے کے برابر ف یعنی صحابہ نے اوس وقت مال خرچ کیا کہ جب اسلام نہایت ضعیف تھا اور کمال تنگی تھی اونھین کے مال خرچ کرنے اور جہاد کرنے اور جانفشانی سے ہفت اقلیم مین اسلام پھیلا اسی سبب سے تمام قرآن مین مہاجرین اور انصار کی تعریف بھری ہی تو معلوم ہوا کہ اونکی عبادت کے برابر کسی کی عبادت تاقیامت نہین ہو سکتی پھر ایسے دین کے سردارون کو بد کہنا کیونکر درست ہوگا خدا سمجھے اون بے ادبون سے جو حضرت کے اصحاب کو بد کہتے ہین دیدہ و دانستہ اونکے کمالات کو مٹاتے ہین ؏ سَمُرَة بْن جُنْدُب لَا تُسَمِّيَنَّ غُلَامَكَ يَسَارًا وَلَا رَبَاحًا وَلَا نَجِيْحًا وَلَا اَفْلَحَ فَاِنَّكَ تَقُوْلُ اَثَمَّ هُوَ فَلَا يَكُوْنُ فَيَقُوْلُ لَا اِنَّمَا هُنَّ اَرْبَعٌ فَلَا تَزِيْدُنَّ عَلَيَّ مسلم مین سمرہ بن جندب رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اپنے غلام کا نام مت رکھ یسار یعنی آسانی والا اور نہ رباح رکھ یعنی نفع والا اور نہ نجیح رکھ یعنی مطلب والا اور نہ افلح رکھ یعنی نجات والا سو تو یون کہیگا کہ یہان فلانا غلام ہی پھر وہان وہ نہوا تو جواب دینے والا کہیگا کہ یہان نہین ہی یے نام تو چار ہین مجھ سے اس سے زیادہ مجہپر نہ باندھنا یعنی اپنی طرف سے نہ بڑھائیو ف دستور یون ہی لوگون کا کہ غلامون کے اکثر نام بہتر رکھتے ہین مبارکی کے واسطے جیسے نفع اور آسان اور مطلب اور نجات اور اسی طرح مبارک اور وفادار اور حالانکہ کبھی اسکا مطلب الٹا ہو جاتا ہی تو اوسکو بدفالی جانکر غمگین ہوتے ہین جیسا پوچھا کہ نجات یا مبارک ہی کسینے جواب مین کہا کہ نہین یعنی نجات در برکت نہین تو مطلب الٹا ہوا اس واسطے حضرت نے منع کیا یعنی ایسے نام رکھنا کیا ضرور جسمین رنج ہو اور بعضے کہتے ہین کہ یہ حکم ابتدا کے اسلام مین تھا جب اعتقاد ٹھیک ہوا اور لوگ تقدیر کو سمجھے تو ایسے نام رکھنا درست ہو گیا ؏ عُمَر لَا تَشْتَرِهٖ وَلَا تَعُدْ فِيْ صَدَقَتِكَ وَاِنْ اَعْطَاكَهٗ بِدِرْهَمٍ فَاِنَّ الْعَائِدَ فِيْ صَدَقَتِهٖ كَالْعَائِدِ فِيْ قَيْئِهٖ قَالَهٗ حِيْنَ حَمَلَ عَلٰى فَرَسٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَاَضَاعَهُ الَّذِيْ كَانَ عِنْدَهٗ فَاَرَادَ اَنْ يَّشْتَرِيَهٗ بخاری اور مسلم مین عمر فاروق رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مت مول لے اوسکو اور نہ پھیر لے اپنے صدقے کو اگرچہ تجکو وہ ایک درم کو دیوے سو مقرر اپنے صدقے کا پھیر لینے والا ایسا ہی جیسا اپنی قے کو کوئی پیٹ مین ڈال لیوے یہ حضرت نے عمر فاروق رضہ سے کہا جب اونھون نے ایک گھوڑا چڑھنے کو راہ خدا مین کسیکو دیا تھا پھر اوسنے اوسکو ضایع کیا دبلا کر ڈالا پھر عمر فاروق رضہ نے اوسکو مول لینا چاہا ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو چیز خدا کی راہ مین دیوے اوسکو پھر مول بھی نلیوے ؏ ابو هريرة لَا تُشَدُّ الرِّحَالُ اِلَّا اِلٰى ثَلٰثَةِ مَسَاجِدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَمَسْجِدِ الرَّسُوْلِ وَالْمَسْجِدِ الْاَقْصٰى بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کجاوے نہ باندھے جاوین یعنی سفر کرنا سوا تین مسجد کے نہین درست باعتقاد ثواب والی مسجد یعنی کعبہ دوسرے مدینے مین حضرت کی مسجد تیسرے ملک شام مین مسجد اقصیٰ یعنی بیت المقدس کی مسجد

نصاری سے لڑائی ہوئی لشکر نصاری لاکھ تھا تینوں سردار شہید ہوئے پھر خالد بن ولید مسلمانوں کی صلاح سے سردار ہوئے آٹھ تلواریں اوس دن اونکے
ہاتھ میں ٹوٹ گئیں جب اللہ نے فتح نصیب کی اوسی لڑائی میں قوم حمیر کے ایک مسلمان نے ایک کافر کو مارا اوس کافر کا اسباب مانگا خالد نے کہ
اوس وقت حاکم تھے نہ دیا عوف بن مالک اس حدیث کے راوی نے خالد سے کہا کہ اگر تم قاتل کو اسباب نہیں دیتے ہو تو میں تمہارا گلہ حضرت سے کرونگا جب
مدینے میں لشکر آیا تو عوف نے حضرت سے خالد کا گلہ کیا حضرت نے خالد سے فرمایا کہ قاتل کو تو نے اسباب کیوں نہ دیا خالد نے کہا کہ وہ اسباب بہت قیمتی تھا
حضرت نے فرمایا کہ اب اوسکا اسباب دیدے پھر خالد جو عوف کے پاس ہوکر نکلے تو عوف نے خالد کی چادر پکڑ کر کہا کہ کیوں جی ہمنے تمسے کہا تھا سو کر دکھلایا خالد
کو بہت غصہ آیا جب یہ حال حضرت نے سُنا تب یہ حدیث فرمائی اور خالد کی خاطر داری کی کہ اب اسباب مت دو اور حاکموں کی قدر دانی کی معلوم ہوا کہ بادشاہ
کو سرداروں کی خاطر داری ضرور ہی تا لشکر پر رعب رہے ہر ایک سپاہی سردار پر جرأت نکرے خ أبو هريرة لا تغضب قاله لرجل
قال له اوصني بخاری میں ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت سے ایک مرد نے کہا کہ مجکو کچھ نصیحت کیجیے حضرت نے فرمایا کہ غصہ نکیا کر ف
اوس شخص نے تین بار نصیحت مانگی وہ شخص غصہ ور بہت تھا اس واسطے ہر بار حضرت نے یہی نصیحت کی غصہ دو قسم ہی بہتر اور برا سو جو غصہ
خدا کے واسطے ہو وہ بہتر اور جو اپنے نفس کے واسطے وہ برا حضرت نے اسی غصے کو منع کیا خ عبد الله بن مغفل لا تغلبنكم
الاعراب على اسم صلوتكم المغرب قال وتقول الاعراب العشاء واخرج مسلم عن ابن عمر على اسم
صلوتكم الا انها العشاء وهم يعتمون بالابل ويروى صلوتكم العشاء فانها في كتاب الله العشاء
وانها تعتم بحلاب الابل (دوده دہنا) بخاری میں عبد اللہ بن مغفل رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تمپر غلبہ نکرنے پاوین عرب کے جنگلی لوگ
تمہاری مغرب کی نماز کے نام پر حضرت نے فرمایا کہ جنگلی لوگ مغرب کو عشا کہتے ہیں اور روایت کی مسلم نے عبد اللہ بن عمر رض سے کہ غالب نہوویں جنگلی لوگ
تمہاری نماز کے نام پر جان رکھو کہ البتہ اوسکا نام عشا ہی اور جنگلی لوگ دیر کرتے اندھیرے میں اونٹ کا دودھ دوہتے ہیں اور دوسری روایت میں ہی کہ
تمہاری نماز کا نام عشا ہی سو البتہ اوس نماز کا نام خدا کی کتاب میں عشا ہی اور جنگلی لوگ اندھیرے میں اونٹوں کا دودھ دوہتے ہیں ف
عرب کے جنگلی لوگ نماز مغرب کو عشا کہتے تھے اور عشا کی نماز کو عتمہ کہتے تھے یعنی اندھیرے کی دودھ والی نماز اس واسطے کہ عشا کے وقت وے
لوگ اپنے اونٹوں کا دودھ دوہتے تھے سو حضرت نے فرمایا کہ ایسا کہیں نہو کہ نمازوں کے شرعی نام بدل جاویں اور جنگلی لوگوں کی بولی مشہور ہو جاوے
اسواسطے منع کیا ق أبو سعيد وأبو هريرة لا تفعل بع الجمع بالدراهم ثم ابتع بالدراهم جنيبا
قاله لاخي بني عدي الانصاري وكان قد استعمله على خيبر بخاری اور مسلم میں ابو سعید اور ابو ہریرہ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تو نے کچھ ناقص کھجور کو چاندی کے درموں سے بیچ ڈالا کر پھر مول لیا کر درموں سے عمدہ قسم کی کھجور یہ حضرت نے قوم بنی عدی
انصاری کے بھائی سے کہا اور حضرت نے اوسکو خیبر کا عامل کر کے بھیجا تھا ف حضرت نے ایک شخص کو خیبر کا عامل کر کے بھیجا وہاں سے وہ عمدہ قسم کھجور
جسکو جنیب کہتے ہیں حضرت کے واسطے لایا حضرت نے پوچھا کہ کیا تمام خیبر کی کھجور ایسی عمدہ ہوتی ہی اوسنے کہا کہ نہیں بلکہ ہم ناقص کھجور دو سیر دیکر ایک
سیر عمدہ قسم بدل لیتے ہیں تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی ایک جنس میں زیادہ دینا لینا بیاج ہی ایسا نکیا کر بلکہ اوسکی تدبیر یہ ہی کہ ناقص کو
بیچ ڈالا پھر اوسکی قیمت سے عمدہ قسم کو مول لیا اسی طرح سب تول ماپ کی چیزیں جیسے گیہوں اور جو اور نمک اور چنے میں کرنا چاہیے م ابن عمر
لا تقبل صلوة بغير طهور ولا صدقة من غلول مسلم میں عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بدون طہارت
اور پاکی کے نماز نہیں قبول ہوتی اور صدقہ قبول نہیں ہوتا غنیمت کی چوری سے ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بدون غسل اور وضو نماز

اور مجکو یون کہا کرو کہ اللہ کا بندہ ہون اور اوسکا رسول **ف** یعنی جیسا نصاری نے عیسی ع کی بیحد تعریف بہت بڑھا کر کی
بعضون نے اونکو خدا کا بیٹا کہا اور بعضون نے خدا سو تم ای مسلمانون ویسی تعریف نکیجو کافر ہو جاوگے میری تعریف تو اتنی کفایت کرتی
ہی کہ خدا کا بندہ اور خدا کا پیغام لانیوالا ہون یعنی جب پیغمبر کہا تو سوای خدا کے جتنے کمالات کہ آدمی کو ممکن ہین سب آگئے پیغمبر سب عالم
سے بہتر خدا کا امانت دار سب گناہون سے معصوم ہوتا ہی یعنی سوای پیغمبر کے اب کون سی تعریف باقی رہی ہی جو مجکو کہوگے اس حدیث سے معلوم
ہوا کہ یہ جو جاہلون مین مشہور ہی کہ نبی ہر کام کے مختار ہین جا ہین کر ڈالین سو یہ شرک ہی اسمین تو پیغمبر کو خدائی ثابت کی اور جس بات سے حضرت نے منع
کیا تھا وہی بات بے ادب جاہلون نے کہی **ق** عَائِشَةُ لَا تَعْجَلْ فَإِنَّ اَبَابَكْرٍ اَعْلَمُ قُرَيْشٍ بِاَنْسَابِهَا وَاِنَّ لِي فِيهِمْ
نَسَبًا حَتّٰى يُخَلِّصَ لَكَ نَسَبِي **قَالَهُ** لِحَسَّانِ بْنِ ثَابِتٍ بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
کہ جلدی نکر سوا البتہ ابو بکر قریش کا نسب سب سے زیادہ تر جانتا ہی اور البتہ میرا اونمین رشتہ ہی تو ہجو نکر جب تک ابو بکر میرا نسب اونکے نسب سے
تجکو الگ نکر دیوے یہ حضرت نے حسان بن ثابت سے کہا **ف** روایت ہی کہ کفار قریش نے حضرت کی اور حضرت کے اصحاب کی ہجو کہی تھی
حضرت نے حسان سے کہ بڑے شاعر تھے یہ حدیث فرمائی یعنی قریش میرے رشتہ دار ہین اس طرح اونکی ہجو نکرنا کہ میرے باپ دادے بھی اوسمین آجاوین
ابی بکر سے اسکو تحقیق کرلے وہ قریش کے نسب کا بڑا عالم ہی **خ** ابْنُ عَبَّاسٍ لَا تُعَذِّبُوا بِعَذَابِ اللّٰهِ بخاری مین عبد اللہ بن عباس رض سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ عذاب نکرو خدا کے خاص عذاب سے یعنی آگ سے کسیکو نجلاو **ف** علی مرتضی رضی اللہ عنہ نے زندیق یعنی
بے دین لوگون کو جلوا ڈالا جب عبد اللہ بن عباس نے یہ سنا تو یہ حدیث پڑھی اور کہا کہ اگر مین اوس وقت ہوتا نہ جلاتا بلکہ اونکو قتل کرتا اس واسطے کہ
حضرت نے فرمایا ہی کہ جو اسلام کو چھوڑ کر اور دین بدلے اوسکو مار ڈالو **م** عَوْفُ بْنُ مَالِكٍ لَا تُعْطِهِ يَا خَالِدُ لَا تُعْطِهِ يَا خَالِدُ
هَلْ اَنْتُمْ تَارِكُونَ لِي اُمَرَائِي اِنَّمَا مَثَلُكُمْ وَمَثَلُهُمْ كَمَثَلِ رَجُلٍ اُسْتُرْعِيَ اِبِلًا وَغَنَمًا فَرَعَاهَا ثُمَّ تَحَيَّنَ
سَقْيَهَا فَاَوْرَدَهَا حَوْضًا فَشَرَعَتْ فِيهِ فَشَرِبَتْ صَفْوَهُ وَتَرَكَتْ كَدِرَهُ فَصَفْوُهُ لَكُمْ وَكَدِرُهُ عَلَيْهِمْ
قَالَهُ لَمَّا اَخْبَرَهُ عَوْفُ بْنُ مَالِكٍ بِقَتْلِ رَجُلٍ مِّنْ حِمْيَرَ فِي غَزْوَةِ مُؤْتَةَ رَجُلًا مِّنَ الْعَدُوِّ
وَمَنَعَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ اِيَّاهُ سَلَبَهُ لَمَّا اسْتَكْثَرَهُ بَعْدَ قَوْلِهِ لِخَالِدٍ اِدْفَعْهُ اِلَيْهِ فَلَمَّا مَرَّ خَالِدٌ بِعَوْفٍ
فَاَغْضَبَهُ وَسَمِعَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْحَدِيثَ مسلم مین عوف بن مالک رض سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ دے اوسکو ای خالد بھلا تم چھوڑنے والے ہو میرے بنائے حاکمون کو تمہاری مثل اور اون حاکمون کی مثل تو
ایسی ہی جیسے مثل اوس مرد کی جسنے اونٹ اور بکریان چرانے کو لین سو اونکو چرایا کیا پھر اونکے پیاس کا وقت تاکتا رہا سو لے گیا اونکو
حوض پر سو اوسمین گھسین پھر اونھون نے صاف صاف پانی کو پیا اور تلچھٹ کو چھوڑا سو صاف صاف تو تمکو ہی اور تلچھٹ ونپر یعنی غنیمت کا
مال لشکر کو ہی اور سب لشکر کی فکر اور قصور ہو تو بدنامی اور مواخذہ حاکمون پر حضرت نے اوس وقت فرمایا جب عوف بن مالک نے حضرت کو
خبر کی قوم حمیر سے ایک شخص کے مارنے کی کافر کو جنگ موتہ مین اور خبر کی خالد بن ولید نے اسباب دینے ندی اوسکو جبکہ خالد نے اوس اسباب کو
بہت مال جانا تھا بعد فرمانے حضرت کے خالد سے کہ دے اسباب قاتل کو پھر جب خالد عوف پاس نکلے تو عوف نے خالد کو غصہ دلایا اور حضرت نے اسکو سنا
تو یہ حدیث فرمائی **ف** اس حدیث کا مفصل قصہ یون ہی کہ ہجری آٹھوین سال زید کو تین ہزار لشکر اسلام کا سردار کرکے ملک شام مین
بھیجا اور حضرت نے فرمایا کہ اگر زید شہید ہو تو جعفر طیار سردار ہی اور اگر جعفر بھی شہید ہو تو عبد اللہ بن رواحہ سردار ہی چنانچہ موتہ کے مکان مین

عفراء لا تقولي هذه وقولي ما كنت تقولين بخاری مین ربیع بنت معوذ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اسکو مت کہہ
اور وہ بات کہہ جو آگے کہتی تھی ف بخاری مین ربیع سے پوری روایت یون ہے کہ میری شادی ہوئی حضرت میرے پاس آئے چھوٹی لڑکیاں
جنگ بدر کے گیت گاتی تھین دف بجا کر اسمین ایک لڑکی نے یہ کہا کہ ہم مین ایسا پیغمبر ہے جو کل کی ہونے والی بات جانتا ہے حضرت نے
یہ حدیث فرمائی اور منع کیا یعنی غیب کی بات سوا خدا کے کوئی نہیں جانتا مجکو بھی نہین معلوم بعضے علما کے نزدیک خوشی کے دنون مین اگر
دف کے ساتھ بشرطیکہ اور باجے نہون اور مضمون اوسکا خلاف شرع نہو اور گانے والا لڑکا اور اجنبی عورت نہو تو درست ہے م
انس لا تقوم الساعة الا على شرار الناس مسلم مین انس رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قیامت نہ قائم ہوگی مگر نہایت
برے لوگون پر ف یعنی جس وقت قیامت آویگی کوئی ایمان دار نرہیگا سب کافر ہونگے خ ابو هريرة لا تقوم الساعة
حتى تأخذ امتي مأخذ القرون شبرا بشبر وذراعا بذراع فقيل يا رسول الله كفارس والروم قال
ومن الناس الا اولئك بخاری مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قیامت نہ قائم ہوگی جب تک نکرنے لگے میری امت
اگلے زمانون کے طریقون کو بالشت بالشت بھر اور ہاتھ ہاتھ بھر یعنی بے تفاوت جو اگلے زمانے کے کافرون کی رسمین تھین میری امت بھی کریگی
لوگون نے کہا کہ یا رسول اللہ مجوسی اور نصاری کی طرح لوگ ہوجاوینگے حضرت نے فرمایا اور کون لوگ ہین سوا اونکے یعنی انھین کے قدم بقدم چلینگے
ف مجوس اور نصاری کی یہ رسمین تھین کہ ریشمین کپڑا پہننا چاندی سونے کے برتنون مین کھانا پینا نجومی سے پوچھکر کام کرنا داڑھی
منڈانا گناہون پر اڑجانا توبہ نکرنا شریعت کے حکمون پر خیال نکرنا شراب پینا سو افسوس کہ یہ سب رسمین مسلمانون مین جاری ہوگئین خصوصا ہندوستان
مین حضرت نے جیسا فرمایا ویسا ہی ہوا ق ابو هريرة لا تقوم الساعة حتى تخرج نار من ارض الحجاز تضيء
اعناق الابل ببصرى بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قیامت نہ قائم ہوگی یہان تک کہ نکلے آگ حجاز کی
زمین سے روشن کردیگی بصری کے اونٹونکی گردنون کو یعنی ایسی اوسکی روشنی تیز ہوگی کہ عرب سے شام تک پہونچے گی ف حجاز عرب مین
اوس زمین کا نام ہے جسمین مکہ اور مدینہ ہے اور بصری ایک شہر کا نام ہے تاریخ مدینہ مین مذکور ہے کہ اول چند روز مدینہ مین برابر زلزلہ رہا لوگون نے
جانا کہ قیامت آگئی پھر ایک طرف زمین پھٹ گئی اوسمین سے سربلند آگ نکلی پچاس دن قائم رہی لوہا اور پتھر اوس آگ سے جلتا تھا مگر گھاس
نجلتی تھی سیکڑون کوس تک اوسکی روشنی تھی آخر سلطنت عباسیہ کے یہ ماجرا گذرا چھ سو برس سے زیادہ ہوا تو جیسا حضرت نے فرمایا تھا ویسا ہی
ہوا یہ معجزہ ہے حضرت کا ق ابو هريرة لا تقوم الساعة حتى تضطرب اليات نساء دوس على ذي الخلصة
بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قیامت نہ قائم ہوگی یہان تک کہ چوتڑ مٹکاتی پھرینگی قوم دوس کی عورتین بت کے گرد
جسکا ذی الخلصہ نام ہے ف دوس ایک قوم کا نام ہے یمن مین ابوہریرہ بھی اوسی قوم سے ہین ذی الخلصہ اوس قوم کے بت کا نام تھا اوسکو
کافر کعبہ یمانی بھی کہتے تھے جب وہ قوم مسلمان ہوئی تب حضرت نے اوس بت کو تڑوا ڈالا سو حضرت نے یہ فرمایا کہ قیامت کے قریب وہ قوم مرتد ہوجاویگی اور
بت کو پھر بنا دینگے اور اونکی عورتین اوسکے گرد طواف کرینگی ق ابو هريرة لا تقوم الساعة حتى تطلع الشمس
من مغربها فاذا راها الناس امن من عليها فذاك حين لا ينفع نفسا ايمانها لم تكن امنت من قبل
بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ قائم ہوگی قیامت یہان تک کہ نکلیگا سورج اپنے ڈوبنے کے مکان سے پھر جب اوسکو دیکھینگے
لوگ تب ایمان لاوینگے جو زمین پر ہین اوس وقت نہ فائدہ کریگا کسی جان کو اوسکا ایمان جسکو پہلے سے ایمان نتھا ف یعنی ان دیکھنے کا

قبول نہیں اور حرام مال کو خدا کی راہ میں دینے سے کچھ ثواب نہیں **ق** ابو ہریرۃ لا تقبل صلوٰۃ من احدث حتی
یتوضأ بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسکا وضو ٹوٹا ہو اوسکی نماز قبول نہیں جب تک وضو نکرلیوے **ف**
وضو ٹوٹتا ہی اوس سے جو آگے اور پیچھے سے نکلے اور تکیہ لگا کر سونے سے اور خون پیپ ان پر بہنے سے اور بیہوشی اور دیوانگی سے **ق**
ابو ہریرۃ لا تقتسم ورثتی دینارا ما ترکت بعد نفقۃ نسائی ومؤنۃ عاملی فھو صدقۃ
بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ بانٹیں گے میرے وارث سونے کے دینار کے برابر بھی جو چھوڑ جاؤں میں بعد میری
بیبیوں کے خرچ اور کارندے کی محنت کے سو صدقہ ہی خدا کی راہ میں **ف** حضرت کے پاس کچھ زمین مدینے میں تھی اور کچھ فدک اور خیبر میں
سو حضرت کا معمول تھا کہ اوسکے حاصلات سے اپنی بیبیوں کو سال بھر کا خرچ دیتے جو باقی رہتا تو اوسکو محتاج مسلمانوں میں خرچ کیا کرتے
تھے سو فرمایا کہ میرے وارث تو ایک دینار برابر بھی کچھ بانٹیں گے باقی جتنی زمین ہی بعد بیبیوں کے اور کارندے کے خرچ کے یہ بھی راہ خدا میں صدقہ ہی
کارندے سے مراد یا خلیفہ ہی یا اوس زمین کا عامل پیغمبر کے مال میں جو وراثت نہیں ہی سو اوسکی یہ حکمت ہی کہ تا خلق کو معلوم ہو کہ پیغمبروں کی محنت
اور جان فشانی صرف خدا ہی کے واسطے تھی دنیا کا کچھ لگاؤ نہیں یہاں تک کہ اولاد اور وارثوں کو بھی کچھ اونکا حصہ نہیں ملتا اور حضرت فاطمہ
کو اول یہ حال معلوم نہ تھا اسی واسطے صدیق اکبر رضہ سے باپ کا حصہ مانگا جب معلوم ہوا کہ پیغمبروں کے مال میں وراثت نہیں تو خاموش ہو رہیں اصل
تقریر تو اتنی ہی باقی جھگڑے ہیں بیفائدہ **ق** المقداد بن الاسود لا تقتلہ فان قتلتہ فانہ بمنزلتک قبل
ان تقتلہ وانک بمنزلتہ قبل ان یقول کلمتہ التی قال **قالہ** حین سألہ المقداد عن قتل
من اسلم من الکفار بعد ان قطع یدہ فی الحرب بخاری اور مسلم میں مقداد ابن اسود رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
کہ مت مار اوس کافر کو جو اب مسلمان ہو گیا سو اگر تو اوسکو ماریگا تو وہ تیرے مارنے سے پہلے تیرے برابر مسلمان ہو گیا ہی اور تو واجب القتل اوسکے
برابر ہو جاویگا جیسے وہ تھا کافر کلمہ پڑھنے سے پہلے یہ حضرت نے فرمایا جب مقداد نے پوچھا اوس شخص کا حال جو کافر تھا پھر لڑائی میں مقداد کا
ہاتھ کاٹ کر مسلمان ہو گیا **ف** یعنی اگر تو اوسکو حالت کفر میں مار ڈالتا تو درست تھا اور اب وہ مسلمان ہوا اوسکا خون
بچ گیا اگر تو اوسکو اب ماریگا تو اوسکے بدلے تو مارا جاویگا **ق** عایشۃ لا تقطع ید السارق الا فی ربع دینار
فصاعدا بخاری اور مسلم میں حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ کاٹا جاوے چور کا ہاتھ مگر چوتھائی دینار یا زیادہ میں **ف**
دینار ساڑھے چار ماشے سونے کی ہوتی ہی تو اوسکی چوتھائی ایک ماشہ اور ایک رتی ہوئی یعنی جب چور ایک ماشہ اور ایک رتی سونے کے برابر یا اس سے
زیادہ مال چور لے تب اوسکا ہاتھ کاٹا جاوے اور اگر اس سے کم چورا وے تو نہ کاٹا جاوے اور یہی مذہب امام شافعی کا اور امام مالک کے نزدیک جب
تین درم چاندی کے برابر یا زیادہ چوری کرے تو اوسکا ہاتھ کاٹا جاوے اور امام اعظم کے نزدیک جب دس درم کے برابر یا زیادہ چوری کرے
تو ہاتھ کاٹا جاوے اس سے کم میں نہیں اونکی دلیل دوسری حدیث ہی جسمیں دس درم کی حد ہی **خ** ابو ہریرۃ لا تقولوا ھکذا
لا تعینوا علیہ الشیطان **قالہ** حین قال رجل اخزاک اللہ لسکران ضرب الحد بخاری میں ابو ہریرہ رضہ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ایسا نکہو شیطان کی اوسکے اوپر مدد نکرو یہ حضرت نے اوس وقت فرمایا کہ جب کسی نے اوس شرابی کو جو حد مارا گیا تھا
یوں کہا کہ خدا اوسکو فضیحت اور رسوا کرے **ف** یعنی جب گنہگار کی سزا ہو چکی تو اوسکو برا نکہو اسواسطے کہ شیطان خوش ہوتا ہی
مسلمان کی رسوائی سے تو گویا تمنے شیطان کی مدد کی بلکہ یوں کہا کرو کہ خدا تیری توبہ قبول کرے **خ** الربیع بنت معوذ بن

فيفتتحون قسطنطينية فبينما هم يقتسمون الغنائم قد علقوا سيوفهم بالزيتون اذ صاح فيهم
الشيطان ان المسيح قد خلفكم في اهليكم فيخرجون وذلك باطل فاذا جاؤا الشام خرج فبينما
هم يعدون للقتال يسوون الصفوف اذ اقيمت الصلوة فينزل عيسى بن مريم فامهم فاذا راه
عدو الله ذاب كما يذوب الملح في الماء فلو تركه لانذاب حتى يهلك ولكن يقتله الله بيده فيريهم
دمه في حربته ۞ مسلم مین ابوہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قیامت نہ قائم ہوگی یہان تک کہ روم کے نصاری کا لشکر اعماق مین یا دابق
مین اوتریگا پھر اونکی طرف مدینے سے لشکر اسلام نکلیگا وے لوگ اوس دن تمام روی زمین کے رہنے والون سے افضل ہونگے مراد حضرت امام مہدی کا لشکر ہی پھر
جب صف باندھینگے دونون لشکر تو نصاری کہینگے کہ چھوڑ دو ہمارا درمیان اور اون مسلمان لوگون کا جنہون نے ہمارے جورو لڑکے پکڑ کے لونڈی غلام بنائے ہین
تاکہ ہم اون سے لڑلیوین تو مسلمان کہینگے کہ خدا کی قسم ہم تمہارا اور اپنے بہائی مسلمانون کا درمیان نچھوڑینگے یعنی تم اس فریب سے مسلمانون مین پھوٹ ڈالا چاہتے ہو
سو یہ ممکن نہین پھر اون کافرون سے لڑنے لگینگے تو تہائی مسلمانونکا لشکر بہاگ جاویگا اونکی توبہ خدا کبہی قبول نکریگا اور تہائی لشکر قتل ہوگا
وے سب شہید وہین افضل ہونگے خدا کے نزدیک اور تہائی لشکر فتح کریگا وے عمر بھر کبہی فتنے اور بلا مین نہ پڑینگے پھر وے قسطنطینیہ کو جو روم کا
تختگاہ شہر ہی فتح کرینگے سو جس وقت وے لوٹ کا مال بانٹتے ہونگے اپنی تلوارونکو زیتون کے درخت مین لٹکا کر کہ اچانک اونمین شیطان پکاریگا کہ
دجال تو تمہارے پیچھے تمہارے لڑکون بالون پر آپڑا تو مسلمان وہان سے نکلینگے اور حالانکہ یہ خبر جھوٹ ہوگی پھر جب لشکر اسلام شام کے ملک مین آویگا
تب دجال نکلیگا سو جس وقت مسلمان لڑنے کی تیاری کرکے صفین باندھتے ہونگے کہ نماز کی تیاری ہوگی پھر عیسی مریم ع کے بیٹے اترینگے پھر اونکو نماز
پڑھاوینگے پھر جب عیسی ع کو خدا کا دشمن یعنی دجال دیکھیگا تو خوف سے گل جاویگا جیسے نمک پانی مین گلتا ہی سو اگر اوسکو خدا چھوڑ دے تو وہ خود بخود
گل جاوے یہان تک کہ مر کے مٹ جاوے لیکن اوسکو خدا قتل کرواویگا عیسی ع کے ہاتھ سے پھر عیسی ع دجال کے تابعدارونکو یا سب لوگونکو اوسکا خون
دکھلاوینگے اپنی برچھی مین لگا ہوا ف اعماق اور دابق دو مکان ہین شام کے ملک مین اور قسطنطینیہ بہت مدت سے ابتک مسلمانون کے
عمل مین ہی چنانچہ اب روم کا بادشاہ مسلمان وہین رہتا ہی اس حدیث سے معلوم ہوتا ہی کہ قیامت کے قریب نصاری کا اوسمین عمل ہو جاویگا پھر امام مہدی
کے وقت مین فتح ہوگا چنانچہ اس حدیث مین اوسکا ذکر ہی ۞ انس لا تقوم الساعة حتى لا يقال في الارض الله الله
مسلم مین انس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قیامت نہ قائم ہوگی یہان تک کہ نکہا جاویگا الله الله ف اس حدیث کے دو مطلب ہین
ایک تو یہ کہ قیامت اوسوقت آویگی کہ زمین پر کوئی الله الله کہیگا یعنی سب کافر ہو جاوینگے دوسرا مطلب یہ کہ قیامت اوس وقت ہوگی کہ گناہ پر
کوئی انکار نہ کریگا یعنی اوس وقت کوئی اتنا بھی گنہگار بدکار سے نہ کہیگا کہ ارے خدا سے ڈر خدا سے ڈر ۞ ابوهريرة لا تقوم
الساعة حتى يحسر الفرات عن جبل من ذهب يقتتل الناس عليه فيقتل من كل مائة تسعة
وتسعون ويقول كل رجل منهم لعلي اكون انا الذي انجو مسلم مین ابوہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ
نہ قائم ہوگی قیامت یہان تک کہ دریا فرات ایک سونے کے پہاڑ کو کہول دیگا یعنی اوسمین نمود ہوگا اوسپر لوگ لڑ مرینگے سو قتل ہونگے ہر ایک سیکڑے سے
ننانوے اور کہیگا ہر ایک آدمی اونمین سے کہ شاید مین قتل سے بچ رہون یعنی تو سب نامین بلا شرکت پاؤن ف فرات کوفے اور کربلا کے دریا کا
نام ہی ۞ ابوهريرة لا تقوم الساعة حتى يخرج رجل من قحطان يسوق الناس بعصاه بخاری مین
ابوہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قیامت نہ قائم ہوگی یہان تک کہ نکلیگا ایک مرد قحطان کے قبیلے سے کہ ہانکیگا لوگون کو اپنی لاٹھی سے

ایمان معتبر ہے اور جب عذاب کا سامنا ہوا تو ایمان لانا کیا فائدہ ہے اس واسطے اگر کافر دم ایمان لاوے تو معتبر نہیں کہ اوس وقت بھی عذاب آخرت
سامنے آجاتا ہے **ق** عائشة لا تقوم الساعة حتى تعبد اللات والعزى بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ
حضرت نے فرمایا کہ قیامت نہ قائم ہوگی یہاں تک کہ لات اور عزی پوجے جاویں **ف** لات اور عزی عرب میں دو بت تھے حضرت کے وقت میں توڑے
گئے سو فرمایا کہ قیامت کے قریب پھر لوگ کافر ہو جاوینگے اور اونکو پوجینگے **ھ** ابو هريرة لا تقوم الساعة حتى تعود ارض
العرب مروجا وانهارا مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قیامت نہ قائم ہوگی یہاں تک کہ ہو جاوے عرب کی زمین چراگاہ
سبزہ زار نہروں والی **ف** عرب کی زمین میں نہ سبزہ ہے نہ نہر سو فرمایا کہ آخر زمانے میں اوس میں سبزہ اور نہریں نکلینگی اور بعضے کہتے ہیں کہ زمین
عرب سے مدینہ مراد ہے یعنی آخر زمانے میں لوگ عمارت اور آبادی پر زیادہ مصروف ہونگے دنیا کی محبت غالب ہوگی **خ** ابو هريرة لا تقوم الساعة
حتى تقاتلوا اليهود حتى يقول الحجر وراءه اليهودي يا مسلم هذا يهودي ورائي فاقتله بخاری میں
ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ قائم ہوگی قیامت یہاں تک کہ تم اے مسلمانو یہودیوں کو قتل کروگے یہاں تک کہ کہیگا پتھر جسکے
پیچھے یہودی چھپا ہوگا اے مسلمان یہ یہودی ہے میری آڑ میں سو تو اسکو مار ڈال **ف** قیامت کے قریب دجال نکلیگا اوسکے لشکر میں
اکثر یہودی ہونگے جب عیسی علیہ السلام کے ہاتھ سے دجال مارا جاویگا تو مسلمان اوس وقت یہودیوں کو ڈھونڈ ڈھونڈ کر قتل کرینگے **خ** ابو هريرة
لا تقوم الساعة حتى تقاتلوا خوزا وكرمان من الاعاجم حمر الوجوه فطس الانوف صغار الاعين
كان وجوههم المجان المطرقة نعالهم الشعر بخاری میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قیامت نہ قائم ہوگی یہاں تک
کہ اے مسلمانو تم لڑوگے خوز اور کرمان سے جو دو گروہ ہیں عجم کے سرخ مونہہ والے چپٹی ناکوں والے چھوٹی آنکھوں والے مونہہ اونکے جیسے ڈھالیں ہیں
تہ بتہ اوپر چڑھا یعنی اونکے گول مونہہ میں چربی موٹی جوتیاں اونکی بال کی **ف** خوزستان اور کرمان دو شہر ہیں ایران اور توران میں
وہاں کے رہنے والے مراد ہیں یا قوم ترک مراد ہیں اونکی صورتیں ایسی ہی ہوتی ہیں جیسا حضرت نے فرمایا اوسی طرح صحابہ حضرت کے بعد اون سے لڑے اور
فتحیاب ہوئے **ق** ابو هريرة لا تقوم الساعة حتى تقاتلوا قوما كان وجوههم المجان المطرقة بخاری
اور مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ قائم ہوگی قیامت یہاں تک کہ تم لڑوگے اوس قوم سے جنکے مونہہ جیسے ڈھالیں ہیں تہ بتہ
جمی ہوئیں یعنی موٹے مونہہ گول گول **ق** ابو هريرة لا تقوم الساعة حتى تقاتلوا قوما نعالهم الشعر
بخاری اور مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ قائم ہوگی قیامت یہاں تک کہ تم لڑوگے اوس قوم سے جنکی جوتیاں بال کی ہیں
ف قوم ترک مراد ہیں جیسا کہ اگلی حدیث میں مذکور ہو چکا **ق** ابو هريرة لا تقوم الساعة حتى تقتتل فئتان
دعواهما واحدة بخاری اور مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قیامت نہ قائم ہوگی یہاں تک کہ آپس میں لڑینگے دو گروہ
دعوی دونوں کا ایک ہی ہوگا **ف** علی مرتضی اور معاویہ کی لڑائی مراد ہے دونوں کا دین اسلام تھا اور ایک ہی کلمہ یعنی لا اله الا الله محمد
رسول الله تھے **ھ** ابو هريرة لا تقوم الساعة حتى تنزل الروم بالاعماق او بدابق فيخرج اليهم جيش
من المدينة من خيار اهل الارض يومئذ فاذا تصافوا قالت الروم خلوا بيننا وبين الذين سبوا
منا نقاتلهم فيقول المسلمون لا والله لا نخلي بينكم وبين اخواننا فيقاتلونهم فينهزم ثلث
لا يتوب الله عليهم ابدا ويقتل ثلثهم افضل الشهداء عند الله ويفتتح الثلث لا يفتنون ابدا

اور اطلس اور گلبدن اور زعفرانی یا مردوں کو حرام ہی اور چاندی سونے کے برتن میں کھانا پینا یا عطردان پاندان بنانا حرام ہی اگر تکلف سے نبی آ
تو اور عمدہ کپڑے اور عمدہ قسم کے چینی اور بلور اور شیشے کے برتن کیا کم ہیں جو ریشمی کپڑے اور چاندی سونے کے برتنوں کو استعمال کر کے خدا اور رسول کو
ناخوش کیجیے ھ مُعَاوِيَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ لَا تُلْحِفُوا فِي الْمَسْئَلَةِ فَوَاللهِ لَا يَسْئَلُنِي أَحَدٌ مِنْكُمْ شَيْئًا فَتُخْرِجُ لَهُ
مَسْئَلَتُهُ مِنِّي شَيْئًا وَأَنَا لَهُ كَارِهٌ فَيُبَارَكَ لَهُ فِيمَا أَعْطَيْتُهُ مسلم میں معاویہ بن ابی سفیان سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ بہت چمٹ کر نہ مانگا کرو سو قسم خدا کی جو تم میں کوئی مجھسے کچھ مانگیگا اور پھر مجھکو ناخوش کر کے پا دیگا تو جو میں اوسکو دونگا اوس میں برکت نہو گی
ف یعنی جو چمٹ کر سوال کر کے کچھ مجھسے پا دیگا وہ مال بے برکت ہوگا معلوم ہوا کہ سوال کرنا حرام ہی خصوصا چمٹ کر مانگنا زیادہ تر حرام ہی
ھ ابُو هُرَيْرَةَ لَا تَلَقَّوُا الْجَلَبَ فَمَنْ تَلَقَّى فَاشْتَرَى مِنْهُ فَإِذَا أَتَى سَيِّدُهُ السُّوقَ فَهُوَ بِالْخِيَارِ مسلم میں ابو ہریرہ رضی
سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ آگے بڑھکر ناج کی کھیپ مول لیا کرو سو جس بیپاری کی کھیپ آگے بڑھکر مول لیجاوے تو جب بیپاری کھیپ کا مالک بازار میں
آوے تو اوسکو اختیار ہی یعنی اگلے بیچنے کو چاہے درست رکھے اور چاہے تو نہ درست رکھے بلکہ اپنا وہی ناج بازار میں بیچ لیوے ف شہر سے کوس دو کوس آگے
بڑھکے ناج کی کھیپ مول لینا حرام ہی اسواسطے کہ اسمیں دو نقصان ہیں ایک نقصان بیپاری کا کہ شاید بازار میں زیادہ بکتا دوسرے تمام شہر کی حق تلفی کہ اگر
بازار میں کھیپ آتی تو سب لوگ مول لیتے سو اسواسطے حضرت نے اسمیں بیپاری کو اختیار دیا ھ جَابِرٌ لَا تَمْشِ فِي نَعْلٍ وَاحِدَةٍ وَ
لَا تَحْتَبِ فِي إِزَارٍ وَاحِدٍ وَلَا تَأْكُلْ بِشِمَالِكَ وَلَا تَشْتَمِلِ الصَّمَّاءَ وَلَا تَضَعْ إِحْدَى رِجْلَيْكَ عَلَى
الْأُخْرَى إِذَا اسْتَلْقَيْتَ مسلم میں جابر رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ چلا کر ایک جوتی پہن کر اور ایک تہ بند میں گوٹ مار کر
اگر وٹا نہ بیٹھ یعنی ستر کھلجاویگا اور نہ کھا بائیں ہاتھ سے اور اسی طرح کپڑے کو سب بدن پر لپیٹ کر نہ اوڑھ کہ نماز یا اور کسی کام میں ہاتھ
نکل سکیں اور نہ رکھ ایک پانوں کو دوسرے پانوں پر جب تو چت لیٹے یعنی اگر تہ بند ہوگا تو بدن کھلیگا یہ حضرت نے مسلمانوں کو ادب سکھائے
ق ابْنُ عُمَرَ لَا تَمْنَعُوا إِمَاءَ اللهِ مَسَاجِدَ اللهِ بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن عمر رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ منع کرو
خدا کی باندیوں کو خدا کی مسجدوں سے ف یعنی اگر عورتیں مسجد میں جانے کے واسطے جاویں تو منع نکرو حضرت عایشہ رضی نے فرمایا کہ اگر حضرت
دیکھتے جو اب عورتوں نے خلاف شرع وضع نکالی ہی تو مسجد میں اونکا جانا منع کرتے اسیواسطے مجتہدوں نے کہا ہی کہ حضرت کے زمانے میں عورت کا
مسجد میں جانا درست تھا اور اب زمانے میں فساد بہت ہی اب درست نہیں ق أَبُو هُرَيْرَةَ لَا تَمْنَعُوا فَضْلَ الْمَاءِ
لِتَمْنَعُوا بِهِ فَضْلَ الْكَلَإِ بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ روکو زیادہ پانی کو تا اوسکے حیلے سے
زیادہ چارا روکو ف یعنی اگر تمہارا کنواں یا حوض یا تالاب ہو اور تم اوس سے اپنا کام کر چکے ہو تو لوگوں کو اوسکے باقی پانی پینے سے
یا کھیت سینچنے سے نہ منع کرو اور اگر پانی روکوگے تو جانور کو زمین کا چارا بھی جو تالاب اور حوض کے گرد ہوتا ہی اس حیلے سے نہ چرنے دوگے یہ اور بھی
زیادہ بد کام ہی یعنی پانی روکنے سے غرض تمہاری یہ ہی کہ اس سبب سے چارا بچے کہ نہ آدمی اور جانور وہاں آویگا نہ چارا چریگا ھ أَبُو قَتَادَةَ
الْحَارِثُ بْنُ رِبْعِيٍّ لَا تَنْتَبِذُوا الزَّهْوَ وَالرُّطَبَ جَمِيعًا وَلَا تَنْتَبِذُوا الرُّطَبَ وَالزَّبِيبَ جَمِيعًا وَلَكِنِ انْتَبِذُوا
كُلَّ وَاحِدٍ عَلَى حِدَتِهِ مسلم میں ابو قتادہ حارث رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ پانی میں تر رکھا کرو گدرا اور پکی کھجور کو ملا کر
اور نہ تر رکھو کھجور اور منقے کو ملا کر لیکن تر کیا کرو ہر ایک کو علاحدہ علاحدہ ف عرب کھجور اور منقی تر کر کے اوسکا شیرہ پیا کرتے تھے سو حضرت نے
فرمایا کہ دو قسم کی چیز ملا کر نہ تر کیا کرو کہ اسمیں جلد نشا ہو جاتا ہی ق أَنَسٌ لَا تَنْتَبِذُوا فِي الدُّبَّاءِ وَلَا فِي الْمُزَفَّتِ بخاری

ف قحطان ایک شخص تھا یمن کے اصل عرب اوسکی اولاد ہین سو فرمایا کہ اوس قوم سے ایک بادشاہ پیدا ہوگا بڑا حکم والا لوگ اوسکے بس مین
قابو مین ہونگے جیسے بکریان چرانے والے کے قابو مین کہ جدھر چاہے اودھر ہانک لیجاوے شاید کہ اوس بادشاہ کا نام جہجاہ ہو جیسے کہ اول حدیث مین گذرا
ق ابو ہریرۃ لا تقوم الساعۃ حتی یکثر فیکم المال فیفیض حتی یہم رب المال من یقبل منہ
صدقتہ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قیامت نہ قائم ہوگی یہان تک کہ تم مین مال بہت ہوجاویگا تو ابل پڑیگا
یہانتک کہ مالدار فکر مین رنجیدہ ہوگا کہ کون اوسکی زکوۃ کا مال لیوے ف یہ قیامت کے قریب امام مہدی ع کے وقت مین ہوگا کہ سب مالدار ہوجاوینگے
کوئی محتاج نملیگا جو زکوۃ کا مال قبول کرے یا قیامت کی نشانیان دیکھکے ایسا خوف پیدا ہوگا کہ مال لینے کی فرصت نہوگی ق ابو ہریرۃ
لا تقوم الساعۃ حتی یمر الرجل بقبر الرجل فیقول یلیتنی مکانہ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ
حضرت نے فرمایا کہ قیامت نہ قائم ہوگی یہان تک کہ گذریگا مرد کسی مرد کی قبر پر تو کہیگا کسی طرح مین اسکی جگہہ پر ہوتا ف یعنی قیامت کے قریب
ایسے فتنے اور فساد عالم مین پھیلینگے کہ لوگ موت کی تمنا کرینگے قبرون کو دیکھکر یہ حدیث اور اسکے پہلے کی حدیثون مین حضرت نے قیامت سے جو پہلے
ہونے والی چیزین ہین اونکی خبرین دی ہین اب تک بعضی چیزین ہوچکین ہین اور بعضی آگے ہونگی یہ معجزہ ہے حضرت کا کہ جیسا فرمایا ویسا ہوا اور آگے ہوگا
ق ابو سعید لا تکتبوا عنی ومن کتب عنی غیر القرآن فلیمحہ وحدثوا عنی ولا تکذبوا علی هذا حدیث منسوخ
صدقہ بخاری اور مسلم مین ابو سعید رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ لکھو میری حدیث کو سو جسنے مجھسے سنکر سوا قرآن کے جو لکھا ہو سو اوسکو
مٹا ڈالے اور حدیث نقل کرو مجھسے یعنی جو بات مجھسے سنو وہ لوگون کو سکھاؤ اور مجھپر جھوٹھ نہ باندھو کہا صغانی اس کتاب والے نے کہ اس حدیث کا
اول مضمون یعنی حدیث کے لکھنے کو منع فرمانا منسوخ ہے ف اصحاب قرآن اور حدیث کو ایک کاغذ مین لکھتے تھے حضرت ڈرے کہ کہین
قرآن اور حدیث ناواقفون کے نزدیک نملجاوے یا اشتباہ پڑے کہ قرآن کی لفظ کون ہے اور حدیث کی کون اسواسطے حضرت نے حدیث کا لکھنا
منع کیا جب قرآن لوگون مین خوب مشہور ہوگیا اور اشتباہ کا شبہہ گیا تو حدیث لکھنے کی بھی اجازت دی چنانچہ ابو ہریرہ کی حدیث اس کتاب مین
ہوچکی کہ حضرت نے ابو شاہ یمنی کو حدیث لکھوا دی یہ بندوبست جو دین محمدی ص مین ہے کسی دین مین نہین کہ خدا کا کلام علیحدہ اور حدیث پیغمبر کی
علیحدہ پھر حدیث کے مراتب بھی جدا جدا صحیح علیحدہ حسن علیحدہ ضعیف علیحدہ اور صحابہ کے اقوال جدا بخلاف یہود اور نصاری کے کہ اونکی کتابون مین عجب
گھال میل ہے چنانچہ اونکی توریت اور انجیل مین خدا کا کلام اور پیغمبر کا کلام بلکہ اونکے اصحاب اور راویون کا کلام ایسا مخلوط ہے کہ عاقل حیران
ہوتا ہے گویا تاریخ کی کتابین ہین صرف آسمانی کلام نہین ق علی رض لا تکذبوا علی فانہ من یکذب علی یلج النار
بخاری اور مسلم مین علی مرتضی رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مجھپر جھوٹھ نہ باندھیو سو مقرر یہ بات ہے کہ جو مجھپر جھوٹھ باندھیگا وہ دوزخ مین جاویگا
ق عمر لا تلبسوا الحریر فانہ من لبسہ فی الدنیا لم یلبسہ فی الآخرۃ بخاری اور مسلم مین عمر فاروق رض سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ نہ پہنو ریشمی کپڑے کو سو مقرر جو ریشمی پہنیگا دنیا مین وہ آخرت مین اوسکو نہ پہنیگا ق حذیفۃ بن الیمان لا تلبسوا
الحریر ولا الدیباج ولا تشربوا فی آنیۃ الذہب والفضۃ ولا تاکلوا فی صحافہا فانہا لہم فی الدنیا
ولکم فی الآخرۃ بخاری اور مسلم مین حذیفہ بن یمان رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ پہنو ریشمی کو اور نہ دیبا کو اور نہ پیو سونے چاندی کے
برتنون مین اور نکھاؤ اونکے پیالون مین اسواسطے کہ یہ سب چیزین کافرون کے واسطے دنیا مین ہین اور تمہارے واسطے ای مسلمانو آخرت مین ملینگی
ف دیبا ایک ریشمی کپڑے کی قسم ہے اور بعضے ریشمی بوٹہ دار کو دیبا کہتے ہین اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کمخواب اور تافتہ اور دریائی

لا توکی فیوکی اللہ علیک لا تحصی فیحصی اللہ علیک بخاری اور مسلم مین اسماء بنت ابی بکر رض سے روایت ہی کہ حضرت
نے مجھسے فرمایا نہ بند کر رکھہ تو خدا بھی بند کر دیگا کچھہ راہ خدا مین دیا کر جتنا تجھسے ہوسکے نہ باندھہ رکھہ کہ خدا بھی باندھہ رکھیگا اور گن گن کے مال کو نہ رکھہ
تو خدا بھی تجھکو گن گن کے دیگا ف یعنی بخیل مت بن اور مال کو جمع نکر راہ خدا مین دیا کر خدا بھی تجھکو دیے جاویگا اور اگر تو روکیگی تو خدا
بھی روکیگا ھ جبیر بن مطعم لا حلف فی الاسلام وایما حلف کان فی الجاهلیة لم یزده
الاسلام الا شدة مسلم مین جبیر بن مطعم رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ زمانہ کفر کی قسم اور عہد وپیمان کا اسلام مین کچھہ اعتبار
نہین اور جو عہد وپیمان نیک کام مین تھا کفر کے وقت تو اسلام اوسکی زیادہ تر مضبوطی کی ف کفار عرب کا دستور تھا کہ ایک قوم دوسری
قوم سے ہمقسم ہوتا اور ایک دوسرے کے حق اور ناحق مین مدد کیا کرتا سو فرمایا کہ اسلام مین کفر کی قسم اور عہد وپیمان کا کچھہ اعتبار نہین ہان لیکن
مظلوم کی مدد کرنا اور حق کام کی تائید کرنا سو اسلام مین اسکی زیادہ تر تاکید ہی ھ ابن عمر لا شغار فی الاسلام مسلم مین عبد اللہ
بن عمر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اسلام مین شغار درست نہین ف شغار یہ ہی کہ ایک شخص اپنی بہن کا دوسرے سے نکاح کرتا اس شرط
سے کہ وہ بھی اپنی بہن کا نکاح اسکے ساتھہ بے مہر کر دے گویا بدلائی کرتے تھے اور اس تدبیر سے مہر بچاتے تھے سو دین اسلام مین یہ حرام ہوا
ق ابو سعید لا صاعین تمرا بصاع ولا صاعین حنطة بصاع ولا درهم بدرهمین بخاری اور مسلم مین
ابو سعید رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہین بیچنا درست دو صاع کھجور کا ایک صاع سے اور نہ دو صاع گیہون کا ایک صاع سے اور نہ ایک
درم کو دو درم سے ف صاع تین سیر کا ہوتا ہی یعنی ایک ہی جنس مین زیادہ دینا اور لینا نہین درست کہ بیاج ہی ھ ابو ہریرة
لا صلوة الا بقراءة مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نماز نہین ہوتی بدون قران پڑھے ف اس حدیث سے معلوم
ہوا کہ قران پڑھنا نماز مین فرض ہی ھ عایشة لا صلوة بحضرة الطعام ولا وهو یدافعه الاخبثان مسلم مین
حضرت عایشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ عمدہ نماز نہین کھانا موجود ہوتے اور نہ اوس وقت کہ جب جا ضرور اور پیشاب غالب ہو ف
یعنی جب کھانا طیار ہو تو پہلے کھانا کھاوے تب نماز پڑھے تا کہ نماز مین کھانے کی طرف دل نہ لگا رہے اور اسی طرح جب جا ضرور یا پیشاب زیادہ لگے
تو اوس سے فراغت کر کے نماز پڑھے تا نماز مین خلش باقی نرہے ق عبادة بن الصامت لا صلوة لمن لم یقرأ بفاتحة
الکتاب بخاری اور مسلم مین عبادہ بن صامت رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہین نماز اوسکی جسنے الحمد کی سورت نپڑھی ف
امام شافعی کے مذہب مین بدون الحمد پڑھے نماز نہین ہوتی یہ حدیث اونکی دلیل ہی اور امام اعظم کے نزدیک نماز بے الحمد کامل نہین ہوتی ق
علی لا طاعة فی معصیة اللہ انما الطاعة فی المعروف بخاری اور مسلم مین علی مرتضی رض سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ کسیکی اطاعت نچاہیے خدا کے گناہ مین اطاعت تو صرف نیک کام مین ہی ف یعنی بادشاہ یا ماباپ یا اوستاد کی نیک کام مین
اطاعت کیجیے اور خلاف شرع کام مین اطاعت نچاہیے خ ابو ہریرة لا طیرة وخیرها الفال بخاری مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ شگون لینا بے حقیقت بات ہی اور بہتر ہی نیک فال لینا ف عرب کا دستور تھا چڑیان اور جانورون کی آوازون کی
شگون لیتے تھے سو اوسکو حضرت نے منع کیا کہ نرا وہم اور خیال ہی بے حکم خدا کے کچھہ نہین ہوسکتا اور فال اوسکو کہتے ہین کہ کسی سے لفظ سنکے
نیک گمان کرنا خدا کی طرف سے جیسے بیمار سالم کی لفظ سنے تو یون گمان کرے کہ مین خدا کے فضل سے صحیح اور سالم ہوا اور یہ جو فال نامے معمول
مین مشہور ہین انمین فال دیکھنا ہرگز درست نہین انمین تو خوف کفر ہی غیب کی بات سوا خدا کے کسیکو معلوم نہین ق جابر لا عدوی

اور مسلم مین انس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ میوہ نہ ترکیا کرو تونبے مین اور نہ مرتبان مین ف یہ شراب کے برتن تھے اس واسطے انکے استعمال اول منع ہوئے ھ ابو ھریرۃ لا تنذروا فان النذر لا یغنی من القدر شیئا وانما یستخرج بہ من البخیل مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نذر نمانا کرو سو مقرر نذر ماننا تقدیر کو کچھ نہیں ٹالتا اور نذر کے سبب سے تو البتہ بخیل کا مال خرچ ہوتا ہی ف یعنی اس اعتقاد سے کہ نذر سے تقدیر ٹل جاتی ہی نذر کرنا بیفائدہ ہی اور درست نہین اور اگر یہ اعتقاد نہو تو نذر کرنا درست ہی ق جابر لا تنزلن برمتکم ولا تخبزن عجینکم حتی اجی ق ال لہ بخاری اور مسلم مین جابر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے مجھسے فرمایا نہ تم اوتاریو اپنی ہانڈی کو اور روٹی نہ پکائیو اپنے آٹے کی جب تک مین آؤن ف مصابیح مین جابر رض سے روایت ہی کہ جنگ خندق مین کسی نے تین دن سے کھانا نکھایا تھا اور حضرت نے بھوکھ سے اپنے پیٹ مین پتھر باندھے مینے اپنی بی بی کہا کہ حضرت بہت بھوکھے ہین سو اوسنے تین سیر جو کا آٹا نکالا اور اوسکو گوندھا اور ایک بکری کا بچہ تھا اوسکو ذبح کرکے ہانڈی مین کھا پکانے کو پھر مینے حضرت کو چپکے خبر کی کہ حضرت آپ اور دو تین آدمی اور چلیں حضرت نے سب سے پکارکے کہا کہ ای خندق کھودنے والو اس مرد نے تمھاری دعوت کی ہی چلو پھر حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی جب تک مین آؤن ہانڈی نہ اوتارنا اور آٹے کو نہ پکانا پھر حضرت میرے گھر تشریف لائے اور آٹے اور ہانڈی مین لعاب دہن مبارک ڈالا اور برکت کی دعا کی پھر فرمایا کہ روٹیاں پکاؤ سو قسم کھاتا ہون خدا کی کہ ہزار آدمی نے اوس تین سیر آٹے کو کھایا اور ہانڈی اوسی طرح گوشت سے بھری جوش مارتی تھی اور آٹا بھی اوتنا ہی موجود تھا اور پکتا جاتا تھا یہ حضرت کا معجزہ نہایت مشہور ہی اسکی سند بہت معتبر ہی ق ابو ھریرۃ لا تنکح الایم حتی تستامر ولا تنکح البکر حتی تستاذن قالوا یا رسول اللہ وکیف اذنھا قال ان تسکت بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نکاح نکیا جاوے بیوہ عورت کا جب تک اوس سے اجازت نہ لی جاوے اور نہ نکاح کیا جاوے کواری عورت کا جب تک اوسکا اذن نلیا جاوے لوگون نے کہا کہ کواری کا اذن کس طرح ہو یعنی وہ شرم سے کاہیکو بتلاویگی حضرت نے فرمایا کہ اوسکا چپ رہنا ہی اذن ہی ف یعنی کواری سے یون کہا جاوے کہ تیرا نکاح فلانے شخص سے ہم کرتے ہین اگر وہ اجازت دے تو بہتر ہی نہین تو اوسکا چپ رہنا ہی اجازت ہی امام اعظم رح کے نزدیک چھوٹی لڑکی کا والی مختار ہی جہان چاہے وہان کرے خواہ بیوہ ہو خواہ کواری اور جوان عورت خود مختار ہی خواہ بیوہ ہو خواہ کواری اور امام شافعی رح کے نزدیک بیوہ خود مختار ہی چھوٹی ہو یا جوان اور کواری کا والی مختار ہی چھوٹی ہو یا جوان ھ ابو ھریرۃ لا تنکح العمۃ علی ابنۃ الاخ ولا ابنۃ الاخت علی الخالۃ مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا نہ نکاح کیا جاوے پھوپھی کا بھتیجی پر اور نہ بھانجی کا خالہ پر ف یعنی جسکے نکاح مین ایک عورت ہو تو اوسکی زندگی مین اوس عورت کی پھوپھی یا خالہ کے ساتھہ نکاح نہین درست اگر وہ مرجاوے تو درست ہی ایسی حدیث سے مجتہدون نے قاعدہ نکالا ہی کہ جو ایسی دو عورتین ہین کہ اگر اونمین کوئی مرد ہوتی تو اونمین باہم نکاح درست نہوتا تو اونکا جمع کرنا نہین درست ھ ابو ھریرۃ لا تنکح المراۃ علی عمتھا ولا علی خالتھا مسلم مین ابو ہریرہ رض روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نکاح نکیا جاوے عورت کا اوسکی پھوپھی پر اور نہ اوسکی خالہ پر ق ابو سعید لا تواصلوا فایکم اراد ان یواصل فلیواصل حتی السحر بخاری اور مسلم مین ابو سعید رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ طی کا روزہ نرکھو سو جو طی کیا چاہے اور روزہ ملانے کا ارادہ کرے وہ سحری کے وقت تک ملاوے ف یعنی اگر روزہ دار شام کے وقت نکھاوے اور سحری کھاوے تو البتہ درست ہی اور اگر چاہے برابر دو یا تین روزے رکھے اور رات کو کچھہ نکھاوے یہ نہین درست ق اسماء بنت ابی بکر لا توعی فیوعی اللہ علیک ارضخی ما استطعت

آپ کو زیادہ چاہتا ہون تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ جب تک حضرت کو اپنی جورو اور اولاد اور ماباپ اور آقا اور پیر بلکہ خود اپنی
جان سے زیادہ تر دوست نرکھیگا اوسکا ایمان پکا نہین کچا ہی اور حضرت کی محبت کا پتا یہ ہی کہ حضرت کی سنت پر چلے اور بدعت سے
عداوت رکھے اور شریعت محمدی کے خلاف کسیکا کہنا نمانے اور جو شادی یا غمی مین برادری کے ڈر سے خلاف شرع رسمین کرے یا نوکری
چاکری مین آقا کی خاطر کو خلاف شرع کامون مین مقدم رکھے اوسکا ایمان پکا نہین وہ حضرت کی محبت مین کچا ہی الہی اپنے کرم سے ہمکو اپنے
حبیب کی محبت مین پکا کرلے آمین یارب العالمین خ انس لا واللہ لا تذرن منہ درہما یعنی من فداء العباس
بخاری مین انس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا کی قسم ایک درم بھی اوسمین سے یعنی عباس کی خلاصی کے بدلے سے مت چھوڑنا ف جب جنگ بدر
مین فتح اسلام کی ہوئی تو ستر کافر مارے گئے اور ستر قید ہو آئے اونمین عباس رض حضرت کے چچا بھی تھے حکم ہوا کہ قیدی اپنے بدلے مال دیوین
تو چھوٹین انصاریون نے حضرت سے عرض کی کہ اگر حکم ہو تو ہم عباس کو بدون مال لیے چھوڑین غرض اونکی یہ تھی کہ حضرت اس بات سے خوش ہوونگے
تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی سب مال لیسا ایک درم بھی نچھوڑنا معلوم ہوا کہ حق بات مین خویش و بیگانہ برابر ہین برادری کی رعایت نچاہیے
ھ بریدۃ بن الحصیب لا وجدت انما بنیت المساجد لما بنیت لہ ق ان رجلا نشد
فی المسجد فقال من دعا الی الجمل الاحمر مسلم مین بریدہ بن حصیب رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا کرے تو نپاوے
مسجدین تو بنائی گئین ہین جسکے واسطے بنائی گئین یہ حضرت نے اوس مرد کو کہا جو مسجد مین تلاش کرتا تھا سو اونمین یون کہا کہ کوئی سرخ اونٹ
بتلاوے کہ کہان ہی ف یعنی مسجدین عبادت کے واسطے ہین کوئی چیز اوسمین تلاش کرنا یا دنیا کی اوسمین بات کرنا درست نہین
اسی واسطے حضرت نے اوس تلاش کرنے والے کو بددعا دی مسجد مین سوال کرنا درست نہین بلکہ دینا بھی مسجد مین درست نہین ق
ابن عباس لا ھجرۃ بعد الفتح بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عباس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ وطن چھوڑنے کا ثواب بعد مکہ
فتح ہونے کے نرہا ف جب تک مکہ فتح نہوا تھا تو مکے کے رہنے والون کو بلکہ اور گرد نواح کے لوگونپر وطن چھوڑنا اور مدینے مین حضرت
پاس آنا کافرون سے لڑنے کو فرض تھا جب مکہ فتح ہوا تو دار الاسلام ہوا تو اوس ہجرت خاص کا حکم باقی نرہا لیکن کافرون کے ملک سے ہجرت
کرنا قیامت تک باقی ہی چنانچہ دوسری حدیث مین آیا ہی کہ ہجرت اور توبہ کرنا قیامت تک باقی ہی ھ ابو قتادۃ لا ھلک علیکم
اطلقوا لی غمری ق الہ ظھرۃ لیلۃ التعریس مسلم مین ابو قتادہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم ہلاکی
نہوگی کھول لاؤ میرے پاس میرا چھوٹا پیالہ یہ حضرت نے جس رات آخر شب لشکر اوترا تھا اوس دن دوپہر ڈھلتے فرمایا ف جنگ تبوک
سے جب حضرت پھرے تو موسم گرمی کا تھا پانی کہین نتھا جب دوپہر گذری اصحاب نے عرض کیا کہ ہم ہلاک ہوتے ہین پیاس کے مارے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی
یعنی تم ہلاک نہوگے پھر پیالا منگوایا جو کجاوے مین بندھا تھا اور وضو کے برتن سے تھوڑا پانی اوسمین ڈالا پھر اوسکو اپنے مونہہ سے لگایا خواہ پیا یا کچھ اوسمین
پھونکا پانی مین اتنی برکت ہوئی کہ سارے لشکر نے پیا تیس ہزار کا لشکر تھا یا ستر ہزار کا یہ حضرت کا معجزہ ہوا ھ ابن عمر لا یاکل
احدکم من الاضحیۃ فوق ثلثۃ ایام ھذا الحدیث منسوخ نسخہ الحدیث الذی رواہ ابو سعید
الخدری رضی اللہ عنہ وقد ذکرناہ فی الباب الخامس مسلم مین عبداللہ بن عمر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ
نکھاوے کوئی اپنی قربانی تین دن سے زیادہ کہا اس کتاب کے مصنف نے کہ یہ حدیث منسوخ ہی اسکو ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کی حدیث نے
منسوخ کیا اور ہمنے اوسکا پانچوین باب مین ذکر کیا ہی ق انس لا یؤمن احدکم حتی اکون احب الیہ من والدہ

وَلَا طِيَرَةَ وَلَا غُولَ ۔ بخاری اور مسلم مین جابر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ایک کی بیماری دوسرے کو نہین لگ جاتی اور شگون لینا
کچھ حقیقت نہین اور دیو بھوت بھی ضرر دینے کا مالک نہین **ف** کفار عرب کو اعتقاد تھا کہ بیماری کو طاقت ہی کہ خود دوسرے آدمی کو لگ جاتی ہی
سو فرمایا کہ غلط بات ہی اور یہ گمان تھا کہ جنگل مین دیو بھوت رنگ برنگ شکلین بناتے ہین اور لوگون کو راہ سے بہکاتے ہین اور ضرر رسانی کے مالک ہین سو فرمایا
حضرت نے کہ یہ بھی غلط بات ہی بدون خدا کے چاہے کوئی کچھ نہین کر سکتا تم تمام جہان کے مالک خدا کو کیون بھولتے ہو اور ادھر ادھر جی بھٹکاتے ہو
دوسری حدیث مین آیا ہی کہ جب جنگل مین تمکو دیو بھوت نظر پڑین تو تم اذان کہا کرو کچھ ضرر نہو گا **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَا فَرَعَ وَلَا عَتِيْرَةَ
بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہین درست اونٹنی کے پہلے بچے کو بتون کے واسطے ذبح کرنا اور نہ رجب کے مہینے کی دسوین
تاریخ تک قربانی کرنا **ف** کفار عرب مین دستور تھا کہ جب اونٹنی کا پہلا بچہ ہوتا تو اوسکو ذبح کر کے اوسکا خون بتون پر چھڑکتے اور ماہ رجب
کی تعظیم کے واسطے اول دس روز کے اندر قربانی کرتے سو حضرت نے دونون کو حرام کیا **ق** اِبْنُ عَبَّاسٍ لَا مَالَ لَكَ اِنْ كُنْتَ
صَدَقْتَ عَلَيْهَا فَهُوَ بِمَا اسْتَحْلَلْتَ مِنْ فَرْجِهَا وَاِنْ كُنْتَ كَذَبْتَ عَلَيْهَا فَهُوَ اَبْعَدُ لَكَ مِنْهَا **ق** لَهُ
لِرَجُلٍ مِنَ الْاَنْصَارِ لَاعَنَ عَنِ امْرَاَتِهٖ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَالِيْ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عباس رض سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ تجکو مال نہ ملیگا اگر تونے اپنی جورو کی بدکاری کا سچ دعوی کیا تھا تو جو تونے اوس عورت سے صحبت داری کی اوسکے بدلے مین مال گیا
اور اگر تونے اوسپر جھوٹھ باندھا تھا تو تجکو اوس سے مال پھیر لینا زیادہ تر بعید ہی یہ حضرت نے اوس انصاری مرد سے کہا جسنے بیگواہ اپنی جورو کو عیب لگایا
جھوٹھے پر بد دعا کر کے چھوڑا پھر حضرت سے کہا کہ یا رسول اللہ میرا مال جورو سے دلوا دیجیے **ق** اَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعَلِيٌّ وَعَائِشَةُ لَا نُوْرَثُ
مَا تَرَكْنَاهُ صَدَقَةٌ بخاری اور مسلم مین ابو بکر صدیق رض اور عمر فاروق رض اور علی مرتضی رض اور حضرت عایشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ ہم پیغمبر لوگ میراث نہین چھوڑتے ہمارے مال کا کوئی وارث نہین جو ہمنے چھوڑا وہ خدا کی راہ مین صدقہ ہی **ف** بخاری مین حضرت
عایشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت فاطمہ علیہا السلام نے ابی بکر صدیق پاس کسیکو بھیجا اپنے باپ کا حصہ مانگنے کو جو مدینے اور خیبر مین تھی
تب صدیق رض نے کہا کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمارے مال مین میراث نہین جو ہم چھوڑین سو صدقہ ہی خدا کی راہ مین اور البتہ محمد کی آل یعنی بیبیان اور اولاد
اس مال سے بقدر کھانے کے پاوینگے اور صدیق رض نے کہا کہ جو حضرت اس مال مین کرتے تھے وہی مین بھی کرونگا میری طرف سے کچھ کمی بیشی
اسمین نہوگی اس حدیث کا مضمون کئی بار اس کتاب مین گذر چکا ہی خلاصہ مطلب یہی ہی کہ اول حضرت فاطمہ علیہا السلام کو معلوم نتھا
کہ پیغمبرون کے مال مین وراثت نہین ہوتی اسی سبب سے مانگا تھا جب معلوم ہوا تو چپ ہین اور اس حدیث کو صرف صدیق رض ہی نے روایت نہین کی
جو کوئی بد اعتقاد طعنہ کرے بلکہ علی مرتضی رض بھی اسکے راوی ہین غرض ایماندار کو اتنا کفایت کرتا ہی اور بدگمانی کی تو پیغمبر پاس بھی دوا نہین
خ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ هِشَامٍ لَا وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ حَتّٰى اَكُوْنَ اَحَبَّ اِلَيْكَ مِنْ نَفْسِكَ **ق** لَهُ
لِعُمَرَ فَقَالَ عُمَرُ فَاِنَّهُ الْاٰنَ وَاللّٰهِ لَاَنْتَ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ نَفْسِيْ فَقَالَ الْاٰنَ يَا عُمَرُ بخاری مین عبد اللہ بن ہشام
رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قسم کھاتا ہون اوس ذات پاک کی جسکے قابو مین میری جان ہی کہ تیرا ایمان نہین ہونے کا یہانتک
کہ مین تیرے نزدیک تیری جان سے بھی زیادہ پیارا ہو جاؤن یہ حضرت نے عمر فاروق رض سے فرمایا پھر عمر فاروق رض نے کہا کہ قسم خدا کی اب تو
آپ یا رسول اللہ میرے نزدیک میری جان سے بھی زیادہ پیارے ہو گئے تب حضرت نے فرمایا کہ ای عمر رض اب تیرا ایمان پکا ہوا **ف** عبد اللہ بن ہشام رض سے
روایت ہی کہ ہم حضرت کے ساتھ تھے اور حضرت عمر فاروق رض کا ہاتھ پکڑے تھے عمر فاروق رض نے کہا یا رسول سوا اپنی جان کے مین سب چیز سے

نماز فضل وقت پڑھنا چاہیے یہ نہیں قصد کیا کرے کہ اب پڑھتا ہوں اب پڑھتا ہوں پھر دیر کرے کہ مکروہ وقت یعنی طلوع اور غروب میں
نماز پڑھے ق ابو ہریرۃ لا یتقدمن احدکم رمضان بصوم یوم او یومین الا ان یکون رجل
کان یصوم صوما فلیصمہ بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ پیشوائی کوئی کرے رمضان کی ایک دن
یا دو دن کا روزہ رکھکے مگر وہ مرد جو اپنی عادت سے کوئی روزہ رکھا کیا کرتا ہو سو روزہ رکھے اوسکا ف یعنی جیسے بطور سنت پیرکو
دو شنبے یا پنجشنبے کے روزے کی عادت ہو اور وہ دن رمضان سے متصل پڑے تو اوسکو روزہ رکھنا درست ہے لیکن صرف رمضان کی پیشوائی
کا ایک دو روزے رکھنا درست نہیں ق انس لا یتمنین احدکم الموت لضر نزل بہ بخاری اور مسلم میں انسؓ سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی موت کی آرزو نکیا کرے کسی رنج اور تکلیف سے جو اوسپر آئی ہو ف اس حدیث میں اتنا مطلب
اور باقی ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر آرزو کرنا ضرور ہو تو یوں کہے کہ الٰہی زندہ رکھ مجکو جب تک زندگی میرے حق میں بہتر ہو اور موت مجکو دے جب
میرے حق میں بہتر ہو ف موت کی آرزو رنج دنیا کے سبب سے اس واسطے منع فرمائی کہ دلیل بے صبری کی اور ناامیدی کی اور اگر فساد زمانے
سے دین میں خلل پڑتا ہو تو موت کی آرزو کرنا درست ہے ق عثمان لا یتوضأ رجل فیحسن الوضوء فیصلی
صلوٰۃ الا غفر اللہ لہ ما بینہ وبین الصلوٰۃ التی تلیہا بخاری اور مسلم میں حضرت عثمانؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
کہ جو مرد وضو کرے سو اچھی طرح وضو کرے یعنی تین تین بار سب جگہ خوب پانی پہونچاوے پھر نماز پڑھے کوئی نماز سو تو خدا اوسکے گناہوں کو
معاف کریگا وضو کے وقت سے پچھلی نماز تک ف یہ بشارت ہے تحیۃ الوضوء کے نماز کی م ابو ہریرۃ لا یجتمع کافر
وقاتلہ فی النار ابدا مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جمع نہوگا کافر اور اوسکا قتل کرنے والا مسلمان دوزخ میں ہمیشہ
ف یعنی جس مسلمان نے کافر کو جہاد میں مارا وہ خلود دوزخ سے بچا م ابو ہریرۃ لا یجزی ولد والدہ الا ان
یجدہ مملوکا فیشتریہ فیعتقہ مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کام نہیں آتا بیٹا باپ کے مگر جب باپ کو
کسیکا غلام پاوے تو اوسکو مول لیوے پھر آزاد کرے ف امام اعظم کے نزدیک اسی طرح جب محرم برادری والے کا کوئی شخص مالک ہو مول
لیکر یا غنیمت کے حصے سے سو برادری والا آزاد ہو جاتا ہے ق ابو بردۃ بن نیار لا یجلد احد فوق عشر جلدات
الا فی حد من حدود اللہ بخاری اور مسلم میں ابو بردہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ کوئی کوڑا مارے دس کوڑے سے زیادہ مگر کسی
حد میں خدا کی حدوں سے ف حد وہ ہے جو سزا خدا نے مقرر کی جیسے کنوارے حرام کار پر سو کوڑے اور تعزیر وہ جو کسی قصور پر حاکم مارے
مصلحت جانکر سو فرمایا کہ تعزیر کرنا دس کوڑے سے زیادہ نہیں درست اور یہی مذہب ہے امام احمد کا اور امام اعظم اور امام شافعی کے
نزدیک اونتالیس کوڑے تک تعزیر میں مارنا درست ہے اسواسطے کہ تعزیر خوف کے واسطے مقرر ہوئی ہے سو حضرت کے زمانے میں ایمان اور حیا
غالب تھی تو اوس وقت میں دس کوڑے کفایت کرتے تھے اور اس وقت میں کہ شرم کم ہے تو زیادہ تعزیر مناسب ہے ق ابو ہریرۃ
لا یجمع بین المرأۃ وعمتہا ولا بین المرأۃ وخالتہا بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
کہ نکاح میں ایک عورت کو اور اوسکی پھوپھی کو ساتھ جمع کرنا نچاہیے اور نہ بھانجی اور خالہ کو جمع کرنا چاہیے خ ابو بکر لا یجمع
بین متفرق ولا یفرق بین مجتمع خشیۃ الصدقۃ بخاری میں ابو بکر صدیقؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
کہ نہ ملاوے جدا جانوروں کو اور نہ جدا کرے ملے جانوروں کو زکوٰۃ کے ڈر سے ف یعنی جیسے چالیس بکری سے ایک سو بیس [120] تک

وَوَلَدِهٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ بخاری اور مسلم مین انس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہین پورا ایماندار ہوتا تم مین سے کوئی جب تک مین
اوسکے نزدیک زیادہ تر دوست نہو جاؤن اوسکے باپ اور بیٹا اور سب آدمیون سے ف یعنی جب مجکو سب سے زیادہ چاہیگا اور میری رضامندی
پر میری رضامندی مقدم رکھے تب پورا ایماندار ہوا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جسنے اپنے جی کی ہوا اور ہوس مٹائی اور شریعت محمدی کی تعظیم اطاعت
کی اور ظاہر اور باطن سے حضرت پر فدا ہوگیا وہی پورا ایماندار ہی اور اوسی کا نام ولی ہی اور وہی فقیر کامل ہی اور سچا مسلمان ہی اور جسکو
یہ بات حاصل نہین شغال رنگین سب مولوی ہو یا فقیر الٰہی ہمکو سچا مسلمان اپنے کرم سے کر لے آمین ق اَنَسٌ لَا يُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتّٰى
يُحِبَّ لِاَخِيْهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهٖ بخاری اور مسلم مین انس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی بندہ پورا ایماندار نہوگا یہان تک کہ
اپنے بھائی مسلمان کے واسطے وہی بات چاہے جو اپنی جان کے واسطے چاہتا ہی ف اس حدیث مین حق اسلام کا بیان ہی یعنی جیسے اپنی جان کو
بلا اور مصیبت سے بچاتا ہی ویسے ہی دوسرے کو بھی بچاوے اور جو بہتری اور خوبی اپنے واسطے چاہتا ہی ویسی ہی دوسرے مسلمان کے واسطے چاہے
اس حدیث پر عمل اوس صاف دل سے ہووے جسکے دل مین کینہ اور حسد نہین ق اَبُوْهُرَيْرَةَ لَا يَبِعْ بَعْضُكُمْ عَلٰى بَيْعِ بَعْضٍ بخاری
اور مسلم مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم مین سے کوئی اپنا مال دوسرے کے بیچتے ہوئے پر نہ بیچے ف یعنی اگر ایک شخص اپنی چیز بیچتا ہو
اور قیمت چکتی ہو تو اوسکی چیز کو برا بتلا کر اپنی چیز نہ بیچے اسمین دوسرے کی حق تلفی ہی اور اگر اوسکی چیز کو لینے والا نا پسند کرے تو اوس وقت دوسرے
کو بیچنا درست ہی م جَابِرٌ لَا يَبِعْ حَاضِرٌ لِبَادٍ دَعُوا النَّاسَ يَرْزُقِ اللّٰهُ بَعْضَهُمْ مِنْ بَعْضٍ مسلم مین جابر رضہ سے روایت
ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ بیچے شہر والا باہر والے کے مال کو چھوڑ دو لوگون کو آپسمین خرید فروخت کرین خدا روزی دیتا ہی ایک کو دوسرے سے ف
یعنی اگر کوئی باہر سے شہر مین مثلاً اناج بیچنے لاوے اور بازار کے بھاؤ بیچنے کا ارادہ کرے اور شہر کا رہنے والا اوس سے کہے کہ تو ابھی نہ بیچ پھر
پاس رکھ جا مین تجکو مہنگا بیچ دونگا اوسکو حضرت نے منع کیا کہ اسمین خلق کو ضرر ہی اگر قحط ہو تو یہ بعضے کے نزدیک درست نہین ہی اور اگر ارزانی
ہو اور کسیکو ضرر نہو تو بعضون کے نزدیک درست ہی خ اَبُوْسَعِيْدٍ م اَبُوْهُرَيْرَةَ لَا يُبْغِضُ الْاَنْصَارَ رَجُلٌ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ
وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ بخاری مین ابوسعید رضہ سے اور مسلم مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ انصار سے عداوت نہ رکھیگا جو مرد خدا اور قیامت کو
مانتا ہی ف انصار مدینے کے لوگ ہین جنھون نے حضرت کو اپنے شہر مین رکھا اور حضرت پر اپنا جان اور مال فدا کیا اور اسلام کی مدد کی اسواسطے
اونکی محبت حضرت نے ایمان مین داخل کی خ عَائِشَةُ لَا يَبْقَيَنَّ اَحَدٌ فِي الْبَيْتِ اِلَّا لُدَّ وَاَنَا اَنْظُرُ اِلَّا الْعَبَّاسَ فَاِنَّهٗ
لَمْ يَشْهَدْكُمْ بخاری مین حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی نباقی رہے گھر مین جو دوا لگائے حلق مین اور مین دیکھتا جاؤن
عباس کے سوائے کہ وہ تمہارے ساتھ موجود نہ تھے ف حضرت کو بیماری مین غش آیا حضرت کی بیبیون نے حضرت کے حلق مین بنیے اجازت دوا لگا دیا
تھا جب حضرت غش مین چھوٹے دوا کڑوی معلوم ہوئی تب یہ حدیث فرمائی حضرت نے اسواسطے بدلا لیا کہ خدا میری تکلیف کے سبب سے کہین انپر عذاب کرے
اور نہین تو حضرت کا یہ کرم تھا کہ کافرون سے بھی عوض نہ لیتے تھے ھ اَبُوْهُرَيْرَةَ لَا يَبُوْلَنَّ اَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ ثُمَّ
يَغْتَسِلُ مِنْهُ مسلم مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ پیشاب کرے کوئی بندھے پانی مین پھر اوس سے نہاوے ف
یعنی جو پانی بندھا ہو بہتا نہو جیسے حوض اوسمین پیشاب کرنا نہین درست کہ نجس ہو جاویگا وضو اور غسل کے لائق نہ رہیگا ق اِبْنُ عُمَرَ
لَا يَتَحَرّٰى اَحَدُكُمْ فَيُصَلِّيْ عِنْدَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَلَا عِنْدَ غُرُوْبِهَا بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمر رضہ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ قصد کیا کرے تم مین کا کوئی تو نماز پڑھے سورج نکلتے اور نہ سورج ڈوبتے ف یعنی صبح اور عصر کی

يشهد ان لا اله الا الله واني رسول الله الا باحدى ثلث الثيب الزاني والنفس بالنفس والتارك لدينه المفارق للجماعة۔ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن مسعود رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا نہین حلال ہی خون اوس مسلمان کا جو گواہی دیتا ہو اسکی کہ نہین کوئی پوجنے کے لائق سوائے خدا کے اور اسکی کہ مین پیغمبر ہون خدا کا مگر تین صورت سے ایک تو نکاح والا مرد یا نکاحی عورت جو زنا اور حرام کاری کرے دوسرے جان کے بدلے جان تیسرے مرتد جسنے اپنا اسلام کا دین چھوڑ کر مسلمانوں کے گروہ سے علیحدہ ہوا **ف** یعنی مسلمانکا قتل تین صورت سے ہی ایک تو حرام کار نکاح والا دوسرے خون کے بدلے خون تیسرے مرتد جسنے اسلام کا دین چھوڑا **ف** جابر رضہ لا يحل لاحدكم ان يحمل السلاح بمكة مسلم مین جابر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہین حلال ہی تم مین کسیکو کہ ہتیار اوٹھاوے مکے مین قتل کے واسطے **ف** عبداللہ بن عباس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت بڑے غمخوار اور نہایت رحیم اور کریم تھے باوجودیکہ کفار مکہ سے حضرت نے بڑی بڑی تکلیفین اوٹھائین لیکن جب حضرت نے مکہ فتح کیا تو اون کافرون سے پوچھا کہ اب تم ہمارے حق مین کیا گمان کرتے ہو اور کیا ہمکو کہتے ہو اون لوگون نے کہا کہ ہم بہتر گمان کرتے ہین اور بہتر کہتے ہین تو سردار بھائی کرم والا اور کریم کا بیٹا اب تیرا قابو ہی جو چاہے سو کر تب حضرت نے فرمایا کہ مین بھی وہی کہتا ہون جو میرے یوسف بھائی نے اپنے بھائیون سے کہا تھا کہ لا تثريب عليكم اليوم یعنی آج تم پر کچھ اولاہنا اور گلہ شکوہ نہین پھر اونکے خون معاف کیے اور اصحاب سے یہ حدیث فرمائی **ق** ابو هريرة لا يحل لامرأة تؤمن بالله واليوم الاخر ان تسافر مسيرة يوم وليلة وليس معها حرمة ويروى الا مع ذي محرم عليها بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ حلال نہین اوس عورت کو جو مانتی ہو اللہ کو اور قیامت کو یہ کہ سفر کرے ایک رات دن کی منزل اور اوسکے ساتھ اوسکا کوئی محرم نہووے اور ایک روایت مین ملا ہوا ن ہی کہ عورت کو سفر نہین درست مگر محرم کے ساتھ **ف** عورت کا محرم وہ مرد ہی جسکے ساتھ اوس عورت کا کبھی نکاح درست نہووے جیسے باپ بھائی چچا بھتیجا بھانجا بیٹا نواسہ پوتا عورت کو سفر کرنا بدون اپنے خاوند یا محرم کے حرام ہی درست نہین اسواسطے کہ اسمین بہت بڑے بڑے فساد ہین **ق** ام سلمة لا يحل لامرأة مسلمة تؤمن بالله واليوم الاخر ان تحد فوق ثلثة ايام الا على زوجها اربعة اشهر وعشرا بخاری اور مسلم مین ام سلمہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ حلال نہین اوس عورت مسلمان کو جو خدا کو اور قیامت کو مانتی ہو کہ تین دن سے زیادہ کسیکے غم مین سوگ کرے اور اپنا سنگار چھوڑے مگر اپنے خاوند کی موت پر چار مہینے اور دس دن سوگ کرنا اور سنگار چھوڑنا فرض ہی **ف** یعنی کسی عزیز کے غم اور ماتم مین تین روز سے زیادہ سوگ کرنا عورت کو حلال نہین مگر خاوند کے ماتم مین چار مہینے اور دس دن سوگ فرض ہی نہ کم کرے اس سے نہ زیادہ اور برس دن خاوند کے غم مین بیٹھ رہنا نشینی کرنا جیسے کہ ہندوستان مین اکثر رواج ہی یا محرم مین غم امام سے سوگ کرنا اور ترک زینت کرنا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حلال نہین حرام ہی **ق** سعد بن ابي وقاص لا يحل لمسلم ان يهجر اخاه فوق ثلث بخاری اور مسلم مین سعد بن ابی وقاص رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ حلال نہین کسی مرد کو اپنے بھائی مسلمان کی ملاقات چھوڑنا تین رات سے زیادہ **ف** یعنی اگر معاملہ دنیاوی مین کسی مسلمان سے رنج ہو جاوے تو تین روز تک ترک ملاقات درست ہی تین دن سے زیادہ رنج رکھنا اور ملاقات اور سلام کلام چھوڑنا حلال نہین اور اگر دین کے سبب سے رنج ہوا ہی تو تین سے زیادہ بھی چھوڑنا درست ہی چنانچہ حضرت نے پچاس دن جہاد کے بچانے والون سے نہ بولتے تھے اور اسی طرح باپ کو بیٹے سے نہ بولنا اور خاوند کو جورو سے نہ بولنا واسطے ادب کے تین دن سے زیادہ بھی درست ہی **ق** ابو هريرة لا يخطب احدكم على خطبة اخيه بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ

زکوة ایک بکری ہی تو مثلاً دو شخصون کی چالیس چالیس بکریان علٰحدہ علٰحدہ ہین تو زکوة دینے کے وقت یہ حیلہ کرین کہ اون سب اسّی بکریون کو
ملا کر ایک شخص کی بتلا وین تا ایک بکری زکوة مین جاوے اور اگر علٰحدہ علٰحدہ رہین تو دو بکریان زکوة مین جائین یا کہ مثلاً ایک شخص کی چالیس
بکریان ہین تو ایک بکری دینا لازم تھا اوسنے زکوة دینے کے وقت بیس بیس دو جگہہ کر دین تا کہ زکوة دینا نہ پڑے اسواسطے کہ چالیس
بکری سے کم مین زکوة نہین تو فرمایا کہ زکوة دینے والا زکوة کے خوف سے ایسا حیلہ نکرے اور نہ عامل زکوة لینے والا بھی اسی طرح زیادہ لینے کا حیلہ
کرے معلوم ہوا کہ زکوة بچانے کا حیلہ کرنا درست نہین جیسے بعضے ظاہری مسلمان زکوة کے مال کو ایک برتن مین رکھ اوسکو اناج سے چھپا کر
فقیر کو دیتے ہین اور فقیر کو نہین معلوم کہ اوسمین کیا ہی پھر دوسرے آدمی کو اشارہ کر دیتے ہین کہ زیادہ قیمت دیکر اوس فقیر سے وہ برتن اور
اناج مول لیوے یے لوگ خدا کو دم دیتے ہین بازی بازی بریش بابا بازی ایسے نادرست حیلے یہودی لوگ کرتے تھے جن پر خدا نے غضب اور
عذاب کیا م عائشۃ لا یجوع اھل بیت عندھم التمر مسلم مین حضرت عایشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا نہین بھوکے
رہینگے وے گھر والے جنکے پاس کھجورین ہین ف یہ اونکے حق مین فرمایا جنکی غذا کھجورین ہین جیسے مدینے کے لوگ ق البراء بن
عازب لا یحبھم الا مؤمن ولا یبغضھم الا منافق من احبھم احبہ اللہ ومن ابغضھم ابغضہ اللہ
یعنی الانصار بخاری اور مسلم مین براء بن عازب رض سے روایت ہی کہ حضرت نے انصار کے حق مین فرمایا کہ نہ اونکو دوست رکھیگا سوا
ایماندار کے اور نہ اون سے عداوت رکھیگا سوا منافق کے جو اونکو دوست رکھیگا خدا اوسکو دوست رکھیگا اور جو اون سے عداوت رکھیگا خدا
اوس سے عداوت رکھیگا ف مدینے والون نے حضرت کی مدد کی اس واسطے اونکو انصار کہتے ہین یعنی رسول کے مددگار اسی واسطے
اونکی محبت مسلمانون پر فرض ہوئی ق ابو بکر لا یحج بعد العام مشرک ولا یطوف بالبیت عریان
بخاری اور مسلم مین ابو بکر صدیق رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ حج کرے اس سال کے بعد کوئی کافر شریک کرنے والا اور نہ گھومے
کعبے کے گرد ننگا آدمی ف نوین سال ہجری حضرت نے صدیق اکبر کو حاجیون کا سردار کرکے مکے مین حج کو بھیجا اور یہ حدیث فرمائی
کہ سب کو یہ حکم پہنچاؤ کہ دوسرے سال کوئی کافر حج کو نہ آوے کافرون کا دستور تھا کہ طواف ننگے کرتے تھے اونکا گمان یہ تھا کہ کپڑون مین ہمنے
گناہ کیے ہین اون سے کیا طواف کرین شرع مین برہنہ ہونا حرام ہی خصوصاً کعبے اور مسجد مین ق ابو بکرة لا یحکم احد
بین اثنین وھو غضبان بخاری اور مسلم مین ابو بکرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ حکم کرے کوئی دو آدمیون مین غصے کی
حالت مین ف یعنی جب حاکم اور قاضی غصے مین ہو اوس وقت نہ فیصل کرے اسواسطے کہ قضیہ فیصل کرنے کو عقل و ہوش چاہیے
کہ سچ اور جھوٹھ کو پہچانے اسی طرح جب بہت بھوکھا ہو یا اوسکا پیٹ بہت بھرا ہو یا کسی بات کا رنج اور فکر ہو یا بہت جاگا ہو تو قاضی اور
حاکم کو حکم کرنا نہین درست کہ ان حالتون مین ہوش نہین رہتا جیسا غصے مین م ابن عمر لا یحلبن احد ماشیۃ احد
الا باذنہ ایحب احدکم ان تؤتی مشربتہ فتکسر خزانتہ فینتقل طعامہ فانما تخزن لھم
ضروع مواشیھم اطعمتھم فلا یحلبن احد ماشیۃ احد الا باذنہ مسلم مین عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ کوئی دوہے کسیکے جانور کو بے اوسکی اجازت بھلا کوئی تم مین چاہتا ہی کہ کوئی اوسکی کوٹھری مین آکے اوسکا خزانہ توڑکے
اوسکے کھانے کا غلہ نکال لیجاوے اونکے جانورون کے تھن تو اونکے کھانے کے دودھ کو حفاظت مین رکھتے ہین یعنی تھن کوٹھری کی طرح ہین
حفاظت کے واسطے سو ہرگز نہ دوہے کوئی کسیکے جانور کو بدون اوسکی اجازت کے ق ابن مسعود لا یحل دم امرئ مسلم

م أُمُّ مُبَشِّرٍ لَا يَدْخُلُ النَّارَ أَحَدٌ بَايَعَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ مسلم مین ام مبشر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ دوزخ
مین نجاویگا کوئی جسنے درخت کے نیچے بیعت کی ف چھٹے سال ہجری جنگ حدیبیہ مین ببول کے درخت کے نیچے پندرہ یا چودہ سو
اصحاب نے حضرت سے بیعت کی اور اقرار کیا کہ ہم مرجاوینگے حضرت کے ساتھ سے نہ پھرینگے خدا اون سے راضی ہوا قرآن مین اونکا ذکر کیا ہی سو
اونکو حضرت نے فرمایا کہ اون مین سے کوئی دوزخی نہین وے سب بہشتی ہین م أُمُّ مُبَشِّرٍ لَا يَدْخُلُ النَّارَ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ مِنْ أَصْحَابِ
الشَّجَرَةِ أَحَدٌ الَّذِينَ بَايَعُوا تَحْتَهَا فَقَالَتْ حَفْصَةُ بَلَى يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَانْتَهَرَهَا فَقَالَتْ حَفْصَةُ
وَإِنْ مِنْكُمْ إِلَّا وَارِدُهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى ثُمَّ نُنَجِّي الَّذِينَ
اتَّقَوْا وَنَذَرُ الظَّالِمِينَ فِيهَا جِثِيًّا مسلم مین ام مبشر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو خدا نے چاہا تو نہ داخل ہوگا دوزخ
مین درخت والے اصحاب سے کوئی جنھون نے اوسکے نیچے بیعت کی تو حضرت حفصہ نے کہا کہ کیون نہ داخل ہونگے یا رسول اللہ حضرت نے اونکو جھڑکا پھر
حضرت حفصہ نے کہا کہ خدا قرآن مین فرماتا ہی کہ تم مین سے ہر ایک دوزخ پر وارد ہوگا تو حضرت نے فرمایا کہ خدا قرآن مین اوسکے آگے فرماتا ہی کہ پھر ہم بچالینگے
پرہیزگارون کو اور دوزخ مین ڈالینگے ظالم کافرون کو گھٹنون کے بل ف حضرت حفصہ کو یہ شبہہ ہوا کہ حضرت فرماتے ہین کہ اون لوگون سے
کوئی دوزخ کی طرف نجاویگا اور قرآن سے ثابت ہوتا ہی کہ سبکا گذار دوزخ پر ہوگا حضرت نے یہ جواب دیا کہ ہر چند دوزخ پر سبکا گذار ہوگا
لیکن پرہیزگار لوگ بچینگے کافر اوسمین گرینگے تو دوزخ مین داخل ہونا نہ ثابت ہوا م عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ لَا يَدْخُلَنَّ رَجُلٌ بَعْدَ
يَوْمِي هٰذَا عَلَى مُغِيبَةٍ إِلَّا وَمَعَهُ رَجُلٌ أَوِ اثْنَانِ مسلم مین عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ آیا کرے کوئی مرد میرے
اس دن کے بعد اوس عورت پاس جسکا خاوند سفر کو گیا ہو یا مر گیا ہو مگر کہ اوسکے ساتھ ایک اور مرد ہو یا دو مرد ہون ف یعنی جس عورت کا
خاوند غائب ہو اوسکے پاس کوئی مرد اکیلا نجایا کرے اور اگر دو تین مرد ہون تو مضایقہ نہین مرد اور عورت کی تنہائی مین بڑے بڑے فساد ہین اسواسطے
حضرت نے خلوت منع فرمائی ق أُمُّ سَلَمَةَ لَا يَدْخُلَنَّ هٰؤُلَاءِ عَلَيْكُمْ يَعْنِي الْمُخَنَّثِينَ بخاری اور مسلم مین حضرت ام سلمہ رض سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ اندر آیا کرین تمھارے پاس یعنی یے مخنث زنانے مرد ف حضرت ام سلمہ رض سے روایت ہی کہ ہمارے گھر مین ایک زنانہ مرد آیا
حضرت نے اوسکو دیکھکے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ عورتون کو زنانے مرد سے پردہ کرنا ضرور ہی مخنث اوسکو کہتے ہین جو ہجڑا اور زنانہ مرد ہو
خ أَبُو أُمَامَةَ لَا يَدْخُلُ هٰذَا بَيْتَ قَوْمٍ إِلَّا أَدْخَلَهُ الذُّلَّ قَالَهُ لَمَّا رَأَى شَيْئًا مِنْ آلَةِ الْحَرْثِ
بخاری مین ابو امامہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہین داخل ہوتا ہی یہ کھیتی کا اسباب کسی قوم کے گھر مین مگر اوس قوم مین ذلت اور خواری
داخل کرتا ہی یہ حضرت نے فرمایا جب کھیتی کا اسباب دیکھا ف یعنی جس قوم نے جہاد چھوڑا اور کھیتی مین مشغول ہوئی وہ بیشک ذلیل اور
بیقدر ہوئی کہ حاکم اونکو محصول کے واسطے پکڑتا ہی اور مارتا ہی اور ہزار طرح سے ذلیل کرتا ہی حدیث مین اشارہ ہی کہ مسلمان جہاد چھوڑ کر زمین
اور دنیا کمانے مین مشغول ہون تو بہت ذلیل اور خوار ہونگے اور کافر غالب ہو جاوینگے چنانچہ اس زمانے مین ویسا ہی ہوا ق أُسَامَةُ
بْنُ زَيْدٍ لَا يَرِثُ الْمُسْلِمُ الْكَافِرَ وَلَا الْكَافِرُ الْمُسْلِمَ بخاری اور مسلم مین اسامہ بن زید رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
کہ میراث نپاویگا مسلمان کافر کی نہ کافر مسلمان کی ف یعنی کافر اور مسلمان مین وراثت نہین ہی اگر ایک کا باپ کافر ہو تو مسلمان
بیٹا اوسکا حصہ نلیوے اور نہ مسلمان باپ کا کافر بیٹا حصہ پاوے اور یہی مذہب ہے چارون اماموں کا خ جَرِيرٌ لَا يَرْحَمُ اللّٰهُ مَنْ
لَا يَرْحَمُ النَّاسَ بخاری مین جریر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ رحم کریگا خدا اوس پر جو لوگون پر رحم نہین کرتا ف

حضرت نے فرمایا کہ نہ منگنی کرے تم میں سے کوئی اپنے بھائی مسلمان کی منگنی پر **ف** یعنی جب ایک مسلمان کی کسی جگہہ شادی کی نسبت
ٹھہر گئی ہو تو پھر وہاں اپنا پیغام دینا حلال نہیں کہ اسمیں دوسرے مسلمان کی حق تلفی ہی اور اگر ابھی تک ٹھہری نہو تو پیغام دینا مضایقہ نہیں
خ ابو ھریرۃ لا یدخل احد الجنۃ الا اری مقعدہ من النار لو اساء لیزداد شکرا ولا یدخل
النار احد الا اری مقعدہ من الجنۃ لو احسن لیکون علیہ حسرۃ بخاری میں ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ نہ داخل ہوگا بہشت میں کوئی مگر اوسکو دکھایا جاویگا اوسکی دوزخ کا مکان اگر وہ برائی کرتا تا کہ زیادہ شکر کرے اور نہ داخل ہوگا کوئی
دوزخ میں مگر دکھایا جاویگا اوسکو اوسکا بہشت والا مکان اگر وہ نیکی کرتا تاکہ اوسکو افسوس ہو **ف** یعنی بہشتی کو دوزخ دکھلاوینگے کہ اگر
تو برائی کرتا تو دوزخ کے فلانے مقام میں رہتا تو وہ زیادہ تر شکر ادا کریگا کہ خدا نے اپنے کرم سے مجکو ایسی بلا سے بچایا اور دوزخی کو بہشت دکھلاوینگے
کہ اگر تو نیکی کرتا تو فلانے مقام میں رہتا تو اوسکو افسوس پر افسوس ہوگا **م** جابر لا یدخل احدا منکم عملہ الجنۃ ولا یجیرہ
من النار ولا انا الا برحمۃ اللہ مسلم میں جابر رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم میں سے کسیکو اوسکا عمل بہشت میں نہ لیجاویگا
اور نہ اوسکو دوزخ سے بچاویگا اور نہ میرا عمل کسیکو بہشت میں لیجاویگا اور دوزخ سے بچاویگا بدون خدا کی رحمت اور کرم کے **ف**
اس حدیث کا یہ مطلب نہیں کہ نیک کام کچھ کام نہ آویگا جیسا بعضے نے دین کہتے ہیں اس واسطے کہ قرآن میں ہی کہ خدا نیکوں کے ثواب اور محنت کو
ضائع نکریگا بلکہ یہ مطلب ہی کہ آدمی اپنے نیک کام پر گھمنڈ نکرے اسواسطے کہ نیک کام خالص نیت سے بدون خدا کی توفیق میسر نہیں ہوتا تو نیک کام
میں بھی اصل خدا کی رحمت ٹھہری یعنی اصل سبب بہشت میں جانے کا اور دوزخ سے بچنے کا خدا کی رحمت ہی اور نیک عمل اوسکی نشانی ہی **م**
انس لا یدخل الجنۃ عبد لا یامن جارہ بوائقہ مسلم میں انس رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بہشت میں وہ
بندہ نجاویگا جسکا ہمسایہ اور پڑوسی اوسکی بدی اور ظلموں سے امن نپاوے **ف** ہمسایے کو رنج دینا ایسا حرام ہی کہ بہشت سے
محروم رکھتا ہی **ق** جبیر بن مطعم لا یدخل الجنۃ قاطع بخاری اور مسلم میں جبیر بن مطعم رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ بہشت میں نجاویگا برادری کا ٹوٹنے والا یعنی جو برادروں سے احسان اور سلوک نکرے **خ** حذیفۃ لا یدخل الجنۃ
قتات بخاری اور مسلم میں حذیفہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ چغل خور بہشت میں نجاویگا **ف** یعنی جو فساد کروانے کے
واسطے ادھر کی بات اودھر کہے وہ بہشت سے محروم ہی کہ شیطان کی خو اوسنے اختیار کی **م** ابن مسعود لا یدخل الجنۃ
من کان فی قلبہ مثقال ذرۃ من کبر فقال رجل ان الرجل یحب ان یکون ثوبہ حسنا و نعلہ
حسنۃ قال ان اللہ جمیل یحب الجمال الکبر بطر الحق وغمط الناس مسلم میں عبداللہ بن مسعود رضی سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ نہ داخل ہوگا بہشت میں جسکے دل میں ایک ذرہ برابر بھی غرور اور گھمنڈ ہوگا سو ایک مرد نے کہا کہ البتہ ہر مرد دوست رکھتا ہی
یہ کہ اوسکا کپڑا اچھا ہووے اور اوسکا جوتہ اچھا ہو حضرت نے فرمایا کہ مقرر خدا جمیل ہی یعنی نیک صفت ہی جمال اور ستھرائی کو دوست رکھتا ہی یعنی
اچھی پوشاک خدا کو پسند ہی یہ غرور نہیں بلکہ گھمنڈ اور غرور ہی حق کو باطل کرنا و اچھی بات کی انکار کرنا لوگوں کو ذلیل اور حقیر جاننا **خ**
ابو بکرۃ لا یدخل المدینۃ رعب المسیح الدجال لہا یومئذ سبعۃ ابواب علی کل باب ملکان
بخاری میں ابو بکرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مدینے میں نہ آویگا خوف مسیح دجال کا اوس دن مدینے کے سات دروازے ہونگے
ہر دروازے پر دو فرشتے چوکیدار ہونگے **ف** یعنی تمام عالم میں دجال کا ڈر ہوگا سوائے مدینے کے یہ حضرت کی برکت سے مدینے کو فضیلت ہوئی

جب ایسا واہی سیکو خیال آوے تو اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پڑھے ش ابن عمر لا یزال ھٰذا الامر فی قریش
ما بقی منھم اثنان بخاری مین عبداللہ بن عمر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمیشہ اس خلافت اور سرداری کا حق قوم قریش کے
واسطے ہی جب تک اوس قوم مین دو آدمی بھی باقی رہینگے ف یعنی سوائے قریش کے کسی قوم کو اسلام کی سرداری کا حق نہین یا یہ
مراد ہی کہ قیامت تک قریش کی حکومت قائم رہیگی اگرچہ بعضے ملک مین ہی چنانچہ اب بھی یمن کا اور مغرب کا حاکم سید ہی ھ ابو ہریرۃ
لا یستر عبدٌ عبدًا فی الدنیا الا سترہ اللہ یوم القیٰمۃ مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ
نہ عیب چھپاویگا کوئی بندہ کسی بندے کا دنیا مین مگر خدا اوسکے عیب قیامت مین چھپاویگا ف اور دوسرا مطلب حدیث کا یہ کہ
جو کپڑے سے کسی کا بدن چھپاوے یعنی ننگے آدمی کو کپڑا دیوے خدا اوسکے گناہ آخرت مین چھپاویگا ھ سلمان لا یستنجی احدکم
بدون ثلٰثۃ احجار مسلم مین سلمان رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی تم مین بدون تین پتھر یا ڈھیلے کے استنجا نکیا کرے
ف جا ضرور کے بعد تین ڈھیلے لینا سنت ہی اور یہی مذہب ہی امام شافعی کا امام اعظم کے نزدیک اگر ایک ڈھیلے سے بھی صفائی
حاصل ہو تو کفایت کرتا ہی اور تین ڈھیلے لینا مستحب ہی فرض نہین ق ابو ہریرۃ لا یسوم المسلم علی سوم اخیہ المسلم
بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا نہ مول ٹھہراوے مسلمان اپنے بھائی مسلمان کے مول ٹھہرے پر ف یعنی اگر
چیز کا مول ٹھہر گیا ہو اور مالک راضی ہو چکا ہو تو دوسرا آدمی زیادہ قیمت دیکر اوسکو مول نہ لیوے کہ اسمین دوسرے مسلمان کی
حق تلفی ہی خ ابو سعید لا یسمع مدی صوت المؤذن جنٌّ ولا انسٌ ولا شیءٌ الا شھد لہ
یوم القیٰمۃ بخاری مین ابو سعید رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جہان تک مؤذن کی آواز پہونچتی ہی وہان تک جو جن اور آدمی اور کوئی چیز
سنیگا وہ اذان دینے والے کے واسطے قیامت مین گواہی دیگا ف یعنی اوسکے ایمان کی اور اس بات کی کہ وہ لوگون کو نماز کے واسطے بلایا کرتا تھا
گواہی دینگے سب سننے والے جن اور آدمی اور فرشتے اور جانور اور درخت اور زمین اور پہاڑ اسی واسطے مستحب ہی کہ خوب زور سے اذان کہے
ق ابو ہریرۃ لا یشیر احدکم الی اخیہ بالسلاح فانہ لا یدری احدکم لعل الشیطان
ینزع من یدہ فیقع فی حفرۃ من النار بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ اشارہ کرے کوئی اپنے
بھائی مسلمان کی طرف ہتیار سے اسواسطے کہ نہین معلوم کسیکو شاید شیطان اوسکے ہاتھ سے کھینچ لیوے پھر تو گر پڑے دوزخ کے گڑھے مین
ف یعنی ہتیار سے اشارہ کرنے مین یہ خوف ہی کہ شاید ہاتھ سے چھوٹ پڑے اور مسلمان مرجاوے تو قاتل دوزخ مین پڑے معلوم ہوا کہ
ہتیار سے اشارہ کرنا حرام ہی ھ ابو ہریرۃ لا یشربن احدٌ منکم قائمًا فمن نسی فلیستقیٔ مسلم مین ابو ہریرہ رض سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ پیے کوئی تم مین سے کھڑے ہوکر سو جو بھول کر پی جاوے وہ قے کر ڈالے ف کھڑے ہوکر پینا بعضون کے نزدیک
حرام ہی اور بعضون کے نزدیک مکروہ اسواسطے کہ کھڑے اچھی طرح آرام سے پیا نہین جاتا اور بعضی روایت مین آیا ہی کہ اس سے درد جگر پیدا ہوتا ہی
اور طب مین بھی منع ہی کہ بیماری پیدا کرتا ہی اسی واسطے شاید قے کرنے کو فرمایا عبداللہ بن عمر اگر کھڑے ہوکر بھولے سے پیجاتے تو قے کر ڈالتے
اور اکثر علما کے نزدیک قے کرنا واجب نہین ھ ابو ہریرۃ لا یصبر علی لأواء المدینۃ وشدتھا احدٌ من
امتی الا کنت لہ شفیعًا یوم القیٰمۃ او شھیدًا مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو میری امت سے
مدینے کے قحط اور شدت اور سختی پر صبر کریگا اور ٹھہرا رہیگا مین اوسکو قیامت کے دن بخشوا دونگا یا اوسکا گواہ ہونگا ف یہ فضیلت ہی

یعنی ظالم پر جو آدمیون کو ناحق ستاوے خواہ زبان سے خواہ ہاتھ سے خدا کی رحمت نہو گی ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَا يَزَالُ اَحَدُكُمْ فِيْ
صَلٰوتِهٖ مَا دَامَتِ الصَّلٰوةُ تَحْبِسُهٗ لَا يَمْنَعُهٗ اَنْ يَّنْقَلِبَ اِلٰى اَهْلِهٖ اِلَّا الصَّلٰوةُ بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہؓ سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تم میں سے ہر کوئی نماز ہی میں ہے جب تک اوسکو نماز ہی روکے رہے نہیں کوئی چیز اوسکو اپنے گھر والون کی طرف
آنے سے روکے ہی سوائے نماز کے ف یعنی مسجد میں جتنی دیر جماعت کے انتظار میں گذرتی ہے وہ سب نماز میں داخل ہے نماز کے برابر وقت انتظار کا
بھی ثواب ملیگا بشرطیکہ سوائے انتظار نماز کے اور کسی کام کے واسطے مسجد میں نہ ٹھہرا ہو خ اِبْنُ عُمَرَ لَا يَزَالُ الْمَرْءُ فِيْ
فُسْحَةٍ مِّنْ دِيْنِهٖ مَا لَمْ يُصِبْ دَمًا حَرَامًا بخاری میں عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمیشہ مرد اپنے دین
کی راہ سے کشایش اور امن امان میں ہے جب تک ناحق خون نکیا ہو ف معلوم ہوا کہ بعد شرک کے نہایت سخت گناہ خون ناحق ہے
جسکے سبب سے دین میں تنگی ہو جاتی ہے مسلمان اور گناہ ہو سبب اسکا زیادہ تر خیال رکھے کہ قیامت میں خدا پہلے خون کا معاملہ فیصل کریگا
اور قرآن میں عمدی کو دوزخ کا وعدہ ہے خ سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ لَا يَزَالُ النَّاسُ بِخَيْرٍ مَّا عَجَّلُوا الْفِطْرَ بخاری میں سہل
بن سعدؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمیشہ لوگ خیر سے رہینگے جب تک روزہ جلد کھولا کرینگے ف سورج ڈوبتے ہی اول وقت روزہ
کھولنا مستحب ہے اور سبب ہے خیر کا اسواسطے کہ حضرت کی سنت ہے دیر کرنا جیسے بعضے ناواقف شیعون کی صحبت سے کرتے ہیں مکروہ ہے م
سَعْدُ بْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ لَا يَزَالُ اَهْلُ الْغَرْبِ ظَاهِرِيْنَ عَلَى الْحَقِّ حَتّٰى تَقُوْمَ السَّاعَةُ مسلم میں سعد بن ابی وقاصؓ سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمیشہ ڈول والے لوگ یعنی انصاری یا تمام عرب کے لوگ قائم رہینگے حق دین پر قیامت تک ف بعضے
کہتے ہیں شام کے لوگ مراد ہیں یا مغرب کے ملک کے یا جہاد کرنے والے عرب کو ڈول والا اسواسطے فرمایا کہ اونکے ملک میں دریا نہیں کھیتون کو وہ لوگ
ڈول اور چرسون سے سینچتے ہیں واللہ اعلم ق اَلْمُغِيْرَةُ بْنُ شُعْبَةَ لَا يَزَالُ نَاسٌ مِّنْ اُمَّتِيْ ظَاهِرِيْنَ حَتّٰى يَاْتِيَهُمْ
اَمْرُ اللّٰهِ وَهُمْ ظَاهِرُوْنَ بخاری اور مسلم میں مغیرہ بن شعبہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ایک گروہ میری امت سے ہمیشہ قائم اور
غالب رہینگے جب تک قیامت آویگی اور وہ غالب ہی رہینگے ف مراد اس گروہ سے جہاد کرنے والے لوگ ہیں اور امام احمد بن حنبل نے
کہا کہ علماے حدیث مراد ہیں اسواسطے کہ سب علماے دین کو حدیث کی حاجت ہے علم تفسیر اور فقہ اور تاریخ والے سب حدیث کے محتاج ہیں اور بدعتی
لوگون پر اہل حدیث غالب رہتے ہیں جو وہ لوگ نئی بدعت نکالتے اوسکو اہل حدیث پیغمبر کی حدیث سے مٹاتے ہیں م اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَا يَزَالُوْنَ
يَسْئَلُوْنَكَ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ هٰذَا اللّٰهُ فَمَنْ خَلَقَ اللّٰهَ مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمیشہ تجھسے پوچھتے
ہیں اے ابی ہریرہ کہ بھلا یہ تو خدا نے پیدا کیا سو خدا کو کسنے پیدا کیا ف ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ شیطان دل میں
خیال ڈالتا ہے کہ زمین آسمان کسنے بنایا تو کہتا ہے خدا نے تو شیطان پوچھتا ہے کہ خدا کو کسنے بنایا تو اوس وقت تو قل ہو اللہ احد پڑھا کرے
یعنی شیطان قرآن سے دفع ہو گا اور دوسری روایت ابو ہریرہؓ سے ہے کہ چند گنوار لوگ مسجد میں آکے مجھسے پوچھا کہ بھلا خدا کو کسنے پیدا کیا میں وہان
سے اوٹھا اور میں نے کہا سچ فرمایا تھا حضرت نے کہ ایسے سوال کرنے والے احمق بھی ہوتے ہیں ف ہر انسان صاف طبیعت کی یہ پیدایشی
بات ہے کہ وہ جانتا ہے کہ ہر چیز کا پیدا کرنے والا خدا ہے اوسکے پہلے کوئی چیز ہی نہیں جو اوسکو بناوے اور ہزارون دلیل عقلی سے بھی یہی بات ثابت ہے
ایسا سوال وہی کریگا جسکی اصل پیدایش میں خلل ہے اور عقل میں نقصان اور یہ عجب حماقت کا سوال ہے کہ جب اوسکو خدا کہا تو پھر اوسکے
پیدا کرنے والے کو پوچھنا عجب نادانی ہے کہ اگر خدا کا پیدا کرنے والا کوئی ہو تو وہ خدا کا ہے کو باقی رہا وہ بھی مخلوق ہو گیا مثل اور مخلوقات کے

دہ در دہ حوض یعنی چار دطرف دس دس ہاتھ کا حوض مانند دریا کے ہے کہ ناپاکی گرنے سے ناپاک نہین ہوتا جب تک اوسکا رنگ اور مزہ اور بو
نہ بگڑے اور شافعی مذہب مین قلتین مانند دریا کے ہے جب تک رنگ اور مزہ اور بو نہ بگڑے قلتین دو بڑے مٹکے جسمین پانسو رطل بغدادی
پانی سماے ۞ ابو هريرة لا يفرك مؤمن مؤمنة ان كره منها خلقا رضي آخر مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مسلمان مرد مسلمان جورو سے دشمنی نرکھے اگر برا جانتا ہے اوسکی کسی خو کو تو راضی ہوگا دوسری خو سے ف
یعنی ایسی عورت جسکی سب خو بہتر ہو تو کہان تو چاہیے کہ اگر عورت کی کوئی خو بری معلوم ہو تو دوسری کوئی خو اوسمین نیک بھی ہوگی
اوسی خو سے اپنے دل کو تسکین دیکر راضی رہے جورو خاوند کی دشمنی اور ناموافقت مین بڑے فساد ہین اسواسطے حضرت نے موافقت
رکھنے کو فرمایا خ ابو بكرة لا يفلح قوم تملكهم امرأة بخاری مین ابو بکرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ بھلا
ہوگا اوس قوم کا جن پر حاکم اور مالک عورت ہو ف جب شیرویہ نوشیروان کا پوتا مر گیا اوسکی بہن جسکا نام بوران تھا ایران کی
بادشاہ ہوئی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی بادشاہی اور حکومت کے واسطے عقل اور تدبیر چاہیے عورت ناقص عقل ہے بندوبست ممکن نہین
تو رعیت برباد ہو جاتی ہے اسواسطے شرع مین عورت کا امام اور قاضی ہونا درست نہین اور یہ مطلب بھی اس حدیث سے نکلتا ہے کہ جو مرد جورو کے
قابو مین ہوا خراب گیا ۞ مطيع بن الاسود لا يقتل قرشي صبرا بعد هذا اليوم قاله يوم فتح مكة
مسلم مین مطیع بن اسود رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ قتل ہوگا قوم قریش سے کوئی خواری اور قید سے اس دن کے بعد یہ حضرت نے فتح مکہ کے دن فرمایا
ف ابن خطل ایک کافر تھا حضرت کو اوسنے بہت رنج دیا تھا فتح مکہ کے دن کسی نے حضرت سے کہا کہ فلانا شخص کعبے کے پردے مین چھپا ہے
حضرت نے فرمایا اوسکو پکڑ لاؤ لوگ اوسکی مشکین باندھکر پکڑ لائے پھر وہ قتل ہوا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی سب قریش مسلمان ہوگئے
بعد اسلام کوئی مرتد نہوگا جو اس طرح قید ہو کر مارا جاوے اور یہ مطلب نہین کہ کوئی قریشی ظلم سے مارا نجاویگا اسواسطے کہ بہت قریشی ظلم سے
شہید ہوے چنانچہ کربلا کا قصہ مشہور ہے اور فضل بن روزبہان اصفہانی نے اپنی شرح مین امام حافظ اسمعیل کی کتاب السیر سے یون نقل کیا ہے کہ
یہ حدیث حضرت نے جنگ بدر کے بعد جب نضر بن حارث قتل ہوا تھا فرمائی واللہ اعلم ۞ ابو هريرة لا يقعد قوم يذكرون الله
الا حفتهم الملائكة وغشيتهم الرحمة ونزلت عليهم السكينة وذكرهم الله فيمن عنده
مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو لوگ بیٹھتے ہین خدا کے ذکر کرنے اور یاد کرنے کو تو اونکو فرشتے چارون طرف سے گھیر لیتے ہین
اور خدا کی رحمت اونکو چھا لیتی ہے اور اونپر آرام اور چین اوترتا ہے اور خدا اونکا ذکر کرتا ہے اونمین جو خدا کے پاس ہین یعنی فرشتون اور پیغمبرون کی
روحون مین ف یعنی ذکر خدا کی اتنی بڑی فضیلت ہے کہ ذکر کرنے والونکو چارون طرف سے فرشتے گھیر لیتے ہین تاکہ ذکر کی برکت مین شریک ہون
اور خدا کی بیشمار رحمت اونپر نازل ہوتی ہے اور دل مین لذت اور چین حاصل ہوتا ہے اور عرش پر انکا ذکر خدا کرتا ہے کہ فلانے میرے بندے ایسے ہین
جو مجھکو یاد کرتے ہین بڑی قسمت ذکر کرنے والون کی اور بڑی قدر دانی خدا کی قرآن اور حدیث پڑھنا خدا کا نام لینا لوگونکو وعظ اور نصیحت کرنا
درود اور کلمہ پڑھنا نماز پڑھنا یہ سب ذکر مین داخل ہے خ ابو هريرة لا يقل احدكم اطعم ربك وضئ ربك اسق
ربك ولا يقل احدكم ربي وليقل سيدي ومولاي بخاری مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی تم مین
کہا کرے یعنی غلام سے کہ کھانا کھلا اپنے رب کو وضو کروا اپنے رب کو پانی پلا اپنے رب کو اور نہ کوئی غلام یون کہے کہ فلانا میرا رب ہے اور چاہیے کہ یون
کہے کہ فلانا میرا سید ہے اور مولی ہے یعنی میرا میان ہے ف عرب کی زبان مین غلام کے مالک کو رب بھی کہتے تھے سو حضرت نے اوسکو

مدینے کی اور بشارت ہی وہانکے رہنے والون کو اور اشارہ ہی کہ اگر وہان تکلیف بھی ہو تو لوگ وہان کا رہنا نچھوڑین ھ اَبُو سَعِیْدٍ
لَا يَصْلُحُ الصِّيَامُ فِيْ يَوْمَيْنِ يَوْمِ الْاَضْحٰى وَيَوْمِ الْفِطْرِ مِنْ رَمَضَانَ مسلم مین ابو سعید سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ روزہ رکھنا درست نہین دو دنون مین ایک تو عید قربانی کے دن دوسرے رمضان کی عید الفطر مین ف دونون عیدون مین روزہ
رکھنا حرام ہی سب مجتہدون کے نزدیک ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَا يُصَلِّيَنَّ اَحَدُكُمْ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ لَيْسَ عَلٰى عَاتِقِهٖ
مِنْهُ شَيْءٌ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی تم مین نماز نہ پڑھا کرے ایک کپڑے مین اس طرح کہ کندھے پر اوس
کپڑے سے کچھ بھی نہو ف کھلے کندھے نماز پڑھنا مکروہ ہی کہ نے تعظیمی ہی نماز کی اگر لنبا کپڑا ہو تو آدھے کا لنگ باندھے اور آدھے سے
کندھے چھپاوے اور اگر چھوٹا کپڑا ہو تو لاچاری ہی صرف لنگ باندھکے نماز پڑھ لے معلوم ہوا کہ جسکے پاس اور بھی کپڑا ہو تو صرف پاجامے
نماز پڑھنا کندھے کھول کر مکروہ ہی ف اِبْنُ عُمَرَ لَا يُصَلِّيَنَّ اَحَدٌ الظُّهْرَ وَيُرْوٰى الْعَصْرَ اِلَّا فِيْ بَنِيْ قُرَيْظَةَ
قَالَهٗ لَنَا مُنْصَرَفَهٗ مِنَ الْاَحْزَابِ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی نماز نہ پڑھے
ظہر کی اور ایک روایت مین عصر کی مگر بنی قریظہ مین حضرت نے کفار کے گروہون کے لوٹتے وقت فرمایا ف بنی قریظہ یہودی لوگ تھے
مدینے کے قریب تین کوس اونکی بستی اور گڑھی تھی حضرت مین اور اونمین صلح تھی جب پانچوین سال ہجری کے بعد جنگ احد کے کفار قریش
عرب کی بہت قومون کو مدینے پر چڑھا لائے تو یہود بنی قریظہ نے بھی حضرت سے قول توڑا اور کافرون کے شریک ہوئے اس لڑائی کو جنگ خندق
اور جنگ احزاب کہتے ہین کافرونکا لشکر دس ہزار تھا اور حضرت کا لشکر تین ہزار چند روز کافر مدینے کو گھیرے رہے خدا نے نہایت سرد ہوا
چلائی کافر نہ ٹھہر سکے نا امید پلٹ گئے تب حضرت کو حکم ہوا کہ بنی قریظہ سے لڑو جب حضرت نے اصحاب سے یہ حدیث فرمائی بخاری اور مسلم مین باقی قصہ
حدیث کا یون ہی کہ اصحاب حضرت کے حکم سے چلے عصر کا وقت راہ مین جاتا رہا بعضے نے راہ مین نماز پڑھ لی اور کہا حضرت کو یہ غرض نتھی کہ
اگرچہ نماز کا وقت جاتا رہے کوئی راہ مین سوا بنی قریظہ کے نماز نہ پڑھے بلکہ غرض حضرت کے کلام سے جلدی جانا تھا اور بعضے اصحاب نے راہ مین نماز نہ پڑھی
اور کہا کہ ہم تو بنی قریظہ مین جاکر پڑھینگے اگرچہ نماز کا وقت جاتا رہے حضرت نے ہمسے وہین نماز کو فرمایا ہی پھر یہ حال یعنی بعضون کے نماز پڑھنے کا
اور بعضون کے نماز نہ پڑھنے کا حضرت کے روبرو ذکر ہوا حضرت کسی پر ناخوش نہوئے یعنی دونون اچھا سمجھے ف جیسا حضرت کے اصحاب
اس حدیث سے دو مطلب سمجھے بعضون نے ظاہر حدیث پر عمل کیا اور بعضون نے قیاس کیا اور سبب نکالا ویسے مجتہد لوگ بعضی جگہہ قرآن اور حدیث کے
کئی طرح مطلب سمجھتے ہین اور سب حق پر ہین اسیواسطے اہل سنت و جماعت چارون اماموں کے مذہب کو حق جانتے ہین اور یہ جو بعضے ناواقف کہتے
ہین کہ کیون ایک محمدی دین مین اختلاف کیا اور چار مذہب ہوئے اس حدیث صحیح سے معلوم ہوا کہ وہ لوگ نادان ہین ایسے اختلاف مین کچھ حرج نہین
حضرت کے روبرو ایسا اختلاف حضرت کے اصحاب مین ہوا اور حضرت نے درست کہا ش اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَا يَصُمْ اَحَدُكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ
اِلَّا يَوْمًا قَبْلَهٗ اَوْ بَعْدَهٗ بخاری مین ابوہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ کوئی روزہ رکھے فقط جمعے کے دن مگر یہ کہ
مضایقہ نہین کہ جمعے سے پہلے بھی ایک روزہ رکھے یا بعد ف یعنی صرف جمعے کے دن روزہ نہ رکھے خواہ پنجشنبہ اور جمعہ روزہ
رکھے خواہ جمعہ اور ہفتہ رکھے یعنی دو ملا کر رکھے تاکہ یہودیون سے مشابہت نہو کہ وہ ایک ہی روز صرف ہفتے کو روزہ رکھتے ہین ح
اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَا يَغْتَسِلْ اَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ وَهُوَ جُنُبٌ بخاری مین ابوہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
کہ نہ نہاوے کوئی ٹھہرے ہوئے پانی مین ناپاک ہوکر ف یعنی اگر حوض چھوٹا ہوگا تو ناپاکی کے غسل سے ناپاک ہو جاویگا حنفی مذہب مین

لَا یَنْفِرَنَّ اَحَدٌ حَتّٰی یَکُوْنَ اٰخِرُ عَهْدِهٖ بِالْبَیْتِ بخاری مین عبداللہ بن عباس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی حج کرکے یہان تک کہ پچھلا کعبے کا طواف کرے ف یعنی جب حج کے سب کام کر چکے تو آخر کو دوسرا طواف کعبے کا کرکے اپنے گھر جاوے اسکا طواف الصدر نام ہی امام اعظم کے نزدیک واجب ہی اور امام شافعی کے نزدیک سنت ھ عَائِشَةُ لَا یَنْفَعُهٗ اِنَّهٗ لَمْ یَقُلْ یَوْمًا رَبِّ اغْفِرْ لِیْ خَطِیْئَتِیْ یَوْمَ الدِّیْنِ قوله لَمَّا جَاءَتْ قَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ابْنُ جُدْعَانَ کَانَ فِی الْجَاهِلِیَّةِ یَصِلُ الرَّحِمَ وَیُطْعِمُ الْمِسْکِیْنَ فَهَلْ ذٰلِكَ نَافِعُهٗ مسلم مین حضرت عائشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا اوسکو کچھ کام نہ آویگا اس واسطے کہ اوسنے کسی دن نہین کہا کہ ای رب میرے گناہ بخشیو قیامت کے دن یہ حضرت نے حضرت عائشہ رض سے فرمایا جب حضرت عائشہ نے کہا تھا کہ یا رسول اللہ ابن جدعان کفر کے زمانے مین برادری سے سلوک کرتا تھا اور محتاج کو کھانا دیا کرتا تھا بھلا یہ اوسکے کچھہ کام آویگا ف یعنی وہ شخص کافر تھا قیامت کا ایمان نرکھتا تھا اسی واسطے اوسنے کبھی قیامت کی مغفرت نمانگی اور کافر کے نیک کام آخرت مین کچھہ کام نہ آوینگے نیکیون کے واسطے ایمان شرط ہی ھ ابْنُ عُمَرَ لَا یَنْقُشَنَّ اَحَدُکُمْ عَلٰی نَقْشِ خَاتَمِیْ هٰذَا مسلم مین عبداللہ بن عمر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ نقش کرے کوئی جیسا میری اس انگوٹھی پر نقش ہی ف چھٹے سال ہجری کے حضرت نے ارادہ کیا کہ بادشاہونکو نامے لکھین اور اونکو اسلام کے دین پر بلاوین لوگون نے عرض کی کہ بادشاہ بغیر مہر کے خط کا اعتبار نہین کرتے تب حضرت نے مہر کھدائی چاندی کی نگ پر تین سطرین اوسمین تھین ایک سطر مین محمد دوسری مین رسول تیسری مین اللہ حضرت کے بعد وہ انگوٹھی ابی بکر صدیق رض پاس رہی اونکے بعد عمر فاروق رض پاس رہی اونکے بعد حضرت عثمان رض پاس رہی پھر اونکے ہاتھہ سے کنوے مین گر پڑی اور نہ ملی سو حضرت نے منع کیا کہ کوئی اپنی مہر مین محمد رسول اللہ نکھدا وے تاکہ شبہہ نہ پڑے کہ یہ حضرت کی مہر ہی یا کسی اور کی ھ عُثْمَانُ لَا یَنْکِحُ الْمُحْرِمُ وَلَا یُنْکِحُ وَلَا یَخْطُبُ مسلم مین حضرت عثمان رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ خود اپنا نکاح کرے حج کا یا عمرے کا احرام باندھنے والا اور نہ کوئی وکیل ہو کر اوسکا نکاح کر دیوے اور نہ خود منگنی کرے ف امام شافعی اور مالک اور احمد کا یہی مذہب ہی کہ محرم کا نکاح درست نہین جب تک حج سے فراغت نپاوے اور امام اعظم کے نزدیک درست ہی لیکن صحبت نکرے اونکے نزدیک اس حدیث کے معنی کہ نکاح نکرے یعنی صحبت نکرے اس واسطے کہ حضرت نے اپنا نکاح حضرت میمونہ رض سے احرام مین کیا ق اَبُوْ هُرَیْرَةَ لَا یُوْرِدُ مُمْرِضٌ عَلٰی مُصِحٍّ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسکے جانور بیمار ہون وہ اوسکے گھاٹ پر جسکے جانور تندرست ہین پانی پلانے کو نہ لاوے ف اس واسطے حضرت نے منع نہین کیا کہ تندرستون کو اونکی بیماری لگ جاویگی جیسا کہ عوام خلقت کا اعتقاد ہی اس واسطے کہ حضرت نے خود فرمایا ہی کہ بیماری کسیکی کسیکو نہین لگتی چنانچہ اسی باب مین حدیث ہو چکی ہی بلکہ حضرت نے اس واسطے منع کیا کہ اگر تندرست جانور شاید بیمار جانورونکے ملنے سے اللہ کی تقدیر سے بیمار ہو گئے تو عوام کا بد اعتقاد زیادہ تر مضبوط ہو جاویگا بیماری لگ جانے کا تو ناحق شرک مین گرفتار ہونگے اور خدا کو بھول جاوینگے

اَلْبَابُ الرَّابِعُ

چوتھے باب مین وہ حدیثین ہین جنکے سرے پر اذا اور اذ ہی ھ جَابِرٌ اِذَا ابْتَعْتَ طَعَامًا فَلَا تَبِعْهُ حَتّٰی تَسْتَوْفِیَهٗ مسلم مین جابر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تو غلہ اور اناج مول لیوے تو اوسکو مت بیچ جب تک اسکو اپنے قبضے مین نہ کر لیوے اور تول لیوے ف سب اماموں کے نزدیک بدون قبضہ کیے اناج بیچنا نہین درست ھ جَرِیْرٌ اِذَا اَبَقَ الْعَبْدُ لَمْ تُقْبَلْ لَهٗ صَلٰوةٌ مسلم مین جریر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب غلام اپنے میان سے بھاگا اوسکی نماز قبول نہین ہوتی

منع کیا کہ اسمین شرک کی بو نکلتی ہے رب سوا خدا کے کسیکو بولنا مناسب نہین خ ابو هریرۃ لا یقولن احدکم اللهم اغفر لی
ان شئت اللهم ارحمنی ان شئت لیعزم المسألة فانه لا مکره له بخاری مین ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ نہ کوئی یون کہا کرے کہ یا اللہ مجکو بخش دے اگر تو چاہے ای خدا مجھ پر رحم کر جو تو چاہے بلکہ چاہیے کہ یکا قصد کر کے دعا مانگے اسواسطے کہ خدا پر
کوئی جبر کرنے والا نہین جو دعا نہ قبول ہو دیوے ف یعنی خدا مالک مختار ہے کہ کوئی اوسکا روکنے والا نہین پھر یہ کہنا کہ اگر تو چاہے تو
میری دعا قبول کر اسمین بے پرواہی نکلتی ہے اور تردد اور احتمال بوجھا جاتا ہے تو شرط کرنا اور قید لگانا نچاہیے بلکہ خدا کے کرم پر بھروسا کر کے یقین
کرے کہ میری دعا ضرور قبول ہو گی شک اور تردد نکرے اس واسطے کہ خدا کے نزدیک کچھہ مشکل نہین اوسکا روکنے والا کون ہے خ ابن مسعود
لا یقولن احدکم انی خیر من یونس بن متی وفی روایة ما ینبغی لاحد ان یکون خیرا من
یونس بن متی بخاری مین عبداللہ بن مسعود رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہرگز کوئی یون نکہے کہ البتہ مین بہتر ہون حضرت یونس پیغمبر متی کے
بیٹے سے اور ایک روایت مین یون ہے کہ لائق نہین کسیکو کہ یونس بن متی سے بہتر بنے ف سب پیغمبر سارے جہان سے افضل ہین اونپر کوئی
افضل نہین ہو سکتا ق عایشة لا یقولن احدکم خبثت نفسی ولکن لیقل لقست نفسی بخاری اور مسلم
مین حضرت عایشہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہرگز نکہے کوئی کہ میرا نفس خبیث ہوا یعنی پلید اور نجس ہوا ولیکن چاہیے کہ یون کہے کہ میرا
نفس دین مین کاہل اور سست ہوا ف یعنی خبیث اور پلید کافر کا لقب ہے مسلمان اپنے تئین نکہے سست اور کاہل کہنا مضائقہ
نہین حضرت کا معمول تھا کہ برے بول کو پہلے سے بدل ڈالتے تھے م ابوھریرۃ لا یقولن احدکم عبدی وامتی کلکم
عبید اللہ وکل نسائکم اماء اللہ ولکن لیقل غلامی وجاریتی وفتای وفتاتی مسلم مین ابوہریرہ رض سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہرگز نکہے کوئی اپنے غلام کو میرا بندہ اور لونڈی کو میری بندی تم سب لوگ خدا کے بندے ہو اور عورتین
تمہاری خدا کی بندیان ہین لیکن چاہیے کہ یون کہے کہ میرا غلام اور میری لونڈی اور میرا جوانمرد اور میری جوان عورت ف یعنی سچی
بندگی کے لائق سوا خدا کے اور کوئی نہین اس واسطے منع فرمایا کہ اسمین شرک کی بو نکلتی ہے اور تا کہ غلامون کے مالک غرور اور گھمنڈ نکرین
اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عبد النبی اور بندہ علی اور بندہ حسن نام رکھنا درست نہین م ابوھریرۃ لا یقولن احدکم یا خیبة
الدھر فان اللہ ھو الدھر مسلم مین ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی یون ہرگز نکہے کہ ای کمبختی زمانے کی اس واسطے
کہ زمانے کا پھیرنے والا تو خدا ہی ہے ف زمانے کو بد کہنا اس واسطے منع کیا کہ زمانہ خدا کے قبضۂ قدرت مین ہے اوسکا پھیرنے والا خدا ہے
تو زمانے کو بد کہنا گویا خدا سے بے ادبی کی اوسکی تقدیر کو بد کہا اور اگر زمانے کو خود مالک مختار جانکر بد کہتا ہے تو صاف کافر اور مشرک ہوا معلوم ہوا
کہ زمانے اور فلک کو بد کہنا جیسے کہ شاعرون کی عادت ہے شرع مین ہرگز درست نہین م جابر لا یقیمن احدکم اخاہ
یوم الجمعة ثم یخالف الی مقعدہ فیقعد فیه ولکن یقول تفسحوا مسلم مین جابر رض سے روایت ہے کہ حضرت
نے فرمایا کہ ہرگز نہ اوٹھاوے کوئی اپنے بھائی مسلمان کو جمعے کے دن پھر پیچھے سے اوسکے بیٹھنے کے مکان پر جاکر بیٹھے ولیکن یون کہے کہ کھل بیٹھو
ف مسجد مین نماز کو جو جہان آکر بیٹھا اوسکو اوٹھانا اپنے بیٹھنے کے واسطے نہین درست لیکن یون کہنا درست ہے کہ کھل بیٹھو
صاحبو تا کہ سب کو جگہہ ہو جاوے ق ابن عمر لا یقیمن احدکم الرجل من مجلسه ثم یجلس فیه بخاری
اور مسلم مین عبداللہ بن عمر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہرگز کوئی نہ اوٹھاوے کسی مرد کو اوسکے مکان سے پھر وہان آپ بیٹھے ف

تو اوسکو آسمان اور زمین مین مشہور کر دیتا ہی تاکہ فرشتے اوسکے واسطے استغفار کیا کرین اور زمین کے لوگ اوسکے واسطے نیک دعا کرین
اور اوس سے محبت رکھین اور اوسکی امر نصیحت کرین اور اوسکی نیک راہ پر چلین یہی سبب ہی کہ اولیاء اللہ سے اکثر لوگ محبت رکھتے ہین لیکن ایسی محبت بھی نہین اچھی
کہ عوام جاہل رکھتے ہین اور انکو نفع اور نقصان کا مختار جان کر اونکو خدائی مین شریک کرتے ہین یہ محبت نہین حقیقت مین اون سے عداوت ہی

ھ جابر اِذَا اَحَدُکُمْ اَعْجَبَتْہُ الْمَرْاَۃُ فَوَقَعَتْ فِیْ قَلْبِہٖ فَلْیَعْمِدْ اِلٰی امْرَاَتِہٖ فَلْیُوَاقِعْہَا فَاِنَّ ذٰلِکَ یَرُدُّ
مَا فِیْ نَفْسِہٖ مسلم مین جابر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کسیکو بھلی معلوم ہو کوئی اجنبی عورت پھر دل مین اوسکی صورت گھر کر گئی ہو یعنی اوسکا
خیال بندھا ہو تو اپنی جورو کی طرف آوے اور اوس سے صحبت کرے سو مقرر یہ اپنی جورو کا جماع کرنا دور کر دیگا جو اوسکے جی مین دوسری عورت کا
خیال ہی ف بیگانی عورت کی اگر دل مین محبت آجاوے تو اوسکا کامل علاج یہی ہی کہ اپنی جورو سے صحبت کرے اگر ایکبار دو بار مین خیال گیا
تو بہتر ہی نہین تو کئی بار صحبت کرے تو اوسکا بالکل خیال رفع ہو عشق سے حکیم لوگ بھی جماع ہی دوا لکھتے ہین اس واسطے کہ شہوت کا سبب منی کی
زیادتی ہی جب صحبت کی تو منی کم ہوئی تو شہوت اور عشق بھی دور ہوا حضرت نے یہ دوا اس واسطے فرمائی کہ کہین حرام مین گرفتار ہو جاوے

ق ابو ہریرۃ اِذَا اَحْسَنَ اَحَدُکُمْ اِسْلَامَہٗ فَکُلُّ حَسَنَۃٍ یَعْمَلُہَا تُکْتَبُ بِعَشْرِ اَمْثَالِہَا اِلٰی
سَبْعِ مِائَۃِ ضِعْفٍ وَکُلُّ سَیِّئَۃٍ یَعْمَلُہَا تُکْتَبُ بِمِثْلِہَا حَتّٰی یَلْقَی اللّٰہَ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ جب تم مین سے کسی نے اپنا اسلام سنوارا اور اپنا دین ستھرا بنایا پھر جو نیک بات کریگا تو دس گنی لکھی جاویگی سات سو برابر تک
اور جو بدی کریگا تو وہ اوتنی لکھی جاویگی جتنی کی ہی یہانتک کہ خدا سے ملے یعنی موت تک یہی حال ہی ف یعنی جب اسلام سنوارا تو ہر نیکی
کو دس سے سات سو تک خدا بڑھاتا ہی دس سے تو کوئی کم نہین آگے نیت پر موقوف ہی جیسی نیت خالص ہو گی ویسی ہی زیادتی بھی ہو گی اور بدی
اگر کریگا تو اوتنی ہی لکھی جاویگی اوسمین ترقی نہین اس حدیث سے خدا کی رحمت کو خیال کیا چاہیے کہ اپنے بندے مسلمان کی بدی کو اوتنا ہی لکھے اور
نیکی کو سات سو تک بڑھا دے اسلام سنوارنا یہ کہ قرآن اور حدیث کے موافق اعتقاد درست کرے شرک اور بدعت چھوڑے شریعت محمدی کی کمال
تعظیم سے اطاعت کا ارادہ کر لیوے اور ظاہر اور باطن سے محمدی بنے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اعتبار عمل کا صحیح اعتقاد پر ہی

ھ ابو ہریرۃ اِذَا اخْتَلَفْتُمْ فِی الطَّرِیْقِ جُعِلَ عَرْضُہٗ سَبْعَ اَذْرُعٍ مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تمکو راہ اور
گلی کے مقدمے مین جھگڑا اور اختلاف ہو تو راہ کی چوڑائی سات ہاتھ کی ٹھہرائی ف یعنی اگر راہ بڑا ہو جسمین شہر والون کی آمد و رفت ہو
اور راہ کی زمین کا مالک وہان عمارت بنایا چاہے اگر لوگ منع کرتے ہون تو اوسمین شرع کا حکم یہ ہی کہ سات ہاتھ چوڑائی راہ کی چھوڑ کر عمارت
بناوے تاکہ اونٹ اور گاڑی اور لوگون کی آمد و رفت مین حرج نہو اور اگر ایسا کوچہ ہو کہ صرف محلے کے لوگ آتے جاتے ہون تو اوسکی اتنی چوڑائی
چاہیے کہ جسمین محلے والونکا حرج نہو اور زنانی سواری اور جنازہ جانے کو تنگی نہو

ھ ابو ہریرۃ اِذَا اَدْرَکَ اَحَدُکُمْ
سَجْدَۃً مِّنْ صَلٰوۃِ الْعَصْرِ قَبْلَ اَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَلْیُتِمَّ صَلٰوتَہٗ وَاِذَا اَدْرَکَ سَجْدَۃً مِّنْ صَلٰوۃِ
الصُّبْحِ قَبْلَ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَلْیُتِمَّ صَلٰوتَہٗ مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی ایک رکعت
عصر کی نماز سورج ڈوبنے سے پہلے پاوے تو اپنی نماز پوری کر لیوے یعنی تین رکعتین باقی غروب کے وقت پڑھے اور جب ایک رکعت نماز فجر کی
سورج نکلنے سے پہلے پاوے تو اپنی باقی نماز کو پورا کرے یعنی ایک رکعت سورج نکلنے کے وقت پڑھے ف یعنی ہر چند طلوع غروب کے
وقت سجدہ حرام ہی لیکن اگر ایک رکعت طلوع اور غروب سے پہلے پاوے تو باقی نماز کو طلوع غروب ہوتے پڑھے اور یہی مذہب سب اماموں کا سوا

ه جریر اذا اتاکم المصدق فلیصدر عنکم وهو عنکم راض مسلم مین جریر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب
تمہارے پاس زکوۃ لینے والا عامل آوے تو چاہیے کہ تمسے راضی پھرے ف اسلام کی سلطنت مین امام کی طرف سے بستیون مین بعد سال کے
عامل زکوۃ کی تحصیل کو جاتا تھا اور اب بھی ولایت مین جاتا ہی سو فرمایا کہ وہ ناراض نہ پھرے خوشی سے مال کی زکوۃ نقد اور جانورونکی ادا کیا کرو
اس واسطے کہ وہ امام کا بھیجا ہوا ہی اور امام کی اطاعت سب پر واجب ہی ه ابو سعید اذا اتبعتم الجنازة فلا تجلسوا
حتی توضع مسلم مین ابو سعید رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم پیچھے جنازے کے چلو نہ بیٹھا کرو جب تک کہ دوش سے زمین پر رکھا نجاوے ف
سنت یہی ہی کہ بدون جنازہ رکھے نہ بیٹھے کہ اکثر جنازہ اوٹھانے والون کی مدد کی حاجت ہوتی ہی بے جنازہ رکھے بیٹھنا مکروہ ہی ق
ابن عمر اذا اتی احدکم الجمعة فلیغتسل بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی جمعے
کو آوے تو چاہیے کہ غسل کرے ه ابو سعید اذا اتی احدکم اهله ثم اراد ان یعود فلیتوضأ مسلم مین ابو سعید رض سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو کوئی تم مین سے اپنی جورو سے صحبت کرے اور دوسری بار پھر ارادہ صحبت کا کرے تو چاہیے کہ وضو کر لیوے ف
یعنی اول ناز دھووے پھر وضو کرے کہ اوس وقت وضو سے قوت اور رغبت زیادہ ہوتی ہی اور بدن ہلکا ہو جاتا ہی خ ابو هریرة اذا اتی
احدکم خادمه بطعامه فلیجلسه معه فان لم یجلسه معه فلیناوله لقمة او لقمتین او اکلة
او اکلتین فانه ولی حره و علاجه بخاری مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تمھارے کسیکے پاس اوسکا خدمتگار
کھانا لاوے تو اوسکو بھی کھانے کے واسطے بٹھلا لیوے اور اگر ساتھ اپنے نہ بٹھلاوے تو اوسکو ایک لقمہ یا دو لقمے دے اسواسطے کہ خدمتگار
نے کھانا پکایا اور اوسکی گرمی سے ملا رہا ہی ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خدمتگار کھانا پکانے والے کو کچھ تھوڑا کھانا دینا ضرور ہی اگرچہ اوسکا
کھانا مقرر ہو یعنی مروت سے بعید ہی کہ وہ محنت کرے اور پکانے کی گرمی اوٹھاوے اور اوس کھانے سے کچھ بھی نپاوے لیکن ساتھ کھلانا واجب نہین
اگر کھلاویگا تو بہتر ہی اپنا غرور کھوویگا ق ابو ایوب اذا اتیتم الغائط فلا تستقبلوا القبلة ولا تستدبروها
ببول او لا بغائط ولکن شرقوا او غربوا بخاری اور مسلم مین ابو ایوب رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم جا ضرور کو جایا کرو
تو قبلے کے سامنے نہ بیٹھا کرو اور نہ اوسکو پیٹھ دیا کرو نہ پیشاب کے وقت نہ جا ضرور کے وقت بلکہ پورب یا پچھم بیٹھا کرو ف جا ضرور اور پیشاب کے وقت قبلے
کے سامنے بیٹھنا اور پیٹھ دیکر بیٹھنا امام اعظم کے نزدیک درست نہین جنگل مین نہ آبادی مین اور شافعی کے نزدیک جنگل مین منع ہی اور آبادی
مین درست چنانچہ عبد اللہ بن عمر رض کی اسمین روایت بھی ہی لیکن زیادہ احتیاط امام اعظم کے مذہب مین ہی اور یہ جو فرمایا کہ پورب پچھم بیٹھا کرو یہ مدینے
والون کو فرمایا کہ اونکا قبلہ دکھن کی طرف ہی ہندوستان کا قبلہ پچھم کی طرف کو ہی تو یہان اوتر دکھن بیٹھنا چاہیے خ ابو هریرة اذا
احب الله العبد نادی جبرئیل ان الله یحب فلانا فاحببه فیحبه جبرئیل فینادی فی اهل السماء
ان الله یحب فلانا فاحبوه فیحبه اهل السماء ثم یوضع له القبول فی الارض بخاری مین ابو ہریرہ رض سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب محبت کرتا ہی اللہ کسی بندے سے تو پکارتا ہی جبرئیل کو اور یہ فرماتا ہی کہ مقرر خدا نے فلانے کو دوست رکھا سو تو بھی
اوسکو دوست رکھ تو جبرئیل اوس سے محبت رکھتا ہی پھر پکار دیتا ہی جبرئیل آسمان والون مین یعنی فرشتون مین کہ مقرر خدا نے فلانے کو
دوست رکھا ہی سو تم بھی اوسکو دوست رکھو تو آسمان والے اوس سے محبت رکھتے ہین پھر اوس محبوب بندے کی زمین مین قبولیت اوتاری جاتی
ہی یعنی زمین کے نیک لوگ اوسکو مقبول جانتے ہین اور اوس سے محبت رکھتے ہین ف یعنی خدا جس بندے کی محبت ظاہر کیا چاہتا ہی

اور ہر بار وہ شکار مار لائے اور خود بھی کھاوے تو بھی یہ کہ کتے کے چھوڑتے وقت بسم اللہ کہنا شرط ہی اگر قصداً بسم اللہ بھولا شکار مردار ہوا
اور اگر بھولے سے نہ کہا تو حلال ہی یہ مذہب ہی امام اعظم کا اور امام شافعی کے نزدیک بسم اللہ زبان سے کہنا واجب نہیں خدا کا نام ہر مسلمان
کے دل مین ہی لیکن زبان سے کہنا مستحب ہی پانچوین یہ کہ اگر شکاری کتے سے شکار مر بھی جاوے تو بھی شکار حلال ہی چھٹے یہ کہ اگر شکاری
کتے کے ساتھ دوسرا کتا جسکی تعلیم نہین ہوئی شکار مارنے مین شریک ہووے تو شکار مردار ہوا اس واسطے کہ جب حلال اور حرام ایک چیز
مین جمع ہوئے تو حرام ہی احتیاط کے سبب سے غالب ہو جاتا ہی ساتوین یہ کہ بے گانسی تیر کے شکار مین زخم ہونا شرط ہی تاکہ خون ناپاک نکل جاوے اور
اگر بے زخم صدمے سے مر جاوے تو شکار حلال نہین جیسے غلہ غلیل کا یا اینٹ پتھر جانور کو مار ڈالے تو مردار ہی کہ خون نہ نکلا شکار حلال اوس چیز سے
ہوتا ہی جو تیز ہو اور چیر پھاڑ ڈالے جیسے تلوار چھری تیر گانسی دار **ق** ابو موسیٰ اذا استأذن احدکم ثلثا فلم یؤذن
لہ فلیرجع بخاری اور مسلم مین ابو موسیٰ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی کسی کے گھر مین جانے کی اجازت مانگے تین بار سو اوسکو
اجازت نملے تو پلٹ آوے **ف** اجازت مانگنے کا یون طریق ہی کہ دروازے مین کھڑے ہو کر سلام کرے پھر کہے کہ مین آؤن تین بار کہے
اگر کوئی بلاوے تو اندر جاوے نہین تو پھر آوے اور کھانسنا اور دستک دینا بجاے اجازت مانگنے کے ہی شرع مین اجازت کا اسواسطے حکم ہوا کہ
نہین معلوم آدمی اپنے گھر مین کس طرح سے بیٹھا ہی **خ** ابن عمر اذا استأذنت امرأة احدکم الی المسجد فلا یمنعہا
بخاری مین عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کسی سے اوسکی جورو مسجد مین جانے کی نماز کے واسطے اجازت مانگے تو اوسکو منع نکرے
خ ابن عمر اذا استأذنکم نساؤکم باللیل الی المسجد فأذنوا لہن بخاری مین عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ جب تمہاری عورتین راتکو مسجد مین نماز کے واسطے جانے کی اجازت مانگین تو انکو اجازت دو **ف** اس مضمون کا بیان مفصل آگے
ہو چکا کہ اب عورتون کے نکلنے کا فتوی نہین زمانہ بگڑ گیا **م** جابر اذا استجمر احدکم فلیوتر مسلم مین جابر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ جب کوئی استنجے کے واسطے ڈھیلے لیوے تو طاق لیوے یعنی تین یا پانچ یا سات **ق** ابو ہریرة اذا استیقظ احدکم من
منامہ فلیستنثر ثلث مرات فان الشیطان یبیت علی خیاشیمہ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی اپنی نیند سے جاگے تو تین بار ناک جھاڑے اس واسطے کہ شیطان رات کو ناک کی جڑ مین رہتا ہی **ف** سوتے مین بلغم اور رطوبت
دماغ سے اوترکے ناک کی جڑ مین جمع ہوتا ہی اوسکے سبب سے آدمی کو سستی ہوتی ہی سو فرمایا کہ تین بار چھنک ڈالے تاکہ سستی دور ہو جاوے
بلغم اور رطوبت کو شیطان فرمایا اس واسطے کہ اوس سے سستی اور غفلت ہوتی ہی عبادت مین یہی چین آرزو ہی شیطان کی یا سچ مچ وہان رات کو
شیطان رہتا ہو واللہ اعلم **م** ابو ہریرة اذا استیقظ احدکم من منامہ فلا یغمس یدہ فی الاناء حتی یغسلہا
ثلثا فانہ لا یدری این باتت یدہ مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی جاگے اپنی نیند سے تو نڈالے اپنا ہاتھ
پانی مین جبتک اوسکو تین بار نہ دھو لیوے اس واسطے کہ وہ نہین جانتا کہ کہان اوسکا ہاتھ رات کو رہا یعنی پاک جگہ یا ناپاک جگہ **ف**
اکثر عرب جائے ضرور پھر کے ڈھیلے سے استنجا کر کے سو رہتے تھے اس واسطے حضرت نے ہاتھ دھونے کو فرمایا کہ شاید وہان ہاتھ لگ گیا ہو اور
یہ بھی ہو سکتا ہی کہ رات ہو احتلام ہوا اور ہاتھ بھر جاوے غرض کہ یہ مستحب ہی کہ تین بار پہلے ہاتھ دھو لیوے تب پانی کے اندر ڈالے **ق**
ابو ہریرة اذا اصبح احدکم یوما صائما فلا یرفث ولا یجہل فان امرؤ شاتمہ او قاتلہ فلیقل
انی صائم انی صائم بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی صبح کرے کسی دن اس حال مین کہ روزہ دار ہو تو فحش نکے

امام اعظم رحمۃ اللہ کے کہ اونکے نزدیک عصر کی نماز تو اسی طرح سے درست ہی اس واسطے کہ وقت ناقص تھا ادا بھی ناقص ہوئی لیکن فجر کی نماز طلوع
کے وقت درست نہین کیونکہ وقت کامل تھا تو ادا ناقص سے جیسے حنفی کہتے ہین کہ اس حدیث پر عمل اول تھا پھر حضرت نے وہ حدیث فرمائی
جسمین طلوع غروب کے وقت سجدہ حرام ہی واللہ اعلم ھ ابو ھریرۃ اذا اذن المؤذن ادبر الشیطان ولہ حصاص
مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب مؤذن اذان دیتا ہی تو شیطان پیٹھ پھیر کر بھاگتا ہی گوز کرتا ہوا ف یعنی اذان کی
آواز سے شیطان پر ایسا صدمہ ہوتا ہی کہ خوف سے گوز کرتا ہوا بھاگتا ہی اسی واسطے حضرت نے اور حدیث مین فرمایا ہی کہ جب کسیکو جنگل مین شیطان اور
بھوت ستاوین یا ڈر پڑ جاوے اوس وقت اذان پکار کے کہے تاکہ بھاگ جاوین اور یہ مجرب عمل ہی ھ ابو موسی اذا اراد اللہ رحمۃ
امۃ من عبادہ قبض نبیھا قبلھا فجعلہ لھا فرطا وسلفا بین یدیھا واذا اراد ھلکۃ امۃ عذبھا
ونبیھا حی فاھلکھا ونبیھا ینظر فاقر عینہ بھلکتھا حین کذبوہ وعصوا امرہ مسلم مین ابو ہریرہ رض سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب ارادہ کرتا ہی اللہ کسی امت پر اپنے بندون سے رحمت کرنے کا تو امت سے پہلے اوس امت کے پیغمبر کی روح قبض کرتا ہی
یعنی پیغمبر کی وفات امت سے پہلے ہوتی ہی پھر اوس پیغمبر کو اپنی امت کا ہر اول بناتا ہی اور پیشوا بھیجتا ہی امت کے آگے اور جب خدا کسی امت کی ہلاکی
اور بربادی چاہتا ہی تو امت پر عذاب بھیجتا ہی اوس امت کے پیغمبر کے جیتے پھر ستاتا ہی امت کو پیغمبر کے سامنے تو پیغمبر کی آنکھ کو ٹھنڈھک اور
روشنی بخشتے امت کو ستا کر جب کہ اوسکو اون کافرون نے جھوٹھا کہا اور اوسکے حکم کو نمانا ف یعنی جس امت پر خدا کرم اور رحمت
کیا چاہتا ہی تو اوسکے پیغمبر کی پہلے وفات ہوتی ہی تاکہ امت اوسکے غم مین صبر کرے اور ثواب پاوے اور اوسکے بعد اوسکی شریعت پر عمل کرے
تو دونا ثواب حاصل کرے اور پیغمبر اپنی امت کے نیک عمل دیکھکر خوش ہو اوس عالم مین اور گواہ بنے امت کے ایمان کا گویا حضرت نے اس حدیث سے اپنی
امت کو دلاسا دیا کہ میرے فراق مین زیادہ پریشان دل نہون میری وفات کو غضب الہی نسمجھین خدا کی رحمت سمجھین اسی واسطے اس امت کو
امت مرحومہ کہتے ہین اور جس امت پر خدا غضب کیا چاہتا ہی تو اوسکے پیغمبر سے پہلے امت کو ہلاک کرتا ہی تا پیغمبر کے دل کے پھپھولے پھوٹین اس واسطے
کہ اوس امت کمبخت نے اپنے پیغمبر کی قدر نجانی اوسکو رنج دیا اور جھٹلایا جیسے حضرت نوح اور حضرت لوط اور حضرت ہود اور حضرت صالح
علیہم السلام کی امتون کا حال ہوا کہ پیغمبر اونکے زندہ رہے اور وہ عذاب الہی سے ہلاک ہوئے ق عدی بن حاتم اذا ارسلت
کلبک المعلم وذکرت اسم اللہ علیہ فکل قال عدی بن حاتم قلت وان قتلن قال وان قتلن ما لم
یشرکھا کلب لیس معھا قال قلت فانی ارمی بالمعراض الصید فاصیب قال اذا رمیت بالمعراض
فخزق فکلہ وان اصابہ بعرضہ فلا تاکلہ بخاری اور مسلم مین عدی بن حاتم رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب
تو اپنے سکھائے شکاری کتے کو چھوڑے اور خدا کا نام اوس پر لیوے تو شکار کو کھا عدی بن حاتم نے کہا کہ مینے کہا کہ کتے اگر شکار کو جان سے مار ڈالین
تو بھی کیا شکار حلال ہی حضرت نے فرمایا کہ اگر مار بھی ڈالین تو بھی حلال ہی جب تک دوسرا کتا غیر شکاری اوسکے ساتھ مارنے مین شریک نہوا ہو عدی
بن حاتم نے کہا مینے کہا کہ مین بے پر اور بے گانسی کے تیر سے شکار کرتا ہون اور شکار کو حاصل کرتا ہون حضرت نے فرمایا کہ جب تو بے پر کے گانسی کے تیر کو
مارے پھر وہ تیر شکار کے جسم مین گھس کر چیر پھاڑ دیوے تو اوسکو کھا اور اگر تیر شکار کے بینڈا ہو کر لگے تو اوسکو مت کھا ف اس حدیث
سے بہت مسئلے شکار کے معلوم ہوئے اول یہ کہ کتے کا شکار کھیلنا درست ہی دوسرے یہ کہ کتے کو جب آپ شکار پر چھوڑا ہو تو حلال ہی اور اگر کتا
خودبخود چھوٹ گیا اور شکار مار لایا تو حلال نہین تیسرے یہ کہ کتے کی تعلیم شرط ہی اور تعلیم کی یہ علامت ہی کہ اوسکو تین بار شکار پر چھوڑے

روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب نماز کی تکبیر ہو تو اوٹھا کرو جب تک مجھکو آتے دیکھ نہ لیا کرو ف حضرت کا گھر مسجد سے ملا تھا سنت آپ گھر مین
پڑھتے تھے جب فرض کی تکبیر ہوتی تھی حضرت گھر مین سے تشریف لاتے تھے لوگ تکبیر کے ہوتے ہی اوٹھ کھڑے ہوتے تھے سو فرمایا کہ بدون میرے آئے
نہ اوٹھا کرو امام شافعی کے نزدیک جب تکبیر تمام ہو تو لوگ نماز کو اوٹھین اور امام اعظم کے نزدیک حی علی الصلوٰۃ کہنے کے وقت امام اور
مقتدی کھڑے ہون اور قد قامت الصلوٰۃ کے وقت نماز شروع کرین ھ ابو ھریرۃ اذا اقیمت الصلوٰۃ فلا صلوٰۃ
الا المکتوبۃ مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب فرض نماز کی تکبیر ہو تو کوئی نماز درست نہین سوا فرض کے
ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب مسجد مین جماعت کی نماز ہوتی ہو تو سنت اور نفل پڑھنا مکروہ ہے لیکن حنفی مذہب مین صرف فجر کی سنت
جماعت سے علیحدہ مسجد دروازے کے قریب پڑھ کے جماعت مین ملے اور اگر بہانہ سنت پڑھنے سے جماعت کی ایک رکعت بھی نہ ملیگی تو سنت نہ پڑھے جماعت
مین ملے اور اگر کوئی آگے سے پڑھتا ہوا اور ایک رکعت پڑھ چکا تو دوسری رکعت ملا کر سلام پھیر کے جماعت مین شریک ہووے اور اگر اول رکعت کا سجدہ
نکیا ہو تو اوس نماز کو توڑ کر جماعت مین ملے دو رکعت کی نیت کی ہو یا چار کی خ ابو اسید الساعدی اذا اکثبوکم فارموھم
واستبقوا نبلکم بخاری مین ابو اسید ساعدی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کافر تمپر جھنڈ باندھکر آوین تو اونکو تیرون سے مارو
اور اپنے تیر باقی رکھو ف یہ حدیث حضرت نے جنگ بدر مین صف لشکر کی باندھکر فرمائی یعنی قریب جھنڈ مین تیر خطا نکرینگے بہت دور سے
مارنا بیفائدہ ہے اور سب تیرون کو ایکبارگی مارنا اور ترکش خالی کرنا کام کی بات نہین ھ ابن عمر اذا اکفر الرجل اخاہ
فقد باء بھا احدھما مسلم مین عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کسی مرد نے اپنے بھائی کو کافر کہا تو وہ بات دونون مین
کسی پر ضرور پلٹ پڑتی ہے ف یعنی اگر وہ کافر ہے حقیقت مین جسکو کافر کہا تو بجا ہوا اور اگر وہ کافر نہین تو وہی وقت تکفیر کہنے والے
پر پلٹ پڑیگا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آدمی اپنی زبان کو روکے رہے ہر ایک کو بے دلیل یقینی کافر نکہے شاید اسی پر پلٹ پڑے اور خدا کے
غضب مین گرفتار ہووے ہان یون کہنا مضایقہ نہین کہ فلانا شخص کافرون کے کام کرتا ہے اگر اوسکے عمل دین کے خلاف ہون اور اگر
کسیکا کفر بدلیل قطعی ثابت کیا ہو اور ضروریات دین کے وہ انکار کرتا ہو تو اوسکو شوق سے کافر کہے تاکہ کوئی اوسکی راہ پر نچلے اور
شریعت محمدی مین خلل نہ پڑے جیسے کہ اس زمانے مین ملحد فقیر ظاہر ہوئے ہین کہ شریعت محمدی کو ہنستے ہین بیشک وہ کافر ہین
ق ابن عباس اذا اکل احدکم طعاما فلا یمسح یدہ حتی یلعقھا او یُلعقھا بخاری اور مسلم مین عبداللہ
بن عباس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی کھانا کھاوے تو اپنا ہاتھ کسی چیز مین نہ پونچھے جب تک ہاتھ کو نچاٹے یا کسیکو چٹا دے ف
یہ حکم اسواسطے ہوا کہ اونگلیان بعد کھانے کے نچاٹنا مغرور لوگون کی عادت ہے اور چاٹنے مین برکت ہے علما نے لکھا ہے کہ کھانے مین چار باتین فرض
ہین حلال رزق کھانا اوسکو خدا کی عنایت جاننا اوسپر راضی ہونا اوسکو کھا کے گناہ نکرنا اور پانچ باتین سنت ہین اول بسم اللہ کہنا
ہاتھ دھونا الحمد للہ کہنا اور داہنے ہاتھ سے کھانا اور داہنا زانو اوٹھا کر بائین پیر پر بیٹھنا اور کبھی حضرت نے اکڑوں بیٹھ کر بھی کھایا ہے
اور آداب بھی چار ہین اپنے آگے سے کھانا لقمہ چھوٹا بنانا خوب چبا کر نگلنا اور لوگون کو کھاتے ہوئے نہ دیکھنا اور صلاح غزوی کی یہ ہے
کہ دسترخوان سے پر گرے کھانے کو کچھ اوٹھا کر کھانا اور بعد کھانے کے اونگلیان چاٹنا اور مکروہ دو چیزین ہین کھانے کو سونگھنا اور
پھوکنا ھ ابن عمر اذا اکل احدکم فلیاکل بیمینہ واذا شرب فلیشرب بیمینہ فان الشیطان
یاکل بشمالہ ویشرب بشمالہ مسلم مین عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی کھاوے تو اپنے داہنے ہاتھ

اور نہ جہالت کرے اور اگر کوئی اسکو مارے یا اوسکو گالی دیوے یا اوسکو کوسنے اوسپر لعنت کرے تو چاہیے کہ یون کہے کہ مین تو روزہ دار ہون مین روزہ دار ہون **ف** یہ بات یا زبان سے کہے کہ شاید وہ شخص شرما کر چپ رہے یا اپنے دل مین کہے کہ مین تو روزہ دار ہون مجکو مناسب نہین کہ اسکا جواب دیکر جاہل ہون اور اپنے روزے کا لطف کہوؤن **ق** جَابِرٌ اِذَا اَطَالَ اَحَدُكُمُ الْغَيْبَةَ فَلَا يَطْرُقْ اَهْلَهُ لَيْلًا بخاری اور مسلم مین جابر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی سفر مین گھر سے زیادہ غائب رہا ہو تو اپنے گھر والون مین رات کو نہ آوے یعنی دن کو گھر مین آوے **ف** دن کے آنے مین بہت فائدے ہین کہ عورت اوسکی بالکی سنوارلے غسل کرے کپڑے بدلے تاکہ خاوند کو نفرت نہو اور خاوند بھی نہا دھو کر صفائی حاصل کرے کہ عورت کو نفرت نہو اور دن مین عمدہ کھانے کا سامان ہو سکتا ہی رات کے آنے مین کچھہ نہین ہو سکتا **نقل** ہی کہ ایک شخص اپنی عورت کو حاملہ چھوڑ کر سفر کو گیا سولہ برس کے بعد رات کے وقت گھر مین آیا بیٹا جوان ہوا تھا اپنی ماکے پاس بیٹھا تھا اس شخص کو گمان بد ہوا کہ عورت حرام کار ہی اپنے یار کو لیے بیٹھی ہی اوس کمبخت نے تامل اپنے بیٹے کو مار ڈالا پھر جب حقیقت حال معلوم ہوا تو اپنے سر کو پیٹا سو اگر دن کو آتا تو یہ حال نہوتا اس واسطے حضرت نے مسافر کو منع فرمایا کہ رات کے وقت گھر مین نہ آوے اسی طرح کے شریعت کے حکمون مین ہزارون فائدے دینی اور دنیوی ہین وقت پر اونکی خوبیان ظاہر ہوتی ہین **ه** اَبُوْ سَعِيْدٍ اِذَا اُعْجِلْتَ اَوْ اُقْحِطْتَ فَلَا غُسْلَ عَلَيْكَ وَعَلَيْكَ الْوُضُوْءُ **قَالَهُ** لِعِتْبَانَ بْنِ مَالِكٍ وَهُوَ حَدِيْثٌ مَّنْسُوْخٌ مسلم مین ابو سعید رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب عورت سے صحبت کرنے مین تو جلدی اور شتابی مین ڈالا جاوے یا جماع کرے بدون انزال کے تو غسل تجھپر نہین اور وضو تجکو لازم ہی حضرت نے عتبان بن مالک رض سے فرمایا اور یہ حدیث منسوخ ہی **ف** حضرت ایکبار عتبان بن مالک کے گھر گئے وہ اپنی عورت سے صحبت کرتے تھے حضرت کی خبر سنکے جلدی سے بدون فراغت ہوئے حضرت کی خدمت مین حاضر ہوئے اور حضرت کو حال معلوم ہوا تب یہ حدیث فرمائی اول اسلام مین یہی حکم تھا کہ بدون منی نکلے غسل واجب نتھا پھر یہ حکم منسوخ ہوا اب صرف صحبت نے انزال سے بھی غسل واجب ہی **ق** عُمَرُ اِذَا اُعْطِيْتَ شَيْئًا مِّنْ غَيْرِ مَسْئَلَةٍ فَكُلْ وَتَصَدَّقْ بخاری اور مسلم مین حضرت عمر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تجکو بدون مانگے کچھہ ملے تو اوسکو کھا اور خدا کی راہ مین دے **ف** عمر فاروق رض کو حضرت کچھہ دینے لگے عمر فاروق نے کہا جو مجھسے زیادہ تر محتاج ہو اوسکو دیجیے مجکو کچھہ حاجت نہین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی جب بے مانگے کچھہ ملے تو اوسکو خدا کی دی ہوئی روزی سمجھے نہ پھیر اگر حاجت ہو تو اپنے کام مین لاوے اور نہین تو کسی اور محتاج کو دے لیکن سوال کرنا دو طرح ہی ایک تو زبان سے مانگنا یہ تو صاف حرام ہی دوسرے دل مین کسی چیز کی کسی شخص سے تاک لگانا یہ دلی سوال ہی تقوے کی راہ سے یہ بھی حرام ہی **ف** عُمَرُ اِذَا اَقْبَلَ اللَّيْلُ وَاَدْبَرَ النَّهَارُ وَغَابَتِ الشَّمْسُ فَقَدْ اَفْطَرَ الصَّائِمُ بخاری اور مسلم مین عمر فاروق رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب سامنے آوے سیاہی رات کی پورب سے اور جاوے دن اور ڈوبے سورج تو روزہ دار روزہ کھولے **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِذَا اقْتَرَبَ الزَّمَانُ لَمْ تَكَدْ رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ تَكْذِبُ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب زمانہ قریب لگے تو نہین لگتا ہی کہ ایماندار کا خواب جھوٹھہ ہووے **ف** اس حدیث کے تین مطلب ایک تو یہ کہ جب قیامت قریب آویگی تو مسلمان کا خواب سچا ہوا کریگا اسواسطے کہ قیامت مین سب چھپی چیزین ظاہر ہونگی دوسرے یہ کہ جب عمر آدمی کی آخر ہوتی ہی تو خواب بھی سچا ہوتا ہی اسواسطے کہ عالم آخرت قریب ہوتا ہی اور آخر عمر مین اکثر آدمی کا دل صاف ہوتا ہی اور دنیا سے دل سرد ہوتا ہی تیسرے یہ کہ بہار کے موسم مین جب رات دن برابر ہوتے ہین تو خواب سچا ہوتا ہی اسواسطے کہ ہوا نہ گرم ہوتی ہی نہ سرد حواس صاف رہتے ہین **ق** اَبُوْ قَتَادَةَ الْحَارِثُ بْنُ رِبْعِيٍّ اِذَا اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَلَا تَقُوْمُوْا حَتّٰى تَرَوْنِيْ بخاری اور مسلم مین ابو قتادہ رض سے جنکا نام حارث بن ربعی ہی

توادنکے ساتھ کیون رہے **ق** عائشة اذا انفقت المرأة من طعام بيتها غير مفسدة فلها اجرها
بما انفقت وللزوج بما اكتسب وللخازن مثل ذلك لا ينقص بعضهم من اجر بعض بخاری
اور مسلم مین حضرت عایشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب عورت اپنے گھر سے خدا کی راہ مین کھانا کسیکو دیوے بدون لٹائے تو اوسکو
ثواب دینے کا ہی اور اوسکے خاوند کو کمانے کا اور اناج رکھنے والے کو بھی اوتنا ثواب ہی نہ گھٹاویگا ایک دوسرے کے ثواب کو یعنی تینون کو پورا ثواب ملیگا
ف بدون لٹائے یعنی اتنا نہ دے ڈالے کہ اوسکے لڑکے فاقہ کرین اور یہ ثواب جب ہی کہ خاوند نے دینے کو منع نکیا ہو **م** عائشة اذا انفقت
المرأة من كسب زوجها من غير امره فلها نصف اجره مسلم مین حضرت عایشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب
راہ خدا مین عورت اپنے خاوند کی کمائی سے خرچ کرے بدون اوسکے کہے تو عورت کو خاوند کے آدھے ثواب کے برابر ثواب ملیگا **ف** خرچ کرے
بدون کہے یعنی اوسکے خاوند نے نہ منع کیا تھا دینے کو نہ اجازت دی تھی **ق** ابو هريرة اذا انقطع شسع نعل احدكم
فلا يمش في الاخرى حتى يصلحها بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا جب ٹوٹ جاوے کسیکی جوتی کا تسمہ
تو نہ چلے دوسری ایک جوتی پہنے جب تک اوسکو درست نکرے **ف** عرب کا جوتا صرف ایک تلہ ہوتا تھا تسمہ دار جیسے کھڑاؤن
ایک جوتا پہننا اسواسطے منع کیا کہ کیچڑ مین گرنے کا خوف ہی اور موجب تکلیف ہی اور معیوب بھی ہی **ق** ابو هريرة اذا اوى
احدكم الى فراشه فلينفض فراشه بداخلة ازاره فانه لا يدري ما خلفه عليه ثم يقول
باسمك ربي وضعت جنبي وبك ارفعه ان امسكت نفسي فارحمها وان ارسلتها فاحفظها
بما تحفظ به الصالحين بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم مین کوئی اپنے بچھونے پر آوے
یعنی سونے کے واسطے تو جھاڑے اپنے بچھونے کو اپنی لنگی کے اندر کی طرف سے اس واسطے کہ اوسکو معلوم نہین کہ اوسکے پیچھے اوسپر کیا پڑا ہی
پھر یہ دعا پڑھے یعنی باسمک سے آخر تک دعا کے معنی کہ ای میرے رب تیرے نام پر مینے اپنا پانجر رکھا اور تیری مدد سے پھر اوسکو اوٹھاونگا اگر تو نے
میری جان کو بند کیا یعنی نیند مین اگر مر گیا تو اوسپر رحم کیجیو اور اگر تو نے جان کو چھوڑا یعنی زندہ رکھا تو اوسکو بچائیو گناہون سے اوس بلا سے
جس سے تو نیکون کو بچاتا ہی **ف** سنت یہ ہی کہ سوتے وقت اول بستر جھاڑے تا کہ کیڑا اور گرد غبار دور ہو پھر وہ دعا پڑھے اور قبلے کی طرف
مونہہ کر کے سورہے بستر جھاڑ لینا خصوصاً اندھیرے مین نہایت حکمت کی بات ہی **ق** ابو هريرة اذا باتت المرأة هاجرة
فراش زوجها لعنتها الملائكة حتى تصبح بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب رات کو علحدہ
سوتی ہی عورت خاوند کا بستر چھوڑ کر یعنی خاوند سے روٹھکے تو فرشتے اوسکو فجر تک لعنت کیا کرتے ہین **ف** اسواسطے لعنت کرتے
ہین کہ عورت پر خاوند کی اطاعت اور رضامندی فرض ہی **ق** ابن عمر اذا بايعت فقل لا خلابة بخاری اور مسلم مین
عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تو مول لیا کر تو کہہ دیا کر کہ مجکو دھوکا نہ دینا دغا بازی نکرنا **ف** لوگون نے عرض
کی حضرت سے کہ فلانا شخص بھولا آدمی ہی مول لینے مین فریب بہت کھاتا ہی نقصان اوسکا ہوتا ہی حضرت نے اوسکو منع کیا کہ تو مول نلیا کر
اوسنے کہا کہ یہ تو مجھسے نچھوٹیگا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی کہ مول لیتے وقت اوس سے کہہ دیا کر کہ مجکو دھوکا نہ دینا یعنی اگر دھوکا دیگا
تو چیز پھر جاویگی گویا مول لینا بشرط پسند ہوا **ق** ابن عمر اذا بدا حاجب الشمس فاخروا الصلوة حتى تبرز
واذا غاب حاجب الشمس فاخروا الصلوة حتى تغيب بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے

کھاوے اور جب پیوے تو چاہیے کہ اپنے داہنے سے پیوے اسواسطے کہ شیطان بائیں ہاتھ سے کھاتا ہی اور بائیں سے پیتا ہی ﮬ اَبُو هُرَيْرَةَ

اِذَا اَكَلَ اَحَدُكُمْ فَلْيَلْعَقْ اَصَابِعَهُ فَاِنَّهُ لَا يَدْرِي فِي اَيَّتِهِنَّ الْبَرَكَةُ مسلم مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے

فرمایا کہ جب کوئی کھاوے تو چاہیے کہ اپنی اونگلیان چاٹے اسواسطے کہ اوسکو نہین معلوم کہ کس اونگلی مین برکت ہی ق اَبُو بَكْرَةَ اِذَا الْتَقَى

الْمُسْلِمَانِ بِسَيْفَيْهِمَا فَالْقَاتِلُ وَالْمَقْتُولُ فِي النَّارِ بخاری اور مسلم مین ابوبکرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب دو

مسلمان سامنا کرین تلوارین لیکر تو قتل کرنے والا اور جو قتل ہوا دونون دوزخ مین ہین ف پوری حدیث یون ہی کہ ابوبکرہ اس

حدیث کے راوی نے حضرت سے پوچھا کہ بھلا قتل کرنے والا تو اس واسطے دوزخی ہوا کہ ظالم تھا مگر جو قتل ہوا اوسکا کیا قصور تھا حضرت نے

فرمایا کہ وہ بھی تو اپنے حریف کے مارنے پر حریص اور مستعد تھا یعنی اوسکا قابو نہوا نہین تو ضرور مارتا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قاتل و مقتول

مسلمان دوزخی اوس صورت مین ہین جب دونون ایک دوسرے کے مارنے کا قصد رکھین اور عداوت سے لڑین جس طرح خانہ جنگی ہوتی ہی تو اگر

ایک مسلمان کو دوسرا مسلمان ناحق مارنے کا ارادہ کرے یا چور اور راہزن سامنا کرے تو وہ مسلمان اپنی جان جس طرح ہوسکے بچاوے

اور اگر یقین ہوجاوے کہ بدون اوسکے مارے مین کسی طرح بچ نہین سکتا تو شوق سے مارے اس واسطے کہ اپنی جان بھی بچانا فرض ہی اس طرح کا قاتل

دوزخی نہین اور جو مسلمان کہ امام سے باغی ہون اونکا قتل بھی درست ہی ﮬ عُثْمَانُ بْنُ اَبِي الْعَاصِ الثَّقَفِيُّ اِذَا اَمَمْتَ قَوْمًا

فَاَخِفَّ بِهِمُ الصَّلٰوةَ مسلم مین عثمان بن ابی العاص رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تو نماز مین امام ہو کسی قوم کا تو ہلکی نماز

اونکے ساتھ پڑھ ف سب اماموں کا یہی مذہب ہی کہ امام کو لازم ہی کہ نماز کو بہت لمبا نکرے زیادہ دیر نہ لگاوے اس واسطے کہ مقتدی

بیمار اور ضعیف بھی ہوتے ہین اونکو تکلیف ہوگی جماعت کم ہوا کریگی لیکن ایسی جلدی بھی درست نہین کہ فرض اور واجب نماز کے ناقص ہون

اور رکوع سجدہ پورا نہو اور اگر قوم چند گنے لوگ ہین اور وہ طول نماز سے راضی ہین تو نماز کو طول کرنا اوس صورت مین درست ہی

ق اَبُو هُرَيْرَةَ اِذَا اَمَّنَ الْاِمَامُ فَاَمِّنُوا فَاِنَّ مَنْ وَافَقَ تَامِيْنُهُ تَامِيْنَ الْمَلٰئِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ

مِنْ ذَنْبِهِ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب نماز مین امام آمین کہے تو تم بھی آمین کہو جیسے فرشتے کہتے ہین

اس واسطے کہ جسکا آمین کہنا فرشتون کے آمین کہنے کے موافق پڑجاویگا تو اوسکے اگلے گناہ بخشے جاوینگے ف آمین کے معنی یہ

دعا ہماری قبول کر یعنی جس طرح فرشتے خدا کی رحمت پر بھروسا کرکے حضور دل سے آمین کہتے ہین ویسے تم بھی آمین کہو کہ جب تمہارا اور اونکا

آمین کہنا موافق پڑیگا گناہون کی مغفرت ہوگی ﮬ اَبُو هُرَيْرَةَ اِذَا انْتَعَلَ اَحَدُكُمْ فَلْيَبْدَاْ بِالْيُمْنٰى وَاِذَا خَلَعَ

فَلْيَبْدَاْ بِالشِّمَالِ وَلْيُنْعِلْهُمَا جَمِيْعًا اَوْ لِيَخْلَعْهُمَا جَمِيْعًا مسلم مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب

جوتا پہنے کوئی تو چاہیے کہ شروع داہنے پانون سے کرے اور جب اوتارے تو چاہیے کہ بائین پانون سے پہلے اوتارے اور چاہیے کہ دونون جوتیون کو ساتھ پہنے

یا دونون کو ساتھ اوتارے یعنی یون نکرے کہ ایک پانون مین جوتا پہنے اور دوسرا پانون ننگا ہو کہ اسمین تکلیف بھی ہی اور معیوب بھی ہی ق

اِبْنُ عُمَرَ اِذَا اَنْزَلَ اللّٰهُ بِقَوْمٍ عَذَابًا اَصَابَ مَنْ كَانَ فِيْهِمْ ثُمَّ بُعِثُوْا عَلٰى اَعْمَالِهِمْ بخاری اور مسلم مین

عبداللہ بن عمر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب خدا کسی قوم پر عذاب اوتارتا ہی تو جتنے اوس قوم مین ہوتے ہین سب پر عذاب ہوتا ہی پھر قیامت مین

اوٹھائے جاوینگے اپنے عملون پر ف یعنی جب کسی قوم پر عذاب ہوتا ہی تو نیک اور بد سب ہلاک ہوتے ہین لیکن نیکون پر یہ عذاب فقط دنیاوی ہوتا ہی

آخرت مین نیک لوگ اپنی نیکیون کا ثواب پاوینگے نیک لوگ عذاب مین اس واسطے شریک ہوئے کہ اپنی قوم کو گناہون سے کیون نہ روکا اور اگر وہ کہنا نہ مانتے

یا بہت دولت جو خدا کو بھلاوے اور موت کا فتنہ موت کے وقت کی سختیاں خاتمہ خراب ہونا سنت ہی کہ بعد التحیات اور درود کے یہ دعا پڑھے

ق ابو ہریرۃ و ابو سعید اِذا تنخّم احدکم فلا یتنخّمن قبل وجہہ ولا عن یمینہ ولیبصق عن یسارہ او تحت قدمہ الیسریٰ بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ رض سے اور ابو سعید رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی کھنکھار کے تھوکے تو اپنے مونہہ کے سامنے نہ تھوکے اور نہ اپنے داہنے اور چاہیے کہ اپنے بائیں طرف بائیں پاؤں کے تلے تھوکے ف ایک بار حضرت نے مسجد میں قبلے کی دیوار طرف تھوک لگا دیکھا ٹھیکری سے اوسکو چھڑا ڈالا تب یہ حدیث فرمائی نماز میں قبلے کی طرف تھوکنا اس واسطے منع ہی کہ نمازی خدا سے عرض معروض کرتا ہی اور داہنی طرف فرشتہ ہی حضرت کے وقت مسجد میں فرش نہ ہوتا تھا اس واسطے قدم کے نیچے تھوکنے کو فرمایا اس وقت میں اگر نماز پڑھے تھوک آوے تو کپڑے میں لے لیوے چنانچہ اور روایت میں کپڑے کا ذکر بھی آیا ہی

ابو ہریرۃ اِذا توضّأ العبد المسلم او المؤمن فغسل وجہہ خرج من وجہہ کل خطیئۃ نظر الیہا بعینیہ مع الماء او مع اخر قطر الماء واذا غسل یدیہ خرج من یدیہ کل خطیئۃ کان بطشتہا یداہ مع الماء او مع اخر قطر الماء فاذا غسل رجلیہ خرجت کل خطیئۃ مشتہا رجلاہ مع الماء او مع اخر قطر الماء حتی یخرج نقیا من الذنوب مسلم میں ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب وضو کرتا ہی بندہ مسلمان یا ایماندار یہ شک ہی راوی کی کہ حضرت نے مسلم کا لفظ فرمایا یا مومن کا سو دھوتا ہی اپنے مونہہ کو تو نکل جاتے ہیں اوسکے مونہہ سے سب گناہ جنکو اپنی آنکھ سے دیکھا پانی گرنے کے ساتھ یا پچھلے پانی کے قطرے کے ساتھ اور جب اپنے دونوں ہاتھ دھوئے تو اوسکے ہاتھوں سے سب گناہ نکل جاتے ہیں جنکو ہاتھ سے پکڑ کے کیا پانی گرنے کے ساتھ یا پچھلے پانی کے قطرے کے ساتھ پھر جب اپنے دونوں پاؤں دھوئے تو نکل جاتے ہیں سب گناہ جنکو پیروں سے چل کر کیا پانی کے ساتھ یا پچھلے پانی کے قطرے کے ساتھ یہاں تک کہ گناہوں سے پاک صاف ہو جاتا ہی ف اس حدیث میں فضیلت ہی وضو کی معلوم ہوا کہ وضو سے گناہ دور ہوتے ہیں یعنی صغیرہ گناہ اور کبیرہ گناہ توبہ سے

ق جابر اِذا جاء احدکم یوم الجمعۃ وقد خرج الامام فلیرکع رکعتین بخاری اور مسلم میں جابر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی آوے جمعے کے دن اور امام خطبے کے واسطے نکل چکا ہو تو چاہیے کہ دو رکعتیں پڑھ لیوے ف یہ حدیث دلیل ہی امام شافعی کی کہ دو رکعت تحیۃ المسجد پڑھنا ضرور ہی اگرچہ امام خطبہ پڑھتا ہو امام اعظم کے مذہب میں خطبے کے وقت کوئی نماز درست نہیں خطبے کا سننا فرض ہی سنت کرنے میں فرض فوت ہوتا ہی اور دوسری روایت میں آیا ہی کہ جب امام خطبے کے واسطے نکلے تو کوئی نماز اور کوئی بات کرنا درست نہیں

ق ابو ہریرۃ اِذا جاء رمضان فتحت ابواب الجنۃ و غلقت ابواب جہنم و سلسلت الشیاطین مسلم میں ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب رمضان کا مہینا آتا ہی تو بہشت کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند کیے جاتے ہیں اور شیطان زنجیروں میں باندھے جاتے ہیں ف اس حدیث میں رمضان کی برکت و فضیلت کا بیان ہی اس واسطے کہ جب آدمی نے روزہ رکھا اور پیٹ خالی ہوا اکثر گناہوں سے بچا تو رحمت الہی کا جوش ہوا بہشت کے دروازے کھلے دوزخ بیکار ہوئی شیطان بند ہوئے اس واسطے کہ اکثر شیطان کا قابو آدمی پر پیٹ بھرے میں ہوتا ہی اور اکثر بے نمازی لوگ بھی رمضان میں روزہ رکھتے ہیں اور نماز شروع کرتے ہیں یہ بھی دلیل ہی شیطان کے قید ہونے کی غرض رمضان کی برکت میں کچھ شبہ نہیں

ھ ابو ہریرۃ اِذا جلس احدکم علی حاجتہ فلا یستقبل القبلۃ ولا یستدبرہا مسلم میں ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی حاجت کے واسطے بیٹھے تو قبلے کا سامنا نہ کرے

فرمایا کہ جب سورج کا کنارہ ظاہر ہو تو نماز نہ پڑھو دیر کرو جب تک کہ سب نکل آوے اور جب ڈوبے سورج کا کنارہ تو نماز نہ پڑھو دیر کرو
جب تک کہ سب ڈوب جاوے ف سورج کے طلوع اور غروب مین نماز پڑھنا حرام ہی ھ ابو ھریرۃ اذا بویع لخلیفتین
فاقتلوا الآخر منهما مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب بیعت لی جاوے دو امامون اور بادشاہون
کے واسطے تو اون مین سے دوسرے کو قتل کیجیو یعنی جسوقت وہ سامنا کرے ف یعنی جسوقت ایک امام سے مسلمانون نے بیعت کی ہی
اور اوسکو اپنا سردار بنایا ہو اوسکے بعد دوسرے امام سے بیعت کچھ اور مسلمانون نے کی ہو تو دوسرے امام کی امامت باطل ہی ایک شہر مین ہون
یا دو شہرون مین دار الاسلام چھوٹا ہو یا بڑا اول امام کی خبر سنکے بیعت ہوئی یا ناواقفی مین اور یہ جو فرمایا کہ دوسرے امام کو قتل کرو
یعنی اوسکو مردہ شمار کرو اوسکی اطاعت نکرو اوسکا حکم جاری نہونے دو اور اگر دوسرا امام امامت اپنی نچھوڑے اور لڑے اوس
صورت مین اوسکو قتل کرو اسواسطے کہ دو حاکم ہونے مین بڑے بڑے فساد ہین مثل مشہور ہی کہ دو تلوارین ایک میان مین نہین سماتین
اور دو بادشاہ ایک ملک مین نہین رہ سکتے اور اگر ساتھی ایک ہی وقت مین دو امام ہوئے ہون تو دونون کی امامت درست نہین پھر اوسکے
بعد جسپر اکثر معتبر لوگونکا اجماع ہو وہ امام ہی اور اگر دو امام بہت دور دور ملکون مین ہون جیسے مشرق اور مغرب کہ ایک ملک سے دوسرے
ملک مین آنا جانا مشکل ہو اور ایک دوسرے کی مدد نکر سکتا ہو تو اوس صورت مین دو امام ہونا بھی درست ہی ساتھی بیعت ہوئی ہو یا آگے
پیچھے اہل سنت وجماعت کا یہ مذہب ہی کہ مسلمانون پر واجب ہی کہ ایک اپنا امام ٹھہراوین اور اوسکی اطاعت شرع کے موافق اپنے اوپر
واجب جانین تا کہ امام کافرون سے جہاد کرے مسلمانون پر کافرون کو غالب نہونے دیوے بدکارون کو سزا دیوے احکام شرع کے جاری کرے
کوئی ظلم نکرنے پاوے محتاجون اور یتیمون کی خبرگیری کرے لیکن شرط یہ ہی کہ امام احکام شرعی کو خوب جانتا ہو بہادر اور ہوشیار ہو
تا کہ بخوبی ملک کا بندوبست کرے لڑائی نہ بگاڑے قریش کی قوم سے ہو کہ سوائے قریش کے اور کسی قوم کا امامت مین حق نہین باقی
مسائل مفصل امامت کے عقائد اور فقہ کی کتابون سے دریافت کیا چاہیے ھ ابو سعید اذا تثاءب احدکم فلیمسک
بیدہ علی فیہ فان الشیطان یدخل مسلم مین ابو سعید رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم مین سے کوئی جمھائی لیوے تو اپنے
موہنہ کو اپنے ہاتھہ سے بند کر لیا کرے اس واسطے کہ شیطان گھس جاتا ہی ف شیطان فرمایا اوس موذی چیز کو جیسے مکھی اور مچھر اور گرد غبار
کہ جمھائی لیتے اکثر مین سے کوئی چیز موہنہ کے اندر گھس جاتی ہی یا سچ مچ شیطان ہی گھس جاتا ہو اسواسطے کہ جمھائی بہت پیٹ بھرنے مین
آتی ہی اور بدن مین سستی لاتی ہی اوس وقت عبادت بخوبی نہین ہو سکتی یہی اثر ہی شیطان کا ھ ابو ھریرۃ اذا تشہد احدکم
فلیستعذ باللہ من اربع یقول اللہم انی اعوذ بک من عذاب جہنم ومن عذاب القبر ومن
فتنۃ المحیا والممات ومن شر فتنۃ المسیح الدجال وفی روایۃ اذا فرغ احدکم من التشہد الآخر
فلیتعوذ باللہ من اربع من عذاب جہنم ومن عذاب القبر ومن فتنۃ المحیا والممات ومن شر
المسیح الدجال مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم مین سے کوئی التحیات پڑھ چکے تو چاہیے کہ خدا سے چار چیزونکی پناہ مانگے
یون کہے کہ اے خداوند مین تیری پناہ مانگتا ہون دوزخ کے عذاب سے اور قبر کے عذاب سے اور زندگی اور موت کے فتنے سے اور دجال کے فتنے سے
اور دوسری روایت مین یون آیا ہی کہ جب فراغت کرے پچھلی التحیات سے تو چاہیے کہ خدا سے چار چیزونکی پناہ مانگے دوزخ کے عذاب سے اور قبر کے
عذاب سے اور زندگی اور موت کے فتنے سے اور دجال کے فتنے سے ف زندگی کا فتنہ یہ کہ آدمی گناہ کرے کافرونکا غلبہ محتاجی

قرآن اور حدیث مین غور کرکے نکالے تو مقرر ثواب پاویگا اگر ٹھیک مسئلہ ہی تو دو ثواب ہین اور اگر چوک ہی اوسمین تو ایک ثواب بشرطیکہ
اجتہاد کی لیاقت رکھتا ہوا اجتہاد کی شرطین علم فقہ مین مذکور ہین اجتہاد کرنا ہر عالم کا کام نہین اوسکو بہت علم اور فہم تیز چاہیے سو وے اگلے
اہل سنت مین چار مجتہد اماموں کے مذہب مقرر ہوگئے اونکے برابر ابتک کسیکو علم اور فہم حاصل نہین ہوا علاوہ اسکے اونکا زمانہ حضرت کے
زمانے سے بہت قریب تھا جو حضرت کے وقت کی رسم اور عادت اور اوس وقت کی بول چال کا طریق وہ لوگ سمجھتے تھے اس وقت کے عالموں کو
سمجھنا نہایت مشکل ہی ھ جابر اِذَا احْتَلَمَ اَحَدُكُمْ حُلُمًا فَلَا يُخْبِرْ اَحَدًا بِتَلَعُّبِ الشَّيْطَانِ مسلم مین جابر سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی برے پریشان خواب دیکھے تو کسی سے نکہے شیطان کے کھیل کو ف یعنی آدمی کے دق کرنے کو شیطان جھوٹھے
واہی خواب دکھلاتا ہی سو اوسکا کسی سے کہنا کیا ضرور ھ ابو ہریرۃ اِذَا خَرَجَتْ رُوحُ الْمُؤْمِنِ تَلَقَّاهَا مَلَكَانِ
يُصْعِدَانِهَا قَالَ حَمَّادٌ فَذَكَرَ مِنْ طِيبِ رِيحِهَا وَذَكَرَ الْمِسْكَ وَيَقُولُ اَهْلُ السَّمَاءِ رُوحٌ طَيِّبَةٌ
جَاءَتْ مِنْ قِبَلِ الْاَرْضِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكِ وَعَلَى جَسَدٍ كُنْتِ تَعْمُرِينَهُ فَيُنْطَلَقُ بِهِ اِلَى رَبِّهِ ثُمَّ
يَقُولُ انْطَلِقُوا بِهِ اِلَى آخِرِ الْاَجَلِ قَالَ وَاِنَّ الْكَافِرَ اِذَا خَرَجَتْ رُوحُهُ قَالَ حَمَّادٌ وَذَكَرَ مِنْ
نَتْنِهَا وَذَكَرَ لَعْنًا وَيَقُولُ اَهْلُ السَّمَاءِ رُوحٌ خَبِيثَةٌ جَاءَتْ مِنْ قِبَلِ الْاَرْضِ قَالَ فَيُقَالُ انْطَلِقُوا
بِهِ اِلَى آخِرِ الْاَجَلِ قَالَ اَبُو هُرَيْرَةَ فَرَدَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ رَيْطَةً كَانَتْ
عَلَيْهِ عَلَى اَنْفِهِ هٰكَذَا مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب بدن سے ایماندار کی روح نکلتی ہی تو اوسکے آگے
دو فرشتے آتے ہین اوسکو آسمان پر چڑھا لیجاتے ہین کہا حماد اس حدیث کے راوی نے کہ حضرت نے یا ابو ہریرہ نے اوس روح کی خوشبو کا ذکر کیا
اور مشک کا اور کہتے ہین آسمان والے یعنی فرشتے پاک روح زمین کی طرف سے آئی ہی اللہ تجھپر رحمت کرے اور تیرے بدن پر جسکو تونے آباد رکھا
پھر اوسکو اوسکے رب تک لیجاتے ہین پھر خدا فرماتا ہی کہ لیجاؤ اوسکو پچھلی مدت تک یعنی قیامت تک اور فرمایا حضرت نے اور کافر کی روح جب
بدن سے نکلتی ہی کہا حماد نے اور حضرت نے یا ابو ہریرہ نے اوسکی بدبو کو ذکر کیا اور اوسپر لعنت یاد کی اور کہتے ہین آسمان والے ناپاک روح آئی زمین کی
طرف سے حضرت نے فرمایا پھر حکم ہوتا ہی کہ لیجاؤ اسکو پچھلی مدت تک یعنی قیامت تک کہا ابو ہریرہ نے سو پھیر کر رکھا حضرت نے باریک کپڑا
جو آپکے پاس تھا اپنی ناک پر اس طرح یعنی حضرت نے اوس روح کافر کی بدبو کا خیال کرکے کپڑے سے ناک بند کی ف یہ جو حکم ہوا کہ
لیجاؤ اوسکو قیامت تک یعنی ایماندار کی روح کو ایمانداروں کے عمدہ مقام پر رکھو جسکا نام علیین ہی اور کافر کو کافرون کے بدتر مکان مین
رکھو جسکا نام سجین ہی ھ ابن عباس اِذَا دُبِغَ الْاِهَابُ فَقَدْ طَهُرَ مسلم مین عبداللہ بن عباس سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ جب صاف ہوگیا چمڑا مصالح وغیرہ سے تو پاک ہوا ف یہی مذہب ہی امام اعظم کا کہ سب چمڑے دباغت اور صاف
کرنے سے پاک ہوجاتے ہین سوا آدمی اور خوک کے آدمی تو تعظیم اور بزرگی کے سبب سے اور خوک ناپاکی کے سبب سے اور امام شافعی کے
نزدیک کتے کا چمڑا بھی کسی طرح پاک نہین ہوتا ھ ابو ہریرۃ اِذَا دَخَلَ اَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ
اَنْ يَجْلِسَ بخاری مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی مسجد مین جاوے تو دو رکعتین پڑھے بیٹھنے سے پہلے ف
اس نماز کا نام تحیۃ المسجد ہی سنت یہی ہی کہ اول تحیۃ المسجد پڑھے تب مسجد مین بیٹھے اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ یہ جو لوگون کی عادت ہی
کہ اول اندر بیٹھ لیتے ہین خصوصا جمعے کے دن پھر تحیۃ المسجد پڑھتے ہین سو بیجا ہی ھ ابو حمید او ابو اسید اِذَا دَخَلَ

اور نا اوسکو پیٹھنے دیکو ھ عائشۃ اِذَا جَلَسَ بَیْنَ شُعَبِهَا الْاَرْبَعِ وَمَسَّ الْخِتَانُ الْخِتَانَ فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ
مسلم مین حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب مرد بیٹھا عورت کے چوشاخے مین اور لگا ختنہ مرد کا عورت کے ختنے مین تو ضرور
واجب ہوگیا غسل کرنا **ف** عورت کا چوشاخا یعنی دو پنڈلیان اور دو رانین یعنی صرف دخول سے غسل واجب ہی منی نکلے یا نہ نکلے
اول حکم تھا کہ بدون منی نکلے غسل واجب نہ تھا اس حدیث سے وہ حکم منسوخ ہوا اور یہی مذہب ہی سب اماموں کا ھ ابن عمر اِذَا جَمَعَ
اللّٰہُ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ یُرْفَعُ لِکُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ فَقِیْلَ هٰذِهٖ غَدْرَةُ فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ مسلم مین
عبداللہ بن عمر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب خدا جمع کریگا سب اگلون اور پچھلونکو قیامت کے دن ہر ایک دغاباز قول توڑنے والے کا
جھنڈا اونچا کیا جاویگا پھر کہا جاویگا یہ دغابازی ہی فلانے کی فلانے کے بیٹے کی **ف** یعنی جسنے امام سے بیعت کی پھر قول توڑا اوسکو خدا
قیامت مین فضیحت کریگا سبکے آگے ھ طلحۃ اِذَا اَحَدَّثْتُکُمْ عَنِ اللّٰهِ بِشَیْءٍ فَخُذُوْا بِهٖ فَاِنِّیْ لَنْ اَکْذِبَ عَلَی اللّٰهِ
مسلم مین طلحہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب مین تمکو خدا کی طرف سے کوئی چیز بتلایا کرون تو اوسکو پکڑ لیا کرو یعنی عمل کرو اوسواسطے
کہ مین ہرگز خدا پر کبھی جھوٹھ نہ باندھونگا یعنی خدا کے حکم پونہچانے مین حضرت معصوم ہین اوسمین چوک پڑنا چل بچل ہونا ممکن نہین **ف**
اس حدیث کا قصہ ہو چکا کہ حضرت نے ایک بار انصاریونکو کھجور کے پھول کو مادہ کھجور کے اندر ڈالنے سے منع کیا اوس سال کھجور نہوئی تب یہ
حدیث فرمائی یعنی دین مین تمکو میری اطاعت کرنا فرض ہی دنیا کی مصلحت اپنی تمہین خوب جانتے ہو **ف** مَالِكُ بْنُ الْحُوَیْرِثِ
اِذَا حَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَاَذِّنَا ثُمَّ اَقِیْمَا وَلْیَؤُمَّکُمَا اَکْبَرُکُمَا **قَالَهٗ** لَهٗ وَلِصَاحِبٍ لَهٗ بخاری اور مسلم
مین مالک بن حویرث رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب نماز کا وقت آوے تو اذان دیا کرو اور اقامت ہو اور چاہیے کہ تم دونون مین بڑا
امام ہووے یہ حضرت نے مالک اور اونکے ساتھی سے فرمایا **ف** مالک بن حویرث رضہ سے روایت ہی کہ ہم دو آدمی حضرت پاس حاضر ہوئے
جب ہمنے گھر جانے کا ارادہ کیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سفر مین بھی اذان کہنا چاہیے اور جماعت دو آدمی مین بھی
ہوتی ہی اور جب علم مین برابر ہون تو بڑی عمر والا امام بنے ھ اُمِّ سَلَمَةَ اِذَا حَضَرْتُمُ الْمَیِّتَ فَقُوْلُوْا خَیْرًا فَاِنَّ الْمَلٰئِکَةَ
یُؤَمِّنُوْنَ عَلٰی مَا تَقُوْلُوْنَ مسلم مین حضرت ام سلمہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم مردے کے پاس جمع ہو تو اوسکے حق مین
نیک بات بولا کرو اسواسطے کہ فرشتے آمین کہتے ہین جو تم کہتے ہو **ف** یعنی جب آدمی مر گیا تو اوس وقت فرشتے موجود ہوتے ہین
تمہارے قول پر آمین کہتے ہین تو اوسکے حق مین نیک بات بولو دعا کرو معلوم ہوا کہ مردے کی خوبیان ذکر کرنا اور اوسکے واسطے دعا کرنا
مستحب ہی اوسکے بد کامونکا ذکر کرنا نہ چاہیے **ق** عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ اِذَا حَکَمَ الْحَاکِمُ فَاجْتَهَدَ ثُمَّ اَصَابَ فَلَهٗ اَجْرَانِ
وَاِذَا حَکَمَ وَاجْتَهَدَ فَاَخْطَاَ فَلَهٗ اَجْرٌ بخاری اور مسلم مین عمرو بن عاص رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب حاکم اور قاضی نے
کسی مقدمے مین حکم کرنے کا ارادہ کیا سو مقدور بھر اوس بات کے دریافت مین محنت اور کوشش کی پھر ٹھیک بات پا گیا تو اوسکو دو ثواب ہین
یعنی ایک محنت کا دوسرے ٹھیک بات پا جانے کا اور جب حکم کا ارادہ کیا اور مقدور بھر کوشش کی پھر اوسمین چوک گیا یعنی حق بات اوسکو
نہ معلوم ہوئی تو اوسکو ایک ثواب ہی یعنی صرف محنت کرنے کا **ف** یعنی جب حاکم یا قاضی نے قصہ فیصل کرنے مین خوب سا غور کی اور
قرآن اور حدیث اور اجماع امت سے اوسکا حکم نکالا اگر وہ حکم ٹھیک ہی تو اوسکو دو ثواب ہین اور اگر چوک ہی تو ایک ثواب بعد کوشش کے
بچوک پر پکڑ نہین اسی طرح جو عالم مجتہد وہ مسئلہ جو قرآن اور حدیث اور اجماع امت مین صاف مذکور نہین اوسکو اپنے قیاس سے

الباب الرابع

فلیقل انی صائم مسلم مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی شخص کہانے کے واسطے بلایا جاوے اور وہ روزہ دار ہو
تو چاہیے کہ یون کہے کہ مین روزہ دار ہون ف یعنی نفل عبادت کا چھپانا بہتر ہی لیکن دعوت مین اظہار کرے یعنی روزہ کے عذر سے
مین معذور ہون نہین تو کہانا اوسکو رنج ہو ھ ابوہریرۃ اذا دعی احدکم فلیجب فان کان صائما
فلیصل وان کان مفطرا فلیطعم مسلم مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی کہانے کے واسطے بلایا جاوے
تو قبول کرنا چاہیے سو اگر روزہ دار ہو تو دعوت کرنے والے کو نیک دعا کرے اور اگر نہ روزہ ہو تو کہانا کہاوے ف یعنی دعوت کا رد کرنا حرام
ہی کہانے مین اگر عذر ہو تو اختیار ہی اور اگر دعوت مین کچھہ بدعت ہو جیسے ناچ اور راگ اگر اسکے جانے سے موقوف ہو جاوے تو ضرور جاوے
اور اگر نہ موقوف ہو سکے تو بچاوے اس عذر سے دعوت کا رد کرنا درست ہی ھ جابر اذا رای احدکم الرؤیا یکرھہا فلیبصق
عن یسارہ ثلثا و لیستعذ باللہ من الشیطان ثلثا و لیتحول عن جنبہ الذی کان علیہ مسلم مین جابر رضہ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم مین کوئی خواب دیکھے جو اوسکو بری معلوم ہو تو اپنے بائین طرف تھتکار دے تین بار اور پناہ مانگے خدا
کی شیطان سے تین بار یعنی یون کہے کہ اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم اور جس کروٹ لیٹا ہو اوسکو بدل ڈالے ف یعنی خواب مکروہ اور
غمگین شیطان کی طرف سے ہی موافق اس حدیث کے عمل کرے تو اوسکا ضرر اور وسوسہ دور ہو جاوے ق ابوہریرۃ اذا رای احدکم
ما یکرہ فلیقم فلیصل ولا یحدث بہ الناس بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی شخص
خواب مین مکروہ چیز دیکھے تو اوٹھہ کھڑا ہو پھر نماز پڑھے اور اوس خواب کو کسی سے نکہے ف یعنی اگر مکروہ خواب دیکھے اور دل مین اوسکا
کچھہ کھٹکا پیدا ہو تو یہ تدبیر ہی کہ نماز پڑھے اور خدا سے خیر مانگے اس واسطے کہ کوئی بات بدون خدا کے حکم نہین ہو سکتی اور مکروہ خواب کا کہنا
اس واسطے منع فرمایا کہ نادان لوگ اوسکو سنکے خدا جانے کیا وسوسہ ڈالین اور دوسری روایت مین آیا ہی کہ اگر بہتر خواب دیکھے تو دانا دوست سے
کہے تاکہ بہتر تعبیر کہے اور بد خواب کسی سے نکہے ق عائشۃ اذا رایت الذین یتبعون ما تشابہ منہ فاولئک الذین
سمی اللہ فاحذروہم بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا مجھسے کہ جب تو اونکو دیکھے جو پیچھے پڑ جاتے ہین
قرآن کی دھوکے والی آیتون کے تو وہ لوگ وہی ہین جنکا خدا نے قرآن مین نام لیا ہی تو اون سے بچو یعنی پرہیز کرو اونکی صحبت سے ف قرآن کی
آیتین دو طرح کی ہین محکم اور متشابہ محکم وہ ہی جسکا مطلب صاف کھلا ہی اور متشابہ وہ ہی جسکے مطلب مین دھوکہ ہی صاف مطلب نہین
سو محکم آیتین قرآن کی جڑ ہین اونہین پر عمل کرنے کا حکم ہی اور متشابہ آیت کا کھوج کرنا اور اوسکی اصل تہہ دریافت کرنے کا حکم نہین قرآن
مین حق تعالی نے فرمایا ہی کہ جنکے دلون مین کجی اور گمراہی ہی وہی لوگ متشابہ آیت کا کھوج کرتے ہین حضرت نے فرمایا کہ جو متشابہ آیت کا
کھوج کرین تو وہ لوگ اونہین کجی اور گمراہی والون مین ہین جنکا خدا نے قرآن مین نام لیا اور پتہ بتلایا سو اونکی صحبت سے کنارہ کرو تاکہ
اونکی بری صحبت کا اثر تمکو نہو جاوے مسلمان پر واجب ہی کہ تمام قرآن پر ایمان لاوے محکم پر عمل کرے اور متشابہ آیت کا اصل مطلب جو
خدا پر حوالہ کرے جس بات کو مالک حکمت والا منع کرے ہمکو کیا ضرور جو اوسمین کھوج کرین اور خدا کے غضب مین گرفتار ہون ف
عامر بن ربیعۃ بن ثمامۃ اذا رایتم الجنازۃ فقوموا حتی تخلفکم ہذا الحدیث منسوخ بخاری اور
مسلم مین عامر بن ربیعہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم جنازہ دیکھو تو اوٹھہ کھڑے ہو یہانتک کہ تمسے آگے بڑھ جاوے یہ حدیث
منسوخ ہی ف اول حکم تہا پھر حضرت نے موقوف کیا ھ ابوہریرۃ اذا رایتم الرجل یقول ہلک الناس

أحدكم المسجد فليقل اللهم افتح لي أبواب رحمتك وإذا خرج فليقل اللهم إني أسألك من فضلك
مسلم مین ابو حمید یا ابو اسید رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی مسجد مین جاوے تو چاہیے کہ یون کہے کہ ای اللہ میرے لیے اپنی رحمت کے
دروازے کھول اور جب مسجد سے نکلے تو یون کہے کہ ای اللہ مین تیرا فضل اور رزق چاہتا ہون ف مسجد مین جاتے اور نکلتے یہ دعا پڑھنا مستحب ہی
م جابرؓ إذا دخل الرجل بيته فذكر الله عند دخوله وعند طعامه قال الشيطان لا مبيت لكم
ولا عشاء وإذا دخل فلم يذكر الله عند دخوله قال الشيطان أدركتم المبيت وإذا لم يذكر الله عند
طعامه قال أدركتم المبيت والعشاء مسلم مین جابر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب مرد اپنے گھر مین آیا یعنی شام کو
پھر یاد کیا خدا کو داخل ہوتے اور کھانا کھاتے تو شیطان اور شیطانون سے کہتا ہی کہ یہان نہ تمکو رات کے رہنے کا مقام ہی اور نہ رات کا کھانا اور جب
مرد گھر مین داخل ہوا سو خدا کو نہ یاد کیا تو شیطان کہتا ہی کہ رات کا رہنا تو تمنے پایا اور جب اوسنے کھانے کے وقت بھی خدا کا نام نہ لیا تو شیطان
کہتا ہی تو تمکو رات کا رہنا اور کھانا دونون ملا ف یعنی گھر مین آتے اور کھانا کھاتے بسم اللہ کہنا شیطان کا حصار ہی
گھر مین اور کھانے مین بسم اللہ کی برکت سے شیطان کا دخل نہین ہوتا اور بسم اللہ نکہنے سے شیطان کھانے اور سونے مین شریک ہوتا ہی
م صهيب بن سنانٍ إذا دخل أهل الجنة الجنة يقول تبارك وتعالى تريدون شيئا أزيدكم فيقولون
ألم تبيض وجوهنا ألم تدخلنا الجنة وتنجنا من النار قال فيكشف الحجاب فما أعطوا شيئا
أحب إليهم من النظر إلى ربهم مسلم مین صہیب رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب داخل ہوچکینگے بہشتی لوگ بہشت مین
تو حق تعالی فرماویگا کہ تم چاہتے ہو کہ اور بھی زیادہ کچھ تمکو دون بہشت والے کہینگے کہ کیا روشن نہین کرچکا تو ہمارے مونہون کو کیا بہشت مین ہمکو
نہین داخل کرچکا اور دوزخ سے بچا چکا یعنی سب کرم تو تو نے کیے اس سے زیادہ کون سے کرم کا ارادہ ہی تو پردہ اوٹھایا جاویگا یعنی دیدار الہی ہوگا
سو بہشت کی کوئی نعمت پائی ہوئی اونکے نزدیک اپنے رب کے دیدار سے زیادہ پیاری نہوگی ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بہشت مین ایماندارون
کو دیدار الہی بیچون و بیچگون نصیب ہوگی اور بہشت کی کوئی نعمت اور لذت اوسکو لگا نکھائیگی اور یہی مذہب ہی اہل سنت و جماعت کا
جو اس نعمت سے بے نصیب ہین وہ انکار کرتے ہین جیسے معتزلہ اور خارجی اور رافضی ق انسؓ إذا دعا أحدكم فليعزم المسألة
ولا يقولن اللهم إن شئت فأعطني فإنه لا مستكره له بخاری اور مسلم مین انس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
کہ جب کوئی دعا کرے تو مانگنے مین مطلب حاصل ہونے کا یقین رکھے اور یون نکہے ای خدا دے مجھکو اگر تو چاہے اس واسطے کہ خدا پر کوئی جبر کرنے والا نہین جو
کر نہ دیوے یعنی اوسکو قبول کرنے کیا چاہیے ق ابو هريرةؓ إذا دعا الرجل امرأته إلى فراشه فأبت أن تجيء فبات
غضبان لعنتها الملائكة حتى تصبح بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب بلایا مرد نے اپنی جورو کو اپنے
بچھونے پر پھر اوسنے آنے سے انکار کی سو خاوند رات بھر غصے مین رہا تو اوس عورت کو رات بھر فرشتے لعنت کرتے ہین ق ابو هريرةؓ
إذا دعي أحدكم إلى الوليمة فليأتها بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی شادی کے کھانے کے واسطے
بلایا جاوے تو وہان جانا چاہیے ف ولیمہ اوس کھانے کا نام ہی کہ بعد نکاح کے جب جورو خاوند کے گھر آوے تو اوس وقت دوستون اور برادرون کو
جمع کرکے کھلاوے طعام ولیمہ سنت ہی حضرت اور اصحاب کیا کرتے تھے بعضے علما کے نزدیک ولیمے مین جانا واجب ہی نجاوے تو گنہگار ہووے اور
بعضون کے نزدیک مستحب ہی کھانا ضرور نہین کچھ عذر ہو تو نکھاوے م ابو هريرةؓ إذا دعي أحدكم إلى طعام وهو صائم

بِسَاقِهَا وَإِذَا عَرَّسْتُمْ فَاجْتَنِبُوا الطَّرِيقَ فَإِنَّهَا طُرُقُ الدَّوَابِّ وَمَأْوَى الْهَوَامِّ بِاللَّيْلِ مسلم مین ابو ہریرہ رض سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم سفر کیا کرو ارزانی اور سرسبزی کے سال تو اونٹونکا حصہ زمین سے دیا کرو یعنی اونٹونکو زمین پر چرنے کیلیے چھوڑ دیا کرو
منزل پر اوترنے کیلیے اور جب تم سفر کرو قحط اور خشکی کے سال تو جلدی خشکی کی منزلونکو طی کر ڈالو اونٹونکا گودا رہتے یعنی اونٹونکی ہڈیون کا گودا
نہ سوکھنے پاوے طاقت اونکی بجا رہے تا کہ تم منزل پر پہونچ جاؤ اور بڑی بڑی منزلین کر کے خشکی سے نکل جاؤ اور حضرت نے فرمایا کہ جب تم
پچھلی رات کو منزل پر اوترا کرو تو رستونکو چھوڑ کے علحدہ اوترا کرو اسواسطے کہ رستے جانورونکی آمد و رفت کی راہین ہین اور کیڑونکے مقام ہین
رات کو **ف** اس حدیث مین حضرت نے سفر کی حکمتین امت کو بتلائین **ھ** الْعَبَّاسُ إِذَا سَجَدَ الْعَبْدُ سَجَدَ مَعَهُ سَبْعَةُ آرَابٍ
وَجْهُهُ وَكَفَّاهُ وَرُكْبَتَاهُ وَقَدَمَاهُ مسلم مین حضرت عباس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب سجدہ کرتا ہی بندہ تو اوسکے
ساتھ بدن کے سات عضو سجدہ کرتے ہین اوسکا موںہہ اور اوسکی دونون ہتھیلیان اور دونون اوسکے گھٹنے اور دونون اوسکے قدم
ف موںہہ سجدہ کرتا ہی یعنی ماتھا اور ناک **ھ** الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ إِذَا سَجَدْتَ فَضَعْ كَفَّيْكَ وَارْفَعْ مِرْفَقَيْكَ
مسلم مین براء ابن عازب رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تو سجدہ کرے تو رکھ زمین پر اپنی دونون ہتھیلیون کو اور اونچا رکھ دونون
اپنی کہنیون کو **ف** یعنی سجدے مین کہنیان زمین پر رکھنا کتے اور لومڑی کی طرح مکروہ ہی **ق** اَنَسٌ اِذَا سَلَّمَ
عَلَيْكُمْ اَهْلُ الْكِتَابِ فَقُولُوا عَلَيْكُمْ بخاری اور مسلم مین انس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب سلام کرین تمکو کتاب والے
یعنی یہود اور نصاری تو اوسکے جواب مین کہو کہ علیکم یعنی تمپر بھی **ف** سلام دعا ہی اس واسطے منع کیا کافرونکو بلکہ علیکم
کہنے کو فرمایا یعنی تمپر وہ بات ہی جسکے تم لائق ہو **ق** اَبُو هُرَيْرَةَ اِذَا سَمِعْتُمُ الْاِقَامَةَ فَامْشُوا اِلَى الصَّلٰوةِ
وَعَلَيْكُمْ بِالسَّكِيْنَةِ وَالْوَقَارِ وَلَا تُسْرِعُوا فَمَا اَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوا وَمَا فَاتَكُمْ فَاَتِمُّوا بخاری اور مسلم مین
ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم نماز کی تکبیر اور قد قامت الصلوۃ سنو تو چلو جماعت کی نماز کے واسطے ٹھہرے ہوئے
آہستگی اور آرام سے اور نہ جلدی کرو سو جتنی نماز امام کے ساتھ پاؤ اوتنی پڑھو اور جو چھوٹ جاے اوسکو آپ تمام کرلو **ف** معلوم ہوا کہ جماعت
کے واسطے جھپٹنا مکروہ ہی اسواسطے کہ جلدی مین دم پھول جاتا ہی نماز جیسے چاہیے نہین ہوتی اور یہی مذہب ہی امام احمد کا اور بعضے علما کے
نزدیک پہلی تکبیر کے واسطے جلدی کرنا درست ہی **ق** اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ اِذَا سَمِعْتُمُ الطَّاعُوْنَ بِاَرْضٍ فَلَا تَدْخُلُوْهَا
وَاِذَا وَقَعَ بِاَرْضٍ وَاَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوْا مِنْهَا بخاری اور مسلم مین اسامہ بن زید رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب
تم کسی زمین مین وبا سنو تو اوسمین نجاؤ اور جب اوسی زمین مین وبا پڑے جسمین تم ہو تو اوس سے نہ نکلو **ف** جس ملک مین وبا ہو وہان نجاوے
کیون اپنے تئین ہلاکی اور بلا مین ڈالے اور اگر اوسی ملک مین وبا پڑی ہو تو اوسمین سے نہ بھاگے صبر اور توکل خدا پر کرے اور خدا سے بھاگ کے
کہان بچیگا حضرت عایشہ رض سے روایت ہی کہ وبا مین صبر کرنے والا شہید کا ثواب پاویگا اور وہان سے بھاگنے والا گنہگار ہی جس طرح
کافرونکی صف سے بھاگا **ھ** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو اِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ فَقُوْلُوْا مِثْلَ مَا يَقُوْلُ ثُمَّ صَلُّوْا عَلَيَّ
فَاِنَّهُ مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ صَلٰوةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ بِهَا عَشْرًا ثُمَّ سَلُوا اللّٰهَ لِيَ الْوَسِيْلَةَ فَاِنَّهَا مَنْزِلَةٌ
فِي الْجَنَّةِ لَا يَنْبَغِيْ اِلَّا لِعَبْدٍ مِّنْ عِبَادِ اللّٰهِ وَاَرْجُوْ اَنْ اَكُوْنَ اَنَا هُوَ فَمَنْ سَاَلَ لِيَ الْوَسِيْلَةَ
حَلَّتْ عَلَيْهِ الشَّفَاعَةُ مسلم مین عبد اللہ بن عمرو رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم اذان دینے والے کی آواز سنو تو کہتے جاؤ

فہو اہلکہم مسلم میں ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم دیکھو کسی مرد کو کہ کہتا ہی کہ سب لوگ برباد ہوئے ستیاناس گئے
تو وہ سب سے زیادہ تر اور نہایت ستیاناس ہوا اوسنے لوگوں کو ستیاناس کیا ف اس حدیث کے دو مطلب ہیں ایک تو یہ لوگوں کو خدا کی
رحمت سے نا امید کرے اور کہے کہ لوگ اپنے گناہوں سے ستیاناس گئے مقرر دوزخ میں پڑینگے بخشے نجاوینگے تو حقیقت میں یہ شخص خود برباد گیا
اسواسطے کہ لوگوں کو رحمت سے نا امید کیا اور سنگی چھڑائی اور دوسرا مطلب یہ کہ لوگوں کے عیب اور برائیاں نقل کرے اور کہے کہ لوگ برباد ہوئے
تو حقیقت میں یہ خود برباد ہوا کہ لوگوں کی غیبت کی اور آپ کو بہتر سب سے سمجھا امام مالک نے فرمایا کہ اگر لوگوں کے گناہ اور سستی دیکھکر افسوس سے
یوں کہے کہ ہائے کیا لوگ بگڑ گئے ہیں برباد ہوئے ہیں تو کچھ مضایقہ نہیں اور اگر یہ بات غرور سے کہے آپ کو تو بہتر سمجھے اور سبکو ذلیل جانے تو ہرگز درست
نہیں حدیث کے موافق ھ ابو ھریرۃ اذا رأیتم الھلال فصوموا واذا رأیتموہ فافطروا فان غم علیکم
فصوموا ثلثین یوما مسلم میں ابوہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم رمضان کا چاند دیکھو تو روزہ رکھو اور جب اوسکو دیکھو یعنی عید کے
چاند کو تو روزہ کھولو اور اگر بدلی گھر جاوے تم پر تو تیس رمضان کے دن روزہ رکھو ھ ام سلمۃ اذا رأیتم ھلال ذی الحجۃ واراد
احدکم ان یضحی فلیمسک عن شعرہ واظفارہ مسلم میں حضرت ام سلمہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم دیکھو ذی الحج کا
چاند اور ارادہ کوئی رکھتا ہو قربانی کا تو چاہیے کہ باز رہے اپنے بال اور ناخونوں سے یعنی بال اور ناخن نہ کاٹے ف امام احمد کا یہی مذہب ہی
کہ چاند دیکھے سے قربانی کرنے والے کو بال اور ناخن کاٹنا حرام ہی اور شافعی اور مالک کے نزدیک مکروہ ہی اور امام اعظم کے نزدیک جائز ہی
ھ ابو ثعلبۃ الخشنی اذا رمیت بسھمک فغاب عنک فادرکتہ فکل ما لم ینتن مسلم میں ابو ثعلبہ رض سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تو نے اپنے تیر سے شکار کو مارا پھر شکار غائب ہو گیا یعنی کہیں چھپ گیا یا چلا گیا پھر تو نے اوسکو پایا تو اوسکو
کھا جب تک بدبو نکرے ف اگر شکار زخمی ہو شکاری کتے سے یا تیر سے اور کہیں چلا جاوے تو اگر شکاری اوس سے نا امید ہو کے نہ بیٹھا ہو تلاش
کی حالت میں اوسکو مردہ پاوے تو امام اعظم کے نزدیک اس شرط سے شکار حلال ہی اور نہیں تو حرام اور امام مالک کے نزدیک اگر اوسی دن پاوے تو حلال
ہی اور اگر دوسرے تیسرے دن پاوے تو حرام ہی اور بدبودار گوشت کھانا حرام نہیں لیکن مکروہ ہی ق ابو ھریرۃ اذا زنت امۃ احدکم
فتبین زناھا فلیجلدھا الحد ولا یثرب علیھا ثم ان زنت فلیجلدھا الحد ولا یثرب علیھا ثم
ان زنت الثالثۃ فتبین زناھا فلیبعھا ولو بحبل من شعر وفی روایۃ ثم لیبعھا فی الرابعۃ بخاری
اور مسلم میں ابوہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تمہاری کسی کی لونڈی حرام کاری کرے پھر ظاہر ہو جاوے اوسکی حرام کاری خواہ اوسکے اقرار
سے خواہ گواہوں سے تو اوسکو مالک حد مارے یعنی پچاس کوڑے اور اوسکو جھڑکی نہ دیوے پھر اگر دوسری بار حرام کرے تو چاہیے کہ دوسری بار بھی
حد مارے اور اوسکو جھڑکی نہ دیوے پھر اگر تیسری بار حرام کرے سو اوسکا حرام ظاہر ہو جاوے تو چاہیے اوسکو بیچ ڈالے اگرچہ بال کی رسی اوسکی قیمت ملے
یعنی پوری قیمت کا خیال نکرے جتنے کو بکے بیچ ڈالے اور دوسری روایت میں یون ہی کہ چوتھی بار اوسکو بیچے ف عرب کا دستور تھا
کہ لونڈیوں کی حرام کاری کو عیب نجانتے تھے صرف جھڑکی اور گھرکی پر ٹال دیتے تھے جیسے اکثر جگہ ہندوستان میں سو فرمایا کہ صرف جھڑکی پر
نہ ٹالا کرو بلکہ اوسکو حد مارا کرو حد کے حکم کے موافق اور لونڈی غلام کو شرم کم ہوتی ہی گھرکی اونکو کچھ فائدہ بھی نہیں کرتی امام شافعی
کا یہی مذہب ہی کہ مالک خود بدون حاکم کی اجازت لونڈی غلام کو حد مارے اور امام اعظم کے نزدیک حاکم سے اجازت لیکر مارے ھ
ابو ھریرۃ اذا سافرتم فی الخصب فاعطوا الابل حظھا من الارض واذا سافرتم فی السنۃ فبادروا

تین رکعت ہوئین یا چار تو شک چھوڑ دے یقین کو لیوے یعنی کمتر کو اعتبار کرے اکثر کو چھوڑ دے جیسے اس صورت مین تین رکعت کو اعتبار کرے
چار کو چھوڑ دے اور چوتھی رکعت پڑھکے سجدہ سہو کا کرے پھر اگر حقیقت مین پانچ رکعتین ہوئی ہونگی تو دو سجدے سہو کے ملکر چھہ ہوگئین اور
اگر حقیقت مین چار ہی رکعتین ہوئین تو دو سجدے سے شیطان پر خاک پڑی یعنی شبہہ شیطان کی التاہی جب نماز پوری ہو گئی تو دو سجدونکا
ثواب زیادہ ملا شیطان کے مونہہ مین خاک پڑی کہ اوسکا مطلب نہ ہوا معلوم ہوا کہ سہو کا سجدہ نقصان پورا کرنیکے واسطے مقرر ہوا ہی
یہ حدیث امام شافعی کی دلیل ہی کہ شک مین کمتر کو اعتبار کرے اور سلام سے پہلے سجدہ سہو کا کرے **ق** ابن مسعود اذا شك
احدكم في صلوته فليتحر الصواب فليتم عليه ثم ليسجد سجدتين بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن
مسعود رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا جب کسیکو شک پڑے اپنی نماز مین تو چاہیے کہ اٹکل کرے ٹھیک بات کی پھر اوسی پر بنا وے پھر دو سجدے
کرے **ف** پوری روایت مصابیح مین یون ہی کہ اول سلام کرے پھر دو سجدے کرے یہ حدیث ظاہر مین امام اعظم کی دلیل ہی کہ شک مین
گمان غالب اور اٹکل پر عمل کرے اور بعد سلام کے سجدہ سہو کا کرے یہ اوسکے واسطے ہی جسکو شک بہت پڑتا ہو اور جسکو اول بار شک پڑے
وہ اوس نماز کو چھوڑ کے سر سے نماز شروع کرے **ھ** زينب بنت ابي معاوية الثقفية امرأة عبد الله بن
مسعود اذا شهدت احداكن صلوة العشاء فلا تمس طيبا مسلم مین زینب عبداللہ بن مسعود رض کی
بی بی رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم عورتون مین سے کوئی عشا کی نماز کو آوے تو خوشبو نہ لگاوے **ف** خوشبو عورت کو
اسواسطے منع کی کہ جماعت مین کسیکو برا خیال نہ آوے **ھ** ابو هريرة اذا صلى احدكم الجمعة فليصل بعدها اربعا
مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی جمعے کے فرض پڑھ چکے تو اوسکے بعد چار رکعتین پڑھے **ف** یہی مذہب ہی
امام اعظم اور شافعی کا کہ جمعے کے بعد چار رکعتین سنت ہین اور امام ابو یوسف کے نزدیک جمعے کی چھہ رکعتین سنت ہین چنانچہ یہ روایت
علی مرتضی رض سے ہی **خ** ابو هريرة اذا صلى احدكم للناس فليخفف فان فيهم الضعيف والسقيم
والكبير واذا صلى احدكم لنفسه فليطول ما شاء بخاری مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی
آدمیونکو نماز پڑھاوے یعنی امام بنے تو چاہیے کہ ہلکی نماز پڑھے اسواسطے کہ آدمیونمین ضعیف اور بیمار اور بڈھے بھی ہوتے ہین اور جب اکیلا
اپنے واسطے نماز پڑھے تو طول کرے جتنا چاہے **ھ** عبد الله بن عمرو اذا صليتم الفجر فانه وقت الى ان يطلع قرن
الشمس الاول ثم اذا صليتم الظهر فانه وقت الى ان يحضر العصر واذا صليتم العصر فانه
وقت الى ان تصفر الشمس واذا صليتم المغرب فانه وقت الى ان يسقط الشفق واذا صليتم
العشاء فانه وقت الى نصف الليل مسلم مین عبداللہ بن عمرو رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم فجر کی نماز پڑھو تو اوسکا
وقت ہی جب تک کہ سورج کا پہلا کنارہ نکلے یعنی اوپر کا کنارہ پھر جب تم ظہر کی نماز پڑھو تو اوسکا وقت ہی جب تک کہ عصر آوے اور
جب تم عصر پڑھو تو اوسکا وقت ہی یہان تک کہ سورج ڈوبنے کو جھکے اور جب تم مغرب کی نماز پڑھو تو اوسکا وقت ہی جب تک سرخی
ڈوبے اور جب تم عشا کی نماز پڑھو تو اوسکا وقت ہی آدھی رات تک **ف** ہر چند عصر کا وقت سورج ڈوبنے تک اور عشا کا وقت
صبح تک ہی مگر اس حدیث مین مستحب وقت فرمایا یعنی جب سورج ڈوبنے کے قریب ہو اور دھوپ زرد ہو تو وہ وقت مکروہ ہی اور عشا بھی بعد
آدھی رات کے مکروہ ہی **خ** ابو هريرة اذا ضيعت الامانة فانتظر الساعة قاله لرجل قال

جس طرح موذن کہتا ہی پھر مجھپر درود پڑھو اس واسطے کہ جو میرے اوپر ایکبار درود پڑھیگا خدا اوسکے سبب سے دس بار اوسپر رحمت
کریگا پھر میرے واسطے وسیلہ مانگو سو البتہ وسیلہ بہشت مین ایک بڑے عمدہ مقام کا نام ہی نہین لائق ہی وہ مقام مگر ایک بندے
کے واسطے خدا کے بندون سے اور امیدوار ہون کہ وہ بندہ مین ہون گا یعنی وہ عالیمقام مجھی کو ملیگا سو جو شخص خدا سے میرے واسطے
وسیلہ مانگا کریگا یعنی اذان کے بعد اوسپر میری شفاعت ضرور ہوگی **ف** اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ بعد اذان کے اول
حضرت پر درود پڑھے پھر وہ دعا پڑھے جسمین وسیلے کا ذکر ہی تاکہ حضرت کی شفاعت اوسکے گناہ بخشاوے اور درود کی بڑی فضیلت
اس حدیث سے معلوم ہوئی کہ جو حضرت پر ایک بار درود پڑھے اوسپر دس بار خدا رحمت کرتا ہی اور صاف معلوم ہوا کہ سب پیغمبرون سے ہمارے
حضرت افضل ہین اس واسطے کہ وہ عالیمقام یعنی وسیلہ سوا حضرت کے اور کسی پیغمبر کو نہ ملیگا اللّٰھم صلّ وسلّم وبارک علی عبدک
وسیدنا محمد وآلہٖ اجمعین **ق** ابو سعید اِذَا سَمِعْتُمُ النِّدَآءَ فَقُولُوا مِثْلَ مَا يَقُولُ الْمُؤَذِّنُ بخاری اور مسلم مین
ابو سعید رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم اذان سنا کرو تو کہا کرو جیسا موذن کہتا ہی **ف** مگر دوسری حدیث مین ہی کہ بجاے
حَيَّ عَلَى الصَّلٰوة اور حَيَّ عَلَى الْفَلَاح کے لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ کہے **ق** ابو ہریرۃ اِذَا سَمِعْتُمْ نُهَاقَ الْحَمِيْرِ فَتَعَوَّذُوا
بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ فَاِنَّهَا رَاَتْ شَيْطَانًا وَاِذَا سَمِعْتُمْ صِيَاحَ الدِّيَكَةِ فَاسْئَلُوا اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهٖ
فَاِنَّهَا رَاَتْ مَلَكًا بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم سنو گدھے کا رینگنا تو خدا کی پناہ مانگو شیطان
سے اس واسطے کہ اوسنے شیطان دیکھا ہی اور جب تم مرغ کی بانگ سنو تو خدا سے اوسکا فضل کرم مانگو اس واسطے کہ اوسنے فرشتے کو
دیکھا ہی **ف** حدیث سے معلوم ہوا کہ گدھا شیطان کو دیکھکے بولتا ہی اور مرغ فرشتے کو دیکھکے بولتا ہی گدھا بسبب حماقت
اور بہت کھانے کے شیطان سے مناسبت رکھتا ہی اور مرغ سخاوت اور شجاعت اور کم خوابی سے فرشتے سے مناسبت رکھتا ہی واللہ اعلم
ق ابو قتادۃ الحارث بن ربعی اِذَا شَرِبَ اَحَدُكُمْ فَلَا يَتَنَفَّسْ فِي الْاِنَاءِ وَاِذَا اَتَى الْخَلَاءَ فَلَا يَمَسَّ
ذَكَرَهٗ بِيَمِيْنِهٖ وَلَا يَتَمَسَّحْ بِيَمِيْنِهٖ بخاری اور مسلم مین ابو قتادہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی شخص کوئی چیز پیے تو
دم نچھوڑے پانی مین اور جب پاخانے مین آوے تو نہ چھووے اپنا ازار اپنے ہاتھ سے اور نہ ڈھیلے لیوے نہ پونچھے داہنے ہاتھ سے **ھ** ابو ہریرۃ
اِذَا شَرِبَ الْكَلْبُ فِي اِنَاءِ اَحَدِكُمْ فَلْيَغْسِلْهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کتا کھاوے
کسیکے برتن مین پیجاوے تو چاہیے کہ سات بار اوسکو دھو ڈالے **ف** امام شافعی کا یہی مذہب ہی کہ کتے کے جھوٹھے برتن کو سات بار دھوے
تو پاک ہووے لیکن ایکبار مٹی اور پانی سے اور سات بار صرف پانی سے اور امام اعظم کے نزدیک تین بار دھونے سے پاک ہوتا ہی سات بار دھونیکا
اول حکم ہوا تھا کہ عرب لوگ کتونکو ناپاک نجانتے تھے **ھ** ابو سعید اِذَا شَكَّ اَحَدُكُمْ فِي صَلٰوتِهٖ فَلَمْ يَدْرِ كَمْ صَلّٰى
ثَلٰثًا اَمْ اَرْبَعًا فَلْيَطْرَحِ الشَّكَّ وَلْيَبْنِ عَلٰى مَا اسْتَيْقَنَ ثُمَّ يَسْجُدُ سَجْدَتَيْنِ قَبْلَ اَنْ يُّسَلِّمَ فَاِنْ
كَانَ صَلّٰى خَمْسًا شَفَعْنَ لَهٗ صَلَاتَهٗ وَاِنْ كَانَ صَلّٰى اِتْمَامًا لِّاَرْبَعٍ كَانَتَا تَرْغِيْمًا لِّلشَّيْطَانِ مسلم مین
ابو سعید رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی شک کرے اپنی نماز مین نجانے کہ کتنی پڑھی تین رکعت یا چار رکعت تو شک اور تردد
کو چھوڑے اور جسپر یقین رکھتا ہو اوسی پر بنا کرے پھر دو سجدے کرے سلام کرنے سے پہلے تو اگر پانچ رکعتین پڑھی ہونگی تو وہ سجدے سہو کے جوڑا
ہوجاوینگی یعنی چھ ہوجاوینگی اور اگر نماز پڑھے چار ہی پورا کرنے کو تو دو سجدونے شیطان پر خاک ڈالی **ف** یعنی جب شک پڑنے کے

پچھلے گناہ معاف ہوجاوینگے ف یعنی جب ایک ہی وقت مین آدمی اور فرشتے نے آمین کہی تو مغفرت ہوتی ہی خ اَبُوْ هُرَيْرَةَ
اِذَا قَالَ اَحَدُكُمْ لِاَخِيْهِ يَا كَافِرُ فَقَدْ بَاءَ بِهٖ اَحَدُهُمَا بخاری مین ابوہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کسینے اپنے
بھائی مسلمان کو کہا کہ یا کافر تو ان دونو مین سے ایک پر کفر پلٹ پڑتا ہی یعنی اگر وہ حقیقت مین کافر ہی تو اوسی پر ثابت رہا اور اگر وہ کافر نہین
تو کہنے والے پر پلٹ پڑا ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِذَا قَالَ الْاِمَامُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَقُوْلُوا اللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ فَاِنَّهٗ
مَنْ وَّافَقَ قَوْلُهٗ قَوْلَ الْمَلٰٓئِكَةِ غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ
جب امام کہے سمع اللہ لمن حمدہ تو تم کہو اللہم ربنا لک الحمد اس واسطے کہ جسکا قول فرشتون کے قول سے موافق پڑا تو اوسکے پچھلے گناہ معاف
ہوجاوینگے ف امام اعظم اور امام مالک اور امام احمد کا یہی مذہب ہی کہ امام صرف سمع اللہ لمن حمدہ کہے اور مقتدی صرف ربنا
لک الحمد کہین اور امام شافعی کے نزدیک دونون قول کو امام بھی جمع کرے اور مقتدی بھی جمع کرین لیکن اس حدیث سے اول مذہب قوی
معلوم ہوتا ہی خ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِذَا قَالَ الْاِمَامُ وَلَا الضَّآلِّيْنَ فَقُوْلُوْا اٰمِيْنَ فَاِنَّهٗ مَنْ وَّافَقَ قَوْلُهٗ قَوْلَ
الْمَلٰٓئِكَةِ غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ مسلم مین ابوہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب امام ولا الضالین کہے تو تم آمین کہو
اس واسطے کہ جسکا قول فرشتون کے قول کے موافق پڑ جاویگا اوسکے پچھلے گناہ معاف ہوجاوینگے م عُمَرُ اِذَا قَالَ الْمُؤَذِّنُ
اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ فَقَالَ اَحَدُكُمْ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ ثُمَّ قَالَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ قَالَ اَشْهَدُ اَنْ
لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ثُمَّ قَالَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ قَالَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ ثُمَّ
قَالَ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ثُمَّ قَالَ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ قَالَ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ ثُمَّ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
مِنْ قَلْبِهٖ دَخَلَ الْجَنَّةَ مسلم مین عمر فاروق رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب مؤذن کہے اللہ اکبر اللہ اکبر تو کوئی تم مین سے جواب مین کہے
اللہ اکبر اللہ اکبر پھر مؤذن کہے اشہد ان لا الہ الا اللہ تو سننے والا کہے اشہد ان لا الہ الا اللہ پھر مؤذن جب کہے اشہد ان محمدا رسول اللہ تو سننے والا کہے
اشہد ان محمدا رسول اللہ پھر جب مؤذن کہے حی علی الصلوۃ تو سننے والا کہے لا حول ولا قوۃ الا باللہ پھر جب مؤذن کہے حی علی الفلاح تو سننے والا
لا حول ولا قوۃ الا باللہ پھر جب مؤذن کہے اللہ اکبر اللہ اکبر تو سننے والا کہے اللہ اکبر اللہ اکبر پھر جب مؤذن کہے لا الہ الا اللہ تو سننے والا لا الہ الا اللہ
اپنے سچے دل سے کہے تو بہشت مین جاوے ف اس حدیث مین حضرت نے اذان کا جواب دینا سکھایا اور سچے دل سے جواب دینے والے کو
بہشت کا وعدہ کیا جب مسلمان اذان سنے تو سب کاروبار چھوڑ کر اذان کا جواب دیوے تاکہ بہشت کی بشارت مین داخل ہو اکثر علما کے
نزدیک اذان کا جواب دینا واجب ہی اور اگر ایک مکان مین کئی اذانون کی آواز آتی ہو تو اپنے محلے کی مسجد کی اذان کا جواب دیوے باقی کا
جواب دینا واجب نہین اور اگر قرآن پڑھتا ہو تو چاہیے جواب اذان کا دیکر پڑھے م اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِذَا قَامَ اَحَدُكُمْ
مِنَ اللَّيْلِ فَاسْتَعْجَمَ الْقُرْاٰنُ عَلٰى لِسَانِهٖ فَلَمْ يَدْرِ مَا يَقُوْلُ فَلْيَضْطَجِعْ مسلم مین ابوہریرہ رض سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی رات سے اوٹھے یعنی تہجد کی نماز کے واسطے پھر قرآن اسکی زبان سے صاف نہ پڑھا جاوے سو نیند سے ایسا غافل ہو
کہ سمجھ نہ سکے کہ کیا کہتا ہی تو چاہیے کہ لیٹ رہے ف یعنی تہجد کی نماز سرور اور حضور سے چاہیے نیند کے غلبے مین یہ بات حاصل نہین اسواسطے
سونے کو فرمایا پھر جب غلبہ نیند کا دفع ہو تب نماز مین قرآن پڑھے م اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِذَا قَامَ اَحَدُكُمْ مِنَ اللَّيْلِ فَلْيُصَلِّ

متی الساعة فقال کیف اضاعتها قال اذا وسد الامر الی غیر اهله فانتظر الساعة بخاری میں ابوہریرہ رضی سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب امانت ضائع کی جاوے تو انتظار کر قیامت کی یہ حضرت نے اوس مرد سے کہا جسنے کہا تھا کہ قیامت کب
آویگی پھر اوس مرد نے کہا کہ امانت کا ضائع ہونا کیسا حضرت نے فرمایا کہ جب سپرد ہو حکومت اور سرداری نالائق کو تو منتظر رہ قیامت کا
ف یعنی بے علم کم عقل ظالم کا حاکم ہونا نشانی ہے قیامت کی ھ ابوموسی اذا عطس احدکم فحمد الله فشمتوه فان
لم یحمد الله فلا تشمتوه مسلم میں ابوموسی رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی چھینکے پھر الحمد لله کہے تو اوسکو نیک دعا دو
یعنی یرحمک الله کہو اور اگر الحمد لله نہ کہے تو اوسکو مت دعا دو خ ابوهریرة اذا عطس احدکم فلیقل الحمد لله ولیقل
له اخوه او صاحبه یرحمک الله فاذا قال له یرحمک الله فلیقل یهدیکم الله ویصلح بالکم بخاری میں
ابوہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی چھینکے تو الحمد لله کہے اور اوسکا بھائی یا صاحب جواب میں یرحمک الله کہے یعنی خدا تجھپر رحمت کرے
اور جب اوسکو یرحمک الله کہے تو چھینکنے والا یوں کہے دوسرے سے کہ یهدیکم الله ویصلح بالکم یعنی خدا تمکو نیک راہ بتلاوے اور تمہارے دل کو سنوارے
ف چھینک صحت کی دلیل ہے اسواسطے الحمد لله کہنا سنت ہوا اور جواب دینا بعضوں کے نزدیک واجب ہے اور بعضوں کے نزدیک مستحب
ھ عبد الله بن عمرو اذا فتحت علیکم فارس والروم ای قوم انتم قال عبد الرحمن بن عوف
نقول کما امرنا الله فقال او غیر ذلک تتنافسون ثم تتحاسدون ثم تتدابرون ثم تتباغضون
او نحو ذلک ثم تنطلقون فی مساکین المهاجرین فتجعلون بعضهم علی رقاب بعض مسلم میں عبد الله بن عمرو رضی سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تمپر فتح ہوگا ایران اور روم کا ملک تو کون قوم ہوگی یعنی شکر گزار ہوگی یا ناشکر کہا عبد الرحمن بن عوف رضی نے
ہم شکر گزار ہونگے کہینگے جیسا ہمکو خدا نے حکم کیا تو حضرت نے فرمایا کہ یا اسکے سوا کہوگے یعنی شکر گزاری نکروگے بلکہ ہوس کروگے پھر آپس میں
حسد کروگے پھر آپس میں ایک دوسرے کی جڑ کاٹوگے برادری کا حق نمانوگے پھر آپس میں بغض اور عداوت رکھوگے راوی کو شک ہے کہ حضرت نے
یہ لفظ فرمائی یا اسکے مانند کوئی اور پھر حضرت نے فرمایا کہ پھر تم چلوگے محتاج مہاجرین میں سو چڑھاؤگے اونکے بعضونکو بعضونکی گردنوں پر
یعنی ایک کو دوسرے کے قابو میں کروگے یا اونکو تکلیف مالایطاق دوگے ف حضرت نے اس حدیث میں روم اور ایران فتح ہونے کی آگے سے
خبر دی اور زیادتی مال اور دولت کی خرابیاں اور فساد بیان کیے سو صدیق رض اور فاروق رض کی خلافت میں اونکے بند و بست سے کچھ فساد نہوا
حضرت عثمان رض کی آخر خلافت میں مسلمانوں میں فساد شروع ہوا علی مرتضی علیه السلام کی خلافت میں زیادہ بڑھا پھر تو یزید پلید اور مروان
اور اوسکی اولاد کی حکومت اور سلطنت میں مہاجرین اصحاب پر زیادتیاں اور جو جو فساد اور خرابیاں ہوئیں سارا عالم جانتا ہے جیسا
فرمایا تھا ویسا ہی ہوا یہ معجزہ ہے حضرت کا خ ابن عمر اذا قاتل احدکم فلیجتنب الوجه بخاری میں عبد الله بن عمر رضی سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی لڑے تو چاہیے کہ مونہہ کو بچاوے ف یعنی جب مسلمان سے مار کوٹ ہو یا کوئی مسلمان ناحق قتل کا
ارادہ کرے تو اپنے بچاؤ کے واسطے اوسکو مارے لیکن مونہہ میں زخم نہ لگاوے اس واسطے کہ آدمی کا مونہہ اشرف چیز ہے یا کافر سے لڑائی ہو تو
جب تک اور جگہہ مارنے سے کام نکلے تو اوسکے مونہہ کو نہ مارے لیکن کچھ فرض نہیں ہے ھ ابوهریرة اذا قال احدکم آمین وقالت
الملائکة فی السماء آمین فوافقت احداهما الاخری غفر له ما تقدم من ذنبه مسلم میں ابوہریرہ رضی سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جس وقت کسی نے آمین کہی اور فرشتوں نے آسمان میں آمین کہی پھر موافق پڑ گئی ایک آمین دوسری سے تو اوس آمین کہنے والے

اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْہَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن مسعود رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب
کوئی نماز مین بیٹھے تو التحیات پڑھے یعنی سب بان کی عبادتین جیسے تعریف اور ذکر اور بدن کی عبادتین جیسے نماز اور حج وغیرہ
اور مال کی عبادتین جیسے زکوۃ اور خیرات صرف خداہی کے واسطے ہین سلام تجکو ای پیغمبر اور خدا کی رحمت اور برکت اور سلام ہی ہمکو
اور سب خدا کے نیک بندون پر گواہی دیتا ہون کہ سوا خدا کے کوئی لائق بندگی کے نہین اور گواہی دیتا ہون کہ محمدؐ بندہ ہی خدا کا اور
اوسکا رسول ہی **ف** عبداللہ بن مسعود رضؓ سے روایت ہی کہ ہم نماز مین بیٹھکر کہا کرتے تھے خدا کو سلام جبرئیل کو سلام میکائیل کو
فلانے اور فلانے کو سلام تب حضرت نے ہمکو التحیات سکھلائی اور فرمایا کہ جب تمنے کہا کہ خدا کے نیک بندونپر سلام ہی تو جتنے خدا کے نیک بندے
آسمان اور زمین مین ہین خواہ فرشتے خواہ پیغمبر خواہ اولیا خواہ جن خواہ آدمی سبکو تمہارا سلام پہونچ گیا اب ہر ایک کا نام لینا کچھ
ضرور نہین نماز مین التحیات پڑھنا امام اعظم اور شافعی کے نزدیک واجب ہی اور امام مالک کے مذہب مین سنت ہی **ق** ابو ہریرہ رضؓ
اِذَا قُلْتَ لِصَاحِبِكَ اَنْصِتْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ فَقَدْ لَغَوْتَ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضؓ سے روایت
ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تونے اپنے ساتھی سے کہا کہ چپ رہ جمعے کے دن اور امام خطبہ پڑھتا ہو تو مقرر تونے نکمی بات اور لغو حرکت کی
ف خطبہ سننا واجب ہی اوس وقت بولنا درست نہین اور جب دوسرے بولنے والے سے کہا کہ چپ رہ تو اوسکا بولنا بھی ثابت ہوا
زبان سے منع کرے اشارے سے کہے **ق** ابن عمر رضؓ اِذَا كَانَ اَحَدُكُمْ عَلَى الطَّعَامِ فَلَا يَعْجَلْ حَتّٰى يَقْضِيَ حَاجَتَهٗ مِنْهُ
وَاِنْ اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمر رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی کھانے کو بیٹھے تو جلدی نکرے
جب تک کھانے سے فراغت نکر لیوے اگرچہ نماز کی تکبیر بھی ہوگئی ہو **ف** جلدی کرنا اس واسطے منع فرمایا کہ کھانے کی طرف
دل لگا رہیگا حضور دل سے نماز نہوگی اور اگر جانے کہ غلبہ بھوک کا نہین ہی اور کھانا کھاتے تک جماعت ہو چکے گی تو نماز مین
شریک ہو اور روایت ہی کہ عبداللہ بن عباس اور ابو ہریرہ کباب کھاتے تھے اتنے مین جماعت کی تکبیر ہوئی عبداللہ بن عباس رضؓ نے ابو ہریرہ سے کہا
کہ جلدی نکرو اسکو کھالو تاکہ نماز مین دل نہ لگا رہے **ق** ابن عمر رضؓ اِذَا كَانَ اَحَدُكُمْ يُصَلِّيْ فَلَا يَبْصُقْ قِبَلَ وَجْهِهٖ فَاِنَّ
اللّٰهَ قِبَلَ وَجْهِهٖ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمر رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم مین سے کوئی نماز پڑھے تو نہ تھوکے اپنے موہنہ
سامنے اسواسطے کہ خدا کا قبلہ ہی اسکے روبرو **ق** ابن مسعود رضؓ اِذَا كَانُوْا ثَلٰثَةً فَلَا يَتَنَاجٰى اثْنَانِ دُوْنَ وَاحِدٍ
بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن مسعود رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تین آدمی ہون تو دو آدمی چپکے کان مین بات نکرین ایک کو
چھوڑکے **ف** اسواسطے منع کیا کہ تیسرے آدمی کو رنج ہوگا کہ وہ خیال کریگا کہ مجکو مشورے کے لائق نہین جانتے ہین یا کچھ
میری بدی کی فکر مین ہین اور دوسری حدیث مین آیا ہی کہ چار آدمی ہون تو دو آدمی کا چپکے بات کرنا مضایقہ نہین یعنی اس صورت مین
رنج نہ آویگا **ھ** ابو سعید رضؓ اِذَا كَانُوْا ثَلٰثَةً فَلْيَؤُمَّهُمْ اَحَدُهُمْ وَاَحَقُّهُمْ بِالْاِمَامَةِ اَقْرَؤُهُمْ مسلم مین
ابو سعید رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تین آدمی ہون تو ایک اونکی امامت کرے اور لائق تر امامت کے واسطے اونمین سے وہی جو قرآن
خوب پڑھ جانتا ہو **ف** حضرت کے وقت مین جو بڑا قاری ہوتا تھا وہ مسائل بھی خوب جانتا تھا اس واسطے حضرت نے قاری کو عالم
پر مقدم رکھا اور اب اکثر ایسا ہو سکتا یہ مذہب ہی کہ عالم مسئلہ دان قاری پر مقدم ہی کہ نماز مین اگر کچھ خلل ہوگا تو عالم درست کرلیگا
نرا قاری اور حافظ کیا جانے کس چیز سے نماز ٹوٹتی ہی اور کس سے مکروہ ہوتی ہی **ق** جابر رضؓ اِذَا كَانَ وَاسِعًا

رکعتین خفیفتین م مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی رات سے اوٹھے یعنی تہجد کو تو چاہیے کہ دو رکعت ہلکی نماز پڑھے
ف حضرت نے خوب حکمت بتائی کہ اول نیند کا خمار اور سستی بدن مین ہوتی ہی جب اول اوسنے ہلکی نماز پڑھی تو باقی تہجد کی نماز بخوشی
بطول قراءت سے پڑھیگا یا یہ دو رکعت تحیۃ الوضوء کی مراد ہون اور ہلکی رکعتین اس واسطے فرمائین تاکہ دلی وسوسہ ادا ہون اسواسطے کہ
حدیث مین آیا ہی کہ جو وضو کرکے دو رکعتین بے وسوسہ پڑھیگا اوسکے پچھلے گناہ معاف ہونگے بہرصورت اول دو رکعتین ہلکی پڑھے پھر طول کرے
جب تک حضور دل حاصل رہے بعد فرض کے سب نفلون سے تہجد کی نماز افضل ہی اللہ اسکا ہر اس مسلمان کو دیوے آمین م ابو ہریرۃ
اذا قام احدکم من مجلسہ ثم رجع فھو احق بہ م مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی اوٹھ جاوے
اپنی جگہ سے پھر وہ پلٹ آوے تو اوس جگہ کا وہی شخص زیادہ ترحقدار ہی ف اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ اگر کوئی مسجد کی
صف مین بیٹھا پھر وضو کرنے کو یا کسی اور کام کو جاوے اور دوسرا شخص اوسکی جگہ پر بیٹھ گیا ہو تو اوسکو وہان سے اوٹھا دیوے اور پہلا
شخص اپنی جگہ پر بیٹھے اسی طرح اور مجلس مین بھی م ابو ذر اذا قام احدکم یصلی فانہ یسترہ اذا کان بین
یدیہ مثل آخرۃ الرحل فاذا لم یکن بین یدیہ مثل آخرۃ الرحل فانہ یقطع صلاتہ الحمار والمرأۃ
والکلب الاسود م مسلم مین ابو ذر رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی کھڑا نماز پڑھتا ہو تو اوسکی آڑ ہو جاتی ہی جب اوسکے
آگے کجاوے کی پچھلی لکڑی برابر کوئی چیز ہو اور اگر اوسکے سامنے کجاوے کی پچھلی لکڑی برابر کوئی چیز نہو تو اوسکی نماز توڑتا ہی گدھا
اور عورت اور کالا کتا ف جب دیوار کی آڑ نہو تو نمازی اپنے سامنے ایک ہاتھ کے برابر لنبی لکڑی اور اونگلی برابر موٹی لکڑی
کھڑی کرے پھر اگر کوئی اوسکے آگے سے نکل جاوے تو کچھ مضایقہ نہین اگر امام کے روبرو ہو تو مقتدیونکو بھی کفایت کرتی ہی اور بعض
امامون کے نزدیک گدھے اور سیاہ کتے اور عورت کے سامنے آنے سے نماز نہین جاتی لیکن امام احمد کے نزدیک صرف سیاہ کتے سے نماز
ٹوٹتی ہی سب علماء کے نزدیک ابو سعید رضی کی حدیث دلیل ہی کہ نماز کسی چیز سے نہین جاتی اور بخاری مین حضرت عایشہ رضی سے روایت ہی کہ
مین حضرت کے سامنے سویا کرتی تھی اور حضرت نماز پڑھا کرتے تھے م ابو ہریرۃ اذا قرأ ابن آدم السجدۃ فسجد
اعتزل الشیطان یبکی یقول یا ویلی امر ابن آدم بالسجود فسجد فلہ الجنۃ وامرت بالسجود
فابیت فلی النار م مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب پڑھتا ہی آدم کا بیٹا قرآن مین سجدے کی آیت پھر سجدہ
کرتا ہی الگ ہو جاتا ہی شیطان روتا ہوا کہتا ہی کہ ہائی میری کمبختی حکم ہوا آدم کے بیٹے کو سجدہ کرنے کا سو اوسنے سجدہ کیا تو اوسکے لیے بہشت ہی
اور مجکو سجدے کا حکم ہوا سو مینے نمانا تو مجکو دوزخ ہی ف اس حدیث مین سجدے کی فضیلت اور شیطان کے حسد اور افسوس کا بیان ہی م
جابر اذا قضی احدکم الصلوۃ فلیجعل لبیتہ نصیبا من صلوتہ فان اللہ جاعل فی بیتہ من صلاتہ
خیرا م مسلم مین جابر رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی شخص نماز ادا کر چکے تو چاہیے کہ اپنے گھر کے واسطے بھی نماز مین سے کچھ حصہ
رکھے اسواسطے کہ خدا اوسکے گھر مین نماز کے سبب بہتری اور برکت کرنے والا ہی ف یعنی جب مسجد مین فرض پڑھے تو سنت اور
نفل گھر مین پڑھے اسواسطے کہ حدیث مین آیا ہی کہ سوا فرض کے سب نمازین گھر مین افضل ہین تاکہ خیر اور برکت گھر مین ہو اور شیطان کا دخل نہو
ف ابن مسعود اذا قعد احدکم فی الصلوۃ فلیقل التحیات للہ والصلوات والطیبات السلام
علیک ایھا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین اشھد ان لا الہ

تدبیر کرے اگر علم ہی تو اوسکے باقی رہنے کی فکر کرے اور اگر اولاد ہی تو اونکو دین کی تعلیم کرے اور بری صحبت اور برے کاموں سی
بچاوے تاکہ موت کے بعد اونکی دعا سے فائدہ اوٹھاوے معلوم ہوا کہ مردہ حقیقت مین وہ ہی جسکا موت کے بعد کچھ نیک نشان نہ ہو اور میت زندہ جاوید ہی گرچہ گوشت
ہر کہ نکونام زیست پس گر عقبش ذکر خیر زندہ کند نام را **ق** ابن عمر اِذَا مَاتَ الرَّجُلُ عُرِضَ عَلَيْهِ مَقْعَدُهٗ بِالْغَدٰوةِ
وَالْعَشِيِّ اِنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَالْجَنَّةُ وَاِنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ النَّارِ فَالنَّارُ ثُمَّ يُقَالُ هٰذَا مَقْعَدُكَ الَّذِيْ
تُبْعَثُ اِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب مر جاتا ہی مرد تو اوسکا اصلی مکان
صبح شام سامنے کیا جاتا ہی اگر وہ بہشتی ہی تو بہشت دکھائی جاتی ہی اور اگر دوزخی ہی تو دوزخ دکھائی جاتی ہی پھر اوس سے فرشتے کہتے ہین
یہ تیرا وہ مقام ہی کہ قیامت کے دن وہین تو بھیجا جاویگا **ف** دکھلانے کا یہ فائدہ کہ ایماندار خوش اور مشتاق ہو اور کافر کو رنج اور وحشت
زیادہ ہو **ق** اَبُوْ مُوْسٰی اِذَا مَرَّ اَحَدُكُمْ فِيْ مَسْجِدِنَا اَوْ سُوْقِنَا وَمَعَهٗ نَبْلٌ فَلْيَاْخُذْ بِنِصَالِهَا ثُمَّ لِيَاْخُذْ بِنِصَالِهَا
ثُمَّ لِيَاْخُذْ بِنِصَالِهَا بخاری اور مسلم مین ابو موسیٰؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی مسجد یا بازار مین گذرے اور ہاتھ مین تیر ہون
تو چاہیے کہ اونکی گانسی اپنے ہاتھ مین پکڑ لیوے پھر گانسی پکڑ لیوے پھر گانسی پکڑ لیوے **ف** گانسی پکڑ لینے کو اس واسطے فرمایا کہ
کسی شخص کو نہ لگ جاوے اور تین بار اس واسطے فرمایا کہ لوگ اس حکم کو سہج نہ سمجھین اور مسجد اور بازار کو اس واسطے خاص کر کیا کہ
وہان اکثر ہجوم ہوتا ہی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مجمع مین چقماقی بندوق اور طمنچے کو دونون پاؤن پر چڑھا کر لیجانا درست نہین
کہ اکثر دغا ہو گئی ہی **ھ** ابن مسعود اِذَا مَرَّ بِالنُّطْفَةِ ثِنْتَانِ وَاَرْبَعُوْنَ لَيْلَةً بَعَثَ اللّٰهُ اِلَيْهَا مَلَكًا
فَصَوَّرَهَا وَخَلَقَ سَمْعَهَا وَبَصَرَهَا وَجِلْدَهَا وَلَحْمَهَا وَعِظَامَهَا ثُمَّ قَالَ يَا رَبِّ اَذَكَرٌ اَمْ اُنْثٰى فَيَقْضِيْ
رَبُّكَ مَا شَآءَ وَيَكْتُبُ الْمَلَكُ ثُمَّ يَقُوْلُ يَا رَبِّ اَجَلُهٗ فَيَقُوْلُ رَبُّكَ مَا شَآءَ وَيَكْتُبُ الْمَلَكُ ثُمَّ يَقُوْلُ
يَا رَبِّ رِزْقُهٗ فَيَقُوْلُ رَبُّكَ مَا شَآءَ وَيَكْتُبُ الْمَلَكُ ثُمَّ يَخْرُجُ الْمَلَكُ بِالصَّحِيْفَةِ فِيْ يَدِهٖ فَلَا يَزِيْدُ عَلٰى
اَمْرٍ وَّلَا يَنْقُصُ مسلم مین عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب نطفے پر بیالیس دن گذر جاتے ہین تو اوسکی طرف خدا فرشتے کو
بھیجتا ہی سو وہ اوسکی صورت بناتا ہی اور اوسکے کان اور آنکھ اور کھال اور گوشت اور ہڈیان جدا جدا بناتا ہی پھر فرشتہ کہتا ہی کہ ای رب
یہ مرد ہوئیگا یا عورت سو تیرا رب حکم دیتا ہی جیسا چاہتا ہی اور فرشتہ اوسکو لکھہ لیتا ہی پھر فرشتہ پوچھتا ہی کہ اسکی ای رب زندگی کتنی ہی
اور موت کب ہی سو فرما دیتا ہی تیرا رب جتنا چاہتا ہی اور فرشتہ اوسکو لکھہ لیتا ہی پھر فرشتہ پوچھتا ہی کہ ای رب اسکی روزی کتنی ہی سو
خدا فرما دیتا ہی جتنا چاہتا ہی اور فرشتہ اوسکو لکھہ لیتا ہی پھر فرشتہ اوس حساب کے بند کو باہر نکال لاتا ہی اپنے ہاتھ مین پھر اوس مین نہ کچھ
بڑھتا ہی نہ گھٹتا **ف** فرشتے خدا کی طرف سے عالم کے سب کامون پر مقرر ہین لیکن اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اپنے سپرد کامون مین
ایسا اختیار نہین رکھتے کہ جو چاہین سو کرین بلکہ ہر ایک کام مین ذری ذری بات کو خدا سے پوچھتے ہین سبحان اللہ مالک اور حاکم اسکا نام ہی کہ عرش
سے فرش تک لاکھون فرشتے دار وغہ ہین لیکن ہون اوسکے حکم نہ کوئی پتا ہلے نہ قطرہ گرے اور یہ جو عالم مین مشہور ہی کہ آدمی کی
کھوپری مین ماتھے پر جو نقش ہین وہ قسمت کا لکھا ہی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اس بات کی کچھہ اصل نہین اس واسطے کہ قسمت کے حساب
کو فرشتہ باہر نکال لاتا ہی واللہ اعلم دوسرے باب کی حدیث مین تھا کہ چالیس دن نطفہ رہتا ہی اور چالیس دن خون بستہ ہوتا ہی اور
چالیس دن کے بعد گوشت بنتا ہی اور یہاں اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بیالیس ہی دن کے بعد گوشت اور ہڈیان بنتی ہین تو مطلب کیا ہی

تخالف بين طرفيه و اذا كان ضيقا فاشدد على حقويك **ق** له بخاری اور مسلم مین جابر رض سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کپڑا لنبا چوڑا ہو تو اوسکے دونون کھونٹون کو جدا جدا باندھ یعنی آدھا کندھو پر ڈال اور
آدھے سے شرمگاہ چھپا اور اگر کپڑا چھوٹا اور تنگ ہو تو صرف اپنی کمر ہی پر باندھ یعنی شرمگاہ چھپانا مقدم ہی یہ حضرت نے جابر سے
فرمایا **ق** ابوهريرة اذا كان يوم الجمعة كان على كل باب من ابواب المسجد ملائكة يكتبون الاول
فالاول فاذا جلس الامام طووا الصحف وجاءوا يستمعون الذكر بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رض سے روایت
ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب جمعے کا دن ہوتا ہی تو مسجد کے سب دروازون پر فرشتے ہوتے ہین لکھتے جاتے ہین کہ فلانا شخص آیا اوسکے بعد فلانا پھر جب
امام خطبے کے واسطے منبر پر بیٹھا تو لپیٹ ڈالتے ہین اون کاغذون کو جنمین لوگون کے نام لکھتے جاتے تھے اور مسجد مین آتے ہین خدا کے ذکر سننے کو
ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب تک امام خطبہ نہین شروع کرتا تو آنے والون کو فرشتے لکھتے ہین تو اونکو زیادہ ثواب بھی ہوگا اور
جب خطبہ شروع ہوا تو اوس وقت آنے والے کا نام فرشتے اپنے دفتر مین نہین لکھتے حدیث مین اشارہ ہی کہ مسلمان جلد مسجد مین حاضر ہون
ق ابوموسى اذا كان يوم القيمة دفع الله الى كل مسلم يهوديا او نصرانيا فيقول هذا
فكاكك من النار مسلم مین ابوموسی رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب قیامت کا دن ہوگا تو خدا ہر ایک مسلمان کو
ایک یہودی یا ایک نصرانی دیویگا پھر فرماویگا کہ یہ تیری دوزخ کی مخلصی کا بدلا ہی یعنی تیرے بدلے یہودی یا نصرانی دوزخ مین جاویگا تو
چھٹ گیا **ف** یہودیون نے بہت پیغمبرون کو ستایا اور قتل کیا اور نصرانیون نے حضرت عیسی کو خدا کا بیٹا ٹھہرایا اور ہمارے
حضرت کا انکار کیا اور مسلمانون نے حضرت کو مانا تو اگلے سب پیغمبرون کو بھی مانا سو اس واسطے خدا نے مسلمانون کا بدلا یہودیون اور
نصرانیون کو مقرر کیا یہ ظلم نہین بلکہ انصاف ہی کہ تابعدار کو شکرگذار موذی منکر کو نکر لیکن یہ اون مسلمانون کے حق مین ہی جو عذاب کے لائق
مین جاوینگے اس واسطے کہ حضرت اکثر مسلمانون کو شفاعت کرکے دوزخ سے نکلواوینگے اگر سب دوزخ سے بچتے تو شفاعت کی پھر
کیا حاجت تھی **ص** جابر اذا كفن احدكم اخاه فليحسن كفنه مسلم مین جابر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی
اپنے بھائی مسلمان کو کفن دیوے تو چاہیے اچھا ستھرا کفن دیوے **ف** یہ مطلب نہین کہ بہت قیمتی ہو بلکہ حلال مال کا سفید صاف پاک کپڑا
مراد ہی اور اوسکے قدر اور لیاقت سے کمتر نہو **ه** ابوهريرة اذا مات الانسان انقطع عنه عمله الا من ثلثة الا
من صدقة جارية او علم ينتفع به او ولد صالح يدعو له مسلم مین ابوہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب
آدمی مرگیا تو اوسکا عمل کٹ گیا اور موقوف ہوا مگر تین طرح کے عمل موت کے بعد بھی اونکا ثواب نہین موقوف ہوتا ایک تو خیرات اور صدقہ جسکا
فائدہ ہمیشہ جاری رہے دوسرا وہ علم جس سے خلق فائدہ پاوے تیسرا نیکبخت بیٹا جو باپ کے واسطے دعا کرے **ف** یعنی نیک عمل کا ثواب زندگی تک ہی
بعد موت کے نہ عمل ہی نہ ثواب مگر ان تین چیزونکا ثواب موت کے بعد بھی موقوف نہین ہوتا صدقہ جاری یعنی وہ نیک کام جسکا فائدہ خلقت کو سدا حاصل رہے جیسے مسجد اور
کنوان اور مدرسہ اور سرا اور معافی کی زمین اور وقف زمین کا یا گھر کا یا کتاب کا اور علم جس سے خلقت کو فائدہ ہو یعنی لوگون کو علم دین پڑھانا
دینی علم کی کتاب بنانا جیسے علم تفسیر اور علم حدیث اور علم فقہ یا کسی دین کی کتاب کا ترجمہ اور شرح کرنا تاکہ ناواقف مسلمان دین سے واقف
ہو جاوین اور نیک بیٹا یعنی بدکار بیٹے سے میت کو ثواب نہین ملتا مطلب اس حدیث کا یہ ہی کہ موت ہر دم سامنے ہی ایسا نہو کہ دین کی
راہ سے آدمی کا نام و نشان مٹ جاوے ان تین کامون مین سے جو ہو سکے اوسکی جلد فکر کرے اگر دنیا کا کچھ مقدور ہو تو اوسکے موافق صدقہ جاریہ کی

پھر ایک مرد نے کہا کہ بھلا فرمائیے تو جسکے نہ اونٹ ہون نہ بکریان نہ زمین وہ کیا کرے حضرت نے فرمایا کہ وہ اپنی تلوار کا قصد کرے یعنی اوسکی باڑھ کو کوٹ ڈالے یعنی لڑنے کی چیز کوئی باقی نہ رکھے جو حوصلہ ہو لڑائی کا پھر جلدی کرے اپنے بچاؤ مین جتنی ہو سکے پھر سے الٰہی مین تیرا حکم پہونچا چکا الٰہی مین تیرا حکم پہونچا چکا الٰہی مین تیرا حکم پہونچا چکا اسکو تین بار فرمایا پھر ایک مرد نے کہا بھلا بتلائیے تو کہ اگر مجھسے زبردستی کرین یہان تک کہ دو صفون مین یا دو گروہون مین کسی طرف کھینچ لیجاوین پھر وہان کوئی مجھکو تلوار مارے یا کوئی تیر آوے اور مجھکو قتل کرے حضرت نے فرمایا کہ تیرا اور اوسکا گناہ اوسی پر پلٹ پڑیگا اور وہ دوزخیون مین داخل ہوگا ف حضرت کو معلوم تھا کہ میرے بعد فساد ہونگے اور مسلمانون مین قتل شروع ہوگا اسواسطے حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور اوسوقت مین گوشہ گیری بتلائی اکثر حضرت کے اصحاب مثل عبداللہ بن عمر اور سعد بن ابی وقاص اور ابوبکرہ مسلمانونکی جنگ مین شریک نہوئے جب اسی حدیث کے ق اِبْنُ عُمَرَ اِذَا نَصَحَ الْعَبْدُ لِسَیِّدِہٖ وَاَحْسَنَ عِبَادَۃَ رَبِّہٖ کَانَ لَہٗ الْاَجْرُ مَرَّتَیْنِ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمر رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب غلام نے اپنے مالک کی خیرخواہی کی اور اپنے خدا کی اچھی عبادت کی تو اوسکے دوہرے ثواب ہونگے ف یعنی ایک ثواب مجازی مالک کی اطاعت کا اور دوسرا ثواب حقیقی مالک کی اطاعت کا خ اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ اِذَا نَظَرَ اَحَدُکُمْ اِلٰی مَنْ فُضِّلَ عَلَیْہِ فِی الْمَالِ وَالْخَلْقِ فَلْیَنْظُرْ اِلٰی مَنْ ھُوَ اَسْفَلُ مِنْہُ بخاری مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی دیکھے مال اور صورت مین اپنے سے بہتر کو تو چاہیے کہ اپنے سے کمتر کو دیکھے ف یعنی جب کسی زیادہ مالدار اور خوبصورت کو دیکھے تو لازم ہے کہ جو اپنے سے کمتر ہین مال اور شکل مین اونکو دھیان کرے تاکہ اوسکو حسرت اور افسوس اور ناشکری نہ حاصل ہو اسواسطے کہ دنیا مین جو شخص ہے اوس سے ہزارون بدتر بھی عالم مین موجود ہین مثلاً اگر کوئی محتاج ہے تو ہزارون محتاج بھی ہین اور بیمار بھی ہین اور اگر کوئی محتاج اور بیمار ہے تو سیکڑون محتاج بھی ہین بیمار بھی ہین اور کافر بھی تو اون سے ہزار درجے یہ بہتر ہے سبحان اللہ حضرت نے عجب مجرب علاج بتلائی کہ اگر اسکا دھیان کرے تو کبھی رنج دل مین نہ آوے اور خدا کا شکوہ زبان سے نہ نکلے بلکہ شکرگزاری کیا کرے اور مصابیح مین پوری روایت یون ہے کہ دنیا مین کمتر لوگونکو دیکھے اور دین مین اپنے سے بہتر لوگونکو دھیان کرے تاکہ اپنی عبادت اور خوبیون سے غرور نہ دلمین سماوے مثلاً اگر یہ شخص نماز پنجگانہ پڑھتا ہے تو دوسرا تہجد بھی پڑھتا ہے تو وہی فضل ہوا اسی طرح لاکھون بندے ایک سے ایک عبادت اور پرہیزگاری مین بہتر موجود ہین اگر یہ دھیان کیا کریگا تو دینداری مین آپکو کمتر اور سست جانیگا اور اگر دینداری مین اپنے سے کمتر لوگون کو خیال کریگا کہ فلانا نماز نہین پڑھتا فلانا مقدور ہوکر حج نہین کرتا زکوۃ نہین دیتا تو آپکو یہ شخص بہتر سمجھیگا اور یہی اسکے حق مین برا ہے خ اَنَسٌ اِذَا نَعَسَ اَحَدُکُمْ فِی الصَّلٰوۃِ فَلْیَنَمْ حَتّٰی یَعْلَمَ مَا یَقْرَاُ بخاری مین انس رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم مین سے کوئی نماز مین اونگھنے لگے تو اوسکو چاہیے کہ سو رہے یہان تک کہ جانے جو پڑھے ف یعنی سونے کے بعد جب ایسا ہوش ہو کہ اپنے پڑھنے کو سمجھے تب نماز پڑھے نیند کی حالت مین نماز اسواسطے منع فرمائی کہ ایسی حالت مین آدمی کہتا ہے کچھ اور نکلتا ہے اور کچھ ق عَائِشَۃُ اِذَا نَعَسَ اَحَدُکُمْ وَھُوَ یُصَلِّیْ فَلْیَرْقُدْ حَتّٰی یَذْھَبَ عَنْہُ النَّوْمُ فَاِنَّ اَحَدَکُمْ اِذَا صَلّٰی وَھُوَ نَاعِسٌ لَا یَدْرِیْ لَعَلَّہٗ یَذْھَبُ یَسْتَغْفِرُ فَیَسُبَّ نَفْسَہٗ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم مین سے کوئی اونگھے نماز پڑھتے تو چاہیے کہ سو رہے یہان تک کہ نیند جاتی رہے اسواسطے کہ جب تم مین سے کوئی نماز پڑھیگا اونگھتا تو اوسکو معلوم نہوگا شاید وہ تو مغفرت

دن کے بعد بدن بطور خاکا ہوتا ہے اور کمال بشری صورت بعد چار مہینے کے ہوتی ہے تو دونوں حدیثوں کا ایک ہی مطلب ہوا واللہ اعلم ح
ابو موسیٰ اِذَا مَرِضَ الْعَبْدُ اَوْ سَافَرَ كُتِبَ لَهٗ مِثْلُ مَا كَانَ يَعْمَلُ مُقِيْمًا صَحِيْحًا بخاری میں ابو موسیٰ رضہ سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب بیمار ہوتا ہے بندہ یا سفر کرتا ہے تو اوسکا ثواب ویسا ہی لکھا جاتا ہے جیسا وہ اپنے وطن میں اور
صحت کی حالت میں کرتا تھا ف یعنی بیمار کی عبادت اور نماز خواہ بیٹھے ہو خواہ لیٹے خواہ آنکھ سے تو اوسکا ثواب صحت کی نماز
کے برابر ہے جو کھڑے ہو کر پڑھتا تھا وضو سے اور سفر کی دو رکعتوں کا ثواب چار رکعت کے برابر ہے جیسا وطن میں پڑھتا تھا اور بعضے کہتے
ہیں کہ وظیفہ اور نفلوں کا بھی ثواب پاویگا جو حالت صحت اور وطن میں کرتا تھا اور اب بیماری اور سفر سے نہیں کر سکتا ھ ابو ھریرۃ
اِذَا مَضٰى شَطْرُ اللَّيْلِ اَوْ ثُلُثَاهُ يَنْزِلُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَيَقُوْلُ هَلْ مِنْ سَائِلٍ
فَيُعْطٰى هَلْ مِنْ دَاعٍ فَيُسْتَجَابَ لَهٗ هَلْ مِنْ مُسْتَغْفِرٍ فَيُغْفَرَ لَهٗ حَتّٰى يَنْفَجِرَ الصُّبْحُ وبروایۃ مَنْ
يُقْرِضُ غَيْرَ عَدُوْمٍ وَلَا ظَلُوْمٍ ثُمَّ يُبَادِيْ عَلٰى نَحْوٍ مسلم میں ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب آدھی رات جاتی ہے
یا تہائی رات باقی رہے خدا تعالیٰ بڑی برکت والا اوترتا ہے پہلے آسمان تک پھر فرماتا ہے کہ کوئی ہے مانگنے والا جو دیا جاوے کوئی ہے دعا
کرنے والا تو اوسکی دعا قبول ہووے کوئی ہے گناہ بخشانے والا جسکے گناہ بخشے جاویں اسی طرح فرماتا ہے صبح تک اور ایک روایت میں
یوں ہے کہ خدا فرماتا ہے کہ کون قرض دے اوسکو جو مفلس قلاّج اور لیبار نہیں یعنی خدا کو اور ایک روایت میں بجائے عدوم عدیم ہے لیکن
مطلب ایک ہی ہے ف خدا تعالیٰ جسم سے پاک ہے اوترنا چڑھنا اوسکی شان نہیں تو مطلب یہ ہے کہ آدھی رات سے صبح تک رحمت
الٰہی اپنے بندوں پر نہایت متوجہ ہوتی ہے یہاں تک کہ خود سوال اور دعا کا تقاضا فرماتا ہے تاکہ قبول کرے معلوم ہوا کہ وہ وقت
نہایت برکت اور رحمت اور قبولیت کا ہے اسی واسطے اوس وقت کی نماز یعنی تہجد بعد فرض کے سب نفلوں سے بہتر ہے افسوس صد افسوس کہ
یہ دولت ہر رات کو ہوا اور اہل غفلت اوس وقت نیند میں یا ناچ رنگ میں اوس دولت سے محروم رہیں اللہ اپنے کرم سے اوس وقت کی
نماز کا شوق ہمارے دلوں میں ڈالے اور اوسکی قدر ہمکو سمجھاوے اور یہ جو فرمایا کہ کون قرض دیوے اوسکو جو مفلس اور لیبار نہیں یعنی قرض اس
خیال سے مفلس کو نہیں دیتے کہ یہ کہاں سے ادا کریگا اور بدمعاملہ کو نہیں دیتے کہ یہ کھا جاویگا دغاباز ہے نہ ادا کریگا سو خدا فرماتا ہے کہ میں تو
مفلس نہیں کہ جو نہ دے سکوں اور لیبار نہیں جو دیتے ہوئے ڈرتے ہو یعنی میری صفت غنی اور کریم ہے ایک کے عوض دس سے سات سو تک
دیتا ہوں پھر میری راہ میں دیتے ہوئے تمکو کیا تامل ہے ھ ابو بکرۃ اِذَا نَزَلَتْ اَوْ وَقَعَتْ فَمَنْ كَانَتْ لَهٗ اِبِلٌ
فَلْيَلْحَقْ بِاِبِلِهٖ وَمَنْ كَانَتْ لَهٗ غَنَمٌ فَلْيَلْحَقْ بِغَنَمِهٖ وَمَنْ كَانَتْ لَهٗ اَرْضٌ فَلْيَلْحَقْ بِاَرْضِهٖ
فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ مَنْ لَمْ تَكُنْ لَهٗ اِبِلٌ وَلَا غَنَمٌ وَلَا اَرْضٌ قَالَ يَعْمِدُ اِلٰى سَيْفِهٖ
فَيَدُقُّ عَلٰى حَدِّهٖ بِحَجَرٍ ثُمَّ لِيَنْجُ اِنِ اسْتَطَاعَ النَّجَاءَ اَللّٰهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ اَللّٰهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ
اَللّٰهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ فَقَالَ رَجُلٌ اَرَاَيْتَ اِنْ اُكْرِهْتُ حَتّٰى يُنْطَلَقَ بِيْ اِلٰى اَحَدِ الصَّفَّيْنِ اَوْ اِحْدَى
الْفِئَتَيْنِ فَضَرَبَنِيْ رَجُلٌ بِسَيْفِهٖ اَوْ يَجِيْءُ سَهْمٌ فَيَقْتُلُنِيْ قَالَ يَبُوْءُ بِاِثْمِهٖ وَاِثْمِكَ وَيَكُوْنُ
مِنْ اَصْحَابِ النَّارِ مسلم میں ابو بکرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب فتنہ اور فساد میری امت میں اوتر پڑے تو جسکے
اونٹ ہوں وہ اپنے اونٹوں میں جا ملے اور جسکی بکریاں ہیں وہ اپنی بکریوں میں جا ملے اور جسکی کھیتی کی زمین ہو وہ اپنی زمین پاس جاوے

فَلْيَغْمِسْهُ ثُمَّ لِيَنْزِعْهُ فَإِنَّ فِي أَحَدِ جَنَاحَيْهِ دَاءً وَفِي الْآخَرِ شِفَاءً بخاری مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت
نے فرمایا کہ جب تمھارے پانی مین مکھی گر پڑے تو چاہیے کہ اوسکو ڈوبوئے پھر اوسکو نکال ڈالے اس واسطے کہ اوسکے ایک پر مین مرض ہی
اور دوسرے پر مین شفا ہی ف دوسری روایت یون ہی کہ مکھی اپنے شفا کے پر کو اونچا رکھتی ہی اور بیماری کے پر کو نیچے رکھتی ہی اس حدیث سے
معلوم ہوا کہ بے خون کے حیوان مرنے سے پانی ناپاک نہین ہوتا ھ جابر إِذَا وَقَعَتْ لُقْمَةُ أَحَدِكُمْ فَلْيَأْخُذْهَا فَلْيُمِطْ مَا
كَانَ بِهَا مِنْ أَذًى وَلْيَأْكُلْهَا وَلَا يَدَعْهَا لِلشَّيْطَانِ وَلَا يَمْسَحْ يَدَهُ بِالْمِنْدِيلِ حَتَّى يَلْعَقَ أَصَابِعَهُ
فَإِنَّهُ لَا يَدْرِي فِي أَيِّ طَعَامِهِ الْبَرَكَةُ مسلم مین جابر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم مین کسی کا لقمہ
گر پڑے تو چاہیے کہ اوسکو اوٹھا لیوے اور جو گرد غبار اوسپر لگا ہو اوسکو دور کرے اور چاہیے کہ اوسکو کھاوے اور اوسکو شیطان کے
واسطے نہ چھوڑے اور اپنا ہاتھ رومال مین نہ پوچھے جب تک کہ اپنی اونگلیان نہ چاٹے اس واسطے کہ وہ نہین جانتا کہ اوسکے کھانے کی
کس چیز مین برکت ہی ف گرا لقمہ نہ لینا غرور کی دلیل ہی کہ ناحق ضائع کرتا ہی اور اونگلیان چاٹنے سے غرور دفع ہوتا ہی
اور برکت کی امید علاوہ ہی ھ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُغَفَّلٍ إِذَا وَلَغَ الْكَلْبُ فِي الْإِنَاءِ فَاغْسِلُوهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ
وَعَفِّرُوهُ الثَّامِنَةَ فِي التُّرَابِ مسلم مین عبد اللہ بن مغفل رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب برتن مین کتا مونہہ ڈالے تو اوسکو سات
بار دھو ڈالو اور آٹھوین بار خشک مٹی سے مانجو ق أَبُو هُرَيْرَةَ وَجَابِرُ بْنُ سَمُرَةَ إِذَا هَلَكَ كِسْرَى فَلَا كِسْرَى
بَعْدَهُ وَإِذَا هَلَكَ قَيْصَرُ فَلَا قَيْصَرَ بَعْدَهُ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَتُنْفِقُنَّ كُنُوزَهُمَا فِي
سَبِيلِ اللهِ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضہ اور جابر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب ایران کا بادشاہ ہلاک ہوگا تو اوسکے بعد
کوئی وہانکا بادشاہ نہوگا اور جب روم کا بادشاہ ہلاک ہوگا تو کوئی اوسکے بعد وہانکا بادشاہ نہوگا اور قسم ہی اوس ذات پاک کی
جسکے قابو مین محمد کی جان ہی کہ مقرر اون دونون ملکون کے خزانے خدا کی راہ مین بانٹے جاوینگے ف یعنی روم اور ایران کے
بادشاہون کے خاندان مین سلطنت نرہیگی اسلام کا عمل وہان ہوگا یہ حدیث معجزہ ہی جیسا حضرت نے فرمایا ویسا ہی ہوا چنانچہ ایران
عمر فاروق رضہ کی خلافت مین فتح ہوا چھتیس ہزار کا لشکر اسلام تھا ہر سپاہی کو بارہ ہزار درم ملے تھے تو اس حساب سے سب خزانہ ایران کا
بیالیس کرور ہوا اور اسی طرح روم بھی مسلمانون کے ہاتھ سے فتح ہوا اور وہانکا خزانہ بھی لشکر اسلام مین تقسیم ہوا خ جابر إِذَا
هَمَّ أَحَدُكُمْ بِالْأَمْرِ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ مِنْ غَيْرِ الْفَرِيضَةِ ثُمَّ لِيَقُلِ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْتَخِيرُكَ بِعِلْمِكَ
وَأَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَأَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيمِ فَإِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا أَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا أَعْلَمُ
وَأَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ اللّٰهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هٰذَا الْأَمْرَ خَيْرٌ لِي فِي دِينِي وَمَعَاشِي وَعَاقِبَةِ
أَمْرِي أَوْ قَالَ عَاجِلِ أَمْرِي وَآجِلِهِ فَاقْدُرْهُ لِي وَيَسِّرْهُ لِي ثُمَّ بَارِكْ لِي فِيهِ اللّٰهُمَّ وَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هٰذَا
الْأَمْرَ شَرٌّ لِي فِي دِينِي وَمَعَاشِي وَعَاقِبَةِ أَمْرِي أَوْ قَالَ فِي عَاجِلِ أَمْرِي وَآجِلِهِ فَاصْرِفْهُ عَنِّي
وَاصْرِفْنِي عَنْهُ وَاقْدُرْ لِيَ الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ ثُمَّ رَضِّنِي بِهِ بخاری مین جابر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ
جب تم مین سے کوئی شخص کسی کام کا ارادہ کرے تو چاہیے کہ دو رکعتین فرض کے سوا پڑھے یعنی نفل نیت کرے پھر یہ دعا پڑھے اللہم سے آخر تک
یعنی الٰہی مین تجھسے خیریت مانگتا ہون تیرے علم کے وسیلے سے اور تجھسے قدرت مانگتا ہون تیری قدرت کے وسیلے سے اور سوال کرتا ہون

مانگنے کا قصد کرے سو اپنی جان کو کوسنے لگے ھ ابو ھریرۃ اذا وجد احدکم فی بطنہ شیئا فاشکل علیہ اخرج منہ شیء ام لا فلا یخرجن من المسجد حتی یسمع صوتا او یجد ریحا مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی اپنے پیٹ مین گڑگڑاہٹ پاوے سو اوسکو شبہہ پڑے کہ اوسکے پیٹ سے کچھ نکلا یا نہین تو مسجد سے نہ نکلے یہانتک کہ آواز سنے یا بدبو پاوے ف یعنی جب قراقر سے وضو ٹوٹنے کا شبہہ پڑے تو نماز نہ توڑے اور مسجد باہر نہ نکلے اور جب حدث کی آواز سنے اور بدبو پاوے تو اس صورت مین وضو گیا غرض کہ شبہے سے وضو نہین جاتا یقین سے جاتا ہی ھ طلحۃ اذا وضع احدکم بین یدیہ مثل مؤخرۃ الرحل فلیصل ولا یبال من مر وراء ذلک مسلم مین طلحہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کسی نے اپنے آگے کجاوے کی پچھلی لکڑی کے برابر کوئی چیز رکھی تو چاہیے کہ نماز پڑھے اور کچھ خیال نکرے کہ اوسکی اوس طرف سے کون گذر گیا ف یعنی اگر میدان مین نماز پڑھے تو ہاتھ کے برابر ایک لکڑی اپنے آگے گاڑ لیوے پھر بے دغدغہ نماز پڑھے جو چاہے آمدرفت کرے خ ابو سعید اذا وضعت الجنازۃ واحتملھا الرجال علی اعناقھم فان کانت صالحۃ قالت قدمونی وان کانت غیر صالحۃ قالت یا ویلھا این تذھبون بھا یسمع صوتھا کل شیء الا الانسان ولو سمعہ صعق بخاری مین ابو سعید رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب جنازہ رکھا جاتا ہی اور اوسکو لوگ اپنے مونڈھون پر اوٹھاتے ہین تو اگر نیک روح ہوتی ہی تو کہتی ہی مجکو آگے لیچلو اور اگر نیک نہین ہوتی تو کہتی ہی ای خرابی تم کدھر اسکو لیے جاتے ہو ہر چیز اوسکی آواز سنتی ہی سوا آدمی کے اور اگر آدمی اوسکو سنے تو چیخ مارے ف نیک آدمی کو ثواب نزدیک ہوتا ہی تو مشتاق ہوتا ہی اور بدآدمی عذاب قبر کے خوف سے گھبراتا ہی ھ ثوبان اذا وضع السیف فی امتی لم یرفع عنھا الی یوم القیمۃ مسلم مین ثوبان رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کہ میری امت مین تلوار ڈالی جاویگی تو امت سے قیامت تک نہ اوٹھے گی ف حضرت بیٹھے تھے اور حضرت عثمان رض اوس طرف سے نکلے حضرت نے فرمایا کہ یہ شخص مظلوم مارا جاویگا پھر یہ حدیث فرمائی یعنی جب سے اس امت مین خونریزی اور فساد شروع ہوگا قیامت تک نہ موقوف ہوگا یہ حدیث معجزہ ہی کہ جیسا حضرت نے فرمایا اب تک ویسا ہی ہوا ق عائشۃ اذا وضع العشاء واقیمت الصلوۃ فابدؤا بالعشاء بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب رات کا کھانا تیار ہو اور عشا کی نماز کی اقامت ہو تو تم کھانے کی ابتدا کرو ف یعنی اول کھانے سے فراغت کرو پھر نماز پڑھو تاکہ تسکین سے نماز ہو کھانے کی طرف نہ دل لگا رہے ف حسن صغانی اس کتاب کے مصنف نے کہا کہ مجکو مدت سے آرزو تھی کہ مین حضرت کو خواب مین دیکھون اور کسی حدیث کی صحت حضرت سے تحقیق کرون تاکہ مجکو اعلی رتبے کی سند حاصل ہو اور اس آرزو مین بہت برس گذرے آخرش ہفتے کی شب ذیقعد کی اٹھارھوین تاریخ سن چھ سو گیارہ ہجری مین فجر کے قریب مینے خواب مین دیکھا کہ گویا مینے چھت پر مغرب کی نماز شروع کی اور حضرت بیٹھے رات کا کھانا کھاتے ہین اور حضرت کے ساتھ اور چند لوگ ہین سو حضرت نے مجکو کھانے کے واسطے بلایا مینے چاہا کہ نماز پڑھکے جواب دون تو مجکو ابو سعید بن معلی کی وہ بات یاد آئی کہ حضرت نے اونکو پکارا تھا اور وہ نماز پڑھتے تھے سو اونھون نے نماز پڑھے جواب دیا حضرت نے فرمایا خدا نے نہین کہا فرمایا کہ جواب دو خدا کو اور اوسکے رسول کو جب تمکو بلاوے اس خیال سے مین حضرت کے پاس گیا تو مینے کہا کہ یا رسول اللہ کیا یہ حدیث صحیح ہی کہ جب رات کا کھانا تیار ہو تو اول کھانا شروع کرو حضرت نے فرمایا کہ ہان یعنی یہ حدیث صحیح ہی خ ابو ھریرۃ اذا وقع الذباب فی شراب احدکم

زیادہ مانگا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی دینا اور نہ دینا میری طرف سے نہیں خدا کی طرف سے ہی **خ** المقدام بن معدیکرب
مَا اَکَلَ اَحَدٌ طَعَامًا قَطُّ خَیْرًا مِّنْ اَنْ یَّاْکُلَ مِنْ عَمَلِ یَدِہٖ وَاِنَّ نَبِیَّ اللّٰہِ دَاوٗدَ کَانَ یَاْکُلُ مِنْ عَمَلِ یَدِہٖ
بخاری میں مقدام ابن معدیکرب سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کسینے کوئی کھانا کبھی اپنے ہاتھ کے کسب سے بہتر نہیں کھایا اور البتہ خدا
کا پیغمبر داؤد اپنے ہاتھ کے کسب سے کھاتا تھا **ف** بقدر قوت کے کسب کرنا فرض ہی اور ہاتھ کا کسب زیادہ تر حلال اور طیب ہے
حضرت داؤد رات کو گشت کے واسطے نکلے حضرت جبرئیل آدمی کی صورت ہوکر سامنے ہوئے حضرت داؤد نے پوچھا کہ داؤد کیسا آدمی ہے انھو
نے کہا کہ خوب آدمی ہی لیکن اوسمین یہ خصلت اچھی نہیں کہ ملک کے محصول سے کھاتا ہی اور بہتر آدمی وہ ہی جو ہاتھ کے کسب سے کھاوے حضرت داؤد
نے جناب الٰہی میں عرض کی کہ الٰہی مجکو کوئی پیشہ سکھادے خدا نے اونکو زرہ بنانا تعلیم کیا پھر حضرت داؤد اوسی کسب سے اپنا خرچ کرتے تھے
م مُسْتَوْرِدُ الْفِھْرِیُّ مَا الدُّنْیَا فِی الْاٰخِرَۃِ اِلَّا کَمَا یَجْعَلُ اَحَدُکُمْ اِصْبَعَہُ السَّبَّابَۃَ فِی الْیَمِّ فَلْیَنْظُرْ
بِمَ تَرْجِعُ مسلم میں مستورد سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہیں ہی دنیا آخرت کے روبرو مگر جیسے کہ کوئی اپنی کلمے کی اونگلی دریا میں
ڈالے پھر دیکھے کہ کسقدر پانی لگا اوسکی **ف** یعنی آخرت کے روبرو دنیا نہایت حقیر اور قلیل ہی جیسے دریا کے روبرو قطرہ
ع چہ نسبت خاک را با عالم پاک **خ** اِبْنُ عَبَّاسٍ مَا الْعَمَلُ فِیْ اَیَّامٍ اَفْضَلَ مِنْھَا فِیْ ھٰذِہِ الْاَیَّامِ قَالُوْا وَلَا الْجِھَادُ
فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ قَالَ وَلَا الْجِھَادُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اِلَّا رَجُلٌ خَرَجَ یُخَاطِرُ بِنَفْسِہٖ وَمَالِہٖ فَلَمْ یَرْجِعْ
بِشَیْءٍ یَعْنِیْ اَیَّامَ الْعَشْرِ بخاری میں عبداللہ بن عباس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ عمل کرنا کوئی دنوں میں فضل نہیں ہی
ان دنوں سے یعنی ذیحجہ کے دس دنوں سے اصحاب نے کہا اور راہ خدا میں جہاد کرنا بھی اس سے فضل نہیں فرمایا اور راہ خدا میں جہاد کرنا بھی
اس سے فضل نہیں مگر اوس مرد کا جہاد افضل ہی کہ جو نکلا اپنا جان اور مال نثار کرتا پھر نہ پلٹا کچھ لیکر یعنی شہید ہوگیا **ف** معلوم ہوا
کہ عشرہ ذیحجہ کے برابر کوئی ایام کی عبادت فضل نہیں **خ** عَائِشَۃُ مَا اَنَا بِقَارِیٍٔ **قَالَ** لِلْمَلَکِ الَّذِیْ جَاءَہٗ
بِغَارِ حِرَاءٍ فَقَالَ اِقْرَاْ قَالَ فَاَخَذَنِیْ فَغَطَّنِیْ حَتّٰی بَلَغَ مِنِّی الْجَھْدُ ثُمَّ اَرْسَلَنِیْ فَقَالَ اِقْرَاْ فَقُلْتُ مَا اَنَا
بِقَارِیٍٔ فَاَخَذَنِیْ فَغَطَّنِی الثَّانِیَۃَ حَتّٰی بَلَغَ مِنِّی الْجَھْدُ ثُمَّ اَرْسَلَنِیْ فَقَالَ اِقْرَاْ فَقُلْتُ مَا اَنَا بِقَارِیٍٔ
فَاَخَذَنِیْ فَغَطَّنِی الثَّالِثَۃَ حَتّٰی بَلَغَ مِنِّی الْجَھْدُ ثُمَّ اَرْسَلَنِیْ فَقَالَ اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّکَ الَّذِیْ خَلَقَ
خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ اِقْرَاْ وَرَبُّکَ الْاَکْرَمُ الَّذِیْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ یَعْلَمْ بخاری میں
حضرت عائشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ میں تو پڑھا نہیں حضرت نے یہ اوس فرشتے سے فرمایا جو حضرت پاس حرا پہاڑ کے غار میں
آیا تھا سو اوسنے حضرت سے کہا کہ پڑھ حضرت نے فرمایا پھر اوسنے مجکو پکڑا اور سخت دبایا یہان تک کہ مجکو طاقت نرہی پھر اوسنے مجکو چھوڑ دیا اور کہا
پڑھ مینے کہا کہ میں تو پڑھا نہیں ہوں اوسنے مجکو پکڑا اور دوسری بار دبایا یہان تک کہ مجکو طاقت نرہی پھر اوسنے مجکو چھوڑا اور کہا کہ پڑھ
مینے کہا کہ میں تو پڑھا نہیں ہوں اوسنے مجکو پکڑا اور تیسری بار دبایا یہان تک کہ مجکو طاقت نرہی پھر اوسنے مجکو چھوڑ دیا اور کہا کہ پڑھ اپنے
رب کا نام جسنے پیدا کیا بنایا آدمی کو خون کی پھٹکی سے پڑھ اور تیرا رب بڑا بزرگ ہی جسنے قلم کے سبب سے علم دیا سکھایا آدمی کو جسکی
اوسکو خبر نتھی **ف** حضرت جب چالیس برس کے ہوئے اور پیغمبری کا زمانہ قریب آیا تو حضرت نے گوشہ گیری اختیار کی یعنی
ایک حرا پہاڑ ہی اوسکے غار میں ذکر اور فکر میں رہتے اور غیب کی آوازیں سنتے درخت اور پتھر حضرت کو سلام کرتے جو خواب دیکھتے سو

تیرے بڑے فضل سے سو مقرر تو قادر ہی مجکو قدرت نہین اور تو جانتا ہی اور مین نہین جانتا اور تو سب چھپی چیزونکا دانا ہی الٰہی اگر تو
جانتا ہو کہ یہ کام بہتر ہی میرے واسطے میرے دین اور دنیا مین اور انجام کار مین یا یون فرمایا کہ میری دنیا اور عاقبت مین تو اوسکو میرے واسطے مقدر کر
اور اوسکو میرے واسطے آسان کردے پھر اوسمین میرے واسطے برکت دے الٰہی اور اگر تو جانتا ہو کہ یہ کام میرے حق مین برا ہی میرے دین اور دنیا مین
اور انجام کار مین یا یون فرمایا کہ میری دنیا اور عاقبت مین تو اوسکو ہٹا دے مجسے اور ہٹا دے مجکو اوس سے اور مقرر کردے میرے واسطے
بہتر کام کو جہان کہین ہو پھر مجکو اوس سے راضی کردے **ف** جابر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے ہمکو استخارہ سکھلایا جیسے قرآن
سکھلایا یعنی جب کسی کام کا قصد کرے تو سنت ہی کہ دو رکعت پڑھکے یہ دعا کرے اور اوس کام کا نام لیوے تین روز یا سات روز اسی طرح کرے انجام
بخیر ہوگا یا خواب مین کچھ حال معلوم ہوگا یا دل مین کرنا یا نکرنا جم جاویگا غرض کہ جنسے جس کام مین اس طرح استخارہ کیا اوسکا نقصان نہین ہوا اسنت استخارہ
اسی طرح ہی اور یہ جو شیعہ تسبیح سے استخارہ کرتے ہین یا بعضے لوگ اور طریقون سے استخارہ کرتے ہین سو اوسکی اصل نہین غیب دریافت کرنیکا شرع مین کوئی قاعدہ مقرر نہین کیا
فصل اس فصل مین وہ حدیث ہی جسکے سر پر اذا ہی **ق** عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ زَمْعَةَ اِذِ انْبَعَثَ اَشْقَاهَا انْبَعَثَ لَهَا رَجُلٌ
عَزِيزٌ عَارِمٌ مَنِيعٌ فِي رَهْطِهِ مِثْلُ اَبِي زَمْعَةَ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن زمعہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب اوٹھی کی
کوچین کاٹنے کو قوم ثمود کا بڑا بدبخت اوٹھا اوسکی طرف ایک مرد اوٹھا جو اپنی قوم مین سردار نے شرم بڑا ادبنگ تھا ابو زمعہ کے برابر **ف** ابو زمعہ
ایک بڑا کافر تھا حضرت کو بہت تکلیف دیتا تھا آخر کو اندھا ہو گیا تھا اور اوسکے بیٹے جنگ بدر مین مارے گئے حضرت نے اس حدیث مین اوس ملعون کا
قوم ثمود کے بدبخت سے مثال دی یعنی قدار بن سالف قوم ثمود کا شقی ایسا ناپاک تھا جیسے ابو زمعہ ہی اس امت مین

اَلْبَابُ الْخَامِسُ

پانچوین باب مین چند قسم کی احادیث ہین اول قسم وہ حدیثین ہین جنکے سر پر ما ہی **ق** اَنَسٌ مَا اَجِدُ لَكُمْ اِلَّا
اَنْ تَلْحَقُوا بِاِبِلِ رَسُولِ اللّٰہِ **قَالَهُ** لِرَهْطٍ مِنْ عُكْلٍ ثَمَانِيَةٍ اِجْتَوَوُا الْمَدِيْنَةَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰہِ اَبْغِنَا
رِسْلًا بخاری اور مسلم مین انس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مین تمہارے واسطے کوئی علاج نہین پاتا سوا اسکے کہ تم اونٹونمین جا کر ملو
یہ حضرت نے قوم عکل کے آٹھ آدمیون سے فرمایا اونکو مدینے کی آب و ہوا ناموافق پڑی تھی سو اونھون نے کہا کہ یا رسول اللہ ہمارے واسطے دودھ
تلاش کیجیے **ف** چند لوگ مسلمان ہو کر مدینے مین بیمار ہوئے جلندر کی بیماری اونکو تھی حضرت کے اونٹ چراگاہ پر تھے اونکو وہان
بھیج دیا جب وہ دودھ سے اچھے ہو گئے تو چرانے والے کو اندھا کر اوسکو قتل کر کے اونٹ ہانک لے چلے حضرت نے اونکو پکڑ منگوایا اور گرم سلائی
اونکی آنکھونمین ڈال کے اندھا کیا پھر اونکے ہاتھ پانون کٹوا ڈالے آخر شکو مر گئے شرع مین قطاع الطریق اور ڈاکہ مارنے والونکی یہی
سزا ہی **ق** ابو ہریرہ مَا اَذِنَ اللّٰہُ لِشَيْءٍ كَاَذَنِهِ لِنَبِيٍّ يَتَغَنّٰى بِالْقُرْاٰنِ يَجْهَرُ بِهِ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا نے کوئی چیز رضامندی سے نہین سنی پیغمبر کی قرات کے برابر جب کہ پیغمبر خوش آوازی سے قرآن پڑھے پکار کے یعنی
پیغمبر کا قرآن پڑھنا آواز سے خدا کو بہت پسند ہی **ف** قرآن خوش آوازی سے پڑھنا درست ہی بلکہ مستحب ہی بشرطیکہ حروف
کی کمی زیادتی نہو اور راگ راگنی کی رعایت نکرے اور معانی مین خلل نپڑے **خ** اَبُو هُرَيْرَةَ مَا اُعْطِيكُمْ وَلَا
اَمْنَعُكُمْ اِنَّمَا اَنَا قَاسِمٌ اَضَعُ حَيْثُ اُمِرْتُ بخاری مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مین تمکو نہین دیتا اور
نہین روکتا مین تو صرف تقسیم کرنے والا ہون رکھتا ہون جہان مجکو حکم ہوتا ہی **ف** حضرت نے ایکبار مال تقسیم کیا بعضے لوگون نے

اہل سنت کا خ ابو ہریرۃ ما بعث اللہ نبیا الا رعی الغنم فقالوا وانت فقال نعم وکنت
ارعاہا علی قراریط لاہل مکۃ بخاری مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا نے کوئی ایسا پیغمبر نہین بھیجا
جسنے بکریان نہ چرائی ہون اصحاب نے کہا اور کیا آپ نے بھی بکریان چرائین ہین حضرت نے فرمایا کہ ہان مینے بھی مکے والون کی بکریان
چند قیراط کی مزدوری پر چرائین ہین ف بکریان چرانے مین حکمت ہی تا پیغمبر گلہ بانی سیکھین تاکہ آدمیون کی سرداری کرین
قیراط پانچ جو کے برابر ہوتا ہی سونے کے ھ ہشام بن عامر الانصاری ما بین خلق آدم الی قیام الساعۃ
خلق اکبر من الدجال مسلم مین ہشام بن عامر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ آدم کی خلقت سے قیامت تک کوئی مخلوق بہت فساد
مین دجال سے بڑا نہین ف یعنی سب مفسدون اور گمراہ کرنے والون سے دجال زیادہ تر ہی عالم مین کوئی بلا اسکے برابر نہین ق
اسامۃ بن زید ما ترکت بعدی فتنۃ اضر علی الرجال من النساء بخاری اور مسلم مین اسامہ بن زید رض سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہین چھوڑا مینے اپنے بعد کوئی فتنہ جو زیادہ ضرر پہنچانے والا ہو مردون پر عورتون سے ف یعنی
مردون کے حق مین عورتون کے برابر کوئی بلا اور فتنہ نہین اسواسطے کہ اونکا گھر رنا اور حرام کاری اور اونکی اطاعت دین مین خلل ڈالتی ہی غرض بلکہ
اکثر فساد عورتون کے سبب سے ہوتے ہین اسواسطے حضرت کو زیادہ تشویش تھی ق ابن عمر ما تزال المسئلۃ بالعبد حتی
یلقی اللہ وما فی وجہہ مزعۃ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمیشہ سوال کرنا آدمی کا یہ بات
پونہچا دیگا کہ خدا کو ملیگا مونہہ پر ایک بوٹی بھی نہوگی ف یعنی لوگون سے سوال کرنے والا قیامت مین نہایت ذلیل ہوگا ق
ابن عمر ما حق امرء مسلم یبیت علیہ ثلث لیال الا وعندہ وصیۃ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر رض سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہین لائق ہی مسلمان مرد کو کہ اوسپر تین راتین گذرین بے وصیت کیے ف یعنی جسپر لوگون کا قرض ہو
یا کسیکی امانت ہو اوسپر لازم ہی کہ اپنے پاس اوسکی وصیت لکھہ رکھے تاکہ اوسکے بعد اوسکے وارث اوسپر عمل کرین اسواسطے کہ آدمی
کو اپنی موت معلوم نہین وصیت لکھہ رکھنا اس صورت مین تو واجب ہی اور اگر کسیکا لینا دینا نہو تو وصیت کرنا مرض مین مستحب ہی
ق المسور بن مخرمۃ ومروان بن الحکم ما خلات القصواء وما ذاک لہا بخلق ولکن
حبسہا حابس الفیل والذی نفسی بیدہ لا یسئلونی خطۃ یعظمون فیہا حرمات اللہ
الا اعطیتہم ایاہا بخاری اور مسلم مین مسور بن مخرمہ اور مروان بن حکم رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہین تھک گئی
اونٹنی جسکا قصوی نام ہی اور یہ اوسکی خو نہین ولیکن اوسکو بند کیا ہی ہاتھی کے بند کرنے والے نے یعنی خدا نے قسم ہی اوس ذات پاک کی
جسکے قابو مین میری جان ہی کہ مکے والے نہ مانگینگے کوئی کام جسمین آداب خدا کی تعظیم کرین مگر کہ مین قبول کرونگا یعنی وہ بات قبول کرونگا
ف حضرت چھٹے سال احرام باندھکے مدینے سے مکے کو چلے عمرہ کرنے کو راہ مین اونٹنی حضرت کی بیٹھ گئی صحابہ نے کہا کہ اونٹنی
تھک گئی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی تو اونٹنی کھڑی ہوئی پھر حضرت صلح کرکے پلٹ آئے چنانچہ اسکا مفصل قصہ دوسرے باب مین ہو چکا
ق انس ما رأینا من شیء وان وجدناہ لبحرا یعنی فرس ابی طلحۃ الذی کان یقال لہ مندوب
بخاری اور مسلم مین انس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمنے تو کچھ نہین دیکھا اور اس گھوڑے کا قدم تو دریا پایا مراد ابو طلحہ کا گھوڑا ہی
جسکو مندوب کہتے تھے ف ایکبار مدینے مین بڑی ہول پڑی رات کو حضرت ابو طلحہ کا گھوڑا عاریت لیکر سوار ہوئے تنہا

ٹھیک ہوتے چھ مہینے اسی حالت مین گذرے پھر سورۂ اقرا کی پانچ آیتین حضرت جبرئیل لے آئے ریشمی کپڑے پر لکھین تھین حضرت
حروف شناس نتھے نہ پڑھ سکے حضرت جبرئیل نے حضرت کو دبایا اور علم لدنی دیا پھر حضرت گھر مین تشریف لائے دل حضرت کا کانپتا تھا
حضرت خدیجہؓ سے فرمایا کہ مجکو اوڑھا دو جب حضرت کو تسکین ہوئی حضرت خدیجہؓ سے یہ سب حال کہا اور فرمایا کہ مجکو اپنی جان کا خوف ہی حضرت خدیجہؓ
نے کہا نہین ہوگا آپ خوش ہوجیے خدا آپ کو ہرگز نہ برباد کریگا آپ تو راستگو ہین اور پرورش محتاج کو دیتے ہین عاجز کا کام کر دیتے ہین مہمانداری
کرتے ہین لوگون کے مصائب مین کام آتے ہین پھر حضرت خدیجہ حضرت کو ورقہ بن نوفل کے پاس لیگئین اس واسطے کہ وہ شخص انجیل کا
عالم تھا اور بڈھا اور اندھا ہو گیا تھا اوسنے جب حضرت سے یہ سب حال سنا تو کہا کہ یہ فرشتہ ناموس ہی جو حضرت موسیٰؑ پر اوترا تھا یعنی جبرئیلؑ
کاش مین جوان ہوتا کاش مین زندہ ہوتا جس وقت کہ تیرا قوم تجکو نکالیگا حضرت نے فرمایا کہ کیا میرا قوم مجکو نکال دیگا ورقہ نے کہا کہ ہان
یہی سنت ہی سب پیغمبرون کی پھر اسکے بعد تین برس وحی نہ اوتری پھر سورۂ مدثر اوترا اور قرآن اوترنا متواتر ہوا ق ابوہریرۃ
ما انزل اللہ علیّ فیہا شیئا الا ہذہ الآیۃ الفاذۃ الجامعۃ فمن یعمل مثقال ذرۃ خیرا
یرہ ومن یعمل مثقال ذرۃ شرا یرہ قالہ حین سئل عن الحمر بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا نے اس مقدمے مین میرے اوپر کچھ نہین اوتارا مگر یہی ایک آیت جو سبکو شامل ہی کہ جو ذرہ برابر نیکی
کریگا سو دیکھیگا اور جو ذرہ برابر بدی کریگا سو دیکھیگا ف لوگون نے حضرت سے سوال کیا کہ گدھون مین زکوۃ ہی یا نہین تب
حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی ہرچند ان مین زکوۃ واجب نہین لیکن اگر کوئی راہ خدا مین دیگا مقرر ثواب پاویگا اسواسطے کہ اندک نیکی کا
ثواب اور اندک بدی کا عذاب ضرور ہووےگا ہدایہ مین لکھا ہی کہ گدھون مین زکوۃ نہین لیکن سوداگری کی نیت سے زکوۃ واجب ہی
ھ ابوہریرۃ ما انزل اللہ من السماء من برکۃ الا اصبح فریق من الناس بہا کافرین
ینزل اللہ الغیث فیقولون بکوکب کذا وکذا مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہین اوتاری خدا نے کوئی برکت
آسمان سے مگر بعضے لوگ اوسکے منکر ہوتے ہین خدا تو مینھ برساتا ہی سو لوگ کہتے ہین کہ فلانے اور فلانے ستارے کی تاثیر سے برسا خ ابوہریرۃ
ما انزل اللہ من داء الا انزل لہ شفاء بخاری مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہین اوتارا خدا نے کوئی
مرض مگر اوسکی شفا بھی اوتاری ہی ف حضرت سلیمانؑ کو حق تعالی نے دواؤن کے خواص الہام کیے اکثر طب اونھین سے معلوم
ہوئی معلوم ہوا کہ علم طب سیکھنا درست ہی خدا کو شافی جان کے دوا علاج کرنا توکل کے مخالف نہین اسواسطے کہ حضرت نے بہت علاج کی ہی
خ ابوہریرۃ ما بعث اللہ من نبی ولا استخلف خلیفۃ الا کانت لہ بطانتان بطانۃ تامرہ
بالمعروف وتحضہ علیہ وبطانۃ تامرہ بالشر وتحضہ علیہ والمعصوم من عصمہ اللہ
بخاری مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا نے کوئی پیغمبر نہین بھیجا اور نہ کوئی خلیفہ مقرر کیا مگر اوسکے دو بھیدی رفیق ہوتے ہین ایک
رفیق تو اوسکو نیک کام بتلاتا ہی اور اوسپر رغبت دلاتا ہی اور دوسرا رفیق بد کام سکھلاتا ہی اور اوسپر رغبت دلاتا ہی اور گناہون سے تو وہی
معصوم ہی جسکو خدا بچاوے ف یعنی فرشتہ اور شیطان پیغمبر اور خلیفہ کے بھی ساتھ ہوتا ہی لیکن پیغمبر تو معصوم ہین اسواسطے
حق تعالی شیطان کو مغلوب رکھتا ہی پیغمبر پر اوسکا قابو نہین چلتا چنانچہ حضرت نے فرمایا ہی کہ شیطان میرے تابع ہو گیا ہی مجکو بد کام کا
وسوسہ نہین دیتا ہی خلاصہ یہ کہ پیغمبر کے سوا کوئی معصوم نہین اگرچہ امام اور ولی ہو شیطان سے نڈر نہین ہو سکتا یہی عقیدہ ہی

ق اَنَسٌ مَا كَانَ اللّٰهُ
ادر سختی بگاڑتی ہی نرمی سے دشمن دوست بن جاتا ہی اور سختی اور بدمزاجی سے دوست دشمن ہو جاتا ہی
لِيُسَلِّطَكِ عَلٰى ذٰلِكَ اَوْ قَالَ عَلَيَّ قَالَهٗ لِصَاحِبَةِ الشَّاةِ الْمَسْمُوْمَةِ بخاری اور مسلم مین انس رض سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا ایسا نہین کہ تجکو اسپر قادر کر دیتا یا یون فرمایا کہ مجھپر قادر کر دیتا یہ حضرت نے زہر دار بکری والی سے فرمایا ف
خیبر مین ایک یہودی عورت نے بکری مین زہر ڈال کے حضرت کی دعوت کی حضرت نے اور اصحاب نے کھانا شروع کیا پھر ہاتھ اوٹھا لیا
اور اصحاب کو منع کیا اور فرمایا کہ اسمین زہر ہی پھر اوس عورت کو بلایا اوسنے زہر ڈالنے کا اقرار کیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی حضرت کو اوس
زہر کی ہمیشہ تکلیف ہوا کرتی تھی چنانچہ اسی صدمے سے حضرت کا انتقال بھی ہوا تھا ق كَعْبُ بْنُ عُجْرَةَ مَا كُنْتُ اُرٰى اَنَّ
الْجُهْدَ بَلَغَ بِكَ هٰذَا اَوْ يُرِيْكَ مَا اَرٰى اَمَا تَجِدُ شَاةً قُلْتُ لَا قَالَ صُمْ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ اَوْ اَطْعِمْ سِتَّةَ
مَسَاكِيْنَ لِكُلِّ مِسْكِيْنٍ نِصْفُ صَاعٍ مِّنْ طَعَامٍ وَّاحْلِقْ رَأْسَكَ قَالَهٗ لَهٗ بخاری اور مسلم مین کعب بن عجرہ رض سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مجکو گمان نتھا کہ تجکو ایسی تکلیف پہونچی ہوگی اور ایک روایت مین ہی کہ مجکو معلوم نتھا کہ تجکو ایسی تکلیف ہوگی
جیسا کہ اب مین دیکھتا ہون کیا تجکو ایک بکری نہ ملیگی مینے کہا کہ نہین حضرت نے فرمایا تو تین روز روزہ رکھہ یا چھہ محتاجونکو کھانا دے ہر محتاج
کو ڈیڑھ سیر اور آدھی چھٹانک گیہون اور اپنا سر مونڈ ڈال یہ حضرت نے کعب بن عجرہ سے فرمایا ف کعب بن عجرہ احرام باندھے
ہانڈی پکاتے تھے اور سر کی جوئین اونکے مونہہ پر جھڑتی جاتی تھین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اس عذر سے احرام والے کو سر مونڈانا
درست ہی کفارہ دیکر یا قربانی کرے اور اگر مقدور نہین تو تین روزے رکھے یا چھہ محتاجونکو کھانا کھلاوے ہر ایک کو ڈیڑھ ڈیڑھ سیر اور
آدھی چھٹانک گیہون کے برابر خ سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ مَا لِيَ الْيَوْمَ فِي النِّسَآءِ مِنْ حَاجَةٍ قَالَهٗ لِامْرَأَةٍ عَرَضَتْ
نَفْسَهَا عَلَيْهِ بخاری مین سہل بن سعد رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مجکو تو آج عورتونکی طرف کچھ حاجت اور ضرورت نہین
حضرت نے اوس عورت سے کہا تھا جسنے اپنی ذات کو حضرت کے سامنے کیا ف خدا نے حکم کیا تھا کہ جو عورت خاوند والی بدون
مہر کے اپنی ذات پیغمبر کو بخشے تو حضرت پر وہ عورت حلال تھی ایک بار ایک عورت نے کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مینے اپنی
ذات حضرت کو بخشی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی عورت کی کچھہ مجکو حاجت نہین ہندوستان مین نصاری اس وقت مین
مسلمانون پر طعنہ دیتے ہین کہ تمھارے پیغمبر کی نو بیبیان تھین بلکہ تمام عالم کی عورتین اپنے واسطے حلال کر لین تھین اور حال انکہ
پیغمبرون کو عورتونکی طرف خواہش نہین ہوتی اوسکا جواب یہ ہی کہ اگر عورت سے نفرت کرنا عمدہ کمال آدمی کا ہوتا تو سب جہان کے
نامرد اور ہجڑے پیغمبر بن جاتے بلکہ خود آدمی کا نشان دنیا مین نہوتا اسواسطے کہ اول حضرت آدم سے نکاح کی سنت جاری ہوئی
بلکہ خود انجیل کے اندر پولس حواری نے اوس مکتوب مین جو عبرانیون کو لکھا یون کہا ہی کہ تمام خلق مین نکاح کرنا معزز اور فضل ہی اور
مشہور ہی کہ حضرت داؤد ع کی ننانوے ۹۹ بیبیان تھین اور توریت مین موجود ہی کہ حضرت ابراہیم ع کی تین عورتین تھین سارا اور ہاجرا اور قطورا
اور حضرت موسی ع کی دو عورتین تھین ایک صفورا اور دوسری حبشی عورت اور حضرت یعقوب ع کی چار عورتین تھین دو بیبیان اور دو حرم
اگر عورتین کرنا پیغمبرونکی شان کے مخالف ہوتا تو حضرت ابراہیم ع اور حضرت یعقوب ع اور حضرت موسی ع اور حضرت داؤد ع کیون کرتے اور باوجود
خدا نے ہمارے پیغمبر پر بے خاوند والی عورتین جو خوشی سے بدون مہر اپنی ذات بخشین حلال کین تھین اس حدیث سے معلوم ہوا کہ پھر بھی حضرت
قبول نکرتے تھے پھر تو باوجود میسر ہونے اور اجازت الٰہی کے کنارہ کرنا دلیل ہی کمال عفت اور پاکیزگی کی غرض کہ نصاری کی ادر

تب آگے نکل گئے اصحاب پیچھے دور تھے جب معلوم ہوا کہ کچھ نہ تھا تو حضرت واپس آئے پھر تب یہ حدیث فرمائی یہ گھوڑا نہایت سست قدم
مشہور تھا حضرت کی برکت سے نہایت تیز قدم ہو گیا چنانچہ حضرت نے اوسکی تعریف کی اس حدیث سے کمال شجاعت حضرت کی معلوم ہوئی کہ
خوف کی حالت میں رات کو تنہا آگے بڑھ جانا کمال شجاعت پر دلیل ہے **ق** ابو سعید ما رزق العبد رزقا اوسع
علیه من الصبر بخاری اور مسلم میں ابو سعید سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہیں دیا گیا بندہ کوئی روزی صبر سے زیادہ کشادگی اور وسعت میں
ف یعنی صبر اور قناعت کے برابر کوئی روزی نہیں اسواسطے کہ اگر قناعت نہیں تو کتنا ہی مال ہو حرص نہیں مٹتی شعر ای قناعت
تو نگرم گردان که ورای تو هیچ نعمت نیست **ق** زید بن ثابت ما زال بکم صنیعکم حتی ظننت انه سیکتب
علیکم فعلیکم بالصلوة فی بیوتکم فان خیر صلوة المرء فی بیته الا الصلوة المکتوبة بخاری اور مسلم
میں زید بن ثابت رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمیشہ رہا تمھارے ساتھ تمھارا عمل یعنی تراویح کے واسطے جمع ہونا یہانتک کہ میں نے
گمان کیا کہ وہ تمپر قریب ہے کہ فرض ہو جاوے سو لازم پکڑو نماز کو اپنے گھروں میں اسواسطے کہ بہتر نماز مرد کی اپنے گھر ہی میں ہے مگر فرض نماز یعنی
فرض نماز مسجد میں افضل ہے **ف** حضرت نے ایک سال رمضان میں مسجد کے اندر چٹائی کا حجرہ بنایا عبادت اور اعتکاف کے واسطے حضرت نے اوسکے
اندر رات کو تراویح کی نماز پڑھی چند اصحاب بھی ساتھ ہوئے ایک رات بہت لوگ مسجد میں جمع ہوئے حضرت نے اوس رات نماز نہ پڑھی اصحاب
سمجھے کہ حضرت سو گئے بعضے اصحاب کھانسنے لگے تا کہ حضرت جاگیں اور نماز پڑھاویں تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی میں ڈرتا ہوں کہ تراویح کی
نماز تمپر فرض ہو جاوے پھر اگر نہو سکے گی تو گنہگار ہوگے سو اپنے گھروں میں جاکر پڑھو حضرت عمر فاروق رض نے اپنی خلافت میں تراویح کی
نماز مسجد میں جاری کی اسواسطے کہ نماز کی خوبی حضرت کے فعل سے ثابت تھی صرف فرض ہونے کے خوف سے حضرت نے موقوف کر دادی تھی اور
حضرت کے بعد وحی موقوف ہوئی فرض ہونے کا ڈر نرہا شیعہ جو کہتے ہیں کہ تراویح عمر کی ایجاد ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ غلط بات ہے
بلکہ حضرت کی سنت ہے **ق** عائشة ما زال جبرئیل یوصینی بالجار حتی ظننت انه سیورثه
بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمیشہ جبرئیل مجکو ہمسایے کے احسان کی وصیت کرتا رہا یہانتک کہ
میں گمان میں آیا کہ جبرئیل ہمسایے کو وارث کر دیگا **ف** یعنی یہانتک ہمسایے کے ساتھ احسان کرنے کی تاکید کی کہ میں سمجھا
کہ ایک ہمسایہ دوسرے ہمسایے کا وارث ہو جاویگا اس حدیث میں خوش ہمسایگی کی کمال تاکید ہے **ھ** ابو الدرداء ما طلعت
شمس قط الا بجنبتیها ملکان یقولان اللهم عجل للمنفق خلفا وعجل لممسک تلفا مسلم میں
ابو درداء رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا نہیں طلوع کرتا آفتاب کبھی مگر کہ اوسکے دونوں کناروں پر دو فرشتے کہتے ہیں کہ الہی جلدی
دے خرچ کرنے والے سخی کو بدلا اور جلدی دے بخیل کو نقصان **ف** یہی سبب ہے کہ سخی کا ہاتھ خالی نہیں رہتا اور بخیل کا
خواہ مخواہ نقصان ہوتا ہے **ق** ابو سعید ما علیکم ان لا تفعلوا یعنی العزل بخاری اور مسلم میں ابو سعید رض سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ تمپر کچھ مضایقہ نہیں ہے نہیں کیا کرو **ف** بعضے اصحاب نے پوچھا کہ ہم نہیں چاہتے کہ لونڈیوں سے اولاد پیدا ہو اگر حکم ہو تو
انزال کے وقت ہم اون سے علیحدہ ہو جایا کریں تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی **ھ** انس ما کان الرفق فی شیء قط الا زانه و
ما کان الخرق فی شیء قط الا شانه مسلم میں انس رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہیں ہوئی نرمی کسی چیز میں کبھی مگر کہ اوسکو
زینت دیتی ہے اور نہیں ہوئی سختی کسی چیز میں ہرگز مگر کہ اوسکو ناقص اور معیوب کر دیتی ہے **ف** یعنی نرمی ہر چیز کو سنوارتی ہے

اونکے حق مین بہتر ہو سو عمل مین لاوے اور اگر حاکم اپنی رعیت سے غافل رہا اور اپنے عیش و آرام مین پڑا تو بہشت سے محروم ہوا ؎ ابن عباس
مَا مِنْ رَجُلٍ مُسْلِمٍ یَمُوْتُ فَیَقُوْمُ عَلٰی جَنَازَتِهٖ اَرْبَعُوْنَ رَجُلًا لَا یُشْرِکُوْنَ بِاللّٰهِ شَیْئًا اِلَّا شَفَّعَهُمُ اللّٰهُ
فِیْهِ مسلم مین عبداللہ بن عباس رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہین ایسا کوئی مرد مسلمان جو مرجاوے پھر اوسکے جنازے پر چالیس مرد جو شرک
نکرتے ہون خدا کے ساتھ نماز پڑھنے کھڑے ہون مگر کہ خدا اونکی سفارش اوسکے حق مین قبول کرتا ہے **ف** معلوم ہوا کہ چالیس مسلمان
موحد کا نماز پڑھنا سبب ہے میت کی مغفرت کا عبداللہ بن عباس تلاش کرکے جنازے کی نماز کے واسطے چالیس مسلمان جمع کرتے تھے
بموجب اس حدیث کے اور حضرت عایشہ رض کی روایت مین سو مسلمانون کا ذکر ہے تو جب چالیس کی سفارش قبول ہے سو کی زیادہ تر قبول ہوگی اور بعضی حدیث
مین آیا ہے کہ تین صفین کرین ؎ جابر مَا مِنْ صَاحِبِ اِبِلٍ لَا یَفْعَلُ فِیْهَا حَقَّهَا اِلَّا جَاءَتْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ اَکْثَرَ مَا کَانَتْ
وَقَعَدَ لَهَا بِقَاعٍ قَرْقَرٍ تَسْتَنُّ عَلَیْهِ بِقَوَائِمِهَا وَاَخْفَافِهَا وَلَا صَاحِبِ بَقَرٍ لَا یَفْعَلُ فِیْهَا حَقَّهَا اِلَّا جَاءَتْ
یَوْمَ الْقِیٰمَةِ اَکْثَرَ مَا کَانَتْ وَقَعَدَ لَهَا بِقَاعٍ قَرْقَرٍ تَنْطَحُهٗ بِقُرُوْنِهَا وَتَطَؤُهٗ بِقَوَائِمِهَا وَلَا صَاحِبِ غَنَمٍ
لَا یَفْعَلُ فِیْهَا حَقَّهَا اِلَّا جَاءَتْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ اَکْثَرَ مَا کَانَتْ وَقَعَدَ لَهَا بِقَاعٍ قَرْقَرٍ تَنْطَحُهٗ بِقُرُوْنِهَا
وَتَطَؤُهٗ بِاَظْلَافِهَا لَیْسَ فِیْهَا جَمَّاءُ وَلَا مُنْکَسِرٌ قَرْنُهَا وَلَا صَاحِبِ کَنْزٍ لَا یَفْعَلُ فِیْهِ حَقَّهٗ اِلَّا
جَاءَ کَنْزُهٗ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ شُجَاعًا اَقْرَعَ یَتْبَعُهٗ فَاتِحًا فَاهُ فَاِذَا اَتَاهُ فَرَّ مِنْهُ فَیُنَادِیْهِ خُذْ کَنْزَکَ الَّذِیْ
خَبَأْتَهٗ فَاَنَا عَنْهُ غَنِیٌّ فَاِذَا رَاٰی اَنْ لَّا بُدَّ مِنْهُ سَلَکَ یَدَهٗ فِیْ فِیْهِ فَیَقْضَمُهَا قَضْمَ الْفَحْلِ مسلم مین
جابر رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اونٹونکا کوئی ایسا مالک نہین جسنے اونکا حق نہ ادا کیا یعنی اونکی زکوۃ نہ دی ہوگی مگر کہ قیامت کے
دن وہ اونٹ آوینگے جتنے کبھی تھے اون سے زیادہ ہوکر یعنی شمار مین زیادہ ہونگے یا ڈیل مین اور اونکا مالک برابر میدان مین بیٹھے گا اس طرح
کہ وہ اونٹ اوسپر دوڑکر اپنے پانون اور تلیون سے کچلینگے اور کوئی ایسا گابیلونکا مالک نہین جو اونکی زکوۃ نہین دیتا مگر کہ وہ گابیل
قیامت کے دن آوینگے جتنے کبھی تھے اون سے زیادہ تر ہوکر اور اونکا مالک برابر میدان مین بیٹھے گا اس طرح پر کہ گابیل اپنے سینگون سے اوسکو
بھونکینگے اور اپنے پانون سے اوسکو روندینگے اور کوئی مالک بھیڑ بکریونکا ایسا نہین جو اونکی زکوۃ نہین ادا کرتا مگر کہ وہ بھیڑ بکریان آوینگی قیامت
کے دن جتنی کبھی تھین اون سے زیادہ تر ہوکر اور اونکا مالک برابر میدان مین بیٹھے گا اس طرح کہ وہ اوسکو اپنے سینگون سے بھونکینگی اور اپنے
کھرون سے اوسکو روندینگی کوئی اونمین منڈی اور سینگ ٹوٹی نہین اور چاندی سونے کا مالک کوئی ایسا نہین جو اوسکی زکوۃ نہین دیتا مگر کہ قیامت
مین وہ مال اور گنج گنجا اژدہا بنکے آویگا مالک کے پیچھے دوڑیگا اپنا مونہہ کھول کر پھر جب اپنے مالک پاس آویگا تو اوسکو دیکھکر وہ بھاگے گا تو
فرشتہ اوسکو پکاریگا کہ لے اپنا گنج اور مال جسکو تونے چھپا رکھا تھا مجکو اوسکی کچھ پرواہ نہین پھر جب مالک دیکھیگا کہ اوس سے
بچاؤ کی کچھ تدبیر نہین تو ناچار ہوکر اپنا ہاتھ اوس اژدہے کے مونہہ مین ڈال دیگا سو وہ اوسکے ہاتھ کو چبا ڈالیگا اونٹ کی طرح
ف یعنی جو جانورون کی اور مال کی زکوۃ نہ دیگا اوسپر ایسا ایسا عذاب ہوگا اور اژدہا گنجا اسواسطے ہوگا کہ
جب سانپ بہت پرانا اور نہایت زہردار ہوتا ہے تو اوسکے سر کے بال زہر کے مارے جھڑ جاتے ہین ؎ ابو ھریرۃ
مَا مِنْ صَاحِبِ ذَهَبٍ وَّلَا فِضَّةٍ لَا یُؤَدِّیْ مِنْهَا حَقَّهَا اِلَّا اِذَا کَانَ یَوْمُ الْقِیٰمَةِ صُفِّحَتْ
لَهٗ صَفَائِحُ مِنْ نَّارٍ فَاُحْمِیَ عَلَیْهَا فِیْ نَارِ جَهَنَّمَ فَیُکْوٰی بِهَا جَنْبُهٗ وَجَبِیْنُهٗ وَظَهْرُهٗ کُلَّمَا بَرَدَتْ

عتراضین بھی جو دین محمدی پر کرتے ہین اسی طرح واہی تباہی ہین اگر تھوڑا بھی شعوردار آدمی ہو تو بخوبی اونکی جوابدہی کرے اسکے واسطے کچھ زیادہ علم کی حاجت نہین **ف** اَنَسٌ مَا مِنْ اَحَدٍ یَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ صِدْقًا مِّنْ قَلْبِهٖ اِلَّا حَرَّمَهُ اللّٰهُ عَلَى النَّارِ بخاری اور مسلم مین انس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی ایسا آدمی نہین جو اسکی گواہی دیتا ہو اپنے سچے دل سے کہ کوئی لائق بندگی کے نہین سوائے خدا کے اور بیشک محمد اوسکا بندہ اور اوسکا رسول ہی مگر کہ خدا اوسپر دوزخ حرام کریگا **ف** یعنی سچے ایماندار کو دوزخ سے نجات ہی **ق** اَبُوْهُرَیْرَةَ مَا مِنَ الْاَنْبِیَاءِ نَبِیٌّ اِلَّا اُعْطِیَ مِنَ الْاٰیَاتِ مَا مِثْلُهٗ اٰمَنَ عَلَیْهِ الْبَشَرُ وَاِنَّمَا کَانَ الَّذِیْ اُوْتِیْتُهٗ وَحْیًا اَوْحَاهُ اللّٰهُ اِلَیَّ فَاَرْجُوْا اَنْ اَکُوْنَ اَکْثَرَهُمْ تَابِعًا یَوْمَ الْقِیٰمَةِ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا پیغمبرون مین سے کوئی پیغمبر نہین مگر کہ اوسکو معجزے دیے گئے اس قدر کہ آدمی اوسپر ایمان لاوین اور مجکو تو وہ چیز دی گئی جو وحی ہی یعنی قرآن جسکو خدا نے میری طرف بھیجا سو مین امید رکھتا ہون کہ قیامت کے دن سب پیغمبرون سے زیادہ میرے تابعدار ہونگے **ف** یعنی ہر ایک پیغمبر کو خدا نے معجزے دیے کہ جس قدر سے اونکی راستی اور پیغمبری ثابت ہو جاوے اور لوگ اونکا ایمان لاوین لیکن حضرت کا معجزہ یعنی قرآن خدا کا کلام سب معجزون سے نرالا اور فضل ہی کہ یہ معجزہ قیامت تک باقی ہی اور پیغمبرون کے معجزے باقی نہین رہے اور جب قیامت تک باقی رہا تو ہر دم حضرت کے معجزے کی دلیل قائم رہی ہر زمانے مین تا قیامت لوگ مسلمان ہوتے چلے جاوینگے اس واسطے حضرت نے فرمایا کہ سب پیغمبرون کی امت سے محمدی لوگ زیادہ ہونگے اور ہر چند ہمارے حضرت سے ہزارون معجزے ہوئے لیکن قیامت تک باقی رہنے والا معجزہ قرآن ہی ہی اسواسطے حضرت نے صرف اوسیکو ذکر کیا عادت الٰہی یون جاری ہی کہ جس زمانے مین جس ہنر کا بہت چرچا ہوتا ہی تو اونکے پیغمبر کو بھی ویسی قسم کا معجزہ بدون سیکھے عنایت ہوتا ہی تاکہ اونکو بلاشبہہ پیغمبر کی راستی معلوم ہو جاوے چنانچہ حضرت موسیٰ کے وقت مین جادو کا چرچا تھا تو اونکو اوسی قسم کا معجزہ ملا یعنی عصا سانپ بن جاتا تھا اور حضرت عیسیٰ کے معجزات مین اکثر شفا امراض تھی کہ طب کا بہت چرچا تھا اور ہمارے حضرت کے وقت مین فصاحت اور بلاغت کا عرب مین بہت چرچا تھا سو اسواسطے حضرت کو قرآن ملا اور حکم ہوا کہ اگر تمکو پیغمبری مین شبہہ ہو تو ایک سورے کے برابر کہو کسی سے نہو سکا سب فصحاے عرب عاجز ہو گئے اگر ہو سکتا تو ضرور کہتے سہل کام چھوڑ کے اپنی جان دینا کیون اختیار کرتے اور اعجاز قرآنی کے سبب سے قرآن شریف مین اختلاف نہین پڑا اسواسطے کہ اسلام مین بہت مذہب ہو گئے ہر شخص اپنے مذہب کے موافق بنا لیتا برخلاف توریت اور انجیل کے کہ اونمین اعجاز نتھا اسیواسطے اونمین تحریف اور اختلاف ہو گیا **ق** اَنَسٌ مَا مِنَ النَّاسِ مُسْلِمٍ یُتَوَفّٰى لَهٗ ثَلٰثَةٌ مِّنَ الْوَلَدِ لَمْ یَبْلُغُوا الْحِنْثَ اِلَّا اَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ بِفَضْلِ رَحْمَتِهٖ اِیَّاهُمْ بخاری مین انس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ لوگون مین سے کوئی ایسا مسلمان نہین جسکے تین لڑکے مر گئے ہون جو جوانی کو نہین پہنچے مگر کہ خدا اوسکو بہشت مین داخل کریگا بسبب زیادتی رحمت باپ کے لڑکون پر **ف** یعنی باپ کو لڑکون کی کمال محبت ہوتی ہی اور جتنی محبت زیادہ اوتنی ہی اون کے موت کی مصیبت زیادہ پھر جب باپ نے ایسی مصیبت مین صبر کیا تو لائق بہشت کے ہوا **ھ** مَعْقِلُ بْنُ یَسَارٍ مَا مِنْ اَمِیْرٍ یَلِیْ اُمُوْرَ الْمُسْلِمِیْنَ ثُمَّ لَا یَجْهَدُ لَهُمْ وَیَنْصَحُ لَهُمْ اِلَّا لَمْ یَدْخُلْ مَعَهُمُ الْجَنَّةَ مسلم مین معقل بن یسار سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کوئی ایسا حاکم نہین کہ جو مسلمانون کے کامون کا مالک ہو پھر نہ محنت کرے اونکے واسطے اور نہ اونکی خیر خواہی کرے مگر وہ حاکم مسلمانون کے ساتھ بہشت مین نہ داخل ہوگا **ف** معلوم ہوا کہ حاکم پر فرض ہی کہ رعیت کے واسطے محنت اور جانفشانی کرے اور جو

إِلَّا تَمَّ أَجُورُهُمْ مُسلم مین عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو جماعت غازیون کے لشکر کی کافرون سے لڑے پھر کافرون کا
مال لوٹے اور سلامت رہے تو اون لوگون نے دو تہائیان اپنی مزدوریون کی پائین اور جو لوگ کہ بدون غنیمت پائے کام آئے یعنی شہید ہوئے تو اونکی مزدوریان
پوری ہوگئین **ف** یعنی زندہ غازیونکو دو فائدے تو سردست ہین ایک تو سلامتی دوسرے مال غنیمت کا باقی رہا تیسرا حصہ یعنی بہشت
سو قیامت مین ملیگا اور شہیدونکو تو دنیا مین کچھہ فائدہ نہین تو اونکا ثواب بالکل آخرت پر رہا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ شہید زندہ غازی
سے نہایت افضل ہی **ق** عَمْرُو بْنُ عَبَسَةَ مَا مِنْكُمْ رَجُلٌ يُقَرِّبُ وَضُوءَهُ فَيُمَضْمِضُ وَيَسْتَنْشِقُ وَيَنْتَثِرُ
إِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا وَجْهِهِ وَفِيهِ وَخَيَاشِيمِهِ ثُمَّ إِذَا غَسَلَ وَجْهَهُ كَمَا أَمَرَهُ اللهُ إِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا
وَجْهِهِ مِنْ أَطْرَافِ لِحْيَتِهِ مَعَ الْمَاءِ ثُمَّ يَغْسِلُ يَدَيْهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ إِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا يَدَيْهِ مِنْ
أَنَامِلِهِ مَعَ الْمَاءِ ثُمَّ يَمْسَحُ رَأْسَهُ إِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا رَأْسِهِ مِنْ أَطْرَافِ شَعْرِهِ مَعَ الْمَاءِ ثُمَّ يَغْسِلُ
قَدَمَيْهِ إِلَى الْكَعْبَيْنِ إِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا رِجْلَيْهِ مِنْ أَنَامِلِهِ مَعَ الْمَاءِ فَإِنْ هُوَ قَامَ فَصَلَّى فَحَمِدَ اللهَ
وَأَثْنَى عَلَيْهِ وَمَجَّدَهُ بِالَّذِي هُوَ لَهُ أَهْلٌ وَفَرَّغَ قَلْبَهُ لِلّٰهِ إِلَّا انْصَرَفَ مِنْ خَطِيئَتِهِ كَهَيْئَتِهِ يَوْمَ
وَلَدَتْهُ أُمُّهُ بخاری اور مسلم مین عمرو بن عبسہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی تم مین سے ایسا نہین جو وضو کا پانی اپنے نزدیک رکھے
پھر کلی کرے پھر ناک مین ڈالے اور جھاڑے مگر گرجاتے ہین گناہ اوسکے چہرے کے اور اوسکے مونہہ اور ناک کے اندر کے پھر جب اپنا مونہہ دھوتا ہی جیسا
کہ خدا نے اوسکو فرمایا ہی تو اوسکے چہرے کے گناہ گرپڑتے ہین پانی کے ساتھہ داڑھی کے دونون طرفون سے پھر دھوتا ہی دونون ہاتھونکو دونون
کہنیون تک تو اوسکے دونون ہاتھون کے گناہ اونگلیونکی پورون سے پانی کے ساتھہ گرپڑتے ہین پھر بند ہ اپنے سر کو مسح کرتا ہی تو اوسکے گناہ بالون
کنارے سے پانی کے ساتھہ گرپڑتے ہین پھر دھوتا ہی اپنے دونون پانون کو دونون ٹخنون تک تو اوسکے پانون کے گناہ پورون سے پانی کے ساتھہ
گرپڑتے ہین پھر اگر وہ کھڑا ہوا اور نماز پڑھی اور خدا کی تعریف اور خوبیان کین اور جسن بڑائی کے وہ لائق ہی ویسی اوسنے بڑائی کی اور اپنے
دل کو خدا کے واسطے خالی کیا یعنی حضور دل سے بدون وسواس نماز پڑھی تو اپنے گناہون سے پھرتا ہی اوس دن کی سی حالت پر جس دن اوسکی
ماں نے اوسکو جنا تھا **ف** یعنی وضو اور حضور دل سے نماز پڑھنے کی یہ تاثیر ہی کہ سب صغیرہ گناہون سے آدمی پاک ہوجاتا ہی باقی اسکا
بیان آگے ہوچکا **خ** عَدِيُّ بْنُ حَاتِمٍ مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا سَيُكَلِّمُهُ رَبُّهُ لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ تُرْجُمَانٌ فَيَنْظُرُ
أَيْمَنَ مِنْهُ فَلَا يَرَى إِلَّا مَا قَدَّمَ وَيَنْظُرُ أَشْأَمَ مِنْهُ فَلَا يَرَى إِلَّا مَا قَدَّمَ فَيَنْظُرُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَلَا يَرَى
إِلَّا النَّارَ تِلْقَاءَ وَجْهِهِ فَاتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ فَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَبِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ بخاری مین عدی بن حاتمؓ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم لوگون مین سے کوئی ایسا نہین مگر کہ اوس سے قیامت مین خدا کلام کریگا اس طرح پر کہ اوسکے اور خدا کے درمیان کوئی
درمیانی دوبھاشیا نہوگا یعنی وہ بدون بلا واسطہ خدا کلام کریگا پھر نظر کریگا بندہ اپنے داہنے کو تو نہ دیکھیگا مگر اپنا اعمال جو آگے کرچکا
اور نظر کریگا اپنے بائین کو تو نہ دیکھیگا مگر اپنے اعمال جو کرچکا پھر اپنے آگے نظر کریگا تو کچھہ نہ دیکھیگا سوا دوزخ کے کہ اوسکے مونہہ کے سامنے ہی سو لوگو بچو
دوزخ سے اگرچہ آدھی کھجور ہی سہی پھر جسکو آدھی کھجور بھی نملے تو نیک بات کے سبب دوزخ سے بچے **ف** یعنی ایسا سخت وقت
ہر ایک مسلمان کے سامنے آنے والا ہی کہ خدا تو بلا واسطہ کلام کریگا اور داہنے بائین نیک یا بد اپنے اعمال ہونگے اور سامنے دوزخ دہکتی ہوئی
پھر حضرت نے اوس نازک وقت کے بچاؤ کی تدبیر بتلائی یعنی خدا کی راہ مین کچھہ دینا اگرچہ تھوڑا ہو پھر اگر دینے کا کچھہ بھی مقدور نہو تو نیک بات سے

أُعِيدَتْ لَهُ فِي يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ حَتَّى يُقْضَى بَيْنَ الْعِبَادِ فَيَرَى سَبِيلَهُ إِمَّا إِلَى الْجَنَّةِ وَإِمَّا إِلَى النَّارِ مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ چاندی سونے کا کوئی ایسا مالک نہین جو اوسکا حق نہین ادا کرتا یعنی زکوۃ نہین دیتا مگر کہ جب قیامت کا دن ہوگا تو آگ سے پگھلا کر اوس چاندی سونے کے پتر بنائے جاوینگے پھر دوزخ کی آگ مین وہ پتر دہکائے جاوینگے پھر اون سے مالک کی کوکھ اور ماتھا اور پیٹھ داغی جاویگی جب وہ پتر سرد ہو جاوینگے تو پھر دہکا کر داغے جاوینگے یہ عذاب اوسکے بڑے دن مین ہوا کریگا جسکا لنبان پچاس ہزار برس کا ہوگا یہان تک کہ جب بندون کے درمیان فیصلہ ہو چکیگا پھر اوسکو اوسکی راہ دکھلائی جاویگی یا بہشت کی طرف یا دوزخ کی طرف **ف** ان دونون حدیثون مین زکوۃ نہ دینے والے مالدارون کے عذاب کا حال مفصل بیان ہی ہندوستان مین نماز روزے کا جابجا کچھ چرچا ہی لیکن افسوس زکوۃ دینے کی عادت بالکل چھٹ گئی بعد برس دن کے چالیسوان حصہ نکالتے جان نکلی جاتی ہی اور حالانکہ شادی غمی اور نام نشان کے کامون مین ہزارون روپے برباد کرتے ہین کیسا ہی بخیل کیون نہو لیکن کچھ نہ کچھ آخر اوسکا بھی خرچ ہوتا ہی لیکن زکوۃ کے نام سے روح قبض ہوتی ہی اگر مالدار بخیلون کو دیکھا کہ اونھون نے کس کس محنت اور مشقت سے مال جمع کیا نہ آپ کھایا نہ کسیکو خدا کی راہ مین دیا پھر جب نا نصیب مر گئے تو اونکے لڑکون اور وارثون نے اوس مال کو چند روز مین اوڑا دیا تو غور کیا چاہیے کہ کتنی بڑی حماقت اور نادانی ہی کہ خود تو ہزار مشقت سے مال جمع کیجیے اور غیر اوسکو اوڑا دین اور پھر پچاس ہزار برس کے دن مین ایسے سخت عذابون مین جسکے صرف خیال کرنے سے روح قبض ہوتی ہی گرفتار ہوجیے مالدار مسلمان کو لازم ہی کہ ان باتون مین خوب غور کرے اور موت کو ہر دم حاضر جان کر قیامت کی سختیان دھیان کرکے اپنے مالک کا حکم بجا لاوے اور اپنے مال کی زکوۃ نکالے اور شیطان کے وسوسے کو نکالے کہ زکوۃ دینے سے مال کم ہو جاویگا اسواسطے کہ خدا نے زکوۃ والے مال مین برکت دینے کا وعدہ کیا ہی

شعر زکوۃ مال بدر کن کہ فضلۂ رز را ؛ چو باغبان ببرد بیشتر دہد انگور ؛

ھ أَبُو الدَّرْدَاءِ مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ يَدْعُو لِأَخِيهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ إِلَّا قَالَ الْمَلَكُ وَلَكَ بِمِثْلٍ مسلم مین ابو درداء رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی ایسا بندہ مسلمان نہین جو اپنے بھائی مسلمان کے واسطے پیٹھ پیچھے دعا کرے مگر کہ فرشتہ کہتا ہی کہ تجکو بھی اس دعا کے برابر ثواب ملیگا **ف** معلوم ہوا کہ مسلمان کے پیچھے اوسکے واسطے دعا کرنا ایسی عمدہ خدا کے نزدیک بات ہی کہ فرشتہ دعا کرنے والے کے واسطے دعا کرتا ہی اور حدیث مین آیا ہی کہ غائب مسلمان کے حق مین دعا مقبول ہی اس واسطے کہ خوشامد اور ریا سے دور ہی

ھ أُمُّ حَبِيبَةَ مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ يُصَلِّي لِلَّهِ كُلَّ يَوْمٍ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً تَطَوُّعًا غَيْرَ فَرِيضَةٍ إِلَّا بَنَى اللَّهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ أَوْ إِلَّا بُنِيَ لَهُ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ مسلم مین حضرت ام حبیبہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی ایسا مسلمان بندہ نہین جو ہر روز فرض کے سوائے بارہ رکعتین سنت کی خدا کے واسطے پڑھے مگر کہ خدا اوسکے واسطے بہشت مین گھر بناویگا راوی کو شک ہی کہ اس طرح فرمایا کہ یون فرمایا کہ مگر اوسکے واسطے بہشت مین گھر بنایا جاویگا مطلب ایک ہی کچھ لفظ کا فرق ہی اس حدیث مین بارہ رکعت سنت مؤکدہ کی فضیلت کا بیان ہی یعنی دو رکعت سنت فجر کی چھ ظہر کی دو مغرب کی دو عشا کی **ف**

مَعْقِلُ بْنُ يَسَارٍ مَا مِنْ عَبْدٍ يَسْتَرْعِيهِ اللَّهُ رَعِيَّةً يَمُوتُ يَوْمَ يَمُوتُ غَاشًّا لِرَعِيَّتِهِ إِلَّا حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ بخاری اور مسلم مین معقل بن یسار رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی ایسا بندہ نہین مرتا ہی جسکو خدا نے کسی رعیت کا نگہبان کیا تو جس دن کہ وہ حاکم رعیت کا بدخواہ مرتا ہی مگر کہ خدا نے اوسپر بہشت کو حرام کیا **ف** یعنی ظالم حاکم بہشت سے محروم ہی

ھ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو مَا مِنْ غَازِيَةٍ أَوْ سَرِيَّةٍ تَغْزُو فَتَغْنَمُ وَتَسْلَمُ إِلَّا كَانُوا قَدْ تَعَجَّلُوا ثُلُثَيْ أُجُورِهِمْ وَمَا مِنْ غَازِيَةٍ أَوْ سَرِيَّةٍ تُخْفِقُ وَتُصَابُ

لنسوائے خدا کے کوئی بندگی کے لائق نہین وہ اکیلا ہی کوئی اوسکا شریک نہین اور گواہی دیتا ہون کہ محمد اوسکا بندہ ہی اور اوسکا پیغام پہونچانے والا
تو کھول دیے جاتے ہین اوسکے واسطے بہشت کے آٹھون دروازے جس دروازے سے کہ اوسکا جی چاہے بہشت مین جاوے **ف** اس حدیث مین اچھی طرح
پورے وضو کرنے اور بعد اوسکے توحید اور رسالت کی گواہی دینے کی تاثیر اور فضیلت کا بیان ہی **خ** اَبُو هُرَيْرَةَ مَا مِنْكُنَّ امْرَأَةٌ تُقَدِّمُ
ثَلٰثَةً مِّنَ الْوَلَدِ اِلَّا كَانَ لَهَا حِجَابًا مِّنَ النَّارِ بخاری مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم مین سے ایسی کوئی عورت نہین جو
آگے بھیجے اپنی تین لڑکے یعنی جسکے تین لڑکے مر گئے ہون مگر وہ اوس عورت کے اور دوزخ کے درمیان پردہ ہو جاوینگے یعنی اوسکو دوزخ سے بچاوینگے
ف عورتون نے حضرت سے عرض کی کہ یا رسول اللہ مرد آپکی صحبت مین ہر دم حاضر رہتے ہین اور دین سیکھتے ہین تو آپ ہمارے واسطے بھی کچھ
باری مقرر کیجیے حضرت نے اونکے واسطے بھی باری مقرر کی اور عورتون سے یہ حدیث فرمائی پھر ایک عورت نے کہا کہ یا حضرت اگر کسیکے دو لڑکے مر گئے ہون
حضرت نے فرمایا کہ وہ بھی دوزخ سے بچاوینگے **م** اُمُّ سَلَمَةَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ تُصِيبُهُ مُصِيبَةٌ فَيَقُوْلُ مَا اَمَرَهُ اللّٰهُ اِنَّا لِلّٰهِ
وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ اَللّٰهُمَّ اْجُرْنِيْ فِيْ مُصِيبَتِيْ وَاَخْلِفْ لِيْ خَيْرًا مِّنْهَا اِلَّا اَخْلَفَ اللّٰهُ لَهُ خَيْرًا
مِّنْهَا مسلم مین حضرت ام سلمہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی ایسا مسلمان نہین جسکو مصیبت پہونچے پھر وہ کہے جو خدا نے اوسکو فرمایا ہی کہ
اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ یعنی ہم خدا کے ہین اور اوسی کی طرف پھر جانے والے ہین الٰہی ثواب دے مجکو میری مصیبت مین اور پیچھے اوس سے بہتر بدلا دے
مگر کہ خدا پیچھے سے بہتر بدلا اوسکو دیتا ہی **ف** جب کوئی مصیبت مسلمان کو ہو تو اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ کہنا مستحب ہی ایک بار
چراغ گل ہو گیا حضرت نے فرمایا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ اصحاب نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چراغ گل ہونا کون بڑی مصیبت ہی جو
آپنے اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ فرمایا حضرت نے فرمایا کہ مسلمان کو جس سے تکلیف ہو وہی مصیبت ہی یعنی ہر رنج اور تکلیف مین کم ہو یا زیادہ
اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ کہنا چاہیے **م** عُثْمَانُ مَا مِنْ مُّسْلِمٍ يَّتَطَهَّرُ فَيُتِمُّ الطُّهُوْرَ الَّذِيْ كَتَبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ
فَيُصَلِّيْ هٰذِهِ الصَّلَوٰاتِ الْخَمْسَ اِلَّا كَانَتْ كَفَّارَاتٍ لِّمَا بَيْنَهُنَّ مسلم مین حضرت عثمان رض سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ نہین کوئی ایسا مسلمان جو طہارت کرے غسل ہو یا وضو پھر پوری طرح طہارت کرے جو خدا نے اوسپر فرض کی پھر نماز پڑھے یہی پنجگانہ نماز تو
وہ نمازین اپنے درمیان کے گناہون کی کفارہ ہو جاوین گی یعنی صغیرہ گناہونکو مٹا دینگی **ق** ابْنُ مَسْعُوْدٍ مَا مِنْ مُّسْلِمٍ
يُّصِيبُهُ اَذًى مِّنْ مَّرَضٍ فَمَا سِوَاهُ اِلَّا حَطَّ اللّٰهُ بِهٖ سَيِّاٰتِهٖ كَمَا تَحُطُّ الشَّجَرَةُ وَرَقَهَا بخاری اور
مسلم مین عبد اللہ بن مسعود رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہین ایسا کوئی مسلمان جسکو کچھ رنج اور تکلیف پہونچے بیماری سے یا سوا
بیماری کسی اور سبب سے مگر کہ خدا اوسکے سبب سے اوسکے گناہونکو جھاڑ ڈالتا ہی جیسے درخت اپنے پتے جھاڑتا ہی **ف** یعنی ہر ایک
رنج اور تکلیف سے مسلمان کے گناہ دور ہوتے ہین بشرطیکہ رنج مین صبر کرے اور خدا کا گلہ شکوہ نکرے **م** جَابِرٌ مَا مِنْ مُّسْلِمٍ يَّغْرِسُ
غَرْسًا اِلَّا كَانَ مَا اُكِلَ مِنْهُ لَهٗ صَدَقَةً وَّمَا سُرِقَ مِنْهُ لَهٗ صَدَقَةً وَّلَا يَرْزَؤُهٗ اَحَدٌ اِلَّا كَانَ لَهٗ صَدَقَةً
مسلم مین جابر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی ایسا مسلمان نہین جو بووے کسی درخت کو مگر کہ جو چیز کہ اوس سے کھائی جاوے گی
سو اوسکے لیے خیرات ہوگی اور جو اوس مین سے چوری جاویگا خیرات ہوگی اور نہ نقصان کریگا کوئی اوس درخت سے مگر کہ مالک کے واسطے خیرات
ہوگی **ف** حدیث مین درخت لگانے کے ثواب کا بیان ہی کہ اوسکے پھل کھانے مین اور اوسکے پھل وغیرہ چرا لینے مین یا کسی طرح درخت کے
نقصان کرنے مین درخت والے کو خیرات کرنے اور راہ خدا مین دینے کے برابر ثواب ہی معلوم ہوا کہ درخت لگانا خواہ باغون مین خواہ راہون مین

مسلمان کی دل ہی کو خوش کر دے معلوم ہوا کہ خیرات کو دوزخ سے بچا لینے کی بڑی تاثیر ہے ق عَلِیٌّ مَا مِنْکُمْ مِّنْ اَحَدٍ اِلَّا
قَدْ کُتِبَ مَقْعَدُہٗ مِنَ الْجَنَّۃِ وَمَقْعَدُہٗ مِنَ النَّارِ فَقَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَفَلَا نَتَّکِلُ عَلٰی کِتَابِنَا
فَقَالَ اعْمَلُوْا فَکُلٌّ مُّیَسَّرٌ لِّمَا خُلِقَ لَہٗ اَمَّا مَنْ کَانَ مِنْ اَھْلِ السَّعَادَۃِ فَسَیُیَسَّرُ لِعَمَلِ السَّعَادَۃِ وَاَمَّا
مَنْ کَانَ مِنْ اَھْلِ الشَّقَاوَۃِ فَسَیُیَسَّرُ لِعَمَلِ الشَّقَاوَۃِ ثُمَّ قَرَأَ فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰی وَاتَّقٰی وَصَدَّقَ
بِالْحُسْنٰی اِلٰی قَوْلِہٖ لِلْعُسْرٰی بخاری اور مسلم مین علی مرتضی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تم مین سے ایسا
نہین کوئی مگر کہ اوسکا مکان بہشت سے اور اوسکا مکان دوزخ سے لکھ لیا گیا یعنی بہشتی لوگ اور دوزخی لوگ خدا کے نزدیک مقرر ہو چکے ہیں پھر
اصحاب نے کہا یا رسول اللہ ہم اپنے لکھے پر کیون نہ اعتماد کرین یعنی تقدیر کے روبرو عمل کرنا بیفائدہ ہے جو قسمت مین ہے سو ہوگا تو حضرت نے
جواب مین فرمایا کہ عمل کیے جاؤ اسواسطے کہ ہر ایک آدمی کو وہی سہج اور آسان معلوم ہوگا جسکے واسطے وہ پیدا کیا گیا تو جو اہل سعادت
یعنی نیکبختون سے ہوگا تو وہ شتابی نیک کام کے واسطے مستعد ہو جاویگا اور جو اہل شقاوت یعنی بدبختون سے ہوگا تو وہ شتابی سے
بدکام پر تیار ہو جاویگا پھر حضرت نے اپنے اس کلام کی قرآن سے سند پڑھی کہ خدا فرماتا ہے سو جسنے خیرات کی اور ڈرا اور بہتر دین یعنی اسلام
کو سچا جانا سو اوسپر ہم آسان کر دینگے نیکی کرنا اور جو بخیل ہوا اور بے پروا بنا اور نیک دین کو اوسنے جھوٹھا جانا تو اوسپر ہم آسان
کر دینگے کفر کی سختی ف اصحاب یہ سمجھے تھے کہ تقدیر کے روبرو عمل بیفائدہ چیز ہے حضرت نے فرمایا کہ تم غلط سمجھے ہو عمل کرنا
تقدیر کے مخالف نہین اسواسطے کہ خدا نے عالم مین چیزون کو پیدا کیا اور ایک کو دوسری سے ربط دیا اور موافق اپنی حکمت کے بعضی چیز کو
بعضی چیز کا سبب ٹھہرایا جیسے آنکھ ہے سبب بینائی کا اور کان سبب ہے شنوائی کا اور زہر سبب ہے موت کا اسی طرح نیک عمل سبب
ہے بہشت کا اور بدعمل سبب ہے دوزخ کا تو معلوم ہوا کہ عمل کرنا مخالف تقدیر کے نہین اسی طرح رزق مقدر ہے اور کسب کرنا اوسکا
سبب ہے اور کوئی اوسکو مخالف تقدیر کے نہین جانتا غرض کہ مسلمان کو تقدیر کا ایمان لانا واجب ہے اور اوسمین بحث اور گفتگو کرنا
حرام ہے کہ آدمی کی ضعیف عقل تقدیر کا بھید نہین سمجھ سکتی اکثر بہک جاتی ہے کسی نے علی مرتضی رضی اللہ تعالی عنہ سے تقدیر کا حال پوچھا فرمایا کہ
اندھیری رات کو سمندر مین بیٹھ یعنی تقدیر کی حقیقت دریافت کرنا آدمی کا مقدور نہین ھ ابْنِ مَسْعُوْدٍ مَا مِنْکُمْ مِّنْ
اَحَدٍ اِلَّا وَقَدْ وُکِّلَ بِہٖ قَرِیْنُہٗ مِنَ الْجِنِّ وَقَرِیْنُہٗ مِنَ الْمَلٰٓئِکَۃِ قَالُوْا وَاِیَّاکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ
وَاِیَّایَ وَلٰکِنَّ اللّٰہَ اَعَانَنِیْ عَلَیْہِ فَاَسْلَمَ فَلَا یَاْمُرُنِیْ اِلَّا بِخَیْرٍ مسلم مین عبد اللہ بن مسعود رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ تم مین سے کوئی نہین مگر اوسکے ساتھ ایک شیطان اوسکا ساتھی نزدیک رہنے والا اور ایک فرشتہ اوسکا ساتھی نزدیک رہنے والا مقرر کیا گیا
ہے لوگون نے کہا کہ کیا آپکے ساتھ بھی یا رسول اللہ شیطان اور فرشتہ مقرر ہے حضرت نے فرمایا کہ ہان میرے ساتھ بھی ہے لیکن خدا نے اوسپر میری
مدد کی ہے سو وہ مسلمان ہو گیا ہے تابعدار ہے سو مجھکو سوا نیکی کے اور کچھ نہین بتلاتا ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت کا ہمزاد شیطان
مسلمان ہو گیا تھا اور یہی مذہب ہے اہل سنت و جماعت کا کہ سوا پیغمبرون کے اور کوئی گناہون سے معصوم نہین ھ عُمَرُ مَا مِنْکُمْ مِّنْ
اَحَدٍ یَّتَوَضَّأُ فَیُبْلِغُ الْوُضُوْءَ اَوْ یُسْبِغُ الْوُضُوْءَ ثُمَّ یَقُوْلُ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ
لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ اِلَّا فُتِحَتْ لَہٗ اَبْوَابُ الْجَنَّۃِ الثَّمَانِیَۃُ یَدْخُلُ مِنْ اَیِّھَا شَاءَ
مسلم مین عمر فاروق رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تم مین سے جو شخص وضو کرے تو کمال تک اوسکو پہونچاوے یا پورا وضو کرے پھر یون کہے کہ گواہی دیتا ہون

مَا لَا يَفْعَلُونَ وَيَفْعَلُونَ مَا لَا يُؤْمَرُونَ فَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِيَدِهِ فَهُوَ مُؤْمِنٌ وَمَنْ جَاهَدَهُمْ
بِلِسَانِهِ فَهُوَ مُؤْمِنٌ وَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِقَلْبِهِ فَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَيْسَ وَرَاءَ ذٰلِكَ مِنَ الْإِيمَانِ حَبَّةُ خَرْدَلٍ
مسلم مین عبد اللہ بن مسعود رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی پیغمبر نہین جسکو خدا نے کسی امت مین مجھسے پہلے بھیجا مگر اوسکی بعضی
امت سے خالص جان نثار لوگ اور اوسکے اصحاب ہوا کیے ہین کہ اوسکی سنت اور اوسکی راہ کو پکڑے رہتے ہین اور اوسکے حکم کی پیروی اور
تابعداری کیا کرتے ہین بعد چند کے تو یہ حال ہوتا ہے کہ اونکے بعد ناخلف لوگ پیدا ہوتے ہین کہ کہتے ہین جو کرتے نہین اور وہ کام کرتے ہین
جنکا اونکو حکم نہین سو جو شخص کہ اون ناخلفون سے لڑے اپنے ہاتھ سے وہ ایماندار ہے اور جو اون سے اپنی زبان سے لڑے تو وہ بھی ایماندار ہے
اور جو اون سے اپنے دل سے لڑے وہ بھی ایماندار ہے ان تین کامون کے سوا پھر تو رائی کے دانے برابر بھی ایمان نہین **ف** یعنی قدیم
دستور ہے کہ سب پیغمبرون کے دین اور سنت کو اونکے اصحاب و مددگار لوگ چند مدت خوب جاری رکھتے ہین پھر اونکے بعد ناخلف لوگ اونکے
دین کو برباد کر دیتے ہین اور اپنی طرف سے بدعتین نکالتے ہین تو ایماندارون پر واجب ہے کہ اونکے مٹانے اور دور کرنے مین کوشش کرین عمدہ مرتبہ تو
یہ ہے کہ ہاتھ سے مٹا دین اور اگر نہو سکے تو زبان سے منع کرین اور نہین تو دل سے اونکو اور اونکی بدعتونکو برا جانین اور جو ان تینون باتون سے
کوئی ایک بات بھی نکرین اونمین کچھ ذرہ برابر بھی ایمان نہین اور یہ جو بعضے جاہلون مین مشہور ہے کہ موسیٰ بدین خود اور عیسیٰ بدین خود کیا ضرور ہے کہ کسیکو
برا کہین اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ یہ بات نہایت غلط ہے بلکہ ایمان کا یہی نشان ہے کہ بدعت اور خلاف شرع کامون سے عداوت رکھے اور زبان سے
اوسکی برائی بیان کیا کرے اور جسمین یہ بات نہین وہ محمدی نہین اسواسطے کہ اوسکے نزدیک سنت اور بدعت اور اسلام اور کفر برابر ہو گیا نہ سنت کی
طرف اوسکو رغبت نہ بدعت سے نفرت **ق** عَائِشَةُ مَا مِنْ نَبِيٍّ يَمُوتُ حَتّٰى يُخَيَّرَ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رض سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی پیغمبر نہین مرتا جبتک اوسکو اختیار نہین دیا جاتا ہے زندگی اور موت مین **ف** یعنی بدون رضامندی کسی پیغمبر کو موت
نہین آئی یہ خدا کی طرف سے تعظیم اور توقیر ہے پیغمبرون کے واسطے **خ** اَبُو سَعِيدٍ مَا مِنْ نَسَمَةٍ كَائِنَةٍ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ إِلَّا وَهِيَ كَائِنَةٌ
بخاری مین ابو سعید رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی روح ہونے والی قیامت تک نہین مگر کہ وہ اس جہان مین پیدا ہوگی **ف** یعنی جتنی
روحین خدا کے علم مین ہین وہ اس عالم مین ضرور پیدا ہونگی ایسا نہین ممکن کہ اونمین سے کوئی بچ رہے اور یہ جو بعضے کہتے ہین کہ بہت روحین قالب مین
نہ آوینگی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ غلط مشہور ہے حضرت نے یہ حدیث اوس وقت فرمائی تھی کہ جب اصحاب نے عرض کی تھی کہ ہم نہین چاہتے کہ لونڈیون سے
اولاد ہو اگر حکم ہو تو ہم صحبت کیا کرین اور انزال کے وقت علیحدہ ہو جایا کرین مطلب حدیث کا یہ کہ تمھارا یہ خیال خام ہے جو ہونے والی روح ہے وہ ضرور
ہوگی اور تمھاری تدبیر کچھ نہ چلیگی **ق** اَنَسٌ مَا مِنْ نَفْسٍ تَمُوتُ لَهَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ يَسُرُّهَا أَنَّهَا تَرْجِعُ إِلَى الدُّنْيَا وَأَنَّ لَهَا الدُّنْيَا
وَمَا فِيهَا إِلَّا الشَّهِيدُ فَإِنَّهُ يَتَمَنّٰى أَنْ يَرْجِعَ فَيُقْتَلَ فِي الدُّنْيَا لِمَا يَرٰى مِنْ فَضْلِ الشَّهَادَةِ بخاری اور مسلم مین
انس رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی جان نہین مرتی جسکے واسطے خدا کے نزدیک کچھ بھی بہتری ہے کہ اوسکو خوش معلوم ہو یہ بات کہ
پلٹ آوے دنیا کی طرف اس حالت پر کہ اوسکو تمام دنیا ملے اور جو چیز کہ دنیا کے اندر ہے یعنی جسکی مغفرت ہوئی اوسکو آرزو نہین کہ پھر
دنیا مین آوے اگرچہ ہفت اقلیم کی اوسکو سلطنت ملے مگر شہید سو وہ تمنا اور آرزو کیا کرتا ہے کہ پلٹ آوے پھر دنیا مین دوبارہ خدا کی راہ مین قتل ہووے
تمنا کرتا ہے شہادت کی عمدہ درجہ دیکھکر **ف** اس حدیث مین شہادت کی بزرگی کا بیان ہے یعنی شہید کے سب مطلب حاصل ہوئے سوا اسکے اوسکو
کچھ آرزو باقی نہین کہ پھر قتل ہووے تاکہ زیادہ تر خدا کے نزدیک عزت پاوے **م** عَائِشَةُ مَا مِنْ يَوْمٍ أَكْثَرَ مِنْ أَنْ يُعْتِقَ اللّٰهُ فِيهِ عَبْدًا

مستحب ہی اسواسطے کہ اوسکا ثواب مدت تک باقی رہتا ہی اور اگر نیت ہو خلقت کی نفع رسانی کی تو وہ سب سے بہتر ہی **ق** عایشہ مامن مصیبۃ تصیب المسلم الا کفر اللہ بہا عنہ حتی الشوکۃ یشاکہا بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی ایسی مصیبت نہین جو مسلمان کو پہونچے مگر کہ اوسکے سبب سے خدا اوسکے گناہ دور کرتا ہی یہان تک کہ کانٹا چبھنے سے بھی **ف** یعنی اگرچہ کمتر مصیبت اور تکلیف ہو مثل کانٹا چبھ جانیکے تسپر بھی ثواب سے خالی نہین سبحان اللہ کیا کریمی کی شان ہی نکتہ نوازی اسکا نام ہی **ق** ابوھریرۃ مامن مکلوم یکلم فی سبیل اللہ الا جاء یوم القیمۃ وکلمہ یدمی اللون لون دم والریح ریح مسک بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ایسا گھائل نہین جو خدا کی راہ مین زخمی ہوا ہو مگر کہ آویگا قیامت کے دن اور اوسکا زخم جاری ہوگا رنگ اوسکا تو خون کے رنگ اور بو اوسکی مشک کی سی ہو **ف** زخم سے خون اسواسطے جاری ہوگا تو اونکی بزرگی اور کمال سب پر ظاہر ہو کہ ان لوگون نے اللہ کے واسطے جان دی اور زخم کھائے **ق** ابوھریرۃ مامن مولود یولد الا والشیطان یمسہ حین یولد فیستہل صارخا من مس الشیطان ایاہ الا مریم وابنہا بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی ایسا لڑکا پیدا نہین ہوتا مگر کہ شیطان اوسکو چھو لیتا ہی جب کہ وہ پیدا ہوتا ہی سو وہ رو اوٹھتا ہی چلا کر شیطان کے چھونے سے مگر مریم کو اور اونکے بیٹے کو شیطان نے نہین ہاتھ لگایا **ف** حضرت مریم اور حضرت عیسیٰ کو شیطان نے اسواسطے ہاتھ نہین لگایا کہ مریم کی ماں نے حضرت مریم اور اونکی اولاد کے واسطے خدا سے دعا مانگی تھی کہ شیطان کا اونپر دخل نہو چنانچہ قرآن شریف مین وہ دعا مذکور ہی اور جب حضرت عیسیٰ ع پیدا ہوئے تھے حضرت جبرئیل نے اونکو اپنے پرون سے ملا تھا اسی واسطے اونکا لقب مسیح ہی یعنی ملا ہوا اور اسی واسطے شیطان اونکو نہ چھو سکا **م** عایشۃ مامن میت تصلی علیہ امۃ من المسلمین یبلغون مائۃ کلہم یشفعون لہ الا شفعوا فیہ مسلم مین حضرت عایشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی مردہ نہین جسپر مسلمان کا گروہ کہ شمار مین سو کو پہونچ گئے ہون جنازے کی نماز پڑھین اور سب لوگ اوسکی مغفرت کی سفارش کرین مگر کہ اونکی سفارش قبول ہوگی اوسکے حق مین **ف** عبداللہ بن عباس رض کی روایت مین چالیس خالص مسلمان کی سفارش کا ذکر ہی اور اس حدیث مین سو کا ذکر ہی تو مطلب یہ کہ اگر خالص مسلمان ہون تو چالیس ہی کی دعا کفایت کرتی ہی اور نہین تو سو مسلمان کی دعا مقبول ہی **ق** انس مامن نبی الا وقد انذر امتہ الاعور الکذاب الا وانہ اعور وان ربکم عز وجل لیس باعور مکتوب بین عینیہ ک ف ر بخاری اور مسلم مین انس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی پیغمبر نہین مگر اوسنے اپنی امت کو ڈرایا ہی کانے بڑے جھوٹے سے یعنی دجال سے خبردار ہو کہ مقرر وہ کانا ہوگا اور بیشک تمھارا رب کانا نہین اوسکی دونون آنکھون کے درمیان لکھا ہی ک ف ر یعنی کفر کی لفظ **ف** حضرت نے ایک بار خطبہ پڑھا اور فرمایا کہ ہر چند ہر ایک پیغمبر نے اپنی امت کو دجال کی خبر دی ہی مگر مین تمکو بتلاتا ہون کہ وہ کانا ہوگا اور کفر اوسکے ماتھے پر لکھا ہوگا یعنی ایسا صاف پتا کسی پیغمبر نے نہین بتلایا کہ جس سے اوسکا جھوٹھ ہر ایک پر کھل جاوے ہو اسواسطے کہ وہ خدائی کا دعویٰ کریگا اور کانا ہوگا اور حال آنکہ ناقص ہونا خدا کی شان نہین دوسرا نشان اوسکے کفر کا اوسکے ماتھے پر کفر کی خود لفظ موجود ہی مسلمانون کو نظر آویگی کافرونکو نہ سوجھے گی **ھ** ابن مسعود مامن نبی بعثہ اللہ فی امۃ قبلی الا کان لہ من امتہ حواریون واصحاب یاخذون بسنتہ ویقتدون بامرہ ثم انہا تخلف من بعدہم خلوف یقولون

مسلم مین حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا اپنے وعدے کو خلاف نہین کرتا اور نہ اوسکے پیغمبر وعدہ خلاف کرتے ہین ف
ایکبار حضرت جبرئیل نے حضرت سے وعدہ کیا تھا کہ ہم فلانے وقت تمھارے پاس آوینگے سو وہ وقت گذر گیا اور حضرت جبرئیل ع نہ آئے پھر حضرت نے
دیکھا کہ گھر مین کتے کا پلا ہی اوسکو نکلوا دیا جب حضرت جبرئیل ع آئے تب حدیث فرمائی یعنی خدا اور رسول اوسکے وعدہ خلاف نہین کرتے اسکا
کیا سبب جو تم اپنے وعدے پر نہ آئے تب حضرت جبرئیل نے کہا کہ ہمکو کتے نے روکا تھا فرشتے رحمت کے اوس گھر مین نہین جاتے جسمین کتا اور تصویر ہی
ه ابو سعید مَا يُصِيبُ الْمُؤْمِنَ مِنْ وَصَبٍ وَلَا نَصَبٍ وَلَا سَقَمٍ وَلَا أَذًى وَلَا حُزْنٍ حَتَّى الْهَمِّ يُهِمُّهُ إِلَّا كَفَّرَ اللهُ
بِهِ مِنْ خَطَايَاهُ م مسلم مین ابو سعید رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہین پہونچتا ایماندار کو درد اور نہ محنت مشقت اور نہ بیماری اور
نہ کوئی تکلیف اور نہ کوئی غم یہان تک کہ تشویش جو اوسکو فکر مین ڈالے مگر کہ خدا اوسکے سبب سے اوسکے گناہونکو دور کرتا ہی ف
یعنی ہر ایک رنج اور تکلیف سے کم ہو یا زیادہ ایماندار کے گناہ دور ہوتے ہین تو لازم ہی کہ رنج اور تکلیف مین صبر کرے شکایت نکرے اوسکو اپنے
گناہونکی بدلے سمجھے اگر کڑوی دوا مین صحت ہو تو دانا آدمی اوسکو خوشی سے پیتا ہی ق عَائِشَةُ مَا يَنْتَظِرُهَا مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ
أَحَدٌ غَيْرُكُمْ یعنی صَلوٰةَ الْعِشَاءِ بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہین انتظاری کرتا عشا
کے نماز کی زمین والون مین سے تمھارے سوا کوئی ف ایک رات حضرت نے بہت دیر کرکے نماز پڑھی یہان تک کہ بعضے لوگ سو گئے تھے تب
یہ حدیث فرمائی یعنی اسوقت تک زمین پر تمھارے سوا نماز پڑھنے سے کوئی باقی نہین رہا یعنی سب پڑھ چکے تمھین منتظر بیٹھے ہو تو تمکو سب سے
زیادہ ثواب ہوا ایک تو انتظار کا ثواب دوسرے خالی وقت کی عبادت کا ثواب کہ تمھارا کوئی شریک نہین معلوم ہوا کہ عشا کی نماز دیر کرکے پڑھنا
افضل ہی ق أَبُو هُرَيْرَةَ مَا يَنْقِمُ ابْنُ جَمِيلٍ إِلَّا أَنَّهُ كَانَ فَقِيرًا فَأَغْنَاهُ اللهُ وَرَسُولُهُ وَأَمَّا خَالِدٌ
فَإِنَّكُمْ تَظْلِمُونَ خَالِدًا قَدِ احْتَبَسَ أَدْرَاعَهُ وَأَعْتُدَهُ فِي سَبِيلِ اللهِ وَأَمَّا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ
عَمُّ رَسُولِ اللهِ فَهِيَ عَلَيْهِ وَمِثْلُهَا مَعَهَا بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہین ناشکری کرتا
ابن جمیل مگر اس سبب سے کہ وہ محتاج تھا سو اوسکو خدا نے اور اوسکے رسول نے غنی اور مالدار کردیا اور خالد کا تو یون حال ہی کہ خالد پر تم مقرر
زیادتی کرتے ہو البتہ اوسنے اپنی زرہون کو اور اپنے ہتھیارونکو اور گھوڑونکو خدا کی راہ مین بند کر رکھا ہی یعنی جہاد کے واسطے وقف کردیا ہی
اور عباس بن عبد المطلب رسول خدا کے چچا پر زکوۃ ہی اور اوسکے ساتھ اوتنی اور بھی یعنی دوہری دو سال کی زکوۃ ف زکوۃ تحصیل کرنے والے
عامل نے حضرت سے گلہ کیا کہ ابن جمیل اور خالد اور عباس زکوۃ نہین دیتے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور ابن جمیل پر عتاب فرمایا کہ وہ مسلمان ہونے کے
بدولت غنیمت کے مال سے مالدار ہوا ہی پھر بھی ناشکری کرتا ہی اور زکوۃ نہین ادا کرتا اور خالد کا عذر حضرت نے بیان کیا کہ اوسنے اپنا مال خدا کی راہ مین وقف کردیا ہی اس عبارت کے
دو مطلب ہین ایک تو یہ کہ جو شخص اپنا مال نفل عبادت مین خوشی سے خرچ کرے اوس سے ممکن نہین کہ فرض ادا نکرے دوسرے یہ کہ
جسقدر مال اوسنے وقف کردیا اوس پر زکوۃ واجب نہین اور عباس کے حق مین فرمایا کہ اون پر دو سال کی زکوۃ ہی اونکو ادا کرنا چاہیے شاید کہ
حضرت عباس سے اونکی تنگدستی کے سبب زکوۃ نہ لی ہوگی اسواسطے کہ یہ درست ہی کہ حاکم اگر مصلحت جانے تو زکوۃ مین مہلت دیوے اور ایک روایت مین
یون ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ عباس کی دو سال کی زکوۃ میرے اوپر ہی اس عبارت کے بھی دو مطلب ہین ایک تو یہ شاید حضرت نے عباس سے کچھ مال قرض لیا ہو
سو اوسکو زکوۃ مین مجرا دیا یا عباس نے خود اپنی خوشی دو برس کی زکوۃ پیشگی دی ہو یا حضرت نے خود وقت حاجت کے اون سے پیشگی مانگ لی ہو اسواسطے
کہ امام کو حاجت کے وقت پیشگی زکوۃ لینا درست ہی اور یہی مذہب امام اعظم اور شافعی اور احمد کا اور امام مالک کے نزدیک زکوۃ کا پیشگی لینا اور دینا درست نہین

مِنَ النَّارِ مِنْ يَوْمِ عَرَفَةَ اِنَّهٗ لَيَدْنُوْ ثُمَّ يُبَاهِيْ بِهِمُ الْمَلٰٓئِكَةَ فَيَقُوْلُ مَآ اَرَادَ هٰٓؤُلَآءِ مسلم مین عائشہ رضہ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ عرفے کے دن سے زیادہ تر کوئی دن نہین جسمین خداوند بندونکو دوزخ سے زیادہ آزاد کرتا ہو مقرر حق تعالی کی اوسدن
رحمت بہت قریب ہوتی ہی پھر فخر کرتا ہی حج کرنے والون کے سبب سے فرشتون مین پھر فرماتا ہی کرم سے کہ یہ لوگ کیا چاہتے ہین **ف**
عرفہ نوین تاریخ ذی الحجہ کا نام ہی اوس دن حج ہوتا ہی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عرفے کا دن سب دنون سے افضل ہی **م** اُمُّ سَلَمَةَ
مَا نَقَصَ مَالٌ مِّنْ صَدَقَةٍ وَّلَا عَفَا رَجُلٌ عَنْ مَظْلِمَةٍ اِلَّا زَادَهُ اللّٰهُ بِهَا عِزًّا مسلم مین حضرت ام سلمہ رضہ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہین گھٹتا مال زکوۃ دینے سے اور کوئی مرد ظلم کو نہین معاف کرتا مگر کہ خدا معاف کرنے کے سبب سے اوسکی عزت
اور قدر بڑھاتا ہی **ف** یعنی زکوۃ دینے سے مال نہین گھٹتا ہر چند ظاہر مین نقصان معلوم ہوتا ہی اسواسطے کہ اوسکا ثواب خدا کے نزدیک
ثابت ہوتا ہی اور دنیا مین مال کے اندر برکت بھی ہوتی ہی اور ظلم معاف کرنے مین ہر چند بنظر ظاہر ذلت اور لاچاری معلوم ہوتی ہی لیکن خدا کے
نزدیک عزت زیادہ ہوتی ہی بلکہ خلقت مین بھی اوسکی خوبی ثابت ہوتی ہی یون لوگ کہتے ہین کہ فلانا شخص کیا غمخوار اور نیکبخت آدمی ہی کہ باوجود
کہ اوسپر ظلم اور زیادتی ہوئی پر اوسنے دم نمارا بدلا نہ لیا بلکہ معاف کر دیا **م** اَلْمِقْدَادُ مَا هٰذِهٖٓ اِلَّا رَحْمَةٌ مِّنَ اللّٰهِ اَفَلَا
اٰذَنْتَنِيْ فَنُوْقِظَ صَاحِبَيْنَا فَيُصِيْبَانِ مِنْهَا **قَالَهُ** الْمِقْدَادُ عِنْدَ حَلْبِهِ الْاَعْنُزَ الثَّلٰثَ مَرَّةً
ثَانِيَةً مسلم مین مقداد رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ یہ دوسری بار کا دودھ نہ تھا مگر خدا کی رحمت تھی پھر تو نے پیشتر نہ مجکو بتلایا تو ہم
اپنے دونون ساتھیونکو بھی جگاتے سو وہ بھی اس رحمت کے دودھ کو پاتے یہ حضرت نے مقداد سے کہا دوسری بار تینون بکریون کے دوہنے کے وقت **ف**
مفصل قصہ اس حدیث کا مقداد رضہ سے یون روایت ہی کہ ہم تین آدمی ہجرت کرکے مدینے مین آئے اور ہمکو بھوکھ کے مارے نہ آنکھ سے سوجھتا تھا
اور نہ کانون سے کچھہ سنائی دیتا تھا ہم حضرت پاس آئے حضرت ہمکو اپنے گھر لیگئے اور فرمایا کہ ان تین بکریونکا دودھ دوہو انکا دودھ ہم تم پیا کرینگے
سو ہم تینون آدمی اونکا دودھ پیا کرتے تھے اور حضرت کا حصہ رکھہ چھوڑتے تھے حضرت کا دستور تھا کہ رات کو آتے اور ہمکو اس طرح آہستہ سلام
کرتے کہ جاگتا آدمی سنتا اور سوتا نہ جاگتا پھر مسجد مین جاتے اور تہجد کی نماز پڑھتے نماز کے بعد دودھ کو پیتے ایک رات ایسا اتفاق ہوا کہ حضرت
انصاریون کے گھر تشریف لیگئے تھے مینے اپنا حصہ دودھ پیا میرا پیٹ نہ بھرا شیطان نے میرے دل مین یہ خیال ڈالا کہ حضرت جہان گئے ہین کھانے کے
تشریف لاوینگے لاؤ مین حضرت کا بھی حصہ پی جاؤن سو مین اوسکو پی گیا پھر مجکو پچھتاوا آیا کہ مینے کیون حضرت کا حصہ پی لیا شاید کہ حضرت
وہان سے بھوکھے آوین اور یہان اپنا حصہ نپاوین تو مجکو بد دعا کرین پھر تو میرا دین دنیا دونون برباد جاوے غرضکہ اس خیال سے میری نیند
اوچٹ گئی اور میرے دونون ساتھی سوتے تھے پھر حضرت آئے اور اوسی دستور سے حضرت نے سلام کیا اور مسجد مین گئے اور نماز پڑھکے دودھ پینے
کو آئے سو برتن کو خالی پایا آسمان کی طرف سر اوٹھایا مینے جانا کہ مجکو بد دعا کرینگے سو تو حضرت نے یون فرمایا کہ الٰہی روزی دے اوسکو جو
مجکو کھلاتا ہی اور پانی دے اوسکو جو مجکو پلاتا ہی مینے جانا کہ اس دعا سے بکریان موٹی ہوگئی ہونگی پھر کیا دیکھتا ہون کہ بکریون کے تھن دودھ سے
بھرے ہوئے لبریز ہین سو مینے اونکو دوہا اور حضرت کے سامنے لے گیا حضرت نے فرمایا کہ تم لوگ کیا اپنے حصے پی چکے ہو مینے کہا کہ ہان ہم پی چکے
ہین پھر حضرت نے پیا اور باقی مجکو دیا مینے پیا جب مجکو معلوم ہوا کہ حضرت خوب آسودہ ہو گئے ہین تب مین نہایت خوشی سے ہنس پڑا اور حضرت
سے یہ تمام قصہ کہا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی دودھ کا زیادہ ہو جانا خدا کی رحمت تھی اگر تو آگے سے بتلاتا ہم اون دونون آدمیونکو بھی
اس رحمت کے دودھ مین شریک کرتے یہ قصہ معجزہ اور برکت ہی حضرت کی دعا کی **م** عَائِشَةُ مَا يُخْلِفُ اللّٰهُ وَعْدَهٗ وَلَا رُسُلَهٗ

اوسکو دجال جانتے تھے اور حضرت کو درست جواب اس واسطے دیا کہ اوسکو توریت کا علم تھا **ق** سہل بن سعدؓ ما تصنع بإزارك إن لبسته لم يكن عليها منه شيء وإن لبسته لم يكن عليك شيء **قاله** لرجل خطب امرأة عرضت نفسها على النبي صلى الله عليه وآله وسلم فلم يردها النبي صلى الله عليه وسلم

بخاری اور مسلم میں سہل بن سعدؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تو کریگا اپنی لنگی سے اگر تو اوسکو باندھیگا تو اوس عورت پاس کچھ نہ رہیگا اور اگر عورت نے باندھا تو تیرے پاس کچھ نہ رہیگا یہ حضرت نے اوس مرد سے کہا جسنے اوس عورت سے منگنی کی جسنے اپنی ذات حضرت کو دی تھی اور اوسکو حضرت نے قبول نہ کیا تھا **ف** اسکا قصہ یوں ہے کہ ایک عورت نے کہا کہ یا حضرت میں نے اپنی جان آپ کو بخشی حضرت نے قبول نہیں کیا تب ایک صحابی نے کھڑے ہوکر کہا کہ یا حضرت اگر آپکو اسکی حاجت نہیں ہے تو میرا نکاح اوس سے کروا دیجیے حضرت نے فرمایا کہ کچھ تیرے پاس ہے جس سے تو اسکا مہر ادا کرے اوسنے کہا کہ میرے پاس کچھ بھی نہیں ہے حضرت نے فرمایا کہ جا تلاش کرکے لوہے کی ایک انگوٹھی لے آ اوسنے کہا کہ مجھکو نہ مل سکے گی لیکن میری یہ لنگی ہے اسی کو میں مہر میں دیتا ہوں تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی ایک لنگی میں دو آدمی کا کس طرح گذارا ہو سکیگا آخر شخص ناامید ہوکر وہ شخص اوٹھا حضرت نے دیکھا کہ یہ شخص نہایت محتاج ہے اوسکو بلایا اور فرمایا کہ تجکو قرآن یاد ہے اوسنے کہا کہ ہاں مجھکو فلانی فلانی سورت یاد ہے حضرت نے فرمایا کہ جا ہمنے تیرا نکاح اس عورت کے ساتھ کر دیا قرآن کے یاد کرا دینے پر یعنی تو اسکو سورتیں یاد کرا دے یہی اسکا مہر ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ تعلیم قرآن اور کمتر سے کمتر مال بھی مہر ہو سکتا ہے اور یہی مذہب ہے امام شافعی کا اور امام اعظم کے نزدیک دس درم سے کم مہر نہیں ہو سکتا اونکی دلیل اور حدیث ہے اونکے مذہب میں اس حدیث کا یہ مطلب ہے کہ یہ حکم ابتداے اسلام میں تھا جب مسلمانوں کو تنگی تھی

ق ابن مسعودؓ ما تعدون الرقوب فيكم قال قلنا الذي لا يولد له قال ليس ذاك بالرقوب ولكنه الرجل الذي لم يقدم من ولده شيئا قال فما تعدون الصرعة فيكم قلنا الذي لا يصرعه الرجال قال ليس بذاك ولكنه الذي يملك نفسه عند الغضب

مسلم میں عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بے اولاد تم اپنے درمیان کسکو شمار کرتے ہو راوی کہتا ہے ہم صحابہ نے کہا کہ بے اولاد وہ ہے جسکی اولاد نہ ہو یعنی جسکی اولاد نہ جیے حضرت نے فرمایا کہ بے اولاد یہ نہیں بلکہ بے اولاد حقیقت میں وہ مرد ہے جسنے اپنی اولاد سے کچھ آگے نہ بھیجا یعنی جسکے روبرو کوئی اوسکا لڑکا نہ مرا حضرت نے فرمایا پھر پہلوان تم اپنے درمیان کسکو شمار کرتے ہو ہمنے کہا کہ پہلوان وہ ہے جسکو مرد نہ پچھاڑ سکیں حضرت نے فرمایا کہ یہ کچھ نہیں لیکن پہلوان وہ ہے جو غصے کے وقت اپنی جان کو تھامے یعنی غصے میں زیادتی نہ کرے گالیاں نہ بکے **ف** یعنی ہرچند ظاہر میں بے اولاد اور پہلوان اسی کو کہتے ہیں جو تمنے کہا لیکن خدا کے نزدیک حقیقت میں بے اولاد اور پہلوان وہی ہے جو حضرت نے فرمایا اسواسطے کہ اولاد سے یہ غرض ہے کہ مصیبت کے وقت کام آوے تو اگر کسیکا لڑکا مرگیا اور اوسنے صبر کیا تو وہ صبر کرنا قیامت میں اوسکے کام آویگا اور اگر چھوٹا لڑکا تھا تو وہ خدا سے اپنے ماباپ کی شفاعت بھی کریگا تو بہر صورت اولاد کام آئی اور جسکا لڑکا نہیں مرا اوسکو یہ فائدہ حاصل نہیں تو گویا وہ بے اولاد ٹھہرا اگرچہ ظاہر میں اولاد ہوئی تو اوسکے کس کام کی اور اسی طرح پہلوان حقیقت میں وہی ہے جو غصے کو اپنے اوپر بیجا غالب نہ ہونے دیوے اگرچہ ظاہر میں کمزور ہو

ق كعب بن مالك ما خلفك ألم تكن قد ابتعت ظهرك **قاله** له مقدمه من تبوك

بخاری اور مسلم میں کعب بن مالکؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کس چیز نے تجکو پیچھے ڈالا اور جہاد سے روکا کیا تو سواری کو نہ مول لے چکا تھا یہ حضرت نے کعب بن مالک سے فرمایا جنگ تبوک سے آنے کے وقت **ف** جنگ تبوک کی جب حضرت نے تیاری کی تھی تب کعب بن مالک نے

نوع آخر دوسری قسم کی حدیث جنکے سرے پر استفہامیہ ما ہی یعنی وہ لفظ ما کی جسکے معنی کیا **ق** انس مَا بَالُ
اَقْوَامٍ قَالُوا كَذَا وَكَذَا لٰكِنِّيْ اُصَلِّيْ وَاَنَامُ وَاَصُوْمُ وَاُفْطِرُ وَاَتَزَوَّجُ النِّسَاءَ فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِيْ فَلَيْسَ
مِنِّيْ **ق له** حِيْنَ سَمِعَ اَنَّ نَفَرًا مِنْ اَصْحَابِهٖ قَالَ بَعْضُهُمْ لَا اَتَزَوَّجُ النِّسَاءَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا اٰكُلُ اللَّحْمَ
وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا اَنَامُ عَلٰى فِرَاشٍ بخاری اور مسلم مین انس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا حال ہی اون لوگون کا جنھون نے
ایسا ایسا کہا لیکن مین تو نماز بھی پڑھتا ہون اور سوتا بھی ہون روزہ بھی رکھتا ہون اور روزہ توڑتا بھی ہون اور عورتون سے صحبت کرتا ہون سو
جو میری سنت اور میری راہ سے پھرا وہ میرا نہین حضرت نے اوسوقت فرمایا جب اپنے کچھ اصحاب کو سنا کہ بعضے اونمین کہتے ہین کہ مینے عورتونکی صحبت داری
چھوڑی اور بعضا کہتا ہی کہ مین گوشت نہ کھایا کرونگا اور بعضا کہتا ہی کہ مین بچھونے پر نہ لیٹا کرونگا **ف** تین صحابنے جو بڑے عابد زاہد تھے
حضرت کی بعضی بیبیون سے حضرت کی عبادت کا حال پوچھا اونھون نے جو حال تھا سو بیان کیا اون صحابنے حضرت کی عبادت کو کم جانا اور کہا
کہ ہم کہان اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہان خدانے آپکے اگلے پچھلے گناہ پیغمبر کے سب معاف کر دیے یعنی اپنا خاتمہ معلوم نہین تو ہمکو زیادہ عبادت کرنا
چاہیے سو ایک نے کہا کہ مین تو ہمیشہ رات بھر نماز پڑھا کرونگا دوسرے نے کہا کہ مین ہمیشہ روزہ رکھا کرونگا کبھی نہ توڑونگا تیسرے نے کہا کہ مینے عورتون کی
صحبت داری چھوڑی کبھی اونکے پاس نہ جاؤنگا پھر اتنے مین حضرت تشریف لائے اور فرمایا کہ تم اس اس طرح کہتے ہو قسم ہی خدا کی مین تو
تمسے زیادہ تر خدا سے ڈرتا ہون پھر یہ حدیث خطبہ پڑھکے فرمائی یعنی اگر رات دن برابر عبادت کرنا اور مباح چیزون سے پرہیز کرنا بہتر ہوتا
تو مین ضرور اوسکو اختیار کرتا اسواسطے کہ مجکو خدا کا خوف تمسے زیادہ تر ہی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خدا اور رسول کے نزدیک عبادت مین
میانہ روی پسند ہی اسواسطے کہ جو زیادہ دوڑتا ہی وہ آخر کو گر بھی پڑتا ہی خدانے یہ حکم نہین کیا کہ بندے رات دن عبادت ہی کیا کرین اور
آرام نکرین بلکہ عبادت کے وقت ٹھہرا دیے ہین اسمین ہزارون حکمتین ہین دانا مسلمان کو لازم ہی کہ اپنی جان پر نہایت مشکل نہ ڈالے نفل عبادت
پر ایسی کمر نہ باندھے کہ فرض بھی ترک ہو جاوین اور ایسی سستی اور کاہلی بھی نہین اچھی کہ سوائے فرض کے سنت اور نفل بالکل اوڑا دیوے غرض درمیان کی راہ
اختیار کرے نہ بہت زیادتی ہو نہ بہت کمی **ق** عَائِشَةُ مَا بَالُ اَقْوَامٍ يَتَنَزَّهُوْنَ عَنِ الشَّيْءِ اَصْنَعُهٗ فَوَاللّٰهِ اِنِّيْ
لَاَعْلَمُهُمْ بِاللّٰهِ وَاَشَدُّهُمْ لَهٗ خَشْيَةً بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا حال ہی اون
لوگون کا جو آپکو بہت دور کھینچتے ہین اوس چیز سے جو مین کرتا ہون سو قسم ہی خدا کی کہ مین مقرر اون سے زیادہ تر جانتا ہون خدا کو اور اونکی
نسبت مین خدا سے نہایت خوفناک ہون **ف** حضرت نے خود کوئی کام کیا اور لوگون کو اجازت دی کرنے کی تو بعضے لوگون نے
اوسکو کچھ ہلکا جانا اور اوسکے کرنے مین تامل کیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یہ حدیث اور پہلی حدیث ایک مضمون کی ہی معلوم ہوا کہ جس چیز کی
شرع مین اجازت اور رخصت ہی اوسکو ہلکا جاننا یا اوسکو خلاف تقوی اور پرہیزگاری کے سمجھنا درست نہین ہی **شعر** بصدق وصفا کوش
در زہد وتقی ۔ لیکن مسفزای بر مصطفی ۔ **ھ** اَبُوْ سَعِيْدٍ مَا تُرْبَةُ الْجَنَّةِ **قاله** لِابْنِ صَيَّادٍ فَقَالَ ابْنُ
صَيَّادٍ دَرْمَكَةٌ بَيْضَاءُ مِسْكٌ يَّا اَبَا الْقَاسِمِ قَالَ صَدَقْتَ مسلم مین ابو سعید رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بہشت
کی خاک کیا ہی یہ حضرت نے ابن صیاد سے فرمایا سو ابن صیاد نے کہا کہ بہشت کی خاک سفید میدہ مشک ہی ای ابو القاسم حضرت نے فرمایا کہ تو نے سچ کہا
ف حضرت کے وقت مدینے کے یہودیون مین ایک شخص ابن صیاد نام پیدا ہوا تھا کاہن تھا اکثر باتین جنون سے دریافت کر کے
لوگونکو بتلاتا تھا اول پیغمبری کا دعوی کرتا تھا حضرت عمر رضہ کی خلافت مین مسلمان ہوا تھا پھر گم ہو گیا اوسکا حال معلوم نہوا بعضے صحابہ

جواب دیا پھر اوسنے بھٹکے اونٹ کا مسئلہ پوچھا کہ اوسکو پکڑ لیوے یا نہ لیوے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اونٹ کو پکڑ لینا نہ چاہیے
اسواسطے کہ اوسکے ضائع ہونے کا کچھ خوف نہین جیتا اوسکے پاس موجود ہی یعنی اوسکی تلی چلنے پھرنے بھر کو مضبوط ہی اور مشک اوسکے
ساتھ موجود ہی یعنی پیاس مارنے کی بڑی عادت ہی کہ دس دن بیس بیس دن تک بدون پانی اونٹ رہا ہی غرض یہ کہ اوسکو نہ پکڑے
اور یہی مذہب ہی امام مالک کا اور امام اعظم کے نزدیک جہان چوری ضائع ہونے کا ہو تو پکڑ لینا درست ہی ھ جابر مَا لَكِ يَا أُمَّ
السَّائِبِ أَوْ يَا أُمَّ الْمُسَيَّبِ تُزَفْزِفِينَ قَالَتِ الْحُمَّى لَا بَارَكَ اللّٰهُ فِيهَا فَقَالَ لَا تَسُبِّي الْحُمَّى فَإِنَّهَا تُذْهِبُ
خَطَايَا بَنِي آدَمَ كَمَا يُذْهِبُ الْكِيرُ خَبَثَ الْحَدِيدِ مسلم مین جابر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تجھکو کیا ہوا ای سائب کی ما
جو تو کانپ رہی ہی راوی کو شک ہی کہ حضرت نے سائب کی ما کہا یا سیب کی ما فرمایا اوس عورت نے کہا کہ مجھکو تپ ہی خدا اوسکو نہ برکت کرے تو حضرت
نے فرمایا کہ گالی مت دے برا مت کہہ اسواسطے کہ وہ آدم کی اولاد کے گناہ دور کرتی ہی جیسے آگ کی بھٹی لوہے کا میل دور کرتی ہی ف
یعنی ہر چند ظاہر مین تپ سے تکلیف ہی لیکن جب اوسکے سبب سے گناہ دور ہوئے تو اوسکو برا کہنا نہ چاہیے کہ بے صبری کا نشان ہی اسی طرح
ہر بیماری کا حال ہی ھ عَائِشَةُ مَا لَكِ يَا عَائِشَةُ أَغِرْتِ مسلم مین حضرت عایشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا ہی تجکو ای عایشہ
کیا تجکو رشک آیا ف مسلم مین حضرت عایشہ رض سے پوری روایت یون ہی کہ حضرت ایک بار میری باری کی رات کو بقیع کے قبرستان مین
تشریف لیگئے مردون کے واسطے دعا کرنے کو مین سمجھی کہ شاید حضرت کسی اور اپنی بی بی پاس گئے ہین اوٹھکر دیکھنے لگی جب حضرت تشریف لائے تو میرا
حال دیکھکر یہ حدیث فرمائی تب مینے کہا کہ یا حضرت مجسی عورت خاوند کی پیاری آپ سے خاوند پر کیونکر رشک نکرے ھ جابر بن سمرة مَا لِي
أَرَاكُمْ رَافِعِي أَيْدِيكُمْ كَأَنَّهَا أَذْنَابُ خَيْلٍ شُمُسٍ اُسْكُنُوا فِي الصَّلٰوةِ ثُمَّ خَرَجَ عَلَيْنَا فَرَآنَا
حِلَقًا فَقَالَ مَالِي أَرَاكُمْ عِزِينَ ثُمَّ خَرَجَ عَلَيْنَا فَقَالَ أَلَا تَصُفُّونَ كَمَا تَصُفُّ الْمَلَائِكَةُ عِنْدَ رَبِّهَا
فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَكَيْفَ تَصُفُّ الْمَلَائِكَةُ عِنْدَ رَبِّهَا قَالَ يُتِمُّونَ الصُّفُوفَ الْأُوَلَ وَيَتَرَاصُّونَ
فِي الصَّفِّ مسلم مین جابر بن سمرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کیا ہی مجکو کہ مین تمکو ہاتھ اوٹھائے دیکھتا ہون تمھارے ہاتھ گویا چنچل گھوڑونکی
دم ہین یعنی جیسے چنچل گھوڑونکی دمین نہین ٹھہرتین ویسے تمھارے ہاتھ نہین ٹھہرتے ٹھہرے رہا کرو نماز مین یعنی ہلا جلا نکرو پھر حضرت
دیر کے بعد ہمارے پاس ہو کر نکلے تو ہمکو دیکھا کہ ہم حلقہ حلقہ کئے بیٹھے ہین سو فرمایا کہ کیا ہی مجکو کہ تمکو جدا جدا تتر بتر دیکھتا ہون پھر دیر کے بعد
ہمارے پاس ہو کر نکلے اور فرمایا کہ تم کیون نہین صف باندھتے ہو جیسے فرشتے صف باندھتے ہین اپنے رب کے نزدیک تو ہمنے کہا یا رسول اللہ
فرشتے اپنے رب کے نزدیک کیونکر صف باندھتے ہین حضرت نے فرمایا پورا کر لیتے ہین پہلی صفونکو اور صف کے اندر آپسمین بھڑ جاتے ہین یعنی ملے ہوئے
کھڑے ہوتے ہین کچھ صف کے درمیان فرق نہین چھوڑتے ف سنن ابی داؤد مین جابر بن سمرہ سے روایت ہی کہ جب اصحاب حضرت کے پیچھے نماز پڑھتے تھے
تو داہنے بائین ایک دوسرے کو ہاتھ اوٹھا کر سلام کرتا تھا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور سلام کے واسطے ہاتھ اوٹھانا نماز کے اندر منع کیا
اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حرکات نماز کے سوائے کوئی جنبش نماز مین درست نہین اور صفونکا پورا کرنا مستحب ہی جب تک اول صف نہ بھر جاوے
دوسری صف نبنانا چاہیے اور جب تک دوسری صف نہ بھر جاوے تیسری صف نبنانا چاہیے اسی طرح اور صفون مین لحاظ رکھنا ضرور ہی ق سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ
مَا لِي رَأَيْتُكُمْ أَكْثَرْتُمُ التَّصْفِيقَ مَنْ نَابَهُ شَيْءٌ فِي صَلَاتِهِ فَلْيُسَبِّحْ فَإِنَّهُ إِذَا سَبَّحَ الْتُفِتَ إِلَيْهِ وَ
إِنَّمَا التَّصْفِيقُ لِلنِّسَاءِ بخاری اور مسلم مین سہل بن سعد رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا مجکو کیا ہی کہ مینے تمکو دیکھا کہ تمنے بہت تالی بجائی

ساتھ جانے کے واسطے سواری مول لی تھی مگر اونکا اتفاق جانے کا حضرت کے ساتھ نہ ہوا تھا جب وے آئے تب
حضرت نے خوشی سے فرمائی باقی کعبہ کا وقت آگے آوے گا **ف** أَبُو هُرَيْرَةَ مَا عِنْدَكَ يَا ثُمَامَةُ **قَالَهُ** لِثُمَامَةَ
بْنِ أُثَالٍ قَبْلَ إِسْلَامِهِ بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا ای ثمامہ تیرے پاس کیا ہے یعنی کس فکر اور کس خیال
مین ہے یہ حضرت نے ثمامہ بن اثال سے کہا اوسکے مسلمان ہونے سے پہلے **ف** حضرت نے ایک بار نجد کے ملک مین لشکر بھیجا وہان
ایک قوم کا سردار ملا جسکا ثمامہ نام تھا اوسکو پکڑ لائے اور مسجد کے ستون مین اوسکو باندھ دیا جب حضرت اوس طرف تشریف لائے تو یہ حدیث
فرمائی یعنی کس سوچ اور کس تدبیر مین ہے ثمامہ نے کہا کہ خیر ہے ای محمد صلعم اگر تو نے مجھکو مار ڈالا تو اپنے خونی دشمن کو مارا اور اگر احسان کرکے چھوڑ دیا
تو شکر گزار مرد کو چھوڑا یعنی مین اس احسان کا حق ادا کرونگا اور اگر کچھ مال کی طمع ہو تو جو تیرا جی چاہے سو مانگ پھر حضرت وہان سے
ہٹ گئے دوسرے روز حضرت نے پھر فرمایا کہ ای ثمامہ تو کس خیال مین ہے ثمامہ نے وہی جواب دیا پھر حضرت اوسکے پاس سے ہٹ گئے تیسرے روز
پھر حضرت نے اوسی طرح پوچھا اور ثمامہ نے اوسی طرح جواب دیا پھر حضرت نے حکم کیا کہ ثمامہ کو چھوڑ دو جب قید سے خلاصی ہوئی تو ثمامہ باغ مین
جاکر نہایا پھر حضرت کی خدمت مین مسجد کے اندر آیا اور سچے دل سے مسلمان ہوا اور کلمہ پڑھا اور کہا کہ ای محمد صلعم روے زمین پر میرے نزدیک
تجھسے زیادہ کوئی دشمن نہ تھا سو اب تو تیرے برابر کوئی میرا پیارا نہین اور تیرا دین میرے نزدیک سب دینون سے برا معلوم ہوتا تھا سو اب
سب دینون سے میرے نزدیک تیرا دین افضل ہو گیا اور تیرا شہر سب شہرون سے میرے نزدیک برا تھا سو اب تو سب سے زیادہ پیارا ہو گیا پھر کہا
کہ یا حضرت مین حالت کفر مین عمرے کا ارادہ کرکے چلا آپ کے لشکر نے مجھکو پکڑ لیا اب مجھکو کیا حکم ہوتا ہے حضرت نے اوسکو بشارت
دی اور عمرہ ادا کرنے کو فرمایا جب ثمامہ مکے مین گیا عمرے کے واسطے تو کفار مکہ نے کہا کہ ای ثمامہ تو کیا بے دین ہو گیا ہے ثمامہ نے کہا بلکہ
مین رسول اللہ کے ساتھ مسلمان ہوا ہون اسکو یاد رکھو کہ جب تک حضرت حکم نہ دینگے تو گیہون کا ایک دانہ بھی ملک یمامہ سے تمکو نہ ملیگا یمامہ
ثمامہ کا ملک تھا وہان سے اناج مکے مین آیا کرتا تھا **ھ** جَابِرُ مَا فَعَلْتَ فِي الَّذِي أَرْسَلْتُكَ لَهُ فَإِنَّهُ لَمْ يَمْنَعْنِي أَنْ
أُكَلِّمَكَ إِلَّا أَنِّي كُنْتُ أُصَلِّي **قَالَهُ** لِجَابِرٍ وَقَدْ أَرْسَلَهُ فِي حَاجَةٍ فَجَاءَ وَهُوَ يُصَلِّي عَلَى بَعِيرِهِ
مُتَطَوِّعًا إِلَى غَيْرِ الْقِبْلَةِ فَكَلَّمَهُ فَقَالَ بِيَدِهِ هٰكَذَا أَوْ أَوْمَأَ بِيَدِهِ نَحْوَ الْأَرْضِ مسلم مین جابر رض سے روایت
ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا کیا تو نے جس کام کے واسطے مین نے بھیجا تھا اور نہین روکا مجھکو تیرے ساتھ بات کرنے سے مگر اس سبب نے کہ مین
نماز پڑھتا تھا یہ حضرت نے جابر رض سے فرمایا اور اونکو کسی کام کے واسطے بھیجا تھا تو جابر وہان سے آئے اور حضرت اپنے اونٹ پر قبلے کے سوا
اور طرف مونہہ کیے ہوئے نماز پڑھتے تھے سو جابر نے حضرت سے کچھ بات کی تو حضرت نے یون اشارہ کیا ہاتھ سے یعنی زمین کی طرف اشارہ کیا
ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نفل نماز پڑھنا سواری پر درست ہے خواہ قبلے کی طرف مونہہ ہو یا نہو لیکن سجدے کا اشارہ رکوع
سے زیادہ نیچا کرنا چاہیے مگر فرض نماز سواری پر درست نہین اور یہی مذہب ہے سب اماموں کا **ق** زَيْدُ بْنُ خَالِدٍ مَا لَكَ وَلَهَا
دَعْهَا فَإِنَّ مَعَهَا حِذَاءَهَا وَسِقَاءَهَا تَرِدُ الْمَاءَ وَتَأْكُلُ الشَّجَرَ حَتَّى يَجِدَهَا رَبُّهَا يعني ضَالَّةَ
الْإِبِلِ بخاری اور مسلم مین زید بن خالد رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا ہے تیرے واسطے اور کیا ہے اوسکے واسطے یعنی بھاگے ہوئے اونٹ
بھٹکے سے تجھکو کیا کام چھوڑ اوسکو اسواسطے کہ اونٹ کے ساتھ اوسکا جوتا اور مشک موجود ہے کہ اپنے پانون سے چل کر پانی پیےگا اور درخت
کو کھاوے گا یہان تک کہ اوسکا مالک اوسکو پاوے گا **ف** کسی نے حضرت سے کھوے بھٹکے جانورون کا مسئلہ پوچھا حضرت نے ہر ایک کا

یعنی جو تیز چیز لوہا یا لکڑی یا پتھر حلال جانور کا خون بہا دے یعنی خون کو نکال دے اور خدا کا نام اوسپر اوس وقت ذبح لیا جاوے تو وہ گوشت حلال اور پاک ہی لیکن دانت اور ناخن سے حلال کرنا درست نہین اور یہی مذہب ہے امام شافعی کا اور امام اعظم کے نزدیک جو ناخن اور ہڈی سے حلال کرنا درست نہین اور اوکھڑے دانت اور ہڈی سے حلال کرنا درست ہی **ف** عمر ما جاءک من هذا المال وانت غیر مشرف ولا سائل فخذه وما لا فلا تتبعه نفسک بخاری اور مسلم مین عمر فاروق رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو تیرے پاس اس مال سے آوے اس طرح پر کہ تو تاک لگانے والا اور مانگنے والا نہو تو اوسکو لے اور جو ایسا مال نہو تو اوسکے پیچھے اپنی جان کو مت ڈال **ف** مصابیح مین عمر فاروق رض سے روایت ہی کہ حضرت مجکو مال دینے لگے مینے کہا کہ جو مجھسے زیادہ تر محتاج ہو اوسکو دیجیے حضرت نے فرمایا اسکو لے اپنا کام چلا اور خیرات کر پھر یہ حدیث حضرت نے فرمائی یعنی جو مال بدون توقع اور بے حرص اور سوال کے ملے وہ حلال ہی اور اگر زبان سے ظاہری سوال کیا یا دل مین تاک لگائی اور اوسکی طرف خیال لگا کر باطنی سوال کیا تو وہ حلال طیب نہین **نقل** ہی کہ امام احمد ایک شخص سے اوٹھوا کر بازار سے گیہون لائے امام احمد کے فرزند گھر مین بیٹھے روٹی کھاتے تھے اوس شخص کا دل روٹی کی طرف مائل ہوا امام احمد کے بیٹے نے اوس شخص کو روٹی دی اوس بزرگ نے نہ قبول کی جب وہ پلٹ کر چلے تو اونکو امام احمد نے بلا کر روٹی دی تو اونھون نے قبول کی اور چلے گئے بیٹے نے باپ سے پوچھا کہ اسکا کیا سبب ہی کہ مینے روٹی دی تو قبول نکی اور تمنے دی تو قبول کی امام احمد نے کہا کہ اوس وقت اونکا دل روٹی کی طرف مائل ہوا تھا تو وہ اوسکو باطنی سوال سمجھے اسواسطے قبول نکی اور جب مینے روٹی دی تو اونکو خواہش نتھی کہ اوس سے ناامید ہو کر چلے تھے اسواسطے قبول کی غرض کہ جس طرح ظاہری سوال زبان سے منع ہی ویسے باطنی سوال بھی دل سے منع ہی **ف** یعلی بن امیة ما کنت صانعا فی حجک فاصنعه فی عمرتک یعنی من الاحرام واجتناب الطیب بخاری اور مسلم مین یعلی بن امیہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو تو اپنے حج مین کرتا تھا سو وہی اپنے عمرے مین بھی کر یعنی جس طرح حج مین احرام باندھنا اور خوشبو سے بچنا چاہیے اوسی طرح عمرے مین بھی **ف** مصابیح مین یعلی رض سے روایت ہی کہ ایک شخص خوشبودار جبہ پہنے تھا اوسنے حضرت سے پوچھا کہ مینے عمرے کا احرام باندھا ہی اور یہ جبہ مین پہنے ہون اسمین کیا حکم ہوتا ہی حضرت نے فرمایا کہ خوشبو کو تین بار دھو ڈال اور جبہ اوتار ڈال پھر یہ حدیث فرمائی **ف** ابو سعید ما یکن عندی من خیر فلن ادخره عنکم ومن یستعفف یعفه الله ومن یستغن یغنه الله ومن یتصبر یصبره الله وما اعطی احد عطاء خیرا واوسع من الصبر بخاری اور مسلم مین ابو سعید رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو میرے پاس مال ہوگا اوسکو مین تمسے چھپا کر جمع نکر رکھونگا اور جو سوال اور حرام کامون مین اپنے آپکو بچاوے پرہیزگار بننے کے ارادے پر تو خدا اوسکو سچا پرہیزگار کر دیگا اور جو دنیا سے بے پرواہی کی نیت رکھیگا تو خدا اوسکے دل کو دنیا کے مال سے بے پرواہ کر دیگا اور جو شخص کہ مصیبت اور بلا مین آپکو بزور صبر والا بناویگا تو خدا اوسکو سچا بناو کا صابر کر دیگا اور صبر سے بہتر اور کشادہ تر کسیکو کوئی نعمت نہین ملی **ف** مصابیح مین روایت ہی کہ کچھ انصاری اصحاب نے حضرت سے مال مانگا حضرت نے دیا پھر مانگا پھر دیا جب حضرت کے پاس کچھ باقی نرہا تب حدیث فرمائی یہ حدیث تہذیب اخلاق اور درویشی کی جڑ ہی معلوم ہوا کہ آدمی کی خو بدلنا ممکن ہی لیکن اول جو چیز خو نہین محنت اور ریاضت ہی آخر کو نیک خو عادت ہو جاتی ہی پھر محنت اور تکلف اور بناوٹ کی کچھ حاجت نہین رہتی بعضے لوگ کہتے ہین کہ آدمی کی خو نہین بدلتی سید البشر کی بات ہی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ یہ غلط بات ہی

جسکو نماز مین کوئی ضرورت ظاہر ہو یعنی ایسی ضرورت جسمین امام کو خبردار کرنا پڑے تو چاہیے کہ بلند آواز سے سبحان اللہ کہے اسواسطے کہ جب اوسنے
سبحان اللہ کہا تو اوسکی طرف التفات کیا جاویگا یعنی امام سبحان اللہ کہنے سے خبردار ہوجاویگا حضرت نے فرمایا اور تالی مارنا تو عورتون کے
واسطے ہے یعنی اگر امام کی خطا پر عورت واقف ہو تو سبحان اللہ نکہے بلکہ ہاتھ کو ہاتھ پر مارے اسواسطے کہ عورت کی آواز سے اکثر دلکو خیال
آتا ہی **ف** صحیح بخاری مین روایت ہی کہ حضرت ایک قوم مین صلح کرنے کو گئے تھے نماز کا وقت آیا لوگون نے ابی بکر رض کو امام بنا کر نماز
شروع کی پھر حضرت تشریف لائے اور اصحاب نماز مین تھے تو حضرت بھی صف مین نماز کی نیت کر کے کھڑے ہوئے اصحاب نے دستک دی تاکہ صدیق رض
حضرت کے آنے سے خبردار ہوجاوین اور صدیق رض کی یہ عادت تھی کہ نماز مین کسی طرف نہ دیکھتے تھے جب بہت لوگون نے تالیان بجائین تو
صدیق رض نے نظر کی دیکھا کہ حضرت صف مین کھڑے ہین حضرت نے اشارہ کیا صدیق اکبر سے کہ وہین ٹھہرے رہو اور امامت کیے جاؤ پھر صدیق اکبر رض
نے دونون ہاتھ اوٹھا کر شکر خدا ادا کیا کہ حضرت نے مجھکو امامت کرنے کو فرمایا پھر پیچھے ہٹے یہان تک کہ صف مین برابر ہوگئے اور حضرت نے
آگے بڑھکے امامت کی پھر حضرت جب نماز پڑھ چکے تو فرمایا اے ابی بکر میرے حکم کے بعد تو کیون نہ وہان قائم رہا صدیق اکبر رض نے کہا کہ ابی قحافہ کے
بیٹے کو یہ لیاقت نہین کہ رسول اللہ کے آگے امام بنے پھر حضرت نے اور اصحاب سے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے صدیق اکبر کی نہایت عمدہ فضیلت
ثابت ہوئی کہ حضرت نے اونکو اپنی امامت کرنے کا حکم دیا بلکہ اول صدیق کے پیچھے نماز کی نیت بھی کر چکے تھے سبحان اللہ اس سے زیادہ کون
کمال ہوگا جسکو تمام عالم کا امام اپنا امام بناوے **ق** ابن عباس مق **خ** جابر ما منعك من الحج وفي رواية
ابن عباس ما منعك ان تكوني حججت معنا قالت ابو فلان تعني زوجها حج على احدهما تعني البعيرين
والاخر يسقي ارضا قال فان عمرة في رمضان تقضي حجة او حجة معي **قاله** لام سنان
بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عباس رض سے اور صرف بخاری مین جابر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے سنان کی ما سے کہا تجکو کسنے
منع کیا تھا حج کرنے سے اور عبد اللہ بن عباس کی روایت مین یون ہی کہ تجکو کسنے منع کیا ہمارے ساتھ حج کرنے سے کہا اوس عورت نے
کہ فلانے کا باپ یعنی اوسکا خاوند ایک اونٹ پر حج کرنے کو گیا تھا اور دوسرا اونٹ کھیت سینچتا تھا حضرت نے فرمایا کہ البتہ رمضان مین
عمرہ کرنا ثواب مین حج کے برابر ہی یا میرے ساتھ حج کرنے کے برابر ہی **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ رمضان مین عمرہ کرنا نہایت افضل ہی

نوع اخر دوسری قسم کی حدیث **م** ابوذر ما اصطفى الله لملائكته او لعباده سبحان
الله وبحمده **قاله** حين سئل اي الكلام افضل مسلم مین ابوذر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ افضل کلام وہ ہی
جو خدا نے اپنے فرشتون کے واسطے یا اپنے بندون کے واسطے پسند کیا ہی یعنی سبحان اللہ وبحمدہ یہ حضرت نے ارشاد فرمایا جب کسی نے پوچھا تھا کہ کون کلام افضل ہی

نوع اخر دوسری قسم کی حدیث **خ** ابو هريرة ما اسفل من الكعبين من الازار ففي النار
بخاری مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو ازار اور پاجامہ نیچے ٹخنون سے ہو سو دوزخ مین ہی یعنی نیچے کرنے والے کی سزا دوزخ ہی
ق رافع بن خديج ما انهر الدم وذكر اسم الله عليه فكلوه ليس السن والظفر وساحدثكم
عن ذلك اما السن فعظم واما الظفر فمدى الحبشة بخاری اور مسلم مین رافع بن خدیج رض سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ جو چیز خون کو بہادے اور خدا کا نام اوسپر لیا جاوے تو اوسکو کھاؤ سوائے دانت اور ناخن کے اور اب مین تمکو اسکا سبب بتلاؤنگا
دانت تو ہڈی ہی اور ناخن حبشی کافرونکی چھری ہی یعنی وہ لوگ ناخن سے ذبح کرتے ہین مسلمانونکو اونکا طریقہ کرنا مناسب نہین **ف**

تب حضرت نے منہ کھولا کہ یہ حدیث فرمائی یعنی عید کے دن ایسے راگ کا کچھ مضائقہ نہیں ہو اسواسطے کہ اول تو دف بجانا حرام نہیں دوسرے
گانے والیاں لڑکیاں تھیں جوان عورت نہیں جو محل شہوت ہو تیسرے کوئی مضمون خلاف شرع نہیں بلکہ بہادری وغیرہ کی کہ امری
چیز تھی اسی حدیث سے بعضے عالموں کا یہ مذہب ہے کہ خوشی کے حالوں میں جیسے شادی اور ختنہ اور عید میں مزامیر اور راگ یا دف کے
ساتھہ درست ہے بشرطیکہ دینی کام میں کچھہ حرج نہووے اور گانے والا خوبصورت لڑکا اور اجنبی عورت نہو اور راگ کا مطلب خلاف
شرع نہو غرضکہ راگ سننے کی عادت ہرگز درست نہیں بلکہ اسی حدیث سے صاف منع ہونا معلوم ہوتا ہے کہ حضرت نے عید کا عذر فرمایا
تو معلوم ہوا کہ اسکی عادت کرنا درست نہیں اگرچہ خلاف شرع راگ نہو **عَائِذِ بْنِ عَمْرٍو يَا أَبَا بَكْرٍ لَعَلَّكَ أَغْضَبْتَهُمْ**
لَئِنْ كُنْتَ أَغْضَبْتَهُمْ لَقَدْ أَغْضَبْتَ رَبَّكَ يَعْنِي سَلْمَانَ وَصُهَيْبًا وَبِلَالًا حِيْنَ قَالُوا لِأَبِي سُفْيَانَ
مَا أَخَذَتْ سُيُوفُ اللّٰهِ مِنْ عُنُقِ عَدُوِّ اللّٰهِ مَأْخَذَهَا فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ تَقُولُونَ هٰذَا لِشَيْخِ قُرَيْشٍ
وَسَيِّدِهِمْ مسلم میں عائذ بن عمرو سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا ای ابی بکر شاید کہ تو نے اونکو غصہ دلایا اگر تو نے اونکو ضرور غصہ
دلایا ہوگا تو البتہ تو نے اپنے رب کو غصہ دلایا مراد ان لوگوں سے سلمان فارسی اور صہیب رومی اور بلال حبشی ہیں جب کہ ان تینوں نے ابو سفیان سے
کہا تھا کہ خدا کی تلواروں نے خدا کے دشمن کی گردن سے اپنی گرفت کا مکان نہیں پایا تو صدیق اکبر نے کہا کہ تم ایسی بات قریش کے بڑھے اور اونکے سردار کو
کہتے ہو **ف** ابو سفیان کفر کی حالت میں حضرت سے کئی بار لڑا تھا اسواسطے اوسکو دشمن خدا کہا روایت ہے کہ ابو سفیان جب ظاہر میں
مسلمان ہوا اور ہنوز دل میں ایمان نہ جما تھا کہ ایک روز سلمان اور صہیب اور بلال کے پاس ہوکر نکلا ان تینوں اصحاب نے جوش اسلام سے
وہ سخت بات کہی صدیق اکبر نے اس خیال سے کہ مبادا آنا کہا کہ ابو سفیان ظاہری اسلام بھی چھوڑ دے اوسکی خاطر داری کی بات کہی اور
اونکو ایسی سخت بات کہنے سے منع کیا پھر صدیق اکبر حضرت کے پاس گئے اور قصہ بیان کیا حضرت نے یہ حدیث فرمائی چونکہ اونکا سخت کلام
محض خدا کے واسطے اور جوش اسلام سے تھا خدا اور رسول کو پسند آیا جب صدیق اکبر نے حضرت سے یہ سنا تو ان تینوں صحابیوں کے پاس عذر کرنے کو
گئے اور کہا ای میرے بھائیو میں نے تمکو غصہ دلایا یعنی معاف کرو اونھوں نے کہا کچھہ غصہ نہیں ای بھائی تجکو اللہ بخشے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نیک
لوگوں کی عزت حرمت رکھنا ضرور ہے اور اونکو ناخوش کرنا نہایت بری بات ہے کہ اونکی ناخوشی سے خدا ناخوش ہوتا ہے **ف أَبُو بَكْرٍ**
يَا أَبَا بَكْرٍ مَا ظَنُّكَ بِاثْنَيْنِ اللّٰهُ ثَالِثُهُمَا بخاری اور مسلم میں صدیق اکبر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ای ابی بکر
کیا تیرا گمان ہے اون دو میں جنکا تیسرا ساتھی مددگار خدا ہے **ف** صدیق اکبر سے روایت ہے کہ ہجرت کے وقت خوف
کفار سے میں اور حضرت غار میں جاکر چھپے تو کافر ہمکو تلاش کرتے کرتے اوسی غار پر خاص ہمارے سروں پر کھڑے ہوئے جب میں نے
مشرکوں کے پانوں دیکھے تب میں نے کہا کہ یا رسول اللہ اگر اون میں سے کوئی اپنے پانوں پر نظر کرے تو ہمکو دیکھلے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی
یعنی غم نہیں ہو ہمارا مددگار ہمارے ساتھہ ہے ہم دونوں آدمیوں کو ضائع نکریگا اس حدیث سے حضرت کا کمال توکل خدا پر اور صدیق کی
نہایت فضیلت ثابت ہوئی کئی طرح سے اول یہ کہ حضرت نے اپنے ساتھہ اور صدیق کے ساتھہ خدا کو ملایا سبحان اللہ کیا عمدہ مرتبہ ہے
جو خدا اور رسول کے ساتھہ شمار میں آئے دوسری یہ کہ ایسے سخت وقت میں کہ تمام عالم حضرت کا جانی دشمن تھا صدیق رض نے حضرت کا
ساتھہ دیا اور اپنی جان اور مال اور خاندان کی بربادی حضرت کے واسطے اختیار کی اس سے زیادہ جان نثاری کیا ہوگی تیسری
یہ کہ معمول ہے کہ ایسے سخت وقت میں جس میں جان کا خوف ہو اوسکو ساتھہ لیتے ہیں جسکے اخلاص اور دوستی پر کمال اعتماد اور [illegible]

اگر خو بدلنا ممکن نہوتا تو پیغمبر ﷺ کا آنا اور اونکی تعلیم بیفائدہ ہوجاتی جانورونکی خو تعلیم اور محنت سے بدل جاتی ہی جیسے باز اور شکاری کتّے کی تو بھلا آدمی کی کیونکر نہ بدلیگی ہان یہ البتہ ہی کہ بدون محنت کچھ نہین ہوتا جو بدخو بدلنے کا طریقہ چاہے وہ احیاء العلوم اور کیمیاے سعادت کو دیکھے

نوع اخر دوسری قسم کی حدیثین **ق** اَبُوْهُرَيْرَةَ مَا بَيْنَ النَّفْخَتَيْنِ اَرْبَعُوْنَ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ دو پھونکون کے درمیان چالیس ہین **ف** یعنی قیامت مین دو بار صور پھونکا جاویگا اول بار سب خلق مرجاویگی دوسری بار مین جی اوٹھیگی ابوہریرہ سے لوگون نے پوچھا کہ چالیس دن دونون مین فرق ہوگا یا چالیس مہینے یا چالیس برس ابوہریرہ نے کہا کہ تعین مجکو معلوم نہین مینے حضرت سے یون ہی سُنا ہی جیسا کہ تمسے کہا **ق** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدٍ الْاَنْصَارِيُّ مَا بَيْنَ بَيْتِيْ وَمِنْبَرِيْ رَوْضَةٌ مِّنْ رِّيَاضِ الْجَنَّةِ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن زید انصاری رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ میرے گھر اور میرے منبر کے درمیان بہشت کی کیاریون مین سے ایک کیاری ہی **ف** بعضی روایت مین گھر ہی بعضی مین حجرہ بعضی مین قبر سب روایتونکا ایک مطلب ہی کہ حضرت عایشہ رضہ کے حجرے مین حضرت اکثر رہتے تھے اور وہین دفن ہوے حضرت کی قبر اور منبر کے درمیان چند گز کا فرق ہی یعنی اوس قدر مکان بہشت مین اوٹھ جاویگا اور وہانکی عبادت اور دعا نہایت مقبول ہی اوسکی برکت سے بہشت ملیگی مدینے مین اب معمول ہی کہ وہان اکثر لوگ خاص کر کے نماز پڑھتے ہین اور دعا مانگتے ہین **ق** اَبُوْهُرَيْرَةَ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا حَرَامٌ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مدینے کی دونون طرف کی پتھریلی زمین کے اندر شکار وغیرہ کرنا حرام ہی **ف** اس حدیث کا مطلب اس کتاب مین کئی بار ہوچکا **ق** اَبُوْهُرَيْرَةَ مَا بَيْنَ مَنْكِبَيِ الْكَافِرِ مَسِيْرَةُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ لِّلرَّاكِبِ الْمُسْرِعِ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کافر کے دونون کندھونکے درمیان تین دن کی راہ ہوگی تیز رو سوار کی **ف** یعنی دوزخ مین کافر کا نہایت بڑا قد ہوجاویگا تاکہ اوسکو زیادہ آگ ستاوے **م** اَنَسٌ مَا بَيْنَ نَاحِيَتَيْ حَوْضِيْ كَمَا بَيْنَ صَنْعَاءَ وَالْمَدِيْنَةِ مسلم مین انس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ میرے حوض کوثر کے دونون کنارونکے درمیان اتنا فرق ہی جتنا صنعا اور مدینے مین فرق ہی **ف** صنعا یمن مین ایک شہر کا نام ہی مدینے سے وہان تک مہینے کی راہ ہی مطلب یہ کہ حوض کوثر نہایت بڑا ہی

فصل اس فصل مین وہ حدیثین ہین جنکے سر پر یا ہی **م** اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ يَا اَبَا الْمُنْذِرِ اَتَدْرِيْ اَيُّ اٰيَةٍ مِّنْ كِتَابِ اللّٰهِ مَعَكَ اَعْظَمُ قَالَ قُلْتُ اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ قَالَ فَضَرَبَ فِيْ صَدْرِيْ وَقَالَ لِيَهْنِكَ الْعِلْمُ يَا اَبَا الْمُنْذِرِ مسلم مین ابی بن کعب رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای ابی منذر تو جانتا ہی کہ خدا کی کتاب سے کون آیت بہت بڑی ہی تیرے ساتھ ابی بن کعب نے کہا کہ مین نے کہا اللہ لا الہ الا ہو الحی القیوم یعنی آیۃ الکرسی بڑی آیت ہی ابی بن کعب نے کہا کہ حضرت نے خوش ہوکر میرا سینہ ٹھوکا اور فرمایا کہ تجکو علم مبارک ہو ای ابی منذر **ف** ابی منذر کنیت ہی ابی بن کعب کی قرآن کے بڑے حافظ اور عالم تھے حضرت نے اونکی ذہن آزمائی کی پھر اونکے علم اور فہم سے خوش ہوے اور برکت کی دعا کی آیۃ الکرسی اسواسطے سب آیتون سے افضل ہی کہ اوسمین صرف خدا کی ذات اور صفات کا بیان ہی **ق** عَائِشَةُ يَا اَبَا بَكْرٍ اِنَّ لِكُلِّ قَوْمٍ عِيْدًا وَّهٰذَا عِيْدُنَا بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای ابی بکر ہر ایک قوم کی ایک عید ہوتی ہی اور یہ ہماری عید ہی **ف** مصابیح مین حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت کپڑا اوڑھے لیٹے تھے اور انصاریونکی دو چھوٹی چھوٹی لڑکیان دف بجاکر بہادری کے گیت گاتی تھین اتنے مین صدیق اکبر آئے اونھونے لڑکیونکو ڈانٹا اور کہا کہ پیغمبر کے گھر مین شیطانی باجے کا کیا کام

عَلَيْهِ فِيْهَا ۞ اَبُوْذَرٍّ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَا تَسْتَعْمِلُنِيْ مسلم مین ابوذر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای ابوذر تو ضعیف اور ناتوان آدمی ہی اور یہ حکومت خدا کی امانت ہی اور مقرر حکومت قیامت کے دن سوائی اور شرمندگی کا سبب ہی مگر اوسکو رسوائی اور شرمندگی نہین جسنے حکومت لیکر اوسکا حق ادا کیا اور جو اوسپر فرض تھا یعنی امانت داری اور رعیت پروری سو اوسنے بخوبی ادا کیا یہ حضرت نے ابوذر سے کہا جب کہ ابوذر نے کہا تھا کہ یا رسول اللہ مجھکو آپ تحصیل کو وغیرہ پر حاکم نہین کرتے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سردار کو چاہیے کہ ناتوان آدمی کو جس سے محنت نہو سکے اوسکو حکومت نہ دیوے اور ثابت ہوا کہ جو ملک سے مال تحصیل ہو کر آوے وہ خدا کی امانت ہی سردار کو نہین چاہیے کہ اوسکو اپنا مال جان کر اپنی خواہش کے موافق اوسکو خرچ کرے بلکہ آپکو خدا کا خزانچی سمجھکر خدا جسکو دلاوے اوسکو دیوے ۞ اَبُوْذَرٍّ يَا اَبَا ذَرٍّ اِنِّيْ اَرَاكَ ضَعِيْفًا وَّاِنِّيْ اُحِبُّ لَكَ مَا اُحِبُّ لِنَفْسِيْ لَا تَاَمَّرَنَّ عَلٰى اثْنَيْنِ وَلَا تَوَلَّيَنَّ مَالَ يَتِيْمٍ مسلم مین ابوذر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای ابوذر مین تجکو ناتوان دیکھتا ہون اور البتہ مین چاہتا ہون تیرے واسطے جو اپنے واسطے چاہتا ہون تو دو آدمی پر بھی حاکم نہو اور یتیم کے مال کا متولی اور کارندہ نہ بن **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ناتوان کم محنت آدمی کے حق مین یہی بہتر ہی کہ کسی طرح کی حکومت اور داروغگی نہ قبول کرے دنیا کی چند روزہ زندگی کے واسطے کیون اپنی جان کو عذاب مین ڈالے لیکن اگر قوی محنتی آدمی کو بے خواہش سرداری ملے اور وہ امانت داری اور انصاف کرے تو اوسکا ثواب اور عزت بھی بیشمار ہی چنانچہ دوسری حدیث مین حضرت نے فرمایا کہ حاکم عادل قیامت مین عرش کے سایہ کے نیچے ہوگا بہرصورت حکومت کھٹکے سے خالی نہین اسی واسطے تو اکثر سلف کے بزرگوارون نے حکومت باوجود میسر ہونے کے نہین اختیار کی چنانچہ امام اعظم نے عباسی بادشاہ کی قید سخت اوٹھائی اور تمام دار السلطنت کی قضا نہ اختیار کی ۞ اَبُوْ سَعِيْدٍ يَا اَبَا سَعِيْدٍ مَنْ رَضِيَ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ ثُمَّ قَالَ وَاُخْرٰى يُرْفَعُ بِهَا الْعَبْدُ مِائَةَ دَرَجَةٍ فِي الْجَنَّةِ مَا بَيْنَ كُلِّ دَرَجَتَيْنِ كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ قَالَ وَمَا هِيَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَلْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَلْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مسلم مین ابوسعید رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای ابوسعید جو راضی ہو گیا خدا کی مالکی پر اور اسلام کے دین پر اور محمد کی پیغمبری پر وہ بہشت کے لائق ہو گیا پھر حضرت نے فرمایا کہ ایک دوسری عبادت ہی کہ جسکے سبب سے بندے کے سو درجے بلند ہوتے ہین اونکے درجون مین اتنا فرق ہی جتنا آسمان اور زمین کے درمیان فرق ہی ابوسعید نے کہا یا رسول اللہ وہ کونسی عبادت ہی حضرت نے فرمایا کہ خدا کی راہ مین جہاد کرنا خدا کی راہ مین جہاد کرنا خدا کی راہ مین جہاد کرنا تین بار اوسکو فرمایا **ف** یعنی ایمان مغفرت کے واسطے کافی ہی لیکن ترقی درجات جہاد پر موقوف ہی ۞ اَنَسٌ يَا اَبَا عَمْرٍو مَا بَالُ ثَابِتٍ اشْتَكٰى يَعْنِيْ ثَابِتَ بْنَ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ قَالَ اَبُوْ عَمْرٍو وَهُوَ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ وَكَانَ قَالَ ثَابِتٌ اِنَّهُ مِنْ اَهْلِ النَّارِ فَلَمَّا اُخْبِرَ بِمَقَالَةٍ قَالَ بَلْ هُوَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ بخاری اور مسلم مین انس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای ابو عمرو کیا حال ہی ثابت کا کیا وہ بیمار ہی مراد ثابت سے وہ ہی جو قیس بن شماس کا بیٹا ہی اور ابو عمرو کنیت ہی سعد بن معاذ کی اور ثابت اپنے تئین دوزخی کہتے تھے جب اونکے قول کی حضرت کو خبر ہوئی حضرت نے فرمایا بلکہ وہ بہشتی ہی **ف** انس سے روایت ہی کہ جب آیت اوتری کہ لَا تَرْفَعُوْا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُكُمْ یعنی نہ بلند کرو اپنی آوازین پیغمبر کی آواز پر کہ تمھارے عمل اکارت ہو جاوین اور ثابت بن قیس انصاریون کے خطیب تھے اونکی آواز نہایت بلند تھی اونھون نے حضرت کے پاس کا آنا چھوڑ دیا

پھر وسا ہوتا ہی تو حضرت کا صدیق کو ساتھ لینا اور اپنے بھید سے آگاہ کرنا دلیل صاف ہی کہ حضرت کے نزدیک صدیق اکبر سے زیادہ کوئی جان نثار معتمد دوست یار غار نتھا **ق** سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ يَا اَبَا بَكْرٍ مَا مَنَعَكَ اَنْ تُصَلِّيَ بِالنَّاسِ حِيْنَ اَشَرْتُ اِلَيْكَ بخاری اور مسلم مین سہل بن سعد رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اے ابی بکر کس چیز نے تجکو روکا لوگون کے نماز پڑھانے سے جبکہ مینے تجکو اشارہ کیا تھا **ف** اس حدیث کا پورا قصہ اسی باب مین عنقریب گذرا کہ حضرت کہین گئے تھے صدیق اکبر نماز لوگون کو پڑھاتے تھے جب حضرت نماز مین تشریف لائے تو صدیق سے اشارہ فرمایا کہ امامت کیے جاو صدیق ہٹ آئے حضرت نے نماز پڑھاکر حدیث فرمائی **ق** اَبُوْ ذَرٍّ يَا اَبَا ذَرٍّ اَتَدْرِيْ اَيْنَ تَذْهَبُ هٰذِهِ الشَّمْسُ فَقُلْتُ اللهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ فَقَالَ تَذْهَبُ تَسْجُدُ تَحْتَ الْعَرْشِ فَتَسْتَاْذِنُ فَيُؤْذَنُ لَهَا وَيُوْشِكُ اَنْ تَسْجُدَ وَلَا يُقْبَلُ مِنْهَا وَتَسْتَاْذِنُ وَلَا يُؤْذَنُ لَهَا فَيُقَالُ لَهَا ارْجِعِيْ مِنْ حَيْثُ جِئْتِ فَتَطْلُعُ مِنْ مَغْرِبِهَا فَذٰلِكَ قَوْلُهٗ وَالشَّمْسُ تَجْرِيْ لِمُسْتَقَرٍّ لَهَا ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ بخاری اور مسلم مین ابو ذر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اے ابو ذر کیا تو جانتا ہی کہ یہ آفتاب کہان جاتا ہی یعنی بعد غروب ہونے کے سو مینے کہا خدا اور اوسکا رسول زیادہ تر دانا ہی پھر حضرت نے فرمایا کہ جاتا ہی سجدہ کرتا ہی عرش کے نیچے پھر اجازت مانگتا ہی کہ طلوع کرکے دوسرا دورہ شروع کرے پھر اوسکو اجازت ملتی ہی اور قریب ہی کہ وہ سجدہ کریگا اور قبول نہوگا یعنی قیامت کے قریب اور اجازت مانگیگا دورہ کرنے کی تو اوسکو اجازت نہ ملیگی پھر اوسکو حکم ہوگا کہ پلٹ جا جدھر سے تو آیا ہی تو نکلیگا پچھم کی طرف سے سو یہی مطلب ہی قرآن مین خدا کے اس قول کا کہ آفتاب چلتا ہی اپنی قرار گاہ تک اندازہ ٹھہرایا ہوا ہی عزت والے دانا کا **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آفتاب کا حال مثل گھڑی کے ہی کہ ایک رات اور ایک دن چل کر بند ہو جاتی ہی بدون کوکے دوسرے دن نہین چلتی اسی طرح ہر روز آفتاب بدون حکم الہی نہین طلوع کرتا جب اوس حکیم مطلق کا ٹھاٹھ حساب پورا ہو جاویگا تو اس عالم کی کل بگڑ جاویگی اولٹی چال چل کر یہ سب کارخانہ ٹوٹ پھوٹ جاویگا اور اسیکا نام قیامت ہی **ق** اَبُوْ ذَرٍّ يَا اَبَا ذَرٍّ اِذَا طَبَخْتَ مَرَقَةً فَاَكْثِرْ مَاءَهَا وَتَعَاهَدْ جِيْرَانَكَ بخاری اور مسلم مین ابو ذر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اے ابو ذر جب تو شوربا پکایا کرے تو اوسمین پانی زیادہ ڈالا کر اور اپنے ہمسایے اور پڑوسیون کی خبر گیری کیا کر یعنی اون سے حال بانٹ کھایا کر **ف** حدیث مین بیان حق ہمسایہ اور سیر چشمی کی تعلیم ہی اور تنہا خوری کی مذمت **ق** اَبُوْ ذَرٍّ يَا اَبَا ذَرٍّ اُكْتُمْ هٰذَا الْاَمْرَ وَارْجِعْ اِلٰى بَلَدِكَ فَاِذَا بَلَغَكَ ظُهُوْرُنَا فَاَقْبِلْ بخاری مین ابو ذر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اے ابو ذر چھپائے رکھنا اس امر کو یعنی اسلام ابھی ظاہر نہ کرنا اور پلٹ جا اپنی بستی مین جب تو خبر پاوے ہمارے غلبہ پانے کی تو ہمارے پاس چلا آئیو **ف** ابو ذر رض سے روایت ہی کہ ابتدائے اسلام مین جب کافرونکا بہت غلبہ تھا مین مکے مین حضرت پاس گیا اور مسلمان ہوا اور مینے چاہا کہ اپنا اسلام ظاہر کرون تو حضرت نے یہ حدیث فرمائی ابو ذر بہت تیز مزاج تھے اسواسطے حضرت نے اونکا مکے مین رہنا اور اسلام ظاہر کرنا مناسب نہ دیکھا کہ مبادا جان پر نوبت پہونچے معلوم ہوا کہ جہان جان کا خوف ہو وہان اپنا دین چھپانا درست ہی لیکن اوس صورت مین دار الاسلام کی طرف ہجرت کرنا بھی فرض ہی اسواسطے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب ہمارا غلبہ ہو تو ہمارے پاس آئیو **ق** اَبُوْ ذَرٍّ يَا اَبَا ذَرٍّ اِنَّكَ ضَعِيْفٌ وَاِنَّهَا اَمَانَةٌ وَاِنَّهَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ خِزْيٌ وَنَدَامَةٌ اِلَّا مَنْ اَخَذَهَا بِحَقِّهَا وَاَدَّى الَّذِيْ

حضرت کی نشانی دیکھکر معلوم ہوا کہ عمر فاروق کی حضرت کے نزدیک بڑی عزت اور قدر تھی کہ اونکا صلاح اور مشورہ قبول ہوتا تھا اس
حدیث مین صرف توحید پر بہشت کی بشارت ہی رسالت اور قیامت کا ذکر نہین کیا اسواسطے کہ لا الہ الا اللہ کہنا دین اسلام کا
پتا ہی یعنی ایمان سب ہی نجات کا اور ایمان مین سب ضروریات دین کے عقیدے داخل ہوگئے ختم اَبُو هُرَیْرَةَ یَا اَبَا هُرَیْرَةَ مَا فَعَلَ
اَسِیْرُكَ الْبَارِحَةَ بخاری مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای ابوہریرہ تیرے قیدی نے کل کی رات کیا کیا ف
بخاری مین پوری روایت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے یون ہی کہ حضرت نے مجکو صدقہ عید الفطر پر وکیل کیا مین اوسکی چوکی دیتا تھا اتنے مین
ایک شخص آیا اور انجلا بھر بھر کے اناج لینے لگا مینے اوسکو پکڑا اور کہا کہ تجکو مین حضرت کے پاس پکڑے لیے چلتا ہون اوسنے کہا کہ مین محتاج ہون
لڑکے بالے رکھتا ہون مینے اوسکو چھوڑ دیا صبح کو مین حضرت کے پاس حاضر ہوا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی مینے کہا کہ اوسنے اپنی محتاجی
اور عیال داری بیان کی تھی حضرت نے فرمایا کہ وہ جھوٹھا ہی اور پھر آویگا مین اوسکو تاکے رہا وہ دوسری رات پھر آیا اور اوسنے اناج
اوٹھایا مینے اوسکو پکڑا اور کہا کہ مین تجکو حضرت کے پاس پکڑے لیے چلتا ہون اوسنے کہا مجکو چھوڑ دے مین محتاج عیال دار ہون پھر نہ آؤنگا
اوسکو چھوڑ دیا صبح کو حضرت نے پوچھا کہ تیرے قیدی نے کیا کیا مینے حال بیان کیا حضرت نے فرمایا کہ وہ جھوٹھا ہی اور پھر آج کی رات آویگا
سو مین اوسکو تاکتا رہا تیسری رات کو بھی آیا اور اناج اوسنے لیا اور مینے اوسکو پکڑا اور کہا اب مین تجکو ضرور حضرت کے پاس لیجاؤنگا
اوسنے کہا کہ مجکو چھوڑ دے مین تجکو وہ بول سکھلا دون جس سے خدا تجکو فائدہ دیوے جب تو بستر پر سونے کے واسطے جایا کرے تو آیۃ الکرسی پڑھا کر
خدا کی طرف سے ہمیشہ تجپر ایک نگہبان مقرر رہیگا اور صبح تک شیطان تیرے پاس نہ آویگا ابوہریرہ کہتے ہین کہ مینے اوسکو چھوڑ دیا صبح کو
حضرت کی خدمت مین حاضر ہوا حضرت نے فرمایا کہ تیرے رات والے قیدی نے کیا کیا مینے کہا کہ اوسنے اپنے گمان مین نفع کی چیز مجکو بتلائی ہی اسلیے اوسکو
چھوڑ دیا حضرت نے پوچھا کہ کون چیز اوسنے بتلائی مینے آیۃ الکرسی پڑھنے کا سب حال بیان کیا حضرت نے فرمایا کہ ہر چند وہ بڑا جھوٹھا لیکن
اس بات مین وہ تجسے سچ بولا تجکو معلوم ہی کہ تین رات سے تو نے کسکے ساتھ بات چیت کی ای ابوہریرہ مینے کہا کہ مجکو معلوم نہین حضرت نے فرمایا
کہ وہ شیطان تھا ختم اَبُو هُرَیْرَةَ یَا اَبَا هُرَیْرَةَ هٰذَا غُلَامُكَ قَدْ اَتَاكَ بخاری مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
کہ ای ابوہریرہ تیرا غلام تیرے پاس آیا ہی ف ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ جب مین اپنے ملک سے مدینے مین آیا مسلمان ہونے کو
تو میرا غلام راہ مین گم ہوگیا مین حضرت پاس آکر مسلمان ہوا حضرت نے غلام کے آنے سے پیشتر حدیث فرمائی پھر غلام بھی مسلمان ہوا
یہ معجزہ ہی حضرت کا ف سَلَمَةُ بْنُ الْاَکْوَعِ یَا ابْنَ الْاَکْوَعِ مَلَکْتَ فَاَسْجِحْ اِنَّ الْقَوْمَ یُقْرَوْنَ فِیْ قَوْمِهِمْ
بخاری اور مسلم مین سلمہ بن اکوع رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای اکوع کے بیٹے تو قابو پا چکا سو نرمی اور آسانی کر البتہ اون لوگونکی
مہمانی ہوتی ہوگی اونکی قوم مین ف صحیح بخاری مین سلمہ بن اکوع رضی سے روایت ہی کہ مدینے کے قریب کئی کوس پر حضرت کی اونٹنیان چراتی
تھین مجکو خبر ہوئی کہ اونٹنیونکو غطفان کی قوم پکڑے لیے جاتی ہی سو مینے مدینے کے جنگل مین تین بار چیخ ماری کہ لوگو دوڑو پھر مین
اونکے پیچھے اکیلا دوڑا یہان تک کہ مین اونکو پا گیا اور مینے تیر مارنا شروع کیا اور مین یون کہتا جاتا تھا کہ مین اکوع کا بیٹا ہون اور آج کمینونکی
موت کا دن ہی سو اونکو پانی پینے کی فرصت نہوئی اور مینے اون سے سب اونٹنیان چھین لین اور اونکو ہانکے چلا حضرت کے پاس راہ مین حضرت
ملے یعنی سوارونکو لیے اونپر دوڑے جاتے تھے سو مینے کہا یا رسول اللہ وہ لوگ ابھی پیاسے ہین مینے اونکو پانی نہین دیا سو اونکے پیچھے جلد لشکر کو بھیجیے
حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اپنی چیز حاصل ہوئی اور تو اونپر غالب ہوا اب گذر کر جانے دے وہ اپنی قوم مین کھاتے پیتے ہونگے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ

اپنے گھر بیٹھ رہے اور یہ سمجھے کہ مین دوزخی ہون اسواسطے کہ میری آواز نہایت بلند ہی ایکروز حضرت نے سعد بن معاذ سے پوچھا
کہ ثابت بن قیس کیون نہین آتا ہی کیا بیمار ہی سعد بن معاذ نے کہا کہ وہ میرا ہمسایہ ہی مگر مجکو اوسکی بیماری نہین معلوم پھر سعد بن
معاذ نے ثابت بن قیس سے حال دریافت کیا اور سبب نہ آنے کا پوچھا ثابت نے کہا کہ تم جانتے ہو کہ میری بڑی آواز ہی تو مین دوزخی ہوا
سعد نے یہ قصہ حضرت سے کہا حضرت نے فرمایا بلکہ وہ بہشتی ہی یعنی آیت کا یہ مطلب نہین جو ثابت سمجھا بلکہ بے ادبی سے شور کرنا پیغمبر کے
روبرو منع ہی اور جسکی پیدایشی آواز بلند ہو تو وہ معذور ہی سبحان اللہ حضرت کے اصحاب کیا با ادب اور خوفناک تھے **ق**
انس یَا اَبَا عُمَیْرٍ مَا فَعَلَ النُّغَیْرُ بخاری اور مسلم مین انس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اے ابو عمیر کیا کیا لال نے یعنی تیرے
لال کو کیا ہو گیا **ف** ابو عمیر انس کا چھوٹا بھائی تھا اوسنے چڑیا پالی تھی جسکو ہندی مین لال کہتے ہین وہ لال مر گیا تھا لڑکا
اوسکے غم مین اوداس بیٹھا تھا حضرت نے اوس لڑکے سے یہ حدیث فرمائی سبحان اللہ کیا حضرت مین اخلاق تھے کہ چھوٹے چھوٹے
لڑکون کی بھی خاطرداری کرتے تھے **ق** ابو موسیٰ یَا اَبَا مُوْسٰی لَقَدْ اُعْطِیْتَ مِزْمَارًا مِّنْ مَّزَامِیْرِ اٰلِ دَاوٗدَ
بخاری اور مسلم مین ابو موسیٰ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اے ابو موسیٰ البتہ تجکو بانسری دی گئی ہی داؤد کی بانسریون سے **ف**
ابو موسیٰ نہایت خوش آواز تھے حضرت نے سفر مین ایک رات اونکو قرآن پڑھتے سنا دوسرے روز یہ حدیث فرمائی یعنی تیری آواز ایسی
دلکش ہی گویا تیرا گلا بانسری ہی اور تیری آواز مین لحن داؤد کا اثر ہی عبد اللہ بن عباس سے روایت ہی کہ حضرت داؤد علیہ السلام
ستر آوازون مین زبور پڑھتے تھے کبھی اس طرح پڑھتے کہ غمگین آدمی خوش ہو جاتا اور جب غمگین آواز سے پڑھتے تو خشکی اور تری کا
کوئی جاندار ہوش مین نہ رہتا اور تاریخ مین لکھا ہی کہ جب حضرت داؤد علیہ السلام زبور پڑھتے تو جنگل کے ہرن حضرت کو حلقہ کر لیتے
اور شیر اور بھیڑیے قریب ہو جاتے اور دریا کا بہنا بند ہو جاتا اور ہوا چلنے سے تھم جاتی اور سب کو غش آ جاتا اور اکثرونکی روح بدن سے
نکل جاتی غرضکہ خوش آوازی نعمت خداداد ہی بشرطیکہ اوسکو خلاف شرع راگون مین اور واہیات غزلون مین صرف نکرے بلکہ
بے بناوٹ قرآن پڑھے کہ اسمین ہم عبادت اور ہم لذت دونون موجود ہین **ھ** ابو ھریرۃ یَا اَبَا ھُرَیْرَۃَ اِذْھَبْ بِنَعْلَیَّ ھَاتَیْنِ
فَمَنْ لَقِیْتَ مِنْ وَّرَاءِ ھٰذَا الْحَائِطِ یَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ مُسْتَیْقِنًا بِھَا قَلْبُہٗ فَبَشِّرْہُ بِالْجَنَّۃِ
مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اے ابو ہریرہ لیجا میری ان دونون جوتون کو سو جس سے تو ملے اس باغ کے اوس طرف کہ
وہ گواہی دیتا ہو اسکی کہ سواے خدا کے کوئی بندگی اور پوجنے کے لائق نہین اسکی گواہی دیتا ہو دلی یقین والا ہو کر تو اوسکو بہشت کی
بشارت دے **ف** ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ اصحاب حضرت کو ایکبار تلاش کرتے پھرتے تھے کسیکو معلوم نتھا کہ حضرت کہان ہین
مینے دیکھا کہ ایک انصاری کے باغ مین ہین مین خدمت مین حاضر ہوا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی پھر ابو ہریرہ حضرت کی جوتیان لیکر بشارت دینے کو
چلے تو اول عمر فاروق رض سے ملاقات ہوئی پوچھا کہان جاتے ہو ابو ہریرہ نے قصہ نقل کیا عمر فاروق رض نے ابو ہریرہ کو دھکا دیا کہ یہ بات لوگونکو سنانا
ابو ہریرہ نے عمر فاروق کا گلہ حضرت سے جا کر کیا حضرت نے عمر فاروق سے کہا کہ تو نے ابو ہریرہ کو بشارت دینے کے واسطے کیون نہ جانے دیا عمر فاروق
نے کہا کہ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہون یا رسول اللہ میرے نزدیک یہ بات مصلحت نہین مین ڈرتا ہون کہ لوگ اس بشارت سے کہین عمل کرنا چھوڑ دین
یا حضرت لوگون کو چھوڑ دیجیے کہ عبادت کرین آخرش حضرت نے عمر فاروق کی مصلحت پسند کی معلوم ہوا کہ عوام خلقت کو ایسی بات نہ سناوے
جس سے اونکے عقیدے اور عمل مین خلل پڑے اور حضرت نے اپنی جوتیان ابو ہریرہ کو اسواسطے دین تھین کہ تا لوگ اونکی بات کو سند جانین

ایمان ہمدانے جانچ لیے ہین اونکے گناہ پر مگر دوزخ نہین تو کیون اوسکے قتل کا ارادہ کرتا ہی اس حدیث سے بڑی اصحاب کی بزرگی فضیلت ثابت ہوئی معلوم
ہوا کہ انکا اگر کوئی قصور بھی ثابت ہو تو مسلمان کو مناسب نہین کہ اوسپر طعنہ دیوے جیسے طرح شیعہ دیتے ہین جسکو خدانے بخشا اوسکا بدکہنے والا
گویا اوسکو اصلاح دیتا ہی کہ اوسکو کیون بخشا اسکی وہی مثل کہ بھنڈاری دیوے اور پالی کا پیٹ دکھے ھ أُسَامَةَ يَا أُسَامَةُ أَقَتَلْتَهُ
بَعْدَ مَا قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ يَعْنِي رَجُلًا مِنَ الْحُرُقَاتِ مِنْ جُهَيْنَةَ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ لَمَّا غَشِيَهُ مسلم نے
اُسامہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای اسامہ کیا تو نے اوسکو قتل کر ڈالا لا الہ الا اللہ کہنے کے بعد حضرت کی مراد وہ مرد ہی کہ گروہ حرقات کا
جو قوم جہینہ کی ایک شاخ ہی اوسنے لا الہ الا اللہ کہا تھا جبکہ اوسکو گھیرا تھا ف مصابیح مین اسامہ بن زید رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے
مجکو سردار بنا کر قوم جہینہ کے مارنے کو بھیجا تھا تو مینے اوس قوم کے ایک مرد کو پایا چاہا کہ اوسکو نیزہ مارون اوسنے لا الہ الا اللہ زبان سے کہا سو مینے
اوسکو نیزہ مار کے مار ڈالا پھر یہ قصہ مینے حضرت سے کہا تب حضرت نے حدیث فرمائی مینے کہا یا رسول اللہ اوسنے اپنے بچاؤ کے واسطے کلمہ پڑھا تھا یعنی
وہ سچا مسلمان نہ تھا تو حضرت نے فرمایا کہ کیا تو نے اوسکا دل چیر کے دیکھا تھا یعنی تجکو دل کا حال کیا معلوم ہی معلوم ہوا کہ شریعت مین ظاہر پر حکم
ہی دل کا حال دریافت کرنے کا حکم نہین اور اسامہ مجتہد تھے اور مجتہد کی خطا معاف ہی اسی واسطے حضرت نے اوس مرد کا خون بہا نہین دلوایا
سبحان اللہ حضرت کے اصحاب کیا سچے لوگ تھے کہ اپنی خطا آپ بیان کرتے تھے چھپاتے نہ تھے ھ أَنَسٌ يَا أَنْجَشَةُ رُوَيْدَكَ سَوْقَكَ
بِالْقَوَارِيرِ مسلم نے انس رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای انجشہ آہستہ آہستہ چل اور اونکو شیشے سے اونٹون کی طرح ہانک ف انس رضی سے
روایت ہی کہ حضرت کسی سفر مین تھے اور ایک حبشی غلام جسکا انجشہ نام تھا وہ حضرت کی بیبیون کے اونٹون کو ہانکتا تھا سو وہ غلام خوش آواز تھا آہنگ سے سرود
گاتا جاتا تھا اور دستور ہی کہ اونٹ سرود سے بہت جلد جلد چلنے لگتے ہین تو بیبیون کو سواری مین تکلیف ہوتی تھی تب حضرت نے حدیث فرمائی اور اوسکو سرود اور جلد
ہانکنے سے منع کیا اور عورتین نازک دل ہوتی ہین اسواسطے حضرت نے اونکو شیشہ سے تشبیہ دی اور بعضے اس حدیث کا یون مطلب کہتے ہین کہ وہ خوش آواز غلام عشق انگیز
اشعار پڑھتا جاتا تھا حضرت ڈرے کہ مبادا عورتون کے دلون مین کچھ تاثیر ہو جاوے اور اونکا شیشہ دل ٹوٹ جاوے اسواسطے منع فرمایا معلوم ہوا کہ عورتون کو سرود
راگ سنانا خصوصاً کہ اوسکے مضمون مین عشق کا بیان ہو درست نہین کیونکہ یہ فساد کا سبب ہی ق أَنَسٌ يَا أَنَسُ كِتَابُ اللهِ يَأْمُرُ بِالْقِصَاصِ
وَيُرْوَى كِتَابُ اللهِ الْقِصَاصُ قَالَهُ لِأَنَسِ بْنِ النَّضْرِ بخاری اور مسلم نے انس رضی سے روایت کی ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای انس خدا کی کتاب تو بدلا لینے کا
حکم کرتی ہی اور دوسری روایت مین یون ہی کہ کتاب اللہ مین حکم بدلا لینے کا ہی یہ حضرت نے انس بن نضر سے فرمایا ف دوسرے باب مین اس حدیث کا قصہ ہو چکا کہ انس
بن نضر کی بہن نے کسیکا دانت توڑا تھا اور حضرت نے بدلا لینے کا حکم کیا تھا اور انس بن نضر نے قسم کھائی تھی کہ یا حضرت اسکا دانت نہ توڑا جاویگا پھر اوسکے وارثون نے
خون بہا قبول کیا اور بدلا نہ لیا ف أَبُو هُرَيْرَةَ يَا بِلَالُ حَدِّثْنِي بِأَرْجَى عَمَلٍ عَمِلْتَهُ عِنْدَكَ فِي الْإِسْلَامِ
مَنْفَعَةً فَإِنِّي سَمِعْتُ اللَّيْلَةَ خَشْفَ نَعْلَيْكَ وَيُرْوَى دَفَّ نَعْلَيْكَ بَيْنَ يَدَيَّ فِي الْجَنَّةِ قَالَ بِلَالٌ
مَا عَمِلْتُ عَمَلًا فِي الْإِسْلَامِ أَرْجَى عِنْدِي مَنْفَعَةً مِنْ أَنِّي لَمْ أَتَطَهَّرْ طُهُورًا تَامًّا فِي سَاعَةٍ مِنْ
لَيْلٍ أَوْ نَهَارٍ إِلَّا صَلَّيْتُ بِذٰلِكَ الطُّهُورِ مَا كَتَبَ اللهُ لِي أَنْ أُصَلِّيَ بخاری اور مسلم نے ابو ہریرہ رضی سے
روایت کی ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای بلال بتلا دے مجکو بڑے فائدے کا امید واری والا عمل جو تو نے اسلام مین اپنے نزدیک
کیا ہی یعنی تیرے نزدیک سب اعمال سے زیادہ منفعت کی امید کس عمل پر ہی اس واسطے کہ مینے تیرے دونون جوتون کی آہٹ بہشت
مین اپنے آگے سنی بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ مینے اسلام مین کوئی عمل نہین کیا اپنے نزدیک اس سے زیادہ منفعت کی

جب دشمن پر غالب ہوجیے تو درگذر کرنا افضل بات ہے ۵ عُمَرُ یَا ابْنَ الْخَطَّابِ اِذْھَبْ فَنَادِ فِی النَّاسِ اِنَّهٗ لَا یَدْخُلُ
الْجَنَّةَ اِلَّا الْمُؤْمِنُوْنَ صحیح مسلم مین عمر فاروق رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے مجھسے فرمایا کہ ای خطاب کے بیٹے جا پکار دے لوگون مین مقرر یہ بات
کہ نجاوینگے بہشت مین سوای ایماندارون کے ف جنگ خیبر مین ایک منافق لوٹ کی لالچ سے حضرت کے ساتھ ہوکر لڑنے گیا سو اوسکے لگا
وہ مرگیا لوگون نے کہا کہ وہ شہید ہی حضرت نے فرمایا کہ وہ دوزخ مین ہی پھر یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ بدون ایمان کے کوئی عبادت کام نہین آتی
عبادت کی جڑ ایمان اور خالص نیت ہی ق عُمَرُ یَا ابْنَ الْخَطَّابِ اَلَا تَرْضٰی اَنْ تَکُوْنَ لَنَا الْاٰخِرَةُ وَلَھُمُ الدُّنْیَا
وَیُرْوٰی یَا ابْنَ الْخَطَّابِ اُولٰٓئِكَ عُجِّلَتْ لَھُمْ طَیِّبَاتُھُمْ فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا بخاری اور مسلم مین عمر فاروق رضہ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای خطاب کے بیٹے کیا تو راضی نہین ہوتا اس بات سے کہ ہمارے واسطے آخرت کی آرام ہو اور کافرون کے واسطے دنیا
کی آرام ہو یعنی چندروزہ آرام بہتر یا ہمیشہ کی آرام اور دوسری روایت یون ہی کہ ای خطاب کے بیٹے اون کافرونکے واسطے ستھرائیان اور
عیش آرام کی چیزین جلدی ہی گئین دنیا کی زندگی مین ف مصابیح مین عمر فاروق رضہ سے روایت ہی کہ مین ایک روز حضرت کے پاس گیا
تو حضرت چٹائی پر لیٹے تھے کوئی کپڑا اوسپر بچھا نتھا چٹائی کے نقش حضرت کے پڑ گئے تھے اور چمڑے کا تکیہ دیے تھے جسمین کھجور کے درخت کے چھوترے
بھرے تھے مینے کہا یا رسول اللہ ایران اور روم کے کافر خدا کو نہین بوجھتے اور خدانے اونکو بہت مال اور دولت اور عیش اور آرام دیا ہی آپ
دعا کیجیے تو خدا آپکو اور آپکی امت پر روزی کشادہ کرے حضرت نے فرمایا کہ کیا تو اس خیال مین ہی ای عمر پھر یہ حدیث فرمائی یعنی ایماندار کو
مناسب نہین کہ اس جہان فانی کے عیش و آرام کی تمنا کرے اسواسطے کہ ایماندار کے آرام کا مقام بہشت ہی اور کافرونکو اکثر عیش اور آرام دنیا مین
اسواسطے ہوتا ہی کہ آخرت مین اونکا کچھ حصہ نہین اسیواسطے اکثر بزرگون نے دنیا کے عیش سے کنارہ کیا کہ مبادا آخرت مین محروم ہون ق
سَھْلُ بْنُ حُنَیْفٍ یَا ابْنَ الْخَطَّابِ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ وَلَنْ یُّضَیِّعَنِی اللّٰہُ اَبَدًا بخاری اور مسلم مین سہل بن حنیف رضہ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای خطاب کے بیٹے مین بیشک خدا کا پیغمبر ہون اور مجھکو خدا ہرگز ضائع نکریگا ف جنگ حدیبیہ مین
حضرت نے مصلحت جانکر کافرون سے ظاہر مین بہت دبکر صلح کی چنانچہ صلح مین یہ بھی داخل تھا کہ اگر کافرونکا آدمی مسلمان ہوکر حضرت پاس
آجاوے تو حضرت اوسکو کافرونکے حوالے کرین اور اگر کوئی مسلمان کافر پاس جاوے تو کافر اوسکو ندیوین صحابہ کو اسکا بہت رنج تھا
اور عمر فاروق رضہ سے بسبب جوش اسلام کے رہا نگیا تو کہا یا حضرت ہم کیا حق پر نہین ہین اور ہمارے دشمن کافر باطل پر اور ہمارے مقتول بہشت مین
اور اونکے دوزخ مین حضرت نے فرمایا کہ ہان یون ہی ہی عمر فاروق رضہ نے کہا کہ پھر ہم کیون اپنے دین مین اس طرح کی ذلت اختیار کرین تب
حضرت نے حدیث فرمائی یعنی مین بحکم خدا کرتا ہون خدا اپنے پیغمبر کو کبھی ضائع نکریگا یہ صلح حکمت سے خالی نہین چنانچہ اس صلح سے بڑے بڑے
فائدے ہوئے اور اسلام کی نہایت ترقی ہوئی کہ حضرت نے کفار مکہ سے خاطر جمع ہوکر خیبر کو فتح کیا اور بہت جمعیت اور سامان
حاصل کرکے آخرش مکہ بھی فتح کیا یہ حکمت سوا خدا اور رسول کے کسیکو معلوم نتھی اسیواسطے رنج مین تھے ھ عُمَرُ یَا ابْنَ الْخَطَّابِ
مَا یُدْرِیْكَ لَعَلَّ اللّٰہَ قَدِ اطَّلَعَ عَلٰی ھٰذِہِ الْعِصَابَةِ مِنْ اَھْلِ بَدْرٍ فَقَالَ اعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ
غَفَرْتُ لَکُمْ مسلم مین عمر فاروق رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای خطاب کے بیٹے تجھکو کیا معلوم ہی کہ شاید خدا اس جنگ بدر والے گروہ پر
آگاہ ہوچکا سو اوسنے فرمایا کہ تم کرو جو تمھارا جی چاہے مین تمکو بخش چکا ف اس حدیث کا قصہ یون ہی کہ ایک بدری صحابی سے
بڑا قصور ہوا تھا عمر فاروق رضہ نے حضرت سے کہا کہ یا حضرت اگر حکم ہو تو مین اوسکو مار ڈالون تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی بدر والے صحابیون کے

ای خداوند میری امت کو بخش ای خداوند میری امت کو بخش یعنی دو بار تو سوال کر چکا اور تیجے ڈال رکھا مین نے تیسرا سوال کو اوس دن کے
واسطے کہ جب خلق جھکیگی میری طرف سکی سب یہانتک کہ ابراہیم علیہ السلام بھی ف ابی بن کعب سے یہ روایت ہی کہ ایک شخص نے
قرآت دوسری قرات مین پڑھا مین اوس قرات کو نہین جانتا تھا مین اوسکو حضرت پاس لایا حضرت نے میری اور اوسکی دونون قراتو کو درست
فرمایا سو میرے دل مین اوس وقت ایسا شک آ گیا کہ حالت کفر مین بھی ایسا شک نتھا حضرت سمجھ گئے سو حضرت نے ایسا ہاتھ میرے سینے پر مارا
کہ مین خوف کے مارے پسینے مین ڈوب گیا اور گویا مین نے خدا کو دیکھ لیا یعنی شک جاتا رہا حق بات صاف کھل گئی پھر حضرت نے یہ حدیث فرمائی
حضرت کو اپنی امت پر کیا شفقت تھی کہ عرض معروض مکرر کرکے سات قرات یا سات بولیون کی اجازت لی تاکہ امت پر ایک قرات مشکل
نپڑے اور خدا کی رحمت کو خیال کیا چاہیے کہ جب اپنے حبیب کو اپنی امت پر اتنا مہربان دیکھا تو امت کے حق مین تین بار سوال کرنے کی بھی
اجازت دی سو حضرت نے امت کی بخشش کا دو بار سوال کیا اور تیسرا سوال قیامت کے دن کے واسطے رکھ چھوڑا کہ جب تمام پیغمبر خوفناک ہونگے اور کچھ
واسطے نکہہ سکینگے تب ہمارے حضرت شفاعت پر مستعد ہونگے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قیامت مین پیغمبر لوگ بھی حضرت سے اپنے واسطے کچھ سعی
چاہینگے یہانتک کہ ابراہیم علیہ السلام سے پیغمبر بھی اس محمدی پکڑینگے اس حدیث سے ہمارے حضرت کی فضیلت تمام پیغمبرون پر صاف ثابت ہوئی
م قَبِيصَة بن مُخَارِق يَا بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ إِنِّي نَذِيرٌ إِنَّمَا مَثَلِي وَمَثَلُكُمْ كَمَثَلِ رَجُلٍ رَأَى الْعَدُوَّ
فَانْطَلَقَ يَرْبَأُ أَهْلَهُ فَخَشِيَ أَنْ يَسْبِقُوهُ فَجَعَلَ يَهْتِفُ يَا صَبَاحَاهُ مسلم مین قبیصہ بن مخارق سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ ای عبد مناف کی اولاد مین عذاب آلہی سے تمہارا ڈرانے والا ہون اور میری تمہاری مثل جیسے اوس مرد کی مثل جسنے دشمن کو
دیکھ لیا کہ غارت کو جاتے ہین تو وہ مرد چلا کہ اپنے لوگونکو بچاوے سو ڈرا کہ اوسکے پہونچنے سے دشمن آگے پہونچ جاوینگے سو وہین چلانے لگا کہ
اے لوگو خبردار ہو جاو کہ دشمن آ پہونچا ف جب قرآن مین حکم ہوا کہ ای پیغمبر اپنے برادرونکو ڈراو عذاب آلہی سے تب حضرت نے
اپنے پر دادا یعنی عبد مناف کی اولاد سے یہ حدیث فرمائی یعنی مجکو یقین کامل ہی کہ کافر دوزخ مین پڑینگے سو میرا دل تمہارے کفر پر جلتا ہے
مین گھبرا گھبرا کر تمکو سمجھاتا ہون کہ کفر چھوڑو مسلمان ہو تو عذاب سے بچو جیسے وہ مرد گھبرا کر اپنی قوم کو دیکھے ہوئے دشمن سے خبردار کرتا ہے
م ثَوْبَان يَا ثَوْبَانُ أَصْلِحْ لَحْمَ هٰذِهٖ يعني أُضْحِيَتَهُ مسلم مین ثوبان سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای ثوبان قربانی کے
گوشت کو بنا یعنی پکا ف ثوبان حضرت کے غلام تھے اون گوشت پکانے کو فرمایا ثوبان سے روایت ہی کہ وہ گوشت مکے سے مدینے تک
رہا تو معلوم ہوا کہ تین دن سے قربانی کا گوشت زیادہ رکھنا بھی درست ہی اور اول تین دن سے زیادہ رکھنا منع تھا ق أَبُو هُرَيْرَة
يَا حَسَّانُ أَجِبْ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ اللّٰهُمَّ أَيِّدْهُ بِرُوحِ الْقُدُسِ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت
نے فرمایا کہ ای حسان تو جواب دے رسول اللہ کی طرف سے الٰہی اوسکی مدد کر جبرئیل سے ف حسان صحابی تھے بڑے شاعر کافرون نے حضرت
کی ہجو کی تھی تب حضرت نے حسان سے اونکی ہجو کہلوائی اور حسان کے واسطے دعا کی کہ جبرئیل اونکے شریک ہون اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کافرونکی ہجو
درست ہی بشرطیکہ اوسمین دینی فائدہ ہو اور ثابت ہوا کہ روح القدس یعنی جبرئیل کو فیض سخن کی خدمت ہی خ حَكِيمُ بْنُ حِزَام
يَا حَكِيمُ إِنَّ هٰذَا الْمَالَ خَضِرٌ حُلْوٌ فَمَنْ أَخَذَهُ بِسَخَاوَةِ نَفْسٍ بُورِكَ لَهُ فِيهِ وَمَنْ أَخَذَهُ بِإِشْرَافِ نَفْسٍ
لَمْ يُبَارَكْ لَهُ فِيهِ وَكَانَ كَالَّذِي يَأْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى بخاری مین حکیم بن
حزام سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای حکیم البتہ یہ مال سرسبز اور شیرین ہی یعنی بہت پیارا معلوم ہوتا ہی سو جسنے اوسکو لیا جی کی

اسید کا کہ جب مینے رات دن کسی ساعت مین پورا وضو کیا تو اوس وضو سے نماز ضرور پڑھی جو خدا نے میری قسمت مین نماز پڑھنا لکھا

ف اس حدیث مین تحیۃ الوضوء کی نماز کی فضیلت ہی حضرت نے اسواسطے پوچھا تا کہ بلال اوسکو ہمیشہ کیا کرین اور غیر و نکو و
ثواب سنکر شوق ہو تحیۃ الوضوء پڑھنے کا ھ ابو ھریرۃ یا بنی کعب بن لؤی انقذوا انفسکم من النار یا بنی
مرۃ بن کعب انقذوا انفسکم من النار یا بنی عبد شمس انقذوا انفسکم من النار یا بنی ھاشم
انقذوا انفسکم من النار یا بنی عبد المطلب انقذوا انفسکم من النار یا فاطمۃ انقذی نفسک
من النار فانی لا املک لکم من اللہ شیئا غیر ان لکم رحما سابلھا ببلالھا مسلم مین ابو ہریرہ رض سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا ای کعب بن لوی کی اولاد چھڑاؤ اپنی جانونکو دوزخ سے ای مرہ بن کعب کی اولاد چھڑاؤ اپنی جان کو دوزخ سے
ای عبد شمس کی اولاد چھڑاؤ اپنی جان کو دوزخ سے ای ہاشم کی اولاد چھڑاؤ اپنی جان کو دوزخ سے ای عبد المطلب کی اولاد چھڑاؤ اپنی جان کو
دوزخ سے ای فاطمہ چھڑا اپنی جان کو دوزخ سے اسواسطے کہ مین بیشک مالک نہین تمہارے بچانیکا خدا کے عذاب سے کچھہ بھی مگر البتہ تمہاری
برادریکا حق ہی سو مین اوسکو ملاؤنگا تر و تازہ کر کے یعنی برادریکا حق ادا کرونگا ف جب آیت اوتری کہ وانذر عشیرتک الاقربین
یعنی عذاب الہی سے ای محمد ڈرا دے اپنے قریب برادری والونکو تو حضرت نے ابتدائے اسلام مین سب قریش کو مکے مین جمع کیا اور حدیث فرمائی
اور سے نیچے تک سب یک جدی برادرونکو علیحدہ علیحدہ نام لیکر حکم الہی سنا دیا یعنی بدون ایمان اور نیک عمل کے میری برادری پر گھمنڈ
نہ کیجیو کہ بدون ایمان کے مین کسیکو دوزخ سے نہ بچا سکونگا باقی رہی گنہگار مسلمانونکی شفاعت سو خدا کی اجازت کے بعد البتہ ہوگی رہا
برادری کا حق سو بخوبی ادا ہوگا ق انس یا بنی النجار ثامنونی بحائطکم ھذا قالوا لا واللہ لا نطلب
ثمنہ الا الی اللہ بخاری اور مسلم مین انس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای نجار کی اولاد اس احاطے والے باغ کا مجھسے مول کر لو قیمت
بنی نجار نے کہا قسم خدا کی ہم اوسکی قیمت نہین چاہتے ہین مگر خدا سے یعنی ہم حضرت کو بدون قیمت نذر کرتے ہین اور خدا سے ثواب کے امیدوار ہین

ف جب حضرت مدینے مین آئے تو مسجد نتھی جہان نماز کا وقت آتا وہان نماز پڑھ لیتے تھے سو اب جس جگہہ حضرت کی مسجد ہی وہان کھجور کا
باغ تھا انصاریونکی ملکیت کا حضرت نے مول لینے کے ارادے پر اون سے یہ حدیث فرمائی اون جان نثارون نے بلا قیمت نذر کیا وہان کافرونکی
قبرین تھین حضرت نے اونکی ہڈیان کھدوا کر مسجد بنائی ھ ابی بن کعب یا ابی ارسل الی ان اقرا القرآن علی حرف
فرددت الیہ ان ھون علی امتی فرد الی الثانیۃ اقراہ علی حرفین فرددت الیہ ان ھون
علی امتی فرد الی اقراہ علی سبعۃ احرف فلک بکل ردۃ رددتکھا مسئلۃ تسئلنیھا
فقلت اللھم اغفر لامتی اللھم اغفر لامتی واخرت الثالثۃ لیوم یرغب الی الخلق کلھم
حتی ابراھیم صلی اللہ علیہ وسلم مسلم مین ابی بن کعب رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای میرے بیٹے حکم بھیجا گیا میری
طرف اسکا کہ پڑھ قرآن کو ایک حرف مین یعنی ایک قراءت مین یا ایک بولی مین سو مینے پھر بھیجا خدا کی طرف کہ آسانی کر میری امت پر سو خدا نے
پھر حکم بھیجا میری طرف دوسری بار کہ پڑھ قرآن کو دو حرفون مین سو مینے پھر بھیجا خدا کی طرف کہ میری امت پر آسانی کر سو خدا نے حکم
بھیجا میری طرف کہ پڑھ قرآن کو سات حرفون مین یعنی عرب کی سات بولیون مین اور یہ حکم ہوا کہ تجکو ہر بار حکم بھیجنے کے جسکو
مینے تیری طرف پلٹا ایک ایک سوال کرنے کی اجازت ہی کہ تو اوسکو مانگے یعنی تین بار کوئی اور دعا کر تو قبول ہو حضرت نے فرمایا سو مینے کہا

کہ سعد بن ابی وقاص تو ایسے حضرت کے جان نثار جنکو حضرت ایسی عمدہ بات فرماوین اور اونکا بیٹا یعنی عمر بن سعد ایسا کمبخت سنگدل
کہ حضرت کے لخت جگر یعنی حضرت امام حسین علیہ السلام کو شہید کرے ولی سے شیطان پیدا کرنا۔ شیطان سے ولی پیدا کرنا یہ اوسکی قدرت ہے
ھ سَلَمَةُ بْنُ الْاَكْوَعِ يَا سَلَمَةُ اَيْنَ حَجَفَتُكَ اَوْ دَرَقَتُكَ الَّتِي اَعْطَيْتُكَ مسلم مین سلمہ بن اکوع رضہ سے روایت
ہے کہ حضرت نے فرمایا ای سلمہ کہان ہے تیری ڈھال جو مینے تجکو دی تھی ف حضرت نے سلمہ کو ایک چمڑے کی ڈھال دی تھی سلمہ نے
کسی غریب کو دے ڈالی تھی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی باقی قصہ اسکا دوسرے باب مین ہو چکا ھ سَلَمَةُ بْنُ الْاَكْوَعِ يَا سَلَمَةُ هَبْ لِي
الْمَرْاَةَ لِلّٰهِ اَبُوكَ يَعْنِي امْرَاَةً مِنَ السَّبْيِ مسلم مین سلمہ بن اکوع رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا ای سلمہ مجکو دے ڈال
قیدی عورت کو تیرا باپ فضل الٰہی سے خوب شخص تھا یعنی تو بڑے باپ کا بیٹا ہے تیرے نزدیک چیز دینا کچھ بڑی بات نہین ف سلمہ رضہ سے
روایت ہے کہ حضرت نے ابی بکر صدیق کو سردار بنا کر ایک قوم سے لڑنے کو بھیجا کچھ کافر مارے گئے اور کچھ قید ہوئے اونمین سے ایک عورت مجکو ملی
تب حضرت نے حدیث فرمائی آخر شو وہ عورت مینے حضرت کو دی حضرت نے وہ عورت کفار مکہ کو دیکر دو قیدی مسلمانون کو خلاص کروایا خ ابن عباس
يَا عَبَّاسُ اَلَا تَعْجَبُ مِنْ حُبِّ مُغِيثٍ بَرِيرَةَ وَمِنْ بُغْضِ بَرِيرَةَ مُغِيثًا بخاری مین عبداللہ بن عباس رضہ سے روایت ہے کہ
حضرت نے فرمایا ای عباس کیا تجکو تعجب نہین آتا مغیث کی محبت سے بریرہ کو اور بغض بریرہ کا مغیث کو ف بریرہ لونڈی تھی اور اوسکا
خاوند حبشی غلام تھا مغیث نام جب حضرت عایشہ نے بریرہ کو مول لیکر آزاد کیا تو حضرت نے بریرہ کو مختار کیا کہ چاہے اوس غلام کے نکاح
مین رہے چاہے اوسکو چھوڑ دے بریرہ نے اوسکو ناپسند کیا تو مغیث اوسکے پیچھے پیچھے مدینے کے کوچون مین روتا پھرتا تھا اور وہ اوسکو نہین
قبول کرتی تھی تب حضرت نے اوسکی محبت اور اوسکی نفرت کو دیکھکر حضرت عباس رضہ سے یہ حدیث فرمائی پھر حضرت نے بریرہ سے کہا کہ تو اپنے
خاوند سے پھر ملاپ کر لے اوسنے کہا یا حضرت کیا شرع کا حکم ہے جسے آپ فرماتے ہین حضرت نے فرمایا کہ نہین بلکہ مین اوسکی سفارش کرتا ہون
اوسنے کہا مجکو تو اوسکی کچھ حاجت نہین اور یہی مذہب ہے امام اعظم اور امام شافعی کا کہ اگر لونڈی آزاد ہوئی اور اوسکا خاوند
غلام تو اوسکو اختیار ہے چاہے نکاح درست رکھے اور چاہے توڑ ڈالے اور اگر اوسکا خاوند آزاد ہو تو امام اعظم کے نزدیک اختیار ہے
اور امام مالک اور شافعی کے نزدیک اختیار نہین ھ ابْنُ عُمَرَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ ارْفَعْ اِزَارَكَ قَالَ فَرَفَعْتُهُ
ثُمَّ قَالَ زِدْ فَزِدْتُ مسلم مین عبداللہ بن عمر رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے مجھسے فرمایا کہ ای عبداللہ اونچا کر اپنی ازار کو کہا عبداللہ
بن عمر رضہ نے سو مینے اوسکو اونچا کیا پھر حضرت نے فرمایا زیادہ اونچا کر سو مینے اور زیادہ اونچا کیا ف کسی نے عبداللہ بن عمر رضہ سے
پوچھا کہان تک اونچا کرنا چاہیے اونھون نے کہا کہ آدھی پنڈلیون تک پاجامہ ٹخنون کے اوپر رکھنا مباح ہے اور آدھی پنڈلیون تک
مستحب ہے ق اَبُو مُوسَى يَا عَبْدَ اللّٰهِ اَلَا اُعَلِّمُكَ كَنْزًا مِنْ كُنُوزِ الْجَنَّةِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ
اِلَّا بِاللّٰهِ قاله لِاَبِي مُوسَى بخاری اور مسلم مین ابو موسی رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ای عبداللہ کیا مین تجکو بتلا دون
ایک خزانہ بہشت کے خزانون سے وہ خزانہ لا حول و لا قوۃ الا باللہ ہے یہ حضرت نے ابو موسی سے فرمایا ف ابو موسی کا نام عبداللہ بن قیس ہے
اون سے روایت ہے کہ ہم حضرت کے ساتھ سفر مین تھے اصحاب پکار پکار اللہ اکبر کہتے تھے حضرت نے فرمایا کہ آہستہ کہو تم بہرے اور غایب کو نہین
یاد کرتے جو پکارنے اور چلانے کی حاجت ہو خدا قریب اور سنتا ہے اور مین حضرت کے پیچھے لا حول و لا قوۃ الا باللہ پڑھتا جاتا تھا تب حضرت نے
یہ حدیث فرمائی یعنی بہشت مین اسکا اتنا کثرت سے ثواب ہے جیسے کافر کے نزدیک دنیا کا خزانہ عمدہ چیز ہے ق عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو

سخاوت یعنی بے حرص سے لیا تو اوسکے واسطے اوس مال مین برکت دیجاویگی اور جسنے اوسکو جان کی حرص سے لیا تو اوسکو ہرگز برکت نہوگی اور اوسکا
حال ہر شخص کا سا حال ہوگا کہ کھاتا ہی اور اوسکا پیٹ نہین بھرتا اور اونچا ہاتھ بہتر ہی نیچے ہاتھ سے یعنی دینے والا جو ہاتھ اونچا کر دیتا ہو افضل ہی نیچے ہاتھ والے
سے جو ہاتھ پھیلا کر مانگتا ہی اور لیتا ہی **ف** حکیم بن حزام سے روایت ہی کہ مینے حضرت سے کچھ مال مانگا حضرت نے دیا پھر دوسری بار مانگا پھر دیا
پھر تیسری بار مانگا پھر دیا حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی سخی اور قناعت والے کے مال مین خدا برکت دیتا ہی کہ وہ آسودہ رہتا ہی اور حریص کے مال
مین برکت نہین یعنی کتنا ہی اوسکو ملے پر اوسکا پیٹ نہین بھرتا جیسے جوع الکلب کی بیماری والا کتنا ہی کھاوے اوسکو آسودگی نہین ہوتی
حکیم بن حزام سے بخاری مین روایت ہی کہ حضرت نے یہ حدیث مجھسے فرمائی تو مینے کہا قسم ہی اوسکی جسنے آپ کو پیغمبر کیا ہی کہ مین زندگی بھر
کبھی کچھ کسی سے نہ مانگونگا چنانچہ حکیم نے اپنا حصہ بیت المال سے بھی کبھی نہین لیا صدیق اور فاروق اپنی خلافت مین بلا بلا کر دیتے تھے اور حکیم
نہ لیتے تھے **ف** اَلزُّبَيْرُ بْنُ الْعَوَّامِ يَا زُبَيْرُ اسْقِ ثُمَّ احْبِسِ الْمَاءَ حَتّٰى يَرْجِعَ إِلَى الْجَدْرِ بخاری اور مسلم مین
زبیر بن عوام سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای زبیر اپنا کھیت سینچ لے پھر روک رکھ پانی کو یہانتک کہ کھیت کی مینڈھون پر پانی
چڑھ جاوے یعنی لبالب ہو جاوے **ف** مصابیح مین روایت ہی کہ زبیر مین اور ایک انصاری مین کھیت سینچنے کا جھگڑا ہوا حضرت نے
حکم کیا کہ ای زبیر تو اول سینچ لے کہ تیری زمین پانی سے قریب ہی پھر انصاری کو سینچنے دے تو انصاری نے غصے سے کہا کہ حضرت اپنی پھوپھی
کے بیٹے کی خاطرداری کرتے ہین حضرت کو غصہ آیا پھر یہ حدیث فرمائی اول حکم مین دونون کی رعایت تھی کہ دونون برابر سینچین جب انصاری
نے غصہ دلایا اور جو اوسکے حق مین مروت کی تھی نہ سمجھا تب حضرت نے زبیر کو اپنا پورا حق لینے کو فرمایا اسواسطے کہ شرع کا حکم یہ ہی کہ جسکی زمین
پانی سے قریب ہو اول وہ خوب سینچ لے پھر دوسرا سینچے **خ** اَبُو سَعِيدٍ يَا سَعْدُ إِنَّ هٰؤُلَاءِ نَزَلُوا عَلٰى حُكْمِكَ **قَالَهُ**
لِسَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فِي بَنِي قُرَيْظَةَ بخاری مین ابو سعید سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای سعد البتہ یہ لوگ اوترے ہین تیرے
فیصلے کرنے پر حضرت نے سعد بن معاذ سے فرمایا بنی قریظہ کے حق مین **ف** بنی قریظہ یہودی تھے مدینے کے قریب حضرت سے اور اون سے صلح
تھی پانچوین سال ہجری کے جب جنگ خندق ہوئی تو بنی قریظہ حضرت سے قول توڑ کے کافرون کے شریک ہوے جب مشرک مکے کو پلٹ گئے تو حضرت نے
بنی قریظہ کی گڑھی پندرہ روز تک گھیری اون لوگون نے تنگ ہو کر پیغام دیا کہ ہم گڑھی سے اوترتے ہین خالی کیے دیتے ہین اور ہم سعد بن
معاذ کے فیصلے پر راضی ہین جو وہ ہمارے حق مین حکم کرین ہم اوسپر عمل کرین یہودی اور سعد پیشتر ہم قسم تھے آپس مین دوستی
تھے یہودی سمجھے کہ سعد ہماری رعایت کرکے ہمکو بچا دینگے پھر حضرت نے سعد کو مدینے سے بلوایا پھر یہ حدیث فرمائی یعنی ای سعد تیرے
حکم پر فیصلہ موقوف ہی جو تو حکم کر دیگا عمل مین آوے سعد نے کہا کہ انکے لڑنے والے جوان تو قتل ہون اور لڑکے اور عورتین اونکی لونڈی
غلام بنائے جاوین حضرت نے فرمایا ای سعد تونے خدا کی مرضی کے موافق حکم کیا چنانچہ وہ لوگ قتل ہوے بعضی روایت مین آیا ہی کہ وہ نو سو تھے
ف عَلِيٌّ وَسَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ يَا سَعْدُ ارْمِ فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي بخاری اور مسلم مین علی مرتضی علیہ السلام
اور سعد بن ابی وقاص سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای سعد تیر مار میرا ماباپ تجھپر قربان **ف** سعد بن ابی وقاص بڑے
تیر انداز تھے جب جنگ احد مین کافرون نے ہجوم کرکے حضرت کو نرغہ کر لیا تب حضرت نے سعد سے یہ حدیث فرمائی حضرت اور لوگون سے تیر لیکر سعد کو
دیتے جاتے تھے مصابیح مین علی مرتضی علیہ السلام سے روایت ہی کہ مینے حضرت سے کسیکے حق مین نہین سنا کہ میرا ماباپ تجھپر قربان مگر سوا
سعد بن ابی وقاص کے اس حدیث سے بڑی فضیلت اونکی ثابت ہوئی سبحان اللہ کیا رنگا رنگ کی قدرت ہی آدمیون کے اختلاف مین

ای علی مرتضیٰ تیرا رتبہ میرے نزدیک ایسا ہے جیسے ہارون کا رتبہ موسیٰ کے نزدیک مگر اتنا فرق ہے کہ میرے بعد کوئی پیغمبر نہین ف ہجری نوین
سال حضرت جنگ تبوک کو چلے تو علی مرتضیٰ علیہ السلام کو مدینے مین خلیفہ کیا سو منافقون نے کہا کہ پیغمبر پر حضرت مرتضیٰ علی بھاری ہوئے ہین اس واسطے
اونکو ساتھ نہ لیا علی مرتضیٰ رض کو اس بات سے رنج ہوا تیار ہو کر حضرت کو جا ملے اور یہ منافقون کا طعنہ بیان کیا اور کہا یا حضرت کیا آپ مجھکو
عورتون اور لڑکون پر خلیفہ کرتے ہین سب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اسمین کچھ رتبہ نہین جاتا دیکھو موسیٰ علیہ السلام جب کوہ طور پر گئے تھے تو اپنے
بڑے بھائی ہارون پیغمبر کو اپنے گھر بار اور بنی اسرائیل پر خلیفہ کر گئے تھے تو جیسے ہارون کی عزت موسیٰ علیہ السلام کے نزدیک تھی ایسی تمہاری عزت
میرے نزدیک ہے ہان اتنی بات البتہ ہارون مین زیادہ تھی کہ وہ پیغمبر بھی تھے اور تم پیغمبر نہین ہو اس واسطے کہ مین خاتم النبیین ہون میرے بعد کسی کا پیغمبر ہونا
ممکن نہین اس حدیث سے بڑی فضیلت حضرت مرتضیٰ علی علیہ السلام کی ثابت ہوئی اور کمال رتبہ مرتضوی جلوہ گر ہوا اور شیعہ جو کہتے ہین کہ اس حدیث سے
علی مرتضیٰ کے خلافت کی حقیت ثابت ہوتی ہے یعنی حضرت کے بعد سوائے علی مرتضیٰ کے کوئی خلافت کے لائق نہین یہ سراسر جھوٹ بات ہے اسواسطے
کہ حضرت ہارون حضرت موسیٰ کے سامنے مر گئے تھے حضرت موسیٰ کے خلیفہ حضرت یوشع ہوئے تھے اگر حضرت ہارون زندہ رہتے اور حضرت موسیٰ کے بعد خلیفہ
ہوتے تو البتہ پوری مثال ہوتی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حدیث مین اس طرح کی خلافت مراد نہین یعنی جنگ تبوک کے پھرنے تک خلافت ہے اسیطرح
جیسے حضرت ہارون کی بھی خلافت اوسی قدم تک تھی جبتک حضرت موسیٰ طور سے تشریف نہ لائے تھے ہان یہ مقرر ہے کہ اس حدیث سے علی مرتضیٰ کو
خلافت کی لیاقت بخوبی ثابت ہوتی ہے لیکن اسمین اونکے سوائے دوسرے خلیفہ کی انکار بھی نہین صدیق رض اور فاروق اعظم رض کے فضائل بھی
احادیث مین بیشمار ہین اس کتاب مین بھی بہت حدیثین گذر چکین ہین اور ہونگی اپنی خواہش کے موافق ایک حدیث کو پکڑ لینا اور اوسکے
سوا اور حدیثون کو خیال نہ کرنا یا جہالت ہے یا تعصب ھ عُمَرُ یَا عُمَرُ اَلَا تَکْفِیْكَ اٰیَةُ الصَّیْفِ الَّتِیْ فِیْ اٰخِرِ سُوْرَةِ
النِّسَاءِ قَالَهٗ حِیْنَ اَلَحَّ عَلَیْهِ فِی السُّؤَالِ عَنِ الْکَلَالَةِ مسلم مین عمر فاروق رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
کہ ای عمر کیا تجکو کفایت نہین کرتی ایام گرما کی آیت جو سورۂ نساء کے آخر مین ہے یہ حضرت نے اوسوقت فرمایا جب عمر فاروق نے حضرت سے
بہت پوچھا کلالہ کے حکم سے ف کلالہ وہ مرد یا عورت ہے جسکا باپ اور بیٹا نہو سورۂ نساء کی آخر آیت یہ ہے یَسْتَفْتُوْنَكَ
قُلِ اللّٰهُ یُفْتِیْکُمْ فِی الْکَلَالَةِ یعنی ای پیغمبر تجسے کلالہ کی وراثت کا حکم پوچھتے ہین تو کہہ اگر مرد مر جاوے اور اوسکے بیٹا نہو اور اوسکی
بہن ہو تو آدھا مال اوسکا لیوے اور اگر دو بہن ہون یا زیادہ تو دو تہائی لیوین اور اگر بھائی بہن ہون تو مرد کا حصہ عورت سے دونا ہے یہ آیت
گرمی کے موسم مین اوتری تھی اس واسطے اسکو گرمی کی آیت فرمایا ھ اَبُوْهُرَیْرَةَ یَا عُمَرُ اَمَا شَعَرْتَ اَنَّ عَمَّ الرَّجُلِ
صِنْوُ اَبِیْهِ مسلم مین ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ای عمر تو نہین جانتا کہ مرد کا چچا اور اوسکا باپ ایک جڑ کی دو شاخین ہین
ف یعنی چچا اور باپ تعظیم اور توقیر مین برابر ہین کہ دونون باپ دادا سے پیدا ہین جیسے ایک جڑ سے دو شاخ عمر فاروق زکوٰۃ کی
تحصیل کے عامل تھے حضرت عباس کے زکوٰۃ نہ دینے کی حضرت سے شکایت کی تب حضرت نے عمر فاروق سے یہ حدیث فرمائی ھ اَبُوْهُرَیْرَةَ یَا فُلَانُ
اَلَا تُحْسِنُ صَلَاتَكَ اَلَا یَنْظُرُ الْمُصَلِّیْ اِذَا صَلّٰی کَیْفَ یُصَلِّیْ فَاِنَّمَا یُصَلِّیْ لِنَفْسِهٖ اِنِّیْ لَاُبْصِرُ مِنْ
وَرَائِیْ کَمَا اُبْصِرُ مِنْ بَیْنِ یَدَیَّ مسلم مین ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ای فلانے تو کیون نہین اپنی نماز خوبی سے پڑھتا
کیون نہین دیکھتا نمازی جب نماز پڑھتا ہے کہ کس طرح پڑھتا ہے سو وہ تو اپنے بھلے کے واسطے پڑھتا ہے مقرر مین دیکھتا ہون اپنے پیچھے سے
جیسا اپنے آگے سے دیکھتا ہون ف ایک شخص حضرت کے پیچھے صف مین نماز پڑھتا تھا اور ادھر اودھر دیکھتا جاتا تھا جب حضرت

یَا عَبْدَ اللّٰہِ لَا تَکُنْ مِثْلَ فُلَانٍ کَانَ یَقُوْمُ مِنَ اللَّیْلِ فَتَرَکَ قِیَامَ اللَّیْلِ **قَالَہٗ** لہٗ بخاری اور مسلم مین
عبد اللہ بن عمر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای عبد اللہ تو نہو جیو فلانے کی طرح کہ وہ رات کو اوٹھا کرتا تھا پھر اوسنے چھوڑ دیا رات کا اوٹھنا
یعنی تہجد کی نماز یہ حضرت نے عبد اللہ بن عمرو سے فرمایا **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب نفل عبادت خواہ نماز خواہ روزہ خواہ وظیفہ شروع
کرے تو اوسکو ہمیشہ نباہے کبھی کرنا کبھی چھوڑنا مکروہ ہی اسواسطے کہ ایسی عبادت کا دل پر خوب اثر نہین ہوتا **خ** عَدِیِّ بْنِ حَاتِمٍ
یَا عَدِیُّ ہَلْ رَأَیْتَ الْحِیْرَۃَ قُلْتُ لَمْ اَرَہَا وَقَدْ اُنْبِئْتُ عَنْہَا قَالَ فَاِنْ طَالَتْ بِکَ حَیٰوۃٌ لَتَرَیَنَّ الظَّعِیْنَۃَ
تَرْتَحِلُ مِنَ الْحِیْرَۃِ حَتّٰی تَطُوْفَ بِالْکَعْبَۃِ لَا تَخَافُ اَحَدًا اِلَّا اللّٰہَ وَلَئِنْ طَالَتْ بِکَ حَیٰوۃٌ لَتُفْتَحَنَّ
کُنُوْزُ کِسْرٰی قُلْتُ کِسْرَی بْنُ ہُرْمُزَ قَالَ کِسْرَی بْنُ ہُرْمُزَ وَلَئِنْ طَالَتْ بِکَ حَیٰوۃٌ لَتَرَیَنَّ الرَّجُلَ یُخْرِجُ
مِلْءَ کَفِّہٖ مِنْ ذَہَبٍ اَوْ فِضَّۃٍ یَطْلُبُ مَنْ یَقْبَلُہٗ مِنْہُ فَلَا یَجِدُ اَحَدًا یَقْبَلُہٗ مِنْہُ وَلَیَلْقَیَنَّ اللّٰہَ اَحَدُکُمْ
یَوْمَ یَلْقَاہُ وَلَیْسَ بَیْنَہٗ وَبَیْنَہٗ تَرْجُمَانٌ یُتَرْجِمُ لَہٗ فَلَیَقُوْلَنَّ لَہٗ اَلَمْ اَبْعَثْ اِلَیْکَ رَسُوْلًا فَیُبَلِّغَکَ
فَیَقُوْلُ بَلٰی فَیَقُوْلُ اَلَمْ اُعْطِکَ مَالًا وَّوَلَدًا وَّاُفْضِلْ عَلَیْکَ فَیَقُوْلُ بَلٰی فَیَنْظُرُ عَنْ یَمِیْنِہٖ فَلَا یَرٰی
اِلَّا جَہَنَّمَ وَیَنْظُرُ عَنْ یَسَارِہٖ فَلَا یَرٰی اِلَّا جَہَنَّمَ بخاری مین عدی بن حاتم رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ
ای عدی تو نے حیرہ دیکھا ہی مینے کہا مینے اوسکو نہین دیکھا اور البتہ اوسکی خبر مجکو ہی حضرت نے فرمایا کہ اگر تیری زندگی زیادہ ہوئی تو مقرر
تو دیکھیگا اکیلی عورت شتر سوار کو کہ حج کے ارادے پر حیرہ سے چلے گی یہان تک کہ کعبے کا طواف کریگی نہ ڈریگی کسی سے سوائے خدا کے اور اگر تیری
زندگی زیادہ ہوئی تو کھولے جاوینگے بادشاہ ایران کے خزانے مینے کہا ایران کا بادشاہ ہرمز کا بیٹا مراد ہی حضرت نے فرمایا کہ ہان ایران کا
بادشاہ ہرمز کا بیٹا مراد ہی اور اگر تیری زندگی زیادہ ہوئی تو مقرر تو دیکھیگا کہ مرد اپنی مٹھی بھر کے سونا یا چاندی لیکر نکلیگا تلاش کرتا کہ کوئی
محتاج اوسکو لیکے سو نپاویگا کسیکو جو اوسکو قبول کرے اور البتہ تم مین سے کوئی ایک شخص خدا سے ملیگا جس دن کہ اوس سے ملاقات ہوگی
یعنی قیامت کو اور نہوگا اوسکے اور خدا کے درمیان کوئی دو بھاشیا جو درمیان مین ایک دوسرے کی بولی سمجھاوے یعنی بلا واسطہ کلام ہوگا
سو خدا فرماویگا اوس سے کہ کیا مینے تیرے پاس کوئی پیغمبر نہین بھیجا سو تجکو میرا حکم پہونچاتا سو وہ کہیگا کہ ہان تیرے پیغمبر نے تیرا پیغام پہونچایا
پھر خدا فرماویگا کہ کیا مینے تجکو مال اور اولاد نہین دی اور تجھپر فضل و کرم نہین کیا سو وہ کہیگا کہ سچ ہی تو نے سب کچھ دیا پھر نظر کریگا اپنے
داہنے تو سوائے دوزخ کے کچھ نہ دیکھیگا اور اپنے بائین نظر کریگا تو سوائے دوزخ کے کچھ نہ دیکھیگا حیرہ ایک شہر تھا کوفے کے پاس اوسکا نام
حیرۃ النعمان مشہور ہی مکے اور اوسمین کئی مہینے کی راہ ہی **ف** مصابیح مین روایت ہی عدی بن حاتم سے کہ مین حضرت کے پاس تھا
سو ایک مرد نے افلاس اور محتاجی کا گلہ کیا اور دوسرے نے رہزنی کی شکایت کی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی عدی رضہ کہتے ہین کہ مینے اپنی آنکھو سے
دیکھا کہ ایک عورت شتر سوار حیرہ سے کعبے کو جاتی تھے اور جب ایران کا ملک فتح ہوا عمر فاروق کی خلافت مین تو مین بھی موجود تھا اور جو
تم لوگون مین جیتا رہیگا وہ تیسری بات بھی دیکھیگا یعنی کوئی محتاج نہ رہیگا جو صدقہ قبول کرے بعضے کہتے ہین کہ عمر بن عبد العزیز کی خلافت
مین یہ بات بھی ہو چکی اور بعضے کہتے ہین کہ حضرت امام مہدی ع کے وقت مین ہوگی یہ حدیث ہمارے حضرت کی پیغمبری پر دلیل اور معجزہ ہی کہ حضرت
نے آیندہ بات کی خبر دی پھر اوسی طرح واقع ہوا باقی مضمون اس حدیث کا کئی بار ہو چکا **م** سَعْدُ بْنُ اَبِیْ وَقَّاصٍ یَا عَلِیُّ اَنْتَ
مِنِّیْ بِمَنْزِلَۃِ ہَارُوْنَ مِنْ مُّوْسٰی اِلَّا اَنَّہٗ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ مسلم مین سعد بن ابی وقاص رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ

جب مُردے کو دفن کر کے لوگ پھرتے ہیں تو مُردہ لوگوں کے جوتوں کی چپ چپ سنتا ہے اور بعض کہتے ہیں کہ مُردونکو سماعت نہیں حضرت کا معجزہ تھا
جو اون کافرون نے سنا جس طرح کنکریوں نے حضرت کے ہاتھ میں تسبیح کی تھی اس حدیث میں سوا اون کافرون کے اور مُردونکی سماعت کا ذکر نہیں
صحیح بخاری میں قتادہ سے روایت ہے کہ خدا نے اوس وقت اون کافرونکو زندہ کر دیا تھا کہ حضرت کا کلام سنکے پشیمان ہون اور اسیطرح
حضرت عایشہ رض سے بھی روایت ہے واللہ اعلم ﻫ قَبِيصَةُ بْنُ مُخَارِقٍ يَا قَبِيصَةُ إِنَّ الْمَسْأَلَةَ لَا تَحِلُّ إِلَّا لِأَحَدٍ
ثَلَاثَةٍ رَجُلٌ تَحَمَّلَ حَمَالَةً فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْأَلَةُ حَتَّى يُصِيبَهَا ثُمَّ يُمْسِكُ وَرَجُلٌ أَصَابَتْهُ جَائِحَةٌ
اِجْتَاحَتْ مَالَهُ فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْأَلَةُ حَتَّى يُصِيبَ قِوَامًا مِنْ عَيْشٍ أَوْ قَالَ سِدَادًا مِنْ عَيْشٍ وَرَجُلٌ
أَصَابَتْهُ فَاقَةٌ حَتَّى يَقُومَ ثَلَاثَةٌ مِنْ ذَوِي الْحِجَى مِنْ قَوْمِهِ لَقَدْ أَصَابَتْ فُلَانًا فَاقَةٌ فَحَلَّتْ لَهُ
الْمَسْأَلَةُ حَتَّى يُصِيبَ قِوَامًا مِنْ عَيْشٍ أَوْ قَالَ سِدَادًا مِنْ عَيْشٍ فَمَا سِوَاهُنَّ مِنَ الْمَسْأَلَةِ يَا قَبِيصَةُ
سُحْتٌ يَأْكُلُهَا صَاحِبُهَا سُحْتًا كَذَا وَقَعَ فِي كِتَابِ مُسْلِمٍ حَتَّى يَقُومَ وَالصَّوَابُ يَقُولُ وَكَذَا أَخْرَجَهُ
أَبُو دَاوُدَ بِاللَّامِ مسلم مین قبیصہ بن مخارق رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ای قبیصہ سوال کرنا حلال نہین مگر ایک کو
تین قسم کے آدمیون سے ایک تو وہ مرد جسنے دوسرے کا بوجھ اپنے اوپر ڈالا تو اوسکو سوال کرنا حلال ہے یہان تک کہ اوتنا مال پاجاوے پھر
رُک رہے اور دوسرا مرد وہ جسپر ایسی آفت پڑی جس سے اوسکا مال برباد ہو گیا تو اوسکو سوال کرنا حلال ہے یہان تک کہ اپنی
زندگی کے گذارے کے لائق حاصل کرے یا حضرت نے یون فرمایا کہ زندگی کی سد رمق حاصل کرے اور تیسرا مرد وہ ہے جسکو فاقہ کی
نوبت پہونچے یہان تک کہ کھڑے ہو کر گواہی دین اوسکی قوم کے تین دانا آدمی کہ فلانے کو فاقہ ہے تو اوسکو سوال کرنا حلال ہے یہان تک کہ
زندگی کے گذارے کے لائق حاصل کرے یا یون فرمایا کہ زندگی کی سد رمق حاصل کرے اور ان تین کے سوا سوال کرنا ای قبیصہ حرام ہے
کھاتا ہے سوال کرنے والا حرام کو صحیح مسلم مین اسیطرح حَتَّى يَقُومَ کی روایت ہے اور ٹھیک یقول ہے جس طرح ابو داؤد نے
لام سے روایت کیا ہے **ف** غیر کا بوجھ اپنے اوپر ڈالنا اس طرح پر کہ جیسے دو آدمی مین مال کے سبب جھگڑا ہو قرض کے بابت
یا خون بہا بابت یا دانٹ کے بابت اور تیسرا آدمی اون دونون مین صلح کروا دیوے اور اوس قدر مال کو اپنے ذمے پر لیوے تو اوسکو سوال کرنا
درست ہے عرب مین اس طرح کی ذمہ داری کا بہت رواج تھا اور آفت سے مال برباد ہونا جیسے آگ سے جلنا یا غرق ہونا یا لٹ جانا اور یہ
فاقے کی گواہی تین آدمیونکی فرمائی سو باعتبار احتیاط اور استحباب کے ہے کسی عالم کے نزدیک یہ شرط نہین کہ بدون گواہی کے فاقہ والے کو
سوال کرنا درست نہو اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سوال کی اصل حرام ہے لیکن ان تین ضرورتون مین درست ہے انکے سوا کسی طرح سوال
درست نہین مصابیح مین قبیصہ رض سے روایت ہے کہ مین مال ضامن ہوا اور حضرت سے مینے سوال کیا حضرت نے مجھے فرمایا کہ تو ٹھہر جا زکوۃ کا مال جب
آویگا تو مین تجھکو دونگا اب حضرت نے یہ حدیث فرمائی **ن** جَابِرٌ يَا مُعَاذُ أَفَتَّانٌ أَنْتَ ثَلَاثًا اِقْرَأْ وَالشَّمْسِ وَضُحَاهَا
وَسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَنَحْوَهَا **قَالَهُ** لَهُ حِينَ قَرَأَ الْبَقَرَةَ فِي الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ
بخاری مین جابر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا ای معاذ کیا تو فتنہ انداز ہے پڑھا کر وَالشَّمْسِ وَضُحَاهَا اور سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى اور
اُنکی اتنی بڑی اور سورتین یہ حدیث معاذ سے فرمائی جب اونھون نے عشا کے وقت سورہ بقرہ پڑھی تھی **ف** مصابیح
مین جابر رض سے روایت ہے کہ معاذ کا دستور تھا کہ عشا کی نماز حضرت کے ساتھہ پڑھتے پھر اپنی قوم مین جا کر امامت کرتے سو ایک

نماز پڑھ چکے تو پھر کے یہ حدیث فرمائی یعنی نماز باادب حضور دل سے چاہیے ادھر ادھر دیکھنا اپنے مالک کے روبرو کمال بے ادبی ہی اور یہ معجزہ حضرت کا تھا کہ جیسا سامنے سے دیکھتے تھے ویسا ہی پیٹھ سے **ق** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ اَوْفٰى يَا فُلَانُ انْزِلْ فَاجْدَحْ لَنَا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ عَلَيْكَ نَهَارًا قَالَ انْزِلْ فَاجْدَحْ لَنَا قَالَ فَنَزَلَ فَجَدَحَ فَاَتَاهُ بِهٖ فَشَرِبَ ثُمَّ قَالَ بِيَدِهٖ اِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ مِنْ هٰهُنَا وَجَاءَ اللَّيْلُ مِنْ هٰهُنَا فَقَدْ اَفْطَرَ الصَّائِمُ بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای فلانے اوتر سو ہمارے واسطے ستو گھول اوسنے کہا یا رسول اللہ البتہ آپ کے اوپر تو دن ہی یعنی آپ روزہ دار ہین اور دن ابھی باقی ہی حضرت نے فرمایا کہ اوتر سو ہمارے واسطے ستو گھول راوی نے کہا سو وہ شخص اوترا پھر اوسنے ستو گھولے اور حضرت کے پاس لایا تو حضرت نے پیا پھر ہاتھ سے پچھم کی طرف اشارہ کیا اور کہا جب آفتاب ڈوبے ادھر اور رات آوے ادھر سے یعنی سیاہی پورب سے نمود ہو تو روزہ دار کے روزہ کھولنے کا وقت آیا **ف** راوی سے روایت ہی کہ ہم رمضان میں حضرت کے ساتھ سفر میں تھے جب آفتاب ڈوبا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت اول وقت بہت جلد روزہ کھولتے تھے کہ بعضے لوگونکو شبہہ ہوتا تھا کہ شاید ابھی دن باقی ہی اور ثابت ہوا کہ جب آفتاب غروب ہو اور پورب کی طرف سیاہی چڑھی وہی وقت ہی روزہ کھولنے کا **ھ** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَرْجِسَ يَا فُلَانُ بِاَيِّ الصَّلٰوتَيْنِ اعْتَدَدْتَّ اَبِصَلَاتِكَ وَحْدَكَ اَمْ بِصَلَاتِكَ مَعَنَا **قَالَهٗ** لِرَجُلٍ دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِيْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ فِيْ جَانِبِ الْمَسْجِدِ ثُمَّ دَخَلَ مَعَهٗ مسلم مین عبداللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا ای فلانے دونون نماز دن سے کس نماز کا تو نے حساب کیا یعنی کون نماز کو معتبر جانا کیا اوس نماز کو جو تو نے اکیلے پڑھی یا اوس نماز کو جو تو نے ہمارے ساتھ پڑھی یہ حضرت نے اوس مرد سے کہا جو مسجد مین آیا اور حضرت فرض نماز فجر کی پڑھتے تھے سو اوسنے شاید دو سنت رکعتین مسجد کے ایک کنارے مین پڑھین پھر حضرت کے ساتھ نماز مین داخل ہوا **ف** یعنی جماعت کے ہوتے سنت پڑھنا نچاہیے اور یہی مذہب ہی اکثر اماموں کا اور امام اعظم کے نزدیک اگر جانے کہ سنت پڑھنے کے بعد جماعت مین شریک ہو جاویگا تو مسجد کے باہر صف سے دور سنت پڑھے اور اگر جانے کہ ایک رکعت بھی نملیگی تو جماعت مین شریک ہو جاوے سنت نپڑھے **ھ** عُمَرُ يَا فُلَانُ بْنَ فُلَانٍ وَيَا فُلَانُ بْنَ فُلَانٍ هَلْ وَجَدْتُّمْ مَا وَعَدَكُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ حَقًّا فَاِنِّيْ قَدْ وَجَدْتُّ مَا وَعَدَنِيَ اللّٰهُ حَقًّا فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ تُكَلِّمُ اَجْسَادًا لَا اَرْوَاحَ فِيْهَا فَقَالَ مَا اَنْتُمْ بِاَسْمَعَ لِمَا اَقُوْلُ مِنْهُمْ غَيْرَ اَنَّهُمْ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ اَنْ يَّرُدُّوْا عَلَيَّ شَيْئًا مسلم مین عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا ای فلانے بیٹے فلانے کے ای فلانے بیٹے فلانے کے بھلا جو تم سے اللہ اور اوسکے رسول نے وعدہ کیا تھا تمنے سچ سچ پایا سو مینے تو جو خدا نے مجھسے وعدہ کیا تھا سچ سچ پایا تو عمر فاروق نے کہا یا رسول اللہ کیونکر آپ کلام کرتے ہین دھڑون سے جنمین روح نہین ہی حضرت نے فرمایا تم میرے قول کو اون سے زیادہ نہین سنتے یعنی تم اور وہ میرے کلام کی سماعت مین برابر ہو مگر یہ بات مقرر ہی کہ وہ میری بات کا کچھ جواب نہین دے سکتے **ف** جب جنگ بدر مین ابوجہل اور عتبہ اور عقبہ وغیرہ کفار قریش مارے گئے تو حضرت نے اونکے دھڑ ایک کوے مین ڈلوا دیے پھر اوسپر کھڑے ہو کر یہ حدیث فرمائی یعنی جو خدا اور رسول نے تمھارے قتل اور عذاب کا اور میری فتح کا وعدہ کیا تھا سو سچ ہوا بعضے کہتے ہین کہ اس حدیث سے ثابت ہوا کہ مردونکو سماعت ہی لو موت سے روح کو فنا نہین اور قبرستان مین مردونکو سلام کرنا دلیل ہی اونکی سماعت کی اور حدیثون مین ثابت ہی کہ

الانصارِ الم اجدکم ضلالا فهداکم الله بی وکنتم متفرقین فالفکم الله بی وعالة فاغناکم الله بی
بخاری اور مسلم مین عبد الله بن زید بن عاصم سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای گروہ انصار بھلا مینے تمکو گمراہ نہین پایا سو خدا نے تمکو دین کی
راہ بتلائی میرے سبب سے اور تم بتر بتر تھے سو خدا نے تمھاری آپسمین الفت اور محبت کردی میرے سبب سے اور تم محتاج تھے سو خدا نے تمکو
مالدار کردیا میرے سبب سے **ف** جنگ حنین مین جب فتح ہوئی اور مال ہاتھ لگا تو حضرت نے نو مسلمونکو مال بہت دیا اور انصار کو نہین دیا
تو نوجوان انصاریون نے کہا کہ حضرت ہمکو نہین دیتے اونکو دیتے ہین جن کے خون ہماری تلوارون سے ٹپکتے ہین یعنی جو ہمارے زور شمشیر سے مسلمان ہوے
ہین حضرت نے اونکو ایک خیمے مین جمع کیا اور یہ حدیث فرمائی پھر انصار راضی ہوے اور رونے لگے انصار کے دو گروہ تھے اوس اور خزرج زمانہ کفر مین
باہم اونمین بڑی عداوت تھی بڑا کشت خون ہو چکا تھا جب حضرت کے پاس دونون گروہ مسلمان ہوئے تو باہم نہایت دوست ہو گئے یہ احسان تھا حضرت کا
ق ابو ہریرہ یا معشر الانصار قلتم اما الرجل فادرکته رغبة فی قریته قالوا قد کان ذلك
قال کلا انی عبد الله ورسوله هاجرت الی الله والیکم المحیا محیاکم والممات مماتکم بخاری اور مسلم
مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا ای گروہ انصار تمنے کہا کہ اس مرد کو یعنی پیغمبر کو خواہش ہوئی ہی اپنے شہر کی انصار نے کہا
یہ بات تو مقرر ہوئی ہی حضرت نے فرمایا یہ ہونا نہین مین مقرر الله کا بندہ ہون اور اوسکا رسول مینے ہجرت کی خدا کی طرف اور تمھاری طرف اب
میری زندگی تمھاری زندگی کے ساتھ ہی اور موت میری تمھاری موت کے ساتھ ہی **ف** مصابیح مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ جب مکہ
فتح ہوا تو حضرت نے فرمایا کہ جو ابو سفیان کے گھر گیا اوسکو امان ہی اور جسنے ہتھیار ڈال دیے اوسکو امان ہی تب انصار نے کہا کہ حضرت کو
اپنے برادرونکی الفت ہوئی اور اپنی بستی کی طرف رغبت آئی حضرت کو وحی سے یہ حال معلوم ہوا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی **ق**
ابن مسعود یا معشر الشباب من استطاع منکم الباءة فلیتزوج فانه اغض للبصر واحصن
للفرج ومن لم یستطع فعلیه بالصوم فانه له وجاء بخاری اور مسلم مین عبد الله بن مسعود رض سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا ای جوانون کے گروہ جو طاقت رکھتا ہو تم مین سے نکاح اور خانہ داری کی سو نکاح کرے اسواسطے کہ نکاح نظر کا بڑا روکنے والا
اور شرمگاہ کا بڑا بچانے والا ہی یعنی نکاح کے سبب آدمی حرام کاری اور اجنبی عورتون کے گھورنے سے بچتا ہی اور جسکو خانہ داری کی
طاقت نہو تو وہ اپنے اوپر روزہ رکھنا ضرور جانے اسواسطے کہ اوسکے حق مین روزہ رکھنا خصی کرنا ہی **ف** یعنی جس طرح خصی کرنے
سے شہوت جاتی رہتی ہی ویسی ہی روزہ رکھنے سے معلوم ہوا کہ جسکو جورو کے کھانے کپڑے دینے کا مقدور ہو اوسکے حق مین نکاح کرنا مستحب ہی
کہ حرام کاری اور نظر بازی سے بچے اور اگر مقدور نہو تو روزہ رکھنا شروع کرے کہ ناتوانی سے خود بخود شہوت دور ہو جاویگی **ق**
عائشة یا معشر المسلمین من یعذرنی من رجل قد بلغنی اذاه فی اهل بیتی فوالله ما علمت علی
اهلی الا خیرا ولقد ذکروا رجلا ما علمت علیه الا خیرا وما کان یدخل علی اهلی الا معی
بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای مسلمانون کے گروہ کون ایسا ہی جو میرا عذر دریافت کرے بدلا لیوے
اوس مرد سے جسکی ایذا اور تکلیف میرے اہل بیت کو یعنی میری گھر والی بی بی کو پہنچی سو خدا کی قسم نہین جانتا مینے اپنی بی بی کو مگر نیک اور
البتہ لوگون نے ذکر کیا ہی اوس مرد کو جسکو نہین جانتا مینے مگر نیک وہ تو میری بی بی پاس کبھی نجاتا تھا بدون میرے ساتھ کے **ف** یہ حدیث ٹکڑا ہی
بڑی لمبی حدیث کا جب عبد الله بن ابی سنافقون کے سردار نے حضرت عائشہ رض کو عیب لگایا صفوان بن معطل سے بخاری وغیرہ کا مختصر قصہ

معاذ نے سورۂ بقر عشا میں شروع کی تو ایک مرد جماعت چھوڑ کے علیحدہ نماز پڑھ کے اپنے گھر چلا گیا معاذ نے اوسکو منافق کہا وہ مرد حضرت پاس گیا اور اوسنے کہا کہ یا رسول اللہ ہم کھیتی والے محنتی لوگ ہین یعنی دن کی محنت سے ہم ماندے ہو جاتے ہین رات کو ہمکو اتنی طاقت نہین رہتی کہ ہم بڑی بڑی رکعتین پڑھین اور معاذ نے رات کو سورۂ بقر پڑھی مین اپنی نماز علیحدہ پڑھ کے چلا گیا سو معاذ نے مجکو منافق کہا تب حضرت نے معاذ سے یہ حدیث فرمائی یعنی تو لوگون مین کیا فتنہ ڈالا چاہتا ہی بڑی قراءت سے جماعت چھڑا دیگا معلوم ہوا کہ امام کو اپنی قوم کی رعایت واجب ہی بدون اونکی مرضی طول قراءت نہین درست شافعی کے مذہب مین درست ہی کہ امام نیت نفل کرے اور مقتدی فرض کی چنانچہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ معاذ حضرت کے ساتھ فرض پڑھتے تھے اور اپنی قوم کو نفل کی نیت سے پڑھاتے تھے اور حنفی مذہب مین نفل والے کے پیچھے فرض والے کی نماز نہین درست تو اونکے طور پر معاذ حضرت کے ساتھ نفل کی نیت سے پڑھتے ہونگے اور اپنی قوم کے ساتھ فرض کی نیت سے ق مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ يَا مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ هَلْ تَدْرِي مَا حَقُّ اللّٰهِ عَلَى الْعِبَادِ قَالَ قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَإِنَّ حَقَّ اللّٰهِ عَلَى الْعِبَادِ أَنْ يَعْبُدُوهُ وَلَا يُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا يَا مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ هَلْ تَدْرِي مَا حَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللّٰهِ إِذَا فَعَلُوا ذٰلِكَ قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ فَقَالَ أَنْ لَا يُعَذِّبَهُمْ بخاری اور مسلم مین معاذ بن جبل رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا ای معاذ بن جبل بھلا تو جانتا ہی کہ کیا خدا کا حق ہی بندون پر معاذ نے کہا مینے کہا اللہ اور اوسکا رسول زیادہ تر دانا ہی حضرت نے فرمایا سو مقرر خدا کا حق تو بندون پر یہ ہی کہ اوسکی بندگی کرین اور اوسکے ساتھ کسیکو شریک نکرین ای معاذ بن جبل بھلا تو جانتا ہی کہ کیا حق ہی بندون کا خدا پر جبکہ وہ اسکو کرین یعنی عبادت کرین لاشریک جانکر مینے کہا اللہ اور اوسکا رسول زیادہ تر دانا ہی حضرت نے فرمایا بندون کا حق خدا پر یہ ہی کہ اونکو عذاب نکرے ف خدا کا حق بندون پر واجب ہی اور بندون کا حق خدا پر کچھ بھی نہین لیکن اوسکے فضل و کرم کی راہ سے البتہ ہر طرح کی امید ہی ق الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ يَا مُغِيرَةُ خُذِ الْإِدَاوَةَ بخاری اور مسلم مین مغیرہ بن شعبہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا ای مغیرہ اوٹھا وضو کے برتن کو ف مغیرہ سے روایت ہی کہ مین حضرت کے سفر مین ساتھ تھا جب حضرت نے یہ حدیث فرمائی تو مین وضو کا برتن حضرت کے ساتھ لے چلا حضرت نے اول جا ضرور سے فراغت کی شامی جبہ حضرت پہنے تھے آستینین اوسکی تنگ تھین اوس مین سے ہاتھ نکالکر حضرت نے وضو کیا اور مین پانی ڈالتا جاتا تھا پھر حضرت نے موزون پر مسح کیا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خدمتگار سے وضو کروانا درست ہی

نوع آخر دوسری قسم کی حدیثین ق جَابِرٌ يَا أَهْلَ الْخَنْدَقِ إِنَّ جَابِرًا قَدْ صَنَعَ لَكُمْ سُورًا فَحَيَّهَلًا بِكُمْ بخاری اور مسلم مین جابر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای خندق کھودنے والو البتہ جابر نے تمھاری دعوت کا کھانا طیار کیا سو جلدی چلو ف اسکا پورا قصہ تیسرے باب مین بیچا کہ تھوڑے گوشت اور تین سیر جو کے آٹے کو حضرت کی برکت سے ہزار آدمی نے کھایا جنگ خندق کے ایام مین ھ أَبُو سَعِيدٍ يَا أَهْلَ الْمَدِينَةِ لَا تَأْكُلُوا لُحُومَ الْأَضَاحِيِّ فَوْقَ ثَلَاثٍ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ فَشَكَوْا إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّ لَهُمْ عِيَالًا وَحَشَمًا وَخَدَمًا فَقَالَ كُلُوا وَأَطْعِمُوا وَاحْبِسُوا أَوِ ادَّخِرُوا مسلم مین ابو سعید رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای مدینے کے لوگو نہ کھاؤ قربانیون کے گوشت کو تین دن سے زیادہ کہا ابو سعید نے پھر لوگون نے شکایت بیان کی حضرت سے کہ ہمارے جورو لڑکے ہین اور بھائی بند ہین اور غلام خدمتگار ہین یعنی اگر تین دن سے زیادہ اجازت ہو تو ہمارا بہت دنون تک کام چلے تو حضرت نے فرمایا کہ کھاؤ اور کھلاؤ اور بند کر رکھو یا فرمایا رکھ چھوڑو ف یعنی قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ رکھنا درست ہی اول حکم منسوخ ہوا ق عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدِ بْنِ عَاصِمٍ يَا مَعْشَرَ

قتل کرینگے کیا تو منافق ہے جو منافقون کی حمایت کرتا ہے غرضکہ قریب تھا کہ کشت و خون ہووے حضرت نے سبکو چپ کیا حضرت عایشہ رضی اللہ عنہا سے
روایت ہے کہ مین بیٹھی روتی تھی کہ حضرت گھر مین تشریف لائے اور میرے نزدیک بیٹھے اور فرمایا کہ اے عایشہ تیرے حق مین مینے ایسی ایسی باتین سنی ہین
اگر تونے گناہ نہین کیا ہے تو عنقریب خدا تیری پاکدامنی بیان کریگا اور اگر تونے گناہ کیا ہے تو توبہ کر اسواسطے کہ جب بندے نے توبہ کی تو خدا گناہ
معاف کرتا ہے جب حضرت بات تمام کر چکے تو میرے آنسو بالکل بند ہوگئے مینے حضرت سے کہا کہ مجکو معلوم ہے کہ آپکو اس بات کی خبر پہونچی ہے
اور آپکے دل مین جم گئی ہے سو اگر مین یون کہون کہ مین اس عیب سے پاک ہون تو حضرت یقین کا ہے کو کرینگے اور اگر ناکردہ گناہ کا اقرار کرون تو حضرت
اسکو سچ جانینگے اب میرے اور حضرت کے درمیان سوے حضرت یعقوب علیہ السلام کے اور کوئی مثل نہین بن سکتی فَصَبْرٌ جَمِيلٌ وَاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ
عَلٰى مَا تَصِفُونَ یعنی اب صبر بہتر ہے اور تمہاری اس گفتگو پر خدا ہی کی مدد درکار ہے حضرت میرے پاس سے نہ اوٹھے تھے کہ وحی آوری کی نشانیان
حضرت پر ظاہر ہوئین اور سورۂ نور مین خدا نے میری پاکدامنی اور تہمت کرنے والونکی مذمت بیان کی پھر تو حضرت نے خوش ہوکر فرمایا اے عایشہ
بشارت ہے تجکو کہ خدا نے تیری پاکی بیان کی میرے ماباپ نے کہا اے عایشہ اوٹھکر حضرت کی تعظیم اور تعریف کر مین اوس وقت نہایت غصے
مین تھی مینے کہا کہ مین نہ اوٹھونگی اور نہ حضرت کی تعریف کرونگی مین اپنے خدا کی تعریف اور شکر کرونگی جسنے میری بیگناہی ظاہر کی
حضرت عایشہ سے روایت ہے کہ مجکو یقین تھا کہ خدا میری بیگناہی آخر کو ظاہر کریگا لیکن یہ معلوم نہ تھا کہ میرے حق مین قرآن اوتریگا
جو قیامت تک پڑھا جاویگا **ف** اس حدیث سے بہت فائدے ظاہر ہوئے اول یہ کہ جو بیگناہ ہو اوسکو عیب لگاتا ہے وہ آخر کو خود فضیحت
ہوتا ہے اور بیگناہونکی پاکی زیادہ تر ثابت ہوجاتی ہے دوسرے یہ کہ جسنے حضرت عایشہ کو بد کہا تھا اوسنے حضرت کو رنج دیا اور اوسمین
منافقون کی بھی داخل ہوا تیسرے یہ کہ علم غیب سوا خدا کے کسیکو نہین مہینا بھر اسکا تردد اور رنج حضرت کو رہا لیکن جبتک خدا نے
بتلائے حقیقت حال حضرت کو نہ معلوم ہوا **ق** اَبُو سَعِيْدٍ يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ تَصَدَّقْنَ فَاِنِّيْ اُرِيْتُكُنَّ اَكْثَرَ
اَهْلِ النَّارِ بخاری اور مسلم مین ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا اے عورتون کے گروہ خیرات کرو اسواسطے کہ دوزخیون مین تمہین مجکو زیادہ
نظر پڑین یعنی دوزخ مین مینے عورتین مردون سے زیادہ دیکھین **ف** حضرت عید کو جب عیدگاہ سے پھرے تو عورتون کے گروہ پر گذرے پھر
حدیث فرمائی عورتون نے پوچھا یا حضرت اسکا کیا سبب ہے کہ عورتین مردون سے زیادہ دوزخ مین ہین حضرت نے فرمایا کہ بہت کوسا کرتی ہین
اور اپنے خاوندکا حق نہین مانتین یعنی ناشکری کرتی ہین اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خیرات کرنا دوزخ سے بچاتا ہے **ق** ابو هريرة
يَا مَعْشَرَ الْيَهُوْدِ اَسْلِمُوْا تَسْلَمُوْا بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا اے یہودیون کے گروہ مسلمان ہوجاؤ
تو بچ رہو یعنی قتل اور جزیہ اور دوزخ سے **ف** یہ حضرت نے مدینے کے یہودیون سے فرمایا جب اونکے نکالنے کا ارادہ کیا **خ** عَايِشَةُ
يَا مَعْشَرَ الْيَهُوْدِ وَيْلَكُمْ اِتَّقُوا اللّٰهَ فَوَاللّٰهِ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اِنَّكُمْ لَتَعْلَمُوْنَ اَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ حَقًّا
وَاَنِّيْ جِئْتُكُمْ بِحَقٍّ فَاَسْلِمُوْا **قاله** اَوَّلَ مَا قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ بَعْدَ اِسْلَامِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ
بخاری مین حضرت عایشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اے یہودیون کے گروہ تمہاری کمبختی ہے خدا سے ڈرو سو قسم ہے اوس
خدا کی جسکے سوا کوئی لائق پوجنے کے نہین البتہ تم جانتے ہو کہ مین مقرر خدا کا رسول ہون اور بیشک تمہارے واسطے حق دین لایا ہون
سو مسلمان ہوجاؤ یہ حضرت نے اول مدینے مین آنے کے بعد مسلمان ہونے عبداللہ بن سلام کے فرمایا تھا **ف** توریت مین حضرت
کی نشانیان مذکور تھین یہودیون کو خوب معلوم تھا کہ نبی آخر الزمان فلانے وقت فلانے شہر فلانی قوم مین پیدا ہوگا اور مکے سے ہجرت کریگا

حضرت عایشہ رضہ سے یون روایت ہی کہ ہجری پانچوین سال حضرت جنگ بنی مصطلق کو تشریف لیگئے مین حضرت کے ساتھہ تھی جب حضرت
فتح کرکے مدینے کے قریب پہونچے تو رات کو کوچ کی خبر ہوئی مین پیشاب کے واسطے لشکر کے باہر گئی پھر فراغت کرکے مکان پر آئی یہان
معلوم ہوا کہ گلے کا ہار گر پڑا مین اوسی مقام پر تلاش کرنیکو گئی وہان تلاش مین دیر لگی جو لوگ میرے کجاوے کسنے پر مقرر تھے وہ میرے کجاوے
کو اوٹھاکر اونٹ پر کسکے لشکر کے ساتھہ روانہ ہوئے عورتین اوسوقت کم خوراک اور نہایت ہلکی ہوتی تھین اس سبب سے کجاوہ کسنے والونکو
میرے ہونے یا نہونیکی کچھہ خبر نہوئی جب مجکو ہار ملا تب مین اپنے مقام پر آئی دیکھا تو لشکر کوچ کر گیا مین وہان بیٹھہ گئی اس خیال سے کہ آخر جب
میرا حال معلوم ہوگا تو ضرور میرے لینے کو لوگ آوینگے صفوان بن معطل لشکر کے پیچھے رہا کرتا تھا کہ ہر ماندے کو ساتھہ لاوے اوسنے مجکو سوتے
دیکھا تو پہچانا کہ پردہ ہونیسے پہلے اوسنے مجکو دیکھا تھا اوسنے افسوس اور تعجب سے انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا اور کہا یہ تو پیغمبر کی بی بی ہے
مین جاگ پڑی اوسکی کوئی بات اور مینے نہین سنی اوسنے اپنا اونٹ بٹھلایا مین اوسپر سوار ہوئی وہ اونٹ کی نکیل پکڑکے روانہ ہوا اسوقت
لشکر مین پہونچی تو تہمت کرنیوالون نے مجھپر تہمت باندھی اور بانی مبانی اس تہمت کا عبداللہ بن ابی سلول ہوا مین مدینے مین آکر بیمار ہوگئی اور ایک
مہینا بیمار رہی اور مجکو اس تہمت کرنیکی بھی کچھہ خبر تھی ہان اتنا مجکو تردد تھا کہ جیسے میری بیماری مین حضرت مجھپر مہربانی کرتے تھے اس بیماری مین
ویسی مہربانی نتھی گھر مین آکر صرف اتنا پوچھتے تھے کہ اس عورت کا کیا حال ہے اوس وقت تک گھر مین پاخانے نتھے مین شہر کے باہر مسطح کی
ماکے ساتھہ حاجت ضرور کو گئی اوسکا پیر چادر مین اولجھا وہ گر پڑی اوسنے اپنے بیٹے یعنی مسطح کو بددعا دی مینے کہا تو اوسکو کیون بددعا دیتی ہے
وہ تو بدری صحابی ہے تب اوسنے مجکو اس تہمت کی خبر کی کہ مسطح بھی تہمت کرنیوالون کا شریک ہے یہ سنتے میری بیماری اس غم سے
دونی ہوگئی مین حضرت سے اجازت لیکر اپنے ماباپ کے گھر آئی کہ اس خبر کو تحقیق کرون مینے اپنی ماسے کہا ای ما یہ کیا بات ہے جسکا لوگون مین چرچا ہے
میری مانے کہا ای بیٹی تو مت گھبرا جو عورت اپنے خاوند کی پیاری ہوتی ہے اوسکو اسی طرح اکثر لوگ تہمت لگاتے ہین مینے کہا سبحان اللہ میرے
حق مین لوگ ایسی گفتگو کرتے ہین اوس رات تمام رات مجکو نیند نہ آئی اور آنسو جاری رہے پھر حضرت نے علی بن ابی طالب اور اسامہ بن زید کو
بلایا اور میرے چھوڑدینے مین صلاح اور مشورہ پوچھا اسواسطے کہ اتنی مدت مین جبرئیل ع کا آنا اور وحی اوترنا بالکل موقوف ہوگیا تھا اسامہ نے میری
پاکدامنی بیان کی اور کہا یا رسول اللہ وہ آپکی بی بی ہین مجکو تو سواے پاکی اور بہتری کے کچھہ اور خیال مین نہین آتا اور علی بن ابی طالب نے
کہا کہ خدا نے حضرت پر کچھہ تنگی نہین کی انکے سواے اور بہت عورتین موجود ہین لیکن بریرہ لونڈی سے پوچھیے وہ آپکو سچ سچ بتلا دیگی
حضرت نے اوسکو بلایا اور فرمایا کہ ای بریرہ تونے کبھی عایشہ سے ایسی بات دیکھی ہے جس سے تجکو اوسکی پاکدامنی مین شک ہو بریرہ نے کہا ای رسول اللہ
قسم ہے اوس خدا کی جسنے تجکو سچا پیغمبر کیا ہے کہ مینے کبھی اوسکی پاکدامنی مین کچھہ فرق نہین پایا ہان اتنی بات البتہ ہے کہ عایشہ کم عمر لڑکی ہے
بکری خمیر کھا جاتی ہے اور وہ سویا کرتی ہے یعنی کم عمری سے گھر کا بندوبست نہین کرتی پھر حضرت مسجد مین تشریف لیگئے اور منبر پر چڑھکر فرمایا یعنی
ای مسلمانو کوئی اوس منافق سے یعنی عبداللہ بن سلول سے میرا بدلا لیوے کہ اوسنے ناحق میرے گھر کے لوگونکو تہمت لگائی اور مجکو تحقیق کرنے کے بعد کوئی
عیب کی بات نہ معلوم ہوئی تو سعد بن معاذ قوم اوس کا سردار تھا اوسنے کہا یا رسول اللہ مین آپکا بدلا لینے کو تیار ہون اگر تہمت کرنیوالا
ہماری قوم یعنی اوس سے ہووے تو مین اوسکی گردن ماردون اور اگر دوسری قوم سے یعنی خزرج سے ہو تو جیسا حکم ہو ویسا ہم کرین تب سعد بن عبادہ
خزرج کے سردار نے اپنی قوم کی پچ سے کہا کہ ای معاذ تو زیادہ گوئی کرتا ہے ہماری قوم والے پر تیرا کچھہ مقدور نہین اور اپنی قوم کی تو بھی
حمایت کیگا پھر اسید بن حضیر سعد بن معاذ کے چچیرے بھائی نے کہا ای سعد بن عبادہ تو زیادہ گوئی کرتا ہے قسم خدا کی ہم تہمت کرنیوالے کو

ہوئی ق المسیب بن حزن ای عم قل لا الہ الا اللہ کلمۃ احاج لک بہا عند اللہ قالہ لابی طالب
عند وفاتہ بخاری اور مسلم مین مسیب بن حزن سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای چچا کہہ لا الہ الا اللہ کہہ لے اس کلمے کو خدا کے
نزدیک اس کلمہ کہنے کے سبب سے تیرے واسطے مین جھگڑونگا یعنی تیرے اسلام کی گواہی دیکر تجکو بخشاؤنگا یہ حضرت نے ابوطالب سے کہا اونکے
مرتے وقت ف ابوطالب کی وفات کے وقت ابوجہل اور عبد اللہ بن ابی امیہ موجود تھے جب حضرت نے یہ حدیث فرمائی تو ان دونون نے
کہا ای ابوطالب کیا تو عبد المطلب کے دین کو چھوڑتا ہی حضرت بار بار کلمہ کہنے کو فرماتے تھے اور وہ شیطان اوسی طرح ورغلاتے تھے آخر مرتی دفعہ ابوطالب نے
کہا کہ وہ شخص عبد المطلب کے دین پر مرتا ہی اور کلمہ نکہا ق ابو موسی ایہا الناس اربعوا علی انفسکم انکم
لا تدعون اصم ولا غائبا انکم تدعون سمیعا قریبا وہو معکم قالہ فی سفر وکانوا
یجہرون بالتکبیر بخاری اور مسلم مین ابو موسی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا ای لوگو نرمی کرو اپنی جانون پر یعنی شور نکرو البتہ تم بہرے
اور غائب کو نہین پکارتے ہو تم تو سننے نزدیک والے کو پکارتے ہو اور وہ تو تمہارے ساتھہ موجود ہی یہ حضرت نے سفر مین فرمایا اور لوگ پکار پکار کے
اللہ اکبر کہتے تھے ف اس حدیث سے ظاہر یہ معلوم ہوتا ہی کہ ذکر مین زیادہ شور کرنا درست نہین اسواسطے کہ زیادہ شور کرنے مین اپنے
حواس بھی پریشان ہوتے ہین اور سووےکے بھی ہ ابو ہریرۃ ایہا الناس ان اللہ طیب لا یقبل الا طیبا
وان اللہ امر المؤمنین بما امر بہ المرسلین فقال یا ایہا الرسل کلوا من الطیبات واعملوا صالحا انی
بما تعملون علیم وقال یا ایہا الذین آمنوا کلوا من طیبات ما رزقناکم ثم ذکر الرجل
یطیل السفر اشعث اغبر یمد یدیہ الی السماء یا رب یا رب ومطعمہ حرام ومشربہ
حرام وغذی بالحرام فانی یستجاب لذلک مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای لوگو البتہ خدا
پاک ہی نہین قبول کرتا ہی مگر عمل پاک اور مال پاک کو مقرر خدا نے حکم کیا ایماندارونکو جسکا حکم کیا پیغمبرونکو فرمایا قرآن مین ای پیغمبرو کھاؤ
پاک مال اور حلال رزق اور نیک عمل کرو مین البتہ تمہارے عمل کا جاننے والا ہون اور خدا نے قرآن مین فرمایا ای ایماندارو کھاؤ حلال
مال اور پاک چیزونکو جو دینے تمکو دین پھر حضرت نے ذکر کیا اوس مرد کا جسنے بڑا لمبا چوڑا سفر کیا بکھرے بال خاک آلودہ پھیلاتا ہی اپنے
دونون ہاتھہ آسمان کی طرف اور یون کہتا ہی کہ ای رب میرے ای رب میرے اور حال اونکا کھانا اوسکا حرام اور پینا اوسکا حرام بدن
اوسکا پالا گیا حرام غذا سے پھر کہان سے ایسے شخص کی دعا قبول ہو ف پاک مال وہ ہی جسمین کسیکا دعوی اور جھگڑا نہو اور شرع مین
درست ہو چوری کا مال اور غصب کا مال پاک نہین اسواسطے کہ مالک کا دعوی اوسمین موجود ہی اور خرچی کا مال اور رشوت کا اور بیاج کا اگرچہ
اوسمین بظاہر دعوی نہین لیکن اس طرح مال لینا شرع مین درست نہین یعنی ناپاک ہوا معلوم ہوا کہ حرام مال سے خیرات کرنا بیفائدہ ہی بات یہ ہی
کہ خدا اوسکو قبول نہین کرتا اسواسطے کہ وہ پاک ہی ناپاک کو کس طرح قبول کرے اور حلال طلب کرنے مین پیغمبرون اور مسلمانونکو خدا کا
ایک سا حکم ہی اسمین رد ہی اون لوگونکا جو کہتے ہین کہ او صاحب ہم اور پیغمبر لوگ برابر نہین جیسا اونکی طرح طلب حلال مین جانفشانی اور محنت کرین
پھر حضرت نے فرمایا کہ ہر چند مضطر اور مسافر رنج کش کی دعا مقبول ہوتی ہی لیکن جب اوسکا کھانا پینا اور گوشت پوست حرام مال کا ہو
تو دعا قبول ہونے کی کون صورت ہی خواہ سفر حج کا ہو خواہ جہاد کا اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ مسلمانکے حق مین ساری عبادتون سے حلال روزی
تلاش کرنا مقدم ہی بدون اسکے نہ عبادت مین کچھہ مزا ہی نہ دعا قبول ہونے کی کچھہ امید ہی اور یہ جو بعضے نادان کہتے ہین کہ حلال مال

مدینے مین آویگا بلکہ اسیواسطے اپنا ملک شام چھوڑکر اکثر یہودی مدینے مین آرہے تھے کہ ہم حضرت سے مشرف ہون اور جب کافرون سے لڑتے تو
یون دعا مانگتے کہ الٰہی پیغمبر آخرالزمان کی برکت سے ہمکو فتح دے اسواسطے حضرت نے اس حدیث مین فرمایا کہ تم میری پیغمبری خوب جانتے ہو
پھر جب حضرت مدینے مین تشریف لائے تو اون کمبختون نے حسد کے مارے عداوت شروع کی جیسے حضرت عیسیٰ کو نمانا تھا ویسے ہی
ہمارے حضرت کو نمانا مگر جو اونمین دیندار خدا ترس تھے جیسے عبداللہ بن سلامؓ کہ اونمین بڑے عالم اور سردار تھے بے تامل ایمان لائے

نوع آخر دوسری قسم کی حدیثین **م** الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ أَيْ بُنَيَّ وَمَا يُنْصِبُكَ مِنْهُ إِنَّهُ لَا يَضُرُّكَ
يَعْنِي الدَّجَّالَ **فائدہ** أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ إِلَّا لَفْظَةَ أَيْ بُنَيَّ مسلم مین مغیرہ بن شعبہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا ای
بیٹا کون چیز تجھکو رنج مین ڈالتی ہی دجال سے البتہ وہ تجھکو کچھ ضرر نہ پہنچا سکیگا یہ حضرت نے مغیرہ سے فرمایا اس حدیث کو بخاری نے بھی روایت کی
مگر ای بُنَیَّ کی لفظ اوسمین نہین **ف** مغیرہ سے روایت ہی کہ مین حضرت سے اکثر دجال کا حال پوچھا کرتا تھا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی جیسے
کہا کہ لوگ کہتے ہین کہ اوسکے ساتھ روٹیون کے پہاڑ اور پانی کی نہرین ہونگی حضرت نے فرمایا کہ خدا کے نزدیک یہ آسان ہی **ق** أُسَامَةُ
بْنُ زَيْدٍ أَيْ سَعْدُ أَلَمْ تَسْمَعْ إِلَى مَا قَالَ أَبُو حُبَابٍ قَالَ كَذَا وَكَذَا **فائدہ** لِسَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ حِينَ
عَادَهُ وَأَبُو حُبَابٍ هُوَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أُبَيٍّ بخاری اور مسلم مین اسامہ بن زیدؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا ای سعد کیا تو نے
نہین سنا جو ابو حباب نے کہا اوسنے ایسا اور ایسا کہا یہ حضرت نے سعد بن عبادہ سے فرمایا جب اونکی بیمار پرسی کو تشریف لیگئے تھے اور
ابو حباب کنیت ہی عبداللہ بن ابی منافق کی **ف** حضرت ایکبار سعد بن عبادہ کی بیمار پرسی کو چلے راہ مین مسلمان اور مشرک ملے ہوئے
ایک مجلس مین بیٹھے تھے اوس وقت تک عبداللہ بن ابی ظاہری اسلام بھی نہ لایا تھا سواری کی ٹاپ سے گرد اوڑی اوسنے ناک بندکی
اور کہا کیون خاک اوڑاتے ہو حضرت نے سلام کیا پھر وہان کھڑے ہوکر وعظ کہا اور قرآن پڑھا عبداللہ بن ابی نے کہا کلام اچھا
کرتے ہو لیکن ہمکو تکلیف نہ دو اپنے گھر بیٹھکر وعظ نصیحت کیا کرو جو تمہارے پاس آوے اوسکو سمجھاؤ عبداللہ بن رواحہ صحابی وہان
موجود تھے اونہون نے کہا یا رسول اللہ آپ بخوشی جو چاہیے سو ارشاد کیجیے اگر یہ نہین سنتا تو ہم تو قرآن پر قربان ہین پھر تو مسلمانون اور
کافرون مین نہایت لڑائی ہوئی قریب تھا کہ تلوار چلے حضرت نے سبکو چپ کیا پھر سعد بن عبادہ کے گھر جاکر یہ حدیث فرمائی سعد نے کہا یا رسول اللہ وہ
جسکی جہت سے معذور ہی اس واسطے کہ حضرت کے تشریف لانے سے پہلے یہان کے لوگون نے چاہا کہ اوسکے سر پر سرداری اور بادشاہی کا تاج
رکھین اب جو آپ دین حق لائے اور اوسکی ریاست مین خلل پڑا اسواسطے وہ ایسی باتین کرتا ہی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ریاست کا غرور
آدمی کو دینداری سے اکثر باز رکھتا ہی **م** الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أَيْ عَبَّاسُ نَادِ أَصْحَابَ السَّمُرَةِ **ق** يَوْمَ حُنَيْنٍ
مسلم مین حضرت عباس بن عبدالمطلبؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای عباس پکار درخت والونکو یہ حضرت نے جنگ حنین کے دن فرمایا **ف**
حضرت عباسؓ سے روایت ہی کہ جنگ حنین کے دن مینے اور ابو سفیان بن حارث نے حضرت کا ساتھ ایک دم نچھوڑا جب مقابلہ ہوا تو کافرون نے
ہر طرف سے تیراندازی کی مسلمانون کے پیر اوکھڑ گئے اور حضرت سفید خچر پر سوار کافرون پر حملہ کرتے تھے مین لگام کھینچتا تھا تا کہ حضرت جلدی
نکرین اور ابو سفیان رکاب پکڑے تھے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی جن لوگون نے درخت کے نیچے جنگ حدیبیہ مین جانبازی کی بیعت کی
ہی اونکو پکار حضرت عباس کی بڑی آواز تھی حضرت کی آواز سنتے ہوئے سب اصحاب لبیک لبیک کہتے ایسے جھکے جیسے گائین اپنے
بچونکی طرف جھکتی ہین پھر خوب لڑے اور حضرت نے پتھریان کافرونپر مارین لڑائی فتح ہوگئی جنگ حنین آٹھوین سال ہجری بعد فتح مکے کے

کہ حضرت نے فرمایا کہ اے لوگو اپنے اوپر آرام اور قرار لازم جانو کہ خود دوڑنا اونٹ دوڑانا نیکی اور خوبی نہیں ہے یہ حضرت نے عرفے کے دن فرمایا
ف عبد اللہ بن عباس رض سے روایت ہے کہ حضرت جب عرفات سے چلے تو پیچھے بہت غل شور سنا کہ لوگ اونٹونکو مارتے ہوئے دوڑتے آتے ہیں تب یہ
حدیث فرمائی ھ علی یا ایھا الناس اقیموا الحدود علی ارقائکم مسلم میں حضرت مرتضی علی علیہ السلام سے روایت
ہے کہ حضرت نے فرمایا اے لوگو حدونکو قائم کرو اپنے غلاموں پر ف یعنی اگر تمھارے غلام گناہ کریں تو انکو سزا دو جیسے دس درم
یا زیادہ چوری کریں تو ہاتھ کاٹو یا حرام کریں تو کوڑے پچاس مارو اور امام شافعی کے نزدیک مالک کو سزا دینے کا اختیار ہے اور امام اعظم کے
نزدیک اجازت کے بعد بدون اجازت حاکم کے مالک کو سزا دینے کا اختیار نہیں ھ ابو سعید یا ایھا الناس ان اللہ
یعرض بالخمر ولعل اللہ سینزل فیھا امرا فمن کان عندہ منھا شیء فلیبعہ ولینتفع بہ
مسلم میں ابو سعید رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا اے لوگو البتہ خدا اشارے کرتا ہے شراب میں اور شاید کہ آگے اوتاریگا اوس میں
کچھ حکم یعنی کھول کے حرام کردیگا سو جسکے پاس اوس شراب سے کچھ ہو سو چاہیے کہ اوسکو بیچ ڈالے اور اوس سے فائدہ اوٹھالے ف جب قرآن
میں اس مضمون کی آیتیں اوتریں کہ مستی میں نماز مت پڑھو اور شراب میں لوگونکو فائدے بھی ہیں اور گناہ بھی ہیں تو لوگ شراب پینے
نماز کے وقت ترک کرتے تھے حضرت اس بھید سے سمجھے کہ عنقریب شراب حرام ہوا چاہتی ہے تب یہ حدیث فرمائی ابو سعید سے روایت ہے
کہ حضرت کے فرمانے کے بعد تھوڑے دن گذرے کہ قرآن شریف میں شراب کی صاف حرمت بیان ہوئی حضرت نے فرمایا کہ اب جسکے پاس
شراب ہو نہ پیے نہ بیچے ڈھلکا دیوے سو اوسی دن حکم سنتے اصحاب نے برتن توڑ ڈالے اور شراب بہا دی کہ تمام مدینے میں کیچڑ ہوگئی ھ سبرۃ
بن معبد الجھنی یا ایھا الناس انی قد کنت اذنت لکم فی الاستمتاع من النساء وان اللہ قد حرم
ذلک الی یوم القیمۃ من کان عندہ منھن شیء فلیخل سبیلہ ولا تاخذوا مما اتیتموھن شیئا
مسلم میں سبرہ بن معبد رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اے لوگو البتہ مینے تمکو اجازت دی تھی عورتوں سے متعہ کرنے کی اور بیشک خدا نے
اس متعہ کو حرام کیا قیامت تک جسکے پاس متعے والی عورتوں سے کوئی عورت ہو تو اوسکو چھوڑ دیوے اور جو انکو دیا ہو یعنی مہر یا خرچ سو اوسکو
کچھ بھی نہ پھیر لیجیو ف اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ متعہ کرنا بحکم خدا قیامت تک حرام ہوا جیسے شراب اول مباح تھی پھر حرام ہوئی
باقی گفتگو اول باب میں ہوچکی ھ جابر یا ایھا الناس خذوا مناسککم فانی لا ادری لعلی لا احج بعد
عامی مسلم میں جابر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا اے لوگو سیکھ لو حج کی عبادت کے طریقے اسواسطے کہ مجھکو معلوم نہیں شاید کہ میں حج نکرونگا
اس برس کے بعد ف یہ حضرت نے حجۃ الوداع میں فرمایا پھر حضرت کو حج کا اتفاق نہیں ہوا اوسی سال انتقال فرمایا اسیواسطے اوسکو
حجۃ الوداع کہتے ہیں اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت کا قول اور فعل حجت ہے ھ ابو ھریرۃ یا ایھا الناس قد فرض اللہ
علیکم الحج فحجوا مسلم میں ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا اے لوگو البتہ خدا نے تمپر حج کرنا فرض کیا سو حج کیا کرو ف
یہ حدیث دلائل فرضیت حج سے ایک دلیل ہے خ ابو امامۃ یا ابن ادم ان تبذل الفضل خیر لک وان تمسکہ
شر لک ولا تلام علی کفاف بخاری میں ابو امامہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اے آدم کے بیٹے زائد از حاجت مال کو تیرا خرچ
کرنا بہتر ہے تیرے واسطے اور اگر تو نے اوس مال کو رکھ چھوڑا تو برا ہے تیرے واسطے اور تجکو ملامت نہوگی بقدر اپنے اہل و عیال کے قوت رکھنے پر
ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سوائے زکوۃ دینے کے زائد مال کو راہ خدا میں دینا مستحب ہے کہ آخرت کا ذخیرہ ہو اور مال رکھنے میں برائی ہے

دنیا مین کسکو ملتا ہی اوسکی تلاش لیے فائدہ ہی سو غلط بات ہی اسواسطے کہ محنت ضروری کرنا کھیتی کرنا سوداگری شرع کے موافق کرنا
نوکری کرنا بشرطیکہ اوسمین کوئی خلاف شرع کام نکرنی پڑے یا کوئی شخص خدا کی راہ مین اپنی خواہش اسکو کچھ دیوے یہ سب سنت ہی جو مال ان طرحون سے
حاصل ہو وہ حلال اور پاک ہی غرض کہ جسکو اپنا نذر کہ قیامت مین خدا کو منہ دکھانے کا یقین ہی اوسکے نزدیک حلال روزی طلب کرنا مقدم ہی اور حرام خور
خدا فراموش سے گفتگو نہین ﴿ ابن عباس ایها الناس انه لم یبق من مبشرات النبوة الا الرؤیا الصالحة
یراها المسلم او تری له الا وانی نهیت ان اقرأ القرآن راکعا او ساجدا فاما الرکوع فعظموا
فیه الرب واما السجود فاجتهدوا فی الدعاء فقمن ان یستجاب لکم ﴿ مسلم مین عبد اللہ بن عباس سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا ای لوگو البتہ پیغمبری کی خوش خبریون سے اب کچھ باقی نہین رہا سوا ٹھیک خواب کے کہ اوسکو مسلمان دیکھے یا اوسکے واسطے اور کوئی
اور مسلمان دیکھے اور مجھکو منع ہوا کہ مین قرآن پڑھون رکوع کرتے یا سجدہ کرتے سو رکوع مین تو خدا کی بڑائی بیان کرو یعنی سبحان ربی العظیم کہو اور
سجدے مین دل سے دعا مین کوشش کرو کہ سزاوار ہی سجدے مین تمهاری دعا قبول ہونا ف یہ حدیث حضرت نے انتقال کے قریب حجرے کا پردہ
اوٹھا کر فرمائی یعنی جو علم غیب کہ بواسطے نبوت کے تمکو حاصل ہوتا تھا سو اوسکا دروازہ بند ہو چکا کیونکہ میرا انتقال ہوتا ہی میرے بعد کوئی
پیغمبر نہین ہان مگر از جنس نبوت عالم غیب سے علم حاصل ہونے کا ٹھیک خواب کا ایک طریقہ باقی ہی قیامت تک خواہ مسلمان آپ دیکھے یا
اوسکے واسطے کوئی اور دیکھے پھر رکوع اور سجود مین قرآن پڑھنا منع فرمایا اور سجدے کو قبول ہونے کا مقام بتلایا اسواسطے کہ ذال پر سر رکھنا
عاجزی کا کمال رتبہ ہی رحمت الهی جوش ہی مار رہا ہے ﴿ ابی سعید ایها الناس انه لیس بی تحریم ما احل الله لی
ولکنها شجرة اکره ریحها یعنی الثوم قاله حین قال الناس حرمت حرمت حین قال من
اکل من هذه الشجرة الحدیث مسلم مین ابو سعید سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای لوگو البتہ میرے اختیار مین حرام کرنا نہین
جسکو خدا نے میرے واسطے حلال کیا لیکن لہسن کا ایسا پیڑ ہی کہ مجھکو اوسکی بو بری معلوم ہوتی ہی یہ حضرت نے اوس وقت فرمایا جب لوگون نے
کہا کہ لہسن حرام ہی حرام ہوا جبکہ حضرت نے فرمایا تھا کہ جو لہسن کھاوے وہ ہماری مسجد مین نہ آوے ف یعنی حرام حلال مقرر کرنا
بدون خدا کے حکم میرے اختیار مین نہین یہ خدا کی شان ہی اور لہسن کی حرمت شرعی نہین کراہت طبعی ہی ﴿ انس ایها الناس انی
امامکم فلا تسبقونی بالرکوع ولا بالسجود ولا بالقیام ولا بالانصراف فانی اراکم امامی ومن
خلفی ثم قال والذی نفس محمد بیده لو رایتم ما رایت لضحکتم قلیلا ولبکیتم کثیرا قالوا وما رایت
یا رسول الله قال رایت الجنة والنار ﴿ مسلم مین انس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای لوگو مین تمهارا امام ہون مجھسے آگے
رکوع نکیا کرو اور نہ سجدہ اور نہ قیام اور نہ سلام پھیرنا اسواسطے کہ مین دیکھتا ہون اپنے آگے سے اور پیچھے سے پھر حضرت نے فرمایا کہ قسم ہی
اوس ذات پاک کی جسکے قابو مین محمد کی جان ہی کہ اگر تم دیکھتے جو مینے دیکھا تو تھوڑا ہنستے اور بہت روتے اصحاب نے کہا یا رسول اللہ
آپنے کیا دیکھا حضرت نے فرمایا کہ مینے بہشت اور دوزخ کو دیکھا ف معلوم ہوا کہ مقتدی کو اطاعت امام کی واجب ہی
رکوع اور سجود اور قیام اور قعود مین امام سے سبقت حرام ہی جب اول امام رکوع سجود کر لیوے تو مقتدی کرین پھر ہنسنے کی برائی
بیان کی اور اوسکا سبب غفلت ہی اور رونے کی تعریف کی کہ اوسکا سبب بیداری اور علم ہی ﴿ ابن عباس ایها الناس
علیکم بالسکینة فان البر لیس بالایضاع قاله یوم عرفة ﴿ بخاری مین عبد اللہ بن عباس سے روایت ہی

وحی نہین اوتری ف اس حدیث کا مفصل قصہ یہ ہے کہ اصحاب کا دستور تھا کہ حضرت عایشہ کی باری کے دن حضرت کو تحفے بھیجتے تھے
حضرت خوش ہوتے تھے حضرت کی بیبیون نے حضرت ام سلمہ کی معرفت حضرت سے نالش کی کہ اصحاب سب بیبیون کے گھر تحفے بھیجا کرین عایشہ کی کیا خصوصیت ہے
تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی عایشہ کی فضیلت صرف میری محبت ہی سے نہین بلکہ اونمین ایسا دینی کمال ہے کہ سوا اوسکے اور کسی بی بی پاس
مجکو وحی نہین آتی تو معلوم ہوا کہ خدا کے نزدیک وہ سب بیبیون سے افضل ہے سو حضرت ام سلمہ نے کہا کہ مین آپ کی رنج رسانی سے توبہ کرتی ہون
یارسول اللہ ھ اَنَسٌ یَا اُمَّ سُلَیْمٍ اَمَا تَعْلَمِیْنَ اَنَّ شَرْطِیْ عَلٰی رَبِّیْ اِنِّیْ اشْتَرَطْتُ عَلٰی رَبِّیْ فَقُلْتُ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ
اَرْضٰی کَمَا یَرْضَی الْبَشَرُ وَاَغْضَبُ کَمَا یَغْضَبُ الْبَشَرُ فَاَیُّمَا اَحَدٍ دَعَوْتُ عَلَیْہِ مِنْ اُمَّتِیْ بِدَعْوَۃٍ لَیْسَ لَہَا
بِاَھْلٍ اَنْ تَجْعَلَہَا لَہٗ طَھُوْرًا وَّزَکٰوۃً وَّقُرْبَۃً تُقَرِّبُہٗ بِہَا یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ مسلم مین انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا اے ام سلیم
کیا تو نہین جانتی کہ میری شرط اپنے رب سے یہ ہے کہ مین البتہ شرط کر چکا اپنے رب سے اس طرح کہکر کہ مین تو آخر آدمی ہون راضی ہوتا ہون جیسے آدمی راضی ہوتا
ہے اور غصہ کرتا ہون جیسے آدمی غصہ کرتا ہے سو جس کسی پر اپنی امت سے مین بد دعا کرون کہ اوسکے وہ لائق نہو تو اے رب اس بد دعا کو اوسکے گناہون کی
طہارت اور پاکی اور اپنے نزدیکی کا سبب کر دیجیو کہ قیامت کے دن اوس بد دعا کے عوض اوسکو تیری نزدیکی حاصل ہو ف انس سے روایت ہے کہ
میری ام سلیم کے پاس ایک یتیم لڑکی تھی اوسکو حضرت نے ایک روز دیکھکر فرمایا کہ ارے تو بڑی ہو گئی تیری عمر بڑی ہوئی اب تجکو بڑھنا نصیب نہو جیو اوس لڑکی نے رو کر ام سلیم سے
کہا کہ حضرت نے مجکو بد دعا دی یا ام سلیم نے کہا یا رسول اللہ آپ نے کیا میری یتیم لڑکی کو بد دعا دی ہے حضرت نے فرمایا کیسی بد دعا ام سلیم نے کہا کہ وہ
لڑکی روتی ہے اور کہتی ہے کہ حضرت نے مجکو یون بد دعا دی کہ تو عمر دراز نہو جیو تو حضرت ہنسنے لگے پھر یہ حدیث فرمائی یعنی [illegible]
میری بد دعا نہین لگتی بلکہ اوسکے بدلے خدا کے نزدیک اوسکے حق مین برکت اور بہتری ہوتی ہے حضرت کی یہ دعا ایسی تھی جیسے کسی عورت ماں باپ
اپنے لڑکے کو کوستے ہین جیسے اے کمبخت او بدنصیب مگر دل سے اوسکا برا نہین چاہتے ہر چند حضرت بیجا غصے سے معصوم تھے لیکن حضرت کو
کیا شفقت تھی اپنی امت پر کہ پیش بندی کر کے اپنی بد دعا کی نہ تاثیر ہونے کی خدا سے شرط کر لی کہ شاید اگر غصے سے کسیکے حق مین کبھی بد دعا نکل جاوے
تو اثر نکرے بلکہ برعکس اوسکے بہتر ہو ﷺ شعر اپنی امت پہ جو شفقت تھی شہ عالم کو ۰ ایسی شفقت کسی ماں باپ مین دیکھی نسنی اب تو امت کو
ہے لازم کہ جب ایسا ہو رسول ہمراہ اوسکی چلین جو عزت کی کرین بیخ کنی ۰ ھ اَنَسٌ یَا اُمَّ سُلَیْمٍ اِنَّ اللّٰہَ قَدْ کَفٰی وَاَحْسَنَ
ق لَہٗ یَوْمَ حُنَیْنٍ مسلم مین انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا اے ام سلیم کافرون کی شر کو خدا کفایت کر گیا اور اوسنے اچھا احسان کیا
یہ حضرت نے جنگ حنین کے دن فرمایا ف حضرت نے ام سلیم کو خنجر باندھے دیکھا پوچھا کہ یہ کیون تو نے باندھا ہے ام سلیم نے کہا یا رسول اللہ مین نے
اس ارادے سے باندھا کہ اگر کوئی کافر میرے قریب ہو تو اوسکا پیٹ پھاڑ ڈالون تو حضرت نے ہنسکے یہ حدیث فرمائی یعنی خدا کے کرم سے فتح ہو چکی
تیرے خنجر کی اب کچھ حاجت نہین ق اَنَسٌ یَا اُمَّ سُلَیْمٍ مَا ھٰذَا الَّذِیْ تَصْنَعِیْنَ قَالَہٗ حِیْنَ رَآھَا تَجْمَعُ عَرَقَہٗ
بخاری اور مسلم مین انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اے ام سلیم تو یہ کیا کرتی ہے حضرت نے اوس وقت فرمایا جب ام سلیم کو اپنا پسینا
جمع کرتے دیکھا ف انس سے روایت ہے کہ حضرت اکثر دن کو میرے گھر مین آکر سوتے تھے ایک روز حضرت کے بدن سے پسینا بہت نکلا
میری یعنی ام سلیم پسینا حضرت کا پونچھ پونچھ کر عطر کی شیشی مین بھرنے لگی حضرت جاگ پڑے اور یہ حدیث فرمائی یعنی تو کیون پونچھتی ہے
ام سلیم نے کہا یا رسول اللہ یہ میری عطر کی شیشی ہے اسمین مین آپ کا پسینا ڈالتی ہون کہ حضرت کا پسینا عطر سے بھی زیادہ خوشبودار ہے
اور دوسری روایت مین ام سلیم نے یون جواب دیا کہ اپنے لڑکون کی برکت کے واسطے حضرت کا پسینا جمع کرتی ہے تو حضرت نے فرمایا تو خوب سمجھی

اسپر حساب اور غیر ونکو فائدہ لیکن بقدر اپنے گھر بار کے خرچ رکھنے پر ہرگز ملامت نہیں اور توکل کے بھی مخالف نہیں کہ حضرت اپنی بیبیون کو
سال بھر کا قوت دیتے تھے ھم جابر يَا بَنِي سَلِمَةَ دِيَارَكُمْ تُكْتَبْ آثَارُكُمْ دِيَارَكُمْ تُكْتَبْ آثَارُكُمْ مسلم مین جابر رض سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای قوم بنی سلمہ اپنے گھرونمین بنے رہو تا تمھارے نقش قدم لکھے جاوین اپنے گھرونمین بنے رہو تا کہ تمھارے نقش قدم
لکھے جاوین ف بنی سلمہ انصاریونکی ایک قوم تھی اونکے گھر حضرت کی مسجد سے دور تھے اوس قوم نے چاہا کہ مسجد کے گرد آبسین تب حضرت نے یہ حدیث
فرمائی دوبار یعنی ہر چند مسجد دور ہونے سے تمکو آنے جانے مین تکلیف ہی لیکن کتنا بڑا ثواب ہی کہ ہر ایک ڈگ کے شمار پر ایک نیکی تمھارے
واسطے لکھی جاتی ہی اور ایک گناہ معاف ہوتا ہی معلوم ہوا کہ جسکا گھر مسجد سے دور ہو وہ اس آنے جانے کی تکلیف کو غنیمت جانے

نوع اخر دوسری قسم کی حدیثین ق أُمُّ سَلَمَةَ يَا ابْنَةَ أَبِي أُمَيَّةَ سَأَلْتِ عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ
الْعَصْرِ وَإِنَّهُ أَتَانِي نَاسٌ مِنْ عَبْدِ الْقَيْسِ بِالْإِسْلَامِ مِنْ قَوْمِهِمْ فَشَغَلُونِي عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ
فَهُمَا هَاتَانِ بخاری اور مسلم مین حضرت ام سلمہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا ای ابی امیہ کی بیٹی تو نے مجھسے بعد عصر دو رکعتون کا حال
پوچھا سو اوسکا حال یہ ہی کہ کچھ لوگ قوم عبد القیس سے اسلام کا پیغام لائے تھے اپنی قوم سے سو اونھون نے مجکو مشغول کر لیا بعد ظہر کے دو رکعتون سے
سو وہ دونون رکعتین یہ ہین ف مصابیح مین کریب سے روایت ہی کہ مجکو عبد اللہ بن عباس وغیرہ چند اصحاب نے حضرت عائشہ کے پاس بھیجا کہ بعد
عصر کے دو رکعتین پڑھنا سنت ہی یا نہین حضرت عائشہ نے مجکو حضرت ام سلمہ کے پاس بھیجا حضرت ام سلمہ نے کہا کہ مینے حضرت کو بعد عصر کے سنت سے منع کرتے
سنا پھر حضرت کو ایکبار مینے عصر کے بعد دو رکعت پڑھتے دیکھا تو مینے ابی امیہ کی لڑکی کو حضرت پاس بھیجا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ وہ
رکعتین ظہر کی قضا تھین اور یہی مذہب ہی امام شافعی کا کہ اگر ظہر کی سنت قضا ہون تو بعد عصر پڑھ لے امام اعظم کے نزدیک عصر کے بعد سنت قضا کرنا
حضرت کو خاص تھا اب درست نہین اسواسطے کہ سنت کی قضا بدون فرض کے جائز نہین خ أَنَسٌ يَا أُمَّ حَارِثَةَ إِنَّهَا جِنَانٌ فِي الْجَنَّةِ
وَإِنَّ ابْنَكِ أَصَابَ الْفِرْدَوْسَ الْأَعْلَى بخاری مین انس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای حارثہ کی ما حال تو یون ہی کہ بہشت مین
کئی بہشتین ہین اور مقرر تیرا بیٹا پونہچا بہت اونچی بہشت مین ف حارثہ بدر مین شہید ہوا تھا اوسکی مانے حضرت کے پاس آکر
کہا کہ یا رسول اللہ اگر حارثہ جنت مین ہو تو مین اوسکے غم مین صبر کرون اور اگر جنت کے سوائے کہین اور ہو تو دیکھنا کہ اوسکو رولون تب
حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی یہ نسمجھ کہ بہشت فقط ایک ہی ہی بلکہ بہشت مین کئی بہشتین ہین ایک سے ایک اعلی اور تیرا بیٹا فردوس برین مین
ہی جو سب سے عمدہ اور بلند ہی خ أُمُّ خَالِدٍ بِنْتُ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ وَقِيلَ بِنْتُ خَالِدِ بْنِ سَعِيدٍ يَا أُمَّ خَالِدٍ هٰذَا سَنَا
يَا أُمَّ خَالِدٍ هٰذَا سَنَا وَيُرْوَى سَنَهْ فِي الْمَوْضِعَيْنِ بخاری مین ام خالد سعید بن عاص کی یا خالد بن سعید کی بیٹی سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا کہ ای ام خالد یہ سیاہ سوسی کی چادر اچھی ای ام خالد یہ اچھی اور ایک روایت مین بجای سنا کے سنہ دونون مقام پر آیا ہی اور
دونون ان لفظون کے معنی اچھی ف ام خالد سے روایت ہی کہ ایکبار حضرت کے پاس کئی قسم کے کپڑے آئے اونمین ایک چادر سیاہ دھاریدار
اونمین تھی چھوٹی سی تھی حضرت نے فرمایا کہ مین یہ کسکو دون اصحاب چپ تھے اور مین کم عمر لڑکی تھی حضرت نے مجکو بلا کر وہ چادر دی اور یہ حدیث فرمائی اس
حدیث سے معلوم ہوا کہ چھوٹے لڑکون کو چیز دینا اور اوسکی تعریف کرنا تاکہ لڑکے خوش ہون مستحب ہی ق عائشة يَا أُمَّ سَلَمَةَ لَا تُؤْذِينِي
فِي عَائِشَةَ فَإِنَّهُ وَاللّٰهِ مَا نَزَلَ عَلَيَّ الْوَحْيُ وَأَنَا فِي لِحَافِ امْرَأَةٍ مِنْكُنَّ غَيْرِهَا بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رض سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای ام سلمہ تو مجکو رنج نہ دے عائشہ کے مقدمے مین اسواسطے کہ سوا عائشہ کے تم مین سے کسی عورت کے لحاف مین مجھپر

فرمایا کہ ای عایشہ وہ حال نہایت سخت ہوگا کہاں فرصت ہوگی جو ایک دوسرے کو دیکھے یعنی قیامت کے دن ف مصابیح میں حضرت
عایشہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قیامت میں لوگ ننگے بدن ننگے پاؤں اٹھینگے میں نے کہا یا رسول اللہ عورتیں اور مرد ایک دوسرے
کو دیکھینگے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی سب اپنی اپنی مصیبت میں گرفتار ہونگے حواس کہاں ٹھکانے ہونگے کہ کوئی کسیکو دیکھے
ح عایشۃُ یا عایشۃُ لا تکونی فاحشۃً مسلم میں حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ای عایشہ تو زیادہ گو بدزبان نہو
ف اسکا قصہ ہو چکا کہ یہودیوں نے حضرت کو زبان دراز کے بدعا کی حضرت عایشہ رضہ نے انکو اوسی طرح جواب دیا اور بڑھکے لعنت کی تب
حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی جتنا انھوں نے کہا اوس سے زیادہ کیوں کہا ح عایشۃُ یا عایشۃُ ما ازال اجدُ الم الطعامِ
الذی اکلتُ بخیبرَ فہذا اوان وجدتُّ انقطاعَ ابہری من ذلک السم بخاری اور مسلم میں حضرت عایشہ رضہ سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ای عایشہ میں ہمیشہ اوس کھانے کی تکلیف پاتا ہوں جو میں نے خیبر میں کھایا تھا سو یہ وقت تو اب وہ ہے کہ مجھکو معلوم ہوتا
اپنی جان کی رگ ٹوٹنا اوسی زہر سے ف حضرت عایشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے مرض الموت میں یہ حدیث فرمائی یعنی اوسی زہر کے اثر سے
آپ پر انتقال ہے ح عایشۃُ یا عایشۃُ ما اظنُّ فلانًا وفلانًا یعرفان دیننا الذی نحن علیہ یعنی
رجلین من المنافقین بخاری میں حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ای عایشہ میرے گمان میں نہیں آتا کہ فلانا اور فلانا
جانتے ہوں اس دین کو جسپر ہم ہیں یعنی دو مرد منافق ف حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہے کہ میں دو شخصوں کا ذکر کرتی تھی کہ اتنے میں حضرت
تشریف لائے پھر اون دونوں کے حق میں یہ حدیث فرمائی یعنی نفاق کی نشانیاں اون سے ظاہر ہوتی ہیں غالب ہے کہ وہ اسلام کی حقیقت سے آگاہ نہیں حضرت نے
گمان کہا یقین نہیں اسواسطے کہ دل کا حال خدا ہی خوب جانتا ہے ح عایشۃُ یا عایشۃُ ما کان معکم لہوٌ فان الانصارَ
یعجبہم اللہوُ بخاری میں حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ای عایشہ تمھارے پاس کھیل نہ تھا اسواسطے کہ انصاریوں کو
کھیل خوش معلوم ہوتا ہے ف حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہے کہ میں نے ایک عورت کی ایک انصاری مرد سے شادی کردی تب حضرت نے
یہ حدیث فرمائی کھیل فرمایا دف بجانے کو اور شعر پڑھنے کو معلوم ہوا کہ نکاح میں دف بجانا اور گانا حلال ہے بشرطیکہ دف میں جھانجھ نہو
اور راگ کا مضمون خلاف شرع نہو ح عایشۃُ یا عایشۃُ ما لکِ حشیا رابیۃً قالت قلتُ لا شیئَ فقال لتخبرنی
او لیخبرنی اللطیفُ الخبیرُ قالت قلتُ یا رسول اللہ بابی انتَ وامی فاخبرتُہ قال فانتِ السوادُ
الذی رأیتُ امامی قلتُ نعم فلہدنی فی صدری لہدۃً اوجعتنی ثم قال اظننتِ ان یحیفَ
اللہُ علیکِ ورسولُہ قالت مہما یکتمِ الناسُ یعلمہُ اللہُ قال نعم قال فان جبرئیل اتانی حین
رأیتِ فنادانی فاخفاہُ منکِ فاجبتُہ فاخفیتُہ منکِ ولم یکن یدخلُ علیکِ وقد وضعتِ ثیابکِ
فظننتُ ان قد رقدتِ فکرہتُ ان اوقظکِ وخشیتُ ان تستوحشی فقال ان ربک یامرُک
ان تاتی اہلَ البقیعِ فتستغفرَ لہم مسلم میں حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ای عایشہ کیا تیرا حال ہے جو
دم پھولی اور ہانپتی ہے حضرت عایشہ نے کہا کسی چیز سے یعنی کوئی سبب نہیں ہے میرے ہانپنے کا تو حضرت نے فرمایا کہ اسکا سبب بتلا دے
یا تو پھر مجکو ظاہر باطن کا دانا خبردار بتلا دیگا حضرت عایشہ رض نے کہا میں نے کہا یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان پھر میں نے حضرت کو سب حال بتلا دیا
حضرت نے فرمایا کہ تو تو ہی تھی سیاہ سیاہ جسکو میں نے اپنے آگے دیکھا میں نے کہا کہ ہاں سو حضرت نے مہربانی سے میری چھاتی میں ایسا دھکا مارا

م انس یا ام فلان انظری ای السکک شئت حتی اقضی لک حاجتک **قاله** لامرأة کان فی
عقلها شیء فقالت یا رسول اللہ ان لی الیک حاجۃ مسلم مین انس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای فلانی کی ما
دیکھ اور چل جس گلی کو تیرا جی چاہے تاکہ مین تیرا کام کردون یہ حضرت نے اوس عورت سے فرمایا جسکی عقل مین کچھ خلل تھا یعنی دیوانی تھی سو اوسنے
کہا کہ یا رسول اللہ مجکو آپ سے کچھ کام ہے **ف** ایک عورت تھی دیوانی حضرت پاس آئی کہ حضرت میرا فلانا کام کر دیجیے حضرت کمال اخلاق سے
اوسکی بھی خاطر شکنی نکرتے اور اوسکا کام کر دیتے **ق** عائشۃ یا بریرۃ ھل رأیت منھا شیئا یریبک یعنی عائشۃ
قاله حین قال فیھا اھل الافک ما قالوا بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای
بریرہ کیا تو نے عایشہ سے کچھ ایسا دیکھا جس سے تجکو شک پڑی یہ حضرت نے اوسوقت فرمایا جب حضرت عایشہ کے حق مین تہمت کرنے والون نے
کہا جو کہا **ف** تہمت کا قصہ اسی باب مین مفصل ہو چکا **ق** عائشۃ یا بنیۃ الا تحبین ما احب **قاله**
لفاطمۃ حین بعثها ازواج النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الیہ بنشدنہ العدل فی عائشۃ
بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای بچی کیا تو نہ چاہیگی جو مین چاہتا ہون یہ حضرت نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے
کہا جب اونکو حضرت کی بیبیون نے حضرت کے پاس بھیجا تھا عایشہ رض کے حق مین برابری چاہتین تھین **ف** دوسرے باب مین اسکا قصہ مفصل
ہو چکا **ق** عائشۃ یا عائشۃ اشعرت ان اللہ افتانی فیما استفتیتہ فیہ جاءنی رجلان فقعد
احدهما عند رأسی والآخر عند رجلی فقال الذی عند رأسی للذی عند رجلی او الذی عند
رجلی للذی عند رأسی ما وجع الرجل قال مطبوب قال من طبه قال لبید بن الاعصم قال
فی ای شیء قال فی مشط ومشاطۃ وجف طلعۃ ذکر قال فاین ھو قال فی بئر ذی اروان
بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای عایشہ کیا تو نے جانا کہ خدا نے مجکو حکم کیا جسمین مینے اوس سے حکم چاہا یعنی میری
دعا قبول کی اور جادو کا حال بتلا دیا میرے پاس دو مرد آئے سو ایک تو میرے سر کے پاس بیٹھا اور دوسرا میرے پیر کے پاس سو کہا اوسنے جو میرے سر پاس تھا
اوس سے جو میرے پیر پاس تھا یا اوسنے کہا جو میرے پیر پاس تھا اوس سے کہ جو میرے سر پاس تھا کیا درد ہی اس مرد کو یعنی حضرت کو اوسنے جواب مین کہا کہ
اسپر جادو کا اثر ہی اوسنے کہا کسنے اسکو جادو کیا ہی دوسرے نے کہا کہ لبید اعصم کے بیٹے نے کیا ہی اوسنے کہا کس چیز مین کیا ہی دوسرے نے
کہا کہ کنگھی مین اور اون بالون مین جو کنگھی سے جھڑے اور نر چھوہارے کی بالی کے غلاف مین اوسنے کہا کہ یہ کہان ہی دوسرے نے کہا ذی اروان
کے کنوئین مین **ف** مصابیح مین حضرت عایشہ سے روایت ہی کہ ایکبار حضرت پر جادو ہوا خیال بندی کا کہ ناکردہ کام کو حضرت جانتے کہ مین
کر چکا اور بخاری مین یون روایت ہی کہ حضرت بیبیون سے صحبت نکر سکتے تھے چنانچہ ایک روز حضرت میرے پاس تھے اپنی صحت کی خدا سے دعا کی پھر
یہ حدیث فرمائی پھر حضرت چند اصحاب کے ساتھ اوس کنوئین پر تشریف لیگئے اور اوسکے نکلتے ہوئے حضرت کو صحت حاصل ہوئی مینے کہا یا حضرت
اوس جادوگر یہودی کو سزا دیجیے اور شہر سے نکلوا دیجیے حضرت نے فرمایا کہ خدا نے مجکو تو شفا دی مین کس واسطے لوگون مین فتنہ انگیزی کرون اور
شور غل مچاؤن حضرت پر جادو اثر کرنے کی یہ حکمت تھی کہ کافر حضرت کے معجزے دیکھکر حضرت کو جادوگر کہتے تھے اور مشہور یون ہی کہ جادوگر پر
جادو اثر نہین کرتا تو جب حضرت پر جادو کا اثر ہوا تو اونکے نزدیک بھی حضرت کو جادوگر کہنا درست ہوا **ق** عائشۃ یا عائشۃ الامر
اشد من ان ینظر بعضهم الی بعض یعنی یوم القیمۃ بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے

عَائِشَةُ يَا عَائِشَةُ وَاللّٰهِ لَكَانَ مَاءَهَا نُقَاعَةُ الْحِنَّاءِ وَلَكَانَ نَخْلَهَا رُءُوسُ الشَّيَاطِينِ يَعْنِي بِئْرَ ذِي أَرْوَانَ بخاری اور مسلم مین عایشہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای عایشہ خدا کی قسم اوس کنوئین کا پانی جیسے مہندی کا بھگویا پانی اور اوسکے چھوہارے کے درخت جیسے شیطانون کے سر یعنی ذی اروان کنوئین کے ف حضرت پر جادو کرنے کا قصہ قریب گذرا اوس کنوئین کی وحشت اور ویرانی کا حال حضرت نے بیان کیا ق عَائِشَةُ يَا عَائِشَةُ هٰذَا جِبْرَئِيلُ يُقْرِئُكِ السَّلَامَ بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا ای عایشہ یہ جبرئیل ہین تجکو سلام کرتے ہین ف پورا قصہ حضرت عایشہؓ سے یون روایت ہی کہ مینے کہا وعلیہ السلام ورحمۃ اللہ یعنی جبرئیل کو سلام اور خدا کی رحمت یا رسول اللہ جو آپ دیکھتے ہین وہ مین نہین دیکھتی اس حدیث سے بڑی فضیلت حضرت عایشہؓ کی ثابت ہوئی اور معلوم ہوا کہ ایک کی طرف سے دوسرے کو سلام پونہچانا مستحب ہی اور سلام کا جواب زیادہ کرکے دینا افضل ہی جیسے عایشہ رض نے رحمۃ اللہ کی لفظ زیادہ کی ھ عَائِشَةُ يَا عَائِشُ هَلُمِّي الْمُدْيَةَ مسلم مین حضرت عایشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا ای عایش چھری لا دے ف عایش اختصار ہی عایشہ کا مصابیح مین روایت ہی کہ سینگدار سیاہ مینڈھے کو حضرت نے قربانی کے واسطے منگوایا اور مجسے چھری مانگی پھر فرمایا کہ پتھر سے تیز کر دے پھر حضرت نے چھری کو پکڑا اور مینڈھے کو پچھاڑ کے بسم اللہ کہکر ذبح کیا پھر فرمایا کہ الٰہی قبول کر محمد سے اور محمد کے گھر والون سے اور محمد کی امت سے ھ عَائِشَةُ يَا فَاطِمَةُ بِنْتَ مُحَمَّدٍ يَا صَفِيَّةُ بِنْتَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ يَا بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ لَا أَمْلِكُ لَكُمْ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا سَلُونِي مِنْ مَالِي مَا شِئْتُمْ مسلم مین حضرت عایشہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای فاطمہ محمد کی بیٹی ای صفیہ عبد المطلب کی بیٹی ای عبد المطلب کی اولاد مین مالک نہین تمہاری بہتری کا خدا سے کسی چیز کا میرے مال سے مانگ لو جو تمہارا جی چاہے ف جب یہ آیت اوتری کہ ای پیغمبر اپنی برادری والون کو عذاب الٰہی سے ڈرا دے تب حضرت نے اپنی بیٹی اور پھوپھی اور دادا کی اولاد سے یہ حدیث فرمائی یعنی دنیا مین اپنے مال دینے مین مجکو اختیار ہی آخرت کا مین مالک اور مختار نہین ہون ایمان اور نیک عمل کے میری قرابت پر نہ بھولیو ق ابو هريرة يَا نِسَاءَ الْمُؤْمِنَاتِ لَا تَحْقِرَنَّ إِحْدَاكُنَّ لِجَارَتِهَا وَلَوْ كُرَاعَ شَاةٍ مُحَرَّقٍ هٰكَذَا ذَكَرَهُ الْأُقْلِيشِي وَالرِّوَايَةُ يَا نِسَاءَ الْمُسْلِمَاتِ لَا تَحْقِرَنَّ جَارَةٌ لِجَارَتِهَا وَلَوْ فِرْسِنَ شَاةٍ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای ایماندار عورتو تم مین سے کوئی عورت اپنی ہمسایی عورت کے تحفے کو ناچیز اور ذلیل نجانے اور اگرچہ تحفہ بکری کے پاؤن کی جلی تلی ہو اسی طرح اقلیشی نے ذکر کیا ہی اور مشہور روایت یون ہی کہ ای مسلمان عورتو نہ ناچیز جانے ہمسایی دوسری ہمسایی کے تحفے کو اگرچہ تحفہ بکری کا کھر یا کھر کے درمیان کا گوشت ہووے ف یعنی ہمسایہ اور پڑوسیون کو آپس مین محبت اور الفت چاہیے تو آپسمین تحفے دینے لینے سے محبت زیادہ ہوتی ہی تھوڑے بہت کا دھیان اور خیال نچاہیے کرنا عورتون کو خاص کرکے اس واسطے فرمایا کہ اونکو تحمل نہین ہوتا کم چیز کو پھیر دیتی ہین حقیر جانکر اور اوسکو فضیحت کرتی ہین تو محبت کہان اور عداوت پیدا کی

اَلْبَابُ السَّادِسُ

چھٹے باب مین بہت قسم کی حدیثین ہین اول تسمین وے ہین جنکے سر پر لیس آیا ہی خ عَائِشَةُ لَيْسَ أَحَدٌ يُحَاسَبُ إِلَّا هَلَكَ بخاری مین حضرت عایشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی ایسا نہین کہ جسکا حساب ہوئے مگر وہ برباد ہو جاویگا ف قیامت مین دو طرح کا حساب ہوگا ایک تو یہ کہ صرف نامۂ اعمال دکھلائے جاوینگے اوس مین کچھ گفتگو نہوگی یہ حساب ہی ایماندارونکا اور دوسری طرح یہ کہ اوسمین ہر ایک بات مین جھگڑا ہوگا یہ کافرونکا حساب ہی کہ اوسکا انجام دوزخ ہی ق ابو هريرة لَيْسَ الشَّدِيدُ

کہ میرے درد ہوتا تھا پھر حضرت نے فرمایا کہ کیا تو نے یہ گمان کیا کہ خدا اور رسول اوسکا تجھپر ظلم کریگا یعنی تیری باری کی رات کسی اور بی بی پاس جائینگا
حضرت عایشہ رض نے کہا جس چیز کو لوگ چھپاتے ہین خدا اوسکو جانتا ہی حضرت نے فرمایا کہ ہان جانتا ہی حضرت نے فرمایا کہ البتہ جبرئیل میرے پاس
آیا تھا جب کہ تو نے دیکھا پھر اوسنے مجھکو پکارا اور تجھسے چھپایا سو مینے اوسکو جواب دیا اور تجھسے مینے چھپایا اور جبرئیل کبھی تیرے پاس نہ آیا تھا
اور تو اپنے کپڑے اوتار چکی تھی اور میرے گمان مین آیا تھا کہ تو سوگئی سو مجھکو برا لگا کہ تجھکو جگاؤن اور ڈرا مین کہ تو گھبرا اٹھیگی سو جبرئیل نے
کہا کہ مقرر تیرا رب تجھکو یہ حکم کرتا ہی کہ تو بقیع کے قبرستان والے مردون پاس جا پھر اونکے واسطے مغفرت مانگ **ف** حضرت عایشہ رض سے روایت
ہی کہ میری باری کی رات حضرت میرے پاس تشریف لائے اور آتے ہی لیٹے کہ حضرت کے گمان مین مین سوگئی پھر حضرت اوٹھے اور آہستہ اپنی چادر لی اور آہستہ
جوتا پہنا اور آہستہ دروازہ کھولا مجھکو یہ شک آیا کہ شاید حضرت کسی اور بی بی پاس جاتے ہین سو مین بھی اپنی کرتی پہن اور اوڑھنی اوڑھ کے
حضرت کے پیچھے چلی یہان تک کہ حضرت قبرستان مین گئے اور بہت دیر تک وہان کھڑے رہے پھر حضرت نے تین بار ہاتھ اوٹھا کر دعا کی بعد اسکے حضرت
وہان سے پھرے تو مین بھی پھری حضرت جلدی چلے مین بھی جلدی چلی سو مین جلدی سے آگے آکر لیٹ رہی جب حضرت آئے تب یہ حدیث فرمائی بقیع مدینے کے قبرستان
کا نام ہی حضرت کے مکان سے نہایت متصل ہی کئی قدم کا فرق ہی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قبرستان مین جانا اور مردون کے واسطے دعا کرنا
سنت ہی **ق** عَایِشَۃُ یَا عَایِشَۃُ مَا یُؤمِنُنِی اَن یَکُونَ فِیہِ عَذَابٌ قَد عُذِّبَ قَومٌ بِالرِّیحِ وَقَد رَاٰی
قَومٌ العَذَابَ فَقَالُوا ھٰذَا عَارِضٌ مُمطِرُنَا **قالہ** لَمَّا قَالَت لَہٗ یَا رَسُولَ اللّٰہِ اَرَی النَّاسَ اِذَا رَاَوُا الغَیمَ
فَرِحُوا رَجَاءَ اَن یَکُونَ فِیہِ المَطَرُ وَاَرَاکَ اِذَا رَاَیتَہٗ عُرِفَت فِی وَجھِکَ الکَرَاھِیَۃُ بخاری اور مسلم مین
حضرت عایشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا ای عایشہ کون چیز مجھکو نڈر کرتی ہی شاید اس آندھی اور بدلی مین عذاب الہی ہو مقرر ایک قوم
یعنی عاد پر عذاب ہوچکا ہی آندھی سے اور البتہ قوم نے عذاب الہی دیکھا تھا سو کہا تھا کہ یہ بدلی ہمارے پانی کی برسانے والی یہ حضرت نے اوس وقت فرمایا جب
کہ حضرت عایشہ نے کہا تھا یا رسول اللہ مین دیکھتی ہون لوگون کو جب بدلی دیکھتے ہین تو خوش ہوتے ہین اس امید سے کہ اسمین مینہ ہوگا اور مین
آپکو دیکھتی ہون کہ جب آپ بدلی دیکھتے ہین تو آپکے چہرے پر کراہیت اور گھبراہٹ معلوم ہوتی ہی **ف** حضرت عایشہ رض سے روایت ہی
کہ مینے حضرت کو کبھی اس طرح ہنستے نہین دیکھا کہ حضرت کا خوب منہ کھل جاے مگر مسکراتے تھے اور جب آندھی اور بدلی آتی تو گھبراتے اور دعا خیر
کرتے خوف سے کبھی اوٹھتے کبھی بیٹھتے یہی حالت حضرت کی رہتی جب تک پانی نہ برستا تو مینے اسکا سبب پوچھا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی
بیخوف ہونیکا کیا مقام ہی آخر عاد کی قوم اسی طرح ہوا سے برباد ہوئی قول مشہور کا کہ نزدیکان را بیش بود حیرانی اس حدیث سے خوب مطلب حل ہوا
بندگی اسیکا نام ہی کہ بندہ اپنے مالک سے ڈرتا رہے ذری سی بات مین لرزتا رہے **ھ** عَایِشَۃُ یَا عَایِشَۃُ مَتٰی دَخَلَ ھٰذَا الکَلبُ ھٰھُنَا
مسلم مین حضرت عایشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا ای عایشہ یہ کتا اس مکان مین کب گھس آیا تھا **ف** اسکا قصہ ہوچکا کہ
حضرت جبرئیل نے حضرت پاس آنیکا وعدہ کیا تھا سو حضرت کے گھر مین کتا گھس آیا تھا اس سبب سے اونکے آنے مین دیر ہوئی تھی جب حضرت
کو حال معلوم ہوا تب حدیث فرمائی **ھ** اَبُو ھُرَیرَۃَ یَا عَایِشَۃُ نَاوِلِینِی الثَّوبَ وَیُروٰی الخُمرَۃَ فَقَالَت
اِنِّی حَائِضٌ فَقَالَ اِنَّ حَیضَتَکِ لَیسَت فِی یَدِکِ مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای عایشہ مجھکو کپڑا
اوٹھا دے اور دوسری روایت مین ہی کہ جانماز اوٹھا دے سو حضرت عایشہ نے کہا کہ مجھکو حیض کے دن ہین تو حضرت نے فرمایا کہ البتہ تیرا حیض تو
تیرے ہاتھ مین نہین **ف** یعنی حائضہ عورت کو چیز چھونا درست ہی اس واسطے کہ اوسکے ہاتھ مین تو نجاست نہین لگی **ف**

حبش مین جانا اور آنا جہاز پر سے ہوا تھا ق عثمان لیس بکذاب من اصلح بین اثنین فقال خیرا او نمی
خیرا بخاری اور مسلم مین حضرت عثمان رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ وہ شخص جھوٹھا نہین جو ملاپ کرادیوے دو مین تو کہے نیک بات
یا اپنی طرف سے جوڑے نیک بات ملاپ کے واسطے ف یعنی ہر چند جھوٹھ حرام ہی لیکن بہ نیت اصلاح کے درست ہی کہ دور ہو جاوے
ہ نزاع اور فتنہ انگیز ص الصعب بن جثامۃ لیس بنا رد علیک ولکنا حرم بخاری مین صعب بن جثامہ رضہ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہماری طرف سے تجھکو پھیر دینا نہین ولیکن ہم تو احرام باندھے ہین ف یہ قصہ ہو چکا کہ حضرت احرام باندھ
حج کو جاتے تھے راہ مین صعب نے گورخر شکار کیا تھا حضرت کو تحفہ دیا حضرت نے نلیا صعب کا دل تھوڑا ہو گیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی
اگر ہم احرام نہ باندھے ہوتے تو تیرا تحفہ قبول کرتے ص ابو ھریرۃ لیست السنۃ بان لا تمطروا ولکن السنۃ ان
تمطروا وتمطروا ولا تنبت الارض شیئا مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قحط وہی نہین کہ تمہارے
واسطے مینہہ نہ برسایا جاوے ولیکن قحط وہ ہی کہ جسمین بارش ہو اور بارش ہو اور زمین کچھہ نہ اوگاوے ف یعنی سخت قحط وہ ہی کہ مینہہ برسے اور زمین
سے کچھہ نہ اوگے کہ اسمین بالکل امید قطع ہی اور غضب الٰہی صاف کھلا ہی ق ابو ھریرۃ لیس علی المسلم فی عبدہ ولا فرسہ
صدقۃ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ مسلمان کے غلام اور گھوڑے پر زکوۃ نہین ف یعنی خدمتی غلام اور
گھوڑے پر زکوۃ نہین اور اگر غلام اور گھوڑے سوداگری کے ہون تجارت پر زکوۃ ہی ص جابر لیس فیما دون خمس اواق
من الورق صدقۃ ولیس فیما دون خمس ذود من الابل صدقۃ ولیس فیما دون خمسۃ
اوسق من التمر صدقۃ مسلم مین جابر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہین پانچ اوقیہ سے کم چاندی مین زکوۃ اور نہین
پانچ اونٹون سے کم مین زکوۃ اور نہین پانچ وسق سے کمتر چھوہارے مین زکوۃ ف اوقیہ چالیس درم کا ہوتا ہی تو پانچ اوقیہ کے
دو سو درم ہوئے جو تولے کے حساب سے ساڑھے باون تولے ہوتے ہین اور وسق ساٹھہ صاع کا ہوتا ہی تخمیناً پانچ من پختہ ہوئے حدیث مین
نصاب کا بیان ہی کہ اس سے کمتر مین زکوۃ نہین امام شافعی اور ابو یوسف اور محمد کے نزدیک اناج اور میوہ جب تک پانچ من نہو اوسمین زکوۃ
نہین اور یہی حدیث اونکی دلیل ہی اور امام اعظم کے نزدیک اناج اور میوے مین کچھہ حد مقرر نہین تھوڑے اور بہت سب مین زکوۃ ہی یعنی
دسوان حصہ ق عائشۃ لیس کذالک ولکن المؤمن اذا بشر برحمۃ اللہ ورضوانہ وجنتہ احب
لقاء اللہ واحب اللہ لقاءہ وان الکافر اذا بشر بعذاب اللہ وسخطہ کرہ لقاء اللہ وکرہ اللہ لقاءہ
قالہ لھا حین قالت کلنا یکرہ الموت بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ یون نہین لیکن
ایماندار کو جب خدا کی رحمت اور رضامندی اور بہشت کی خوشی سنائی جاتی ہی یعنی مرنے کے وقت تو وہ خدا کے ملنے کو دوست رکھتا ہی اور خدا اوسکے ملنے کو
دوست رکھتا ہی اور البتہ کافر کو جب مرتے وقت عذاب الٰہی اور اوسکے غصے کی خبر سنائی جاتی ہی تو وہ خدا کے ملنے کو یعنی موت کو برا جانتا ہی تو خدا بھی اوسکے ملنے کو برا جانتا ہی
یہ حضرت نے حضرت عائشہ رضہ سے فرمایا جب کہ حضرت عائشہ رضہ نے پوچھا تھا کہ یا حضرت ہم سب موت کو برا جانتے ہین ف یعنی زندگی مین موت کا
برا جاننا معتبر نہین مرتے وقت کا اعتبار ہی کہ ایماندار رحمت الٰہی کی بشارت سے خوشی سے مرتا ہی اور کافر عذاب کے ڈر سے گھبراتا ہی اور
موت کو برا جانتا ہی ص فاطمۃ بنت قیس لیس لک علیہ نفقۃ قالہ لھا لما طلقھا زوجھا ابو عمرو
بن حفص البتۃ مسلم مین فاطمہ بنت قیس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تیرا خرچ اوسپر واجب نہین حضرت نے فاطمہ بنت قیس سے

بِالصُّرَعَةِ اِنَّمَا الشَّدِيْدُ الَّذِيْ يَمْلِكُ نَفْسَهٗ عِنْدَ الْغَضَبِ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ
پہلوان وہ نہین کہ جو لوگونکو پچہاڑے حقیقت مین پہلوان تو وہ ہی جو غصے کے وقت اپنی جان پر قابو رکھے یعنی باوجود غصے کے ایسی بیجا حرکت
نکرے کہ آخر کو پچہتاوے ق اَبُوْهُرَيْرَةَ لَيْسَ الْغِنٰى عَنْ كَثْرَةِ الْعَرَضِ اِنَّمَا الْغِنٰى غِنَى النَّفْسِ بخاری اور مسلم مین
ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہین ہی بے پرواہی اسباب دنیا کی زیادتی سے بے پرواہی تو حقیقت مین دل کی بے پرواہی ہی ف
یعنی غنی اور تونگر اوسکا نام نہین جسکے پاس دنیا کی دولت اور اسباب زیادہ ہو اسواسطے کہ جتنا اسباب زیادہ اوتنی احتیاج زیادہ مصرع
آنانکہ غنی تراند محتاج تراند ، تو حقیقت مین غنی اور بے پروا قناعت والا ہی جسکا دل غنی ہی اس واسطے کہ جب دل سے دنیا کی محبت گئی تو
کچہہ حاجت نرہی کہ تونگری اسباب و مال ق اَبُوْهُرَيْرَةَ لَيْسَ الْمِسْكِيْنُ الَّذِيْ تَرُدُّهُ التَّمْرَةُ وَالتَّمْرَتَانِ وَلَا اللُّقْمَةُ
وَلَا اللُّقْمَتَانِ اِنَّمَا الْمِسْكِيْنُ الَّذِيْ يَتَعَفَّفُ اِقْرَؤُا اِنْ شِئْتُمْ لَا يَسْئَلُوْنَ النَّاسَ اِلْحَافًا بخاری
اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بیچارہ محتاج وہ نہین جسکو ایک چہوہارا اور دو چہوہارے اور ایک لقمہ اور دو لقمے کی طمع دربدر
پہراوے حقیقت مین بیچارہ محتاج تو وہ ہی جو حرام اور سوال سے رکا رہتا ہی اگر تم چاہو تو اس مطلب کو قرآن سے پڑہلو کہ لائق دیکہنے کے وے لوگ ہین
کہ باوجود محتاجی کے لوگون سے نہین سوال کرتے جہٹ کر بدون لپٹے پیچہا نہ چہوڑین ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو محتاج لوگ سوال
نہین کرتے اونکے دینے مین زیادہ تر ثواب ہی گدائی فقیرون سے اور اونکا حق مقدم ہی انکے حق سے اسواسطے کہ انھون نے گدائی کو اپنا پیشہ مقرر
کرلیا ہی اگر ایک مقام پر نہ پاوینگے تو دوسرے مقام سے مانگ لاوینگے اور وے بیچارے بے زبان ہین خواہ دنیا کی غیرت سے خواہ توکل اور قناعت سے
خ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو لَيْسَ الْوَاصِلُ بِالْمُكَافِئِ وَلٰكِنَّ الْوَاصِلَ الَّذِيْ اِذَا قُطِعَتْ رَحِمُهٗ وَصَلَهَا بخاری مین
عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ برادری کا حق ادا کرنے والا وہ شخص نہین جو احسان کے عوض احسان کرے ولیکن برادری کا
حق ادا کرنے والا وہ ہی کہ جب کوئی اوس سے حق برادری کو توڑے تو وہ اوسکو جوڑے ف یعنی جو اپنے بھائی بندون کے جور اور ظلم کے مقابلے
مین اونسے احسان کرے اوسنے برادری کا حق ادا کیا اور بہائی کے ساتہہ احسان کے بدلے احسان کرنا دین مین کچہہ عمدہ بات نہین کافر بہی
ایسا کرتے ہین ق اَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ لَيْسَ بِاَحَقَّ بِيْ مِنْكُمْ وَلَهٗ وَلِاَصْحَابِهٖ هِجْرَةٌ وَّاحِدَةٌ وَلَكُمْ اَنْتُمْ
اَهْلَ السَّفِيْنَةِ هِجْرَتَانِ يَعْنِيْ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَكَانَ قَالَ لِاَسْمَاءَ حِيْنَ قَدِمَتْ مِنَ الْحَبَشَةِ
سَبَقْنَاكُمْ بِالْهِجْرَةِ فَنَحْنُ اَحَقُّ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ مِنْكُمْ بخاری اور مسلم مین اسما بنت عمیس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ عمر میرا
حقدار نہین تم سے زیادہ اور اوسکو اور اوسکے ساتہہ والون کو ایک ہجرت کا ثواب ہی اور تمکو اے جہاز والو دو ہجرتون کا ثواب ہی یعنی عمر
فاروق نے اسما سے کہا تہا جب وے حبش سے آئین کہ ہمنے تمسے پہلے ہجرت کی سو ہم حضرت کے زیادہ حقدار ہین تمہاری نسبت ف ابتدائے
اسلام مین جعفر طیار نے مع چند اصحاب مکے سے حبش کے ملک مین ہجرت کی پہر جب حضرت اور باقی اصحاب مدینے مین ہجرت کر کے آئے اور خیبر فتح ہوا
تو جعفر طیار وغیرہ حبش سے مدینے مین ہجرت کر آئے تب عمر فاروق نے اسما سے جو جعفر کے اوس وقت نکاح مین تہین اور حبش سے آئین تہین کہا کہ
اے اسما ہم حضرت کے زیادہ تر حقدار ہین کہ ہمنے ہجرت مین سبقت کی اور تم لوگ پیچہے آئے اسما نے کہا کہ اے عمر ہم دور ملک مین گئے تہے ہمکو
ہر طرح کی تکلیف ہوئی اور تم قریب ملک مین آئے جہان کہانے پینے کی کچہہ تکلیف نہین پہر اسما نے یہ گفتگو حضرت سے بیان کی تب حضرت نے
یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ جتنی خدا کی راہ مین تکلیف زیادہ اوتنا ہی درجہ زیادہ مہاجرین حبش کو جہاز والا اسواسطے فرمایا کہ اونکا

دوسرا نسب باطل کرنا اور بیگانی چیز کو اپنی کہنا اور مسلمان کو کافر یا نیک کو فاسق کہنا ایسا گناہ کبیرہ ہے جس میں کفر کا خوف ہے اور اگر کوئی صریح کفر کی بات دیکھ کر کسی کو کوئی کافر کہے تو درست ہے لیکن پھر بھی احتیاط ضرور ہے کہ مبادا اپنے اوپر پلٹ پڑے **ف** ابن مسعودؓ لیس منا من ضرب الخدود وشق الجیوب ودعا بدعوی الجاہلیة وفی روایة او دعا بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہماری راہ پر نہیں جو مصیبت میں منہ کو پیٹے اور گریبان پھاڑے اور کفر کے بول بولے اور دوسری روایت میں یوں ہے کہ جو ان تین کاموں سے ایک کام بھی کرے وہ ہمارے طور پر نہیں **ف** کفر کے بول یعنی واویلا واصیبتا کہنا یا یوں کہنا کہ ہائے کیا غضب ہوا کیا ظلم اور ستم ہوا یا میت کی بڑائیاں ذکر کرکے چلا کر رونا بلکہ سنت یہ ہے کہ مصیبت میں صبر کرے اور انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھے یہ کفر کی رسمیں نہ کرے خواہ اپنی مصیبت ہو خواہ امام اور پیغمبر کی لیکن دل میں غم کرنا اور آنکھ سے آنسو نکلنا منع نہیں **خ** ابوہریرہؓ لیس منا من لم یتغن بالقرآن بخاری میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ وہ ہمارے طور پر نہیں جو قرآن کو سمجھ بوجھ کے دنیا سے یا اور شعر سخن سے بے پرواہ نہو جاوے یا یہ مطلب کہ جو قرآن کو خوش آوازی سے نہ پڑھے اور مد اور شد کی رعایت نہ کرے وہ ہماری سنت پر نہیں **ف** عرب کا دستور تھا کہ مجلسوں میں اور سفر میں شعر خوانی کیا کرتے تھے سو فرمایا کہ قرآن کے ہوتے کسی کلام کی کچھ حاجت نہیں کہ ایسی فصاحت اور بلاغت بشر سے ممکن نہیں اور اگر قرآن کا مطلب سمجھے تو دنیا کی حرص بالکل دور ہوتی ہے کسی کتاب میں ایسی نصیحت اور پند نہیں تو باوجود قرآن کے جو شخص کہ اور شعر سخن سے دل لگاوے یا دنیا کے اوسکا دل اسیر ہو وہ حقیقت میں حضرت کی راہ سے بے نصیب ہے اور دوسرا مطلب اس حدیث کا یہ کہ خوش آوازی سے قرآن پڑھنا سنت ہے بشرطیکہ حرف کم زیادہ نہو اور راگ راگنی کو دخل نہ ہو کہ اس میں قرآن کی عظمت اور جلال میں خلل پڑتا ہے **ق** ابن مسعودؓ لیس من نفس تقتل ظلما الا کان علی ابن آدم الاول کفل من دمها لانه سن القتل اولا وفی روی لانه کان اول من سن القتل بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی ایسی جان نہیں جو ظلم سے قتل ہو مگر کہ آدم کے پہلے بیٹے یعنی قابیل پر اوسکے خون کا حصہ پڑتا ہے یعنی وہ بھی گناہ میں شریک ہوتا ہے اسواسطے کہ اوسنے خون کرنے کی راہ نکالی اور دوسری روایت یوں ہے کہ اوسپر گناہ اسواسطے ہوتا ہے کہ اوسنے اول اول قتل کی راہ نکالی **ف** حضرت آدم کے بیٹے قابیل نے اپنے بھائی ہابیل کو ناحق مارڈالا تھا خونریزی کی رسم اول اوسی سے نکلی تو جتنے عالم میں قیامت تک خون ہونگے سب کا گناہ اوسپر ضرور ہوگا اسی طرح جو شخص کہ بد رسم خلاف شرع نکالیگا اوسکے کرنے والوں کے برابر اوسکی گردن پر بھی وبال پڑیگا **ق** ابن مسعودؓ لیس هو کما تظنون انما هو کما قال لقمان لابنه یا بنی لا تشرک بالله ان الشرک لظلم عظیم **قاله** لما نزلت الذین آمنوا ولم یلبسوا ایمانهم بظلم فشق ذلک علی اصحابه وقالوا اینا لم یظلم نفسه بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا اوسکا مطلب یوں نہیں جیسا تمنے گمان کیا وہ مطلب تو یوں ہے جیسا لقمان نے اپنے بیٹے سے کہا کہ ای بیٹا اللہ کا شریک نہ ٹھہرا مقرر شرک کرنا بڑا ظلم ہے حضرت نے اوس وقت فرمایا جب یہ آیت اوتری کہ جو لوگ ایمان لائے اور اپنے ایمان میں ظلم کو نہ ملایا اونکو قیامت میں امن امان ہے تو یہ بات حضرت کے اصحاب پر بہت بھاری پڑی اور اونھوں نے کہا کہ ہم لوگوں میں کون ایسا ہے جو اپنی جان پر کچھ ظلم اور گناہ نہیں کرتا **ف** ظلم بیجا کام کا نام ہے کفر بھی بیجا کام ہے تو صحابہ ظلم کے یہی عام معنی سمجھے تھے اسواسطے گھبرائے تھے کہ آدمی اگر کفر اور گناہ کبیرہ سے بچے تو ہر ایک صغیرہ گناہ سے نہیں بچ سکتا حضرت نے فرمایا کہ اوس آیت میں

فرمایا جب کہ اوسکے خاوند ابو عمرو بن حفص نے اوسکو طلاق بائن دی تھی **ف** طلاق دو قسم ہی رجعی اور بائن طلاق رجعی میں عدت کے اندر جورو کا خرچ خاوند پر واجب ہی سب علما کے نزدیک اور طلاق بائن مین عدت کے اندر خاوند پر خرچ دینا امام شافعی کے نزدیک واجب نہین بموجب اس حدیث کے اور اگر حمل ہو تو واجب ہی اور امام اعظم کے نزدیک طلاق بائن مین خاوند پر خرچ واجب ہی خواہ حمل ہو خواہ نہو اور یہ حدیث مخالف امام اعظم کے مذہب کی نہین اسواسطے کہ فاطمہ کا خاوند سفر مین تھا اوسنے اپنے وکیل کی معرفت جو بھیجے تھے فاطمہ نے جو نلیا اور اوسکی نالش حضرت سے کی تب حضرت نے فرمایا کہ وکیل پر تیرا خرچ واجب نہین جو تکرار کرتی ہی اور یہ مطلب نہین کہ خاوند پر واجب نہین

ق جابر لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ الصِّيَامُ فِي السَّفَرِ بخاری اور مسلم مین جابر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ سفر مین روزہ رکھنا کچھ نیک کام نہین **ف** حضرت سفر مین تھے ایک شخص کو دیکھا کہ غش مین پڑا ہی اور لوگون نے اوسپر سایہ کیا ہی حضرت نے پوچھا کہ اسکو کیا ہوا ہی لوگون نے کہا کہ یہ شخص روزہ دار ہی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی جب ایسی تکلیف ہو تو سفر مین روزہ رکھنا خواہ مخواہ ضرور نہین سب علما کا یہی مذہب ہی کہ سفر مین روزہ رکھنا اور نرکھنا دونون درست ہی لیکن اگر طاقت ہو اور مضرت کسی طرح نہو تو روزہ رکھنا ہی افضل ہی **ق** ابو موسی سے

لَيْسَ مِنَّا مَنْ حَلَقَ وَلَا خَرَقَ وَلَا سَلَقَ بخاری اور مسلم مین ابو موسی رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ وہ شخص ہم لوگون سے نہین جو غم اور مصیبت مین سر کے بال مونڈاوے اور کپڑے پھاڑے اور مونہہ کھسوٹے اور چلاوے **ف** کفر کی رسم تھی کہ جب کوئی مرجاتا تو اوسکے غم مین یہ کام کرتے جس طرح ہندؤن مین بال منڈانے کی رسم ہی اسواسطے حضرت نے منع فرمایا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مصیبت مین یا محرم مین جیسے عوام کی عادت ہی پیٹنا اور چلا کر رونا حرام ہی اور ایسے لوگ حضرت کے طریق پر نہین اسواسطے کہ مصیبت مین صبر لازم ہی اور اس قسم کے کام مخالف صبر کے ہین **ق** انس لَيْسَ مِنْ بَلَدٍ إِلَّا سَيَطَؤُهُ الدَّجَّالُ إِلَّا مَكَّةَ وَالْمَدِينَةَ لَيْسَ نَقْبٌ مِنْ أَنْقَابِهَا إِلَّا عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ صَافِّينَ يَحْرُسُونَهَا فَيَنْزِلُ السَّبْخَةَ ثُمَّ تَرْجُفُ الْمَدِينَةُ بِأَهْلِهَا ثَلَاثَ رَجَفَاتٍ فَيَخْرُجُ إِلَيْهِ كُلُّ كَافِرٍ وَمُنَافِقٍ بخاری اور مسلم مین انس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کوئی ایسا شہر نہین جسکو دجال نہ روندیگا یعنی سب جگہہ اوسکا عمل دخل ہوگا سوائے مکے اور مدینے کے مدینے کے دروازون سے کوئی دروازہ ایسا نہوگا جسپر فرشتے قطار باندھے رکھوالی کرتے ہون گے سو دجال اوتریگا مدینے کے قریب شورہ زار یعنی اوسر زمین مین پھر کانپیگا مدینہ اپنے سب لوگون کے ساتھ تین بار تو نکل جاوینگے دجال کی طرف سب کافر اور منافق

ق ابوذر لَيْسَ مِنْ رَجُلٍ ادَّعَى لِغَيْرِ أَبِيهِ وَهُوَ يَعْلَمُهُ إِلَّا كَفَرَ وَمَنِ ادَّعَى مَا لَيْسَ لَهُ فَلَيْسَ مِنَّا وَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ وَمَنْ دَعَا رَجُلًا بِالْكُفْرِ أَوْ قَالَ عَدُوَّ اللّٰهِ وَلَيْسَ كَذَلِكَ إِلَّا حَارَ عَلَيْهِ كَذَا قَالَ مُسْلِمٌ وَقَالَ الْبُخَارِيُّ لَا يَرْمِي رَجُلٌ رَجُلًا بِالْفُسُوقِ وَلَا يَرْمِيهِ بِالْكُفْرِ إِلَّا ارْتَدَّتْ عَلَيْهِ إِنْ لَمْ يَكُنْ صَاحِبُهُ كَذَلِكَ بخاری اور مسلم مین ابوذر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی ایسا مرد نہین جو اپنا باپ چھوڑ غیر کو باپ بناوے جان بوجھکر مگر کہ وہ کافر ہوگیا اگر اسکو حلال جانے اور نہین تو اوسنے کفران نعمت کیا اور جو شخص دعوی ملکیت کا کرے جو اوسکا نہین وہ ہماری راہ پر نہین اور چاہیے کہ اپنا ٹھکانا دوزخ کو ٹھہراوے اور جو پکارے کسی مرد کو کافر کہکے یا اوسکو خدا کا دشمن کہے اور حال انکہ وہ ایسا نہین ہی تو کہنے والے پر پلٹ پڑیگا مسلم نے اسی طرح روایت کی اور بخاری نے یون روایت کی ہی کہ نہ عیب لگاویگا ایک مرد دوسرے مرد کو گناہ کا یا کفر کا مگر کہنے والے ہی پر پلٹ پڑیگا اگر وہ شخص گناہگار اور کافر نہوگا **ف** معلوم ہوا کہ اپنا نسب چھپاکر

معلوم ہوا کہ اگر محتاجون کو بھی دیکھے تو برائی بھی دور ہو جاوے اور دعوت نہ قبول کرنے کو اسواسطے برا کہا کہ خدا اور رسول کی مرضی یہ ہے کہ مسلمانون کا
آپسمین محبت اور الفت حاصل رہے اور دعوت کرنا اور دعوت کا قبول کرنا سبب ہے محبت زیادہ ہونے کا پھر جب جسنے دعوت نہ قبول کی اوسنے
محبت توڑی تو اوسنے خدا اور اوسکے رسول کی مرضی چھوڑی ق ابن مسعود بئس ما لاحدهم ان يقول نسيت آية
كيت وكيت بل هو نُسِّيَ واستذكروا القرآن فانه اشد تفصيا من صدور الرجال من النعم من
عُقُلها بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن مسعود رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بری بات ہے ہر ایک مسلمان کے حق مین یون کہے کہ مین ایسی آیت
قرآن کی بھول گیا بلکہ یون کہے کہ وہ شخص بھلایا گیا اور یاد کرتے رہا کرو قرآن کو اسواسطے کہ قرآن مردون کے سینون سے جلد نکل جاتا ہے اون
اونٹون سے بھی زیادہ جو اپنے زانو بند رسیون سے چھوٹ بھاگین ف اونٹ جہان رسی سے چھوٹا بھاگا اسی طرح جب حافظ
قرآن نے چند روز غفلت کی اور دور اور تکرار چھوڑی قرآن بھول جاتا ہے اسواسطے کہ قرآن مین متشابہ بہت ہین
اندک غفلت مین قابو سے جاتا رہتا ہے لہذا حضرت نے تاکید فرمائی کہ ہمیشہ اسکا دور اور تکرار چلی جاوے تاکہ ایسی عمدہ نعمت کہ بڑی
محنت اور مشقت سے حاصل ہوتی ہے مفت نہ برباد ہو قرآن کا بھلانا گناہ کبیرہ ہے اسکو آسان بات نہ سمجھنا اور یہ جو فرمایا کہ یون نہ کہے کہ مین قرآن کو
بھول گیا اسواسطے کہ قرآن کا بھولنا گناہ ہے تو اس طرح نکہے کہ اسمین بے پرواہی نکلتی ہے اور خلاف شرع بات پر جرأت ثابت ہوتی ہے

فصل اس فصل مین وہ حدیثین ہین جنکے سر پر بینا اور بینما کی لفظ ہے ق جابر بينا انا امشي اذ سمعت صوتا
من السماء فرفعت رأسي فاذا الملك الذي جاءني بحراء جالسا على كرسي بين السماء والارض فجئثت
منه فرقا فرجعت فقلت زملوني زملوني فدثروني فانزل الله يا ايها المدثر قم فانذر وربك فكبر و
ثيابك فطهر والرجز فاهجر بخاری اور مسلم مین جابر رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب مین چلا جاتا تھا کہ اچانک مینے آسمان
سے ایک آواز سنی تو مینے سر کو اوٹھایا تو ناگہان وہی فرشتہ جو میرے پاس حرا کے پہاڑ پر آیا تھا آسمان زمین کے درمیان کرسی پر بیٹھا ہوا ہے
سو مین اوس سے کانپا خوف کے مارے پھر مین پلٹ آیا یعنی گھر کی طرف تو مینے کہا کہ مجکو کمل اوڑھاؤ کمل اوڑھاؤ سو لوگون نے مجکو اوڑھایا پھر
خدا نے یہ آیتین اوتارین کہ اے کپڑے کے جھرمٹ مارنے والے اوٹھ اور لوگون کو عذاب الٰہی سے ڈرا اور اپنے رب کی بڑائی بول یعنی اللہ اکبر
کہکے نماز پڑھ اور اپنے کپڑے پاک رکھ اور پلیدی کو چھوڑ یعنی بت پرستی سے منع کر ف اول اقرأ کی سورت اوتری پھر قریب
تین برس کے وحی آئی پھر یا ایہا المدثر کی سورت اوتری تب حضرت نے کافرون سے مقابلہ اور گفتگو کرنا شروع کیا خ ابو هريرة بينا
انا نائم اتيت بخزائن الارض فوضع في يدي سواران من ذهب فكبرا علي واهماني فاوحي
الي ان انفخهما فنفختهما فذهبا فاولتهما الكذابين اللذين انا بينهما صاحب صنعاء وصاحب
اليمامة بخاری مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جس دم کہ مین سوتا تھا کہ زمین کے خزانے میرے سامنے ہوئے تو سونے کے دو کنگن میرے دونون
ہاتھون مین ڈالے گئے سو مجھپر وے بہت بھاری پڑے اور اونھون نے مجکو رنج اور تشویش مین ڈالا تو مجکو حکم ہوا کہ اونکو پھونک مار سو مینے اونکو پھونک مارا سو وے
جاتے رہے تو اون دونون کنگنون کی تعبیر مینے اون دو جھوٹون کی جنکے بیچ مین ہون صنعا والا اور یمامہ والا ف صنعا یمن مین
ایک شہر ہے حضرت کے وقت مین ایک شخص پیدا ہوا تھا یعنی ابو الاسود عنسی پیغمبری کا دعوی کرتا تھا اور حضرت کی پیغمبری کا بھی
منکر نہ تھا سو حضرت کے سامنے فیروز دیلمی کے ہاتھ سے مارا گیا تھا اور یمامہ عرب مین ایک ملک ہے وہان مسیلمہ کذاب حضرت کی پیغمبری مین شرکت کا

ظلم سے مراد شرک ہے گناہ مراد نہیں جب تم گھبرائے تھے ہو معلوم ہوا کہ قرآن اور حدیث میں بعضی جگہہ لفظ تو عام ہوتی ہی اور معنی خاص مراد ہوتے ہیں بشرطیکہ دلیل اور قرینہ بھی موجود ہو

فصل فی نعم و بئس

اس فصل میں وے حدیثیں ہیں جن پر نعم اور بئس کی لفظ ہے م جابرؓ نعم الادام الخل مسلم میں جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اچھا سالن سرکہ ہے ف مصابیح میں روایت ہے کہ حضرت نے ایکبار گھر میں روٹی کے ساتھ کھانے کو سالن مانگا لوگون نے کہا اور کچھہ موجود نہیں سرکہ حاضر ہے حضرت نے اوسکو مانگا پھر حضرت اوسکو کھاتے جاتے تھے اور یہ فرماتے تھے کہ سرکہ کیا اچھا سالن ہے سرکے کی تعریف دو سبب سے فرمائی اول یہ کہ سرکہ کم خرچ چیز ہے اوسکے واسطے زیادہ سامان درکار نہیں ایک بار رہنا لیسا مدت کو کفایت کرتا ہے تو قناعت والے کے حق میں خوب چیز ہے اور دوسرے یہ کہ بلغم کے سبب سے اکثر بیماریان ہوتی ہین اور سرکہ بلغم کو کاٹ کر دور کرتا ہے ق حفصةؓ نعم الرجل عبد الله لو كان يصلي من الليل بخاری اور مسلم میں حضرت حفصہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ عبد اللہ اچھا مرد ہے اگر رات کو تہجد کی نماز بھی پڑھتا ف عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ مینے خواب میں دیکھا مجکو دو فرشتے دوزخ پر پکڑ لیگئے مینے دوزخ دیکھکر کہا کہ خدا کی پناہ تب تیسرے فرشتے نے مجھسے کہا تو مت ڈر یہ خواب مینے اپنی بہن حفصہ سے کہا حفصہ نے حضرت سے کہا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی روایت ہے کہ اوس رات سے عبد اللہ بن عمر رات کو بہت کم سوتے تھے معلوم ہوا کہ تہجد کی نماز کو دوزخ سے بچانے کی بڑی تاثیر ہے خ ابو ہریرةؓ نعم الصدقة اللقحة الصفي منحة والشاة الصفي منحة تغدو باناء وتروح باخر بخاری میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا خوب اونٹنی دودھار کیا اچھا صدقہ ہے خیرات کو اور بکری خوب دودھار کیا اچھا صدقہ ہے خیرات کو کہ صبح کو ایک برتن بھر دودھ دے اور شام کو دوسرا برتن بھر دودھ دے ف اونٹنی اور بکری شیر دار کا دودھ خیرات کرنے کو اسواسطے پسند فرمایا کہ ہر روز دو بار فائدہ اوسکا حاصل ہے تو ثواب بھی اوسکا ہر روز حاصل ہے م ابو ہریرةؓ نعما لاحدهم ويروى نعما للمملوك ان يتوفى يحسن عبادة الله وصحابة سيده نعما له مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا اچھی بات ہے ہر ایک غلام کے واسطے اور دوسری روایت میں یون ہے کہ کیا اچھی بات ہے غلام کے حق میں کہ مر جاوے خدا کی بندگی اور اپنے میان کی خدمت اچھی طرح کرتے ہوئے یہ کیا اچھی بات اوسکے حق میں ہے ف عابد غلام میان کی تابعدار کی تعریف اسواسطے فرمائی کہ اوسنے دو مالک کو راضی کیا حقیقی مالک کو بھی اور مجازی مالک کو بھی م عدي بن حاتمؓ بئس الخطيب انت قل ومن يعص الله ورسوله ف قاله لرجل خطب عنده فقال من يطع الله ورسوله فقد رشد ومن يعصهما فقد غوى مسلم میں عدی ابن حاتمؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تو برا خطیب ہے یعنی کہہ جو نافرمانی خدا اور اوسکے رسول کی کریگا وہ گمراہ ہوا یہ حضرت نے اوس مرد سے کہا جسنے حضرت کے روبرو خطبہ پڑھا سو یون خطبے میں اوسنے کہا تھا کہ جو خدا اور اوسکے رسول کی تابعداری کریگا تو اوسنے راہ پائی اور جسنے اون دو کی نافرمانی کی سو گمراہ ہوا ف اوس خطیب کو برا اسواسطے فرمایا کہ اوسنے خدا اور رسول کو ایک لفظ میں ملا دیا تھا پھر اوسکو ادب سکھلایا کہ علیحدہ علیحدہ کہا کر ق ابو ہریرةؓ بئس الطعام طعام الوليمة يدعى اليها الاغنياء ويترك الفقراء ومن ترك الدعوة فقد عصى الله ورسوله بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ برا کھانا بیاہ کا کھانا ہے جسمین مالدار بلائے جاوین اور محتاج چھوڑے جاوین اور جو دعوت نہ قبول کرے اوسنے خدا کی اور اوسکے رسول کی نافرمانی کی ف اکثر عادت یہ ہے کہ شادی کے کھانے میں سوائے برادر اور مالدارون کے محتاجون کو نہیں پوچھتے اسواسطے اوسکو برا فرمایا تو

عَلَيَّ وَعَلَيْهِمْ قُمُصٌ مِنْهَا مَا يَبْلُغُ الثُّدِيَّ وَمِنْهَا مَا يَبْلُغُ دُوْنَ ذٰلِكَ وَعُرِضَ عَلَيَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ
وَعَلَيْهِ قَمِيْصٌ يَجُرُّهُ قَالُوْا فَمَا اَوَّلْتَ ذٰلِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الدِّيْنَ بخاری اور مسلم مین ابو سعید رضی سے روایت ہی کہ حضرت
نے فرمایا کہ جس حالت مین کہ مین سوتا تھا دیکھا مینے لوگون کو کہ میرے سامنے کیے گئے اور اون پر کرتے ہین او نمین سے بعضا کرتا تو چھاتی تک پہونچا ہی اور بعضا
اسکے نیچے اور عمر بن خطاب میرے سامنے کیا گیا اور اوسپر کرتا تھا کہ وہ اوسکو زمین پر گھسیٹتا جاتا تھا یعنی بہت لنبا تھا اصحاب نے کہا سو آپنے
اسکی کیا تعبیر کہی یا رسول اللہ حضرت نے فرمایا کہ دین **ف** دین اور کرتے مین یہ مناسبت ہی کہ جیسے کرتا بدن کو چھپاتا ہی سردی گرمی سے
بچاتا ہی ویسے دین بھی روح اور دل کو محفوظ رکھتا ہی اور کفر اور گناہ سے بچاتا ہی اس حدیث سے ثابت ہوا کہ عمر فاروق رضی کا دین نہایت کامل تھا اور
حد سے زیادہ تھا **خ** اَبُوْ هُرَيْرَةَ بَيْنَا اَنَا نَائِمٌ رَاَيْتُنِيْ عَلٰى قَلِيْبٍ عَلَيْهَا دَلْوٌ فَنَزَعْتُ مِنْهَا مَا شَآءَ اللّٰهُ ثُمَّ اَخَذَهَا
ابْنُ اَبِيْ قُحَافَةَ فَنَزَعَ بِهَا ذَنُوْبًا اَوْ ذَنُوْبَيْنِ وَفِيْ نَزْعِهٖ ضَعْفٌ وَاللّٰهُ يَغْفِرُ لَهٗ ثُمَّ اسْتَحَالَتْ غَرْبًا
فَاَخَذَهَا ابْنُ الْخَطَّابِ فَلَمْ اَرَ عَبْقَرِيًّا مِنَ النَّاسِ يَنْزِعُ نَزْعَ عُمَرَ حَتّٰى ضَرَبَ النَّاسُ بِعَطَنٍ بخاری مین ابو ہریرہ رضی سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جس حالت مین کہ مین سوتا تھا کہ مینے اپنے تئین دیکھا ایک کنوئین پر کہ اوسپر ڈول پڑا ہی سو مینے اوس ڈول سے پانی کھینچا جتنا
خدا نے چاہا پھر اوسکو ابن ابی قحافہ یعنی صدیق اکبر نے لیا سو اوس سے ایک یا دو ڈول نکالے اور اوسکے کھینچنے مین کچھ سستی اور آہستگی تھی اور خدا اوسکو
معاف کریگا پھر وہ ڈول بڑا ہوگیا پھر اوسکو عمر بن خطاب نے لیا سو مینے تو آدمیون سے ایسا عجیب غریب بڑا زور آور کسیکو نہین دیکھا جو عمر کی طرح پانی کھینچتا
یہان تک اوسنے پانی کثرت سے نکالا کہ لوگون نے اپنے اونٹون کو پانی سے آسودہ کرکے اونکی نشستگاہ پر بٹھلایا **ف** عرب مین اونٹون کی کثرت ہی اور
معمول ہی کہ پانی پلانے کے وقت اونٹون کو کنوئین پر لاتے ہین پھر سبکو خوب پانی پلاکر علحدہ مکان پر بٹھلاتے ہین سو ڈول کھینچنے سے مراد دین کی
سرداری ہی اس حدیث مین تقویت اسلام اور صدیق اور فاروق کی خلافت کا اشارہ ہی یعنی حضرت کے بعد صدیق رضی خلیفہ ہونگے اور ایک دو ڈول
آہستگی سے نکالینگے یعنی خلافت کی مدت کم ہوگی اونکے وقت مین اسلام عالم مین خوب نہین پھیلے گا چنانچہ صدیق رضی کل دو برس خلیفہ رہے اس مدت مین
مسیلمہ کذاب اور مرتدون کو مار کے عرب کا اسلام مضبوط کرکے شام کا کچھ ملک فتح کیا تھا کہ اونکا انتقال ہوا پھر عمر فاروق رضی خلیفہ ہوئے دس برس خلیفہ رہے
اونکے وقت مین عالم مین خوب اسلام ظاہر ہوگیا ملک شام اور مصر اور ایران اور عراق اور اکثر روم فتح ہوا چار ہزار بڑے بڑے شہر مع پرگنات فتح ہوے
اور چار ہزار جامع مسجد طیار ہوئین اور چار ہزار بتخانے توڑے گئے اور بیشمار خزانے مسلمانون مین تقسیم ہوئے لوگ آسودہ اور غنی ہوگئے جو حضرت کے بعد
ہونا تھا سو خدا نے حضرت کو خواب مین دکھلا دیا **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ بَيْنَا اَنَا نَائِمٌ رَاَيْتُنِيْ فِي الْجَنَّةِ فَاِذَا امْرَاَةٌ تَتَوَضَّاُ اِلٰى
جَانِبِ قَصْرٍ فَقُلْتُ لِمَنْ هٰذَا الْقَصْرُ قَالُوْا لِعُمَرَ فَذَكَرْتُ غَيْرَتَهٗ فَوَلَّيْتُ مُدْبِرًا بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا کہ جس حالت مین کہ مین سوتا تھا مینے اپنے تئین بہشت کے اندر دیکھا تو یکایک وہان ایک عورت ہی کہ ایک محل کی طرف وضو کرتی ہی
سو مینے کہا یہ کسکا محل ہی فرشتون نے کہا کہ عمر رضی کا محل ہی سو مجکو عمر رضی کی غیرت یاد پڑی سو مین پلٹ آیا پشت دیکر یعنی مرد کو اوسکی عورت پاس اجنبی
مرد کے جانے سے غیرت اور جوش آتا ہی اسواسطے مین اوس عورت پاس نہین گیا **ف** بخاری مین پوری روایت یون ہی کہ عمر فاروق رضی نے
جب حضرت سے یہ سنا تو رونے لگے اور عرض کی کہ یا حضرت کیا آپ ہی پر مجکو غیرت آتی یعنی یہ بات مجھسے ممکن نتھی اس حدیث مین عمر فاروق رضی کو بہشت
کی بشارت ہی اور وہ عورت وضو کرنے والی حور تھی **خ** اَبُوْ هُرَيْرَةَ بَيْنَا اَيُّوْبُ يَغْتَسِلُ عُرْيَانًا خَرَّ عَلَيْهِ رِجْلُ جَرَادٍ
مِنْ ذَهَبٍ فَجَعَلَ اَيُّوْبُ يَحْثِيْ فِيْ ثَوْبِهٖ فَقَالَ لَهٗ رَبُّهٗ يَا اَيُّوْبُ اَلَمْ اَكُنْ اَغْنَيْتُكَ عَمَّا تَرٰى قَالَ بَلٰى وَعِزَّتِكَ

دعوی کرتا تھا سو صدیق اکبر کی خلافت مین وحشی کے ہاتھ سے مارا گیا حضرت کو خواب مین خدا نے فتح اسلام دکھلا دی صرف اون دو
جھوٹھون کا تردد ہوا تھا سو خدا نے اونکو بھی برباد کیا معلوم ہوا کہ مرد اگر خواب مین کنگن ہاتھہ مین دیکھے تو اوسکی تعبیر تنگدستی اور تشویش ہے
اہل تعبیر نے لکھا ہے کہ عورتون کا زیور مرد اگر خواب مین پہنے دیکھے تو بد ہے مگر ہنسلی گلے مین دیکھنا دلیل ہے عمدہ خدمت ملنے کی اور پانون مین
گہرے دیکھنا قید ہونے کی دلیل ہے واللہ اعلم ق ابن عمر بینا انا نائم اتیت بقدح لبن فشربت منه حتی
انی لاری الری یخرج من اظفاری ثم اعطیت فضلی عمر بن الخطاب قالوا فما اولته قال
العلم بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمر رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جس حالت مین کہ مین سوتا تھا کہ میرے آگے دودھ کا ایک
پیالہ لایا گیا سو مینے اوسمین سے پیا یہان تک کہ مین دیکھتا تھا کہ تازگی اور سیرابی میرے ناخونون سے نکلنے لگی یعنی نہایت آسودہ ہوگیا پھر مینے
اپنا جھوٹھا باقی دودھ عمر بن خطاب کو دیا لوگون نے کہا کہ اس خواب کی آپ نے کیا تعبیر کی حضرت نے فرمایا کہ اوسکی تعبیر علم اور بوجھ ہے ف
اس حدیث سے اہل تعبیر نے کہا ہے کہ جو کوئی دودھ کھاتے پیتے خواب مین دیکھے اوسکو علم نصیب ہوگا اسواسطے کہ علم سبب ہے روح کی زندگی کا
جیسے دودھ سبب ہے بدن کی زندگی کا خصوصاً حالت طفولیت مین اسی حدیث سے نہایت عمدہ فضیلت عمر فاروق رضہ کی ثابت ہوئی
کہ وے علم نبوت کے بڑے رازدار تھے اسی سبب سے اونکی خلافت مین تمام ملک مین اسلام ظاہر ہوا اور ہر ایک شہر مین علم دین کا بہت چرچا ہوا
ق ابو هريرة بينا انا نائم اذا زمرة حتى اذا عرفتهم خرج رجل من بيني وبينهم فقال هلم فقلت
الى اين قال الى النار والله قلت ما شأنهم قال انهم ارتدوا بعدك على ادبارهم القهقرى ثم
اذا زمرة حتى اذا عرفتهم خرج رجل من بيني وبينهم قال هلم قلت الى اين قال الى النار والله
قلت ما شأنهم قال انهم ارتدوا على ادبارهم فلا اراه يخلص منهم الا مثل همل النعم بخاری مین
ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جس حالت مین کہ مین سوتا تھا کہ ایک گروہ سامنے آیا یہان تک کہ مینے اونکو پہچانا میرے اور اونکے درمیان سے
ایک مرد نکلا اوسنے اون سے کہا کہ آؤ سو مینے کہا کہ انکو کدھر لیجائیگا اوسنے کہا خدا کی قسم دوزخ کی طرف مینے کہا کہ کیا حال ہے انکا یعنی انسے
کیا قصور ہوا اوس مرد نے کہا یے لوگ پلٹ گئے تھے تیرے بعد اپنی پشتون کی طرف اولٹے یعنی اسلام چھوڑکر مرتد ہوگئے تھے پھر یکایک دوسرا گروہ
ظاہر ہوا یہان تک کہ مینے اونکو پہچانا میرے اور اونکے درمیان سے ایک مرد نکلا اوسنے اون سے کہا کہ آؤ مینے کہا کدھر اوسنے کہا خدا کی قسم دوزخ کی
طرف مینے کہا کیا حال ہے انکا انسے کون قصور ہوا اوسنے کہا مقرر یے لوگ پلٹ گئے تھے تیرے بعد اپنی پشتون کی طرف سو مین گمان نہین کرتا
کہ اونمین سے کوئی بچے مگر جیسے ہیکے چھوٹے ہوئے اونٹ بنے والی وارث کمتر بچتے ہین ف یعنی اون لوگون سے نجات والے لوگ بہت کمتر ہین
جنھون نے مرتد ہونے کے بعد پھر توبہ کی حضرت کے انتقال ہونے کے بعد عرب کے چند ہزار نو مسلم مرتد ہوگئے تھے زکوۃ کے منکر تھے صدیق اکبر نے اپنی
خلافت مین اونکو قتل کیا اونھین لوگون کا انجام خدا نے حضرت کو خواب مین دکھلایا بعضے جو بدمذہب اس حدیث کا مطلب عداوت کے سبب سے
یون اولٹا بیان کرتے ہین کہ مراد ان مرتدون سے معاذ اللہ حضرت کے اصحاب ہین سو سراسر حق پوشی کرتے ہین انکی وہی مثل ہے کہ کسینے کسی جھوٹے
سے پوچھا کہ دو اور دو کے کتنے ہوتے ہین اوسنے کہا کہ چار روٹی حضرت کے اصحاب کی بزرگی قرآن اور حدیث مین مجمل اور مفصل ہزارون مقام صاف ظاہر ہے
یہ گمان باطل اونکی جناب مین کوئی دیندار عاقل نکریگا اسواسطے کہ اصحاب تو قاتل تھے مرتدین کی یہ تہمت تو اونکی طرف کسی طرح ممکن نہین
خدا کی مار اون سیہ دلون پر جو دیدہ و دانستہ حق پوشی کرتے ہین ق ابو سعید بینا انا نائم رایت الناس یعرضون

قَالَ جِبْرَئِيلُ قِيلَ وَمَنْ مَّعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قِيلَ وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قَالَ مَرْحَبًا بِهٖ فَنِعْمَ
الْمَجِيءُ جَاءَ فَفَتَحَ فَلَمَّا خَلَصْتُ فَإِذَا فِيهَا آدَمُ فَقَالَ هٰذَا أَبُوكَ آدَمُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ
السَّلَامَ ثُمَّ قَالَ مَرْحَبًا بِالْاِبْنِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ ثُمَّ صَعِدَ بِي حَتّٰى أَتَى السَّمَاءَ الثَّانِيَةَ فَاسْتُفْ
تِحَ مَنْ هٰذَا قَالَ جِبْرَئِيلُ قِيلَ وَمَنْ مَّعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قِيلَ وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قِيلَ مَرْحَبًا بِهٖ
فَنِعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ فَفُتِحَ فَلَمَّا خَلَصْتُ إِذَا يَحْيٰى وَعِيسٰى وَهُمَا ابْنَا خَالَةٍ قَالَ هٰذَا يَحْيٰى وَعِيسٰى فَسَلِّمْ
عَلَيْهِمَا فَسَلَّمْتُ فَرَدَّا ثُمَّ قَالَا مَرْحَبًا بِالْأَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ ثُمَّ صَعِدَ بِي إِلَى السَّمَاءِ الثَّالِثَةِ
فَاسْتَفْتَحَ فَقِيلَ مَنْ هٰذَا قَالَ جِبْرَئِيلُ قِيلَ وَمَنْ مَّعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قِيلَ وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ قَالَ
نَعَمْ قِيلَ مَرْحَبًا بِهٖ فَنِعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ فَفُتِحَ فَلَمَّا خَلَصْتُ إِذَا يُوسُفُ قَالَ هٰذَا يُوسُفُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ
فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ عَلَيَّ ثُمَّ قَالَ مَرْحَبًا بِالْأَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ ثُمَّ صَعِدَ بِي حَتّٰى أَتَى السَّمَاءَ
الرَّابِعَةَ فَاسْتَفْتَحَ قِيلَ مَنْ هٰذَا قَالَ جِبْرَئِيلُ قِيلَ وَمَنْ مَّعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قِيلَ وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ
قَالَ نَعَمْ قِيلَ مَرْحَبًا بِهٖ فَنِعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ فَفَتَحَ فَلَمَّا خَلَصْتُ فَإِذَا إِدْرِيسُ قَالَ هٰذَا إِدْرِيسُ فَسَلِّمْ
عَلَيْهِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ ثُمَّ قَالَ مَرْحَبًا بِالْأَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ ثُمَّ صَعِدَ بِي حَتّٰى أَتَى السَّمَاءَ
الْخَامِسَةَ فَاسْتَفْتَحَ قِيلَ مَنْ هٰذَا قَالَ جِبْرَئِيلُ قِيلَ وَمَنْ مَّعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قِيلَ وَقَدْ أُرْسِلَ
إِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قِيلَ مَرْحَبًا بِهٖ فَنِعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ فَلَمَّا خَلَصْتُ فَإِذَا هَارُوْنُ قَالَ هٰذَا هَارُوْنُ فَسَلِّمْ
عَلَيْهِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ ثُمَّ قَالَ مَرْحَبًا بِالْأَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ ثُمَّ صَعِدَ بِي حَتّٰى أَتَى السَّمَاءَ
السَّادِسَةَ فَاسْتَفْتَحَ قِيلَ مَنْ هٰذَا قَالَ جِبْرَئِيلُ قِيلَ وَمَنْ مَّعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قِيلَ وَقَدْ أُرْسِلَ
إِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قِيلَ مَرْحَبًا بِهٖ فَنِعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ فَلَمَّا خَلَصْتُ فَإِذَا مُوْسٰى قَالَ هٰذَا مُوْسٰى فَسَلِّمْ عَلَيْهِ
فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ ثُمَّ قَالَ مَرْحَبًا بِالْأَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ فَلَمَّا تَجَاوَزْتُ بَكٰى فَقِيلَ لَهٗ مَا يُبْكِيكَ
قَالَ أَبْكِي لِأَنَّ غُلَامًا بُعِثَ بَعْدِي يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِهٖ أَكْثَرُ مِمَّنْ يَّدْخُلُهَا مِنْ أُمَّتِي ثُمَّ صَعِدَ بِي
إِلَى السَّمَاءِ السَّابِعَةِ فَاسْتَفْتَحَ جِبْرَئِيلُ قِيلَ مَنْ هٰذَا قَالَ جِبْرَئِيلُ قِيلَ وَمَنْ مَّعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قِيلَ
وَقَدْ بُعِثَ إِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قِيلَ مَرْحَبًا بِهٖ فَنِعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ فَلَمَّا خَلَصْتُ فَإِذَا إِبْرَاهِيمُ قَالَ هٰذَا أَبُوكَ
إِبْرَاهِيمُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ السَّلَامَ عَلَيَّ ثُمَّ قَالَ مَرْحَبًا بِالْاِبْنِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ
ثُمَّ رُفِعَتْ لِي سِدْرَةُ الْمُنْتَهٰى فَإِذَا نَبِقُهَا مِثْلُ قِلَالِ هَجَرَ وَإِذَا وَرَقُهَا مِثْلُ آذَانِ الْفِيَلَةِ قَالَ
هٰذِهٖ سِدْرَةُ الْمُنْتَهٰى وَإِذَا أَرْبَعَةُ أَنْهَارٍ نَهْرَانِ ظَاهِرَانِ وَنَهْرَانِ بَاطِنَانِ فَقُلْتُ مَا هٰذَانِ
يَا جِبْرَئِيلُ قَالَ أَمَّا الْبَاطِنَانِ فَنَهْرَانِ فِي الْجَنَّةِ وَأَمَّا الظَّاهِرَانِ فَالنِّيلُ وَالْفُرَاتُ ثُمَّ رُفِعَ
لِيَ الْبَيْتُ الْمَعْمُورُ ثُمَّ أُتِيتُ بِإِنَاءٍ مِّنْ خَمْرٍ وَإِنَاءٍ مِّنْ لَبَنٍ وَإِنَاءٍ مِّنْ عَسَلٍ فَأَخَذْتُ اللَّبَنَ فَقَالَ
هِيَ الْفِطْرَةُ أَنْتَ عَلَيْهَا وَأُمَّتُكَ ثُمَّ فُرِضَتْ عَلَيَّ الصَّلٰوةُ خَمْسِينَ صَلٰوةً كُلَّ يَوْمٍ فَرَجَعْتُ فَمَرَرْتُ

ولٰكن لا غنى بي عن بركتك بخاری مین ابوهریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جس حالت مین حضرت ایوب برہنہ نہاتے تھے تو اون پر سونے کی ٹڈی کا
جھنڈ گر پڑا تو حضرت ایوب لپ بھر بھر کر اپنے کپڑے مین رکھنے لگے سو اونکے رب نے کہا کہ ای ایوب کیا مین تجکو مالدار اور اس چیز سے جسکو تو
دیکھتا ہی بے پرواہ نہین کر چکا یعنی تو محتاج نہین کیون اسکو سمیٹتا ہی حضرت ایوب نے کہا کیون نہین مجکو تیری عزت کی قسم ہی کہ مجکو تو
مال کی تو کچھ پرواہ نہین لیکن تیری برکت اور عنایت کی ہوئی چیز سے مجکو بے پرواہی نہین **ف** یعنی اس مال کا لینا محتاجی کے سبب سے
نہین ہی بلکہ تیری عطا سمجھکر لیتا ہون کہ غلام مالک کی عنایت کی ہوئی چیز سے کسی حالت مین بے پرواہ نہین ہوسکتا کہ اوسکو سرور مالک کی
مہربانی پر ہی مال پر نہین اس حدیث سے معلوم ہوا کہ برہنہ غسل کرنا درست ہی اور مالدار کو اگر بے طمع اور بے تلاش مال ملے تو اوسکو عنایت خدا کی
سمجھکر لینا توکل کے مخالف نہین **م** ابو هريرة بينا رجل بفلاة من الارض فسمع صوتا في سحابة اسق
حديقة فلان فتنحى ذلك السحاب فافرغ ماءه في حرة فاذا شرجة من تلك الشراج قد استوعبت
ذلك الماء كله فتتبع الماء فاذا رجل قائم في حديقته يحول الماء بمسحاته فقال يا عبد الله
ما اسمك قال فلان للاسم الذي سمع في السحابة فقال له يا عبد الله لم تسألني عن اسمي فقال
اني سمعت صوتا في السحاب الذي هذا ماؤه يقول اسق حديقة فلان لاسمك فما تصنع
فيها قال اما اذا قلت هذا فاني انظر الى ما يخرج منها فاتصدق بثلثه واكل انا وعيالي
ثلثا وارد فيها ثلثه مسلم مین ابوهریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جس حالت مین کہ ایک مرد تھا ایک بیابان مین کسی مینہ سے
سو اوسنے ایک آواز سنی بادل مین کہ فلانے شخص کے باغ کو سینچ دے سو ایک طرف وہ بادل جھک پڑا پھر اپنا پانی ایک پتھریلی زمین مین اونڈیل دیا
تو ایک جھیل وہان کی جھیلون سے اوس پانی سے لبالب بھر گئی سو وہ شخص بھی اس پانی کے پیچھے پیچھے گیا تو ناگاہ ایک مرد کو دیکھا کہ اپنے باغ مین
کھڑا پانی کو اپنے پھاوڑے سے ادھر اودھر کرتا ہی سو اوسنے باغ والے مرد سے کہا ای خدا کے بندے تیرا کیا نام ہی اوسنے کہا فلانا نام ہی وہی نام جو بادل
مین سنا تھا سو باغ والے نے اوس سے کہا کہ ای خدا کے بندے تونے مجھسے میرا نام کیون پوچھا سو اوسنے کہا مینے اوس بادل مین آواز سنی جسکا یہ پانی
ہی کوئی کہتا ہی کہ سینچ دے فلانے کے باغ کو تیرا نام لیکر سو تو اس باغ مین اس خدا کے احسان کی کس طرح شکرگزاری کریگا باغ والے نے کہا
جبکہ تونے یہ کہا تو اب مین البتہ دیکھتا رہونگا اوسکو جو اس باغ سے پیدا ہوگا سو اوسکی ایک تہائی تو خیرات کرونگا اور ایک تہائی میرے
لوگ اور مین کھاونگا اور ایک تہائی اسی باغ کی مرمت مین پلٹ کر خرچ کرونگا **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ منافع سے تہائی مال
خدا کی راہ مین خرچ کرنا مستحب ہی اور معلوم ہوا کہ فرشتے مینہ کو موجب حکم الٰہی کے برساتے ہین جو حکم نام اور نشان کے ساتھ ہوتا ہی
کہ فلانے ملک فلانی جگہہ فلانے کھیت اور باغ مین پانی برساؤ اسی طرح سب دنیا کے کام حسب الحکم فرشتے کرتے ہین تو ہر مسلمان کو لازم ہی کہ
جو نعمت اسکو ملے خواہ جان کی خواہ مال کی تو اپنے رب کی شکرگزاری کرے اوسکو اتفاقی نہ جانے اپنے حق مین داد الٰہی سمجھے **ق**
مالك بن صعصعة بينما انا في الحطيم وربما قال في الحجر مضطجعا اذ اتاني آت فقد قال
وسمعته يقول فشق ما بين هذه الى هذه فاستخرج قلبي ثم اتيت بطست من ذهب مملوءة
ايمانا فغسل قلبي ثم حشي ثم اعيد ثم اتيت بدابة دون البغل وفوق الحمار ابيض يضع خطوه
عند اقصى طرفه فحملت عليه فانطلق بي جبرئيل حتى اتى السماء الدنيا فاستفتح قيل من هذا

نیک بھائی اور نیک پیغمبر آیا پھر مجھکو جبرئیل لے چڑھا یہانتک کہ پانچوین آسمان کو پونہچا سو چاہا کہ دروازہ کھلے چوکیدار نے کہا یہ کون ہی جبرئیل نے
کہا مین ہون جبرئیل کہا اور تیرے ساتھ کون ہی جبرئیل نے کہا محمد ہی کہا کیا بلایا گیا ہی جبرئیل نے کہا ہان کہا خوب ہی آیا سو کیا اچھا آمد آیا سو
جب مین داخل ہوا تو ناگاہ وہان ہارون تھے جبرئیل نے کہا یہ ہارون ہی سو اوسکو سلام کر تو مینے اوسکو سلام کیا اوسنے جواب دیا پھر کہا کیا اچھا
نیک بھائی اور نیک پیغمبر آیا پھر مجھکو جبرئیل لے چڑھا یہانتک کہ چھٹے آسمان کو پونہچا سو چاہا کہ دروازہ کھلے چوکیدار نے کہا یہ کون ہی
جبرئیل نے کہا مین ہون جبرئیل کہا اور تیرے ساتھ کون ہی جبرئیل نے کہا محمد ہی کہا کیا بلایا گیا ہی جبرئیل نے کہا ہان کہا خوب ہی آیا سو کیا
اچھی آمد آیا سو جب مین داخل ہوا تو ناگاہ وہان موسیٰ تھے جبرئیل نے کہا یہ موسیٰ ہی سو اوسکو سلام کر تو مینے اوسکو سلام کیا سو اوسنے جواب دیا
پھر کہا کیا اچھا نیک بھائی اور نیک پیغمبر آیا پھر جب مین وہان سے ہٹا تو موسیٰ رویا کسینے کہا ای موسیٰ تیرے رونے کا کیا سبب ہے موسیٰ نے کہا مین
روتا ہون اسواسطے کہ ایک لڑکا میرے بعد پیغمبر ہوا اوسکی امت کے لوگ میری امت سے زیادہ بہشت مین جاوینگے پھر جبرئیل مجھکو لے چڑھا ساتوین
آسمان تک سو جبرئیل نے چاہا کہ دروازہ کھلے چوکیدار نے کہا یہ کون ہی جبرئیل نے کہا مین ہون جبرئیل کہا اور تیرے ساتھ کون ہی جبرئیل نے
کہا محمد ہی کہا کیا بلایا گیا ہی جبرئیل نے کہا ہان کہا خوب ہی آیا سو کیا اچھی آمد آیا سو جب مین وہان داخل ہوا تو ناگاہ وہان ابراہیم تھے جبرئیل
نے کہا یہ تیرا باپ ابراہیم ہی سو اوسکو سلام کر تو مینے اوسکو سلام کیا سو اوسنے سلام کا جواب دیا پھر کہا کیا اچھا نیک بیٹا اور نیک پیغمبر آیا
پھر وہان سے سدرة المنتہی یعنی پرلے سرے کا بیری کا درخت بلند نمود ہوا تو ناگاہ اوسکے بیر جیسے ہجر کے مٹکے اور اوسکے پتے جیسے ہاتھیون
کے کان جبرئیل نے کہا یہی سدرة المنتہی ہی اور ناگاہ وہان چار نہرین تھین دو نہرین کھلی اور دو چھپی تو مینے کہا ای جبرئیل یہ کیا ہین
جبرئیل نے کہا چھپی ہوئی دو نہرین تو بہشت کی نہرین ہین اور کھلی نہرین تو نیل اور فرات ہین پھر مجھکو بیت المعمور نمود ہوا یعنی فرشتون کا
کعبہ جو ہر دم فرشتون سے بھرا رہتا ہی پھر ایک برتن شراب سے بھرا اور ایک دودھ سے اور ایک شہد سے میرے سامنے کیا گیا تو مینے دودھ کو لیا سو جبرئیل نے
کہا یہ دودھ ہمیشہ کی دین اسلام کی صورت ہی جس دین پر تو اور تیری امت ہی پھر میرے اوپر نماز فرض ہوئی ہر ایک دن مین پچاس وقت کی
پھر مین وہان سے پلٹ آیا سو موسیٰ کے پاس ہو کر نکلا تو موسیٰ نے کہا کیا تجھکو حکم ہوا سو مینے کہا مجھکو ہر روز پچاس نماز کا حکم ہوا موسیٰ نے کہا مقرر تیری
امت سے ہر روز پچاس وقت کی نماز نہو سکیگی اور البتہ خدا کی قسم مین آزما چکا ہون لوگون کو تجھسے پہلے اور مین علاج کر چکا ہون قوم بنی اسرائیل کا
نہایت تدبیر سے سو پلٹ جا اپنے رب پاس سو اوس سے آسانی مانگ اپنی امت کے واسطے تو مین پھر اسو خدا نے میرے اوپر سے دس وقت کی نماز اوتار ڈالی سو مین
موسیٰ پاس پھر آیا تو موسیٰ نے اوسی طرح یعنی اول بار کی طرح چالیس نماز سے بھی کم کرانے کو کہا پھر مین خدا کی طرف پلٹ گیا تو خدا نے میرے اوپر سے اور دس
نمازین اوتارین پھر مین موسیٰ پاس آیا پھر موسیٰ نے اوسی طرح کہا پھر مین لوٹ گیا پھر میرے اوپر سے خدا نے دس نماز کو اوتارا پھر مین موسیٰ پاس گیا پھر موسیٰ نے
اوسی طرح کہا پھر مین پلٹ گیا سو مجھکو ہر روز دس نماز کا حکم ہوا پھر مین موسیٰ پاس گیا پھر موسیٰ نے اوسی طرح کہا پھر مین پلٹ گیا تو مجھکو ہر روز
پانچ نمازون کا حکم ہوا سو مین موسیٰ پاس پھر آیا تو موسیٰ نے کہا کیا تجھکو حکم ہوا سو مینے کہا مجھکو ہر روز پانچ نمازون کا حکم ہوا تو موسیٰ نے کہا
مقرر تیری امت سے ہر روز پانچ نمازین بھی نہو سکینگی اور البتہ مین لوگون کو تجھسے پہلے آزما چکا ہون اور بنی اسرائیل کی علاج کر چکا ہون
نہایت تدبیر سے سو پھر جا اپنے رب پاس اور اپنی امت کے لیے آسانی مانگ حضرت نے فرمایا کہ سوال کرتا گیا مین اپنے رب سے یہانتک کہ مین
شرما گیا یعنی اب عرض نہین کر سکتا و لیکن اب تو راضی ہون مانے لیتا ہون پھر جب مین موسیٰ کے پاس سے بڑھا تو پکارنے والے نے پکارا کہ مینے
جاری کیا اور مضبوط کر لیا اپنی فرض نماز کو اور بوجھ اوتار ڈالا اپنے بندون سے اس کتاب کے مصنف نے کہا کہ معراج کی حدیث متفق علیہ

عَلٰى مُوسٰى فَقَالَ بِمَا أُمِرْتَ قُلْتُ أُمِرْتُ بِخَمْسِيْنَ صَلٰوةً كُلَّ يَوْمٍ قَالَ إِنَّ أُمَّتَكَ
لَا تَسْتَطِيْعُ خَمْسِيْنَ صَلٰوةً كُلَّ يَوْمٍ وَإِنِّيْ وَاللهِ قَدْ جَرَّبْتُ النَّاسَ قَبْلَكَ وَعَالَجْتُ بَنِيْ إِسْرَائِيْلَ
أَشَدَّ الْمُعَالَجَةِ فَارْجِعْ إِلٰى رَبِّكَ فَاسْأَلْهُ التَّخْفِيْفَ لِأُمَّتِكَ فَرَجَعْتُ فَوَضَعَ عَنِّيْ عَشْرًا فَرَجَعْتُ إِلٰى
مُوسٰى فَقَالَ مِثْلَهٗ فَرَجَعْتُ فَوَضَعَ عَنِّيْ عَشْرًا فَرَجَعْتُ إِلٰى مُوسٰى فَقَالَ مِثْلَهٗ فَرَجَعْتُ فَوَضَعَ عَنِّيْ
عَشْرًا فَرَجَعْتُ إِلٰى مُوسٰى فَقَالَ مِثْلَهٗ فَرَجَعْتُ فَأُمِرْتُ بِعَشْرِ صَلَوَاتٍ كُلَّ يَوْمٍ فَرَجَعْتُ إِلٰى مُوسٰى
فَقَالَ مِثْلَهٗ فَرَجَعْتُ فَأُمِرْتُ بِخَمْسِ صَلَوَاتٍ كُلَّ يَوْمٍ فَرَجَعْتُ إِلٰى مُوسٰى فَقَالَ بِمَا أُمِرْتَ فَقُلْتُ أُمِرْتُ
بِخَمْسِ صَلَوَاتٍ كُلَّ يَوْمٍ قَالَ إِنَّ أُمَّتَكَ لَا تَسْتَطِيْعُ خَمْسَ صَلَوَاتٍ كُلَّ يَوْمٍ وَإِنِّيْ قَدْ جَرَّبْتُ النَّاسَ قَبْلَكَ
وَعَالَجْتُ بَنِيْ إِسْرَائِيْلَ أَشَدَّ الْمُعَالَجَةِ فَارْجِعْ إِلٰى رَبِّكَ فَاسْأَلْهُ التَّخْفِيْفَ لِأُمَّتِكَ قَالَ سَأَلْتُ رَبِّيْ حَتّٰى
اسْتَحْيَيْتُ وَلٰكِنْ أَرْضٰى وَأُسَلِّمُ فَلَمَّا جَاوَزْتُ نَادٰى مُنَادٍ أَمْضَيْتُ فَرِيْضَتِيْ وَخَفَّفْتُ عَنْ عِبَادِيْ حَدِيْثُ
الْمِعْرَاجِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ لٰكِنِّيْ تَتَبَّعْتُ فِيْهِ سِيَاقَ الْبُخَارِيِّ بخاری اور مسلم مین مالک بن صعصعہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ
جس حالت مین کہ مین حطیم مین اور کبھی حضرت نے یون فرمایا کہ مین حجر مین لیٹا تھا کہ ناگاہ ایک آنے والا آیا یعنی جبرئیل سو ادسنے پھاڑا راوی نے کہا کہ مینے
حضرت سے سنا فرماتے تھے سو اوسنے چیرا درمیان مین یہان سے یہان تک یعنی سینے کے نیچے سے ناف تک پھر میرا دل نکالا پھر میرے آگے سونے کا طشت
ایمان سے بھرا ہوا لایا گیا سو میرا دل دھویا گیا بعد اسکے پھر وہین رکھا گیا پھر میرے آگے ایک جانور کیا گیا یعنی براق کہ خچر سے نیچا اور گدھے سے اونچا تھا
منتہاء نظر پر اپنا قدم ڈالتا تھا سو اوسپر مین سوار کیا گیا پھر تو لیچلا مجکو جبرئیل یہانتک کہ پہلے آسمان پر پہونچا تو جبرئیل نے چاہا کہ آسمان کا دروازہ کھلے چوکیدار
فرشتون نے کہا کہ یہ کون ہی جبرئیل نے کہا کہ مین جبرئیل ہون کہا کون تیرے ساتھ ہی جبرئیل نے کہا محمد ہی کہا کیا بلایا گیا ہی جبرئیل نے کہا ہان کہا خوب ہی آیا
سو کیا اچھا آنا آیا تو دروازہ کھولا گیا سو مین جب داخل ہوا تو ناگاہ دیکھتا کیا ہون کہ وہان حضرت آدم ہین سو جبرئیل نے کہا کہ یہ تیرا باپ آدم ہی سو
اوسکو سلام کر تو مینے اوسکو سلام کیا اوسنے سلام کا جواب دیا پھر کہا کیا اچھا نیک بیٹا اور نیک پیغمبر آیا پھر جبرئیل مجکو لے چڑھا یہانتک
کہ دوسرے آسمان کو پونہچا سو چاہا کہ دروازہ کھلے چوکیدار فرشتون نے کہا یہ کون ہی جبرئیل نے کہا مین جبرئیل ہون کہا اور تیرے ساتھ کون ہی
جبرئیل نے کہا محمد ہی کہا کیا بلایا گیا ہی جبرئیل نے کہا ہان کہا خوب ہی آیا سو کیا اچھی آمد آیا پھر دروازہ کھولا گیا سو مین جب داخل ہوا
تو یکایک وہان یحیی اور عیسی کو دیکھا اور وے دونون خالاتی بھائی ہین جبرئیل نے کہا یے یحیی اور عیسی ہین سو انکو سلام کر تو مینے انکو سلام
کیا سو اونھون نے سلام کا جواب دیا پھر دونون نے کہا کیا اچھا نیک بھائی اور نیک پیغمبر آیا پھر جبرئیل مجکو تیسرے آسمان تک لے چڑھا سو
چاہا کہ دروازہ کھلے چوکیدار فرشتون نے کہا یہ کون ہی جبرئیل نے کہا کہ مین جبرئیل ہون کہا اور تیرے ساتھ کون ہی جبرئیل نے کہا محمد ہی
کہا کیا بلایا گیا ہی جبرئیل نے کہا کہ ہان کہا خوب ہی آیا سو کیا اچھی آمد آیا پھر دروازہ کھولا گیا سو جب مین داخل ہوا تو ناگاہ وہان یوسف تھے
جبرئیل نے کہا یہ یوسف ہی سو اوسکو سلام کر تو مینے اوسکو سلام کیا تو اوسنے مجکو سلام کا جواب دیا پھر کہا کیا اچھا نیک بھائی اور نیک
پیغمبر آیا پھر جبرئیل مجکو لے چڑھا یہانتک کہ چوتھے آسمان کو پونہچا سو چاہا کہ دروازہ کھلے چوکیدار نے کہا یہ کون ہی جبرئیل نے کہا مین
جبرئیل ہون کہا اور تیرے ساتھ کون ہی جبرئیل نے کہا محمد ہی کہا کیا بلایا گیا ہی جبرئیل نے کہا ہان کہا خوب ہی آیا سو کیا اچھی آمد آیا سو جب
مین داخل ہوا تو ناگاہ وہان ادریس تھے جبرئیل نے کہا یہ ادریس ہی سو اوسکو سلام کر تو مینے اوسکو سلام کیا اوسنے جواب دیا پھر کہا کیا خوب

ابن عمر بينما ثلثة نفر يتمشون اخذهم المطر فأووا الى غار في جبل فانحطت على فم غارهم صخرة من
الجبل فاطبقت عليهم فقال بعضهم لبعض انظروا اعمالا عملتموها صالحة لله فادعوا الله بها لعله
يفرجها عنكم فقال احدهم اللهم انه كان لي والدان شيخان كبيران وامرأتي ولي صبية صغار
ارعى عليهم المواشي فاذا ارحت عليهم حلبت فبدأت بوالدي فسقيتهما قبل بني وانه نأى
بي ذات يوم الشجر فلم آت حتى امسيت فوجدتهما قد ناما فحلبت كما كنت احلب فجئت بالحلاب
فقمت عند رؤسهما اكره ان اوقظهما من نومهما واكره ان اسقي الصبية قبلهما والصبية
يتضاغون عند قدمي فلم يزل ذلك دأبي ودأبهم حتى طلع الفجر فان كنت تعلم اني فعلت
ذلك ابتغاء وجهك فافرج لنا منها فرجة نرى منها السماء ففرج الله منها فرجة فرأوا منها السماء
وقال الآخر اللهم انه كانت لي ابنة عم احببتها كاشد ما يحب الرجال النساء فطلبت اليها نفسها
فابت حتى اتيها بمائة دينار فسعيت حتى جمعت مائة دينار فجئتها بها فلما وقعت بين رجليها
قالت يا عبد الله اتق الله ولا تفتح الخاتم الا بحقه فقمت عنها فان كنت تعلم اني فعلت ذلك ابتغاء
وجهك فافرج لنا منها فرجة ففرج الله لهم وقال الآخر اللهم اني كنت استاجرت اجيرا
بفرق ارز فلما قضى عمله قال اعطني حقي فعرضت عليه حقه فتركه ورغب عنه فلم ازل ازرعه
حتى جمعت منه بقرا وراعيها فجاءني فقال اتق الله ولا تظلمني حقي قلت اذهب الى تلك البقر
وراعيها فخذها فقال اتق الله ولا تستهزئ بي فقلت اني لا استهزئ بك خذ تلك البقر
وراعيها فاخذه فذهب به فان كنت تعلم اني فعلت ذلك ابتغاء وجهك فافرج ما بقي ففرج الله
ما بقي. بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا جس حالت مین کہ تین آدمی چلے جاتے تھے کہ اونکو مینہہ نے لیا تو وے
پہاڑ کے ایک غار مین گھس گئے تو اوس پہاڑ کا ایک پتھر اونکے غار کے مونہہ پر ڈھلک پڑا سو اونکو اوس نے بند کر لیا تو بعضے نے بعضے سے کہا دیکھو تو
اپنے نیک کامون کو جو خدا کے واسطے کیے ہون سو دعا مانگو اونکے وسیلے سے شاید کہ خدا اس پتھر کو تمھارے اوپر سے کھول دیوے تو اونمین سے ایک نے
کہا کہ الٰہی ماجرا تو یہ ہی کہ میرے ماباپ بڈھے تھے بڑی عمر والے اور میری جورو اور میرے چھوٹے چھوٹے لڑکے تھے کہ مین اونکے واسطے بھیڑ بکریان چرایا
کرتا تھا پھر جب مین شام کے قریب چرا لاتا تھا تو اونکا دودھ دوہتا تھا سو اول اپنے ماباپ سے شروع کرتا تھا تو اونکو اپنے لڑکون سے پہلے پلاتا تھا
اور البتہ ایکدن مجکو درخت نے دور ڈالا یعنی چارا بہت دور ملا سو مین گھر مین نہ آیا یہان تک کہ مجکو شام ہوگئی تو مینے ماباپ کو سوتا پایا پھر مینے
دودھ دوہا جس طرح دوہا کرتا تھا تو مین دودھ لایا سو مین ماباپ کے سرہانے کھڑا ہوا مجکو برا لگا کہ مین اونکو نیند سے جگاؤن اور برا لگا
کہ اون سے پہلے لڑکون کو پلاؤن اور لڑکے بھوکھ کے مارے شور کرتے تھے میرے دونون پیرون کے پاس سو اسی طرح برابر میرا اور اونکا حال رہا
صبح تک یعنی مین اونکے انتظار مین دودھ لیے رات بھر کھڑا رہا اور لڑکے روتے چلاتے رہے مینے پہلے نہ لڑکون کو پلایا سو الٰہی اگر تو جانتا ہو
کہ ایسی محنت اور مشقت تیری رضامندی کے واسطے مینے کی تھی تو اس پتھر سے ایک روزن کھولدے کہ ہم اوس سے آسمان کو دیکھین
سو خدا نے اوس سے ایک روزن کھول دیا تو اوس سے اونھون نے آسمان کو دیکھا اور دوسرے نے کہا الٰہی البتہ ماجرا یہ ہی کہ میری ایک چچا کی

یعنی بخاری اور مسلم دونون مین آئی ہے لیکن مینے اسمین بخاری کی روایت کی پیروی کی ہے **ف** حطیم اور حجر اوس مکان کا نام ہی کہ جب حضرت ابراہیم نے کعبہ بنایا تھا تو کعبے مین داخل تھا جب قریش نے حضرت کی نبوت سے پہلے کعبہ بنایا تو اوس جگہ کو مکان کو کعبے سے اوتر کی طرف علیحدہ کردیا کعبے کا ناپدان اوسی طرف ہی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت معراج کے وقت حطیم مین تھے اور بخاری مسلم کی دوسری روایت یون ہی کہ اوس وقت حضرت اپنے گھر مین تھے تو مطلب یہ کہ اول حضرت گھر مین تھے پھر جبرئیل حضرت کو حطیم مین لیگئے پھر وہان سے معراج کو چلے تو کبھی حضرت نے گھر کا ذکر کیا اور کبھی حطیم کا دونون درست ہین اور بعضی روایت مین ام ہانی کا گھر مذکور ام ہانی علی مرتضی کی بہن کا نام حضرت کا اور اونکا ملا ہوا گویا ایک ہی گھر تھا اور حجر عرب مین ایک مکان ہی وہان کے مٹکے بڑے بڑے ہوتے ہین اور حضرت کا دو بار سینہ چیر کے دل صاف ہوا ایک بار تو لڑکپن مین تاکہ کھیل کود کی ہوس نہو دوسری بار معراج کے وقت تاجوانی کی ہوس نرغ نکرے اور دل مین ایسی کامل صفائی ہوکر دربار آلہی کی لیاقت اعلی رتبے کی حاصل ہوئے اور حضرت موسی کا رونا معاذ اللہ حسد کے سبب نتھا سواسطے کہ پیغمبر لوگ حسد وغیرہ سے پاک ہین بلکہ اونکو اپنی امت پر افسوس آیا کہ مین مدت تک اون مین سمجھاتا رہا اور بہت معجزات دکھلائے پر لوگ ایمان کم لائے تو بہشت مین بھی کم جاوینگے اور محمد کی تھوڑی عمر مین بیشمار لوگ ایمان لائے اور قیامت تک لاتے جاوینگے تو بہشت مین میری امت سے زیادہ تر داخل ہونگے اور اگر معاذ اللہ حسد ہوتا تو بار بار حضرت سے کہکر پچاس نماز کو پانچ نماز تک کاہیکو کم کرواتے اور حضرت موسی نے ہمارے حضرت کو لڑکا حقارت سے نہین کہا بلکہ بڑی عمر والے جوان کو لڑکا کہتے ہین بلکہ اسمین حضرت کی گویا تعریف کی کہ باوجود کم عمری کے ایسا بلند مرتبہ پایا کہ سب پیغمبرون سے افضل ہوگئے اور یہ جو فرمایا کہ نیل اور فرات سدرة المنتہی کے نیچے سے نکلین ہین یعنی اگر اوس عالم کے پانی کو اس عالم کے پانی سے تشبیہ دیجیے تو نیل اور فرات اون نہرون کا نمونہ ہین یا حقیقت مین نیل اور فرات کی مدد اونھین نہرون سے ہوتی ہو گو ہمکو نہ نظر آوے واللہ اعلم اور صحیح مسلم کی روایت مین یون ہی کہ اول حضرت مکے سے مسجد اقصی یعنی بیت المقدس مین گئے وہان دو رکعت نماز پڑھکے آسمان پر چڑھے اور بیت المعمور میں جو ساتوین آسمان پر ہی ستر ہزار ہر روز فرشتے عبادت کو جاتے ہین پھر کبھی دوبارہ نہین پلٹ آتے ہین اور بیت المعمور ہر چند ساتوین آسمان پر ہی لیکن ہر ایک آسمان مین اوسکی سیدھ پر اوسی طرح کا عبادت خانہ ہی اور کعبہ بھی اوسکے نیچے ہی بالفرض اگر وہان سے پتھر گرے تو کعبے کی چھت پر پڑے صحیح مسلم مین روایت ہی کہ جب حضرت پانچ وقت کی نماز پر راضی ہوگئے تو حکم ہوا کہ ایک نماز کا ثواب دس نماز کے ثواب کے برابر ملیگا تو پانچ کی پچاس ہوگئین سو امت پر تخفیف بھی ہوئی اور تقدیر آلہی کے خلاف بھی نہوا **ف** معراج مکے مین ہجرت سے اول ایک برس ہوئی اور اسمین اختلاف ہی کہ معراج بدن سے ہوئی یا روح سے سوتے ہوئی یا جاگتے صحیح مذہب اہل سنت کا یہی ہی کہ بیداری مین روح اور بدن دونون سے ہوئی چنانچہ صحیح حدیثون سے صاف یہی ثابت ہوتا ہی اور اگر خواب مین معراج ہوتی تو عمدہ کمالات اور معجزات مین داخل ہوتی اور کفار قریش زیادہ انکار بھی نکرتے اور بیت المقدس کی حضرت سے سب نشانیان نپوچھتے اور حضرت عایشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت کی روح کو معراج ہوئی جسم مکے مین رہا تو خطابی نے کہا کہ حضرت کو دو معراجین ہوئین ایک معراج روحی دوسری معراج جسمی اور اسمین اختلاف ہی کہ معراج مین حضرت نے خدا کو دیکھا تھا یا نہین حضرت عایشہ اور ابوہریرہ اور عبد اللہ بن مسعود رض سے مشہور روایت یہ ہی کہ نہین دیکھا اور یہی مذہب ہی اکثر محدثین اور متکلمین اور فقہا کا اور عبد اللہ بن عباس سے ایک روایت یون ہی کہ آنکھ سے دیکھا اور عطا سے یون روایت ہی کہ دل سے دیکھا واللہ اعلم جو مکے سے بیت المقدس تک جانے کا انکار کرے وہ کافر ہی اسواسطے کہ قرآن مین اوسکا صاف بیان ہی اور بیت المقدس سے آسمانون کے چڑھنے کا انکار کرے تو بدعتی ہی **ق**

سبحان اللہ بھیڑیا بھی کلام کرتا ہی تو حضرت نے فرمایا مین اس بات کو مقرر مانتا ہون اور ابو بکر رض اور عمر رض مانتے ہین اور حال اینکہ ابو بکر رض اور عمر رض
وہان نہ تھے **ف** یہ قول راوی کا ہی یعنی ابو بکر اور عمر وہان نہ تھے یعنی جس وقت حضرت نے یہ حدیث فرمائی تھی ابو بکر رض اور عمر رض اوس مجلس مین
نہین تھے یا کہ یہ قول حضرت کا ہی یعنی باوجودیکہ بیل اور بھیڑیے کے وقت کلام دونون شخص موجود نہ تھے مگر اونکو اسکا یقین ہی یعنی بیل اور بھیڑیے
کو کلام کی طاقت دینا خدا کی قدرت سے کچھ عجب نہین اس حدیث سے صدیق اور فاروق کی بڑی فضیلت ایمانی ثابت ہوئی کہ حضرت نے اپنے
ایمان کے ساتھ اونکے ایمان کو ملایا بعد اوسکے اصحاب حاضرین نے کہا کہ ہم بھی ایمان لائے جس کا حضرت ایمان لائے **ق** اَبُو هُرَيْرَةَ بَيْنَمَا
رَجُلٌ يَمْشِي بِطَرِيقٍ فَوَجَدَ غُصْنَ شَوْكٍ عَلَى الطَّرِيقِ فَأَخَّرَهُ فَشَكَرَ اللّٰهُ لَهُ فَغَفَرَ لَهُ. بخاری اور مسلم مین
ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جس حالت مین کہ ایک مرد چلا جاتا تھا راہ مین اوسنے کانٹے کی شاخ راہ پر پائی پھر راہ سے اوسنے اوسکو
علیحدہ کر دیا تو خدا نے اوسکی قدر دانی کی سو اوسکو بخش دیا **ف** معلوم ہوا کہ بندگان خدا کو راحت رسانی خدا کو نہایت پسند ہی اور
ثابت ہوا کہ ادنی نیک کام بھی اگر خالص نیت سے ہو تو گاہے مغفرت کا سبب ہی **ق** اَبُو هُرَيْرَةَ بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِي فِي حُلَّةٍ
تُعْجِبُهُ نَفْسُهُ مُرَجِّلٌ جُمَّتَهُ إِذْ خَسَفَ اللّٰهُ بِهِ فَهُوَ يَتَجَلْجَلُ إِلَى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ. بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت
ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جس حالت مین کہ ایک مرد اپنے بالونکو کنگھی کیے ہوئے پوشاک پہنے اپنے بدن کی سجاوٹ دیکھ دیکھ پھولتا ہوا چلا جاتا ہی
کہ ناگاہ خدا نے اوسکو زمین مین دھنسا دیا سو وہ قیامت تک زمین کے اندر ٹکرین کھاتا دھنستا چلا جاتا ہی **ف** ہر چند ستھری پوشاک
پہننا بالون مین کنگھی کرنا درست ہی بلکہ سنت ہی لیکن اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب آدمی کو اپنی آرایش سے گھمنڈ آیا اور اوسنے آپ کو دور کھینچا
تو مستحق غضب الٰہی مین گرفتار ہوا خواہ دنیا مین جیسا کہ اس شخص پر گذرا خواہ آخرت مین اسی واسطے اکثر اہل تقوی نے عمدہ لباس نہین پہنا اور
اپنی اولاد کی بھی عادت نہ ڈالی کیونکہ اب وہ زمانہ نہین کہ آدمی عمدہ پوشاک پہنے اور بالون مین کنگھی کیا کرے اور پھر اپنی بغلین نہ جھانکے اگلی حدیث سے
معلوم ہوا کہ وہ شخص صرف راہ کے کانٹے پھینکنے سے بخشا گیا اور یہ شخص فقط اکڑ کر چلنے اور گھمنڈ کرنے سے زمین مین دھنسایا گیا تو ان حدیثون سے ایک عمدہ قاعدہ ہاتھ آیا
کہ نیک کام اگرچہ کمتر ہو پر اوسکے ثواب سے ناامید نہ ہونا چاہیے اور بد کام اگرچہ ظاہر مین خفیف معلوم ہوتا ہو پر اوسکے وبال سے نڈر نہ ہونا چاہیے

فصل اس فصل مین وہ حدیثین ہین جنکے سر پر لعن کی لفظ ہی **ق** جَابِرٌ لَعَنَ اللّٰهُ الَّذِي وَسَمَهُ **ق** لَمَّا رَأَى
حِمَارًا قَدْ وُسِمَ فِي وَجْهِهِ. بخاری اور مسلم مین جابر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا لعنت کرے اوسکو جسنے اس گدھے کو
داغا یہ حضرت نے فرمایا جبکہ موہنہ داغے ہوئے گدھے کو دیکھا **ف** جانور کا موہنہ داغنا حرام ہی سب علما کے نزدیک موہنہ کے سوا اور
بدن بیماری کے واسطے داغنا درست ہی **ق** اَبُو هُرَيْرَةَ لَعَنَ اللّٰهُ السَّارِقَ يَسْرِقُ الْبَيْضَةَ فَتُقْطَعُ يَدُهُ وَ
يَسْرِقُ الْحَبْلَ فَتُقْطَعُ يَدُهُ. بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا لعنت کرے چور کو کہ انڈا چراتا
ہی تو اوسکا ہاتھ کاٹا جاتا ہی اور رسی چراتا ہی تو اوسکا ہاتھ کاٹا جاتا ہی **ف** چور کے ہاتھ کاٹنے مین نصاب شرط ہی امام اعظم کے نزدیک
دس درم چوری کی نصاب ہی اور امام شافعی کے نزدیک ربع دینار یعنی ایک ماشہ اور ایک رتی سونے کے برابر ہی تو مطلب اس حدیث کا
یہ کہ لوہے یا چاندی کا انڈا مراد ہی جسکی قیمت دس درم ہو اور رسی مراد ہی جسکی دس درم قیمت ہو جیسے جہاز کی رسی کہ بہت قیمتی
ہوتی ہی یا یہ مراد ہی کہ جب آدمی کو انڈے اور رسی کی چوری کی عادت پڑی تو کبھی قیمتی چیز بھی چراویگا تو بیشبہہ اوسکا ہاتھ بھی کاٹا جاویگا
یا کہ یہ حکم ابتدائے اسلام مین تھا اب منسوخ ہی **ق** اِبْنُ عُمَرَ لَعَنَ اللّٰهُ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ

بیٹی تھی کہ مین اوسکو چاہتا تھا جیسے نہایت محبت مرد عورتون سے رکھتے ہین یعنی مین اوسکا کمال عاشق تھا سو اوسکی طرف مائل ہو کر
مینے اوسکی ذات کو چاہا یعنی حرام کاری کا ارادہ کیا سو اوسنے نمانا یہان تک کہ سو اشرفیان مین اوسکو دون یعنی سو اشرفیون پر
راضی ہوئی سو مینے محنت اور کوشش یہان تک کی کہ سو اشرفیان جمع کین سو مین انکو اوسکے پاس لایا پھر جب مین اوسکے دونون پیرون
کے اندر واقع ہوا اوسنے کہا ای خدا کے بندے ڈر خدا سے اور مُہر کو نہ توڑ مگر جسطرح کہ اوسکا حق ہے یعنی بدون نکاح شرعی ازالہ
بکارت نکر تو مین اوٹھ کھڑا ہوا اوسکے اوپر سے سو الٰہی اگر تو جانتا ہو کہ یہ مدت کی دلی آرزو تیری رضامندی کے واسطے ترک کی ہو
تو کھولدے ہمارے واسطے اس پتھر سے ایک روزن تو خدا نے اونکے واسطے کھول دیا اور تیسرے آدمی نے کہا کہ الٰہی مینے ایک مزدور ٹھہرایا تھا
اوسن تین بھر مزدوری پر جسمین سولہ رطل چاول سماوین تو جب وہ اپنا کام کر چکا اوسنے کہا میرا حق دے سو اوسکا حق مینے اوسکے آگے
کیا سو اوسنکو چھوڑ گیا اور اوسکی طرف سے سو نہ موڑا تو ہمیشہ مین اوسکو بوتا رہا یہان تک برکت ہوئی کہ اوس مال سے گائے بیل اور
غلام اونکے چرانے والے جمع ہو گئے پھر وہ مزدور میرے پاس آیا سو کہنے لگا کہ خدا سے ڈر اور میرا حق لیکر مجھپر ظلم نکر مینے کہا جا ان گائے بیلون اور
اونکے چرانے والون کی طرف سو اونکو لے تو اوسنے کہا خدا سے ڈر مجھسے مسخراپن نکر سو مینے کہا مین تجھسے کھٹی نہین کرتا لے ان گائے
بیلون اور اونکے چرانے والون کو یعنی یہ سچ مچ تیرا ہی مال ہے سو اوسنے لیا اور اپنا سب مال لیکر چلا گیا سو الٰہی اگر تو جانتا ہو کہ مینے یہ
امانت داری تیری رضامندی کے واسطے کی تھی تو کھولدے جتنا باقی رہا ہے سو خدا نے باقی رہے پتھر کو کھولدیا **ف** اس حدیث مین
بہت کام کام کے فائدے ہین اول یہ کہ سخت مصیبت اور نہایت بلا مین جسکی کوئی تدبیر نہو سکے تو اپنے خالص اعمال کو خلاصی کا
وسیلہ پکڑے حق تعالی اوسکو نجات دیگا دوسرے یہ کہ ماباپ کا حق اپنی جان اور جورو اور لڑکون کے حق پر مقدم ہے اور عمدہ نیکیون مین
داخل ہے تیسرے یہ کہ قادر ہو کر گناہ سے بچنا اور صرف خدا کے خوف سے شہوت کو دبانا اور خواہش نفسانی کو مٹانا بڑے کمال کی بات ہے
اور خدا کو نہایت پسند ہے چوتھے یہ کہ حق والونکا حق ادا کرنا رضاے الٰہی کا عمدہ وسیلہ ہے پانچوین یہ کہ جو مالک کے بدون اجازت اوسکا
ناج بو دے تو اوسکے حاصلات کا مالک ہی مالک ہے **ق** اَبُو هُرَيْرَةَ بَيْنَمَا رَجُلٌ يَسُوقُ بَقَرَةً قَدْ حَمَلَ عَلَيْهَا
اِلْتَفَتَتْ اِلَيْهِ الْبَقَرَةُ فَقَالَتْ اِنِّي لَمْ اُخْلَقْ لِهٰذَا وَلٰكِنِّي اِنَّمَا خُلِقْتُ لِلْحَرْثِ فَقَالَ النَّاسُ سُبْحَانَ
اللّٰهِ بَقَرَةٌ تَكَلَّمُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِنِّي اُوْمِنُ بِهٖ اَنَا وَاَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ وَبَيْنَمَا رَاعٍ
فِي غَنَمِهٖ عَدَا عَلَيْهِ الذِّئْبُ فَاَخَذَ مِنْهَا شَاةً فَطَلَبَهُ الرَّاعِي حَتّٰى اسْتَنْقَذَهَا مِنْهُ فَالْتَفَتَ اِلَيْهِ الذِّئْبُ
فَقَالَ لَهٗ مَنْ لَهَا يَوْمَ السَّبُعِ يَوْمَ لَيْسَ لَهَا رَاعٍ غَيْرِي فَقَالَ النَّاسُ سُبْحَانَ اللّٰهِ ذِئْبٌ يَتَكَلَّمُ فَقَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِنِّي اُوْمِنُ بِهٖ اَنَا وَاَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ وَمَا هُمَا ثَمَّ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رض سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جس حالت مین کہ ایک مرد بیل کو ہانکتا تھا اوسپر بوجھ لادے ہوئے بیل نے اوسکی طرف دیکھا سو کہا کہ مین اسی
بوجھ لادنے کے واسطے نہین پیدا ہوا مین تو کھیت کے واسطے پیدا ہوا ہون تو لوگون نے تعجب سے کہا سبحان اللہ بیل بھی بولتا ہے تو حضرت نے فرمایا کہ بیشبہہ
مین اس بات کو سچ جانتا ہون اور ابو بکر رض اور عمر رض سچ جانتے ہین اور جس حالت مین کہ کوئی چرانے والا اپنی بھیڑ بکریون مین تھا تو اوسپر
ایک بھیڑیا دوڑا تو اون مین سے ایک بکری لے گیا تو اوسکی تلاش مین چرانے والا یہان تک کہ اوسکو بھیڑیے سے چھڑا لایا تو بھیڑیے نے
اوسکی طرف دیکھا سو کہا کون بھیڑ بکری کو قیامت مین بچاویگا جس دن اوسکا کوئی چرانے والا میرے سوا نہوگا تو لوگون نے تعجب سے کہا

دس گائے بکری کو نہ ذبح کرو اوسکے عوض دونا چوگنا بہت سے گوشت لو اور فاتحہ کرو تو ہرگز ہرگز نہ مانینگے اور اکثر عورتین اپنی نذر
اور منت کا ادا ہونا ہرگز نہ سمجھینگی تو صاف معلوم ہوا کہ اونکو خونریزی بھی غیر خدا کے واسطے منظور ہے نہ صرف گوشت سے ہی غرض نہین
انصاف کی راہ سے بدلیل قرآن اور حدیث اسکے حرام ہونے مین کچھ شبہہ نہین اور کج بحثی کی علاج تو ہمارے پاس نہین فتاوی در المختار اور اشباہ
ونظائر مین موجود ہے کہ جو جانور کہ سردار کے داخل ہوتے ذبح ہو وہ حرام ہے اگرچہ ذبح کے وقت خدا ہی کا نام اوسپر لیا جاوے تو اگر صرف ذبح کے وقت
خدا کے نام سے جاندار حلال ہوتا تو فقہ مین اسکو کیون حرام لکھتے الله فہم درست کی توفیق دیوے اور کج فہمی سے بچاوے آمین اس حدیث مین جو
بدعت والے کی حمایت کرنے والے پر لعنت فرمائی سو اسواسطے کہ بدعت دین مین اوس نئے کام کا نام ہے جسکی شرع مین کچھ اصل نہو تو حقیقت مین
بدعت اور سنت اور شریعت مین ایسی نسبت ہے جیسے نور اور ظلمت مین تو جسنے بدعت نکالنے والے یا بدعت پر چلنے والے کی تعظیم اور حمایت کی
اوسنے حقیقت مین سنت اور شریعت کو مٹایا اسواسطے لعنت کا طوق اوسکے گلے مین آیا اور زمین کی نشانیان جیسے راہ کے منارے اور دیہات کے
ڈانڈون پر درخت اور ٹیلے یا باغون کی کھائی خندق یا گھرون کی دیوارین انکا مٹانا اور گرانا موجب لعنت کا فرمایا اسواسطے کہ اسمین فساد اور جھگڑا ہو
کہ ایکی کسی کی زمین دوسرے سے مل جاویگی اور راہ کا حساب نہ معلوم ہوگا **ف** لعنت کرنا دو قسم ہے لعنت ذاتی اور لعنت وصفی اہل سنت کے
مذہب مین لعنت ذاتی یعنی نام لیکر لعنت کرنا سوائے اوس کافر کے جسکا کفر یقینی دلیل سے ثابت ہو درست نہین جیسے شیطان
اور فرعون اور ابوجہل کہ انکا کفر بلا شبہہ ثابت ہے تو انکا نام لیکر لعنت کرنا درست ہے لیکن ہر دم اسکا وظیفہ سا کرنا کچھ کام کی بات
نہین اسواسطے کہ لعنت کے معنی خدا کی رحمت سے دور کرنا ہین اور سوائے کافر کے رحمت الہی سے کوئی ہمیشہ دور نرہیگا کہ مسلمان فاسق
کے حق مین بعد سزا یا بدون سزا بخشش کی امید ہے اور لعنت وصفی یعنی بغیر نام لیے فاسق پر لعنت درست ہے جیسے کہ
اس فصل کی حدیثون میں چور اور ماں باپ کے گالی دینے والے پر لعنت فرمائی اسیطرح ظالم اور کاذب وغیرہ پر بھی درست ہے

فصل اس فصل مین وہ حدیثین ہین جنکے سرے پر لو کی لفظ ہے **ق** ابو هريرة قال لو آمن بي عشرة من
اليهود لآمن بي اليهود وفي رواية لو تابعني عشرة من اليهود لم يبق على ظهرها يهودي
الا اسلم بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر دس یہودی میرا ایمان لاوین تو سب کے سب میرا ایمان لاوین اور
دوسری روایت یون ہے کہ اگر دس یہودی میری بیعت کرین تو سب مسلمان ہوجاوین کوئی یہودی زمین پر نہ باقی رہے **ف** یعنی اگر مدینے کے
یہودیون سے دس بڑے بڑے سردار حضرت کا ایمان لاتے تو سب لاتے یعنی یہودی لوگ دین مین غور اور بوجھ نہین رکھتے اپنی قوم اور سردارون کے
تابع ہین اونکا جھیڑون کا سا حال ہے کہ جدھر ایک جھنڈ چلا اوسی طرف سب جھیڑین چلتی ہین **ق** ابن عباس لو ان
احدهم اذا اراد ان ياتي اهله قال بسم الله اللهم جنبنا الشيطان وجنب الشيطان ما رزقتنا
فانه ان يقدر بينهما ولد في ذلك لم يضره الشيطان ابدا بخاری اور مسلم مین عبد الله بن عباس سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر مسلمانون مین سے کوئی جب اپنی جورو سے صحبت کا ارادہ کرے اور یہ دعا پڑھے کہ بسم الله اللهم جنبنا الشيطان
وجنب الشيطان ما رزقتنا یعنی شروع الله کے نام سے الہی بچا رکھ ہمکو شیطان سے اور بچا شیطان سے ہماری اولاد کو سو البتہ اگر
جورو خاوند کے درمیان اوس صحبت مین کوئی لڑکا قسمت مین ہوگا تو اوسکو شیطان ہرگز ضرر نہ پہونچا سکیگا **ف** معلوم ہوا کہ
صحبت اور سے غرض اولاد کی رکھے صرف آبریزی اور شہوت رانی منظور نہو اور سنت ہے کہ اس دعا کو اوس وقت پڑھ لیا کرے کہ اگر اولاد

لعن

بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ لعنت کرے خدا اوس عورت پر جو دوسری عورت کے بال مین بال کو
جوڑے اور اوس عورت پر جو اپنے بالون سے اور بال جوڑاوے اور اوس عورت پر جو دوسری عورت کا بدن گودے اور نیل بھرے اور اوس
عورت پر جو اپنا بدن گدواوے ف بال مین بال جوڑنا اور بدن گودنا حرام ہی اس واسطے کہ اسمین تغییر خلقت الٰہی ہی اور ترک و
اور بناوٹ بھی ہی کہ آدمی دھوکا کھاوے ق عایشۃ لعن اللہ الیھود والنصاری اتخذوا قبور انبیائھم
مساجد بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا لعنت کرے یہود اور نصاری پر کہ اون لوگون نے اپنے
پیغمبرون کی قبرون کو مسجد بنایا ف بخاری اور مسلم مین روایت ہی کہ حضرت نے مرض الموت مین یہ حدیث فرمائی حضرت ڈرے کہ مبادا
کہین میری امت بھی یہود اور نصاری کی طرح میری قبر کو سجدہ گاہ ٹھہراوے اور جندب رضہ سے روایت ہی کہ مینے پانچ روز حضرت کے انتقال سے
پہلے حضرت سے سنا کہ فرماتے تھے کہ اگلی امتون نے اپنے پیغمبرون اور اولیا کی قبرون کو سجدہ گاہ بنایا تم خبردار ہو قبرون کو سجدہ گاہ نہ بناؤ
مین تمکو منع کیے دیتا ہون یہود اور نصاری پیغمبرون اور نیکون کی قبرون پر مسجدین بنا کر عبادت کرتے تھے اور قبرون کی طرف سجدہ کرتے
تو صاف شرک تھا اسواسطے حضرت نے تاکید سے منع کیا معلوم ہوا کہ جو بات مسجد اور کعبے کو خاص ہی وہ قبر پر نہ چاہیے خواہ پیغمبر کی قبر ہو خواہ
اولیا کی اسیواسطے قبرون کو سجدہ کرنا اور اونکے گرد گھومنا درست نہین اسواسطے کہ طواف کعبے کو مخصوص ہی اور اسیواسطے قبرستان
مین نماز پڑھنا منع ہی ہندوستان مین اولیا کی قبرون پر اکثر شرک کے کام ہوتے ہین اور جس سے حضرت نے انتقال کے وقت کمال تاکید سے
منع کیا تھا یہود و نصاری سے بھی زیادہ اب لوگ کرتے ہین خدا مسلمانون کو توفیق دے کہ اپنے پیغمبر کی حدیث سمجھین اور ان کامون سے کنارہ کر
محمدی بنین آمین ھ ابن عمر لعن اللہ من مثل بالحیوان مسلم مین عبد اللہ بن عمر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا خدا لعنت کرے
اوس پر جو جاندار کے ہاتھ پانون اور ناک کان کاٹے ف اسواسطے منع فرمایا کہ اسمین ناحق رنج رسانی اور تغییر خلق الٰہی ہی ھ علی رضہ
لعن اللہ من لعن والدیہ ولعن اللہ من ذبح لغیر اللہ ولعن اللہ من اوی محدثا ولعن اللہ من غیر
منار الارض مسلم مین علی مرتضی رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا لعنت کرے اوس پر جو اپنے ماں باپ پر لعنت کرے اور خدا
لعنت کرے اوس پر جو خدا کے سوا کسی اور کے واسطے جانور ذبح کرے اور خدا لعنت کرے اوس پر جو بدعت نکالنے والے کو پناہ دے اور اپنے مکان
مین رکھے اور خدا لعنت کرے اوس پر جو زمین کے پتے اور نشانیان مٹاوے ف ماں باپ کو لعنت کہنا اور گالی دینا دو صورت سے
ہوتا ہی یا تو خود کہے یا غیر سے کہلاوے اس طرح کہ جب اسنے دوسرے کے ماں باپ کو گالی دی تو وہ اسکے ماں باپ کو گالی دیگا تو حقیقت مین یہی
سبب ٹھہرا اور غیر خدا کے واسطے جانور ذبح کرنا کئی صورت سے ہوتا ہی ایک صورت تو یہ کہ خدا کا نام ذبح کے وقت نلیا جاوے جیسے اچھوت
کرتے ہین اوسکو جھٹکا کہتے ہین دوسری صورت یہ کہ قبر پر یا توپ پر یا نشان پر یا عمارت پر یا دیو بھوت کے واسطے ذبح کرین تیسری
یہ کہ ہرچند ذبح کے وقت تو خدا کا نام لین لیکن تعظیم اور تقرب اور منت اور نیاز غیر خدا کی کرین جیسے سید احمد کبیر کی گاے اور شیخ سدو کا
بکرا ان تینون صورتون مین جانور تو مردار ہی اور کرنے والے پر موجب اس حدیث کے لعنت ہی اسواسطے کہ یہ ذبح خدا کے واسطے نہین اور جو
بعضے لوگ بات بناتے ہین کہ سید احمد کبیر کی گاے اور شیخ سدو کے بکرے پر ذبح کے وقت خدا کا نام لیا جاتا ہی اور خونریزی خدا ہی کے واسطے
ہی صرف گوشت سے غرض ہی تو بیشبہہ حلال ہی اوسکا جواب یہ ہی کہ جب غیر خدا کی منت مانی اور نیت بگڑ گئی تو صرف زبانی خدا کا نام لینے سے
کیا ہوتا ہی اور یہ غلط بات ہی کہ خونریزی خدا کے واسطے ہی صرف گوشت سے غرض ہی اسواسطے کہ جب اونکے منت ماننے والون سے کہیے کہ تم

یا نرم دل کا بیان کیا ق ابن عمر لو ترکتہ بیّن یعنی اُمّ ابن صیاد بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عمر رض سے روایت ہے کہ
حضرت نے فرمایا کہ اگر ابن صیاد کی ماں اوسکو چھوڑتی تو اپنا حال ظاہر کرتا ف ابن صیاد کا حال کئی بار ہو چکا کہ مدینہ میں یہودی کا
ایک لڑکا تھا جنون سے اور رکھتا تھا آیندہ باتیں کچھ بیان کرتا تھا سو ایک دن باغ میں کمبل اوڑھے لیٹا غن غن کچھ کرتا تھا حضرت
اوسکے لیے نکلے درخت کی آڑ میں چھپ کر جاتا کہ اوسکی آواز سنیں اوسکی ماں نے کہا ای ابن صیاد دیکھ محمد آئے سو وہ چپ ہوا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی
یعنی اگر اوسکی ماں نہ روکتی تو کچھ اوسکا حال معلوم ہوتا کہ کیا کہتا تھا معلوم ہوا کہ اہل حق کو اہل باطل کا حال مخفی ہو کر دریافت کرنا درست ہے
تاکہ اوسکے بطلان سے لوگوں کو خبردار کر دیں ق جابر لو ترکتیہا ما زال قائمًا ق لِاُمِّ مالک حتی
عصرت العکّة التی کانت تہدی فیہا للنبی صلی اللہ علیہ وسلم بخاری اور مسلم میں جابر رض سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر تو گھی کی مشک نہ چھوڑتی تو ہمیشہ اوسمیں گھی بنا رہتا یہ حضرت نے ام مالک سے کہا جبکہ اوسنے اوس
مشک سے گھی نچوڑ لیا جس سے حضرت کو بھیجا کرتی تھی ف ام مالک مدینے میں ایک بی بی تھیں اون سے روایت ہے کہ میرے پاس ایک مشک
گھی تھا میں اوسکا گھی ہمیشہ حضرت کو بھیجا کرتی تھی کبھی اوسکا گھی کم نہ ہوتا تھا ایک روز میں نے اوسکا گھی نچوڑا تو گھی بالکل چک گیا
میں نے یہ حال حضرت سے کہا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی تو اوسکو اگر نہ نچوڑتی تو کبھی گھی سے خالی نہ ہوتی یہ معجزہ تھا حضرت کا ق
ابو ہریرة لو تعلمون ما اعلم لبکیتم کثیرًا و لضحکتم قلیلًا بخاری اور مسلم میں ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت
نے فرمایا کہ اگر تم جانو جو میں جانتا ہوں تو البتہ رویا کرو بہت اور ہنسو تھوڑا ف یعنی موت کی سختیاں اور قبر کے رنگ برنگ عذاب
اور قیامت کی مصیبتیں اور دوزخ کی آفتیں اگر تم جانو کمال یقین سے جیسا کہ میں جانتا ہوں تو خواب و خور بھول جاؤ خوشی پر غم غالب
ہو جاوے غفلت کا سبب ہے جو چین سے رہتے ہو ق علی رض لو دخلوہا ما خرجوا منہا الی یوم القیمة یعنی النار
التی اوقدہا عبد اللہ بن حذافة السہمی امیرہم من امرائہ بخاری اور مسلم میں علی مرتضی رض سے روایت ہے کہ
حضرت نے فرمایا کہ اگر تم اسمیں گھستے تو ہمیشہ قیامت تک اوسمیں پڑے رہتے یعنی اوس آگ میں جسکو عبداللہ بن حذافہ سہمی نے جلایا تھا جو ایک
سردار تھا حضرت کے سرداروں سے ف عبداللہ بن حذافہ کو حضرت نے ایک لشکر کا سردار بنا کر جہاد کو بھیجا اور لشکر سے فرمایا کہ جو تمہارا سردار
کہے اوسکی اطاعت کیجیو تو ایک روز عبداللہ اپنے لشکر سے غصے میں آئے اور بہت سی آگ روشن کی اور لشکر سے کہا کہ اس آگ میں گھس جاؤ
اس واسطے کہ حضرت نے میری اطاعت تم پر واجب کر دی ہے لشکر نے کہا کہ ہمنے حضرت کا کلمہ دوزخ کی آگ کے خوف سے کہا ہے سو ہم آگ میں کیونکر
گھسیں جب یہ قصہ حضرت نے سنا تب یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سردار کی اطاعت اور ماں باپ کی اطاعت اور اوستاد یا پیر کی اطاعت
خلاف شرع کام میں ہرگز درست نہیں چنانچہ دوسری حدیث میں صاف آیا ہے کہ کسی مخلوق کی اطاعت خدا کے گناہ میں درست نہیں تابعداری
تو نیک کام میں چاہیے ق ابو ہریرة لو دعیت الی کراع لاجبت و لو اہدی الی ذراع او کراع لقبلت بخاری میں
ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر میں دعوت میں کسی کے دست پایہ کی طرف بلایا جاؤں تو البتہ قبول کروں اور اگر بکری کا ہاتھ یا پاؤں کا مجکو
تحفہ دیا جاوے تو قبول کروں ف یعنی دعوت اور تحفے میں تھوڑے بہت اور اچھے بُرے کا خیال نہ چاہیے مسلمان کی خاطرداری ضرور ہے ق
ابو ہریرة لو دنا منی لاختطفتہ الملائکة عضوًا عضوًا یعنی ابا جہل مسلم میں ابوہریرہ رض سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر ابوجہل میرے پاس جاتا تو اوسکے جوڑ جوڑ کو فرشتے اچک لیجاتے ف ابوجہل نے ایکبار کافروں سے پوچھا کہ تمہارے

تا بابرکت ہو ف ابو ہریرۃ لو ان الانصار سلکوا وادیا او شعبا لسلکت وادی الانصار بخاری مین ابو ہریرہ رضی سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر انصار چلتے پہاڑ کے نیچے کی راہ یا اوپر کی تو مین انصار کی راہ پر چلتا ف دین مین امت پر نبی کی طاعت
واجب ہی نبی پر امت کی اطاعت نہین تو اس حدیث مین اگر ظاہری راہ مراد ہی تو مطلب صاف ہی کہ دین کی بات نہین اور اگر راہ سے عقل کا طریقہ مراد ہی
تو مطلب یہ ہی کہ دنیاوی کامون مین اور مباحات مین حضرت کو انصاریون کی خاطرداری منظور ہی یہ حدیث انصار کی بزرگی کی صاف دلیل ہی

ق ابو ہریرۃ لو ان رجلا اطلع الیک بغیر اذن فخذفتہ بحصاۃ ففقأت عینہ ما کان
علیک جناح بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر کوئی مرد جھانکے تیرے گھر مین بدون تیری اجازت پھر تو
اوسکو کنکری سے مارے سو تو اوسکی آنکھ پھوڑے تو تجھپر گناہ نہوگا ف اس حدیث کا مطلب آگے ہو چکا ھ ابو ایوب لو انکم
لم تکن لکم ذنوب یغفرہا اللہ لکم لجاء اللہ بقوم لہم ذنوب فیغفرہا لہم مسلم مین ابو ایوب رضی سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر تمھارے گناہ نہوتے جنکو خدا بخشتا تو البتہ خدا اوس قوم کو لاتا جسکے گناہ ہوتے پھر اونکی مغفرت کرتا ف
اس حدیث سے حضرت نے اپنے اصحاب کو دلاسا دیا اس واسطے کہ اکثر اصحاب کو خوف الٰہی بہت غالب تھا بعضون نے گوشت کھانا چھوڑ دیا تھا
بعضون کا قصد تھا کہ دنیا چھوڑ کر پہاڑ پر بیٹھ رہین اور شب و روز عبادت کرین بعضون کا یہ ارادہ تھا کہ آلہ تناسل کو کاٹ ڈالین تاکہ حرام کاری
مین گرفتار نہون یعنی جیسے اوسکی صفت منتقم ہی کہ گناہ پر پکڑتا ہی اور سزا دیتا ہی ویسی اوسکی غفار بھی صفت ہی کہ گناہون کو معاف
بھی کرتا ہی یعنی مسلمان گنہگار جیسے اپنے گناہون سے ڈرے ویسے ہی اوسکے رحم و کرم پر بھی نظر رکھے ناامید نہو جاوے کیونکہ ناامیدی
کفر ہی اور اس حدیث کا وہ مطلب نہین کہ خدا کو غفار جان کر گناہون پر کمر باندھے اور اوسکی قہاری کو بالکل بھول جاوے کہ یہ صاف کفر ہی

ق ام حبیبۃ بنت ابی سفیان لو انہا لم تکن ربیبتی فی حجری ما حلت لی انہا ابنۃ اخی
من الرضاعۃ ارضعتنی و اباہا ثویبۃ فلا تعرضن علی بناتکن ولا اخواتکن یعنی درۃ
بنت ابی سلمۃ قالہ لہا لما عرضت علیہ اختہا عزۃ بخاری اور مسلم مین حضرت ام حبیبہ ابی سفیان کی
بیٹی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا البتہ اگر درہ میری بی بی کی لڑکی میری گود کی پالی نہوتی تو بھی میرے واسطے حلال نہوتی مقرر درہ
تو میری دودھ شریکی بھائی کی بیٹی ہی مجکو اور اوسکے باپکو ابو لہب کی لونڈی ثویبہ نے دودھ پلایا ہی سوای میری بیبیو اپنی لڑکیون
اور اپنی بہنون کے نکاح کرنے کو میرے ساتھ نکہا کرو یہ حضرت نے حضرت ام حبیبہ سے کہا جبکہ اونھون نے اپنی بہن عزہ کے نکاح کو حضرت سے کہا تھا
ف حضرت ام حبیبہ نے حضرت سے کہا کہ یا حضرت میری بہن سے جسکا عزہ نام ہی آپ نکاح کیجیے حضرت نے نمانا اسواسطے کہ جورو کی
حیات مین سالی سے نکاح کرنا درست نہین پھر حضرت ام حبیبہ نے کہا کہ یا حضرت مینے سنا ہی کہ ابو سلمہ کی بیٹی سے جسکا درہ نام ہی آپ
نکاح کیا چاہتے ہین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی یہ غلط بات ہی کہ اول تو وہ میری ربیبہ ہی یعنی ام سلمہ کی لڑکی ہی اور دوسرے دودھ کے
رشتے سے میری بھتیجی ہی نکاح کی کون صورت ہی ھ ابو برزۃ الاسلمی لو ان اہل عمان اتیت ما سبوک ولا ضربوک

قالہ لرجل بعثہ الی حی من احیاء العرب فسبوہ و ضربوہ مسلم مین ابو برزہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ اگر تو عمان کے لوگون پاس جاتا تو تمکو نہ گالی دیتے نہ مارتے یہ حضرت نے اوس مرد سے فرمایا جسکو عرب کے کسی گروہ پاس بھیجا تھا سو اون
لوگون نے اوسکو گالی دی اور مارا تھا ف عمان شام کے ملک یا یمن کے ملک مین ایک شہر کا نام ہی وہان کے لوگون کی خوش خلقی او

اگر وہ نزدیک ہوتا تو اوسکو فرشتے پکڑ لیتے یعنی ابوجہل کو جب کہ اوسنے کہا تھا کہ اگر مینے محمد کو کعبہ پاس نماز پڑھتے دیکھا تو اوسکی گردن
کچل ڈالونگا **ف** اسکا قصہ تیسری حدیث مین مفصل ہو چکا **ق** جابرٌ لو قد جاء مال البحرين قد اعطيتك
هكذا و هكذا و هكذا **ف** قاله له بخاری اور مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر بحرین سے مال آویگا
تو مین تجکو دونگا اس طرح اور اس طرح اور اس طرح یعنی انجلی بھر بھر کے تین بار دونگا یہ حضرت نے جابرؓ سے کہا تھا **ف** جابرؓ سے
روایت ہی کہ مجسے حضرت نے یہ وعدہ کیا تھا حضرت کی زندگی مین بحرین کے ملک سے مال نہ آیا جب حضرت کا انتقال ہوا اور صدیق اکبر خلیفہ
ہوئے تو اوس ملک سے مال آیا صدیق اکبر نے کہا کہ جسکا حضرت پر قرض ہو یا جس سے حضرت نے کچھ دینے کا وعدہ کیا ہو وہ ظاہر کرے
تب مینے یہ حدیث بیان کی صدیق اکبر نے کہا مجسے کہ اپنا انجلا بھر اور گن مینے اون درمون کو اپنے دونون ہاتھ سے بھر کر گنا تو
پانچ سو درم تھے صدیق اکبر نے کہا کہ ہزار درم اور گن لے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو بادشاہ وعدہ کرے تو اوسکا نائب اوس وعدے کو
پورا کرے **م** ابوهريرة لو قلت نعم لوجبت ولما استطعتم **ق** له حين قيل أكل عام يعني
وجوب الحجة مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر مین ہان کہتا تو تمپر ہر سال حج واجب ہو جاتا اور ہرگز تمسے نہو سکتا
یہ حضرت نے فرمایا جب لوگون نے کہا تھا کہ کیا ہر سال حج فرض ہی **ف** حضرت نے حجۃ الوداع مین فرمایا کہ ای لوگو خدا نے تمپر حج فرض کیا سو
حج کرو اقرع بن حابس نے پوچھا کہ یا حضرت کیا ہر سال حج فرض ہی تین بار پوچھا حضرت نے شفقت کے سبب سے جواب نہ دیا بعد اسکے حدیث فرمائی
یعنی بے تامل اور بیفائدہ نہ سوال کیا کرو اگر ہر سال فرض ہوتا تو حضرت خود صاف بیان کرتے **ق** عمران بن حصين لو قلتها
وانت تملك امرك افلحت كل الفلاح **ف** قاله لاسير من بني عقيل اصابوا معها العضباء
فاوثقوه فقال اني مسلم بخاری اور مسلم مین عمران بن حصینؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر تو اوسکو کہتا یعنی اسلام ظاہر کرتا
اوس حالت مین کہ تو اپنا اختیار رکھتا تھا تو نہایت چھٹکارا پاتا یہ حضرت نے قوم بنی عقیل کے قیدی کو فرمایا جسکے پاس اصحاب نے وہ
اونٹنی پائی جسکا نام عضبا تھا پھر اصحاب نے اوسکو باندھا تو اوسنے کہا کہ مین تو مسلمان ہون **ف** مصابیح مین عمران بن
حصین سے روایت ہی کہ قوم ثقیف قوم بنی عقیل سے ہم قسم تھی سو ثقیف کی قوم نے حضرت کے دو اصحاب پکڑ رکھے حضرت کے اصحاب بنی عقیل
کے ایک شخص کو پکڑ لائے اوس شخص نے حضرت سے کہا کہ مجکو کیون پکڑا ہی حضرت نے فرمایا کہ تو اپنے ہمقسم لوگون کے بدلے گرفتار ہوا ہی جب حضرت
وہان سے ہٹے تو اوسنے کہا ای محمد مین تو مسلمان ہون تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اگر حالت اختیار مین قبل قید ہونے سے تو اسلام ظاہر کرتا تو
تیرے حق مین بہت بھلا ہوتا اب چھوٹ نہین سکتا پھر حضرت نے اوسکو بدلا دیکر اپنے دونون اصحاب قوم ثقیف کی قید سے چھڑائے **خ** ابوهريرة
لو كان الايمان معلقا بالثريا لناله ابناء فارس ويروى لو كان الايمان عند الثريا لناله رجال
او رجل من هؤلاء بخاری مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر ایمان پروین پر لٹکا ہوتا تو بھی فارسیون کی اولاد
اوسکو پا جاتی اور دوسری روایت یون ہی کہ اگر ایمان پروین پاس ہوتا تو بھی ان فارسیون سے ایک مرد یا بہت مرد پا جاتے **ف** مصابیح
مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ ہم حضرت پاس بیٹھے تھے کہ سورہ جمعہ کی یہ آیت اوتری وآخرين منهم لما يلحقوا بهم یعنی پاک ہی
وہ خدا جسنے پیغمبر بھیجا عرب کی طرف اور اورون کی طرف جو ابھی عرب کو نہین ملے ایک مرد نے تین بار پوچھا کہ وے لوگ کون مین جو
عرب کے سوا ہین تو حضرت نے سلمان فارسی پر ہاتھ رکھا اور یہ حدیث فرمائی ثریا اور پروین اون چند ستارون کا نام ہی جو نہایت متصل اور

ہوتے محمد اپنا مونہہ خاک پر ملتا ہی یعنی سجدہ کرتا ہی کافرون نے کہا کہ ہان ابو جہل نے کہا لات اور عزی کی قسم کہ اگر مین اوسکو اس حالت مین دیکھون تو اپنے پانوسے اوسکی گردن کچل ڈالون سو ایک روز حضرت نماز پڑھتے تھے کہ وہ ناپاک اوسی قصد پر چلا جب حضرت کے پاس گیا تو الٹے قدمون ہٹ چلا اور ہاتھ سے بچنے کے مارے بھاگا لوگون نے کہا تو کیون اسطرح بھاگا اوسنے کہا کہ مجکو اپنے اور محمد صلعم کے درمیان آگ سے بھری ہوئی خندق نظر پڑی اور اوسکے گرد اور اندر نہایت آگ اور بہت پر معلوم ہوئے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اگر میرے قریب وہ مردود جاتا تو فرشتے اوسکو ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالتے یہ حدیث معجزہ ہی **م** ابو موسیٰ لَوْ رَأَیْتَنِیْ وَاَنَا اَسْتَمِعُ لِقِرَاءَتِكَ الْبَارِحَةَ **قال له** مسلم مین ابو موسیٰ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر تو مجکو دیکھتا جس وقت کہ مین رات کو بیٹھا قرآن پڑھنا سنتا تھا تو تجکو بھلا معلوم ہوتا اور تو زیادہ خوش آوازی سے پڑھتا یہ حضرت نے ابو موسیٰ سے فرمایا **ف** ابو موسیٰ نہایت خوش آواز تھے رات کو قرآن پڑھتے تھے کہ حضرت ادھر سے گذرے تو کھڑے ہو کر سنا لیے صبح کو یہ حدیث ابو موسیٰ سے فرمائی **خ** ابن عباس لَوْ سَأَلْتَنِیْ هٰذِهِ الْقِطْعَةَ مَا اَعْطَیْتُكَهَا وَلَنْ تَعْدُوَ اَمْرَ اللّٰهِ فِیْكَ وَلَئِنْ اَدْبَرْتَ لَیَعْقِرَنَّكَ اللّٰهُ وَاِنِّیْ لَاَرَاكَ الَّذِیْ اُرِیْتُ فِیْكَ مَا اُرِیْتُ وَهٰذَا ثَابِتٌ یُجِیْبُكَ عَنِّیْ **قاله** لمسیلمة وثابت هو ثابت بن قیس بن شماس بخاری مین عبد اللہ بن عباس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے مسیلمہ کذاب سے فرمایا کہ اگر تو مجھسے اس کھجور کی چھڑی کا ٹکڑا مانگیگا تو اتنا بھی تجکو نہ دونگا اور خدا کے قصد کو جو تیرے حق مین ٹھہر چکا ہی تو اوسکو ہرگز نہ ہٹا سکیگا یعنی تجکو ہلاک کریگا اور دونون جہان مین فضیحت کریگا اور اگر تو اسلام سے پھرا تو البتہ خدا تیرے کونچے کاٹے گا اور مقرر مین تجکو وہی جانتا ہون جو مجکو خواب مین دکھلایا گیا جو کہ دکھلایا گیا اور یہ ثابت تجکو میری طرف سے جواب دیگا مراد ثابت سے وہ ثابت ہی جو قیس بن شماس کا بیٹا ہی **ف** عبد اللہ بن عباس رضہ سے روایت ہی کہ مسیلمہ کذاب حضرت کی حیات مین ملک یمامہ سے بہت اپنی قوم کا ہجوم لیکر مدینے مین آیا اور حضرت کو پیغام دیا کہ اگر محمد اپنی موت کے بعد پیغمبری کا عہدہ مجکو دین تاکہ مین ملک کا مالک بنون تو مین اسلام قبول کرون اور تابعدار ہون تو حضرت اوسکے پاس تشریف لیگئے حضرت کے ہاتھ مین کھجور کی چھڑی تھی اوسکے سر کے اوپر کھڑے ہو کر یہ حدیث فرمائی یعنی مین تیرا حال خواب مین دیکھ چکا ہون کہ تو پیغمبری کا دعوی کریگا تو خدا تجکو غارت بھی کریگا اور مسیلمہ کذاب نے قرآن کے مقابلے مین کچھ خرافات اور واہیات کی تک بندی کی تھی سو فرمایا کہ وہ خرافات میرے سننے کے لائق نہین اوسکی جوابدہی کو میری طرف سے ثابت بن قیس کفایت کرتا ہی ثابت بن قیس انصاری تھے بڑے گویا حضرت کے خطیب چنانچہ ثابت نے اوسکے خرافات کو ایسا چھاڑا کہ کچھ ثابت نرکھا بعد اوسکے مسیلمہ کذاب اپنے ملک کو پلٹ گیا اور وہان حضرت کی پیغمبری مین شرکت کا دعوی کیا حضرت کو خط لکھا کہ ہم نبوت مین تمھارے شریک ہوئے سب ملک کی زمین آدھی تمھاری آدھی ہماری حضرت نے جواب لکھا کہ زمین تو حقیقت مین خدا کی ہی اپنے بندون سے جسکو چاہے اوسکو دے اور آخرت تو خاص پرہیزگارون کے لیے ہی بعد حضرت کے انتقال کے مسیلمہ نے شرکت کا دعوی چھوڑ کر کل نبوت کا دعوی شروع کیا ہزارون لوگ اوسکے تابعدار ہوگئے تھے صدیق اکبر رضہ نے اپنی خلافت مین خوب فوج کشی کرکے اوسکو مارا اور اوسکے لوگون کو مٹایا اگر صدیق اکبر رضہ اوسکو نہ مارتے تو اب تک اوسکے لوگ اوسی کا کلمہ پڑھے جاتے بڑا دین مین فساد پڑتا جیسے شیعہ سنّی مین بحث رہتی ہی اوسکے مذہب والون سے بھی رہتی اسی مقام سے اگر آدمی غور کرے تو صدیق اکبر رضہ کی فضیلت کو سمجھ جاوے کہ دین مین ایسے ایسے عمدہ کام اون سے ہوئے **خ** ابن عباس لَوْ فَعَلَهُ لَاَخَذَتْهُ الْمَلٰٓئِكَةُ یعنی اَبَا جَهْلٍ لَمَّا قَالَ اِنْ رَاَیْتُ مُحَمَّدًا یُصَلِّیْ عِنْدَ الْكَعْبَةِ لَاَطَاَنَّ عَلٰی رَقَبَتِهٖ بخاری مین عبد اللہ بن عباس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ

اس مضمون کی حدیث ہی کہ اناج کے تول لینے ناپنے مین برکت ہی تو مطلب یہ ہی کہ مول لینے اور بیچنے کے وقت تو تولنا ضرور ہی تا کہ کمی زیادتی نہو اور
اپنے گھر کے خرچ یا خیرات کے واسطے تولنا نچاہیے کہ اسمین بے برکتی ہی اسواسطے کہ تول تول خرچ کرنے والے کی نظر خدا پر نہین رہتی اناج پر رہتی ہی
ف ابن عباس لو یعطی الناس بدعواهم لادعی ناس دماء رجال واموالهم ولکن الیمین
علی المدعی علیه مسلم مین عبد اللہ بن عباس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر مدعون گواہ صرف دعوے پر لوگون کو
دلایا جاوے تو مقرر بعضے لوگ مردون کے خونون اور مالون کا ناحق دعوی کرین ولیکن مدعا علیہ پر تو قسم ہی ف یعنی اگر شرع مین مدعی
سے گواہ طلب نہوتے صرف دعوی کرنے پر مقدمہ فیصل ہوتا تو بہت بے دین لوگ لوگون کے ناحق خون کر ڈالتے اور مال ہضم کرتے اسی واسطے
شرع مین قاعدہ مقرر ہوا کہ جب مدعی دعوی کرے اور معتبر گواہ لاوے تو جیتے اور اگر اوسکے گواہ نہون تو مدعا علیہ قسم کھاوے کہ مدعی جھوٹا ہی
تو مدعی ہارے اور اگر گواہ نہون اور مدعا علیہ قسم سے انکار کرے تو مدعا علیہ ہارے مدعی جیتے چنانچہ یہ تفصیل اور احادیث مین موجود ہی
ق ابو ہریرۃ لو یعلم الکافر بکل الذی عند اللہ من الرحمۃ لم ییأس من الجنۃ ولو یعلم المؤمن
بکل الذی عند اللہ من العذاب لم یأمن من النار بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ اگر کافر خدا کی
سبکی سب رحمت کو جانے تو باوجود کفر کے بہشت سے ہرگز ناامید نہو اور اگر ایماندار خدا کے سبکے سب عذاب کو جانے تو دوزخ سے
ہرگز نڈر نہووے ف شعر اگر در دہد یک صلای کرم * عزازیل گوید نصیبی برم * دران دم کہ از فعل پرسند و قول * اولوالعزم
را تن بلرزد زہول * رحمت اور عذاب خدا کی دو صفتین ہین اور خدا کی صفت کی انتہا نہین جیسے اوسکی ذات کامل ہی ویسی اوسکی صفت
ق ابن جہیم عبد اللہ بن الحارث لو یعلم المار بین یدی المصلی ماذا علیه لکان ان
یقف اربعین خیرا له من ان یمر بین یدیه بخاری اور مسلم مین ابو جہیم رض سے روایت ہی جنکا نام عبد اللہ
بن حارث ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر نمازی کے آگے کا چلنے والا جانتا کہ اوسپر کتنا عذاب ہوگا تو مقرر اوسکو وہان کا کھڑا ہو رہنا چالیس برس
یا چالیس مہینے یا چالیس گھڑی اوسکے آگے چلنے سے بہتر معلوم ہوتا ف اس حدیث مین راوی نے صاف روایت نہین کی کہ چالیس برس
حضرت نے فرمائے یا چالیس مہینے یا چالیس دن یا گھڑی لیکن امام طحاوی نے جو بڑے محدث ہین کہا ہی کہ چالیس برس مراد ہین مہینے یا دن مراد نہین واللہ اعلم
نمازی کے آگے نکلنا اوس وقت مین گناہ ہی جب اوسکے آگے کچھ آڑ نہو اور اگر آڑ ہو تو درست ہی گناہ نہین ق ابو ہریرۃ لو
یعلم المؤمن ما عند اللہ من العقوبة ما طمع بجنته احد ولو یعلم الکافر ما عند اللہ من الرحمة
ما قنط من جنته احد بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر ایماندار جانتا جتنا کہ خدا کے پاس عذاب ہی تو
اوسکی بہشت کی کوئی طمع نکرتا اور اگر کافر جانتا جتنی کہ خدا کے پاس رحمت ہی تو اوسکی بہشت سے کوئی ناامید نہوتا
ق ابو ہریرۃ لو یعلم الناس ما فی النداء والصف الاول ثم لم یجدوا الا ان یستهموا علیه
لاستهموا ولو یعلمون ما فی التهجیر لاستبقوا الیه ولو یعلمون ما فی العتمة والصبح لاتوهما
ولو حبوا بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر لوگ جانین جتنا ثواب کہ اذان دینے اور جماعت
کی اول صف مین ہی پھر جھگڑا فیصل ہونیکا کوئی طریق نپاوین سواے قرعہ ڈالنے کے تو البتہ قرعہ ہی ڈالین اور اگر جانین کہ کیا ثواب
ہی ظہر کے اول وقت نماز پڑھنے مین تو جماعت کے واسطے مسجد مین حاضر ہونے کی نہایت جلدی کرین اور اگر جانین کہ کتنا

جیسے گلدستہ سو فرمایا کہ اگر ایمان نہایت دور ہوتا جہان نظر نہین کام کرتی ہی تو بھی فارسیونکو نصیب ہوتا اس حدیث مین فارسیون کی
باریک بینی اور استعداد ایمانی بیان فرمائی سو حقیقت مین ملک فارس مین بڑے بڑے کمال والے ظاہر باطن کے عالم پیدا ہوئے جیسے امام اعظم رح
اور انکے شاگرد اور عمدہ محدث جیسے امام بخاری اور مسلم پیدا ہوے علمانے دین نے فرمایا ہی کہ اگر امام اعظم نہوتے تو دین کا بھید لوگونکو سمجھنا مشکل ہوتا
عبد اللہ تستری نے کہا اگر بنی اسرائیل مین ابو حنیفہ کے برابر کوئی عالم ہوتا تو وے لوگ گمراہ نہوتے **خ** جُبَیْرُ بْنُ مُطْعِمٍ لَوْ کَانَ الْمُطْعِمُ
بْنُ عَدِیٍّ حَیًّا ثُمَّ کَلَّمَنِیْ فِیْ هٰؤُلَاءِ النَّتْنٰی لَتَرَکْتُهُمْ یعنی اساری بدر بخاری مین جبیر بن مطعم رض سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ اگر مطعم بن عدی زندہ ہوتا اور ان ناپاک گندون کے حق مین سفارش کرتا تو مین اونکو چھوڑ دیتا یہ حضرت نے جنگ بدر کے قیدیون
کی طرف اشارہ کیا **ف** مطعم بن عدی مکے مین ایک کافر تھا حضرت پر اوس نے احسان کیا تھا سو فرمایا کہ اگر وہ زندہ ہوتا اور ان قیدیون
کی سفارش کرتا تو مین اونکو چھوڑتا معلوم ہوا کہ کافر کے احسان کے بدلے بھی احسان کرنا چاہیے **م** اُسَامَةُ بْنُ زَیْدٍ لَوْ کَانَ ذٰلِكَ
ضَارًّا ضَرَّ فَارِسَ وَالرُّوْمَ یعنی الغیال عن المرأة مسلم مین اسامہ بن زید رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر یہ ضرر کرتا
تو فارسیون اور رومیونکو بھی ضرر کرتا یعنی دودھ پلانے والی عورت سے صحبت کرنا **ف** ایک شخص نے کہا کہ مین اپنی عورت سے صحبت کر
باہر انزال کرتا ہون حضرت نے فرمایا تو کس واسطے یہ کرتا ہی اوسنے کہا کہ میری عورت لڑکے کو دودھ پلاتی ہی مین ڈرتا ہون کہ لڑکے کو حمل رہنے سے
کچھ ضرر نہووے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اگر اسمین کچھ ضرر ہوتا تو فارسیون اور رومیون کی اولاد کو ضرر کرتا حال انکہ وے لوگ دودھ پلانے والی
عورتون سے صحبت کرتے ہین اور حمل بھی رہتا ہی اور کچھ اونکی اولاد کو ضرر نہین ہوتا معلوم ہوا کہ امور دنیاوی مین تجربہ حجت ہی **ق**
اَنَسٌ لَوْ کَانَ لِابْنِ اٰدَمَ وَادِیَانِ مِنْ مَّالٍ لَابْتَغٰی اِلَیْهِمَا ثَالِثًا وَلَا یَمْلَأُ جَوْفَ ابْنِ اٰدَمَ اِلَّا التُّرَابُ
وَیَتُوْبُ اللّٰهُ عَلٰی مَنْ تَابَ بخاری اور مسلم مین انس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر آدمی پاس دو جنگل بھر مال ہوتا تو اونکے
ساتھ اور تیسرے جنگل کو بھی تلاش کرتا اور آدمی کا پیٹ سوا خاک کے نہین بھرتا اور خدا اوسی پر رحمت سے متوجہ ہوتا ہی جو حرص اور لالچ سے
توبہ کرتا ہی **ف** یعنی آدمی کی حرص اگرچہ بہت مالدار ہو زندگی مین کسی طرح نہین بجھتی اور زیادہ طلبی کبھی کم نہین ہوتی اسکا پیٹ
قبر کی خاک بغیر کوئی چیز نہین بھر سکتی پھر کم حرصی اور قناعت کی تعریف فرمائی **شعر** تنگ چشم مرد دنیا دار را ۔ یا قناعت پر کند یا خاک
گور ۔ بعضی روایت مین آیا ہی کہ یہ حدیث قرآن کی آیت تھی آخر کو منسوخ ہو گئی **خ** اَبُوْ هُرَیْرَةَ لَوْ کَانَ لِیْ مِثْلُ اُحُدٍ
ذَهَبًا لَسَرَّنِیْ اَنْ لَّا یَمُرَّ عَلَیَّ ثَلٰثُ لَیَالٍ وَعِنْدِیْ مِنْهُ شَیْءٌ اِلَّا شَیْءٌ اُرْصِدُهٗ لِدَیْنٍ بخاری مین ابو ہریرہ رض سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر میرے پاس احد پہاڑ برابر سونا ہوتا تو مجکو یہی بھلا معلوم ہوتا کہ میرے پاس تین راتین نگذرتین اور کچھ اوسمین سے
میرے پاس باقی رہتا مگر اوس قدر جو قرض ادا کرنے کے واسطے رکھون **ف** حدیث مین سخاوت اور ترک دنیا کی فضیلت ہی اور اشارہ ہی
کہ قرض ادا کرنے کی فکر اور کوشش واجب ہی **م** جَابِرٌ لَوْ لَمْ یَکِلْهُ لَاَکَلْتُمْ مِنْهُ وَلَقَامَ لَکُمْ قَالَهٗ لِرَجُلٍ جَاءَهٗ
یَسْتَطْعِمُهٗ فَاَطْعَمَهٗ شَطْرَ وَسْقِ شَعِیْرٍ فَمَا زَالَ الرَّجُلُ یَاْکُلُ مِنْهُ وَامْرَاَتُهٗ وَضَیْفُهُمَا حَتّٰی کَالَهٗ مسلم مین جابر رض سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر تو اناج کو پیمانے سے نہ ناپتا تو تمہارا تمام گھر کھاتا اور اناج بنا رہتا یہ حضرت نے اوس مرد سے کہا جو حضرت سے اناج
مانگتا آیا تھا سو اوسکو حضرت نے تیس صاع یعنی قریب دو من کے جو دیے سو اوسمین وہ مرد اور اوسکی جورو اور اونکے مہمان ہمیشہ مدت تک کھاتے رہے
یہانتک کہ اونہونے اناج کو ناپا تو چک گیا **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اناج کو تولنے ناپنے سے برکت کم ہو جاتی ہی اور اول باب مین

درست ہی **ق** انس لو لا ان معی الہدی لاحللت بخاری اور مسلم مین انس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر میرے
ساتھہ قربانی نہوتی تو البتہ مین عمرہ کرکے حج کا احرام اوتار ڈالتا **ف** کفار کے نزدیک حج کے موسم مین عمرہ کرنا نہایت بدتھا
تو اس رسم بد کے دور کرنے کے واسطے جب حضرت حجۃ الوداع مین بہ نیت حج مکے مین داخل ہوئے تو اصحاب سے فرمایا کہ جسکے ساتھہ قربانی نہو وہ
عمرہ کرکے احرام اوتار ڈالے پھر حج کے وقت حج کا احرام کرے اور خود حضرت نے احرام نہ اوتارا تھا بعضے اصحاب کو احرام اوتارنے مین حضرت کو
احرام باندھے دیکھکر تامل ہوا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی مین قربانی کے سبب سے ناچار ہو گیا نہین تو مین بھی احرام اوتار ڈالتا **ق** انس
لو لا انی اخاف ان تکون من الصدقۃ لاکلتھا بخاری اور مسلم مین انس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر مجکو اسکا
خوف نہوتا کہ شاید یہ کھجور زکوۃ کی ہو تو مین اوسکو کھا جاتا **ف** حضرت نے ایک کھجور راہ مین پڑی دیکھی تب یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ
حقیر چیز اگر راہ مین پڑی پاوے جسکے گرجانے سے مالک کو کچھہ غم نہو تو اوسکا لینا اور کھانا درست ہی **ق** ابو ہریرۃ لو لا
ان یشق علی المسلمین ما تخلفت عن سریۃ ولکن لا اجد حمولۃ ولا اجد ما احملھم علیہ و
یشق علی ان یتخلفوا عنی بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر مسلمانون پر رنج نہوتا تو مین کسی لشکر کا ساتھہ
نچھوڑتا لیکن مین بار برداری اور سواری نہین پاتا اور میرے پاس وہ چیز نہین جسپر سب اصحاب کو سوار کرون اور مجھپر رنج ہوتا ہی کہ مسلمان
مجھسے چھوٹ رہین **ف** سریۃ اوس لشکر کو کہتے ہین جو نو سپاہیون سے زیادہ ہون اور حضرت اونکے ساتھہ نہ تشریف لیگئے ہون یعنی
حضرت کی کمال دلی خواہش تھی کہ ہر ایک لڑائی مین شریک ہون لیکن ابتدائے اسلام مین بے اسبابی اور قلت سواری سے سب اصحاب ساتھہ نجا سکتے تھے
اس سبب سے حضرت بھی کم جاتے تھے اور حضرت کو بدون اصحاب کے جانا اسواسطے پسند نہ آتا تھا کہ نجانے والے جہاد کے ثواب سے محروم رہتے اس حدیث
مین جہاد کی فضیلت اور رفیقون کی رعایت رکھنے کا بیان ہی **ق** ابو ہریرۃ لو لا بنو اسرائیل لم یخنز اللحم و
لو لا حواء لم تخن انثی زوجھا بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر بنی اسرائیل کی قوم نہوتی تو گوشت
نہ سڑتا اور اگر حوا نہوتی تو کوئی عورت اپنے خاوند سے خیانت اور بدخواہی نکرتی **ف** حضرت موسی کے ساتھہ بنی اسرائیل کو من اور
سلوی اوترتا تھا اور حکم خدا یہ تھا کہ باسی نرکھا کرو ہر روز تمکو تازی شیرینی اور تازہ چڑیون کا گوشت ملا کریگا بنی اسرائیل نے
حرص کے سبب سے گوشت کو باسی اوٹھا رکھا کہ اگر کل نملے تو کام آوے سو وہ سڑ گیا یعنی گوشت سڑتا ہی رکھہ چھوڑنے سے اور اول باسی
رکھنے کی رسم بنی اسرائیل سے نکلی تا اگر بنی اسرائیل یہ رسم نہ نکالتے تو کوئی باسی نرکھتا تو کیونکر گوشت سڑتا اور حضرت حوا نے حضرت آدم
سے یہ خیانت کی کہ حضرت آدم کو دل سے چاہتی تھین اور ظاہر مین حضرت آدم سے کہتی تھین کہ مین تمکو نہین چاہتی ہون یا کہ یون خیانت کی کہ حضرت آدم
کو شیطان کے ورغلانے سے حضرت حوا نے گیہون کھلایا یعنی عورتون مین خیانت کی خو اول حضرت حوا سے شروع ہوئی **م** ابن عمر
لو لم تذنبوا لجاء اللہ بقوم یذنبون فیغفر لھم ویدخلھم الجنۃ مسلم مین عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ اگر تم گناہ نکرتے تو خدا اور قوم کو لاتا کہ وے گناہ کرتے پھر اونکو خدا بخشتا اور اونکو بہشت مین لیجاتا
ف اس حدیث کا مضمون دو بار ہو چکا مطلب یہ کہ اوسمین دلاسا ہی اہل خوف اور گنہگاران تائب کو اور اشارہ ہی کہ گناہ حکمت الہی کے مخالف
نہین تا کہ اوسکی رحمت اور غفاری کی صفت ظاہر ہو اور یہ مطلب نہین کہ آدمی اپنے گناہون سے بالکل نڈر ہو جاوے کہ یہ تو صاف کفر ہی

فصل اس فصل مین وے حدیثین ہین جنکے سرے پر لئن اور ان کی لفظ ہی **م** ام الحصین الاحمسیۃ ان امر

ثواب ہی عشا اور فجر کی جماعت کا تو آوین گھسٹتے ف یعنی اگر اذان اور اول صف کا ثواب معلوم ہو جاوے تو لوگون مین جھگڑا پڑے
ہر ایک شخص یہی چاہے کہ مین ہی اذان دون اور مین ہی صف اول مین داخل ہون پھر یہ جانین کہ یہ جھگڑا بدون قرعہ کے فیصل ہوگا تو ضرور
قرعہ ڈالین جسکا نام نکلے وہ اذان کہے اور صف مین داخل ہو اور اگر جماعت فجر اور عشا کا ثواب معلوم ہو اور مسجد مین بسبب ضعف اور
ناتوانی کے پانوسے نہ آسکین تو لڑکون کی طرح گھسٹتے ہوئے آوین حدیث مین اذان اور صف اول اور ظہر کے اول وقت اور حضور جماعت
فجر اور عشا کی فضیلت کا بیان ہے لیکن دوسری حدیث مین آیا ہے کہ گرمی مین ظہر کی نماز ٹھنڈے وقت مستحب ہے تاکہ لوگون کو تکلیف نہو اور
جماعت پوری ہو خ ابن عمر لو یعلم الناس ما فی الوحدۃ ما سار راکب وحدہ بلیل ابدا بخاری مین عبد اللہ بن
عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر لوگ جانین جو کہ تنہائی مین ضرر ہے تو رات کو کوئی سوار تنہا کبھی نچلے ف معلوم ہوا کہ رات کو تنہا سفر کرنا
درست نہین ہے اسواسطے کہ اسمین دینی اور دنیاوی دونون نقصان ہین دینی نقصان تو یہ کہ نماز جماعت سے محروم رہا اور دنیاوی کہ تنہائی مین رات کو وحشت اور
وہم اور ضرر راہزن اور شیر وغیرہ کا اکثر ہوتا ہے اور جب رات مین سوار کو سفر کرنا منع ہوا تو پیادے کو زیادہ تر نادرست ہے مثل مشہور ہے کہ الرفیق ثم الطریق

فصل اس فصل مین وے حدیثین ہین جنکے سر پر لولا کی لفظ ہے ق ابن عباس لولا ان اشق علی امتی
لامرتھم ان یصلوھا کذالک یعنی صلوۃ العشاء قالہ حین اخرھا بخاری اور مسلم مین عبد اللہ
بن عباس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر مین اپنی امت پر مشکل اور کٹھن نجانتا تو مین اونکو واجب کر کے حکم کرتا کہ عشا کی نماز اسی طرح
پڑھا کرین ایکبار حضرت نے زیادہ رات گئے عشا کی نماز پڑھی تب حدیث فرمائی ف معلوم ہوا کہ عشا کی نماز مین تاخیر مستحب ہے
یعنی تہائی رات سے آدھی رات تک بعد آدھی رات کے مکروہ وقت ہے ھ ابو ہریرۃ لولا ان اشق علی امتی لامرتھم
بالسواک مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر مین اپنی امت پر مشکل نجانتا تو مین اونکو واجب کر کے مسواک کا حکم کرتا یعنی
پنجگانہ نماز مین ف مسواک کرنا سنت ہے بالاتفاق خصوصاً نماز کے وقت اور امام شافعی کے نزدیک فجر اور ظہر [illegible]
ہی مسواک سے بو دفع ہوتی ہے وضو اور قرات قرآن اور نیند اور سکوت اور بھوکھ کے وقت زیادہ تر مستحب ہے مسواک کڑوی لکڑی کی چاہیے
پیلو کی مسواک سب سے بہتر چھوٹی انگلی برابر موٹی اور بالشت برابر لنبی خ انس لولا الھجرۃ لکنت امرأ من الانصار
بخاری مین انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر ہجرت نہوتی تو انصاریون مین سے مین ایک مرد ہوتا ف یعنی انصاری صحابہ
مجکو ایسے پسند خاطر ہین کہ اگر ہجرت کی صفت مجھمین موجود نہوتی تو مین اپنی ذات کو انصاریون مین شمار کرتا ھ انس لولا
ان لا تدافنوا لدعوت اللہ ان یسمعکم من عذاب القبر مسلم مین انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا اگر
مجکو اسکا خوف نہوتا کہ تم عذاب قبر سنکر مردون کا دفن کرنا چھوڑ دوگے تو خدا سے دعا کرتا کہ تمکو عذاب قبر کا سنا دیتا ف یعنی اگر
تم عذاب قبر کا سنو تو اتنے بدحواس ہو جاؤ کہ دفن کرنا اپنے مردونکا بھول جاؤ معلوم ہوا کہ مردہ قبر مین عذاب کے وقت چلاتا ہے پر آدمی اور جن
اسواسطے نہین سنتے کہ انکی زندگی نہ دشوار ہو جاوے ھ ابن عباس لولا انا محرمون لقبلناہ منک قالہ
للصعب بن جثامۃ لما اھدی الیہ حمار وحش مسلم مین عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر ہم
احرام باندھے نہوتے تو ہم تجھسے قبول کرتے یہ حضرت نے صعب بن جثامہ سے فرمایا جب اوسنے گورخر کو شکار کر کے حضرت کو تحفہ دیا تھا ف
یعنی محرم کو زندہ شکار کا لینا درست نہین ہے اسواسطے ہم قبول نہین کرتے معلوم ہوا کہ عذر دینی سے دعوت کا قبول نکرنا اور تحفہ پھیر دینا

سنام کی شکست ہوتی ق ابو ہریرہ و زید بن خالد الجہنی ان زنت فاجلدوہا ثم ان زنت فاجلدوہا
ثم ان زنت فاجلدوہا ثم بیعوہا ولو بضفیر یعنی الامۃ قال المصنف رواہ البخاری ومسلم ق ابو ہریرہ اور زید بن خالد سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر زنا کرے لونڈی یعنی حرام کاری کرے تو اوسکو کوڑے مارو پھر اگر حرام کرے تو اوسکو کوڑے مارو پھر اگر حرام کرے
تو بھی کوڑے مارو پھر چوتھی بار اوسکو بیچ ڈالو بالون کی رسی ہی کے ساتھ سہی ف یعنی تین بار اگر لونڈی حرام کرے تو اوسکو سزا دو
چوتھی بار اوسکو بیچ ڈالے اگرچہ کم قیمت پاوے جیسے بالون کی رسی اہل ہندوستان مین کیا بد رسم ہو گئی ہے کہ لونڈیان حرام کرتی ہین اور
اونکے بے غیرت مالک کچھ خیال نہین کرتے اپنے اوپر وبال لیتے ہین اونکا نکاح کر دیتے ہین نہ اونکو بیچ ڈالتے ہین اونکی جوابدہی اور عذاب قیامت
مین مالکون کی گردن پر ہوگا ق ابن عباس ان شئت صبرت ولک الجنۃ وان شئت دعوت اللہ ان
یعافیک قالہ لامرأۃ کانت تصرع بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر تو چاہے تو صبر کر
اور تجکو بہشت ملیگی اور اگر تو چاہے تو مین دعا کرون اللہ تجکو چنگا کر دیوے یہ حضرت نے اوس عورت سے فرمایا جو مرگی کی بیماری سے گر پڑتی تھی
ف عطا سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عباس نے کہا کہ دیکھو یہ سیاہ عورت بہشتی ہے حضرت سے اوسنے کہا تھا کہ حضرت دعا کیجیے کہ میری
مرگی دور ہو جائے حضرت نے یہ حدیث فرمائی پھر اوس عورت نے کہا کہ مینے بیماری قبول کی اور صبر اختیار کیا لیکن یہ دعا کیجیے کہ مرگی کے وقت میرا
بدن نہ کھل جایا کرے حضرت نے دعا کی چنانچہ اوسکا بدن اوس حالت مین ہرگز نہ کھلتا تھا معلوم ہوا کہ بیماری اور مصیبت مین صبر کرنے کا بدلا
بہشت ہے ق عایشہ ان شئت فصم وان شئت فافطر قالہ لحمزۃ بن عمرو الاسلمی وسالہ
عن الصیام فی السفر وکان یکثر الصیام بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر تیرا جی چاہے
تو روزہ رکھ اور اگر تو چاہے تو روزہ نہ رکھ حضرت نے حمزہ بن عمرو اسلمی سے فرمایا اوسنے سفر مین روزہ رکھنے کا مسئلہ پوچھا تھا اور اوسکی
عادت تھی کہ برابر روزے رکھتا رہتا تھا ف معلوم ہوا کہ سفر مین روزہ رکھنا اور نہ رکھنا دونون جائز ہین ق ابن عمر
ان قتل زید فجعفر وان قتل جعفر فعبد اللہ بن رواحۃ قالہ حین امر فی غزوۃ موتۃ زید بن
حارثۃ بخاری مین عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر زید مارا جاوے تو جعفر طیار سردار ہے اور اگر جعفر بھی مارا جاوے تو عبداللہ
بن رواحہ سردار ہے حضرت نے فرمایا جب کہ جنگ موتہ مین زید بن حارثہ کو سردار کیا تھا ف حضرت کے ایلچی کو حاکم شام نے مار ڈالا تھا اس واسطے
حضرت نے آٹھوین سال ہجرت کے موتہ پر جو ولایت شام کا ایک شہر ہے تین ہزار آدمی کا لشکر بھیجا اونکا سردار زید بن حارثہ کو کیا پھر جو حضرت نے
فرمائی چنانچہ تینون سردار شہید ہوگئے پھر مسلمانون نے مشورہ کرکے خالد بن ولید کو سردار بنایا سو خدا نے اونکی تدبیر سے فتح نصیب کی معلوم ہوا
کہ ایک لشکر کے کئی سردار درجہ بدرجہ مقرر کرنا درست ہے جس طرح بالفعل انگریزون مین معمول ہے کہ آپس مین اگر اول سردار مارا جاوے تو فوج مین گڑبڑی
نہ ہو کہ دوسرا قائم مقام ہو جاتا ہے اور معلوم ہوا کہ اجماع مسلمین حجت ہے جسکو مسلمان اپنا سردار بنا دین وہ خدا اور رسول کو پسند ہے جیسا کہ اصحاب نے
خالد کو سردار مقرر کیا اور حضرت نے اوسکو پسند کیا اور اوسپر کچھ انکار نکیا اسی طرح صدیق اکبر کی خلافت اصحاب کی صلاح اور مشورے سے ہوئی تو
صاف معلوم ہوا کہ مرضی خدا اور رسول کے موافق یہ کام ہوا علاوہ اسکے بہت احادیث مین صدیق اکبر کی خلافت کا اشارہ اور صراحت بھی موجود ہے
تو گویا اجماع اور حدیث ملکر نور علی نور ہوگئی ق جابر ان کان عندک ماء بات فی شنۃ والا کرعنا بخاری اور مسلم مین
جابر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر تیرے پاس رات بسا پانی مشک مین ہو تو سب سے بہتر اور نہین تو ہم منہ لگا کر نہر سے پانی پی لیوین ف

عَلَيْكُمْ عَبْدٌ حَبَشِيٌّ مُجَدَّعٌ فَاسْمَعُوا وَاَطِيعُوا مَا قَادَكُمْ بِكِتَابِ اللّٰهِ مسلم مین ام الحصین رضی اللہ عنہا سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر تمپر نکٹا ہوا حبشی غلام حاکم کیا جاوے تو بھی تم اوسکی اطاعت اور تابعداری کیجیو جب تک تمکو قرآن پر چلاوے **ف** یعنی اگرچہ حاکم نہایت حقیر اور نالائق ہو تو بھی احکام شرعی مین اوسکی اطاعت واجب ہی اس حاکم سے مراد وہ حاکم ہین جو خلیفہ کی طرف سے حاکم ہوئے ہون اس واسطے کہ بادشاہ اور خلیفہ غلام نہین ہو سکتا یا غلام سے مراد آزاد غلام ہو **م** جابر اِنْ بِعْتَ مِنْ اَخِيكَ ثَمَرًا فَاَصَابَتْهُ جَائِحَةٌ فَلَا يَحِلُّ لَكَ اَنْ تَاْخُذَ مِنْهُ شَيْئًا بِمَ تَاْخُذُ مَالَ اَخِيكَ بِغَيْرِ حَقٍّ مسلم مین جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر تونے اپنے بھائی مسلمان سے کوئی پھل بیچا پھر اوسکو کوئی آفت لگ گئی تو تجکو حلال نہین اوسکی قیمت سے کچھہ کس چیز کے بدلے اپنے مسلمان بھائی کا مال ناحق لیگا **ف** امام احمد کا یہی مذہب ہی کہ جب مالک نے درخت پر میوہ لگا بیچا پھر کسی آفت سے میوہ برباد گیا تو مالک کچھہ بھی قیمت مول لینے والے سے نلیوے اور امام مالک کے نزدیک تہائی قیمت کم کر دیوے اور امام اعظم اور امام شافعی کے نزدیک اگر مالک نے سپرد کر دیا ہو تو قیمت لینا درست ہی لیکن کچھہ قیمت معاف کرنا مستحب ہی اور اگر سپرد کرنے سے پہلے میوہ برباد ہوا ہو تو کسی امام کے نزدیک قیمت لینا درست نہین **خ** ابن عمر اِنْ تَطْعَنُوا فِي اِمَارَتِهِ فَقَدْ كُنْتُمْ تَطْعَنُونَ فِي اِمَارَةِ اَبِيهِ مِنْ قَبْلُ وَاَيْمُ اللّٰهِ اِنْ كَانَ لَخَلِيقًا لِلْاِمَارَةِ وَاِنْ كَانَ لَمِنْ اَحَبِّ النَّاسِ اِلَيَّ وَاِنَّ هٰذَا لَمِنْ اَحَبِّ النَّاسِ بَعْدَهُ يَعْنِي اُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ بخاری مین عبد اللہ بن عمر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا اگر تم اب طعنہ دیتے ہو اسامہ بن زید کی سرداری مین البتہ تم تو اوسکے باپ کی یعنی زید کی سرداری مین بھی طعنہ دیتے تھے اور قسم خدا کی زید سرداری کے لائق تھا اور سب لوگون سے وہ مجکو زیادہ پیارا تھا اور البتہ یہ اسامہ اوسکے بعد سب لوگون سے میرے نزدیک زیادہ تر پیارا ہی **ف** زید حضرت کے آزاد غلام تھے اونکو حضرت نے لشکر کا سردار کرکے شام مین بھیجا تھا جب وہان شہید ہوئے تب حضرت نے اونکے بیٹے اسامہ کو سردار لشکر کیا کہ اپنے باپ کا بدلا لیوے اور اوسکو تسکین حاصل ہو تو بعضے لوگون نے اونکی سرداری مین کچھہ تامل کیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے اسامہ اور اونکے باپ زید کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی کہ حضرت کے محبوبون مین داخل ہوئے **خ** ابن عمر اِذَا دُعِيتُمْ اِلَى كُرَاعٍ فَاَجِيبُوا بخاری مین عبد اللہ بن عمر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر تم دعوت مین صرف بکری کے پایون کی نلی کی طرف بلائے جاؤ تو بھی قبول کرو **ف** یعنی دعوت قبول کرنا واجب ہی اگرچہ نہایت حقیر اور ناچیز کھانا ہو **خ** البراء بن عازب اِنْ رَاَيْتُمُونَا تَخْطَفُنَا الطَّيْرُ فَلَا تَبْرَحُوا مَكَانَكُمْ حَتّٰى اُرْسِلَ اِلَيْكُمْ وَاِنْ رَاَيْتُمُونَا هَزَمْنَا الْقَوْمَ وَاَوْطَاْنَاهُمْ فَلَا تَبْرَحُوا حَتّٰى اُرْسِلَ اِلَيْكُمْ **قاله** يَوْمَ اُحُدٍ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جُبَيْرٍ وَاَصْحَابِهِ وَكَانُوا خَمْسِينَ رَجُلًا بخاری مین براء بن عازب سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر تم ہمکو دیکھو کہ چڑیان ہمکو اچک لیگئین تو بھی تم اپنے مکان سے نہ ہٹیو جبتک کہ مین تمکو نہ بلا بھیجون اور اگر تم ہمکو دیکھو کہ ہمنے اون کافرون کو اپنے قدمون سے کچل ڈالا تو بھی تم اپنے مکان سے نہٹیو جب تک کہ مین تمکو نہ بلا بھیجون یعنی خواہ ہماری شکست ہو خواہ فتح تم اپنے مکان سے بدون بلائے نہٹیو یہ حضرت نے جنگ احد کے دن عبد اللہ بن جبیر اور اونکے ساتھیون سے جو پچاس جوان تھے فرمایا **ف** جنگ احد مین حضرت نے کافرون کا سامنا کیا اور احد کے پہاڑ کو پشت پر دیا اور پہاڑ کے ناکے پر پچاس تیرانداز جنکے سردار عبد اللہ بن جبیر تھے متعین کرکے اون سے یہ حدیث فرمائی اول جب مسلمانون نے حملہ کیا کافرونکی شکست ہوئی لوٹ شروع ہو گئی جو ناکے پر تیرانداز تھے کافرون کی شکست دیکھ کر وے بھی لوٹنے لگے سردار کا کہنا نمانا جب ناکا خالی ہو گیا کافر ادھر سے مسلمانون پر ٹوٹ پڑے بسبب شامت نافرمانی کے

اور عورت سے کہا جب فرمایا تھا کہ پھر آیئو پاس میرے دوسری بار پھر آئی تب اوسنے کہا کہ بھلا بتلایئے تو کہ اگر مین آؤن اور حضرت کو نپاؤن
ف یعنی اگر مین آؤن اور حضرت کو نپاؤن یعنی اگر حضرت کا انتقال ہوگیا ہو تو کیا کرون حضرت نے فرمایا کہ ابی بکر پاس آنا جو مین
کرتا ہون سو وہ کریگا علمانے کہا ہی کہ اس حدیث مین صدیق اکبر کی خلافت کا صاف اشارہ ہی ق عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ اِنْ نَزَلْتُمْ
بِقَوْمٍ فَأَمَرُوا لَكُمْ بِمَا يَنْبَغِي لِلضَّيْفِ فَاقْبَلُوا فَإِنْ لَمْ يَفْعَلُوا فَخُذُوا مِنْهُمْ حَقَّ الضَّيْفِ الَّذِي
يَنْبَغِي لَهُمْ بخاری اور مسلم مین عقبہ بن عامر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر تم اوترو کسی قوم مین پھر وے تمھارے واسطے سامان
کرین جیسا کہ مہمان کے واسطے چاہیے تو تم قبول کرو اور اگر وے نکرین تو تم اون سے مہمانی کا حق جیسا کہ اونکو چاہیے لیلو ف بعضے کا قول ہی
حضرت نے صلح کی تھی تو اوس صلح مین قول قرار یہی ہوا تھا کہ اگر مسلمان تمھارے ملک مین آ اوترین جاوین تو اونکی ضیافت اور مہمانداری کیجو تو اس
حدیث مین یہی لوگ مراد ہین اور یہ مطلب نہین کہ مسافر جبر اور زبردستی مسلمانون سے اپنی مہمانی مانگے ہان یہ البتہ ہی کہ مہمانداری کرنا مستحب ہی
ه اَنَسٌ اِنْ تَعِشْ هٰذَا الْغُلَامُ فَعَسٰى اَنْ لَا يُدْرِكَهُ الْهَرَمُ حَتّٰى تَقُوْمَ السَّاعَةُ مسلم مین انس رض سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ اگر یہ لڑکا زندہ رہا تو اسکو بڑھاپا نہ آنے پاویگا کہ تمھاری قیامت قائم ہوجاویگی یعنی تمھاری موت کی ساعت آپہنچیگی
ف جنگلی لوگون نے حضرت سے پوچھا کہ قیامت کب آویگی اوس قوم مین ایک چھوٹا لڑکا تھا اوسکی طرف اشارہ کر کے یہ حدیث فرمائی یعنی
یہ لڑکا بڈھا ہونے نپاویگا کہ تم سب مرجاؤگے تو تمھارے حق مین گویا قیامت آگئی مثل مشہور ہی کہ اگر اپنی جان نہین تو گویا سارا جہان نہین ان لوگون نے
حقیقی قیامت کا سوال کیا حضرت نے مجازی قیامت کا جواب دیا اس واسطے کہ اگر فرماتے کہ مین قیامت کا وقت نہین جانتا تو جنگلی جاہل اعتقاد
ہوجاتے کہ کیسا پیغمبر ہی کہ قیامت کو نہین جانتا ہی ق عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اِنْ يَكُنْ هُوَ فَلَنْ تُسَلَّطَ عَلَيْهِ وَاِنْ لَمْ يَكُنْ هُوَ فَلَا خَيْرَ لَكَ
فِي قَتْلِهِ یعنی ابن صیاد بخاری اور مسلم مین عمر فاروق رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر ابن صیاد حقیقت مین دجال ہی تو تجھکو اوس پر قابو نہوگا
اور اگر ابن صیاد دجال نہین تو اوسکے قتل کرنے مین تجھکو کچھ بہتری نہین ف ابن صیاد مدینے مین یہودی کا لڑکا تھا عجیب غریب اوسکے
حالات تھے لڑکون مین کھیلتا تھا کہ حضرت وہان ہوکر نکلے سب لڑکے بھاگ گئے وہ نہ بھاگا حضرت نے اوس سے فرمایا کہ تو میری پیغمبری کی گواہی دیتا
ہی اوسنے کہا ہان اور تم میری پیغمبری کے گواہ ہو بعضے صحاب کو گمان تھا کہ شاید یہی دجال ہی اسواسطے عمر فاروق رض نے حضرت سے کہا کہ اگر حکم ہو تو مین
اسکی گردن کاٹون تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اگر یہی حقیقت مین دجال ہی تو اسکو نہ مار سکیگا اسواسطے کہ دجال کی موت حضرت عیسیٰ کے
ہاتھ سے مقدر ہی اور اگر یہ دجال نہین ہی تو اوسکے دھوکھے اسکے مارنے مین کیا فائدہ ہی ه اِبْنُ عَبَّاسٍ لَئِنْ بَقِيْتُ اِلٰى قَابِلٍ
لَاَصُوْمَنَّ التَّاسِعَ مسلم مین عبداللہ بن عباس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر مین اگلے سال تک زندہ رہا تو نوین تاریخ کا بھی
ضرور روزہ رکھونگا ف حضرت مکے مین عاشورے کا یعنی محرم کی دسوین تاریخ کا روزہ رکھتے تھے جب مدینے مین رمضان کے روزے
فرض ہوئے تو اوسکی فرضیت منسوخ ہوگئی مستحب جانکر رکھتے تھے اصحاب نے کہا کہ یہود بھی اس دن کا روزہ رکھتے ہین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی
یعنی اگر مین زندہ رہا تو اگلے محرم مین نوین اور دسوین دو تاریخ کا روزہ رکھونگا تاکہ یہود کی مشابہت نہو پھر اوسی سال قبل محرم کے حضرت کا
انتقال ہوا اسی حدیث سے بعضے علمانے کہا ہی کہ نفل کا ایک روزہ رکھنا مکروہ ہی ه اَنَسٌ لَئِنْ صَدَقَ لَيَدْخُلَنَّ الْجَنَّةَ قَالَهُ
لِضِمَامِ بْنِ ثَعْلَبَةَ مسلم مین انس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر سچا ہی تو مقرر بہشت مین جاویگا یہ حضرت نے ضمام بن ثعلبہ کے حق مین
فرمایا ف اصحاب بیٹھے تھے کہ ایک شخص آیا ضمام بن ثعلبہ اوسکا نام تھا اوسنے اسلام کے فرض حکم پوچھے حضرت نے اوسکو پانچون وقت کی

حضرت ایک انصاری صحابی کے باغ مین تشریف لیگئے وہ اپنے باغ کو سینچتا تھا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی سو اوس انصاری نے سرد پانی مین دودھ ملاکر حضرت کو پلایا معلوم ہوا کہ پانی وغیرہ کا سوال کرنا منع نہین اور ثابت ہوا کہ باسی پانی حضرت کو نہایت پسند تھا اور عاجزی کی راہ سے جاری پانی کو مونھہ لگا کر پینا سنت ہی **ق** جابرؓ اِنْ کَانَ فِیْ شَیْءٍ مِّنْ اَدْوِیَتِکُمْ خَیْرٌ فَفِیْ شَرْطَۃِ مِحْجَمٍ اَوْ شَرْبَۃٍ مِّنْ عَسَلٍ اَوْ لَذْعَۃٍ بِنَارٍ بخاری اور مسلم مین جابر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر تمھاری دواؤن مین سے کسی مین بہتری اور شفا ہی تو سینگی کے پچھنون مین اور شہد کے پینے مین اور آگ سے داغنے مین بھی شفا ہی **ف** اسواسطے کہ اگر خونی بیماری ہی تو اوسکا علاج پچھنے لگانا ہی اور اگر سوداکی کثرت ہی تو شہد سے اسہال کرنا چاہیے اور اگر مادہ جلد کے نیچے جم گیا ہی تو داغنا اوسکی تدبیر ہی اس حدیث مین تمام فن طب کی علاج کا مجمل قاعدہ فرمایا عبد اللہ بن عمر رضہ سے ابن ماجہ مین روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ پچھنے لگانا نہار بہتر ہی اور پچھنے لگانے سے یعنی اوس سے عقل اور حافظہ زیادہ ہوتا ہی اور خون نکالنا دوشنبے اور سہ شنبے اور پنجشنبے کو بہتر ہی اور ہفتے اور یکشنبے اور چہارشنبے اور جمعے مین منع ہی لیکن بخاری مین حدیث ہی کہ حضرت نے داغنے سے منع کیا اور مسلم مین روایت ہی کہ جنگ خندق مین جب سعد بن معاذ کے ہاتھہ مین ہفت اندام رگ پر تیر لگا تو خون نہین بند ہوتا تھا حضرت نے اوس رگ کو اپنے ہاتھہ سے داغا اور حضرت کے اصحاب مین بھی داغنے کا معمول تھا تو علماے حدیث نے کہا ہی کہ جب تک اور علاج ممکن ہو تو داغنا درست نہین کہ اسمین تکلیف اور خطرہ ہی اور جسوقت کہ بیماری نہایت سخت ہو اور سوا داغنے کے کوئی علاج کارگر نہوتا ہو اوس وقت مین داغنا درست ہی **ھ** جابرؓ اِنْ کِدْتُمْ اٰنِفًا لَتَفْعَلُوْنَ فِعْلَ فَارِسَ وَالرُّوْمِ یَقُوْمُوْنَ عَلٰی مُلُوْکِھِمْ وَھُمْ قُعُوْدٌ فَلَا تَفْعَلُوْا ائْتَمُّوْا بِاَئِمَّتِکُمْ اِنْ صَلّٰی قَائِمًا فَصَلُّوْا قِیَامًا وَاِنْ صَلّٰی قَاعِدًا فَصَلُّوْا قُعُوْدًا **قالہ** حِیْنَ صَلّٰی قَاعِدًا وَالنَّاسُ خَلْفَہٗ قِیَامٌ فَاَشَارَ اِلَیْھِمْ فَقَعَدُوْا فَلَمَّا سَلَّمَ قَالَ مسلم مین جابر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ حال یون تھا کہ تم ابھی قریب تھے کہ فارسیون اور رومیون کا سا کام کرے وے لوگ اپنے بادشاہون پاس کھڑے رہتے ہین اور اونکے بادشاہ بیٹھے رہتے ہین سو ایسا نکیا کرو تابعداری کیا کرو اپنے اماموں کی اگر امام کھڑے ہوکر نماز پڑھے تو تم بھی کھڑے نماز پڑھو اور اگر وہ بیٹھے نماز پڑھے تو تم بھی بیٹھے نماز پڑھو یہ حضرت نے فرمایا جب کہ بیماری کے سبب سے بیٹھے نماز پڑھی اور اصحاب پیچھے کھڑے تھے پھر حضرت نے اونکو بیٹھہ جانے کا اشارہ کیا تو وے بیٹھہ گئے جب حضرت نے سلام پھیرا تو یہ حدیث فرمائی **ف** بعضون کے نزدیک اس حدیث پر عمل ہی اور اکثر امامون کے نزدیک یہ حدیث منسوخ ہی اسواسطے کہ حضرت نے مرض الموت مین بیٹھہ کر امامت کی اور اصحاب نے پیچھے کھڑے ہوکر نماز پڑھی معلوم ہوا کہ نماز مین اشارہ کرنا نماز کو نہین توڑتا اور معلوم ہوا کہ سردار کے روبرو دست بستہ کھڑے ہونا جیسا کہ معمول ہی درست نہین لیکن محافظت کے واسطے کھڑے ہونا اور بے ادب لوگون کے ہٹانے کے واسطے درست ہی **ھ** معیقیب بن ابی فاطمۃ اِنْ کُنْتَ لَا بُدَّ فَاعِلًا فَوَاحِدَۃً مسلم مین معیقیب بن ابی فاطمہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر تو ضرور ہی کرنے والا ہووے تو ایکبار کر **ف** ایک شخص نماز مین سجدہ کرنے کے وقت سجدہ گاہ سے پتھریان ہٹانے لگا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اول تو یہ کام نماز مین بہتر نہین اور اگر تجکو نہایت ہی ضرورت ہو تو ایکبار کا کرنا مضایقہ نہین ہی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کمتر کام اگرچہ نماز کے مخالف ہو تو نماز کو نہین توڑتا **ھ** جبیر بن مطعم اِنْ لَّمْ تَجِدِیْنِیْ فَاْتِیْ اَبَا بَکْرٍ **قالہ** لِامْرَاَۃٍ اَمَرَھَا اَنْ تَرْجِعَ اِلَیْہِ فَقَالَتْ اَرَاَیْتَ اِنْ جِئْتُ وَلَمْ اَجِدْکَ بخاری مین جبیر بن مطعم رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر تو مجکو نپاوے تو ابوبکرؓ پاس آئیو یہ حضرت نے

دین مین کمی ہوتی گئی اب تک سو جیسا کہ حضرت نے فرمایا تھا ویسا ہی ہوا **ف** اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ حضرت کے بعد
حضرت کی صحبت کی برکت سے تین زمانون تک خیریت غالب رہیگی بعد اوسکے شر غالب ہوگا اور خیریت کم ہوجاویگی اور مطلب نہین کہ بالکل
خیریت جاتی رہیگی اسواسطے کہ امت محمدی قیامت تک سب کے سب بالکل کبھی گمراہ نہ ہوجاوینگے بلکہ ہر زمانے مین کچھ اہل حق قائم رہینگے اگرچہ
اہل باطل بکثرت ہون اسی واسطے اہل سنت کا یہ قاعدہ ہے کہ جو قول اور فعل اصحاب اور تابعین اور تبع تابعین کے زمانے مین مروج اور متکرر رائج تھا وہ حق ہے
اوسکو قبول کیا چاہیے اور جو قول اور فعل ان تین زمانون مین نئے وضع ہوئے یا رائج نہ تھا وہی بدعت ہے اوسکو ہرگز نہ قبول کیا چاہیے کہ اوسمین سراسر
دین کی بربادی ہے اگر عاقل آدمی اس قاعدے کو خوب سمجھے تو جتنی بدعتین کہ جہان مین مروج ہوگئی ہین اور ہونگی بخوبی اونکی برائی اور گمراہی بوجھ جاوے
ھ ابو ھریرۃ خیر امتی القرن الذی بعثت فیه ثم الذین یلونهم قال ابو ھریرۃ واللہ اعلم
اذکر الثالث ام لا ثم یخلف قوم یحبون السمانة یشھدون قبل ان یستشھدوا مسلم مین ابو ہریرہ سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا سب میری امت سے بہتر وہ زمانہ ہے جسمین مین پیغمبر ہوا یعنی اصحاب کا زمانہ پھر اصحاب کے بعد وہ لوگ بہتر ہین جو
اون سے ملے ہوئے اور اونکی صحبت دیکھے ہین یعنی تابعین ابو ہریرہ نے کہا کہ خدا ہی خوب جانتا ہے کہ حضرت نے تیسرے زمانے کو بہتر کہا یا نہین حضرت نے فرمایا
پھر بُرے لوگ باقی رہ جاوینگے جو فربہی اور موٹاپے کو دوست رکھینگے گواہی دینگے بدون گواہی مانگے **ف** یعنی اونکو خوف خدا اور خوف
قیامت نہ رہیگا جو ایمان اور نیک عمل سے روح کی صفائی کرین بلکہ آخرت کو بھول کے دنیا کی ریاست اور سامان کو کمال جانینگے
ریاضت اور محنت چھوڑکر بدن کی آرایش اور تازگی مین مشغول ہوکر بندہ شکم ہوجاوینگے جیسا کہ اس زمانے کا حال ہے اور جھوٹھ بولنے کی کچھ
پروا نکرینگے ناحق گواہی دینے کو طیار ہونگے بدون خواہش مدعی اور حاکم کے گواہی پر مستعد ہونگے اس حدیث کا اور پہلی حدیث کا ایک سا مطلب ہے
خلاصہ مطلب یہ کہ جب زمانہ بگڑا اور شر غالب ہوا تو کسی کے قول اور فعل کا اعتبار نہ رہا تو دینداروں کو لازم ہے کہ سوا اصحاب اور تابعین اور تبع تابعین کے
کسیکی سمجھ اور عقل کو قبول نکرین امام اعظم اور امام مالک اور امام شافعی اور امام احمد بن حنبل تابعین اور تبع تابعین کے زمانے مین تھے دین کا سمجھنا
اونکی محنتون کے سبب سے مسلمانون کو آسان ہوگیا اسواسطے کہ وے خیر القرون مین داخل تھے اسی واسطے اہل سنت نے دین کے سمجھنے مین اونکو اپنا
پیشوا بنایا **ق** انس خیر دور الانصار بنو النجار ثم بنو عبد الاشھل ثم بنو الحارث بن الخزرج
ثم بنو ساعدۃ وفی کل دور الانصار خیر بخاری اور مسلم مین انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ سب انصار کے محلون سے
نجار کی اولاد کا محلہ بہتر اونکے بعد عبد الاشہل کی اولاد بہتر اونکے بعد حارث بن خزرج کی اولاد بہتر اونکے بعد ساعدہ کی اولاد بہتر اور انصار کے
سب محلون مین خیر اور خوبی ہے **ف** مدینے مین انصاری صحابہ کے بہت محلے اور احاطے تھے حضرت کی مدد سبنے کی اس واسطے سب کی مجمل
تعریف کی مگر جن لوگون نے زیادہ تر جان نثاری کی اونکے علیحدہ علیحدہ نام لیکر خوبی بیان کی ھ ابو ھریرۃ خیر صفوف الرجال
اولھا وشرھا آخرھا وخیر صفوف النساء آخرھا وشرھا اولھا مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ مردون کی صفون مین پہلی صف بہتر ہے اور بُری صف پچھلی صف ہے اور عورتون کی صفون مین بہتر پچھلی صف ہے اور بُری پہلی
صف ہے **ف** حضرت کے وقت مین مرد اور عورتین جماعت کی نماز مین شریک ہوتے تھے اول مردون کی صفین ہوتی تھین بعد اوسکے
عورتون کی سو فرمایا کہ مردون کی صفون مین اول صف بہتر اسواسطے کہ وے جلدی حاضر ہوئے امام سے قریب ہوئے عورتون سے نہایت دور رہے اور پچھلی
صف کو برا فرمایا اسواسطے کہ وے دیر کرکے نماز مین آئے امام سے دور پڑے عورتون سے قریب ہوئے حالانکہ مرد عورت کے متصل ہونے مین فساد کا

فرض نماز اور رمضان کے روزے اور حج اور زکوۃ بتلائی تو اوسنے کہا اوس خدا کی قسم جسنے تجکو سچا پیغمبر کیا کہ مین اسمین زیادتی کرونگا نہ کمی جب وہ چلا گیا تو حضرت نے یہ حدیث فرمائی امام کے کلام کا یہ مطلب نہین کہ سوا فرض کے مین سنت اور نفل نہ کرونگا بلکہ یہ مطلب ہے فرض چیزون مین کچھہ کمی زیادتی اپنی طرف سے نہ کرونگا اور دوسری وجہ یہ ہے کہ وہ شخص اپنی قوم کی طرف سے ایلچی ہو کر آیا تھا تو مطلب کہ اپنی قوم کو اس پیغام رسانی مین میری طرف سے کچھہ کمی زیادتی نہو گی جیسا کہ حضرت سے سنا ہے ویسا ہی اون سے کہونگا ﻫ ابو هريرة لَئِنْ كُنْتَ كَمَا قُلْتَ فَكَأَنَّمَا تُسِفُّهُمُ الْمَلَّ وَلَا يَزَالُ مَعَكَ مِنَ اللّٰهِ ظَهِيرٌ عَلَيْهِمْ مَا دُمْتَ عَلَى ذٰلِكَ **قاله** لِرَجُلٍ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ لِي قَرَابَةً أَصِلُهُمْ وَيَقْطَعُونِي وَأُحْسِنُ إِلَيْهِمْ وَيُسِيئُونَ إِلَيَّ وَأَحْلُمُ عَنْهُمْ وَيَجْهَلُونَ عَلَيَّ مسلم مین ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر حقیقت مین تو ایسا ہی ہے جیسا کہ تو نے کہا تو گویا تو اونکے مونہہ پر جلتی راکھہ ڈالتا ہے اور ہمیشہ خدا کی طرف سے تیرے ساتھہ ایک مددگار فرشتہ رہیگا کہ تجکو اون پر غالب رکھیگا جب تک تو اس حالت پر رہیگا یہ حضرت نے اوس مرد سے کہا جسنے یون کہا تھا کہ یا رسول اللہ میرے رشتے دار ہین کہ مین اون سے سلوک کرتا ہون اور وے مجھسے برادری کا حق کاٹتے ہین اور مین اون سے احسان کرتا ہون اور وے مجھسے برائی کرتے ہین اور مین اون سے غمخوری کرتا ہون اور وے مجھسے جہالت کرتے ہین گالیان دیتے ہین **ف** یعنی اگر حقیقت حال یون ہی ہے تو وے لوگ تیرے ساتھہ بدسلوکی کرنے سے دوزخ مین پڑینگے کہ باوجود تیرے احسانات اور غمخوری کے کچھہ برادری کا حق نہین ادا کرتے اور اوس سے خاطر جمع رکھہ کہ تو اس غمخواری اور احسان سے اونکے سامنے دنیا مین کبھی ذلیل اور بے عزت نہوگا اسواسطے کہ خدا کی طرف سے تیری مددگاری کو فرشتہ مقرر رہیگا بشرطیکہ تو اسی حالت پر قائم رہا اس حدیث سے برادر پروری اور غمخوری کی نہایت خوبی ثابت ہوئی

فصل اس فصل مین وے حدیثین ہین جنکے سرے پر خیر کی لفظ ہے **ق** حَكِيمُ بْنُ حِزَامٍ خَيْرُ الصَّدَقَةِ مَا كَانَ عَنْ ظَهْرِ غِنًى بخاری اور مسلم مین حکیم بن حزام رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بہتر خیرات جو مالداری سے ہو **ف** یعنی قرضدار یا محتاج کو خیرات کرنا ضرور نہین اوسکو واجب ہے کہ اول قرض ادا کرے اور اپنے اہل و عیال کی خبرگیری کرے کہ اونکا حق فقیرون کے حق پر مقدم ہے خیرات کرنا تو مالدار کو چاہیے جسکا مال حاجت شرعی سے زیادہ ہو **ق** ابْنُ مَسْعُودٍ خَيْرُ النَّاسِ قَرْنِي ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ يَجِيءُ قَوْمٌ تَسْبِقُ شَهَادَةُ أَحَدِهِمْ يَمِينَهُ وَيَمِينُهُ شَهَادَتَهُ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن مسعود رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا سب لوگون سے بہتر میرے زمانے کے لوگ ہین یعنی اصحاب پھر وے لوگ بہتر ہین جو اصحاب سے ملے ہوئے ہین اور اونکے شاگرد اور صحبت دیدہ ہین یعنی تابعین پھر وے لوگ بہتر ہین جو تابعین سے ملے ہوئے اور اونکے ہم صحبت ہین یعنی تبع تابعین پھر ان تینون زمانون کے بعد وے لوگ آوینگے جنکی گواہی قسم پر شتابی کریگی اور قسم گواہی پر شتابی کریگی یعنی دروغ فاش ہوگا بے علمی اور بے دیانتی کے سبب سے ناحق بیفائدہ قسمین کھاوینگے اور بے حاجت گواہی دینگے **ف** جلال الدین سیوطی نے بخاری کی شرح مین کہا ہے کہ قرن ایک زمانے کے ہم عصر اور ہم وضع لوگونکا نام ہے بعضے کہتے ہین کہ ساٹھہ برس کا قرن ہوتا ہے اور بعضون کے نزدیک سو برس کا لیکن صحیح بات تو یہ ہے کہ قرن کی مدت کچھہ مقرر نہین سو حضرت اور اصحاب کا زمانہ ابتدائے نبوت سے اخیر صحابی کی موت تک ایک سو بیس برس کا تھا اور تابعین کا زمانہ ایک سو ستر مین آخر ہوا اور تبع تابعین کا زمانہ دو سو بیس ہجری تک تمام ہو چکا سو اسی وقت مین نہایت بدعتین ظاہر ہوئین اور فرقہ معتزلہ نے زبان درازی شروع کی اور حکمت کا علم یونانی زبان سے عربی مین ترجمہ ہوا اوسکو دریافت کرکے کچھے مسلمانون کے عقیدے بگڑ گئے اور علمائے اہل سنت پر بادشاہون کی زیادتیان شروع ہوئین غرض کہ اسلام مین بڑی مصیبت پڑی اور دین الٹ پلٹ ہو گیا اور ہمیشہ

جنس کو صرف جمعہ کے دن سے نہایت خصوصیت ہی تو لازم ہی کہ اسی دن دنیا کا کام چھوڑ کر سب انسان عبادت کے واسطے جمع ہوویں
ہر چند بظاہر اس بات سے نکلنا انسان کے حق میں احسان نہیں لیکن حقیقت میں بڑا احسان ہی اسواسطے کہ حضرت آدم ع کے آنے سے عالم میں
بڑی بڑی برکتیں ہوئیں انبیا اور اولیا اور ایمان دار لوگ پیدا ہوئے اور زمین آدم کی اولاد سے قیامت تک آباد اور گلزار ہو گئی ھ عوف
بن مالک الاشجعی خیار ائمتکم الذین تحبونھم و یحبونکم و تصلون علیھم و یصلون علیکم و شرار
ائمتکم الذین تبغضونھم و یبغضونکم و تلعنونھم و یلعنونکم مسلم میں عوف بن مالک رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
بہتر تمہارے سردار اور حاکم وے ہیں جنکو تم چاہو اور وے تمکو چاہیں تم اونکو نیک دعا دو اور وے تمکو نیک دعا دیویں اور برے سردار وے ہیں
جن سے تم بغض رکھو اور وے تم سے بغض رکھیں تم اونکو بد دعا دو وے تمکو بد دعا دیویں ف جب حاکم اور رعیت میں محبت ہوئی تو انتظام بخوبی ہو گا
اسواسطے اونکی تعریف کی اور جب حاکم اور رعیت میں بغض اور نفرت ہوئی تو انجام کار بے انتظامی ہو گی اسواسطے اونکی مذمت کی اس حدیث میں
حاکموں کو نصیحت ہی کہ انصاف کریں اور ظلم سے دور رہیں اسواسطے کہ حقیقت میں انصاف اور عدالت حاکم کی محبت کا سبب ہی اور ظلم اور غفلت بغض کا سبب ہی

فصل

اس فصل میں وے حدیثیں ہیں جنکے سر پر افعل التفضیل کا صیغہ ہی خ ابن عباس اَبغَضُ النّاسِ اِلَی اللہِ ثَلٰثَۃٌ
مُلحِدٌ فِی الحَرَمِ وَ مُبتَغٍ فِی الاِسلَامِ سُنَّۃَ جَاھِلِیَّۃٍ وَ مُطَّلِبُ دَمِ امرِئٍ بِغَیرِ حَقٍّ لِیُھرِیقَ دَمَہٗ
بخاری میں عبد اللہ بن عباس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا سب لوگوں سے زیادہ تر دشمن خدا کے نزدیک تین شخص ہیں ایک تو حرم کی
زمین میں کجروی یعنی ٹیڑھی راہ چلنے والا دوسرا دین اسلام میں کفر کی رسم و راہ طلب کرنے والا تیسرا ناحق کسی شخص کے خون کا چاہنے والا
صرف اوسی کی خونریزی کے واسطے ف حرم میں کجروی کرنا یعنی وے کام کرنا جو وہاں حرام ہیں جیسے قتل اور لڑائی اور
شکار کرنا یا کجروی سے سب گناہ مراد ہوں چنانچہ عبد اللہ بن عباس کا یہی مذہب ہی کہ جیسے عبادت کا حرم میں دونا ثواب ہی ویسے ہی گناہ
کا بھی وہاں دونا عذاب ہی اسواسطے کہ حضور میں بے ادبی زیادہ تر بری ہی اسیواسطے ابن عباس نے مکے کی سکونت ترک کرکے طائف میں
رہنا اختیار کیا تھا اور کفر کی رسمیں جیسے نوحہ کرنا سر پیٹنا مردے پر کپڑے پھاڑنا جانوروں سے شگون لینا لوگوں کے نسب میں طعنہ کرنا
اپنے نسب اور خاندان پر گھمنڈ کرنا مینہہ کو ستاروں کی تاثیر سے جاننا اور بے سبب ناحق خونریزی کی برائی تو صاف ظاہر ہی تفصیل کی
کچھ حاجت نہیں ھ ابو ھریرۃ اَثقَلُ صَلٰوۃٍ عَلَی المُنَافِقِینَ صَلٰوۃُ العِشَاءِ وَ صَلٰوۃُ الفَجرِ وَ لَو یَعلَمُونَ
مَا فِیھِمَا لَاَتَوھُمَا وَ لَو حَبوًا مسلم میں ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ منافقوں پر بہت بھاری نماز عشا کی اور
فجر کی نماز ہی اور اگر وے لوگ جانیں جو کہ انمیں ثواب ہی تو مقرر انکے واسطے آویں گھسلتے ہی سہی ف عشا کے وقت نیند کا غلبہ
یا قصہ کہانی یا ناچ رنگ کا دیکھنا بیشتر ہوتا ہی اور فجر کو نیند کی لذت چھوڑنا کچے ظاہری مسلمانوں پر نہایت سخت معلوم ہوتا ہی اسواسطے
ان دونوں وقتوں کی نماز اون سے نہیں ہو سکتی معلوم ہوا کہ جو عشا اور صبح کی نماز میں کاہلی کرے اور دل چراوے اوسمیں نفاق کی علامت
موجود ہی لازم ہی کہ اپنے دل کو سمجھاوے اور توبہ کرے ق ابو ھریرۃ و عائشۃ اَحَبُّ الاَعمَالِ اِلَی اللہِ اَدوَمُھَا وَ اِن
قَلَّ بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ رض اور حضرت عائشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا کے نزدیک سب عملوں سے بہت پیارا وہ عمل ہی جو مدام ہوتا رہے
اگرچہ تھوڑا ہی ہو ف مدامی عمل خدا کو اسواسطے پسند ہی کہ اسکا کرنے والا امیدوار ہی غافل نہیں کہ کبھی کرے اور کبھی نہیں اور دوسرا
سبب یہ ہی کہ ہمیشہ عمل کرنے سے اوس عمل کی برکت سے دل نرم ہو جاتا ہی روز بروز اوسکو قرب اور صفائی حاصل ہوتی جاتی ہی اور

خوف ہی اور عورتون کی صفون مین پہلی صف کو برا فرمایا اور پچھلی کی تعریف کی اسواسطے کہ پہلی صف مردون سے قریب ہی اوسمین کمال اندیشہ ہی
نہین اور پچھلی صف مردون سے دور ہی اوسمین پردہ پوشی نہایت ہی معلوم ہوا کہ عورت مرد کو نظر روکنا لازم ہی اور اوسکا ایک مقام متصل ہونا
بچنا ہیے خ جابر خیرکم احسنکم قضاءً بخاری مین جابر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم لوگون مین بہتر آدمی وہی ہی جو قرض
ادا کرنے مین بہتر ہو ف جابر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے ایک شخص سے نوجوان کم عمر اونٹ قرض لیا جب بیت المال مین زکوۃ کے
اونٹ آئے حضرت نے جابر سے فرمایا کہ اوسکا قرض ادا کر جابر نے کہا کہ یا حضرت اوسکا اونٹ کم عمر کم قیمت تھا اور یہ اونٹ قیمتی ہین حضرت نے فرمایا
قیمتی ہی اونٹ اوسکو دے پھر یہ حدیث فرمائی یعنی کشادہ جبینی قرض ادا کرنے مین مستحب ہی اور اس طرح کے قرض مین زیادہ دینا سود مین داخل
نہین اس واسطے کہ سود مین زیادہ لینا شرط کر لیتے ہین اور اسمین شرط نتھا حضرت نے اپنی طرف سے احسان کیا علاوہ اسکے بیاج وزن اور
پیمانے والی چیز مین ہوتا ہی جاندار مین کمی بیشی بیاج نہین خ عثمان و علی خیرکم من تعلم القرآن وعلمہ بخاری مین
حضرت عثمان رض اور علی مرتضی رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا تم لوگون مین بہتر وہ ہی جو خود قرآن کو سیکھے اور غیرون کو سکھلاوے ف
خواہ روان پڑھے اور قراءت کے قاعدے سیکھے اور سکھلاوے خواہ قرآن کے معانی اور مطالب اور احکام خود بوجھے اور لوگون کو بوجھاوے لیکن ہان
یہ البتہ ہی کہ مطلب کی بوجھ صرف لفظ سے زیادہ تر افضل ہی کہ غرض از تنزیل قرآن تہذیب نفوس ہی نہ محض ترتیل حروف ق
ابوھریرۃ خیر نساء رکبن الابل نساء قریش احناہ علی ولد فی صغرہ وارعاہ علی زوج
فی ذات یدہ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو عورتین کہ اونٹ کی سواری کرتی ہین اون مین قریش
کی عورتین بہتر ہین یعنی سب عرب کی عورتون مین قوم قریش کی عورتین بہتر ہین نہایت مہربان چھوٹے لڑکون پر اور بڑی نگہبان اپنے
خاوند کے مال کی ف ام ہانی علی مرتضی کی بہن بیوہ ہوگئی تھین حضرت نے چاہا کہ اون سے نکاح کرین ام ہانی نے کہا کہ یا حضرت تمام خلق
سے آپ میرے نزدیک زیادہ پیارے ہین میرے لڑکے نہایت چھوٹے چھوٹے ہین مین نہین چاہتی کہ آپ کے بستر پر وے رووین اور چلاوین اور مین بڈھی
بھی ہوگئی ہون یعنی ان عذرون سے مین نکاح نہین کر سکتی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور تمام قریش کی عورتون کی تعریف کی اور ام ہانی
کا عذر پسند کیا معلوم ہوا کہ عورت مین یہی بڑی خوبی ہی کہ درد والی ہو اور لڑکون کو اچھی طرح پالے اور اپنے خاوند کے مال کو ضائع نہونے دے
ق علی خیر نسائہا مریم بنت عمران وخیر نسائہا خدیجۃ بخاری اور مسلم مین علی مرتضی رض سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ اپنے زمانے مین مریم عمران کی بیٹی سب عورتون سے افضل اور اپنے زمانے مین یعنی امت محمدی مین خدیجہ سب عورتون سے افضل ہین
م ابوھریرۃ خیر یوم طلعت علیہ الشمس یوم الجمعۃ فیہ خلق ادم وفیہ ادخل الجنۃ وفیہ
اخرج منہا ولا تقوم الساعۃ الا فی یوم الجمعۃ مسلم مین ابوہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا افضل دن جسپر آفتاب نکلا
جمعے کا دن ہی اوسی دن آدم پیدا ہوئے اور اوسی دن بہشت مین داخل کیے گئے اور اوسی دن بہشت سے نکالے گئے اور قیامت نہ قائم ہوگی مگر جمعے
کے دن ف چھ دن مین تمام عالم پیدا ہوا یکشنبے سے پیدایش شروع ہوئی جمعے پر ختم ہوئی تو یہود یہ سمجھے کہ ہفتے کو خدا نے عالم کی پیدایش
سے فراغت پائی تو ہمکو لازم ہی کہ سب دنیا کا کام چھوڑ کے اوس دن عبادت کرین اور نصاری یہ سمجھے کہ ابتداے پیدایش عالم کی یکشنبے
ہوئی اور اونکے گمان فاسد مین حضرت عیسی مقتول اور مصلوب ہوکر تین دن کے بعد اسی دن زندہ ہوئے تو یہی بڑا دن ٹھہرا اور اسلام مین جمعہ بڑا
دن ہی اس واسطے کہ حضرت آدم کی پیدایش اور بہشت مین داخل ہوا اور بہشت سے نکلنا اسی دن ہوا اور قیامت بھی اسی دن ہوگی تو انسان کی

اَلْخَیْرُ اِلَّا بِالْخَیْرِ لَا یَاْتِی الْخَیْرُ اِلَّا بِالْخَیْرِ اِنَّ کُلَّ مَا یُنْبِتُ الرَّبِیْعُ یَقْتُلُ اَوْ یُلِمُّ وَیُرْوٰی
یَقْتُلُ حَبَطًا اَوْ یُلِمُّ اِلَّا اٰکِلَةَ الْخَضِرِ فَاِنَّهَا اَکَلَتْ حَتّٰی اِذَا امْتَدَّتْ خَاصِرَتَاهَا اسْتَقْبَلَتِ الشَّمْسَ
فَثَلَطَتْ وَبَالَتْ ثُمَّ عَادَتْ فَاَکَلَتْ اِنَّ هٰذَا الْمَالَ خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ فَمَنْ اَخَذَهٗ بِحَقِّهٖ
وَوَضَعَهٗ فِیْ حَقِّهٖ فَنِعْمَ الْمَعُوْنَةُ هُوَ وَمَنْ اَخَذَهٗ بِغَیْرِ حَقِّهٖ کَانَ کَالَّذِیْ یَاْکُلُ وَلَا یَشْبَعُ بخاری اور مسلم
میں ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ زیادہ تر خوف جسکا مجکو تمپر ڈر لگا ہی وہ چیز ہی جو کہ خدا تمہارے واسطے نکالیگا دنیا کی
زینت اور آرایش سے اصحاب نے کہا کہ یا رسول اللہ دنیا کی آرایش سے کون چیز مراد ہی حضرت نے فرمایا کہ زمین کی برکات جیسے اناج اور لباس
اور فرش اور چاندی سونے کی کھان اصحاب نے کہا یا رسول اللہ کیا نیک چیز بھی بری لاویگی یعنی جب زمین کی پیدا ہوئی چیز کو برکت اور
خیر فرمایا تو بھلا خیر سے شر کیونکر ہوگا حضرت نے فرمایا سچ ہی کہ خیر سے خیر ہی ہوتی ہی خیر سے خیر ہی ہوتی ہی خیر سے خیر ہی ہوتی ہی البتہ ہر ایک
گھاس جسکو ربیع کی فصل اوگاتی ہی جانور کو ہلاک کر ڈالتی ہی یا ہلاک کے قریب کر دیتی ہی یعنی اگر حد سے زیادہ چرے اور دوسری روایت میں یوں ہی
کہ چارا جانور کو ہلاک کرتا ہی پیٹ پھلا کر یا قریب ہلاکت کے کر دیتا ہی یا اوس جانور سبزہ کھانے والے کو ہلاکت نہیں کی وہ کھایا کیا یہانتک کہ
جب اسکی دونوں کوکھیں تن گئیں یعنی جبکہ آسودہ ہوا تو آفتاب کے سامنے جا پڑا پھر اوسنے جگالی کی اور پیشاب کیا اور لید کی پھر
چراگاہ میں پلٹ گیا سو اوسنے کھانا شروع کیا بیشک مال دنیا کا ہرا بھرا اور شیریں ہی سو جسنے اوسکو کمالیا اور بجا صرف کیا یعنی
حلال وجہ سے کمایا اور شرع کے موافق موقع پر خرچ کیا تو یہ مال دین کی اچھی مددگاری ہی اور جسنے اس مال کو ناحق لیا یعنی طمع سے اور حرام
وجہ سے جمع کیا تو اوس مالدار کا حال اوس بیمار کا سا حال ہی کہ جوع کلبی کی بیماری سے کھاتا جاتا ہی اور کبھی آسودہ نہیں ہوتا ف
اس حدیث میں حضرت نے ایک مثل حریص اور بخیل مالدار کی دوسری مثل سخی مالدار کی فرمائی سو جس مالدار نے مال کو جمع کر رکھا اور حقداروں کا
حق ادا نکیا اوسکا حال اوس جانور کا سا حال ہی جسنے گھاس کھائی پھر پیٹ پھول کے گرگری کی بیماری سے مر گیا تو گھاس نے اوسکے
حق میں کچھ فائدہ نکیا بلکہ ناحق جان گئی اور جس مالدار نے خود کھایا اور اپنی حاجت سے زیادہ مال کو خیرات کیا تو اوسکا حال جیسے
اوس جانور کا حال ہی جسنے گھاس کو چرا پھر آسودہ ہوکر آفتاب کے سامنے جگالی سے ہضم کرکے پیشاب اور لید سے فضلہ دور کیا ایسے جانور
کو ہرگز ہلاکت نہیں اور گرگری کا کچھ ڈر نہیں ہی جس مالدار نے اپنی ضرورت کے بعد جب جناب الٰہی کی طرف توجہ کی اور اوسکو آفتاب رحمت کا
سامنا ہوا تو زائد از حاجت مال کو مثل پیشاب اور لید کے علیحدہ کرنے میں اپنی صحت جانتا ہی اور مصارف خیر میں صرف کرکے اپنے
رب کی شکرگزاری کرتا ہی ف عَایِشَةُ اَسْرَعُکُنَّ لُحَاقًا بِیْ اَطْوَلُکُنَّ یَدًا بخاری اور مسلم میں حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہی کہ
حضرت نے اپنی بیبیوں سے فرمایا کہ تم میں سے میرے ساتھ جلد تر ملنے والی وہ بی بی ہی جسکا ہاتھ زیادہ تر لنبا ہی یعنی میری موت کے بعد وہ بی بی پہلے
مریگی جو سخی ہی ف حضرت عایشہ رض سے روایت ہی کہ جب حضرت نے یہ حدیث فرمائی تو ظاہری ہاتھ سمجھکر سب بیبیوں نے اپنے ہاتھ ناپے
حضرت سودہ کا ہاتھ سب سے زیادہ لنبا ٹھہرا جب حضرت کے انتقال کے بعد زینب بنت جحش کا انتقال ہوا تو معلوم ہوا کہ لنبے ہاتھ سے سخاوت مراد
ہی اور زینب سب بیبیوں میں زیادہ تر سخی تھیں اس حدیث میں معجزہ ہی کہ آیندہ کی بات فرمائی پھر ویسا ہی ہوا ف اَبُوْ هُرَیْرَةَ
اَشْعَرُ کَلِمَةٍ تَکَلَّمَتْ بِهَا الْعَرَبُ کَلِمَةُ لَبِیْدٍ اَلَا کُلُّ شَیْءٍ مَا خَلَا اللّٰهَ بَاطِلٌ بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ رضی سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ عمدہ سچے مضمون کا قصیدہ جسکو عرب نے کہا لبید شاعر کا قصیدہ ہی جسکا ترجمہ یہ مصرع ہی کہ سوا اللہ کا نام سچا

گاہ گاہ کرتے ہیں لوسکا اثر دل میں نہیں جمتا جیسے بجلی کے چمکنے سے اوسی دم تو روشنی ہی پھر آخر کو تاریکی ہی اسی واسطے طریقت والے درویشون نے فرمایا ہی کہ جب آدمی کوئی نفل عبادت یا وظیفہ شروع کرے تو اوسکو مدام کرتا رہے تاکہ اوسکا فیض اور برکت کم نہو

ص ابو ہریرۃ احب البلاد الی اللہ مساجدھا وابغض البلاد الی اللہ اسواقھا مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ شہرون کے مکانات مین خدا کے نزدیک مسجدین دوست تر ہین اور شہرون کے مکانات مین خدا کے نزدیک دشمن تر بازارین ہین ف مسجدین اسواسطے زیادہ تر پسند ہین کہ یہ عبادت گاہ ہین اونمین خدا یاد آتا ہی اور بازارین اس واسطے ناپسند ہوئین کہ اونمین دنیا یاد آتی ہی بلکہ اکثر لوگ خرید فروخت کی مشغولی سے عصر کی نماز قضا کر ڈالتے ہین یا تنگ وقت پڑھتے ہین

خ عبد اللہ بن عمرو احب الصیام الی اللہ صیام داود کان یصوم یوما ویفطر یوما واحب الصلوۃ الی اللہ صلوۃ داود کان ینام نصف اللیل ویقوم ثلثہ وینام سدسہ بخاری مین عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا نہایت پیارا روزہ خدا کے نزدیک داود علیہ السلام کا روزہ ہی کہ ایکدن روزہ رکھتے تھے اور ایکدن نرکھتے تھے اور نہایت پیاری نماز خدا کے نزدیک داود علیہ السلام کی نماز ہی کہ آدھی رات تک تو وے سوتے تھے اور تہائی رات وے تہجد کی نماز پڑھتے تھے اور جب چھٹا حصہ رات کا باقی رہتا تھا تو پھر سو رہتے تھے ف ایکدن روزہ رکھنا اور ایک روز نرکھنا اسواسطے پسند ہوا کہ برابر متصل رکھنے سے آدمی کو عادت ہو جاتی ہی روزے کی کیفیت باقی نہین رہتی اور تہجد کی نماز تہائی رات مین سو کے پسند ہوئی کہ اسمین جسم کا حق اور خدا کا حق دونون بخوبی ادا ہوتا ہی نہ رات بھر کا سونا بہتر کہ سراسر غفلت ہی نہ جاگنا بہتر کہ سر اسر مشقت اور جاسکتا ہی اور آخر کو بسبب بیماری اور نقاہت کے بالکل تہجد نہین ہو سکتی معلوم ہوا کہ پیغمبرون کا طریقہ طریق اعتدال ہی نہ تو عبادت مین زیادتی نہ نہایت کمی اور یہی راہ خدا کو پسند ہی کہ اسکا نباہ ہمیشہ ہو سکتا ہی اور معلوم ہوا کہ بعد تہجد کے سو رہنا مستحب ہی تاکہ فجر کی نماز بخوبی ادا ہو اور رات کے جاگنے کی مشقت سو رہنے سے دور ہو جاوے

ھ سمرۃ بن جندب احب الکلام الی اللہ اربع سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر لا یضرک بایھن بدات مسلم مین سمرہ بن جندب سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا نہایت پسند کلام خدا کے نزدیک چار ہین اول سبحان اللہ دوسرے الحمد للہ تیسرے لا الہ الا اللہ چوتھے اللہ اکبر تجکو کچھ ضرر نہین ان چارون مین کرنے کے وقت جس سے تو چاہے ابتدا کرے ف یعنی چاہے اول سبحان اللہ کہے یا الحمد للہ یا لا الہ الا اللہ یا اللہ اکبر سب درست ہی

ق عقبۃ بن عامر احق الشروط ان توفوا بھا ما استحللتم بہ الفروج بخاری اور مسلم مین عقبہ بن عامر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ سب شرطون مین سے جنکا تمکو پورا کرنا چاہیے اوس شرط کا زیادہ تر پورا کرنا لازم ہی جسکے سبب سے تمنے عورتون کی شرمگاہین حلال کرلین ف جو شرطین اور قول قرار کہ نکاح مین واجب الادا ہین سوا ونمین سے اول تو مہر ہی دوسرے نان نفقہ تیسرے حسن سلوک دستور کے موافق عورت کا مہر فرض ہی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اوسکا ادا کرنا سب سے مقدم ہی اور جو مہر ادا کرنے کا قصد نرکھے وہ گنہگار ہی اور بعض شرطین نکاح مین واجب الادا نہین جیسے خاوند کا جورو کے گھر مین رہنا جورو کو اپنے گھر نبلانا یا جورو کی زندگی مین دوسرا نکاح نکرنا یا پہلی جورو کو طلاق دینا

ق ابو ھریرۃ اخوف ما اخاف علیکم وفی روایۃ ان اخوف ما اخاف علیکم ما یخرج اللہ لکم من زھرۃ الدنیا قالوا وما زھرۃ الدنیا یا رسول اللہ قال برکات الارض قالوا یا رسول اللہ وھل یاتی الخیر بالشر قال لا یاتی الخیر الا بالخیر

قریب الہی میں ہوتا اور کمال رحمت الہی اسپر متوجہ ہوتی ہے تو ایسے وقت میں دعا مانگنا غنیمت جانے **ق** اُمِّ حَرَامٍ بِنْتِ مِلْحَانَ اَوَّلُ جَيْشٍ مِّنْ اُمَّتِي يَغْزُوْنَ الْبَحْرَ قَدْ اَوْجَبُوْا بخاری اور مسلم میں ام حرام ملحان کی بیٹی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اول لشکر میری امت سے جو سمندر میں جہاز پر چڑھ کر کافرون سے لڑے گا اون پر بہشت واجب ہے **ق** اُمِّ حَرَامٍ بِنْتِ مِلْحَانَ اَوَّلُ جَيْشٍ مِّنْ اُمَّتِي يَغْزُوْنَ مَدِيْنَةَ قَيْصَرَ مَغْفُوْرٌ لَّهُمْ بخاری اور مسلم میں ام حرام ملحان کی بیٹی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ پہلا لشکر میری امت کا جو روم والے بادشاہ کے شہر یعنی قسطنطنیہ سے لڑیگا وے بخشے گئے **ف** ام حرام سے روایت ہے کہ ایک روز حضرت میرے گھر میں سوئے اور ہنستے ہوئے جاگے مینے پوچھا کہ یا حضرت آپکی اس خوشی کا کیا سبب ہے تب حضرت نے فرمایا کہ مینے خواب میں دیکھا کہ میری امت کے لوگ جہاز پر سوار جہاد کرتے ہیں جیسے بادشاہ اپنے تختون پر باتجمل ہوتے ہیں جو لشکر کہ اول سمندر میں جہاد کریگا اونکو بہشت واجب ہے مینے کہا یا حضرت دعا کیجیے کہ میں اون غازیوں میں شریک ہوں حضرت نے فرمایا کہ تو اونمیں داخل ہے چنانچہ ام حرام اپنے خاوند یعنی عبادہ بن صامت کے ساتھ معاویہ کی حکومت میں شام کے ملک سے سمندر میں جہاز پر سوار ہو کر روم کے جہاد میں شریک ہوئین پھر جہاز سے اوترکے گھوڑے پر سے گر کے شہید ہوئین ام حرام سے روایت ہے کہ حضرت اوسی دن دوسری بار سوئے پھر ہنستے ہوے جاگے مینے پوچھا کہ یا حضرت خوشی کا کیا سبب ہے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی جو لشکر کہ قسطنطنیہ سے لڑیگا اوسکے گناہ معاف ہو گئے مینے کہا کہ یا حضرت میں بھی اون غازیوں میں ہونگی حضرت نے فرمایا کہ تو اونمیں نہیں تو اول قسم کے غازیوں میں ہے یہ حدیث معجزہ ہے کہ حضرت نے جیسے آئندہ کی بات کی خبر دی ویسی ہی ہوئی **ھ** اِبْنِ مَسْعُوْدٍ اَوَّلُ مَا يُقْضٰى بَيْنَ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِي الدِّمَاءِ مسلم میں عبداللہ بن مسعود رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ لوگون میں اول فیصلہ قیامت کے دن خونون میں ہوگا **ف** مقصود اصلی دنیا میں انسان کی حیات ہے اور کشت خون اوسکے مخالف ہے اور سب گناہ بعد شرک اور کفر کے اوس سے نیچے ہیں تو اول خونریزی کا فیصلہ مقدم ہوا حدیث میں اشارہ ہے کہ قتل کو آسان سمجھا چاہیے خدا کے نزدیک ایسا سخت گناہ ہے کہ قیامت میں اول اوسی کا فیصلہ ہوگا **م** اِبْنِ عَبَّاسٍ اَهْوَنُ النَّاسِ عَذَابًا اَبُوْ طَالِبٍ وَّهُوَ مُنْتَعِلٌ بِنَعْلَيْنِ يَغْلِيْ مِنْهُمَا دِمَاغُهٗ بخاری میں عبداللہ بن عباس رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ سب آدمیون میں نہایت ہلکا عذاب والا ابو طالب ہے اوسکے پانون میں دو آگ کی جوتیان ہین جن سے اوسکا دماغ اوبلتا ہے **ف** ابو طالب نے کلمہ نہ پڑھا اسواسطے دوزخ نصیب ہوا اور حضرت سے نہایت سلوک کرتے تھے سو اسواسطے سب دوزخیون سے اوسپر عذاب ہلکا ہے معاذ اللہ جب ہلکے عذاب کا یہ حال ہے کہ جیسے دماغ مثل ہانڈی کے جوش مارتا ہے تو سخت عذاب کا خیال کیا چاہیے کہ کیسا ہوگا

فصل اس فصل میں وے حدیثین ہین جنکے سر پر کل کا لفظ ہے **ق** اَبِيْ هُرَيْرَةَ كُلُّ ابْنِ اٰدَمَ تَاْكُلُهُ الْاَرْضُ اِلَّا عَجْبَ الذَّنَبِ مِنْهُ خُلِقَ وَفِيْهِ يُرَكَّبُ بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تمام آدمی کے بدن کو زمین کھا جاتی ہے سوے دُھڈی کی ہڈی کے اوسی سے آدمی پہلے بنایا گیا اور اوسی میں جوڑا جاویگا **ف** عجب الذنب اوس ہڈی کو کہتے ہیں جہاں سے جانور کی دم جمتی ہے آدمی کے بدن میں اوسکو دُھڈی کہتے ہیں فرمایا کہ آدمی کا بدن تمام مٹی میں گل جاتا ہے مگر دُھڈی نہیں گلتی آدمی کی پیدایش پیٹ میں اول وہیں سے شروع ہوتی ہے اور قیامت میں بھی آدمی اوسی ہڈی سے ترکیب شروع ہوگی سب تن کی خاک وہان متصل ہو کر جیسا بدن تھا ویسا طیار ہو جاویگا یہ جو فرمایا کہ دُھڈی نہیں گلتی یا تو سب گلتی ہوگی یا اوسکے باریک باریک اجزا اصلی نہ گلتے ہونگے اگرچہ غیر اصلی اجزا گل جاوین **م** اَبُوْ هُرَيْرَةَ كُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ حَرَامٌ دَمُهٗ وَعِرْضُهٗ وَمَالُهٗ مسلم میں ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ سب چیز مسلمان کی مسلمان پر حرام ہے

سب جھوٹا ہی یعنی سوا خدا کے ہر چیز مٹنے والی ہی **ف** زمانۂ جاہلیت مین لبید نام ایک شاعر عرب مین تھا اوسنے کہا یہ مصرع چونکہ حق تھا اور موافق قرآن کے مضمون کے تھا اسواسطے اوسکی تعریف فرمائی معلوم ہوا کہ جس شعر کا مضمون حق ہو اور حکمت اور نصیحت پر مشتمل ہو اسکا پڑھنا شرع مین منع نہین بلکہ پسندیدہ ہی جیسے گلستان اور بوستان اور مولوی روم کی مثنوی یا حدیقہ حکیم سنائی کا **ھ** اَبُو هُرَيْرَةَ اَصْدَقُكُمْ رُؤْيَا اَصْدَقُكُمْ حَدِيْثًا مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم لوگون مین بہت سچے خواب والا نہایت سچ بولنے والا ہی **ف** یعنی جسکی بات سچی اوسکی خواب بھی سچی اسواسطے کہ جھوٹ سے آئینۂ دل تیرہ اور زنگ آلودہ ہو جاتا ہی تو خواب مین عالم مثال کی عکس ٹھیک ٹھیک نہین پڑتی اسواسطے فاسق کی خواب اکثر پریشان ہوتی ہین **ھ** اَبُو هُرَيْرَةَ اَغْيَظُ رَجُلٍ عَلَى اللهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَاَخْبَثُهُ رَجُلٌ كَانَ يُسَمّٰى مَلِكَ الْاَمْلَاكِ لَا مَلِكَ اِلَّا اللهُ مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہایت گنہگار مرد خدا کے نزدیک قیامت کے دن اور نہایت پلید وہ مرد ہی جسکا شاہنشاہ اور مہاراج نام رکھا جاوے حقیقت مین کوئی بادشاہ جہان کا مالک نہین سوا خدا کے **ف** ایران کے بادشاہون کو شاہنشاہ کہتے تھے جسکا ترجمہ عربی مین ملک الاملاک اور ہندی مین مہاراج ہی چونکہ اسمین کھلا شرک تھا اور صاف بے ادبی تھی اسواسطے حضرت نے منع کیا ناچار بندے کو کب مناسب ہی کہ چھوٹا منہ بڑا بول بولے اسی طرح جو اسم کہ خدا کو خاص ہی غیر خدا کو درست نہین جیسے رحمن اور قدوس **ھ** جَابِرٌ اَفْضَلُ الصَّلٰوةِ طُوْلُ الْقُنُوْتِ مسلم مین جابر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ افضل نماز وہ ہی کہ جسکا قیام دراز ہو **ف** زیادہ قیام سے نماز اسواسطے افضل ہوئی کہ جتنا قیام زیادہ اوتنی قرآن کی قرأت زیادہ علما نے کہا ہی کہ دن کو رکوع اور سجود کی کثرت بہتر ہی اور تہجد کی نماز مین طول قیام افضل ہی **ھ** ثَوْبَانُ اَفْضَلُ دِيْنَارٍ يُنْفِقُهُ الرَّجُلُ دِيْنَارٌ يُنْفِقُهُ عَلٰى عِيَالِهٖ وَدِيْنَارٌ يُنْفِقُهُ عَلٰى دَابَّتِهٖ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ وَدِيْنَارٌ يُنْفِقُهُ عَلٰى اَصْحَابِهٖ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ مسلم مین ثوبان رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بہتر دینار جسکو مرد خرچ کرے وہ دینار ہی جسکو اپنے جورو لڑکون پر خرچ کرتا ہی اور وہ دینار افضل ہی جسکو جہاد مین اپنی سواری پر خرچ کرتا ہی اور وہ دینار بہتر ہی جسکو جہاد مین اپنے ساتھیون پر یعنی نوکر چاکر یا اور غازیون پر خرچ کرتا ہی **ف** جورو لڑکون پر مال خرچ کرنا اسواسطے افضل ہوا کہ فرض ہی اور اپنے گھوڑے پر خرچ کرنا اسواسطے بہتر ہوا کہ ملوک کے خصوصاً راہ خدا مین زیادہ تر پرورش کے لائق ہوا اور غازیون پر صرف کرنا دین کی امداد ہی اور احسان ہی معلوم ہوا کہ فقیرون کے دینے سے اپنے جورو لڑکون کا دینا مقدم اور افضل ہی اسواسطے کہ فرض ہی اور خیرات نفل ہی اور حال انکہ فرض ادا کرنا نفل سے افضل ہی **ھ** اَبُو هُرَيْرَةَ اَفْضَلُ الصِّيَامِ بَعْدَ رَمَضَانَ شَهْرُ اللهِ الْمُحَرَّمُ وَاَفْضَلُ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْفَرِيْضَةِ صَلٰوةُ اللَّيْلِ مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ افضل روزہ بعد رمضان کے محرم خدا کے مہینے کا روزہ ہی اور افضل نماز بعد فرض پنجگانہ کے رات کی نماز ہی یعنی تہجد کی نماز **ف** محرم کا روزہ بسبب صوم عاشورا کے افضل ہوا اور تہجد کی نماز اسواسطے افضل ہوئی کہ اوسمین محنت اور مشقت نفس پر بہت ہی اوسوقت اکثر حضور دل سے نماز ہوتی ہی اور ریا کا لوگون کے دخل نہین **ھ** اَبُو هُرَيْرَةَ اَقْرَبُ مَا يَكُوْنُ الْعَبْدُ مِنْ رَبِّهٖ وَهُوَ سَاجِدٌ فَاَكْثِرُوا الدُّعَاءَ مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بندہ نہایت نزدیک تر ہوتا ہی سجدے کی حالت مین سو سجدے مین بہت دعا کیا کرو **ف** سجدے مین کمال رتبہ تعظیم کا ہی اور بندے کی نہایت عاجزی ہی کہ اوسنے اپنے اشرف الاعضا کو خاک پر اپنے مالک کے واسطے رکھا اس سبب سے اوسکو اس حالت مین نہایت

خیرات کرنا لازم ہی اسواسطے کہ ہر روز زندگی دینا اور چنگا رکھنا خدا کا تازہ احسان ہی تو بندون کو اوسکی شکر گزاری بھی ضرور ہی پھر
فرمایا کہ شکر گزاری اور خیرات صرف مال ہی پر موقوف نہین جو ہر روز مشکل پڑے بلکہ انصاف اور عدل کرنا ایک تھکے ماندے کو اوسکی سواری پر
سوار کرا دینا اوسکا اسباب لادینا نماز کے واسطے مسجد مین حاضر ہونا راہ سے موذیات کو دور کرنا یہ سب کام خیرات اور صدقات مین داخل
ہین انمین سے جو سامنے آوے اوسکو کرے اور اپنے بدن کی صحت اور قوت کی شکر گزاری خدا کی رضامندی کے واسطے بجا لاوے ق ابو موسیٰ
كُلُّ شَرَابٍ اَسْكَرَ فَهُوَ حَرَامٌ بخاری اور مسلم مین ابو موسیٰ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا جو پینے کی چیز نشہ لاوے اور مست کرے وہ حرام ہی
ف اسمین بھنگ اور بوزہ اور شراب اور تاڑی سب داخل ہین انکا قلیل اور کثیر اکثر اماموں کے نزدیک برابر ہی باقی تحقیق آگے آویگی
ق ابن عمر كُلُّ شَيْءٍ بِقَدَرٍ حَتَّى الْعَجْزُ وَالْكَيْسُ اَوِ الْكَيْسُ وَالْعَجْزُ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہی کہ حضرت
نے فرمایا کہ ہر ایک چیز خدا کی تقدیر سے ہی یہان تک کہ حمق اور عقلمندی بھی تقدیر سے ہی راوی کو شک ہی کہ حضرت نے اول عجز کا لفظ فرمایا یا کیس کا
ف یعنی جب ہر چیز تقدیر سے ٹھہری تو نادانی اور ہوشیاری بھی تقدیر سے ہی تو دانا کو لازم ہی کہ اپنی دانائی پر گھمنڈ نکرے اپنی تدبیر
اور کرتب کا اوسمین دخل نہ سمجھے اور نادان پر نہ ہنسے بلکہ خدا کا شکر کرے کہ اوسکو ہوشیار کیا دیوانہ باولا نہین کر ڈالا ق ابن عمر
كُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهٖ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم
لوگون مین ہر ایک شخص حاکم ہی اور ہر ایک اپنی رعیت اور زیردست سے پوچھا جاویگا ف پوری اس حدیث کی یون روایت ہی کہ بادشاہ
سب ملک پر حاکم ہی تو اپنی تمام رعیت سے پوچھا جاویگا کہ انصاف کیا یا ظلم اور مرد اپنے گھر اور جورو پر حاکم ہی تو وہ بھی پوچھا جاویگا کہ اوسنے
نیک کام سکھلایا اور گناہ سے روکا یا نہین اور جورو اپنے خاوند کے مال اور گھر کی حاکم ہی تو وہ بھی پوچھی جاویگی کہ اوسنے اوسکی خیر خواہی اور
مال کی حفاظت کی یا نہین اسیطرح غلام اور نوکر بھی پوچھا جاویگا کہ اوسنے اپنے میان اور آقا کی خیر خواہی اور اوسکے مال کی حفاظت کی
یا نہین غرضکہ ہر شخص اپنے زیردست اور اپنی قابو والی چیز سے قیامت مین پوچھا جاویگا کہ تونے باوجود قدرت اور قابو کے اوسکا حق کیون ادا نکیا
اسطرح کا سوال صرف بادشاہ ہی پر موقوف نہین ق جابر كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ اِنَّ عَلَى اللّٰهِ عَهْدًا لِمَنْ شَرِبَ
الْمُسْكِرَ اَنْ يَسْقِيَهٗ مِنْ طِيْنَةِ الْخَبَالِ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا طِيْنَةُ الْخَبَالِ قَالَ عَرَقُ اَهْلِ النَّارِ
اَوْ عُصَارَةُ اَهْلِ النَّارِ مسلم مین جابر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو نشے والی چیز ہی وہ حرام ہی بیشک خدا پر ایک عہد ہی
کہ جو نشہ دار چیز پیے گا اوسکو فساد کی مٹی پلاویگا اصحاب نے کہا یا رسول اللہ فساد کی مٹی سے کیا مراد ہی حضرت نے فرمایا کہ دوزخیون کا
پسینا یا دوزخیون کا نچوڑ یعنی پیپ ف مصابیح مین روایت ہی کہ یمن کا ایک شخص حضرت پاس آیا اوسنے کہا کہ ہمارے
ملک مین جوار کی شراب لوگ پیتے ہین اوسکو مزر کہتے ہین حضرت نے فرمایا کیا اوسمین نشہ ہوتا ہی اوسنے کہا کہ ہان تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی
ق ابن عمر كُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ وَمَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِي الدُّنْيَا فَمَاتَ وَهُوَ يُدْمِنُهَا
لَمْ يَتُبْ لَمْ يَشْرَبْهَا فِي الْاٰخِرَةِ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہر ایک نشے دار چیز
شراب ہی اور سب نشے والی چیزین حرام ہین اور جسنے شراب پی دنیا مین پھر وہ شراب کو سدا پیتا بدون توبہ کیے مر گیا تو وہ آخرت
مین بہشت کی شراب نہ پیے گا ف اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ جو چیز مست کرے اور نشہ لاوے وہ شراب ہی اور حرام ہی
خواہ انگور سے بنے خواہ کھجور خواہ منقی یا شہد یا گیہون یا جوار یا باجرا یا جو سے یا درخت کا عرق ہو جیسے تاڑی اور سیندھی

اوسکا خون اور اوسکی عزت آبرو اور اوسکا مال ف حضرت نے حجۃ الوداع مین جہان ہزارون مسلمان جمع تھے یہ حدیث فرمائی
اور فساد اور ظلم کی جڑ کاٹی اسواسطے کہ اکثر عالم مین فساد انھین تینون کامون مین ہوتا ہی چنانچہ جب مسلمان کا ناحق خون کرنا حرام ہوا تو
خون کا جھوٹھا دعوی کرنا اور اوسکی ناحق گواہی دینا بھی حرام ٹھہرا اور جب مسلمان کی آبرو ریزی منع ہوئی تو اوسکو ذلیل کرنا مسخرا پن کرنا
اوسکی جورو بیٹی سے حرام کاری اوسکی چغلی کھانا غیبت کرنا بھی حرام ہوا اور جب اوسکا مال لینا درست نہوا تو قطاع الطریقی چوری
دغابازی فی الجملہ رشوت قمار بازی خرچی بھی حرام ہوگئی اسواسطے کہ ان کامون سے اوسکا مال ناحق برباد ہوتا ہی محافظت نوع انسانی شریعت
کی عمدہ غرض ہی سو اوسکا بیان اس حدیث مین بخوبی سمجھا دیا ق ابو ہریرۃ کل امتی معافی الا المجاہرون وان
من الاجہار ان یعمل العبد باللیل عملا ثم یصبح قد سترہ ربہ فیقول یا فلان عملت البارحۃ کذا وکذا
وقد بات یسترہ ربہ ویصبح یکشف ستر اللہ عنہ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ سب
میری امت کے گناہ معاف ہونگے مگر انکے گناہ نہین معاف ہونگے جو اپنے پوشیدہ گناہونکو ظاہر کرتے ہین اور البتہ یہ بات بھی اظہار مین
داخل ہی کہ بندہ رات کو کوئی برا کام کرے پھر اوسکو صبح اس حالت مین ہو کہ اوسکے رب نے اوس گناہ کو چھپا ڈالا ہو سو وہ شخص خود یون کہے
کہ او میان فلانے مینے تو رات کو ایسا ایسا کام کیا رات کو اوسکے رب نے گناہ پر پردہ ڈالا اور وہ صبح کو خدا کے پردے کو کھولتا ہی ف
پوشیدہ گناہ کو لوگون سے ظاہر کرنا ایسا سخت گناہ کبیرہ ہی کہ معاف نہوگا اسواسطے کہ اسمین گناہ پر جرأت اور بے پروائی ثابت ہوتی ہی اور
صاف ظاہر ہوتا ہی کہ ظاہر کرنے والا خدا سے نہین ڈرتا اور یہ جو بعضے نادان کہتے ہین او صاحب جسکا خدا سے پردہ نہین اوسکا آدمی سے پردہ کرنا
کیا ضرور سو غلط سمجھے ہین کہ اگر وہ شرماتا اور ظاہر نکرتا تو البتہ خدا اوسکی پردہ پوشی کرتا اور جب اوسنے بیحیا بنکر خود اپنا پردہ فاش کیا
تو مغفرت اور پردہ پوشی کے لائق نرہا اور حدیث مین آیا ہی کہ پوشیدہ گناہ کی پوشیدہ توبہ کرے اور ظاہر گناہ کی ظاہر ہوکر توبہ کرے
تاکہ نیک لوگ خوش ہوکر اوسکی توبہ کے گواہ ہون یا اور گناہگار اوسکو دیکھکر توبہ پر مستعد ہون خ ابو ہریرۃ کل امتی
یدخلون الجنۃ الا من ابی قیل ومن یابی قال من اطاعنی دخل الجنۃ ومن عصانی فقد ابی
بخاری مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ سب میری امت بہشت مین داخل ہوگی مگر جسنے کہ نمانا اور انکار کیا لوگون نے کہا کہ انکار کرنیوالا
کون ہی حضرت نے فرمایا کہ جسنے میری اطاعت کی اور میری سنت پر چلا وہ بہشت مین داخل ہوگا اور جسنے میری نافرمانی کی یا بدعت نکالی یا شریعت
سے راضی نہوا اوسنے نمانا اور وہی منکر ہوا ف اس حدیث مین اتباع سنت کی فضیلت ہی اور بدعت اور احکام شرعی سے ناراضی ہونے پر
انکار ہی ق ابو ہریرۃ کل سلامی من الناس علیہ صدقۃ کل یوم تطلع فیہ الشمس
تعدل بین الاثنین صدقۃ وتعین الرجل فی دابتہ فتحملہ علیہا او ترفع لہ علیہا متاعہ
صدقۃ والکلمۃ الطیبۃ صدقۃ وبکل خطوۃ تمشیہا الی الصلوۃ صدقۃ وتمیط الاذی
عن الطریق صدقۃ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہر روز جسمین آفتاب نکلے آدمیون کی ہر ایک گانٹھ اور
ہر ایک جوڑ جوڑ پر صدقہ ہی انصاف کرنا دو شخصون مین خیرات ہی مدد کرنا مرد کی اوسکی سواری مین اوسکو سواری پر چڑھا دینا اوسکا
اسباب اوسکے جانور پر اوٹھا کر لادو دینا خیرات ہی اور نیک بات سے کسیکا دل خوش کر دینا یا لا الہ الا اللہ پڑھنا بھی خیرات ہی اور ہر ایک
ڈگ جو نماز کے واسطے چلے خیرات ہی اور تکلیف والی چیز جیسے کانٹا اور ہڈی اور پتھر کو راہ سے دور کرنا خیرات ہی ف یعنی ہر روز آدمی کو

قدم ۱۲

قد بلغني انكم قلتم في اسامة وانه احب الناس الي بخاری مین عبد الله بن عمر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
کہ مجکو خبر پہنچی ہی کہ تم نے اسامہ کے حق مین کچھ کہا ہی اور البتہ اسامہ میرے نزدیک سب آدمیون سے زیادہ پیارا ہی **ف** اسامہ کو حضرت نے
آخر عمر مین ایک لشکر کا سردار کیا بعضے لوگون نے کہا کہ نوجوان کو بڑے بڑے اصحاب پر سردار کرنے مین کیا حکمت ہی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی
ھ ابي بن كعب قد جمع الله لك ذلك كله **قاله** لرجل من الانصار قيل له لو اشتريت حمارا
تركبه في الظلماء وفي الرمضاء وكان لا تخطئه صلوة مع بعده من المسجد فقال ما يسرني
ان منزلي الى جنب المسجد اني اريد ان يكتب لي ممشاي الى المسجد ورجوعي اذا رجعت الى اهلي
مسلم مین ابی بن کعب رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ جمع کر رکھا ہی خدا نے تیرے واسطے یہ سب کچھ حضرت نے اوس انصاری مرد سے فرمایا جس سے
لوگون نے کہا کہ اگر تو سواری مول لے اور تاریکی اور گرمی کے وقت نماز کے واسطے اوس پر سوار ہوا کرے تو مناسب ہی اور اوس مرد کا حال
یہ تھا کہ کوئی جماعت کی نماز اوس سے نہ چھوٹتی تھی باوجودیکہ وہ حضرت کی مسجد سے بہت دور رہتا تھا تو اوسنے جواب دیا کہ مجکو اس بات کی
خوشی نہین کہ میرا گھر مسجد کے متصل ہو اسواسطے کہ مین یہ چاہتا ہون کہ مسجد کی طرف میرا آنا لکھا جاوے اور جب مسجد سے اپنے گھر جاؤن تو پلٹنے کا
بھی ثواب لکھا جاوے **ف** معلوم ہوا کہ مسجد کی آمد و رفت دونون مین ثواب ہی جتنا گھر دور اوتنے قدم زیادہ تو اوتنا ثواب بھی
زیادہ ہوتا ہی **ھ** ابن مسعود قد سألت الله لآجال مضروبة وايام معدودة وارزاق مقسومة
لن تعجل شيئا قبل حله ولن تؤخر شيئا عن حله ولو كنت سألت الله ان يعيذك من عذاب
في النار او عذاب في القبر كان خيرا او افضل **قاله** لام حبيبة رضي الله عنها لما سمعها
تدعو وتقول اللهم متعني بزوجي رسول الله وبابي ابي سفيان وباخي معاوية مسلم مین عبد الله
بن مسعود رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تو نے خدا سے مانگا ٹھہری ہوئی عمرون اور گنے ہوئے دنون اور بانٹی ہوئی روزیون کو خدا ہرگز نہ جلدی
لاویگا کسی چیز کو اوسکے ٹھہرے ہوئے وقت سے پہلے اور نہ ہر کسی چیز کو اوسکے وقت معین سے تاخیر کریگا اور اگر تو خدا سے یہ بات مانگتی کہ مجکو
دوزخ کے عذاب سے یا قبر کے عذاب سے بچاوے تو بہتر اور افضل ہوتا یہ حضرت نے حضرت ام حبیبہ رض سے فرمایا جبکہ اونکو یون دعا کرتے سنا کہ الٰہی مجکو
برخوردار رکھ میرے خاوند کی طرف سے جو خدا کا رسول ہی اور باپ ابو سفیان کی طرف سے اور بھائی معاویہ کی طرف سے **ف** یعنی موت
اور زندگی اور رزق ہر ایک شخص کا خدا کے نزدیک خاص خاص مدت مین مقرر ہو چکا ہی وقت معین سے تقدیم یا تاخیر ممکن نہین تو اسکے دعا کرنے کی
کچھ حاجت نہین خود بخود ہوگا اگرچہ یہ سوال حرام نہین لیکن ایماندار کو بہتر ہی کہ آخرت کے عذاب سے پناہ مانگے جسکے واسطے خدا رسول کا حکم ہی
اور بندگی کی علامت ہی **ق** ابو هريرة قد عجب الله من صنيعكما بضيفكما الليلة يعني رجلا من الانصار وامرأته
بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا کو بہت بھلا معلوم ہوا اور نہایت راضی ہوا آج کی رات تمھارے کام سے جو تم
دونون نے اپنے مہمان سے کیا **ف** حضرت کے پاس ایک محتاج نہایت بھوکھا آیا حضرت نے فرمایا کہ کوئی اسکی مہمانی کرے ابو طلحہ انصاری
اوسکو اپنے گھر لیگئے جورو سے پوچھا کہ کچھ کھانا ہی اوسنے کہا کچھ نہین ہی مگر لڑکون کا کھانا رکھا ہی ابو طلحہ نے کہا کہ لڑکون کو بہلا کر سلا دو
اور حضرت کے مہمان کی توقیر کر سو لڑکون کو سلا کر مہمان کے آگے کھانا رکھا اور بی بی نے چراغ دیکھنے کے بہانے سے اوٹھکر چراغ کو گل کر دیا
تاکہ مہمان جانے کہ گھر والے بھی میرے ساتھ کھاتے ہین تنہا کھانے سے نہ شرماوے چنانچہ وہ مہمان خوب کھانا کھا کر آسودہ ہو گیا اور گھر والے

یا کوئی گھاس ہو جیسے بھنگ وغیرہ قلیل اور کثیر اسکا سب حرام ہی اور یہی مذہب ہی امام مالک اور امام شافعی اور امام احمد اور
امام محمد اور محدثین کا ہر چند امام اعظم کے نزدیک نجس حرام شراب وہی ہی جو شیرۂ انگور سے بنے اور جوش مارکے گاڑھی ہوکر جھاگ لاوے
اور چیزین اسکے سوا بدون نشے کے حرام نہین لیکن اکثر محتاط محققین کے نزدیک امام محمد کے قول پر فتوی ہی چنانچہ نہایہ اور زیلعی
او عینی اور فتاوی عالمگیری اور الدر المختار اور اشباہ و نظائر مین کو ہی چنانچہ مولانا عبد العلی لکھنوی نے تاڑی اور نان پاؤ کی حرمت پر جواب استفتاء
اسطلب کو خوب بیان کیا ہی اور پچاس ساٹھ علما حنفی اور شافعی نے اوسپر دستخط کیے ہین جو چھپ گیا اوسکو دیکھے **ق** ابن عباس كُلُّ
مُصَوِّرٍ فِي النَّارِ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عباس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہر ایک تصویر بنانے والا
دوزخ مین ہی **ف** یعنی جاندار کی صورت بنانا حرام ہی **ق** جابر كُلُّ مَعْرُوفٍ صَدَقَةٌ بخاری اور
مسلم مین جابر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہر ایک بھلی بات بھلا کام صدقہ ہی **ف** یعنی اومین خیرات کے برابر ثواب ہی

فصل اس فصل مین وہ حدیثین ہین جنکے سرے پر قد ہی **ق** أُمُّ هَانِئٍ بِنْتُ أَبِي طَالِبٍ قَدْ أَجَرْنَا مَنْ
أَجَرْتِ وَأَمَّنَّا مَنْ أَمَّنْتِ قَالَهُ لَهَا يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ بخاری اور مسلم مین ام ہانی رض ابو طالب کی بیٹی سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمنے پناہ دی جسکو تونے پناہ دی اور ہمنے امن دیا جسکو تونے امن دیا یہ حضرت نے ام ہانی سے فرمایا
جس دن مکہ فتح ہوا **ف** ام ہانی نے اپنے خاوند کے رشتہ دار کو پناہ دی تھی علی مرتضی نے اوسکے قتل کا ارادہ کیا ام ہانی نے
اپنے بھائی کا شکوہ حضرت سے عرض کیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی **ق** جابر قَدْ أَخَذْتُ جَمَلَكَ بِأَرْبَعَةِ دَنَانِيرَ
وَلَكَ ظَهْرُهُ إِلَى الْمَدِينَةِ قَالَهُ لَهُ بخاری اور مسلم مین جابر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمنے تیرا اونٹ
چار دینار کو لیا اور تجکو مدینے تک اوسکی سواری کی اجازت ہی یہ حضرت نے جابر رض سے فرمایا **ف** جابر رض سے روایت ہی کہ مین
سفر مین حضرت کے ساتھ تھا میرا اونٹ نہایت تھک گیا تھا مین سبکے پیچھے پڑا رہتا تھا ایکبار حضرت میرے پاس ہوکر نکلے سو میرے
اونٹ کو ایک کوڑا مارا پھر وہ اونٹ خوب تیز رفتار ہو گیا کہ کبھی ویسا تیز قدم نتھا پھر حضرت نے فرمایا کہ اس اونٹ کو ہمارے ہاتھ بیچ ڈال مینے
اوسکو بیچا لیکن مدینے تک کی سواری شرط کر لی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی پھر جب مدینے مین پہنچے تو مین حضرت کے پاس اوس اونٹ کو لیگیا
حضرت نے چار دینار اور پانچ چھٹے کے برابر سونا قیمت سے زیادہ دیا اور فرمایا کہ قیمت اور اونٹ دونون تجکو دیے **ف** جب چیز بیچی
تو بائع کو اوسمین کچھ شرط کر لینا درست نہین اور جابر نے جو سواری کی شرط کی تھی سو حقیقت مین شرط نتھی بلکہ حضرت کی طرف سے احسان
تھا سواری کی اجازت بطور عاریت تھی یا کہ یہ بات حضرت کو خاص تھی اور ظاہرا حضرت کو جابر سے احسان کرنا منظور تھا سو لینا ہی
غرض تھا **ق** عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو قَدْ أَفْلَحَ مَنْ أَسْلَمَ وَرُزِقَ كَفَافًا وَقَنَّعَهُ اللهُ بِمَا آتَاهُ مسلم مین عبد اللہ
بن عمرو رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ مراد کو پہنچا جو مسلمان ہوا اور اوسکو بقدر ضرورت روزی ملی اور خدا نے جتنا اوسکو دیا
اوسپر قناعت نصیب کی **ف** قناعت والے ایمان دار کو ہواسطے کامیاب فرمایا کہ ایمان کے سبب سے اوسکی آخرت سنوری اور قدر ضروری قوت
سے دنیا کی تکلیف بھی نہوئی تو گویا دونون جہان سے برخوردار ہوا اور اگر ایمان ہوا اور قناعت نہوئی تو ایمان کی خوبی اور لطف مطلق
ظاہر نہین ہوا طمع آدمی کو نظرون مین ذلیل اور حقیر کر دیتی ہی **شعر** ای قناعت توانگرم گردان ⁂ کہ ورای تو ہیچ نعمت نیست ⁂
لیکن اہل و عیال کی ضروریات کو طلب کرنا قناعت کے مخالف نہین بلکہ طمع زائد از حاجت چیز کی تلاش کا نام ہی **ح** ابن مسعود

حضرت کے روبرو ایک حاملہ عورت آئی اوسنے کہا یا حضرت مینے حرام کاری کا گناہ کیا مجکو سزا دیجیے اور حد ماریے حضرت نے اوسکے والی سے
فرمایا کہ اسکو اچھی طرح رکھ جب کہ یہ جنے تو میرے پاس اسکو لانا پھر جب اوسکے لڑکا پیدا ہوا تو وہ حضرت کے پاس اوسکو لایا حضرت نے اوسکے
کپڑے اوسکے بدن پر مضبوط بندھوائے تاکہ بدن کھل جاوے پھر وہ پتھروں سے ماری گئی حضرت نے اوسکے جنازے کی نماز پڑھی تو عمر فاروق
رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یا رسول اللہ آپ نے اوسکی نماز پڑھی حالانکہ اوسنے حرام کاری کی تھی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اوسکی حرام کاری
کسیکو یہ معلوم تھی اوسنے خود خوف خدا سے اقرار کیا اور خدا کے واسطے اپنی جان دی اوسکی توبہ ایسی خالص ہے کہ ستر گناہگاروں کی مغفرت
کے واسطے کفایت کرتی ہے اس حدیث سے معلوم ہوا اگر حرام سے حمل ہو تو جبدن بچہ پیدا ہوئے اوسپر حد مارنا چاہیے کہ معصوم بچہ ضائع نہو سبحان اللہ
حضرت کے وقت کی کیا برکت تھی کہ اگر کسی سے گناہ بھی ہوجاتا تھا تو عذاب آخرت کا اتنا اوسکو ڈر ہوتا تھا کہ اپنی جان دینا اوسکو آسان معلوم
ہوتا تھا ایمان اسکا نام ہے خ ابو هريرة لقد تحجرت واسعا قاله لاعرابي قال اللهم ارحمني
ومحمدا ولا ترحم معنا احدا بخاری مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ تونے تو تنگ کیا کشادہ رحمت الٰہی
کو حضرت نے اوس جنگلی آدمی سے فرمایا جسنے یون دعا مانگی کہ الٰہی مجھپر رحم کر اور محمد پر اور ہمارے ساتھ کسی اور پر رحم نکر ف یعنی رحمت
الٰہی مین بڑی وسعت ہے سارے جہان کے گنہگاروں کو کفایت کرتی ہے تو کیون تنگ حوصلہ ہوتا ہے ه انس لقد رایت اثني عشر
ملكا يبتدرونها ايهم يرفعها قاله لرجل جاء وقد حفزه النفس فقال الله اكبر الحمد لله
كثيرا طيبا مباركا فيه وقيل الرجل هو رفاعة بن رافع الانصاري مسلم مین انس سے روایت ہے کہ حضرت
نے فرمایا کہ البتہ مینے دیکھا بارہ فرشتون کو کہ اوسکی طرف جھپٹتے تھے کہ اون مین کون سا فرشتہ اوسکو اوٹھا لیجاوے یہ حضرت نے اوس مرد سے
فرمایا جو ہانپتا آیا پھر اوسنے کہا الله اكبر الحمد لله كثيرا طيبا مباركا فيه بعضون نے کہا کہ وہ مرد رفاعہ بن رافع الانصاری ہے ف
حضرت نماز مین تھے کہ رفاعہ انصاری جماعت کے واسطے دوڑتے ہوے آئے اور نماز مین یہ کلمات پڑھے حضرت نے بعد نماز کے پوچھا کہ یہ کلام کسنے
پڑھا اصحاب نے رفاعہ کی طرف اشارہ کیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ ذکر الٰہی کے واسطے فرشتے مقرر ہین کہ آسمان پر اوسکو اوٹھا
لیجاتے ہین ه ابو هريرة لقد رايت رجلا يتقلب في الجنة في شجرة قطعها من ظهر الطريق
كانت تؤذي الناس مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ مینے تو دیکھا ایک مرد کو کہ بہشت مین چلتا پھرتا
تھا بسبب ثواب اوس درخت کے جسکو اوسنے راہ سے کاٹ ڈالا تھا اوس درخت سے لوگون کو تکلیف تھی ف معلوم ہوا کہ خلق کی
راحت رسانی بہشت مین پونہچاتی ہے ه ابو هريرة لقد رايتني في الحجر وقريش تسئلني عن مسراي
فسالتني عن اشياء من بيت المقدس لم اثبتها فكربت كربة ما كربت مثلها قط فرفعه الله لي انظر اليه
ما يسئلوني عن شيء الا انبأتهم به وقد رايتني في جماعة من الانبياء فاذا موسى قائم يصلي
فاذا رجل جعد ضرب كانه من رجال شنوءة واذا عيسى بن مريم قائم يصلي اقرب الناس به شبها
عروة بن مسعود الثقفي واذا ابراهيم قائم يصلي اشبه الناس به صاحبكم يعني نفسه فحانت
الصلوة فاممتهم فلما فرغت من الصلوة قال قائل يا محمد هذا مالك صاحب النار فسلم
عليه فالتفت اليه فبداني بالسلام مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ مین تو حطیم مین تھا اور قریش

بعوض کے بیعت ہی حضرت کو وحی سے یہ حال معلوم ہوا حضرت ابو طلحہ اور اونکی بی بی پر یہ حدیث فرمائی سبحان اللہ حضرت کے اصحاب کیا
حضرت پر فدا اور کیا خالص ایمان والے تھے کہ محتاجی کی حالت میں اپنی جان پر اور محتاجون کو مقدم رکھتے تھے چنانچہ انہین کو حق تعالی نے
قرآن مین فرمایا ہی وَيُؤْثِرُونَ عَلَى أَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ یعنی پیغمبر کے اصحاب اپنی جانون پر غیرون کو
مقدم رکھتے ہین اگرچہ اونکو تنگی اور حاجت ہو بھلا ایسے کامل لوگون سے کیا ممکن ہی کہ اہل بیت کا حق چھین لیوین اور ناحق صدیق اکبر سے
بیعت کر لیوین حق تعالی بدگمانی سے پناہ مین رکھے خ ابو هريرة قَدْ كَانَ قَبْلَكُمْ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ رِجَالٌ يُكَلَّمُونَ
مِنْ غَيْرِ أَنْ يَكُونُوا أَنْبِيَاءَ فَإِنْ يَكُنْ فِي أُمَّتِي أَحَدٌ فَعُمَرُ بخاری مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا تم سے
پہلے بنی اسرائیل مین ایسے مرد ہوتے تھے جنسے کلام ہوتا تھا یعنی خدا کی طرف سے اونکے دل مین الہام ہوتا تھا یا فرشتے کلام کرتے تھے
حالانکہ وے پیغمبر نہوتے تھے سو ویسا مرد اگر میری امت مین کوئی ہوگا تو عمر فاروق ہوگا ف بیشک حضرت کی امت امتون
سے افضل ہی تو جب اگلی امتون مین صاحب الہام اور کلام لوگ ہوئے تو حضرت کی امت مین بطریق اولی ہوا چاہین اس حدیث سے بڑی فضیلت فاروق اعظم کی ثابت ہوئی

فصل

اس فصل مین وہ حدیثین ہین جنکے سر پر لفظ ہی ھ ابو هريرة لَقَدِ احْتَظَرْتِ بِحِظَارٍ شَدِيدٍ مِنَ النَّارِ
قَالَهُ لِامْرَأَةٍ قَالَتِ ادْعُ اللّٰهَ لِي فَلَقَدْ دَفَنْتُ ثَلَاثَةً مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ تو نے اپنے
گرد بڑا مضبوط سپر بنایا دوزخ کے بچاؤ کا یہ حضرت نے اوس عورت سے فرمایا جسنے کہا تھا کہ یا حضرت میرے واسطے دعا کیجیے سو البتہ مین تو تین لڑکے
گاڑ چکی ہون ف یعنی جسکے تین چھوٹے لڑکے مرے اور اوسنے اونکی آتش فراق مین صبر کیا وہ آتش دوزخ سے پناہ مین آ گیا عورت
یوں سمجھی تھی کہ بدقسمتی سے اوسکی اولاد مر گئی اسواسطے اوسنے حضرت سے دعا کو کہا سو حضرت نے اوسکی تسکین کر دی کہ تو رنج نکر اونکے سبب سے تو بلائے
عظیم سے بچیگی خ عمر لَقَدْ أُنْزِلَتْ عَلَيَّ اللَّيْلَةَ سُورَةٌ لَهِيَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ ثُمَّ قَرَأَ
إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِينًا بخاری مین عمر فاروق سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ آج کی رات مجھپر ایسی سورت اوتری کہ میرے
نزدیک تمام دنیا سے بہتر ہی پھر حضرت نے انا فتحنا کی سورت پڑھی ف جب حضرت نے حدیبیہ مین بظاہر دب کر صلح کی تو اکثر اصحاب کو قلق تھا
عمر فاروق کو سب سے زیادہ اسکا رنج تھا تو اسواسطے اوس سفر سے پلٹتے ہوئے رات کو حضرت نے عمر فاروق سے یہ حدیث فرمائی کہ فتح کی بشارت سنکر اونکا
غم دور ہو جاوے ق ابو هريرة لَقَدْ أَهْلَكْتُمْ أَوْ قَطَعْتُمْ ظَهْرَ الرَّجُلِ يَعْنِي الْمُطْرِيَ فِي الْمِدْحَةِ بخاری
اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ تمنے تو ہلاک کر ڈالا یا یون فرمایا کہ تمنے تو اوس مرد کی پیٹھ کاٹ ڈالی یہ اوس شخص سے
فرمایا جسنے دوسرے شخص کی بیحد تعریف کی ف حضرت نے ایک شخص کو سنا کہ دوسرے شخص کی تعریف اور توصیف بڑھ بڑھ کے
کرتا ہی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی مبالغہ کے ساتھ روبرو تعریف کرنا نہایت بد بات ہی کہ آدمی اپنی تعریف سنکر گھمنڈ مین آتا ہی اور آپکو بہتر
سمجھ کے تحصیل کمالات سے محروم رہتا ہی ھ عمران بن حصين لَقَدْ تَابَتْ تَوْبَةً لَوْ قُسِمَتْ بَيْنَ سَبْعِينَ مِنْ
أَهْلِ الْمَدِينَةِ لَوَسِعَتْهُمْ وَهَلْ وَجَدْتَ أَفْضَلَ مِنْ أَنْ جَادَتْ بِنَفْسِهَا لِلّٰهِ قَالَهُ لِلْجُهَنِيَّةِ
الَّتِي أَقَرَّتْ بِالْحَبَلِ مِنَ الزِّنَى مسلم مین عمران بن حصین سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ اوس عورت نے تو ایسی توبہ کی ہی
کہ اگر اوسکی توبہ مدینے والے ستر گنہگارون مین بانٹی جاوے تو مقرر اونکو بھی کفایت کرے اور بھلا اوسنے راہ خدا مین اپنی جان نثار کی
بھلا اسسے بھی کچھ افضل پایا یہ حضرت نے اوس عورت کے حق مین فرمایا جو جہنیہ کی قوم سے تھی جسنے حرام کاری کے حمل کا اقرار کیا تھا ف

نہایت عاجز ہوئے پھر حضرت کو پیغام دیا کہ اوس شرط سے ہم باز آئے مسلمانون کو اپنے پاس بلا لیجیے اور راہ زنی سے منع کیجیے
سو جیسا کہ حضرت نے فرمایا تھا ویسا ہی خدا نے مسلمانون کو سلامت بچایا **ھ** ثوبان لَقَدْ سَأَلَنِي هٰذَا عَنِ الَّذِي
سَأَلَنِي عَنْهُ وَمَا لِيَ عِلْمٌ بِشَيْءٍ مِّنْهُ حَتّٰى آتَانِيَ اللّٰهُ بِهٖ **قاله** حِينَ سَأَلَهُ حَبْرٌ مِّنْ أَحْبَارِ الْيَهُودِ
عَنْ أَوَّلِ طَعَامِ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَعَنِ الشَّبَهِ مسلم مین ثوبان سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مجھسے اسنے پوچھا جو کہ پوچھا اور
حالانکہ مجکو اوسکا کچھہ بھی علم نتھا یہان تک کہ خدا نے مجکو اوسکا علم دیا یہ حضرت نے اوس وقت فرمایا جبکہ علماے یہود سے ایک عالم نے حضرت سے
پوچھا کہ پہلا کھانا بہشتیون کا کون ہوگا اور کیا سبب ہے کہ لڑکا کبھی باپ سے مشابہ ہوتا ہی اور کبھی ما سے **ف** مصابیح مین روایت ہی
کہ جب حضرت مدینے مین آئے تو عبد اللہ بن سلام نے کہ یہود مین بڑے عالم تھے حضرت سے کہا کہ مین تین باتین پوچھتا ہون کہ انکو سواے پیغمبر کے کوئی نہین جانتا
بتلائیے تو کہ قیامت کی نشانیون سے پہلی نشانی کون ہی اور بہشتیون کو پہلا کھانا کون ملیگا اور کیا سبب ہی کہ لڑکا کبھی باپ کی صورت پر ہوتا ہی اور
کبھی ما کی صورت پر تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی پھر جواب دیا کہ قیامت کی اول نشانی آگ ہی جو لوگون کو پورب سے پچھم کی طرف ہانک لیجاویگی اور بہشتی لوگ اول
کھانا مچھلی کی کلیجی کا نکلا ہوا گوشت کھاوینگے اور اگر مرد کی منی نے سبقت کی تو لڑکا باپ کی صورت پر ہوتا ہی اور اگر عورت کی منی نے سبقت کی تو ما کی صورت پر
ہوتا ہی پھر عبد اللہ بن سلام نے کہا کہ مین گواہی دیتا ہون کہ سواے خدا کے کوئی معبود برحق نہین اور آپ خدا کے سچے رسول ہین **خ** أَبُو هُرَيْرَةَ
لَقَدْ ظَنَنْتُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ أَنْ لَا يَسْأَلَنِي عَنْ هٰذَا الْحَدِيثِ أَحَدٌ أَوَّلُ مِنْكَ لِمَا رَأَيْتُ مِنْ حِرْصِكَ عَلَى
الْحَدِيثِ أَسْعَدُ النَّاسِ بِشَفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مَنْ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ خَالِصًا مِّنْ قِبَلِ نَفْسِهٖ بخاری مین
ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ مین جان چکا تھا ای ابوہریرہ کہ مجھسے اس بات کو تجھسے پہلے کوئی نہ پوچھیگا اس واسطے کہ مین
دیکھہ چکا تیری حرص کو بات کے دریافت کرنے پر بڑا اسعادتمند لوگونمین میری شفاعت کے واسطے قیامت کے دن وہ شخص ہوگا جسنے لا الہ الا اللہ
کو اپنے دل سے خالص ہو کر کہا **ف** ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ مینے حضرت سے پوچھا کہ یا حضرت بڑا اسعادتمند آپ کی شفاعت کا قیامت کے
دن کون ہی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ابوہریرہ حضرت کی حدیث کے بڑے شوقین اور نہایت کھوجی تھے اسی سبب سے
ہزارون حدیث کی اونسے روایت ہی سب احادیث شفاعت کی اگر غور کیجیے تو معلوم ہوتا ہی کہ حضرت کی سفارش چھہ طرح ہوگی اول
شفاعت تو حشر کے وقت ہوگی یعنی جبکہ لوگ قبرون سے اوٹھینگے حساب کے پہلے میدان مین کھڑے کھڑے گرمی کی شدت سے گھبرائینگے
اور سب پیغمبر جواب دینگے تو اوس وقت حضرت بخشاوینگے اور حساب کتاب کرا کے اوس مصیبت سے نجات دلائینگے اسکا نام شفاعت
کبری ہی یہ شفاعت حضرت کیو مخصوص ہی دوسرے کا اسمین دخل نہین دوسری شفاعت اوس وقت ہوگی کہ کچھہ لوگ جہنم کی طرف روانہ کیے جاوینگے اور حضرت اونکی
شفاعت کر کے راہ سے پھروا وینگے اور تیسری شفاعت سے لوگ جہنم کے کنارے تک پہونچ کر نجات پاوینگے اور چوتھی شفاعت سے جو لوگ کہ دوزخ مین پڑ چکے ہین نکالے
جاوینگے جنکے بدن سواے سجدہ گاہ کے جل بھن گئے اور پانچوین شفاعت سے بہشتی لوگون کے اور زیادہ تر درجے بلند ہونگے اور چھٹی شفاعت سے اون کافرون کو جنھون نے
حضرت سے احسان کیا تھا کچھہ عذاب مین تخفیف ہوگی واللہ اعلم **خ** عَائِشَةُ لَقَدْ عُذْتِ بِعَظِيمٍ الْحَقِي بِأَهْلِكِ **قَالَهُ**
لِابْنَةِ الْجَوْنِ وَاسْمُهَا أَسْمَاءُ بِنْتُ النُّعْمَانِ بْنِ أَبِي الْجَوْنِ بْنِ الْحَارِثِ بخاری مین حضرت عائشہ رضہ سے روایت
ہی کہ حضرت نے فرمایا البتہ تو نے بڑے مالک کی پناہ مانگی جا اپنے لوگون مین مل یہ حضرت نے جون کی بیٹی سے کہا اور اوسکا نام اسما تھا
نعمان بن ابی الجون بن حارث کی بیٹی **ف** حضرت نے جب اسما بنت نعمان سے نکاح کیا حضرت کی بعضی بیبیون کو رشک ہوا اوس سے

محبت شب معراج کا حال پوچھتے تھے سو قریش نے بیت المقدس کی وے چیزین اور نشانیان پوچھین جو مجھکو خوب یاد نتھین پس مجھکو رنج ہوا کہ ویسا رنج کبھی نہوا تھا سو خدا نے اوس مکان کی صورت اوٹھا کر میرے سامنے کر دی کہ مین اوسکو دیکھتا جاتا تھا جو نشانی مجھسے وے پوچھتے تھے مین اونکو بتلاتا تھا اور مین نے اپکو دیکھا اور شب معراج مین مین نے اپنے تئین پیغمبرون کے گروہ مین دیکھا سو موسی کو کھڑا نماز پڑھتا تھا سو وہ تو ایک مرد تھا گھنگر الے بال والا دبلا ایسا تھا جیسے قوم شنواہ کے لوگ اور ناگاہ عیسی بن مریم کو دیکھا کہ کھڑا نماز پڑھتا ہی اوس سے زیادہ تر مشابہت مین قریب تر عروہ بن مسعود ثقفی ہی اور ناگاہ ابراہیم کو دیکھا کہ کھڑا نماز پڑھتا ہی سب لوگون مین سے زیادہ تر اوسکے ساتھ مشابہ تمہارا صاحب ہی صاحب سے اپنی ذات مراد رکھی پھر نماز کا وقت آیا تو مین نے اون پیغمبرون کی امامت کی پھر مین جب نماز سے فارغ ہوا کسی کہنے والے نے کہا اے محمد یہ مالک ہی دوزخ کا داروغہ سو تو اوسکو سلام کر تو مین اوسکی طرف متوجہ ہوا سو اوسی نے مجھکو پہلے سلام کیا **ف** جس رات حضرت کو معراج ہوئی اوسکی صبح کو حضرت نے اسکا حال کعبے مین حطیم کے اندر لوگون سے بیان کیا کفار قریش کو نہایت تعجب ہوا اکثر قریش بیت المقدس کو دیکھ آئے تھے اون لوگون نے وہان کی نشانیان حضرت سے پوچھین جو حضرت کو یاد نتھین خدا نے اوسکی صورت سامنے کر دی سو حضرت نے ٹھیک ٹھیک ہان کے پتے بتلائے کافر شرمندہ ہو کر رہگئے معراج کے قصے مین روایت ہی کہ حضرت نے جبرئیل سے کہا کہ اگر مین معراج کا قصہ کسی سے کہون تو کون مجھکو سچا جانیگا جبرئیل نے کہا ابی بکر صدیق تیری تصدیق کریگا جب کافرون نے حضرت سے معراج کا حال سنا تو دوڑے ابی بکر صدیق کے واسطے سے کہا ابی بکر صدیق نے کہا کہ کچھ تعجب نہین کہ جو خدا کہ ایک دم مین جبرئیل کو عرش سے زمین پر بھیجتا ہی وہ قادر ہی کہ اسی طرح حضرت کو بھی زمین سے آسمان پر لیجاوے اوسی دن سے ابی بکر کا صدیق لقب ہوگیا شنواہ یمن مین ایک قوم کا نام ہی اوسکے لوگ گھنگر الے بال والے اور دبلے ہوتے ہین اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عالم ارواح مین پیغمبر لوگ نماز پڑھتے ہین ہر چند اوس عالم مین عبادت فرض نہین **ق** اَلْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ وَمَرْوَانُ بْنُ الْحَكَمِ لَقَدْ رَاٰی هٰذَا ذُعْرًا یَعْنِیْ اَحَدُ الرَّجُلَیْنِ الَّذِیْنِ رَجَعَا بِاَبِیْ بَصِیْرٍ مِّنَ الْمَدِیْنَةِ بخاری اور مسلم مین مسور بن مخرمہ اور مروان بن حکم سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر اس شخص نے خوف دیکھا اون دو مردون مین سے ایک مرد مراد ہی جو ابی بصیر کو مدینے سے پلٹا لیگئے تھے **ف** حدیبیہ کے سال حضرت سے اور کفار قریش سے چند شرطون پر عہد ہوا تھا اونمین سے ایک یہ بھی شرط تھی کہ اگر قریش سے کوئی مسلمان ہو کر حضرت پاس آوے تو حضرت اوسکو پکڑ دیوین اور اگر حضرت کا کوئی مسلمان قریش پاس بھاگ جاوے تو قریش اوسکو نہ دیوین حضرت نے اس شرط کو مانا تھا عمر فاروق رضہ کو اسکا نہایت رنج تھا حضرت نے فرمایا کہ جو اونمین سے مسلمان ہو کر آویگا خدا اوسکے بچاؤ کی کوئی راہ نکالیگا اور جو کوئی ہمارے پاس سے کافرون مین ملیگا خوب ہوا کہ خدا نے اوس ناپاک کو دفع کیا جب حضرت مدینے تشریف لائے تو قوم قریش سے ابی بصیر مسلمان ہو کر حضرت پاس مدینے مین آئے قریش نے دو آدمی حضرت پاس بھیجے حضرت نے بموجب عہد کے ابی بصیر کو اونکے ساتھ کر دیا جب مدینے سے چھ کوس پر پہونچے تو ناشتے کا ارادہ کیا ابی بصیر نے ایک آدمی سے کہا کہ تیری تلوار نہایت عمدہ معلوم ہوتی ہی اوسنے کہا ہان بہت عمدہ ہی ابی بصیر نے دیکھنے کے بہانے سے تلوار مانگکر اوسکو مار ڈالا دوسرا آدمی بھاگ کر کانپتا ہوا حضرت پاس آیا جب حضرت نے اوسکو دیکھکر حیرت فرمائی پھر حضرت نے اوس سے حال پوچھا اوسنے بیان کیا بعد اوسکے ابی بصیر آئے حضرت نے فرمایا کہ ابی بصیر لڑائی کی آگ بھڑکانے والا ہی ابی بصیر نے جانا کہ حضرت مجھکو پھر دوا کر دینگے تو مدینے سے نکل کر سمندر کے کنارے پر جا ٹھہرے پھر جو شخص کہ کفار قریش سے مسلمان ہو کر آتا تھا وہ ابی بصیر کے پاس رہتا تھا جب مسلمانون کی بہت بھیڑ ہوگئی تو کفار قریش کے قافلے جو ملک شام سے آتے جاتے تھے اونکو وے مارنا شروع کیے قریش

بن عبد کلال فلم یجبنی الی ما اردت فانطلقت وانا مهموم علی وجهی فلم استفق الا
وانا بقرن الثعالب فرفعت راسی فاذا انا بسحابة قد اظلتنی فنظرت فاذا فیها جبرئیل
فنادانی فقال ان الله قد سمع قول قومک لک وما ردوا علیک وقد بعث الیک ملک الجبال
لتامره بما شئت فیهم فنادانی ملک الجبال فسلم علی ثم قال یا محمد ان الله قد سمع قول
قومک وانا ملک الجبال وقد بعثنی الیک ربک لتامرنی بامرک فیما شئت ان شئت
ان اطبق علیهم الاخشبین فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم بل ارجو ان یخرج الله
من اصلابهم من یعبد الله وحده لا یشرک به شیئا **قاله** لها حین قالت هل اتی علیک
یوم کان اشد من یوم احد بخاری میں حضرت عایشہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر میں نے تیری قوم سے یعنی
قریش سے تکلیف پائی اور نہایت سخت تکلیف میں نے اونسے اوس دن پائی جب پہاڑ کی گھاٹی میں انصاریوں نے مجھسے بیعت کی
جس دم کہ میں نے آپکو ابن عبد یالیل بن عبد کلال کے سامنے کیا سو میں نے جو چاہا اوسنے میرا کہنا نمانا یعنی اسلام قبول نکیا سو میں رنجیدہ
ہوکر اپنی راہ لی تو میں ہوش میں نہ آیا مگر اوس مکان میں پھر جو اس رستے میں ہے جسکا نام قرن الثعالب ہے سو میں نے اپنا سر اوٹھایا تو
ناگاہ میں نے بدلی دیکھی کہ اوسنے مجھپر سایہ کرلیا سو میں نے دیکھا تو اوسمیں جبریل ہیں سو اوسنے مجھکو پکارا اور کہا کہ البتہ خدا نے سنا تیری
قوم کا قول جو تیرے حق میں کہا اور جو تیری بات کو رد کیا اور البتہ خدا نے تیرے پاس پہاڑوں کا داروغہ فرشتہ بھیجا تاکہ تو اوس
فرشتے سے حکم کرے جو تیرا اون کافروں کے حق میں جی چاہے پھر مجھکو پہاڑوں کے داروغہ فرشتے نے پکارا سو مجھکو سلام کیا پھر کہا اے محمد
مقرر خدا نے سنا جو تیری قوم نے تیرے حق میں کہا اور میں فرشتہ ہوں پہاڑوں کا داروغہ اور مجھکو خدا نے تیرے پاس بھیجا ہے تاکہ تو مجھے حکم کرے
جو تیرا جی چاہے اگر تو چاہے تو کافروں پر دبادوں اون دونوں پہاڑوں کو جنکے درمیان مکہ ہے تو حضرت نے فرمایا کہ نہیں بلکہ میں امیدوار ہوں
کہ خدا ان کافروں کی پیٹھ سے وہ اولاد نکالے جو صرف خدا کی عبادت کریں اور اوسکے ساتھ کسی چیز کا ساجھا نلگاویں حضرت نے
حضرت عایشہؓ سے کہا جب حضرت عایشہؓ نے پوچھا کہ یا حضرت بھلا آپ پر جنگ احد کے دن سے بھی کوئی دن سخت تر گذرا **ف** جب
ابوطالب اور حضرت خدیجہؓ کا انتقال ہوا تو ظاہر میں حضرت کا کوئی غمخوار اور حمایتی نرہا کفار قریش نے حضرت کی تکلیف رسانی پر
زیادہ تر کمر باندھی تو حضرت طائف میں تشریف لیگئے جو مکے سے دو منزل ہے وہاں کے رئیسوں سے یعنی ابن عبد یالیل اور مسعود اور
حبیب سے مدد چاہی اور اونکو اسلام کی دعوت کی اون کمبختوں نے کچھ حضرت کی بات نہ سنی بلکہ لڑکوں اور شہدوں کو ہشکار دیا اونھوں
نے بہت بے ادبی حضرت سے کی گالیاں دیں اور پتھروں سے حضرت کی ایڑیاں زخمی کر ڈالیں پھر حضرت غمگین وہاں سے پھرے جب قرن الثعالب میں
پہنچے وہاں ٹھہرے اور یوں دعا کی کہ الٰہی میں اپنی ضعیفی اور عاجزی اور اپنی ناچاری اور لوگوں کے نزدیک اپنی بے قدری تیرے آگے کہتا
ہوں تب جبرئیل اور پہاڑوں کا داروغہ فرشتہ حاضر ہوا لیکن حضرت نے اون کافروں کی ہلاکی نچاہی بجان لپسند کیا بیقیاس حضرت میں صبر تھا
کہ باوجود ایسی ایسی تکلیفات کے اپنا کرم نچھوڑا الرسول خیر خواہ دشمنان کا عقدہ حضرت سے حل ہوا جو حضرت کا ایسا صبر اور کرم دریافت
کرے سو ما ارسلناک الا رحمة للعالمین کا مطلب بخوبی بوجھے اللهم صل وسلم علی سیدنا محمد سید
الصابرین وامام الکاظمین **هر** ابن مسعود لقد هممت ان امر رجلا یصلی بالناس ثم احرق

یون کہا کہ تجکو غیرت اور شرم نہین آئی کہ تونے ایسے شخص سے نکاح کیا جسنے تیرے باپ اور بھائی کو مارا اور بعضی روایت مین یون
ہی کہ کسی بی بی نے اوسکو یون سکھلایا کہ جب حضرت تیرے پاس آوین تو یون کہنا کہ مین خدا کی پناہ چاہتی ہون تمسے تو حضرت تجکو بہت پیار
کرینگے پھر جب حضرت اوسکے پاس تشریف لائے اوسنے اسی طرح خدا کی پناہ مانگی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور فرمایا کہ تو اپنے گھر جا یہ
اشارہ کیا طلاق کا **ف** جُوَیْرِیَةُ بِنْتُ الْحَارِثِ لَقَدْ قُلْتُ بَعْدَكِ اَرْبَعَ كَلِمَاتٍ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ لَوْ وُزِنَتْ
بِمَا قُلْتِ مُنْذُ الْيَوْمِ لَوَزَنَتْهُنَّ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ عَدَدَ خَلْقِهٖ وَرِضٰى نَفْسِهٖ وَزِنَةَ عَرْشِهٖ
وَمِدَادَ كَلِمَاتِهٖ مسلم مین جویریہ بنت الحارث سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر مینے تیرے بعد چار بول تین بار کہے اگر اونکو
تولیے تیرے کہے کے ساتھ تو وہی اونسے بھاری پڑین وے چار بول یے ہین سبحان اللہ وبحمدہ عدد خلقہ ورضی نفسہ وزنۃ عرشہ ومداد
کلماتہ یعنی مین خدا کی پاکی بولتا ہون خوبیون کے ساتھ اوسکی مخلوقات کے شمار کے برابر اور بقدر اوسکی رضامندی اور خوشی کے اور اوسکے
عرش کی تول کے برابر اور اوسکے کلمات کی سیاہی کے برابر **ف** حضرت جویریہ کے پاس سے حضرت صبح کے وقت تشریف لیگئے
اور وے بیٹھی ہوئی اپنی جانماز پر ذکر الٰہی کرتی تھین پھر حضرت گھر مین دن چڑھے تشریف لائے اونکو جانماز پر بیٹھا ذکر مین مشغول پایا پوچھا
کہ کیا اب تک اوسی طرح ذکر کر رہی ہو اونھون نے کہا کہ ہان تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی **ف** یعنی مینے تیرے پاس سے جانے کے بعد
چار لفظین تین بار کہین جنکا ثواب اس تمام تیرے وظیفے سے زیادہ ہی اس حدیث مین اس ذکر کی فضیلت فرمائی کہ پڑھنے مین ہلکی اور
ثواب مین بھاری **ح** خَبَّابُ بْنُ الْاَرَتِّ لَقَدْ كَانَ مَنْ قَبْلَكُمْ لَيُمْشَطُ بِمِشَاطِ الْحَدِيْدِ مَا دُوْنَ عِظَامِهٖ
مِنْ لَحْمٍ اَوْ عَصَبٍ مَا يَصْرِفُهٗ ذٰلِكَ عَنْ دِيْنِهٖ وَيُوْضَعُ الْمِنْشَارُ عَلٰى مَفْرِقِ رَأْسِهٖ فَيُشَقُّ بِاثْنَتَيْنِ
مَا يَصْرِفُهٗ ذٰلِكَ عَنْ دِيْنِهٖ وَلَيُتِمَّنَّ اللّٰهُ هٰذَا الْاَمْرَ حَتّٰى يَسِيْرَ الرَّاكِبُ مِنْ صَنْعَاءَ اِلٰى حَضْرَمَوْتَ
مَا يَخَافُ اِلَّا اللّٰهَ وَالذِّئْبَ عَلٰى غَنَمِهٖ وَلٰكِنَّكُمْ تَسْتَعْجِلُوْنَ. بخاری مین خباب بن ارت رض سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ البتہ تمسے آگے وے لوگ تھے کہ اونکے گوشت ہڈی یا پٹھے تک لوہے کی کنگھی سے نوچے جاتے تھے ایسی سختی بھی اوسکو اپنے دین سے
نہ پھیرتی تھی اور اوسکے سر پر آرہ رکھا جاتا تھا سو اوسکا بدن چیر کے دو ٹکڑے کر دیا جاتا تھا ایسی مصیبت بھی اوسکو اپنے دین سے
نہ پھیرتی تھی اور مقرر خدا اپنے اس دین کو پورا اور کامل کریگا یہان تک سوار چلیگا شہر صنعا سے حضر موت کے شہر تک سوا خدا کے کسی
سے نہ ڈریگا اور نہ خوف کریگا اپنی بکری پر مگر بھیڑیے سے ولیکن تم تو جلدی کرتے ہو **ف** خباب سے روایت ہی کہ ہمنے مکے مین
مشرکین سے بہت تکلیف پائی حضرت سے ہمنے یہ حال بیان کیا اور حضرت کعبے کے سایے مین چادر کو تکیہ دیے بیٹھے تھے ہمنے کہا کہ آپ ہمارے
واسطے دعا نہین کرتے کہ خدا اس کفار کے غلبے سے نجات دے حضرت اوٹھ بیٹھے اور چہرہ مبارک سرخ ہوگیا یعنی ہماری بے صبری سے غصہ آیا
پھر یہ حدیث فرمائی یعنی کیون بے صبری اور جلدی کرتے ہو تمسے اگلے دینداروں پر تو ایسی ایسی مصیبتین گذرین کہ اونکے گوشت نوچے گئے
اور چیر ڈالے گئے تم پر تو ایسی سختی کبھی نہین ہوئی باقی دین کا غلبہ سو خدا اپنے موافق وعدے کے کریگا ملک مین ایسا امن ہوگا دور تک اکیلا
سوار بیخوف چلا جاویگا یا خدا کا خوف ہوگا یا بکری پر بھیڑیے کا چنانچہ یہ وعدہ فاروق اعظم کی خلافت مین پورا ہوا اس حدیث
مین ارشاد ہی کہ دیندار کو لازم ہی کہ تکلیف اور مشقت سے نہ گھبراوے صبر کرے دین پر مضبوط بنا رہے آخر اوسکو مخلصی ہوگی **ح** عَائِشَةُ
لَقَدْ لَقِيْتُ مِنْ قَوْمِكِ وَكَانَ اَشَدَّ مَا لَقِيْتُ مِنْهُمْ يَوْمَ الْعَقَبَةِ اِذْ عَرَضْتُ نَفْسِيْ عَلَى ابْنِ عَبْدِ يَالِيْلَ

وہب رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مینے ارادہ کیا کہ دودھ پلانے والی عورت کی صحبت سے منع کرون یہان تک کہ مجکو یاد آیا کہ روم اور
ایران کے لوگ ایسا کرتے ہین سو اونکی اولاد کو کچھ ضرر نہین کرتا ہی ف عرب لوگ دودھ پلانے والی عورت سے صحبت کرنا بد جانتے تھے اور اولاد کو بھی
بخیال ضرر لڑکے کے منع کرتے ہین اسیواسطے حضرت نے بھی منع کرنے کا ارادہ کیا تھا پھر جب دیکھا کہ ایران اور روم مین معمول ہی اور اولاد کو کچھ ضرر
نہین ہوتا تو تجربے سے معلوم ہوا کہ یہ بات واجب الاستناع نہین صرف ایک ضعیف احتمال پر کیون جوان مرد تکلیف اوٹھاوین مبادا کہ حرام کاری مین گرفتار ہو

اَلْبَابُ السَّابِعُ

ساتوین باب مین چند فصلین ہین اور کئی طرح کی حدیثین ہین اول قسم مین وے حدیثین ہین جنکے سرے پر الف لام ہی خ سُلَیْمَانُ
بْنُ صُرَدٍ اَلْاٰنَ نَغْزُوْهُمْ وَلَا یَغْزُوْنَنَا نَحْنُ نَسِیْرُ اِلَیْهِمْ قَالَہٗ حِیْنَ اُجْلِیَ الْاَحْزَابُ عَنْہُ
بخاری مین سلیمان بن صرد رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا اب تو ہمین اونسے لڑینگے اور وے ہمسے نلڑینگے ہمین اونپر چڑھ جاوینگے یہ حضرت نے
اوس وقت فرمایا جب کفار کے گروہونکو ہٹایا ف جنگ خندق اور جنگ احزاب کا قصہ تیسرے باب مین گذرا چنانچہ اسی طرح ہوا کہ
پھر کفار کو بعد جنگ خندق کے حضرت سے حوصلہ لڑائی کا نرہا پھر حضرت ہی آٹھوین سال مکے پر چڑھ گئے اور اوسکو فتح کیا ق عَایِشَۃُ
اَلْاَرْوَاحُ جُنُوْدٌ مُجَنَّدَۃٌ فَمَا تَعَارَفَ مِنْهَا ائْتَلَفَ وَمَا تَنَاكَرَ مِنْهَا اخْتَلَفَ بخاری اور مسلم مین حضرت
عایشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ روحون کے لشکر ہین جھنڈ کے جھنڈ سو جو اون مین سے ازل مین آشنا اور واقف تھا وہ اس
عالم مین ملا اور الفت الٰہی ہوا اور جو اونمین سے وہان ناآشنا اور بے پہچان تھا وہ یہان بھی جدا اور دھتکارا ف یعنی روز ازل
مین خدا نے روحون کو قسم قسم کا پیدا کیا اور طرح طرح کی اونمین استعدادین رکھین جن روحون مین اوس عالم مین مناسبت تھی
وے اس عالم مین باہم شیر و شکر ہو گئے اور جو وہان بے میل تھے وے یہان بھی پھوٹے چھٹکے رہے کبوتر با کبوتر زاغ با زاغ اور یہی سبب ہی
کہ ولی سے شیطان اور شیطان سے ولی پیدا ہوتا ہی شعر حسن ز بصره بلال از حبش صہیب از روم ز خاک مکہ ابو جہل این چہ بوالعجبی ست
ہ اَبُوْ مُوْسٰی وَاُبَیُّ بْنُ کَعْبٍ اَلْاِسْتِیْذَانُ ثَلٰثٌ فَاِنْ اُذِنَ لَکَ وَاِلَّا فَارْجِعْ مسلم مین ابو موسی اور ابی بن
کعب رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ گھر والے سے اجازت مانگنا تین بار چاہیے سو اگر تجکو اجازت ملے تو گھر مین جا اور نہین تو پلٹ جا ف جب کسیکے
مکان مین جانیکا ارادہ کرے تو السلام علیکم کرکے تین بار اجازت مانگے اگر اجازت ہو تو اوس مکان مین جاوے اور نہین تو پلٹ آوے
اجازت مانگنے کا فائدہ یہ ہی کہ آدمی اپنے گھر مین ننگا کھلا بے تکلف ہوتا ہی تو بے اطلاع گھس جانے سے شرماویگا ہ جَابِرٌ اَلْاِسْتِجْمَارُ
تَوٌّ وَرَمْیُ الْجِمَارِ تَوٌّ وَالسَّعْیُ بَیْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَۃِ تَوٌّ وَالطَّوَافُ تَوٌّ وَاِذَا اسْتَجْمَرَ اَحَدُکُمْ فَلْیَسْتَجْمِرْ
بِتَوٍّ مسلم مین جابر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ڈھیلے لینا استنجے کے واسطے طاق چاہیے یعنی تین ہون یا زیادہ اور کنکریان
مارنا طاق ہی یعنی حج مین اور دوڑنا صفا اور مروہ کے درمیان طاق ہی اور طواف یعنی کعبے کے گرد گھومنا طاق ہی یعنی سات بار اور جب
کوئی تم مین سے استنجے کے واسطے ڈھیلے لیوے تو طاق ڈھیلے لیوے یعنی تین یا پانچ یا سات ف ڈھیلے لینے کو دو بار فرمایا کمال تاکید کے
واسطے کہ بدون طہارت کے کوئی عبادت درست نہین صفا اور مروہ مکے مین دو پہاڑ کا نام ہی ق عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اَلْاِسْلَامُ
اَنْ تَشْهَدَ اَنْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ وَتُقِیْمَ الصَّلٰوۃَ وَتُؤْتِیَ الزَّکٰوۃَ وَتَصُوْمَ
رَمَضَانَ وَتَحُجَّ الْبَیْتَ اِنِ اسْتَطَعْتَ اِلَیْهِ سَبِیْلًا قَالَہٗ لِجِبْرَئِیْلَ حِیْنَ جَاءَہٗ عَلٰی صُوْرَۃِ

علیٰ رِجالٍ یَّتَخَلَّفُوْنَ عَنِ الْجُمُعَةِ بُیُوْتَهُمْ مسلم مین عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا البتہ مینے ارادہ کیا کہ
حکم کرون کسی مرد کو کہ لوگون کو جماعت کی نماز پڑھاوے پھر مین اون مردون کے گھر جلادون جو جمعے کی نماز مین نہین آتے **ف** اس حدیث سے
بکمال تاکید نماز جمعے کا فرض ہونا ثابت ہوا اسی واسطے فقہ مین لکھا ہی کہ جو تین بار جمعے کی نماز ترک کرے اوسکی عدالت ساقط ہی گواہی کے
لائق نہین اور معلوم ہوا کہ امام کو جائز ہی کہ اپنا کسیکو خلیفہ کرے نماز کی امامت مین اور خود کسی اور ضروری کام مین مشغول ہو اور معلوم
ہوا کہ جمعہ فرض عین ہی کہ ہر شخص پر فرض ہی فرض بالکفایہ نہین کہ بعضون کے پڑھنے سے نہ پڑھنے والون کا گناہ دور ہو اور معلوم ہوا کہ
تعزیر مین مال کا تلف کرنا بھی درست ہی **خ** عَائِشَةُ لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اُرْسِلَ اِلٰی اَبِیْ بَكْرٍ وَّابْنِهٖ وَاَعْهَدَ
اَنْ یَّقُوْلَ الْقَائِلُوْنَ اَوْ یَتَمَنَّی الْمُتَمَنُّوْنَ ثُمَّ قُلْتُ یَاْبَی اللّٰهُ وَیَدْفَعُ الْمُؤْمِنُوْنَ اَوْ یَدْفَعُ اللّٰهُ
وَیَاْبَی الْمُؤْمِنُوْنَ بخاری مین حضرت عایشہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ البتہ مینے ارادہ کیا کہ مین کسیکو ابی بکر اور اوسکے
بیٹے عبد الرحمن پاس بھیجون اور اوسکو اپنا خلیفہ اور ولی عہد کرون مبادا کہ کہنے والے کوئی اور بات کہین یا آرزو کرنے والے خلافت
کی آرزو کرین پھر مینے کہا کہ ابی بکر کے سوا خدا کسیکی خلافت نمانیگا اور مومنین بھی دفع کرینگے یا کہ یون فرمایا کہ دفع کریگا خدا اور نمانینگے
مومنین **ف** اور مسلم مین حضرت عایشہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے مرض الموت مین مجھسے فرمایا کہ بلالا میرے پاس اپنے باپ اور بھائی کو
تا کہ مین اوسکو اپنی خلافت لکھدون مین ڈرتا ہون کہ کوئی آرزو کرنے والا آرزو کرے اور کہنے والا کہے کہ مین لائق تر ہون خلافت کا مگر خدا
اور مومنین نمانینگے سوائے ابی بکر کے دوسرے کی خلافت کو ان دونون حدیثون سے صاف معلوم ہوا کہ حضرت کو صدیق اکبر کی خلافت بدل منظور
تھی اور چاہا کہ اپنے روبرو اونکو خلیفہ بنا دین اور خلافت نامہ اونکو لکھدین لیکن تقدیر اور اجماع پر کفایت کی یعنی حضرت کو معلوم تھا
کہ سوائے ابی بکر کے کسیکی خلافت خدا کو منظور نہین اور اجماع بھی سوائے صدیق کے کسی پر نہ واقع ہوگا تو اس سبب سے اونکو اپنا ولیعہد کرنا حضرت
نے ضرور نجانا اس حدیث سے نہایت بڑی فضیلت صدیق اکبر کی اور خلافت کی حقیت ثابت ہوئی اور یہ حدیث معجزہ ہی کہ آیندہ کی خبر
جیسی دی تھی ویسی ہوئی **ه** اَبُو الدَّرْدَاءِ لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اَلْعَنَهٗ لَعْنًا یَّدْخُلُ مَعَهٗ قَبْرَهٗ كَیْفَ یُوَرِّثُهٗ
وَهُوَ لَا یَحِلُّ لَهٗ كَیْفَ یَسْتَخْدِمُهٗ وَهُوَ لَا یَحِلُّ لَهٗ مسلم مین ابو درداؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ البتہ مینے ارادہ کیا
کہ پیٹ پھولی لونڈی سے صحبت کرنے والے پر ایسی لعنت کرون کہ اوسکے ساتھ اوسکی قبر مین گھس جاوے کیونکر اوس لڑکے کو اپنا وارث کریگا
اور حالانکہ وہ اوسکو حلال نہین کیونکر اوس لڑکے کو اپنا خدمتگار بناویگا حالانکہ وہ اوسکو حلال نہین **ف** اس حدیث کا سبب یہ ہی
کہ لوٹ مین ایک لونڈی آئی تھی اوسکا پیٹ پھولا تھا حضرتؐ نے پوچھا کہ یہ کسکی لونڈی ہی لوگون نے کہا کہ فلانے شخص کی ہی حضرتؐ نے پوچھا کہ اسکا
مالک اس سے صحبت بھی کرتا ہی لوگون نے کہا کہ ہان تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی اسکا تو پیٹ پھولا ہی اور لڑکا پیدا ہوا سو اگر مالک نے
اوسکو اپنا بیٹا بنایا اور شاید وہ اوسکے اول خاوند کا حمل ہو تو اوسنے کافر کے بیٹے کو اپنا وارث ٹھہرایا اور حالانکہ کافر اور مسلمان مین
وراثت نہین اور اگر مالک نے اوسکو اپنا بیٹا نکہا اور شاید یہ نطفہ مالک ہی کا ہو تو اوسکو غلام بنانا اور اوس سے غلام کی طرح خدمت لینا
کیونکر درست ہوگا خلاصہ یہ ہی کہ نسب کا خلط کرنا درست نہین اسی واسطے اجنبی عورت سے خواہ لونڈی ہو خواہ طلاقی بدون حیض آنے کے
یا بے لڑکا پیدا ہوئے صحبت کرنا نہین درست تا کہ نطفے مین شبہہ پڑے **ه** جُدَامَةُ بِنْتُ وَهْبٍ لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اَنْهٰی
عَنِ الْغِیْلَةِ حَتّٰی ذَكَرْتُ اَنَّ الرُّوْمَ وَفَارِسَ یَصْنَعُوْنَ ذٰلِكَ فَلَا یَضُرُّ اَوْلَادَهُمْ مسلم مین جدامہ بنت

حکم کے سارے عالم کا انتظام کرتے ہیں گناہوں سے پاک ہیں نہ مرد ہیں نہ عورت اور کتابوں کا یون اعتقاد کرے کہ خدا کا قدیمی کلام ہے جو
اونمین ہے سو سچ ہی کہتے ہیں کہ خدا کی ایک سو چار کتابیں ہیں دس حضرت آدم پر اوتریں اور پچاس حضرت شیث پر اور تیس حضرت
ادریس پر اور دس حضرت ابراہیم پر باقی چار کتابیں تو تمام عالم میں مشہور ہیں توریت اور انجیل اور زبور اور قرآن لیکن قرآن سب سے
افضل ہے قرآن کے سوا اب کسی کتاب پر عمل کرنا درست نہیں اسواسطے کہ اونپر اول تو اعتماد نہیں اور دوسرے کچھ نے منسوخ ہیں اور
تیسرے یہ کہ جو اگلی کتابوں میں مطلب تھے سو سب قرآن میں موجود ہیں تو ہوتے قرآن کے دوسری آسمانی کتاب کی کچھ حاجت نہیں اور پیغمبروں کا
یون اعتقاد کرے کہ وے سب سے افضل اور پاک لوگ ہیں خدا نے اونکو اپنی کمال رحمت سے آدمیوں کی طرف بھیجا تاکہ اونکو نیک راہ بتلاویں
اور اونکا دین اور دنیا سنواریں اور اونکو قسم قسم کے معجزات دیے کہ اونکی راستی میں کوئی عاقل آدمی شک نلاوے وے سب گناہوں سے
پاک ہیں صغیرہ ہوں یا کبیرہ نبوت سے پہلے بھی اور بعد بھی اور یہی مذہب ٹھیک ہے اور حضرت آدم کا گیہوں کھانا بالقصد نتھا بھول چوک
تھی اسی طرح اور پیغمبروں کو بھی قیاس کیا چاہیے اور سب پیغمبروں سے ہمارے حضرت افضل ہیں جتنے کمالات ظاہری اور باطنی کہ انسان میں
ممکن تھے وے تمام ہمارے حضرت پر ختم ہوگئے اسی واسطے ہمارے حضرت کے بعد کسی پیغمبر کے آنے کی حاجت نہی خلافت اور امامت کا اعتقاد
نبوت کے اعتقاد میں داخل ہے ایمان کا یہ جدا رکن نہیں جیسا کہ شیعہ کہتے ہیں اور پچھلے دن کا یون اعتقاد کرے کہ بعد موت کے قیامت تک
دوزخ اور بہشت کے داخل ہونے تک جو حضرت نے فرمایا ہے سو درست ہے یعنی عذاب قبر اور قیامت کی نشانیاں اور صور کا پھونکنا اور مردوں کا
جیتا اور حساب کتاب اور عمل کا بدلا اور ترازو عمل تولنے کی اور پل صراط اور حوض کوثر اور دوزخ اور بہشت یہ سب چیزیں حق ہیں
انمین کچھ شک نہیں اور تقدیر کا یون اعتقاد کرے کہ جو عالم میں ہوا اور ہوتا ہے اور ہوگا بھلا یا برا سو سب تقدیر سے ہے بدون
اوسکی خواہش نہیں پتا ہلے نہ کوئی بوند ٹپکے لیکن باوجود اسکے آدمی کو کچھ اتنا اختیار دیا ہے کہ اوسکے سبب سے انسان تعریف یا مذمت
ثواب یا عذاب کے لائق ہوتا ہے تقدیر کا اعتقاد اسی طرح مجمل چاہیے زیادہ اسمین غور اور گفتگو کرنا بدعت اور گمراہی ہے اسواسطے کہ
عقل ہماری میں اتنی کہاں طاقت ہے کہ کارخانے خدائی کے بھید سمجھے اسی واسطے حضرت نے تقدیر کی بحث اور تکرار سے منع فرمایا
یہ ایمان مفصل کی حضرت نے حقیقت بیان کی اور ایمان مجمل کی یہ حقیقت ہے کہ یون اعتقاد کرے کہ جو حضرت نے فرمایا اور بتلایا سو ٹھیک
اور درست ہے نجات کے واسطے اتنا بھی کفایت ہے پھر حضرت نے احسان یعنی اخلاص کے دو درجے فرمائے اعلی درجہ تو یہ ہے کہ عبادت میں
ایسا حضور ہو کہ گویا خدا کو دیکھتا ہے اسکو مشاہدہ کہتے ہیں اور ادنی درجہ یہ ہے کہ یہ تصور کرے کہ خدا مجکو دیکھتا ہے اسکو مراقبہ کہتے
ہیں اس تصور میں بھی کمال تعظیم اور نہایت ادب اور حیا اور شوق اور حضوری حاصل ہوگی ممکن نہیں کہ اس تصور میں آدمی ادب چھوڑے
یا ادھر اودھر التفات کرے جیسے بادشاہ اگر کسیکو دیکھتا ہو تو کیا ممکن ہے کہ وہ ہاتھ یا نون ہلاوے یا نظر کو اوٹھاوے معلوم ہوا کہ
تصوف اور درویشی احسان کا نام ہے ظاہری اعمال کو اسلام کہتے ہیں اور باطنی اعتقاد کو ایمان کہتے ہیں اور حضوری اور اخلاص کو
احسان کہتے ہیں اور دین اور شریعت اسلام اور ایمان اور احسان کے مجموعے کا نام ہے اور کاہے اسلام اور ایمان کو ایک کہتے ہیں اسواسطے
کہ اسلام بدون ایمان کے درست نہیں اور ایمان بدون اسلام کے کامل نہیں اور بعضے لوگ احکام ظاہری کو شریعت اور تصفیہ باطن کو طریقت
اور مشاہدے اور مراقبے کو حقیقت کہتے ہیں معلوم کیا چاہیے کہ دین کی بنیاد فقہ اور کلام اور تصوف پر ہے سو اس حدیث میں حضرت نے
تینوں مقام کو بیان فرمادیا اسلام اشارہ ہے فقہ کا جسمین اعتقاد کا بیان ہے اور احسان اشارہ ہے تصوف کا جسمین حق الیقین اور مشاہدہ

رَجُلٌ فَقَالَ صَدَقْتَ قَالَ فَاَخْبِرْنِيْ عَنِ الْاِيْمَانِ قَالَ اَنْ تُؤْمِنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ
وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَتُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ خَيْرِهٖ وَشَرِّهٖ قَالَ صَدَقْتَ قَالَ فَاَخْبِرْنِيْ عَنِ الْاِحْسَانِ قَالَ
اَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ كَاَنَّكَ تَرَاهُ فَاِنْ لَّمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَاِنَّهٗ يَرَاكَ قَالَ فَاَخْبِرْنِيْ عَنِ السَّاعَةِ قَالَ مَا الْمَسْئُوْلُ
عَنْهَا بِاَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ قَالَ فَاَخْبِرْنِيْ عَنْ اَمَارَاتِهَا قَالَ اَنْ تَلِدَ الْاَمَةُ رَبَّتَهَا وَاَنْ تَرَى
الْحُفَاةَ الْعُرَاةَ الْعَالَةَ رِعَاءَ الشَّاءِ يَتَطَاوَلُوْنَ فِي الْبُنْيَانِ بخاری اور مسلم مین عمر فاروق رض سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا کہ اسلام یہہ ہی کہ تو اسکی گواہی دے کہ سوا ے خدا کے کوئی بندگی کے لائق نہین اور محمد خدا کا رسول ہی اور یہہ کہ نماز کو تو ٹھیک پڑھے
اور زکوۃ دیوے اور رمضان کا روزہ رکھے اور خانۂ خدا کا حج کرے اگر تجکو اوسکی راہ کی طاقت ہو یعنی بشرط خرچ اور سواری کے یہہ حضرت نے جبرئیل
سے کہا جب جبرئیل حضرت کے پاس مرد کی صورت بنکر آئے تھے سو اونھون نے کہا کہ تمنے سچ کہا جبرئیل نے کہا تو مجکو ایمان کی حقیقت بتلایئے حضرت
نے فرمایا ایمان یہہ ہی کہ تو دل سے مانے اللہ کو اور اوسکے فرشتون کو اور اوسکی کتابون کو اور اوسکے پیغمبرونکو اور پچھلے دن کو یعنی قیامت کو
اور تقدیر کو مانے بھلی ہو یا بری جبرئیل نے کہا تمنے سچ کہا جبرئیل نے کہا تو احسان اور اخلاص کی حقیقت فرمایئے حضرت نے فرمایا کہ احسان یہہ ہی
کہ تو اللہ کی ایسی طرح عبادت کرے جیسے کہ اوسکو دیکھہ رہا ہو سو اگر اس طرح کا دیکھنا تجسے نہو سکے تو یون جان کہ وہی تجکو دیکھتا ہی
جبرئیل نے کہا تو اب قیامت کا حال فرمایئے کہ کب ہوگی حضرت نے فرمایا کہ جواب دینے والا پوچھنے والے سے اسکو کچھہ زیادہ تر نہین جانتا یعنی
قیامت کی ناواقفی مین تم اور مین دونون برابر ہین جبرئیل نے کہا تو اوسکے پتے ہی بتلایئے حضرت نے کہا کہ قیامت کی نشانی یہہ ہی کہ لونڈی
اپنے مالک اور مربی کو جنے یعنی مالکون کے نطفے سے لونڈیان جنین تو اونکی اولاد بھی اپنے باپ کی طرح لونڈیون کی مربی ٹھہری خلاصہ مطلب یہہ کہ
قیامت کے قریب کنیزکزادون کی کثرت ہوگی اور دوسری نشانی قیامت کی یہہ ہی کہ تو دیکھے ننگے پانون ننگے بدن محتاج بکریان چرانے والون
کو کہ بڑائیان مارینگے عمارت مین یعنی کمینے اور نیچے حقیقت لوگ دولتمند ہونگے بڑی بڑی عمارتین بنا کر فخر کرینگے ف پوری روایت
اس حدیث کی یون ہی کہ عمر فاروق رض نے کہا کہ ہم حضرت پاس بیٹھے تھے کہ ایک مرد نمود ہوا نہایت سفید کپڑے اور کمال سیاہ بال والا کہ
اوسپر کچھہ سفر کا اثر نہ معلوم ہوتا تھا اور ہم مین سے کوئی اوسکو نہ پہچانتا تھا سو چلا آیا یہان تک کہ حضرت کے پاس بیٹھا زانو کو حضرت کے زانو سے
ملا کر اور اپنی دونون ہتھیلیان حضرت کے زانو پر رکھین اور کہا کہ ای محمد مجکو اسلام کی حقیقت بتلا تب حضرت نے یہہ حدیث فرمائی عمر فاروق رض نے کہا کہ پھر
وہ مرد چلا گیا اور مین دیر تک حیرت مین چپکا رہا پھر حضرت صلعم نے فرمایا کہ ای عمر تو جانتا ہی کہ یہہ پوچھنے والا کون تھا مینے کہا کہ خدا اور اوسکا
رسول ہی زیادہ تر دانا ہی حضرت نے فرمایا کہ یہہ جبرئیل تھا تمھارے پاس آیا تھا تمکو دین سکھلانے کو ف اس حدیث کو حدیث جبرئیل کہتے
ہین اسواسطے کہ سائل جبرئیل تھے اور ام الاحادیث اور ام الجوامع بھی اسکا نام ہی یعنی سب حدیثون کی یہہ حدیث جڑ ہی اسواسطے کہ
جو مطلب اور احادیث مین ہین وے سب اس حدیث مین مجمل موجود ہین جیسے سورۂ فاتحہ کو ام الکتاب کہتے ہین کہ سب قرآن کے مطالب پر
شامل ہی حضرت جبرئیل نے چار چیزین حضرت سے پوچھین اول اسلام کی حقیقت دوسرے ایمان تیسرے احسان چوتھے قیامت سو فرمایا کہ
اسلام کی حقیقت پانچ رکن ہین توحید اور رسالت کی گواہی اور نماز اور زکوۃ اور رمضان کے روزے اور حج معلوم ہوا کہ اسلام ظاہری
اعمال کا نام ہی اور ایمان تصدیق قلبی اور اعتقاد دلی کو فرمایا یعنی خدا کا یون اعتقاد کرے کہ وہ سب عیب اور نقصان سے پاک ہی اور سب
خوبیون سے موصوف ہی اور فرشتون کا یون اعتقاد کرے کہ وے نوری خدا کے بندے ہین رنگ برنگ صورت بدلنے پر قادر ہین بموجب

عیب کی بو ہی ق ابوہریرۃ الایمان بضع وسبعون شعبۃ والحیاء شعبۃ من الایمان وفی روایۃ
البخاری وستون وفی روایۃ مسلم سبعون او ستون علی الشک بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ ایمان کی ستر اور کئی شاخین ہین اور حیا ایک شاخ ہی ایمان کی بخاری کی روایت مین ستر ہین اور مسلم کی روایت مین شک ہی
راوی کو کہ حضرت نے ستر شاخین فرمائین یا ساٹھ ف یعنی ایمان بمنزلے درخت کے ہی اور جتنی نیکیان اور خوبیان ہین جیسے علم
اور صبر اور شجاعت اور سخاوت اور زہد اور قناعت اور شوق اور عبادت سو وے اوسکی شاخین ہین اور حیا اونمین بڑی عمدہ شاخ ہی
اسواسطے کہ شرع مین حیا اوس حالت کو کہتے ہین جو گناہ سے روکے اور اگر تقصیر ہوجاوے تو بیقرار کر دیوے یہ جو فرمایا کہ ایمان کی ستر
شاخین ہین یا ساٹھ سو کثرت مراد ہی اسواسطے کہ نیکیون کی کچھ حد نہین سواے خدا اور رسول کے اونکو کوئی نہین گھیر سکتا
جیسے ایمان تمام نیکیون اور خوبیون کی جڑ ہی ویسے ہی کفر سب گناہون اور برائیون کی جڑ ہی سو اگر کافر مین کوئی نیک بات ہو تو
آخرت مین اوسکے کچھ کام نہ آویگی اسواسطے کہ شاخ بدون جڑ کے سرسبز نہین رہ سکتی آخر کو خشک ہوجاتی ہی ق ابوہریرۃ
الایمان یمان والحکمۃ یمانیۃ مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ عمدہ ایمان یمن کا ہی اور حکمت بھی
یمنی ہی ف جب یمن کے لوگ حضرت پاس آئے اور ایمان لائے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور فرمایا کہ یمن کے لوگ نہایت نرم دل
ہوتے ہین حکمت اوس علم کو کہتے ہین جس سے دین اور دنیا آراستہ ہوجاوے اس حدیث مین بڑی فضیلت ہی اہل یمن کی سچ فرمایا حضرت نے
یمن مین ہمیشہ بڑے بڑے عالم اور درویش ہوتے رہے اور اب بھی موجود ہین ق ابن عباس الایم احق بنفسہا من
ولیہا والبکر تستأذن فی نفسہا واذنہا صماتہا بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عباس سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ بیوہ عورت تو اپنی جان کی خود مختار ہی بنسبت اپنے والی کے یعنی والی کا اوسپر جبر نہین پہونچتا نکاح مین اور کنواری عورت سے
نکاح کی اجازت مانگنا چاہیے اور اوسکا چپ رہنا بھی اوسکی اجازت ہی ق انس الایمنون الایمنون الا فیمنوا
بخاری اور مسلم مین انس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ داہنی طرف کے لوگ مقدم ہین داہنی طرف کے لوگ مقدم ہین
ف مصابیح مین انس سے روایت ہی کہ مین بکری کے دودھ کی لسی بنا لایا حضرت نے اوسکو پیا اور آپکے بائین طرف صدیق اکبر تھے
اور داہنی طرف ایک جنگلی گنوار بیٹھا تھا عمر فاروق نے کہا یا رسول اللہ اپنا جھوٹھا ابوبکر صدیق اکبر کو دیجیے حضرت نے اوس گنوار کو دیا
پھر حدیث فرمائی یعنی داہنی طرف والا بائین طرف والے پر مقدم ہی کہ اول اوسکو دیجیے اگرچہ بائین طرف کا داہنی طرف والے سے افضل ہو
ق النواس بن سمعان البر حسن الخلق بخاری اور مسلم مین نواس بن سمعان سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نکوی
نیک عمدہ خوبی ہی ق انس البرکۃ فی نواصی الخیل بخاری اور مسلم مین انس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ برکت
گھوڑون کی چوٹیون مین ہی ف اسواسطے کہ گھوڑے جہاد مین عمدہ سبب ہین قوت اسلام اور غنیمت حاصل ہونے کے ق
انس البزاق فی المسجد خطیئۃ وکفارتہا دفنہا بخاری اور مسلم مین انس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مسجد مین
تھوکنا گناہ ہی اور اوسکو مٹی سے دبا دینا اوس گناہ کا اوتار ہی ف اور اگر مسجد سنگین ہو یا اومین گچ لگی ہو تو تھوک کو پونچھ لینا چاہیے
ق حکیم بن حزام البیعان بالخیار ما لم یتفرقا او قال حتی یتفرقا فان صدقا وبینا
بورک لہما فی بیعہما وان کتما وکذبا محقت برکۃ بیعہما بخاری اور مسلم مین حکیم بن حزام سے روایت ہی

اور مراقبہ مذکور ہی معلوم ہوا کہ دین بین کامل وہی ہی جو فقہ اور کلام اور تصوف کا جامع ہوا اور جسمین ان تینون مین سے بعض ہو اور بعض نہو
وہ ناقص اور کچا ہی اسواسطے کہ درویش بے فقہ کے شیطان ہی کہ احکام الٰہی سے غافل رہا حرام اور حلال کو نہ سمجھا اور فقیہ بے درویشی کے
زاہد خشک اور قالب بے روح ہی اسواسطے کہ عمل بدون نیت خالص اور بے شوق اور حضور دل کے ناتمام ہی یہی راہ مستقیم ہی اور باقی
گمراہی ق عُمرُ اِنَّمَا الاَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ وَلِكُلِّ امْرِئٍ مَّا نَوَى فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ فَهِجْرَتُهُ
اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ اِلَى دُنْيَا يُصِيْبُهَا اَوِ امْرَأَةٍ يَنْكِحُهَا فَهِجْرَتُهُ اِلَى مَا هَاجَرَ
اِلَيْهِ بخاری اور مسلم مین عمر فاروق سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ عملون کا اعتبار نیتون سے ہی اور ہر ایک مرد کے واسطے وہی ہی
جو اوسنے نیت کی یعنی کوئی عمل بدون نیت کے ٹھیک اور ثواب کے لائق نہین سو جسکی ہجرت اللہ اور رسول کے واسطے ہوئی تو اوسکی ہجرت
خدا اور رسول کے واسطے ہو چکی یعنی اسکا ثواب پاویگا اور جسکی ہجرت دنیا کے واسطے ہوئی کہ اوسکو پاوے یا کسی عورت کے واسطے کہ
اوس سے نکاح کرے تو اوسکی ہجرت اوسی طرف ہوئی جسکے واسطے اوسنے ہجرت کی یعنی دنیا اور عورت ف بعضی روایت مین
یون آیا کہ ایک شخص نے ایک عورت کے واسطے جسکا نام ام قیس تھا مدینے کی طرف ہجرت کی لوگون نے یہ حال حضرت سے کہا حضرت نے یہ بات
فرمائی یعنی ایسی ہجرت کا کچھ ثواب نہین کہ نیت خالص نہین نیت ارادہ اور قصد دل کا نام ہی زبان سے کہنے کی کچھ حاجت نہین اگر مثلا
نماز کی نیت دل مین کی زبان سے نہ نکلے یا زبان سے خلاف اوسکے نکلے تو کچھ مضایقہ نہین پکارکے زبان سے نماز مین نیت کرنا تو ہرگز درست
نہین لیکن اسمین اختلاف ہی کہ زبان سے بھی کہنا درست ہی یا نہین اہل فقہ اسکو مستحب کہتے ہین تاکہ دل اور زبان موافق ہو جاوین اور
اہل حدیث کے نزدیک زبان سے نہ کہے اسواسطے کہ حضرت سے ثابت نہین ہر چند ہجرت دین مین نہایت عمدہ عبادت ہی لیکن بدون خالص نیت کے
اوسکی بھی کچھ حقیقت نہین اسی طرح علم اور درویشی اور ہر قسم کی عبادت کو قیاس کیا چاہیے کہ اگر محض خدا کے واسطے ہی تو سبحان اللہ
اور نہین تو اوسکو قالب بے روح سمجھا چاہیے اور جب نیت پر مدار ٹھہرا تو خوش نیتی سے مباحات مین بھی ثواب ملتا ہی جیسے کھانا اس نیت سے
کہ عبادت کی قوت حاصل ہو اور کپڑا پہننا تاکہ نماز درست ہو اور بی بی سے صحبت کرنا تاکہ نیک اولاد ہو اور حرام کاری سے بچے بلکہ اگر ایک
عمل مین کئی طرح نیت کرے تو ہر ایک نیت کا علیحدہ ثواب پاوے مثلا مسجد مین بیٹھنا ایک عمل ہی لیکن اسمین کئی طرح کی نیت ہو سکتی ہی ایک تو
یہ کہ دوسری نماز کی انتظار کرنا دوسرے یہ کہ آنکھ اور کان کو گناہون سے روکنا تیسرے اعتکاف کرنا چوتھے حضرت پر درود اور سلام کرنا پانچوین
علم سیکھنا یا غیر کو سکھلانا نیک بات بتلانا برے کام سے روکنا غرض کہ یہ حدیث اخلاص عمل اور درستی نیت مین اصل ہی اور بد نیتی اور
ریاکاری کی بیخ کن ہی اسی واسطے محدثین کا معمول ہی کہ حدیث کی کتابون مین اول اسی حدیث کو لکھتے ہین تاکہ حدیث پڑھنے والون کی شروع
سے نیت درست ہو جاوے خدا ہی کے واسطے علم حدیث پڑھین دنیا کا کسی طرح لگاؤ نرکھین امام شافعی سے روایت ہی کہ اس حدیث کو دین
مین ستر جگہ دخل ہی مراد کثرت ہی یعنی ہر جگہہ اسکا دخل ہی عبادات مین اور معاملات مین اور عادات مین سب علماے حدیث اس حدیث کی صحت پر
متفق ہین اور بعضے اسکو متواتر کہتے ہین واللہ اعلم ھ ابو ایوب اَلْاَنْصَارُ وَمُزَيْنَةُ وَجُهَيْنَةُ وَغِفَارٌ وَاَشْجَعُ وَمَنْ
كَانَ مِنْ بَنِيْ عَبْدِاللّٰهِ مَوَالِيَّ دُوْنَ النَّاسِ وَاللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ مَوْلَاهُمْ مسلم مین ابو ایوب سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا قوم انصار اور قوم مزینہ اور قوم جہینہ اور قوم غفار اور قوم اشجع اور جو عبداللہ کی اولاد ہی میرے دوستدار ہین اور لوگ اور
خدا اور خدا کا رسول اونکے دوست اور حمایتی ہین ف حدیث مین ان چھہ قومون کی فضیلت کا بیان ہی کہ ایمان کی سچی ہین اور

اَلتَّصْفِيْقُ
ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ
ثر سے ہی سو جو کوئی تم مین سے جمائی لیوے تو چاہیے کہ اوسکو دبا ڈالے جتنا کہ اوس سے ہو سکے

لِلنِّسَاءِ وَالتَّسْبِيْحُ لِلرِّجَالِ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ دستک عورتون کو چاہیے اور سبحان اللہ

مردون کو چاہیے ف یعنی اگر امام نماز مین چوکے تو عورت دستک دیکر اوسکو خبردار کردے اور مرد سبحان اللہ کہے ق سَعْدُ بْنُ

اَبِيْ وَقَّاصٍ اَلثُّلُثُ وَالثُّلُثُ كَثِيْرٌ اَوْ كَبِيْرٌ قَالَهُ لَهُ حِيْنَ قَالَ فِيْ مَرَضِهِ اَفَاَتَصَدَّقُ بِثُلُثَيْ مَالِيْ

قَالَ لَا قَالَ فَالشَّطْرُ قَالَ لَا قَالَ فَالثُّلُثُ قَالَ اَلْحَدِيْث بخاری اور مسلم مین سعد بن ابی وقاص رضی سے روایت ہی کہ

حضرت نے فرمایا کہ تہائی مال مین وصیت کر اور تہائی تو بہت ہی یا یون فرمایا کہ بڑی ہی یہ حضرت نے سعد رضی سے فرمایا جبکہ اونسے کہا اپنی بیماری مین کہ مین اپنے

مال کی دو تہائی خیرات کرون حضرت نے فرمایا کہ نہین سعد نے کہا تو آدھا مال خیرات کرون حضرت نے فرمایا کہ نہین سعد نے کہا تو تہائی مال خیرات کرون تب حضرت نے

یہ حدیث فرمائی ف حجۃ الوداع مین سعد بیمار ہو گئے صرف اونکی وارث ایک لڑکی تھی تب اونھون نے اپنے مال کو خیرات کرنا چاہا باقی قصہ

آگے مفصل ہو چکا ہی معلوم ہوا کہ تہائی سے زیادہ وصیت نہین درست ہی ح اَبُوْ رَافِعٍ مَوْلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَلْجَارُ اَحَقُّ بِصَقَبِهٖ بخاری مین ابو رافع رضی سے جو آزاد غلام حضرت کے تھے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمسایہ

زیادہ تر حقدار ہی اپنے لگے ہوئے مکان کا ف یعنی جب جگہہ بکے تو ہمسایے کی ہوتے اجنبی آدمی اوسکو نہین مول لے سکتا اسکو

حق شفعہ کہتے ہین ھ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَلْجَرَسُ مَزَامِيْرُ الشَّيْطَانِ مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ گھنٹا

اور گھونگھرو شیطان کا باجا ہی ف گھنٹا اونٹ وغیرہ کی گردن مین اسواسطے منع ہوا کہ دشمن آواز سے خبردار ہو جاتا ہی

اور عورت کے گھونگھرو اور پازیب او رچھڑ بھی اسی مین داخل ہین کہ اوسکی آواز سے مردون کی نظر عورت پر پڑتی ہی ح اِبْنُ مَسْعُوْدٍ اَلْجَنَّةُ

اَقْرَبُ اِلٰى اَحَدِكُمْ مِنْ شِرَاكِ نَعْلِهٖ وَالنَّارُ مِثْلُ ذٰلِكَ بخاری مین عبد اللہ بن مسعود رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم لوگون مین سے

ہر ایک کے ساتھ بہشت قریب ہی اوسکی جوتی کے تسمے سے بھی زیادہ تر اور دوزخ بھی اسی طرح ف یعنی بہشت اور دوزخ آدمی سے نہایت

متصل ہی دور نہ سمجھو اگر ایمان ہی اور نیک عمل ہین تو بہشت متصل ہی اور اگر کفر اور گناہ ہین تو دوزخ قریب ہی ق جَابِرٌ اَلْحَرْبُ

خُدْعَةٌ بخاری اور مسلم مین جابر رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ لڑائی داؤ گھات کا نام ہی ف یعنی لڑائی صرف شمشیر ہی پر

موقوف نہین فریب اور تدبیر بھی ضرور چاہیے شعر کار ہا راست کند عاقل کامل بسخن ٭ کہ بصد لشکر جرار میسر نشود ٭ لیکن بعد عہد و پیمان کے

فریب درست نہین خ اَبُوْ سَعِيْدِ بْنُ الْمُعَلّٰى اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ هِيَ السَّبْعُ الْمَثَانِيْ وَالْقُرْاٰنُ الْعَظِيْمُ الَّذِيْ

اُوْتِيْتُهٗ بخاری مین ابو سعید بن معلی رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الحمد للہ رب العالمین کا نام سبع المثانی اور قرآن عظیم ہی جو مجھکو ملی

ف قرآن مین خدا نے حضرت کو اپنا احسان جتایا کہ ہمنے تجکو سبع المثانی اور قرآن عظیم دیا سو حضرت نے فرمایا کہ سبع المثانی اور قرآن

عظیم سے مراد سورۂ فاتحہ ہی اوسکو سبع المثانی اسواسطے کہا کہ اوسمین سات آیتین ہین اور کسی نماز مین سورۂ فاتحہ دو بار سے کم نہین پڑھی جاتی

اور اوسکا نزول بھی دو بار ہوا مکے مین بھی اور مدینے مین اور قرآن عظیم فاتحہ کو اسواسطے فرمایا کہ جو مطلب قرآن مین مفصل ہین وے تمام اس سورت مین

مجمل موجود ہین ق عَائِشَةُ اَلْحُمّٰى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تپ

دوزخ کی سخت گرمی سے ہی ف پوری روایت یون ہی کہ اوسکو پانی سے سرد کرو یعنی تپ کی علاج غسل ہی سرد پانی سے لیکن یہ علاج اوس

تپ کو خاص ہی جو دھوپ سے یا گرم غذا اور دوا سے پیدا ہوئی ہو اور یہ نہین کہ ہر ایک تپ کا یہی علاج ہی اسواسطے کہ عرب کا ملک گرم ہی

کہ حضرت نے فرمایا کہ بیچنے والا اور مول لینے والا مختار ہیں جب تک کہ دونوں جدا نہیں ہوئے یا یوں فرمایا کہ اونکو اختیار ہے یہاں تک کہ
جدا ہوویں پھر اگر وے سچ بولے اور دونوں نے عیب ظاہر کر دیا یعنی بائع نے عیب اپنی چیز کا اور مشتری نے عیب قیمت کا بتلا دیا تو اونکو اوس
خرید فروخت مین برکت ہوگی اور اگر وے جھوٹھ بولے اور عیب چھپایا تو اونکی خرید فروخت کی برکت مٹائی **ف** یعنی جب تک کہ
بائع اور مشتری اوسی جگہہ بیٹھے رہے جہاں چیز بکے تو دونوں کو اختیار ہے چاہے بائع اپنی چیز کو نہ بیچے اور مشتری نہ مول لیوے اور جب کہ
کوئی دونوں مین سے اوٹھا اور مجلس بدل لی تو اب کسیکو اختیار نرہا بیع تمام ہوگئی اور یہی مذہب ہے امام شافعی کا اور امام محمد کا اور
امام اعظم کے نزدیک جب کہ ایجاب اور قبول دونوں طرف سے ہوا تو بیع تمام ہوگئی کسی کا اختیار باقی نرہا تو اس حدیث مین امام شافعی کے
نزدیک مجلس کی جدائی مراد ہے اور امام اعظم کے نزدیک قول کی جدائی مراد ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خرید فروخت کی برکت سچ بولنے
اور اپنی چیز کے نقصان ظاہر کر دینے پر موقوف ہے یہی سبب ہے کہ اب سوداگروں اور دکان دار کے مال مین برکت نہیں ہے کہ جھوٹھ اور
دغابازی بہت رائج ہوگئی **خ** ابن عباس البینة او حد فی ظہرک **قال** لہلال بن امیة لما قذف
امرأتہ بشریک بن سحماء بخاری مین عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ گواہ لانا چاہیے یا کہ حد مار جائیگی
تیری پیٹھ مین یہ حضرت نے ہلال بن امیہ سے کہا جب کہ اوسنے عورت کو شریک بن سحما سے عیب لگایا **ف** مشکوۃ مین عبد اللہ بن عباس سے
روایت ہے کہ ہلال بن امیہ نے حضرت کے روبرو اپنی جورو کو حرام کاری کا شریک بن سحما سے عیب لگایا حضرت نے فرمایا کہ یا گواہوں سے اس
باتکو ثابت کر یا تیری پیٹھ پر مار پڑیگی ہلال نے کہا یا رسول اللہ جب کوئی اپنی عورت سے حرام کرتے دیکھے تو بھلا اوس وقت گواہ
ڈھونڈھتا پھرے حضرت نے پھر وہی فرمایا یعنی حکم شرع یوں ہے حجت بیفائدہ ہے تو ہلال نے کہا مین قسم کھاتا ہوں اوسکی جسنے تجکو
سچا پیغمبر کیا ہے کہ مین اپنے دعوے مین سچا ہوں سو البتہ خدا اوسکی آیتین اوتاریگا جس سے میری پیٹھ مار سے بچیگی سو جبرئیل اوترا اور
اس مضمون کی آیتین سورۂ نور مین اوترین کہ جو لوگ عیب لگاوین اپنی جوروؤنکو اور شاہد نہوں اونکے پاس سوا اپنی جان کے تو ایسون
کی گواہی یہ کہ چار گواہی دیوین اللہ کے نام کی کہ بیشک مین سچا ہوں اور پانچوین بار یوں کہے کہ خدا کی لعنت اوس شخص پر اگر وہ
جھوٹھا ہو اور عورت سے ٹلتی ہے مار یوں کہ گواہی دے چار گواہی اللہ کے نام کی کہ مقرر وہ مرد جھوٹھا اور پانچوین بار یوں کہے کہ اللہ کا غضب
ہے اوس عورت پر اگر مرد سچا ہو پھر ہلال آیا اور اوسنے بموجب حکم کے گواہی دی اور حضرت فرماتے جاتے تھے کہ بلاشک خدا کو معلوم ہے کہ تم دو سے
ایک شخص جھوٹھا ہے تم دونوں مین کوئی توبہ بھی کرنے والا ہے پھر ہلال کی عورت کھڑی ہوئی اوسنے اوسی طرح چار بار گواہی دی جب
پانچوین بار کی نوبت ہوئی تو لوگوں نے اوسکو روکا اور کہا کہ خدا کی مار لگ جاویگی یعنی اسکو آسان نجان اگر تو جھوٹھی ہو تو
مت کہہ سو وہ عورت تھم گئی اور ہٹی یہاں تک کہ ہم سمجھے کہ شاید پلٹ جاویگی یعنی اپنے عیب کا اقرار کریگی پھر اوسنے کہا کہ
مین اپنی قوم کو ہمیشہ کو فضیحت نکرونگی سو اوسنے پانچوین گواہی بھی دی حضرت نے فرمایا کہ دیکھتے رہو اس عورت کو اگر اسکا لڑکا
سیاہ آنکھہ والا اور موٹے سرین والا پتلی پنڈلیوں کا پیدا ہو تو وہ حقیقت مین شریک بن سحما کا نطفہ ہے سو اوسکا لڑکا اسی طرح کا
پیدا ہوا تو حضرت نے فرمایا کہ اگر قرآن کا حکم پیشتر نہ اوترچکا ہوتا تو مین اوس عورت کو حد مارتا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قاضی کو
چاہیے کہ ظاہر پر حکم کرے اگرچہ وہاں برخلاف اوسکے قرینہ موجود ہو **ق** ابو ہریرة التثاؤب من الشیطان
فاذا تثاءب احدکم فلیکظم ما استطاع بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جمہائی شیطان کے

گذرے سواوسمین سے پانی پیا اگرچہ مالک نے اونکے پلانیکا نہ قصد کیا ہو تو بھی اوسکے واسطے حسنات ہونگے تو ایسے گھوڑے اس مرد کے واسطے
ثواب کا سبب ہین اور جس مرد نے گھوڑون کو باندھا اس نیت سے کہ اونکی سوداگری سے فائدہ اوٹھاوے اور بیگانی سواری کے مانگنے سے بچے پھر
خدا کا حق جو گھوڑون کی گردنون اور پیٹھون مین ہی نہ بھولا یعنی اونکی زکوۃ ادا کی اور ضعیفونکو اونکی سواری سے نہ روکا تو ایسے گھوڑے
اس مرد کے واسطے پردہ ہین یعنی باعزت رہا ذلت سے بچا اور جس مرد نے گھوڑون کو باندھا اترانے اور نمود کے لیے اور اہل اسلام کی بدخواہی اور
عداوت کے واسطے یعنی کفر کی کمک کو تو ایسے گھوڑے اس مرد پر وبال ہین ف یعنی گھوڑے پالنا تین طرح ہی عمدہ قسم تو یہ کہ جہاد کے
واسطے پالے کہ اوسکا ثواب بیشمار ہی دوسری قسم یہ کہ اپنی سواری اور سوداگری کے واسطے پالے تو اوسمین دنیا کا فائدہ ہی اور دین کا کچھ نقصان
نہین تیسری قسم یہ کہ کافرون کی مدد کے واسطے پالے اور نمود کرے اور بڑائیان مارے تو یہ سراسر وبال اور عذاب ہی ھ حُذَیفَةَ بْنِ
الیَمَانِ اَلدَّجَّالُ اَعْوَرُ الْعَیْنِ الْیُسْرٰی جُفَالُ الشَّعْرِ مَعَهٗ جَنَّةٌ وَّنَارٌ فَنَارُهٗ جَنَّةٌ وَّجَنَّتُهٗ نَارٌ مسلم مین
حذیفہ بن یمان سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ دجال بائین آنکھ کا کانا ہی گھنے بالون والا اوسکے ساتھ باغ اور آگ ہی سو حقیقت مین
اوسکی آگ تو باغ ہی اور اوسکا باغ آگ ہی یعنی اوسکا نظر بندی کا کارخانہ ہی ھ ابن عُمَرَ اَلدُّنْیَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّةُ الْکَافِرِ
مسلم مین عبداللہ بن عمر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ دنیا ایماندار کا قیدخانہ ہی اور کافر کی بہشت ہی ف دنیا ایماندار کا
قیدخانہ ہی کئی طرح سے اول تو یہ کہ اگرچہ مومن بادشاہ ہو لیکن دنیا فنا اور تشویش سے خالی نہین دوسرے یہ کہ گناہ مین گرفتار ہو جانیکا
ڈر اور خاتمے کا کھٹکا اور عذاب قبر اور قیامت کے حساب کتاب کا خوف ایماندار کو ہر دم سامنے موجود ہی تو اوسکو زندگی کا لطف کہان
تیسرے یہ کہ ادنی ایماندار کا مکان بہشت مین تمام دنیا کا دہ چند ہوگا تو اوسکے بہ نسبت دنیا قیدخانہ ہی اور کافر کے حق مین دنیا
اسواسطے بہشت ٹھہری کہ اوسکو آخرت کا ایمان نہین وہ جانورون کی طرح بے قید رہتا ہی بلا خوف عیش کرتا ہی جس طرح دنیا کو
پاتا ہی جمع کرتا ہی علاوہ اسکے اصلی مکان کافر کا دوزخ ہی تو اوسکی مصیبت اور عذاب کے روبرو دنیا کی زندگی اگرچہ کمال تکلیف سے
گذرتی ہو پر بہشت کے برابر ہی ھ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عَمْرٍو اَلدُّنْیَا مَتَاعٌ وَّخَیْرُ مَتَاعِ الدُّنْیَا الْمَرْاَۃُ الصَّالِحَۃُ وَرِوَایَۃُ
الْقُضَاعِیِّ وَخَیْرُ مَتَاعِهَا مسلم مین عبداللہ بن عمرو سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ دنیا برخورداری اور برتنے کی
چیز ہی اور بہتر دنیا کی پونجی نیکبخت عورت ہی اور قضاعی کی روایت مین بجا خیر متاع الدنیا کے خیر متاعها ہی مطلب دونون عبارت کا
ایک ہی ف نیکبخت عورت اسواسطے بہتر ٹھہری کہ خدا رسول کا حکم مانتی ہی کہ اپنے خاوند کی تابعدار رہتی ہی اوسکے خلاف
مرضی نہین کرتی گھر کو سنبھالتی ہی اپنے آرام پر خاوند کے آرام کو مقدم رکھتی ہی تو مرد کی زندگانی بخوبی بسر ہوتی ہی شعر زن خوب
خوش سیرت پارسا کند مرد درویش را پادشا اور اگر خدانخواستہ عورت نیکبخت نہوئی تو مرد کی زندگی تلخ ہو گئی
شعر زن بد در سرای مرد نکو ہمدرین عالمست دوزخ او ھ تَمِیْمٌ الدَّارِیُّ اَلدِّیْنُ النَّصِیْحَةُ اَلدِّیْنُ النَّصِیْحَةُ
اَلدِّیْنُ النَّصِیْحَةُ قَالُوْا لِمَنْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ لِلّٰہِ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِکِتَابِهٖ وَلِاَئِمَّةِ الْمُسْلِمِیْنَ وَعَامَّتِهِمْ
مسلم مین تمیم داری سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ دین خلوص اور خیرخواہی کا نام ہی دین خیرخواہی کا نام ہی دین خیرخواہی کا نام ہی صحابہ نے
کہا یا رسول اللہ کسکی خیرخواہی کا نام دین ہی حضرت نے فرمایا کہ اللہ کی خیرخواہی اور اوسکے رسول کی اور اوسکی کتاب کی اور مسلمین کے
حاکمون کی اور تمام مسلمانون کی ف اللہ کی خیرخواہی یہ کہ اوسکا ایمان لاوے اوسکے دین مین کجروی نکرے عمل کو ریا سے خالص رکھے

اکثر اسی قسم کی وہان پر پڑتی ہو مطلب مین اسکو حمی یومی کہتے ہین ق انس و عمران بن حصین الحیاء خیر کلہ بخاری اور مسلم مین انس اور عمران بن حصین رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ حیا سب کی سب بہتر ہی ق عمران بن حصین الحیاء لا یأتی الا بخیر بخاری اور مسلم مین عمران بن حصین رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ حیا سوا خوبی کے کچھہ نہین لاتی ف یعنی حیاء شرعی کا ہر حال مین نیک ہی ثمرہ ہوتا ہی ق ابن عمر الحیاء من الایمان بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ حیا ایمان سے ہی ف یعنی شرم ایمان کی عمدہ شاخ ہی کہ اوسکے سبب سے آدمی بُرے کامون سے بچتا ہی جتنی شرم زیادہ اوتنا ایمان زیادہ اور جتنی شرم کم اوتنا ایمان کم ھ ابو موسی الخازن الامین الذی یعطی ما اُمر بہ طیبۃ بہ نفسہ احد المتصدقین مسلم مین ابو موسی رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ امانت دار خزانچی اور دار وغہ جو دیوے مالک کے حکم کے موافق اپنا دل کھولکر خیرات کرنے والون سے ایک وہ بھی ہی ف یعنی جو دینے کا ثواب ہی اوسمین داروغہ اور خانسامان بھی شریک ہی بشرطیکہ خوشی سے دیکو اور جو دار وغہ دیتے ہوئے کُڑھتا ہو وہ ثواب سے بے نصیب ہی اسواسطے کہ مالک تو دلاتا ہی اور اوسکا ناحق پیٹ پھولتا ہی اوسکے برابر دوسرا بخیل نہین ھ ابو ھریرۃ الخمر من ھاتین الشجرتین النخلۃ و العنبۃ و فی روی الکرمۃ و النخلۃ و یروی الکرم مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ شراب ان دو درختون سے ہی کھجور سے اور انگور سے اور دوسری روایت مین بجا نخلہ اور عنبہ کے کرمہ اور نخلہ آیا ہی اور ایک روایت کرم کی لفظ ہی مطلب سب لفظون کا ایک ہی ہی ف یعنی عرب کی شراب اکثر کھجور اور انگور ہی سے ہوتی تھی اور مطلب نہین کہ شراب انھین دو درختون سے ہوتی ہی سوا انکے اور کسیکی شراب حرام نہین ق ابن عمر الخیر معقود فی نواصی الخیل الی یوم القیمۃ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خیر گھوڑون کی چوٹیون مین وابستہ ہی قیامت کے دن تک ف یعنی ثواب عظیم اور ملک کی فتح جہاد پر موقوف ہی اور گھوڑے جہاد کا عمدہ سبب ہین تحقیقت مین خیر اور کشایش کے گھوڑے ہی سبب ٹھہرے اس حدیث مین اشارہ ہی کہ ایماندار اچھی نیت پر گھوڑون کی پرورش سے غافل نہون ق ابو ھریرۃ الخیل لثلثۃ لرجل اجر و لرجل ستر و علی رجل وزر فاما الذی لہ اجر فرجل ربطھا فی سبیل اللہ فاطال لھا فی مرج او روضۃ فما اصابت فی طیلھا ذلک من المرج او الروضۃ کانت لہ حسنات و لو انہ انقطع طیلھا فاستنت شرفا او شرفین کانت لہ آثارھا و اوراثھا حسنات و لو انھا مرت بنھر فشربت منہ و لم یرد ان یسقیھا کان ذلک حسنات لہ فھی لذلک الرجل اجر و رجل ربطھا تغنیا و تعففا ثم لم ینس حق اللہ فی رقابھا و لا ظھورھا فھی لذلک ستر و رجل ربطھا فخرا و ریاء و نواء لاھل الاسلام فھی علی ذلک وزر بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ گھوڑے تین آدمیون کے واسطے ہین ایک مرد کے واسطے تو ثواب ہین اور دوسرے مرد کے واسطے پردہ ہین اور تیسرے مرد پر وبال ہین تو جسکو ثواب ہی سو وہ مرد ہی جسنے گھوڑون کو خدا کی راہ مین یعنی جہاد کے واسطے باندھر کھا پھر اوسکو لنبی رسی مین باندھا کسی چراگاہ یا باغ کے چمن مین جو اپنی اس رسی کے اندر چراگاہ یا چمن مین جہان تک کہ پونہچے اور جتنی گھاس کہ چرے تو اوس مرد کے واسطے اوتنے حسنات ہونگے اور اگر گھوڑون کی رسّی ٹوٹ جاوے پھر ایکبار یا دو بار زقند مارے تو اوس مرد کے واسطے اونکی ٹاپون کی مٹی اور اونکی لید حسنات ہونگی اور اگر وے کسی دریا پر

مُعَلَّقَةٌ بِالْعَرْشِ تَقُوْلُ مَنْ وَصَلَنِيْ وَصَلَهُ اللّٰهُ وَمَنْ قَطَعَنِيْ قَطَعَهُ اللّٰهُ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہؓ سے
روایت ہی حضرتؐ نے فرمایا کہ ناتا رشتہ عرش مین لٹکا ہی کہتا ہی کہ جسنے مجکو جوڑا خدا اوس سے جوڑے اور جسنے مجکو کاٹا خدا اوسکو کاٹے **ف**
یعنی برادری کی حق نہایت مقدم ہین جسنے اوسکو ادا کیا تو اوس پر خدا کا رحم ہی اور جسنے اوسکو نہ ادا کیا وہ خدا کی رحمت سے دور ہی **خ** ابو ہریرۃ
اَلرَّهْنُ يُرْكَبُ بِنَفَقَتِهٖ وَيُشْرَبُ لَبَنُ الدَّرِّ اِذَا كَانَ مَرْهُوْنًا وَعَلَى الَّذِيْ يَرْكَبُ وَيَشْرَبُ النَّفَقَةُ
بخاری مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا گروی جانور کی سواری کیجیے اوسکے دانے گھاس کے بدلے اور دودھار جانور کا دودھ پیجیے
جب گروی ہو اور جو سواری کرے اور دودھ پیے اوسپر خرچ ہی **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ گروی جانور کی سواری کرنا اور اوسکا
دودھ پینا دانے گھاس کے بدلے مرتہن کو درست ہی اور یہی مذہب ہی امام احمد کا لیکن اونکے نزدیک ہر کا نفع لینا بقدر خرچ کے چاہیے
خرچ سے زیادہ نہین درست اور امام شافعی کے نزدیک منافع کا حق مالک کو ہی اور اوسی پر خرچ لازم ہی اور امام اعظم کے نزدیک جبتک
وہ چیز گرو ہی ویسے ہی اوسکا نفع بھی یعنی مرتہن اگر منافع کو لیوے تو اپنے اصل قرض مین وضع کرتا جاوے اور خرچ اوسکا مالک کو لازم ہی
ق ابو ہریرۃ اَلسَّاعِيْ عَلَى الْاَرْمَلَةِ وَالْمِسْكِيْنِ كَالْمُجَاهِدِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ وَاَحْسِبُهٗ
قَالَ كَالْقَائِمِ لَا يَفْتُرُ وَكَالصَّائِمِ لَا يُفْطِرُ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو بیوہ عورت اور
محتاج آدمی کی حاجت روائی مین کوشش کرتا ہی وہ ثواب مین اوسکے برابر ہی جو خدا کی راہ مین جہاد کرتا ہی ابو ہریرہؓ نے کہا مجکو
گمان پڑتا ہی کہ حضرتؐ نے یہ بھی فرمایا وہ کوشش کرنے والا ثواب مین ایسا ہی جیسے تہجد کی نماز پڑھنے والا جسکی کبھی نماز نہ چھوٹے اور
جیسے روزہ رکھنے والا جسکا کبھی روزہ نہ ٹوٹے **ف** یعنی جو زکوۃ کا مال بیوہ عورت اور محتاج کے واسطے جمع کرکے
یا خود اپنی کمائی سے اونکی خبر گیری کرے اور اونکا کام کاج کر دے اوسکو غازی اور ہمیشہ تہجد پڑھنے والے اور مدامی روزہ دار کے
برابر ثواب ہی اس حدیث سے محتاجون کی حاجت روائی کی عمدہ فضیلت ثابت ہوئی **ق** ابو ہریرۃ اَلسَّفَرُ قِطْعَةٌ مِّنَ
الْعَذَابِ يَمْنَعُ اَحَدَكُمْ نَوْمَهٗ وَطَعَامَهٗ وَشَرَابَهٗ فَاِذَا قَضٰى اَحَدُكُمْ نَهْمَتَهٗ مِنْ وَّجْهِهٖ فَلْيُعَجِّلْ
اِلٰى اَهْلِهٖ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ سفر عذاب کا ٹکڑا ہی کہ باز رکھتا ہی تمکو نیند سے اور کھانے پینے
سے پھر جب کوئی اوس طرف سے کہ جدھر گیا ہی اپنے کام سے فراغت پاوے تو چاہیے کہ شتابی سے اپنے گھر والون پاس آوے
ف معلوم ہوا کہ بے ضرورت سفر کرنا مکروہ ہی کہ اوسمین بہت تکلیف ہی اور جب کسی ضرورت کو آدمی سفر کرے تو بعد فراغت کے
وہان نہ ٹھہرے کہ اسمین گھر کی بندوبستی ہی اس حدیث مین وطن مین رہنے کی ترغیب ہی تا کہ جمعہ اور جماعت نہ فوت ہو اور جورو لڑکون
کے حق نہ تلف ہون **ق** ابن عمر اَلشُّؤْمُ فِي الْمَرْاَةِ وَالْفَرَسِ وَالدَّارِ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت
ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نحوست اور نامبارکی عورت مین ہی اور گھوڑے اور گھر مین **ف** اس حدیث سے ویسی نحوست مراد نہین جیسا
جاہلون کا اعتقاد ہی بلکہ یہ حدیث بطریق فرض کے ہی یعنی اگر نحوست کسی چیز مین ممکن ہوتی تو ان چیزون مین ہوتی چنانچہ یہی مطلب دوسری
حدیث مین موجود ہی جسکی سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہی عورت کی نامبارکی یہ کہ بد مزاج ہو اور گھوڑے کی نامبارکی یہ کہ شریر اور
بدذات ہو اور گھر کی نامبارکی یہ کہ تنگ ہو اور اوسکا ہمسایہ بد ہو **م** انس اَلشُّرْبُ فِيْ ثَلٰثَةِ اَنْفَاسٍ اَمْرَأُ وَاَشْفٰى
وَاَرْوٰى وَابْرَأُ مسلم مین انسؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تین دم مین پانی پینا بہت خوب جلد اوترتا ہی یعنی گلے مین نہین کرتا

اوسکے حکمون کو بجالاوے اوسکی نافرمانی سے بچے اور رسول کی خیرخواہی یہ کہ اوسکی تصدیق کرے اوسکی سنت پر چلے اور بدعت
سے بچے اور قرآن کی خیرخواہی یہ کہ اوسکے حروف کو حتی الامکان بخوبی ادا کرے کمال تعظیم سے پڑھے اوسکے مطالب کو غور کرے محکم پر عمل کرے متشابہ پر
ایمان لاوے اوسپر اعتراض کرنیوالون کے اعتراض کو دفع کرے اور مسلمین کے حاکمون کی یعنی اماموں کی خیرخواہی یہ کہ شرع کے موافق اونکی اطاعت کرے
اونکی مخالفت سے بچے اور مسلمانون کی خیرخواہی یہ کہ مقدور بھر اونکو فائدہ پہونچاوے اونکو رنج نہ دے نیک کام سکھلاوے بدکامون سے منع کرے اور اونکے واسطے
چاہے جو اپنے واسطے چاہتا ہی ھ ابو ھریرۃ الذھب بالذھب وزنا بوزن مثلا بمثل والفضۃ بالفضۃ وزنا
بوزن مثلا بمثل فمن زاد واستزاد فھو ربا مسلم مین ابوھریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا سونا بکے سونے سے وزن مین
برابر برابر جتنا ایک دے اتنا دوسرا اور چاندی بکے چاندی سے تول مین برابر برابر جتنی ایک اتنی دوسری سو جسنے زیادہ دیا یا کہ زیادہ مانگا تو وہی
بیاج ہی ق عمر الذھب بالورق ربا الا ھاء وھاء والبر بالبر ربا الا ھاء وھاء والشعیر
بالشعیر ربا الا ھاء وھاء والتمر بالتمر ربا الا ھاء وھاء ویروی الورق بالورق ربا الا ھاء وھاء
والذھب بالذھب ربا الا ھاء وھاء بخاری اور مسلم مین عمر فاروق رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا سونا بدلنا چاندی سے بیاج
ہی مگر دست بدست اور گیہون بدلنا گیہون سے بیاج ہی مگر دست بدست اور جو بدلنا جو سے بیاج ہی مگر دست بدست بیاج نہین اور کھجور بدلنا کھجور سے
بیاج ہی مگر دست بدست نہین اور ایک روایت یون ہی کہ چاندی بدلنا چاندی سے بیاج ہی مگر دست بدست اور سونا بدلنا سونے سے بیاج ہی مگر
دست بدست نہین ف یعنی چاندی اور سونے مین اور تلنے والی چیزون کے بدلنے اور بیچنے مین دو صورتین ہین ایک صورت تو یہ کہ
ایک ہی جنس کا بدلنا جیسے چاندی کو چاندی سے یا جو کو جو سے تو اوسمین شرط یہ ہی کہ اوسی وقت دست بدست بدلے وعدہ نہو اور تول مین دونون
برابر ہون اگر تول مین کمی بیشی ہوئی یا ایک چیز موجود ہوئی اور دوسری غائب تو بھی بیاج ہی اور دوسری صورت یہ کہ دو جنس کا بدلنا جیسے
چاندی کا بدلنا سونے سے یا گیہون کا بدلنا جو سے تو اسمین شرط یہ ہی کہ دست بدست ہو اسمین کمی بیشی بیاج نہین مثلا ایک سیر گیہون کا دو سیر جو
بدلنا درست ہی اور اگر دست بدست نہو گیہون آج دیوے اور جو کل لیوے تو یہ بیاج ہی ہرگز درست نہین خ انس الرؤیا الحسنۃ
من الرجل الصالح جزء من ستۃ واربعین جزءا من النبوۃ بخاری مین انس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ٹھیک
خواب نیک مرد کی ایک حصہ ہی نبوت کے چھیالیس حصون سے ف یعنی جیسے پیغمبر کے علم مین قیاس اور سوچ کو دخل نہین ویسی ہی ٹھیک خواب
مین غور اور فکر کا دخل نہین صرف خدا ہی کی طرف سے ہوتی ہی تو نیک مرد کی خواب درست از قسم علم نبوت ہوئی اور چھیالیس حصے ہونے کی وجہ سابق
مین گذری ہی خ ابو سعید الرؤیا الصالحۃ جزء من ستۃ واربعین جزءا من النبوۃ بخاری مین ابو سعید رض سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ٹھیک اور درست خواب ایک حصہ ہی پیغمبری کا چھیالیس حصون سے ق ابو قتادۃ الحارث بن
ربعی الرؤیا من اللہ والحلم من الشیطان بخاری اور مسلم مین ابو قتادہ رض سے جنکا حارث نام ہی روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ٹھیک
اور اچھی خواب خدا کی طرف سے ہی اور پریشان خواب شیطان کی طرف سے ف خواب تین قسم ہی ایک تو خواب نیک جس سے دین کی قوت ہو خدا پر
اعتماد بڑھے گناہون سے بچے اور دوسری قسم خواب پریشان ہی جس سے وہم اور رنج بڑھے یا خدا سے بدگمانی ہو تیسری قسم یہ کہ آدمی کو اپنے
خیالات نظر پڑین یا غذا کے بخارات سے کوئی شکل کی صورت بندھے تو اول قسم یعنی نیک خواب کو خدا کی طرف سے فرمایا اور دوسری قسم کی خواب
کو شیطان کی طرف سے فرمایا اور تیسری قسم کو بیان نفرمایا کہ خود ظاہر تھی کچھ اوسکے بیان کی حاجت نہین ق عائشۃ الرحم

بھاگ جاتے ہین معلوم ہوا کہ شونیز مین بہت بڑے فائدے ہین یہان تک تو طبیبون کی عقل پہنچی باقی اسکے فائدے خدا ہی کو خوب معلوم ہین
اسواسطے حضرت نے اسکی تعریف فرمائی ق ابو ہریرۃ الشُّہداء خمسۃ المطعون والمبطون والغریق وصاحب
الہدم والشہید فی سبیل اللہ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ شہید پانچ قسم ہین ایک تو وہ جو وبا مین
مرجاوے اور دوسرا وہ جو پیٹ کی بیماری سے مرے یعنی دست آوین اور تیسرا جو ڈوب جاوے اور چوتھا جسپر دیوار گر پڑے اور پانچوین راہ خدا کا
شہید یعنی جو جہاد مین شہید ہو ف یعنی اونکو بھی کچھہ شہادت کا مرتبہ نصیب ہوگا اگرچہ اعلی قسم کا وہی شہید ہی جو جہاد مین مارا جاوے
ھ سعد بن ابی وقاص الشہر ہکذا وہکذا ثم نقص فی الثالثۃ اصبعا مسلم مین سعد بن ابی وقاص رض سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مہینا ایسا اور ایسا پھر حضرت نے تیسری بار ایک اونگلی کم کردی ف صحیح بخاری مین عبد اللہ بن
عمر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہم بن پڑھی امت ہین نہ لکھہ جانین نہ حساب جانین مہینا ایسا اور ایسا اور ایسا اور تیسری بار حضرت نے انگوٹھا
بند کرلیا پھر فرمایا کہ مہینا ایسا اور ایسا اور ایسا یعنی پورے تیس یعنی کبھی مہینا انتیس دن کا ہوتا ہی اور کبھی تیس دن کا ہوتا ہی ف
حضرت نے دونون ہاتھہ کی دس انگلیان اوٹھا کر تین بار اشارہ کرکے فرمایا کہ مہینا کبھی انتیس دن کا ہوتا ہی اور کبھی تیس دن کا مسلم
کی روایت مین انتیس ہین اور بخاری کی روایت مین انتیس بھی ہین اور تیس بھی ہین شاید بعضے لوگون نے کہا کہ رمضان کے مہینے کا
روزہ ہمپر فرض ہوا اور کبھی رمضان کا مہینا انتیس دن کا ہوتا ہی تو چاہیے کہ پورے مہینے کا تمام ثواب نہ ہو تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی
اور بکمال تصریح سے اشارہ کرکے فرمایا کہ دونون صورت مین ثواب برابر ہی خواہ تیس دن کا مہینا ہو اور خواہ انتیس دن کا ہو م
ابو ہریرۃ الشیخ شاب فی حب اثنین فی حب طول الحیوۃ وکثرۃ المال مسلم مین ابوہریرہ رض سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ بڈھا جوان ہی دو چیز کی محبت مین بڑی عمر ہونے کی محبت مین اور مال زیادہ ہونے کی محبت مین ف یعنی پیری مین
عمر درازی کی محبت اور کثرت مال کی محبت نہایت بڑھ جاتی ہی مصرع ع مرد چون پیر شود حرص جوان میگردد؛ عمر درازی کی محبت اسواسطے
زیادہ ہوتی ہی کہ دنیا چھوڑنے کو جی نہین چاہتا اور نیک عمل نہونے سے موت اور قبر اور قیامت سے جی گھبراتا ہی اور کثرت مال کی محبت
اسواسطے ہوتی ہی کہ پیری اولاد کے کام آوے اور مجکو خود پیری مین محتاجی نہو اس حدیث مین مذمت ہی طول عمر اور کثرت مال کے حرص کی
ق انس الصبر عند الصدمۃ الاولی بخاری اور مسلم مین انس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ صبر کا ثواب اول صدمے
کے نزدیک ہی ف ایک عورت قبر پر روتی تھی حضرت اودھر سے نکلے اوس عورت سے فرمایا کہ خدا سے ڈر اور صبر کر اوسنے کہا میرے پاس سے
ٹل جا تجھپر وہ مصیبت نہین پڑی جو مجھپر پڑی لیکن وہ عورت حضرت کو نہین پہچانتی تھی کسینے اوس سے کہا یہ تو حضرت تھے تو وہ
گھبرائی اور پچتائی پھر حضرت پاس آئی اور کہنے لگی کہ یا حضرت مینے آپکو نہین پہچانا تھا یعنی اب مین آپکا حکم مانتی ہون و صبر کرتی ہون
تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی ابتداے مصیبت صبر کا وقت ہی اور اوسی صبر کا شرع مین ثواب اور اعتبار ہی اسواسطے کہ جب مصیبت کو
بہت مدت گذرے تو آدمی کو خود بخود صبر آجاتا ہی ایماندار ہو یا کافر تو اوس صبر کا کچھہ اعتبار نہین ھ ابو ہریرۃ الصلوات
الخمس والجمعۃ الی الجمعۃ ورمضان الی رمضان مکفرات ما بینہن اذا اجتنبت الکبائر مسلم مین
ابوہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ پانچون نمازین اور ایک جمعہ دوسرے جمعے تک اور ایک رمضان دوسرے رمضان تک درمیان کے
گناہون کا اوتار ہین جب کہ کبیرہ گناہون سے بچے ف معلوم ہوا کہ نیکیان صغیرہ گناہون کو دور کرتی ہین اور کبیرہ گناہ توبہ سے

اور پیاس کی بیماری کو خوب شفا دیتا ہی **ف** اس حدیث مین پانی پینے کا ادب فرمایا اور تین دم مین پینے کی حکمت بتلائی کہ اس طور
سے پانی خوب ہضم ہوتا ہی اور تھوڑے پانی سے پیاس بجھتی ہی **خ** ابن عباس الشفاء فی ثلثة فی شرطة محجم او شربة
عسل او کیة بنار و انا انھی امتی عن الکی بخاری مین عبد اللہ بن عباس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ شفا بیماری سے
تین چیزون مین ہی سینگی کے کھچنے مین اور شہد کے پینے مین اور آگ کے داغنے مین اور مین منع کرتا ہون اپنی امت کو داغنے سے **ف**
اس حدیث کی شرح چھٹے باب مین ہو چکی ہر چند اس حدیث مین داغنے سے منع فرمایا لیکن داغنا بھی حضرت سے ثابت ہوا ہی تو مطلب یہ کہ اگر اور
دوا سے صحت ہوگی تو داغنے سے دور رہے اور نہین تو درست ہی **خ** جابر الشفعة فیما لم یقسم فاذا وقعت الحدود
وصرفت الطرق فلا شفعة بخاری مین جابر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ حق شفعہ اوسمین ہی جسمین تقسیم نہین ہوئی اور
جب بانٹ ہو کر حدین پڑ گئین اور راہین جدا ہو گئین تو شفعہ نرہا **ف** شفعہ دو قسم ہی شفعہ شرکت کا جیسے ایک گھر کے دو شریک ہون
اور اوسمین سے ایک شریک اپنا حصہ بیچے سوا اوسکو سوائے دوسرے شریک کے اور شخص نہین لے سکتا اور دوسرے شفعہ ہمسائگی کا یعنی اگر کوئی گھر
بکے تو اوسکے لینے مین اوسکے ہمسایے مقدم ہین امام شافعی کے نزدیک شرکت مین تو شفعہ ہی اور ہمسائگی مین شفعہ نہین اور یہی حدیث
اونکی دلیل ہی کہ جب تقسیم ہوئی اور دروازہ گھر کا علحدہ ہوا اور راہ اوسکی جدا ٹھہری تو شفعہ نرہا اور امام اعظم کے نزدیک شفعہ دونون
صورت مین ہی شرکت مین بھی اور ہمسائگی مین بھی تو اس حدیث کا یہ مطلب کہ تقسیم ہونے سے شفعہ شرکت کا جاتا رہا اور یہ مطلب نہین کہ
ہمسائگی کا بھی شفعہ باقی نرہا **خ** ابو ہریرة الشمس والقمر مکوران یوم القیمة بخاری مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ سورج اور چاند کی روشنی لپیٹ ڈالی جاوے گی قیامت کے دن یعنی بے رونق اور بے نور ہو جاوینگے **ف** جب قیامت
ہوئی تو یہ عالم فنا ہوا روشنی کی کچھ حاجت نرہی اور دوسری وجہ یہ ہی کہ تا ان کے پوجنے والے شرمندہ ہون اونکا زوال اور نقصان دیکھکر
ق ابو ہریرة الشونیز فیہ دواء من کل داء الا السام بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ سوائے موت کے کلونجی مین ہر بیماری کی دوا ہی **ف** طب کا قاعدہ یہ ہی کہ دوا بالضد چاہیے یعنی گرم بیماری کی
سرد دوا اور سردی کی گرم تو حدیث کا مطلب یہ کہ ہر ایک سرد بیماری کی کلونجی دوا ہی اسواسطے کہ گرم خشک ہی یا کہ بالخاصیت گرم اور
سرد دونون قسم کی بیماریون کو فائدہ کرتی ہو اسواسطے کہ علم طب مین ثابت ہی کہ بہت گرم چیزین گرم بیماریون کو فائدہ کرتی ہین
اور سرد چیزین سردی کو دور کرتی ہین چنانچہ کاسنی جگر کی بیماری کو گرم ہو یا سرد مفید ہی حال انکہ کاسنی سرد ہی اور اسی طرح
خوب کلان تپ کو مفید ہی گرمی سے ہو یا سردی سے حال انکہ اوسکا مزاج گرم ہی جالینوس نے اپنی کتاب مین اور بو علی سینا نے قانون مین
لکھا ہی کہ شونیز یعنی کلونجی گرم خشک ہی بلغم کو کاٹتی ہی اور ریح اور نفخ کو دور کرتی ہی اور مسون اور چھیپون اور سفید داغ کو فائدہ
کرتی ہی اور سرکے کے ساتھ پھنسیون کو مفید ہی اور بلغمی ورم اور سخت ورم کو پکاتی ہی اور سرکے کے ساتھ بلغمی زخم اور خارش کو
نفع کرتی ہی اور اگر اوسکو بھونکے پوٹلی باندھ کر سونگھے تو زکام کو فائدہ کرے اور اگر ماتھے پر لگاوے تو سر درد کو دور کرے اور اگر
سرکے کے ساتھ اوٹاکر کلی کرے تو دانت کا درد دور ہو اور اگر پیسکے سوسن کے تیل کے ساتھ گھس کے اوسکو ناک مین ڈالے تو ابتداء نزول الماء یعنی
موتیابند کو دور کرے اور پیٹ کے کیڑے اس سے مرجاتے ہین اور اگر چند روز اوسکو استعمال کرے تو حیض بستہ جاری ہو جاوے اور شہد اور
گرم پانی کے ساتھ پینے سے مثانے اور گردے کی پتھری کو گلاوے اور بلغمی اور سوداوی تپ کو دور کرے اور اوسکے دھوئین سے کیڑے مکوڑے

ثواب آسمان اور زمین کے درمیان کو بھر دیتا ہی اور نماز نور ہی اور صدقہ یعنی خیرات کرنا ایمان کی دلیل ہی اور صبر کرنا یعنی مصیبت
اور تکلیف مین دین پر ثابت رہنا روشنی ہی اور قرآن تیرے فائدے کی دلیل ہی اگر اوسپر عمل کیا یا تجھپر الزام کی حجت ہی اگر اوسپر عمل نکیا ہر
آدمی صبح کرتا ہی سو اپنی جان کو بیچتا ہی یعنی صبح ہوتے ہر شخص کام مین مشغول ہوتا ہی سو یا اپنی جان کو دوزخ سے آزاد کرتا ہی اگر نیک عمل
کیا یا اوسکو ہلاک کرتا ہی اگر بد عمل کیا **ف** طہارت کو آدھا ایمان اسواسطے فرمایا کہ ظاہر باطن کی صفائی کا نام ایمان ہی سو ظاہر
بدن کی طہارت یعنی غسل اور وضو نصف ایمان ہوئی اور باطن دل کی صفائی یعنی صحیح عقیدے اور نیک اخلاق نصف باقی ٹھہرے
اور نماز کو اسواسطے نور فرمایا کہ نماز اکثر بیحیائی اور برے کام سے جو دل کی سیاہی کا سبب ہین روکتی ہی یا نماز کے سبب سے قبر مین نور ہوگا و
قیامت کی ظلمت مین نماز کی روشنی سے نمازی بہشت تک پہنچے گا اور خیرات کو ایمان کی دلیل اسواسطے فرمایا کہ جب آدمی نے اپنا مال
خدا کی راہ مین دیا تو معلوم ہوا کہ اسکو خدا کا اور آخرت کا ایمان ہی اور نہین تو اپنی محبوب چیز کو کیون خرچ کرتا اور صبر کو روشنی اسواسطے
فرمایا کہ جب آدمی نے مصیبت مین جزع فزع نکی اور تکلیف سے نہ گھبرایا تو شیطان اور نفس کی ظلمت دور ہوئی اور جب ظلمت گئی
تو روشنی ہوئی **ق** ابْنُ عُمَرَ اَلظُّلْمُ ظُلُمَاتٌ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ ظلم اور ستم سیاہیان ہونگی قیامت کے دن **ف** یعنی قیامت مین ظلم کے سبب سے ظالم کے آگے اندھیر ہی
اندھیرا ہوگا **ق** ابْنُ عَبَّاسٍ اَلْعَائِدُ فِي هِبَتِهٖ كَالْكَلْبِ يَعُوْدُ فِي قَيْئِهٖ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عباس رض سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا اپنی دی چیز کا پھیر لینے والا کتے کے مثل ہی جو اپنی قی کو پھر نگل جاتا ہی **ف** امام شافعی کے نزدیک دی
چیز کو پھیر لینا بموجب اس حدیث کے درست نہین اور امام اعظم کے نزدیک مکروہ ہی **ق** مَعْقِلُ بْنُ يَسَارٍ اَلْعِبَادَةُ فِي الْهَرْجِ
كَهِجْرَةٍ اِلَيَّ مسلم مین معقل بن یسار رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بندگی کرنا کشت و خون کے زمانے مین ایسا ہی جیسے میری
طرف ہجرت کرنا **ف** یعنی جب کشت و خون عالم مین رائج ہوا اور زمانے مین فساد پھیلا تو اوس وقت کی عبادت کا ثواب حضرت والی
ہجرت کے ثواب کے برابر ہی اسواسطے کہ ایسے سخت وقت مین دین پر ثابت رہنا نہایت مشکل کام ہی **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَلْعَجْمَاءُ جُبَارٌ
وَالْبِئْرُ جُبَارٌ وَالْمَعْدِنُ جُبَارٌ وَفِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جانور کے مارنے کا بدلا نہین اور
کنوان کھودنے مین اگر مزدور مر جاوے تو بدلا نہین اور اگر کھان کھودنے مین مزدور مرے تو بدلا نہین اور کافرون کے گڑے خزانے مین پانچوان
حصہ ہی بیت المال کا **ف** یعنی اگر کسی کا جانور بلا تعدی مالک کے کسیکو مار ڈالے یا زخمی کرے تو اوسکے مالک پر تاوان نہین اور اگر
مزدور کنوان کھودنے یا کھان کھودنے مین اگر کنوان یا کھان بہت پڑے اور مزدور دب کے مر جاوے تو کھدانے والے پر کچھ عوض اور تاوان نہی **ق**
اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَلْعُمْرَةُ اِلَى الْعُمْرَةِ كَفَّارَةٌ لِمَا بَيْنَهُمَا وَالْحَجُّ الْمَبْرُوْرُ لَيْسَ لَهٗ جَزَاءٌ اِلَّا الْجَنَّةُ بخاری
اور مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا ایک عمرہ دوسرے عمرے تک اوتار ہی درمیان کے گناہون کا اور پاک حج کا تو سوائے بہشت کے
کوئی بدلا نہین **ف** پاک حج وہ ہی جسمین گناہ اور فسقون سے لڑائی جھگڑا نہو یعنی مقبول حج گناہون کو اس طرح کھو دیتا ہی
کہ آدمی بہشتی ہو جاتا ہی **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَلْعُمْرٰى جَائِزَةٌ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ عمر
کو چیز دینا درست ہی **ف** یعنی اگر کوئی اپنا گھر یا باغ کسی کو دیوے اس طرح سے کہ یہ مینے تجکو تیری عمر تک دیا تو درست ہی اگر
اوسکا قبضہ ہوا تو وہ مالک ہوگیا اور بعد اوسکے مر جانے کے اوسکے وارث مالک ہون گے جیسے ہبہ مین اور یہی مذہب امام اعظم کا

معاف ہوتے ہیں اور جس گناہ میں حق العبد ہو یعنی آدمی کی تقصیر کی ہو تو اوسکے معاف کرنے پر اوسکی بخشش موقوف ہی **ق** اُسامۃ بن زید الصلوٰۃ اَمامک بخاری اور مسلم میں اسامہ بن زید سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نماز تیرے آگے ہی **ف** پوری روایت اسامہ سے یون ہی کہ حضرت حج میں عرفات سے چلے راہ میں حضرت نے پیشاب کیا پھر وضو کیا میں نے کہا کہ ظہر کا وقت آگیا ہی نماز پڑھ لیجیے حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی یہان نہین آگے چل کے نماز پڑھینگے پھر جب وہان پہنچے جسکا مزدلفہ نام ہی تو اوترے پھر وضو کیا اور مغرب کی نماز پڑھی پھر اوسکے ساتھ عشا کی نماز پڑھی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ باوضو رہنا مستحب ہی اگرچہ اوس وضو سے نماز نہ پڑھے اور معلوم ہوا کہ مزدلفہ میں مغرب اور عشا کو ملا کر پڑھے اور یہی مذہب ہی سب اماموں کا **ق** اَبو ہریرۃ الصیام جُنّۃ بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ روزہ ڈھال ہی یعنی گناہوں سے پناہ ہی **ف** روزہ دار کا جب پیٹ خالی رہا تو اکثر گناہوں سے بچا ہی اور جب گناہوں سے بچا تو دوزخ سے بچا **ق** اَبو شریح العدوی الضیافۃ ثلٰثۃ ایام وجائزتہ یوم ولیلۃ ولا یحل لرجل مسلم ان یقیم عند اخیہ حتی یؤثمہ زاد مسلم قالوا یا رسول اللہ کیف یؤثمہ قال یقیم عندہ ولا شیٔ لہ یقریہ بہ بخاری اور مسلم میں ابو شریح سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ضیافت کی حد تین دن ہین اور اوسکا تکلف ایک رات اور ایک دن ہی اور مسلمان مرد کو حلال نہین کہ ٹھہرا رہے اپنے بھائی پاس یہان تک کہ اوسکو گناہ میں ڈالے مسلم مین اتنی روایت اور زیادہ ہی کہ لوگون نے کہا کہ یا رسول اللہ وہ کیونکر اوسکو گناہ میں ڈالیگا حضرت نے فرمایا کہ مہمان تو اوسکے پاس ٹھہرا رہا اور اوسکے کچھ نہوا جس سے وہ اوسکی ضیافت کرے **ف** یعنی جب صاحب خانہ محتاج ہوا اور مہمان تین دن سے زیادہ رہا تو اوسکو گویا گنہگار کیا اسواسطے کہ صاحب خانہ تنگ ہو کر مہمان کی غیبت کریگا کہ عجب بیحیا آدمی ہی کہ ٹلتا نہیں میں کہان سے اسکو کھلاؤن یا کہین سے حرام مال لیکر اوسکی ضیافت کریگا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ضیافت کا حق تین دن تک ہی سو ایک دن بقدر مقدور بہتر عمدہ کھانا تکلف سے کرے اور دو دن جو موجود ہو اوسکو حاضر کرے اور مہمان کو درست نہیں کہ تین دن سے زیادہ رہے اور اگر صاحب خانہ خوشی سے رکھے تو مضایقہ نہیں **خ** اُسامۃ بن زید الطاعون رجز ارسل علی طائفۃ من بنی اسرائیل بخاری میں اسامہ بن زید سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ وبا عذاب تھا کہ بنی اسرائیل کے ایک گروہ پر بھیجا گیا **ق** اَنس الطاعون شہادۃ لکل مسلم بخاری اور مسلم میں انس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ وبا شہادت ہی ہر مسلمان کی **ف** یعنی جس شہر میں وبا پڑے اور وہان کے لوگ وہین ٹھہرے رہین اور مر جاوین تو وے شہید ہین اسواسطے کہ وے لوگ مثل غازیون کے موت سے نہ ڈرے اور ثابت رہے اور ہرچند وبا بنی اسرائیل کی قوم پر عذاب تھی لیکن امت محمدی میں شہادت کا سبب ہی **ھ** معمر بن عبد اللہ الطعام بالطعام مثلا بمثل مسلم میں معمر بن عبد اللہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ گیہون کا بدلنا گیہون سے برابر چاہیے یعنی گرون میں کم یا زیادہ ہونگے تو بیاج ہی **ھ** ابو مالک الاشعری الطہور شطر الایمان والحمد للہ یملأ المیزان وسبحان اللہ والحمد للہ یملأٰن او یملأ ما بین السموات والارض والصلوٰۃ نور والصدقۃ برہان والصبر ضیاء والقرآن حجۃ لک او علیک کل الناس یغدو فبائع نفسہ فمعتقہا او موبقہا مسلم میں ابو مالک اشعری سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ طہارت آدھا ایمان ہی اور الحمد للہ کہنے کا ثواب اعمال کی ترازو کو بھر دیتا ہی اور سبحان اللہ اور الحمد للہ دونون کا ثواب یا ہر ایک کا

زبان سے متعلق ہین اول جھوٹی گواہی دینا دوسرے پاک آدمی کو حرام کاری کی تہمت لگانا تیسرے جھوٹی قسم کہانا چوتھے جادو کرنا او
تین گناہ پیٹ سے متعلق ہین اول شراب پینا دوسرے یتیم کا ناحق مال کہانا تیسرے سود اور بیاج کہانا اور دو گناہ شرمگاہ سے متعلق
اول زناکاری دوسرے اغلام کرنا یعنی بچہ بازی اور دو گناہ ہاتھ سے متعلق ہین اول ناحق خون دوسرے چوری اور ایک گناہ تمام
بدن سے یعنی ماں باپ کو رنج دینا مسلمان کو لازم ہی کہ ان گناہون سے نہایت ڈرتا رہے جیسے کہ زہر سے ڈرتا ہی اسواسطے کہ زہر دنیا
کی زندگی مین خلل ہی جسکا انجام فنا ہی اور کبیرہ گناہ سے آخرت بگڑتی ہی جسکو کبہی فنا نہین اور صغیرہ گناہ پر اصرار نکرے اسواسطے
کہ جب صغیرہ گناہ پر اصرار کیا تو وہ کبیرہ گناہ ہوجاتا ہی **ھ** اَبُو ذَرٍّ اَلْكَلْبُ الْاَسْوَدُ شَيْطَانٌ مسلم مین ابو ذر رضہ سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ کالا کتا شیطان ہی یعنی موذی ہی **ف** کالے کتے کو اسواسطے شیطان فرمایا کہ نہایت بدذات ہوتا ہی اور شکاری
نہین ہوتا تعلیم نہین قبول کرتا اور اکثر سویا کرتا ہی اسی واسطے اسکا قتل کرنا درست ہی **ق** اَبُو هُرَيْرَةَ اَلْكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ
صَدَقَةٌ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اچھی بات بھی صدقہ ہی یعنی خیرات مین داخل ہی **ف**
یعنی اگر کوئی سوال کرے اور کچھ موجود نہو تو اوسکو دعا دیوے کہ خدا تمکو اور کہین سے دلادے یہ بھی خیرات مین داخل ہی یا اچھی بات سے
مراد یہ کہ مسلمان کے دل کو کسی بات سے خوش کردے بشرطیکہ خلاف شرع نہو **ق** سَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ اَلْكَمْاَةُ مِنَ الْمَنِّ وَ
مَاؤُهَا شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ بخاری اور مسلم مین سعید بن زید رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کھنبی از قسم من ہی اور اوسکا پانی
آنکھ کی شفا ہی **ف** یعنی جس طرح حضرت موسی کے وقت مین من اور سلوی بنی اسرائیل کو بے رنج اور تلاش ملتا تھا ویسی ہی کھنبی
بھی بدون جوتے بوئے زمین سے جمتی ہی پھر اوسکا فائدہ فرمایا کہ اوسکا پانی آنکھ کی دھند کاٹتا ہی چنانچہ یہی فائدہ بوعلی سینا نے
قانون مین لکھا ہی **خ** اَبُو هُرَيْرَةَ اَلَّذِي يَخْنُقُ نَفْسَهُ يَخْنُقُهَا فِي النَّارِ وَالَّذِي يَطْعَنُهَا يَطْعَنُهَا فِي النَّارِ
بخاری مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو شخص اپنی جان کو گلا گھونٹ کے مارے وہ آپ کو دوزخ مین گھونٹا کریگا اور جو
آپ کو تلوار یا چھری بھونک کے مارے وہ دوزخ مین آپ کو بھونکا کریگا **ف** یعنی جس طرح آپ کو حرام موت ماریگا وہ
اوسی طرح کی دوزخ مین سزا پایا کریگا جیسے غیر کو ناحق مارنا حرام ہی ویسے ہی اپنی جان بھی مارنا حرام ہی **م** اَنَسٌ
اَلْمُؤَذِّنُونَ اَطْوَلُ النَّاسِ اَعْنَاقًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مسلم مین انس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اذان دینے والے
قیامت کے دن سب لوگون سے گردن بلند ہونگے **ف** بلند گردن ہونگے یعنی رحمت الہی کے زیادہ تر امیدوار ہونگے اسواسطے کہ منتظر
اور امیدوار اپنی مراد کے واسطے گردن بڑھائے تاکا کرتا ہی یا یہ مطلب کہ قیامت مین پسینا لوگون کے لبون تک پونہچیگا لیکن اذان دینے والون
کو بسبب گردن بلندی کے کچھ رنج نہوگا یا یہ مطلب کہ گردن بلند ہونگے یعنی سب لوگون مین باعزت اور نمودار ہونگے **م** اَبُو هُرَيْرَةَ
اَلْمُؤْمِنُ اَخُو الْمُؤْمِنِ مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ایماندار بھائی ہی ایماندار کا **ف** یعنی جب مسلمان دوسرے
مسلمان کا دینی بھائی ٹھہرا تو اوسکی محبت اور خیرخواہی واجب ہوئی جیسے بھائی کو بھائی سے ہوتی ہی **م** اَبُو هُرَيْرَةَ اَلْمُؤْمِنُ
الْقَوِيُّ خَيْرٌ وَاَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ مِنَ الْمُؤْمِنِ الضَّعِيفِ وَفِي كُلٍّ خَيْرٌ اِحْرِصْ عَلٰى مَا يَنْفَعُكَ وَاسْتَعِنْ
بِاللّٰهِ وَلَا تَعْجِزْ وَاِنْ اَصَابَكَ شَيْءٌ فَلَا تَقُلْ لَوْ اَنِّي فَعَلْتُ كَانَ كَذَا وَكَذَا وَلٰكِنْ قُلْ قَدَّرَ اللّٰهُ وَمَا شَاءَ فَعَلَ
فَاِنَّ لَوْ تَفْتَحُ عَمَلَ الشَّيْطَانِ مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ زبردست ایماندار بہتر اور پیارا بہت ہی خدا کے نزدیک

ق جَابِرٌ اَلْعُمْرٰی لِمَنْ وُھِبَتْ لَهٗ بخاری اور مسلم مین جابر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ عمر بھر کی چیز دی ہوئی کا وہی مالک ہی جسکو چیز دی ف یعنی عمریٰ مثل ہبہ کے سبب ملک کا ق اَبُوْ سَعِیْدٍ اَلْغُسْلُ یَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلٰی کُلِّ مُحْتَلِمٍ وَاَنْ یَّسْتَنَّ وَاَنْ یَّمَسَّ طِیْبًا اِنْ وَجَدَ بخاری اور مسلم مین ابو سعید رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جمعے کے دن غسل کرنا ہر ایک بالغ جوان پر واجب ہی اور مسواک کرنا اور خوشبو لگانا اگر میسر ہو ف بعضے بموجب اس حدیث کے کہتے ہین کہ جمعے کا غسل واجب ہی لیکن اکثر عالمون کے نزدیک غسل واجب نہین سنت اور مستحب ہی اگر بموجب ظاہر اس حدیث کے غسل کو واجب کہیے تو مسواک اور خوشبو لگانے کو بھی واجب کہیے حالانکہ مسواک اور خوشبو کسیکے نزدیک واجب نہین تو مطلب حدیث کا یہ کہ غسل واجب ہی یعنی ثابت ہی اور نہایت بہتر ہی ق اَبُوْ ھُرَیْرَةَ اَلْفَخْرُ وَالْخُیَلَاءُ فِی الْفَدَّادِیْنَ مِنْ اَھْلِ الْوَبَرِ وَالسَّکِیْنَةُ فِیْ اَھْلِ الْغَنَمِ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بڑائی مارنا اور اترانا شور کرنے والون مین ہی جو اونٹ والے ہین اور نرمی بھیڑ بکری والون مین ف عرب مین حضرت کے وقت مین دو گروہ تھے سو اونکی عادت بتلائی کہ اونٹ والے بدمزاج ہین اور بکریان چرانے والے غریب ہین یہ صحبت کی تاثیر ہی کہ اونٹ اکثر شریر ہوتا ہی اور بکری غریب اسی واسطے ابتدا مین ہر ایک پیغمبر نے بکریان چرانے کی عادت کی ق اَبُوْ ھُرَیْرَةَ اَلْفِطْرَةُ خَمْسٌ اَلْخِتَانُ وَالْاِسْتِحْدَادُ وَقَصُّ الشَّارِبِ وَتَقْلِیْمُ الْاَظْفَارِ وَنَتْفُ الْاِبَاطِ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ آدمی کی پیدایشی چیزین پانچ ہین اول ختنہ کرنا دوسرے ناف کے نیچے مونڈنا تیسرے موچھین کترنا چوتھے ناخن کاٹنا پانچوین بغلون کے بال اوکھاڑنا ف یعنی ہر ایک انسان جسمین کہ آدمیت ہی وہ ان پانچون چیزون کو ایسا پسند کرتا ہی گویا کہ یہ پیدایشی بات ہی تعلیم کی اسمین کچھ حاجت نہین اسواسطے کہ اول تو اسمین پاکی اور ستھرائی ہی اور دوسرے فائدہ بھی ہین ختنے مین یہ فائدہ ہی کہ میل نہین جمتا پیشاب کا قطرہ نہین رہتا اور جماع مین زیادہ لذت ہوتی ہی اور ناف کے نیچے کے بال مونڈنے مین یہ فائدہ کہ میل دور ہوتا ہی اور شہوت کی قوت زیادہ ہوتی ہی اور موچھون کے کترانے مین یہ فائدہ کہ مجوسی اور ہندو کی مشابہت نہو اور کھانے پینے مین کچھ نہ اٹکے اور ناخن کاٹنے مین یہ فائدہ کہ میل اور نجاست نہ جمے اور بغل کے بال دور کرنے مین یہ فائدہ کہ میل نہ رہے اور وہان کی گندگی دور ہوتی رہے ہر چند سنت یہ ہی کہ ناف کے نیچے کے بال استرے سے مونڈے لیکن نورہ لگانا بھی درست ہی اور جسکو بال اوکھیڑنے کی عادت ہو تو بھی درست ہی اور بغل کے بال مونڈنا بھی درست ہی اور دوسری حدیث مین پیدایشی چیزین دس فرمائین پانچ تو یہی جو اس حدیث مین ہین اور باقی پانچ یہ اول سر مانگ نکالنا جسکے سر پر بال ہون دوسری کلی کرنا تیسری ناک صاف کرنا چوتھی مسواک کرنا پانچوین پانی سے استنجا کرنا کبھی حضرت نے پانچ کو ذکر کیا اور کبھی دس کو جیسی ضرورت دیکھی ویسا ہی فرمایا خ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عَمْرٍو اَلْکَبَائِرُ اَلْاِشْرَاكُ بِاللّٰہِ وَعُقُوْقُ الْوَالِدَیْنِ وَقَتْلُ النَّفْسِ وَالْیَمِیْنُ الْغَمُوْسُ بخاری مین عبد اللہ بن عمرو رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کبیرہ گناہ یہ ہین خدا کے ساتھ شرک کرنا ماں باپ کو رنج دینا نافرمانی کرنا اور ناحق خون کرنا اور جھوٹی قسم کھانا ف یعنی نہایت کبیرہ گناہ چار ہین اور دوسری حدیث مین سات فرمائے مناسب وقت کے جیسا بہتر جانا ویسا فرمایا کبیرہ گناہ وہ ہی جسکے کرنے والے پر قرآن یا حدیث مین وعید شدید ہو اور سخت سزا کا وعدہ ہو قوت القلوب مین ابو طالب مکی نے کبیرہ گناہ سترہ لکھے ہین چار گناہ تو دل سے متعلق ہین اول شرک دوسرے معصیت پر اصرار تیسرے ناامیدی خدا کی رحمت سے چوتھے نڈر ہونا خدا کے غضب سے اور چار گنا

تو کیا رحمت ہی خدا کی کہ اوسکے واسطے دو ثواب مقرر کیے مطلب یہ کہ قرآن سے کسی طرح غفلت نچاہیے اگر خوب واقف ہی تو سبحان اللہ کہ
فرشتون مین شمار ہوا اور اگر خوب زبان نہین چلتی تو بھی دوہرا ثواب موجود ہی **ق** اَسْمَاءُ بِنْتُ اَبِیْ بَکْرٍ اَلْمُتَشَبِّعُ بِمَا لَمْ
یُعْطَ کَلَابِسِ ثَوْبَیْ زُوْرٍ بخاری اور مسلم مین اسماء بنت ابی بکر صدیق رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ ملی چیز سے آپ کو
آسودہ دکھلانے والا ایسے مکر کا جوڑا پہننے والا **ف** ایک عورت نے کہا کہ یا حضرت میری ایک سوت ہی تو مجھپر اس بات مین کچھ گناہ
تو نہین کہ مین اپنے خاوند کی طرف سے اوس چیز کا دینا ظاہر کرون جو حقیقت مین نہین دی تا کہ سوت جلے اور جھلاوے تب حضرت نے یہ حدیث
فرمائی یعنی صاف مکاری اور خلاف نمائی ہی ہرگز درست نہین کہ ظاہر مین کچھ اور باطن مین کچھ **ق** عَلِیٌّ اَلْمَدِیْنَةُ حَرَمٌ
مَّا بَیْنَ عَیْرٍ اِلٰی ثَوْرٍ فَمَنْ اَحْدَثَ فِیْهَا حَدَثًا اَوْ اٰوٰی مُحْدِثًا فَعَلَیْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰئِکَةِ وَالنَّاسِ
اَجْمَعِیْنَ لَا یَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ صَرْفًا وَّلَا عَدْلًا ذِمَّةُ الْمُسْلِمِیْنَ وَاحِدَةٌ یَّسْعٰی بِهَا اَدْنَاهُمْ فَمَنْ
اَخْفَرَ مُسْلِمًا فَعَلَیْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰئِکَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ لَا یَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ صَرْفًا
وَّلَا عَدْلًا وَمَنْ وَّالٰی قَوْمًا بِغَیْرِ اِذْنِ مَوَالِیْهِ وَفِیْ رِوَایَةٍ وَمَنِ ادَّعٰی اِلٰی غَیْرِ اَبِیْهِ اَوِ انْتَمٰی اِلٰی
غَیْرِ مَوَالِیْهِ فَعَلَیْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰئِکَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ لَا یَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ صَرْفًا
وَّلَا عَدْلًا بخاری اور مسلم مین علی مرتضی رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مدینہ حرام ہی ان دو پہاڑون کے درمیان مین کہ
ایک پہاڑ کو عیر کہتے ہین اور دوسرے کو ثور سو جو اوس مین کوئی بدعت نکالے یا بدعت نکالنے والے کو جگہہ دیوے تو اوسپر خدا کی اور فرشتون کی
اور سب آدمیون کی لعنت ہی خدا نہ قبول کریگا اوس سے قیامت کے دن نہ نفل عبادت کو نہ فرض کو امان مسلمانون کی ایک سی ہی ادنی مسلمان
بھی امان مین کوشش کرے سو جو شخص کہ مسلمان کی امان کو توڑے سو اوسپر خدا کی اور فرشتون کی اور سب آدمیون کی لعنت ہی نہ قبول
کریگا خدا اوس سے قیامت کے دن نہ نفل نہ فرض اور جو کسی قوم سے دوستی کرے بغیر اجازت اپنے اگلے مددگارون اور سردارون کے اور دوسری
روایت مین یون ہی اور جو رشتہ لگاوے اپنے باپ کے سوا غیر سے یا اپنے مالکون کو چھوڑ کے غیرون سے نسبت کرے تو اوسپر خدا کی اور فرشتون
کی اور سب آدمیون کی لعنت ہی نہ قبول کریگا خدا اوس سے قیامت کے دن نفل اور نہ فرض **ف** یعنی جیسے مکے کی حرم مین زیادتی
اور بے ادبی درست نہین ویسے ہی مدینے کی حرم مین بھی اور اگر لشکر اسلام سے ادنی مسلمان کسی کافر کو پناہ دیوے تو سب مسلمانون پر
اوسکی رعایت واجب ہو گئی جو اوسکی امان کو توڑے اوسپر لعنت ہی اور جب ایک قوم سے دوستی کی اور آپسمین ایک دوسرے کی مددگاری
کا عہد کیا تو اونکی بدون اجازت کے اور قوم سے راہ و رسم کرنا اور مددگاری کا قول قرار کرنا درست نہین کہ شاید اونکو رنج ہو اور
عداوت پیدا ہو **ھ** سَعْدُ بْنُ اَبِیْ وَقَّاصٍ اَلْمَدِیْنَةُ خَیْرٌ لَّهُمْ لَوْ کَانُوْا یَعْلَمُوْنَ لَا یَدَعُهَا اَحَدٌ رَغْبَةً عَنْهَا
اِلَّا اَبْدَلَ اللّٰهُ فِیْهَا مَنْ هُوَ خَیْرٌ مِّنْهُ وَلَا یَثْبُتُ اَحَدٌ عَلٰی لَاْوَائِهَا وَجَهْدِهَا اِلَّا کُنْتُ لَهٗ شَفِیْعًا
اَوْ شَهِیْدًا یَّوْمَ الْقِیٰمَةِ مسلم مین سعد بن ابی وقاص رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مدینہ اونکے واسطے بہتر ہی اگر اونکو
بوجھ ہو نہ چھوڑ جاویگا کوئی مدینے کو برا جان کر مگر کہ خدا اوسکے عوض اوس سے بہتر کو اوسمین لاویگا اور نہ ثابت رہیگا کوئی مدینے
کی کڑی بھوک پر اور اوسکی تکلیف پر مگر کہ مین اوسکا شفیع یا اوسکے ایمان کا گواہ ہونگا قیامت کے دن **ف** پوری حدیث
یون ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ یمن کا ملک فتح ہوگا بعضے لوگ مدینے سے نکل کر وہان جا رہینگے پھر یہ حدیث فرمائی اور اشارہ کیا کہ مدینے والونکو

بودے اور سست ایماندار سے اور ہر ایک ایماندار مین خواہ مضبوط ہو خواہ سست بہتری ہی حرص کرتا رہ اوس چیز پر جو تیرے کام آوے اور خدا سے
مدد مانگ اور نہ تھک اور اگر تجھکو کوئی رنج اور مصیبت پہنچے تو یون مت کہہ کہ اگر مین فلانا کام کرتا تو ایسا ایسا ہوتا و لیکن یون کہہ کہ
یہ خدا نے ٹھہرایا تھا اور اوسنے جو چاہا سو کیا اسواسطے کہ اگر کہنا شیطانی کام کا دروازہ کھولتا ہی ف مضبوط ایماندار خدا کو
اسواسطے زیادہ پیارا ہوا کہ وہ اپنے کامل یقین کے سبب سے دین کے کام پر نہایت مستعد رہتا ہی جہاد کرتا ہی نیک کام بتلانے اور برے کام کے
روکنے مین کسی سے نہین ڈرتا اور عبادت پر مستعد رہتا ہی کسی رنج اور تکلیف سے دین کے کام مین سست نہین ہوتا بخلاف سست ایماندار کے کہ
اوس سے دین کا کام بخوبی نہین ہو سکتا پھر فرمایا کہ ہر چند مضبوط مسلمان سست سے بہتر ہی لیکن خیریت دونون مین ہی اسواسطے کہ ایمان
دونون مین موجود ہی گو اوسکا ایمان قوی ہی اور اسکا ضعیف پھر حضرت نے عالی ہمتی پر رغبت دلائی اور سستی دور ہونے کی علاج فرمائی
یعنی ایماندار کو مناسب ہی کہ اپنے فایدے کے کامون پر سرگرم ہو جاوے اور اوسکے سرانجام کی خدا سے مدد چاہے دینی کام مین سست ہو کر
نہ تھک بیٹھ کہ خالی ہاتھ رہجاویگا اسواسطے کہ دنیا اور دین کی محرومی کا اصل سبب سستی اور کاہلی ہی اور چونکہ آدمی رنج اور مصیبت سے
خالی نہین رہ سکتا سو اوسکی بھی علاج فرمائی یعنی تکلیف مین یون نہ کہے کہ اگر مین فلانا کام کرتا تو ایسا ہوتا یعنی رنج نہوتا یا اگر فلانا شخص جہاد
مین نجاتا تو زندہ رہتا بلکہ اوسکو تقدیر پر حوالہ کرے تاکہ حسرت سے بچے اسواسطے کہ تقدیر کے مقابلے مین اگر بولنا شیطانی کام ہی کہ آدمی تقدیر
کو بھول کر اسباب ظاہری پر بھروسا کرتا ہی اور ناحق پچتا کر غم پر غم اوٹھاتا ہی ق ابو ہریرۃ اَلْمُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِ کَالْبُنْیَانِ
یَشُدُّ بَعْضُہٗ بَعْضًا بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ایک ایماندار دوسرے ایماندار کے حق مین ایسا ہی جیسے عمارت
کی بنیاد کہ اوسکا ایک دوسرے کو مضبوط کیے رہتا ہی ف یعنی جیسے عمارت مین مضبوطی ایک اینٹ کی دوسری اینٹ سے ہوتی ہی اوسی
طرح ایک ایماندار کو لازم ہی کہ دوسرے ایماندار کا مددگار رہے خلاصہ مطلب یہ کہ ایمان کی ترقی اور خوبی اتفاق پر موقوف ہی ق جابر
و ابن عمر اَلْمُؤْمِنُ یَأْکُلُ فِی مِعًی وَّاحِدٍ وَالْکَافِرُ یَأْکُلُ فِی سَبْعَۃِ اَمْعَاءٍ بخاری اور مسلم مین جابر اور عبد اللہ
بن عمر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ایماندار ایک انتری مین کھاتا ہی اور کافر سات انتریون مین کھاتا ہی ف ایک کافر کی ضیافت
ہوئی جب اوسنے سات بکریون کا دودھ پیا تب اوسکا پیٹ بھرا دوسرے دن وہ مسلمان ہوا تو ایک بکری کے دودھ سے آسودہ ہو گیا تب حضرت نے
یہ حدیث فرمائی یعنی کم خوری اور قناعت ایمان کا مقتضا ہی تاکہ عبادت مین سستی نہ آوے اور زیادہ خوری اور حرص کافر کی شان ہی
کہ جانور کی طرح اوسکی کبھی حرص نہین کم ہوتی ھ ابو ہریرۃ اَلْمُؤْمِنُ یَغَارُ وَاللّٰہُ اَشَدُّ غَیْرًا مسلم مین ابو ہریرہ رض سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ایماندار غیرت دار ہوتا ہی اور خدا زیادہ تر غیرت دار ہی ف باقی روایت یون ہی کہ اسی واسطے خدا نے
ظاہر باطن کی بیحیائیون سے منع کیا یعنی بدکامون پر طیش آنا ایمان کا مقتضا ہی بے غیرتی ایمان کی شان نہین ق عایشۃ
اَلْمَاہِرُ بِالْقُرْاٰنِ مَعَ السَّفَرَۃِ الْکِرَامِ الْبَرَرَۃِ وَالَّذِیْ یَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ وَیَتَتَعْتَعُ فِیْہِ وَھُوَ عَلَیْہِ شَاقٌّ
لَہٗ اَجْرَانِ بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قرآن کا خوب واقف پاک لکھنے والے فرشتون کے ساتھ ہی
اور جو کہ قرآن پڑھتا ہی اور اوسکی زبان اوسمین اٹکتی ہی اور قرآن پڑھنا نہایت مشکل ہی اوسکو دو ثواب ہین یعنی ایک ثواب پڑھنے کا اور دوسرا
ثواب رنج کشی کا ف یعنی جو قرآن کے معانی سے خوب واقف ہی اور اوسکو بے تکلف پڑھتا ہی اوسکا مرتبہ نہایت عمدہ ہی کہ وہ ثواب مین
اون فرشتون کے ساتھ ہی جو قرآن کو لوح محفوظ سے نقل کرتے ہین اور جسکی زبان نہین پلٹتی باوجود محنت کے اوس سے حروف نہین ادا ہوتے

باطنی ہجرت ہے ق عُمَرَ اَلْمَيِّتُ يُعَذَّبُ فِي قَبْرِهِ بِمَا نِيحَ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ مَا نِيحَ عَلَيْهِ بخاری اور مسلم
مین عمر فاروق رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مردہ پر عذاب ہوتا ہے قبر مین نوحہ کرنے سے ف نوحہ سے میت پر عذاب اس
صورت مین ہے کہ وہ اپنے اوپر نوحہ کرنے کی وصیت کر جاوے یا کہ اوسکے خاندان مین نوحہ گری ہوتی ہو اور وہ باوجود قدرت کے منع نکرے
ھ جابر اَلنَّاسُ تَبَعٌ لِقُرَيْشٍ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ مسلم مین جابر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ عرب کے لوگ نیکی اور بدی مین
قریش کے تابع ہین ف یعنی قریش کی قوم عرب مین سردار ہے اگر قریش نیک ہوئے تو اور لوگ بھی نیک ہوئے اور اگر قریش بگڑے
تو سب بگڑے اسواسطے کہ معمول ہے کہ عمدہ خاندان کے طریق کو لوگ سند پکڑتے ہین ق ابو هريرة اَلنَّاسُ تَبَعٌ لِقُرَيْشٍ
فِي هَذَا الشَّأْنِ مُسْلِمُهُمْ تَبَعٌ لِمُسْلِمِهِمْ وَكَافِرُهُمْ تَبَعٌ لِكَافِرِهِمْ اَلنَّاسُ مَعَادِنُ خِيَارُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ
خِيَارُهُمْ فِي الْإِسْلَامِ إِذَا فَقِهُوا تَجِدُونَ مِنْ خَيْرِ النَّاسِ أَشَدَّ النَّاسِ كَرَاهِيَةً لِهَذَا الشَّأْنِ
حَتَّى يَقَعَ فِيهِ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا عرب کے لوگ اس سرداری مین قریش کے تابع ہین مسلمان
انکا قریش کے مسلمان کا تابع ہے اور کافر انکا قریش کے کافر کا تابع ہے آدمیون کا حال کھانون کا سا حال ہے جو ان لوگون مین
کفر کی حالت مین افضل تھے وہی لوگ اسلام مین بھی افضل ہین جس وقت کہ دین مین ہوشیار ہو جاوین اور احکام شرعی کو خوب
سمجھین آدمیون مین بہتر اوسکو پاؤگے جو بہت نفرت رکھتا ہوگا اس اسلام سے یا اس خلافت سے جب تک اوسمین نہ آجاوے
ف یعنی قریش مین ہمیشہ سرداری قائم رہی کفر مین بھی اور اسلام مین بھی پھر قریش کے افضل ہونے کا قاعدہ کلیہ فرمایا مثال
دے کر کہ جیسی کھانین مختلف ہوتی ہین کہ بعضی کھان سونے کی اور بعضی لوہے کی ویسے ہی آدمی بھی مختلف ہین کہ بعضے خاندان
عمدہ ہین شجاعت سخاوت ریاست غیرت ہمت اونمین پیدائشی ہوتی ہے جیسے کہ قریش کا خاندان اور بعضے خاندان ایسے
نہین ہوتے جیسے اور عرب پھر فرمایا کہ جو کفر مین بہتر خاندان تھا وہی اسلام مین بھی بہتر ہے بشرطیکہ علم اور عمل کو حاصل کیا ہو اسواسطے
کہ شرافت ذاتی اور دینداری مل کر نور علی نور ہو گئی معلوم ہوا کہ شرافت ذاتی بدون دینداری کے خدا کے نزدیک کچھ حقیقت نہین اور یہ
جو فرمایا کہ بہتر وہی ہے جو نہایت نفرت رکھتا ہو اسکے دو مطلب ہین ایک یہ جو حالت کفر مین اسلام سے بہت نفرت رکھتا ہو اسلام کے
بعد وہی افضل ہے جیسے عمر فاروق رض اور خالد اور عکرمہ رض اسواسطے کہ جو کفر مین بہت مضبوط ہوتا ہے وہ اسلام مین بھی خوب
مضبوط ہوتا ہے مضبوط لوگ جدھر آتے ہین خوب ہی آتے ہین اور دوسرا مطلب یہ کہ جو خلافت اور امامت سے قبل سردار ہونے کے
نفرت رکھتا ہو وہی افضل ہے اسواسطے کہ اوسکو سرداری کی طمع نہین اور جب اوسکو سردار بنایا تو خوب جان فشانی کرتا ہے
ق ابن عمر اَلنَّاسُ كَإِبِلٍ مِائَةٍ لَا تَجِدُ فِيهَا رَاحِلَةً وَاحِدَةً بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمر رض سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ آدمیون کی مثال جیسے سو اونٹ کہ اون مین نپاؤ تو ایک بھی چالاک سواری کے لائق ف
یعنی جیسے سو اونٹ مین بھی ایک عمدہ تیز رفتار نہین نکلتا ویسے ہی سو آدمیون مین ایک بھی کامل آدمی صحبت کے لائق نہین
ملتا مطلب یہ کہ ناقص لوگ کثرت سے ہین اور کامل کمیاب ھ ابو موسى اَلنُّجُومُ أَمَنَةٌ لِلسَّمَاءِ فَإِذَا ذَهَبَتِ
النُّجُومُ أَتَى السَّمَاءَ مَا تُوعَدُ وَأَنَا أَمَنَةٌ لِأَصْحَابِي فَإِذَا ذَهَبْتُ أَتَى أَصْحَابِي مَا يُوعَدُونَ
وَأَصْحَابِي أَمَنَةٌ لِأُمَّتِي فَإِذَا ذَهَبَ أَصْحَابِي أَتَى أُمَّتِي مَا يُوعَدُونَ مسلم مین ابو موسی رض سے روایت ہے کہ

مدینہ چھوڑنا بہتر نہین اور اگر کوئی وہان سے نکل جاویگا تو مدینے کا کچھ نقصان نہین اوس سے افضل لوگون کو خدا وہان لاویگا پھر فرمایا کہ جو مدینے مین تکلیف اور رنج سہیگا اوسکا شفیع اور گواہ مین ہونگا اس حدیث سے مدینے کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی اور وہان کے رہنے والون کو عمدہ بشارت ہی خ اَنَسٌ اَلْمَدِيْنَةُ يَأْتِيْهَا الدَّجَّالُ فَيَجِدُ الْمَلَائِكَةَ يَحْرُسُوْنَهَا فَلَا يَقْرَبُهَا الدَّجَّالُ وَلَا الطَّاعُوْنُ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ بخاری مین انس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مدینے مین دجال آویگا تو فرشتون کو پاویگا کہ اونکی چوکیداری کرتے ہین سو اوسکے نزدیک نہ آویگا اور انشاء اللہ وہان وبا بھی نہ آویگی ق اِبْنُ مَسْعُوْدٍ اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن مسعود رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مرد اوسکے ساتھ ہی جس سے کہ محبت رکھتا ہی ف ایک شخص نے پوچھا کہ یا حضرت قیامت کب ہوگی حضرت نے فرمایا کہ قیامت کے واسطے تو نے کیا سامان کیا ہی اوسنے کہا یا رسول اللہ قیامت کے واسطے نماز اور روزے کی زیادتی کا سامان تو میرے پاس نہین لیکن مین اللہ اور اوسکے رسول کی محبت رکھتا ہون تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اللہ رسول کی محبت عمدہ سامان ہی یہ حدیث بشارت ہی اہل محبت کو ھ اَنَسٌ وَاَبُوْ هُرَيْرَةَ اَلْمُسْتَبَّانِ مَا قَالَا فَعَلَى الْبَادِيْ حَتّٰى يَعْتَدِيَ الْمَظْلُوْمُ مسلم مین انس اور ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ دونون گالی دینے والون نے جو کہا سو اوسکا گناہ اوسی پر ہی جسنے پہلے گالی دی جب تک کہ مظلوم زیادتی نہ کرے ف یعنی اگر دو شخص آپسمین ایک دوسرے کو گالی دیوے تو دونون طرف کی گالیون کا گناہ اوسی پر ہی جسنے اول گالی دینا شروع کیا اسواسطے کہ اوسی نے اول راہ نکالی اور اگر مظلوم نے جواب مین زیادتی کی ایک گالی کے بدلے دو گالیان دین تو دونون گناہ مین شریک ہوئے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ گالی کا جواب دینا درست ہی بشرطیکہ حد سے نہ بڑھے لیکن غم خوری جواب دینے سے نہایت افضل ہی ق اِبْنُ عُمَرَ اَلْمُسْلِمُ اَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَظْلِمُهٗ وَلَا يُسْلِمُهٗ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مسلمان بھائی ہی مسلمان کا نہ اوسپر ظلم کرتا ہی نہ اوسکو ہلاکی مین ڈالتا ہی ف یعنی جب ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ٹھہرا تو اوسپر ظلم کرنا یا اوسکو بلا مین پڑا رہنے دینا اوسکی حمایت اور مدد نکرنا کسی طرح مناسب نہین ق اَلْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ اَلْمُسْلِمُ اِذَا سُئِلَ فِي الْقَبْرِ يَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ فَذٰلِكَ قَوْلُهٗ يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ بخاری اور مسلم مین براء بن عازب رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا مسلمان سے جبکہ قبر مین سوال ہوتا ہی تو وہ یہ گواہی دیتا ہی کہ سوا خدا کے کوئی پوجنے کے لائق نہین اور محمد خدا کا رسول ہی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سو یہی مطلب ہی خدا کے قول کا جو قرآن مین ہی کہ ایمان والون کو خدا ثابت بات پر ثابت رکھتا ہی ف یعنی جو یہ قرآن مین فرمایا ہی کہ ایمانداروںکو ثابت بات پر خدا ثابت رکھتا ہی تو مراد ثابت بات سے توحید اور رسالت کی گواہی ہی معلوم ہوا کہ قبر کا سوال جواب قرآن اور حدیث دونون سے ثابت ہی ق عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِهٖ وَيَدِهٖ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمرو رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کامل مسلمان وہ ہی کہ جسکی زبان ہاتھ سے مسلمان بچین ف یعنی زبان سے نہ غیبت کرے نہ گالی دے اور نہ ہاتھ سے کسیکو ناحق مارے نہ چیرا وے ق عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو اَلْمُهَاجِرُ مَنْ هَجَرَ مَا نَهَى اللّٰهُ عَنْهُ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمرو رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ افضل ہجرت کرنے والا وہ ہی جو اوسکو چھوڑے جس سے خدا نے منع کیا ف ہجرت اوسکو کہتے ہین مسلمان کفر کا ملک چھوڑکر اسلام کے ملک مین جا رہے سو فرمایا کہ عمدہ ہجرت وہ ہی جو گناہ سے ہجرت کرے وطن چھوڑنا ظاہری ہجرت ہی اور گناہ چھوڑنا

بخوراً فلا تشهد معنا العشاء الآخرة مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو عورت خوشبو لگاوے بخور
وہ ہمارے ساتھ اخیر عشا کی نماز مین نہ حاضر ہو **ف** حضرت نے اسواسطے منع کیا کہ تاریکی کے وقت مین خوشبو سونگھکے
جوان مردون کو بد خیال نہ آوے معلوم ہوا کہ خوشبو لگا کر رات مین عورت کا نکلنا درست نہین **ق** ابو ہریرۃ ایما امرء
مسلم اعتق امرءً مسلماً استنقذ الله بکل عضو منه عضواً منه من النار بخاری اور مسلم مین
ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ جو مرد مسلمان آزاد کرے مسلمان مرد کو چھڑاویگا الله اوسکے ہر ایک جوڑ کے بدلے اوسکا ہر ایک جوڑ دوزخ سے
ھ جریر ایما عبد ابق فقد برئت منه الذمة ویروی ابق من موالیه فقد کفر حتی یرجع الیهم
مسلم مین جریر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو غلام بھاگا تو البتہ اوس سے اوتر گئی اسلام کی پناہ اور ایک روایت مین یون ہی کہ جو غلام
بھاگا اپنے مالکون سے سو البتہ کافر ہوگیا جب تک کہ اونمین نہ پلٹ آوے **ف** اگر غلام بھاگنے کو حلال جانکر بھاگا تو بیشک کافر ہوگیا اور
اگر حلال نہین جانا تو کافر نہین ہوا اوسنے کفران نعمت کیا **ھ** ابو ہریرۃ ایما قریة اتیتموها واقمتم فیها
فسهمکم فیها وایما قریة عصت الله ورسوله فان خمسها لله ولرسوله ثم هی لکم مسلم مین
ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جس بستی مین تم آئے اور وہان ٹھہرے تو تمھارا حصہ اوسی مین ہی اور جس بستی والون نے خدا اور
اوسکے رسول کی نافرمانی کی یعنی لڑائی کی تو البتہ اوسکا پانچوان حصہ الله اور رسول کا ہی پھر اوس بستی کے باقی چار حصے تمھارے ہین
ف اس حدیث مین بیان ہی فی اور غنیمت کا یعنی جو ملک بدون جنگ کافرون نے خالی کر دیا یا صلح سے قابو مین آیا وہ
سب کا سب مال ہی بیت المال کا اسکو فی کہتے ہین اسمین غازیون کا حصہ مقرر نہین لیکن اگر غازی وہان جاکر ٹھہرینگے بطور عطا کے
حصہ پا دینگے اسواسطے کہ مصارف بیت المال مین غازی بھی داخل ہین اور جو ملک جنگ سے فتح ہوا اوسمین پانچوان حصہ
بیت المال کا اور باقی چار حصے غازیون کے اسکو غنیمت کہتے ہین **خ** عمر ایما مسلم شهد له اربعة نفر
بخیر ادخله الله الجنة قال فقلنا واثنان قال واثنان قال ثم لم نسأله عن الواحد بخاری مین
عمر فاروق رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جس مسلمان کی چار مسلمان نیکی کی گواہی دین خدا اوسکو بہشت مین داخل کریگا عمر فاروق
نے کہا پھر ہمنے کہا اور دو آدمی کی گواہی بھی بہشت مین لیجاتی ہی حضرت نے فرمایا اور دو کی گواہی بھی بہشت مین لیجاتی ہی عمر فاروق
نے کہا پھر ہمنے ایک شخص کی گواہی کا حال نہ پوچھا **ف** معلوم ہوا کہ خالص مسلمانون کی گواہی نجات کا سبب ہی

فصل اس فصل مین وے حدیثین ہین جنکے سرے پر ایکم ہی **خ** ابن مسعود ایکم مال وارثه احب الیه
من ماله قالوا یا رسول الله ما منا احد الا ماله احب الیه من مال وارثه قال فان ماله ما قدم
ومال وارثه ما اخر بخاری مین عبد الله بن مسعود رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کون تم مین ایسا ہی جسکے نزدیک اپنے
وارث کا مال اپنے مال سے زیادہ تر پیارا ہو اصحاب نے کہا یا رسول الله کوئی ہم مین ایسا نہین اوسکے نزدیک اپنے مال سے وارث
کا مال زیادہ پیارا ہو حضرت نے فرمایا سو البتہ اوسکا مال تو وہی ہی جو اوسنے آگے بھیجا یعنی خدا کی راہ مین خرچ کیا اوسکے وارث کا
مال وہی ہی جسکو چھوڑ گیا **ف** اپنا مال وہی ہی جو اپنے کام آوے اور کام وہی مال آویگا جو خدا کی راہ مین خرچ ہوا اور جو کہ
خرچ نہین کرتے اور اپنا مال جانکے بند کر رکھتے ہین وے نادان ہین کہ اوسکو اوسکے وارث اوڑا وینگے اسکے کچھ کام نہ آیا

حضرت نے فرمایا کہ تارے پناہ ہین آسمان کے پھر جب جاتے رہینگے تارے تو آجاویگا آسمان پر جسکا وعدہ ہوا یعنی ٹوٹ پھوٹ جاویگا اور مین پناہ ہون اپنے اصحاب کی پھر جب مین جاتا رہونگا تو آویگا میرے اصحاب پر جسکا اونکو وعدہ ہوا یعنی اختلاف پڑیگا اور میرے اصحاب پناہ ہین میری امت کے پھر جب میرے اصحاب جاتے رہینگے تو آویگا میری امت پر جسکا اونکو وعدہ ہی یعنی فساد اور بدعت عالم مین ظاہر ہوگی **ف** حضرت کی زندگی مین اختلاف کا نام نتھا جو شبہہ ہوتا حضرت نے حل ہوجاتا حضرت کے بعد صحابہ مین اختلاف ہوا اول خلافت مین بعد اوسکے بعضے مسائل مین اور جب تک اصحاب کا زمانہ رہا تو اونکی برکت سے فساد دینی اور بدعت کا رواج ممکن نتھا بعد اصحاب کے فساد شروع ہوا اور چند مدت کے بعد عالم گیر ہوگیا یہ حدیث معجزہ ہی کہ جیسے آیندہ بات کی خبر دی ویسا ہی ہوا **ق** اِبْنُ عُمَرَ اَلْوِتْرُ رَكْعَةٌ مِّنْ اٰخِرِ اللَّيْلِ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ وتر کی نماز ایک رکعت ہی پچھلی رات سے **ف** امام شافعی کے نزدیک وتر کی ایک ہی رکعت ہی اور یہی حدیث اونکی دلیل ہی اور امام اعظم کے نزدیک وتر کی تین رکعتین ہین چنانچہ ترمذی مین حدیث ہی علی مرتضی رضہ سے کہ حضرت وتر کی تین رکعتین پڑھتے تھے ترمذی نے کہا کہ اسی طرح کی روایت ہی عمران بن حصین رضہ اور عائشہ رضہ اور عبد اللہ بن عباس رضہ اور ابو ایوب رضہ سے اور جامع الاصول مین بخاری اور مسلم کی حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت بعد تہجد کے تین رکعت وتر کی پڑھتے تھے اور عبد اللہ بن مسعود رضہ سے روایت ہی کہ وتر کی تین رکعتین ہین جیسے مغرب کی تین رکعتین ہین وہ رات کی وتر ہی اور مغرب دن کی وتر مستحب وقت وتر کا آخر شب ہی جسکو اپنے جاگنے پر اعتماد ہو **ق** عَائِشَةُ اَلْوَلَاءُ لِمَنْ اَعْتَقَ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ آزادی کرنیکا حق اوسی کا ہی جسنے آزاد کیا **ف** یعنی جسنے لونڈی یا غلام کو آزاد کیا اگر غلام کچھ چھوڑ کر مرجاوے تو اوسکا وارث آزاد کرنے والا ہی **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَلْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ لڑکا فرش والے کا ہی اور زنا کرنے والے کو پتھر **ف** یعنی لڑکے کا مالک وہی ہی جسکے نیچے اوس لڑکے کی ماں ہی خواہ نکاح سے خواہ ملکیت سے اور اگر حرام کار دعوی کرے کہ لڑکا میرے نطفے سے ہی تو اوسکی قسمت مین پتھر ہی یعنی وہ مالک نہین اور اگر حرام کار بیاہا ہو تو اوسکو سنگسار کرنا چاہیے **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَلْيَمِيْنُ الْكَاذِبَةُ مُنَفِّقَةٌ لِّلسِّلْعَةِ مُمْحِقَةٌ لِّلْكَسْبِ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جھوٹھی قسم کالا اور جنس کے رواج کا سبب ہی اور کسب کے نقصان کا سبب ہی **ف** یعنی تجارت مین جھوٹھی قسم کھانے سے سوداگر کو یہ احتمال ہوتا ہی کہ میری بکری خوب ہوگی حالانکہ جھوٹھی قسم سے اوسکی سوداگری مین ٹوٹا پڑتا ہی کہ خدا اوسکی برکت کو دور کرتا ہی اور لوگ بھی اوسکو جھوٹھا جان کر اوس سے خرید فروخت کم کرتے ہین معلوم ہوا کہ سوداگری اور بیوپار کی برکت راستی مین ہی **خ** اِبْنُ عَبَّاسٍ اَلْيَمِيْنُ عَلَى الْمُدَّعٰى عَلَيْهِ بخاری مین عبد اللہ بن عباس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قسم مدعا علیہ پر چاہیے **ف** مدعا علیہ پر قسم اوس صورت مین ہی جب کہ مدعی کو گواہ نہ ملین **م** اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَلْيَمِيْنُ عَلٰى نِيَّةِ الْمُسْتَحْلِفِ مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قسم کا اعتبار قسم لینے والے کی نیت پر ہی **ف** یعنی قاضی نے جس مطلب کی قسم لی وہی معتبر ہی پھر اگر قسم کھانے والا کہے کہ مینے قاضی کی نیت پر قسم نہین کھائی مینے دلمین کچھہ اور ارادہ کر لیا تھا تو اوسکے اس قول کا کچھہ اعتبار نہین لیکن اگر قسم لینے والا ظالم ہو تو اوس وقت قسم کھانے والے کی نیت کا البتہ اعتبار ہی

فصل اس فصل مین وے حدیثین ہین جنکے سرے پر اَیُّمَا کی لفظ ہی **م** اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَيُّمَا امْرَاَةٍ اَصَابَتْ

فَقَالَ هٰذَا الَّذِي كُنْتُ اَخَافُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بخاری مین انس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیسا شخص ہی تم مین
عبد اللہ بن سلام یہ خبر حضرت نے مدینے کے یہودیون سے کہا عبد اللہ بن سلام کے مسلمان ہونے کے بعد تو یہودیون نے کہا وہ ہمارا افضل ہی اور افضل کا
بیٹا اور ہمارا سردار ہی اور ہمارے سردار کا بیٹا حضرت نے فرمایا کہ بھلا بتلاؤ تو اگر عبد اللہ مسلمان ہو جاوے یہودیون نے کہا کہ خدا اوسکو
اسلام سے پناہ مین رکھے پھر تو عبد اللہ بن سلام اندر سے نکل آئے اور کہا کہ اشہد ان لا الہ الا اللہ و اشہد ان محمدا رسول اللہ تو یہودیون نے
کہا کہ یہ شخص ہم مین نہایت برا ہی اور برے کا بیٹا اور اونکو نہایت گھٹایا تو عبد اللہ بن سلام نے کہا اسی بات سے مین ڈرتا تھا یا رسول اللہ
ف عبد اللہ بن سلام مدینے کے یہودیون کے بڑے عالم تھے جب وے مسلمان ہوئے تو حضرت سے کہا کہ یا رسول اللہ قوم یہود بڑے
مفتری ہین میرے اسلام کے ظاہر ہونیکے قبل میرا حال اونسے دریافت کیجیے تو سچ بتلا وینگے اور اگر وے جانینگے کہ مین مسلمان ہوا ہون
تو مجھپر بہتان باندھینگے بعد اسکے عبد اللہ اندر مکان مین پوشیدہ ہو کر بیٹھ رہے اور حضرت نے یہود کو بلا کر عبد اللہ کا حال پوچھا
اول تو یہودیون نے اونکی تعریف کی جب معلوم ہوا کہ وے مسلمان ہوئے تو اوسی وقت بدل گئے یہی معمول ہی اہل باطل کا کہ اپنے موافق
کی تعریف کرتے ہین اور جب کہ اوسنے راہ حق اختیار کی تو فوراً اوسپر طعن اور تشنیع کرنے لگتے ہین **ه** ابن عباس اَيُّ وَادٍ
هٰذَا قَالُوْا وَادِي الْاَزْرَقِ قَالَ كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى مُوْسٰى هَابِطًا مِّنَ الثَّنِيَّةِ وَلَهٗ جُؤَارٌ اِلَى
اللّٰهِ بِالتَّلْبِيَةِ ثُمَّ اَتٰى عَلٰى ثَنِيَّةِ هَرْشٰى فَقَالَ اَيُّ ثَنِيَّةٍ هٰذِهٖ قَالُوْا ثَنِيَّةُ هَرْشٰى قَالَ كَاَنِّيْ
اَنْظُرُ اِلٰى يُوْنُسَ بْنِ مَتّٰى عَلٰى نَاقَةٍ حَمْرَاءَ جَعْدَةٍ عَلَيْهِ جُبَّةٌ مِّنْ صُوْفٍ خِطَامُ نَاقَتِهٖ خُلْبَةٌ
وَّهُوَ يُلَبِّيْ مسلم مین عبد اللہ بن عباس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ یہ کون نالا ہی اصحاب نے کہا یہ ازرق نالا ہی حضرت نے
فرمایا گویا کہ مین دیکھتا ہون موسی کو کہ اوترتا ہی ٹیلے سے اور اوسکی بلند آواز ہی خدا کی طرف اس طرح سے کہ اللہم لبیک یعنی
ای میرے رب مین تیرے حضور مین حاضر ہون پھر حضرت آئے ہرشی ٹیلے پر سو فرمایا کہ یہ کون ٹیلا ہی اصحاب نے کہا کہ یہ ہرشی ٹیلا ہی
حضرت نے فرمایا گویا مین دیکھتا ہون یونس بن متی کو سرخ اونٹنی گنجان رونگٹے والی پر یونس پر پشمینے کا جبہ ہی اوسکی اونٹنی کی نکیل
کھجور کی چھال کی ہی اور وے بھی اللہم لبیک کہہ رہا ہی **ف** یہ حضرت نے حجۃ الوداع کے سال مکے اور مدینے کی راہ مین فرمایا حضرت نے یہ حال خواب مین دیکھا یا اونکی روحونکو دیکھا
فصل اس فصل مین وے حدیثین ہین جنکے سرے پر استفہام کا ہمزہ ہی **ق** مَالِكُ بْنُ بُحَيْنَةَ آلصُّبْحَ اَرْبَعًا
آلصُّبْحَ اَرْبَعًا بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن مالک رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا صبح کی تو چار رکعتین پڑھتا ہی کیا صبح
کی تو چار رکعتین پڑھتا ہی **ف** صحیح مسلم مین عبد اللہ بن مالک رض سے روایت ہی کہ نماز فجر کی اقامت ہوئی تو حضرت نے ایک مرد
کو دیکھا کہ نماز پڑھتا ہی اور موذن اقامت کہتا ہی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی جب فجر کی جماعت ہوتی ہو تو سنت صف مین
پڑھنا نچاہیے اس حدیث کا راوی عبد اللہ بن مالک ہی اور مالک کی طرف نسبت اس حدیث کی غلطی ہی **ه** اَبُوْ هُرَيْرَةَ
اَتَدْرُوْنَ مَا الْغِيْبَةُ قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ ذِكْرُكَ اَخَاكَ بِمَا يَكْرَهُ قِيْلَ اَفَرَاَيْتَ
اِنْ كَانَ فِيْ اَخِيْ مَا اَقُوْلُ قَالَ اِنْ كَانَ فِيْهِ مَا تَقُوْلُ فَقَدِ اغْتَبْتَهٗ وَاِنْ لَّمْ يَكُنْ فِيْهِ مَا تَقُوْلُ
فَقَدْ بَهَتَّهٗ مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تمکو کیا معلوم ہی کہ غیبت کیا چیز ہی اصحاب نے کہا خدا اور
اوسکا رسول زیادہ تر دانا ہی حضرت نے فرمایا کہ تو اپنے بھائی مسلمان کا وہ ذکر کرے جو اوسکو برا لگے اسیکا نام غیبت ہی لوگون نے

ھ عُقبةَ بنِ عامرٍ اَیُّکم یُحِبُّ اَن یَغدُوَ کُلَّ یومٍ اِلی بُطحانَ اَو اِلی العَقیقِ فیأتی منہ بناقتینِ کَوماوینِ فی غیرِ اِثمٍ ولا قطیعۃِ رحمٍ فقلنا کُلُّنا یا رسولَ اللہِ یُحِبُّ ذٰلکَ قال افلا یَغدُو اَحدُکم اِلی المسجدِ فیُعلِّمُ اَو یقرأُ اٰیتینِ من کتابِ اللہِ خیرٌ لہٗ من ناقتینِ وثلثٌ خیرٌ لہٗ من ثلثٍ واَربعٌ خیرٌ من اَربعٍ ومن اَعدادھنّ من الابلِ مسلم مین عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کون تم مین ایسا ہی کہ چاہے کہ ہر ایک صبح کو بطحان یا عقیق کی طرف جاوے پھر وہان سے دو اونٹنیان بڑے کوہان والیان لاوے بغیر گناہ اور بے قطع برادری کے یعنی نہ چوری اور غصب کیا ہو نہ کسی برادر کا حق کاٹا ہو تو ہمنے کہا کہ ہم سب لوگ یا رسول اللہ اس بات کو چاہتے ہین حضرتؐ نے فرمایا تو پھر کیون نہین تم مین سے ہر ایک مسجد کو جاتا ہی کہ غیر کو سکھلاوے یا خود دو آیتین قرآن کی پڑھے اور یہ اوسکے حق مین بہتر ہی دو اونٹنیون سے اور تین آیتین بہتر ہین تین اونٹنیون سے اور چار آیتین بہتر ہین چار اونٹنیون سے اور اسیطرح آیتون کا شمار اونٹنیون کے شمار سے بہتر ہی یعنی پانچ افضل ہین پانچ سے اور چھ افضل ہین چھ سے **ف** بطحان اور عقیق مدینے سے دو کوس پر دو مکان ہین وہان بازار لگتے تھے عمدہ مال عرب کے نزدیک اونٹ ہین اسواسطے اوسکو خاص کر ذکر کیا خلاصہ مطلب کہ قرآن کے پڑھنے اور پڑھانے کا ثواب دنیا کے تمام نفیس مال سے بہتر ہی اسواسطے کہ آخرت کا ثواب باقی ہی اور دنیا کا فانی ھ جابرٍ اَیُّکم یُحِبُّ اَنّ ھٰذا لہٗ بدرھمٍ یعنی جَدیاً اَسَکَّ میّتاً فقُلنا ولہٗ فاخذَ باُذُنہٖ فقالوا اما نُحِبُّ اَنّہٗ لنا بشیءٍ وما نصنعُ بہٖ قال تُحِبُّون اَنّہٗ لکم قالوا واللہِ لو کان حَیّاً کان عیباً فیہ اَنّہٗ اَسَکُّ فکیف وھو میّتٌ فقال واللہِ الدُّنیا اَھونُ علی اللہِ من ھٰذا علیکم مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا تم مین سے کون چاہتا ہی کہ یہ بھیڑ کا بچہ مردہ چھوٹے کان والا اوسکو ایک درم کے بدلے ملے پھر اوسکا حضرتؐ نے کان پکڑا تو ہمنے کہا کہ ہم نہین چاہتے کہ یہ ہمکو کوئی چیز دیکر ملے اور ہم کیا کرینگے اسکو حضرتؐ نے فرمایا کیا چاہتے ہو کہ یہ تمکو ملے اصحاب نے کہا خدا کی قسم اگر زندہ ہوتا تو اسمین عیب تھا کہ اسکے کان نہایت چھوٹے ہین اب تو بھلا کیونکر نا چیز نہو یہ تو اسمین جان نہین پھر حضرتؐ نے فرمایا خدا کی قسم کہ مقرر دنیا خدا کے نزدیک اس سے زیادہ تر ذلیل اور خوار ہی **ف** یعنی اگر تم مردار سے پرہیز کرتے ہو تو دنیا سے زیادہ تر کنارہ کرو اسواسطے کہ دنیا خدا کے نزدیک مردار سے بھی زیادہ تر ذلیل اور ناپاک ہی ھ ابو ھریرۃ ؓ اَیُّکم یَذکُرُ حینَ طلعَ القمرُ وھو مثلُ شِقِّ جَفنۃٍ **قالہ** لمّا تذاکرُوا لیلۃَ القدرِ عندہٗ مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تم مین سے کسکو یاد ہی وہ وقت جب کہ چاند نکلا تھا جیسے ٹھیکرے کا کنارہ یہ حضرتؐ نے اوسوقت فرمایا جب کہ اصحاب آپس مین حضرتؐ کے پاس شب قدر کا ذکر کرتے تھے کہ کب ہوئی **ف** یعنی شب قدر آخر مہینے مین تھی جبکہ چاند باریک ہو گیا تھا غالب کہ ستائیسوین رات مراد ہی چنانچہ اوحدیثین اس باب مین مذکور ہی

فصل اس فصل مین وے حدیثین ہین جنکے سر پر اَیُّ ہی خ انسٍ اَیُّ رجلٍ عبدُ اللہِ فیکم یعنی عبدَ اللہِ بنَ سلامٍ **قالہ** للیھودِ بعدَ اِسلامہٖ فقالوا اَخیرُنا وابنُ خیرِنا وسیِّدُنا وابنُ سیِّدِنا قال اَرأیتُم اِن اَسلمَ عبدُ اللہِ قالوا اَعاذہُ اللہُ من ذٰلکَ فخرجَ عبدُ اللہِ فقال اَشھدُ اَن لا اِلٰہَ اِلّا اللہُ واَشھدُ اَنّ محمّداً رسولُ اللہِ فقالوا شرُّنا وابنُ شرِّنا واَنتقصُوہ

اور حدیث جبرئیل میں مفصل ہے ق ابن مسعود أترضون أن تكونوا ربع أهل الجنة قلنا نعم قال أترضون أن تكونوا ثلث أهل الجنة قلنا نعم قال والذي نفس محمد بيده إني لأرجو أن تكونوا نصف أهل الجنة وذلك أن الجنة لا يدخلها إلا نفس مسلمة وما أنتم في أهل الشرك إلا كالشعرة البيضاء في جلد الثور الأسود أو كالشعرة السوداء في جلد الثور الأحمر بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن مسعود رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بھلا تم اس بات سے راضی ہو کہ تم بہشت کے لوگون مین چوتھائی ہو ہمنے کہا ہان حضرت نے فرمایا کہ بھلا تم اس بات سے راضی ہو کہ تم بہشتیون کی تہائی ہو ہمنے کہا ہان حضرت نے فرمایا کہ قسم ہی اوس ذات پاک کی جسکے قابو مین محمدؐ کی جان ہی کہ مقرر مین امید رکھتا ہون کہ تم بہشتیون مین آدھے ہوگے اور اوسکا سبب یہ ہی کہ بہشت مین سوا مسلمان جان کے کوئی نہ داخل ہوگا اور نہین ہو تم اہل شرک مین مگر جیسے ایک سفید بال گائے بیل کی کھال مین یا جیسے ایک سیاہ بال لال بیل کی کھال مین ف یعنی آدھی بہشت مین امت محمدی ہوگی اور نصف باقی مین اور پیغمبرون کی امتین ہونگی اول حضرت نے چوتھائی فرمایا پھر تہائی پھر آدھا اسواسطے کہ لوگ شکر الٰہی کرین اور دمبدم خوشی مین ترقی ہو ق عمر أترون هذه المرأة طارحة ولدها في النار قلنا لا والله فقال الله أرحم بعباده من هذه المرأة بولدها قاله حين رأى امرأة من السبي تسعى إذا وجدت صبيا في السبي أخذته فألزقته ببطنها فأرضعته بخاری اور مسلم مین عمر فاروق رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تم جانتے ہو کہ یہ عورت پھینکنے والی ہی اپنے لڑکے کو آگ مین ہمنے کہا قسم ہی خدا کی کہ ہرگز نہ پھینکے گی تو حضرت نے فرمایا کہ البتہ خدا کا رحم اپنے بندون پر بہت زیادہ ہی اس عورت کے رحم سے اپنے بیٹے پر حضرت نے اوس وقت فرمایا جب ایک قیدی عورت کو دیکھا کہ دوڑی جاتی ہی جب اوسنے قیدیون مین اپنے بچے کو پایا پھر اوسکو اپنے پیٹ سے چمٹا لیا پھر اوسکو دودھ پلانے لگی ف اس حدیث مین بیان ہی وسعت رحمت الٰہی کا اس حدیث سے ارحم الراحمین کا مطلب حل ہوتا ہی ھ أبو هريرة أتريدون أن تقولوا كما قال أهل الكتابين من قبلكم سمعنا وعصينا بل قولوا سمعنا وأطعنا غفرانك ربنا وإليك المصير قاله لما أنزلت لله ما في السموات وما في الأرض وإن تبدوا ما في أنفسكم أو تخفوه يحاسبكم به الله فقالوا كلفنا من الأعمال ما نطيق الصلوة والصيام والجهاد والصدقة وقد أنزلت عليك هذه الآية ولا نطيقها مسلم مین ابو ہریرہ رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کیا تم وہ کہنا چاہتے ہو جیسا تمسے پہلے کتاب والون نے کہا کہ ہمنے حکم خدا کا سنا اور نمانا بلکہ تم یون کہو کہ الٰہی ہمنے تیرا حکم سنا اور مان لیا اے رب ہمارے تیری بخشش کو ہم چاہتے ہین اور تیری ہی طرف ہمارا ٹھکانا ہی یہ حضرت نے اوسوقت فرمایا جب کہ سورۂ بقرہ کے اخیر مین یہ آیت اوتری کہ خدا ہی کا ہی جو کہ آسمانون اور زمین مین ہی اور اگر ظاہر کرو جو تمہارے دلون مین ہی یا اوسکو چھپاؤ تو اوسکا حساب خدا تمسے کریگا تو صحابہ نے کہا کہ ہمکو اول اون کامون کا حکم ہوا جنکو ہم کرسکتے ہین مثل نماز اور روزے اور جہاد اور خیرات کے اور البتہ ہمپر یہ آیت اوتری اور یہ ہمارے قابو مین نہین ف یعنی خیالات اور وسواس سے دل کو روکنا ہمارے

کہا بھلا فرمائیے تو کہ اگر میرے بھائی مین سچ مچ وہی بات ہو جو مینے کہی حضرت نے فرمایا کہ اگر تیرے بھائی مین فی الحقیقت وہی ہے
جو تو نے کہا تبھی تو تو نے اوسکی غیبت کی اور اگر اوسمین وہ بات نہین جو تو نے کہی پھر تو تو نے اوسپر بہتان باندھا **ف**
یعنی سچ ہی بات کا نام تو غیبت ہے اور اگر جھوٹھی بات ہے تو اوسکا نام بہتان ہے خلاصہ مطلب کہ جس چیز کو آدمی سنکر برا مانے
وہی غیبت ہے خواہ اوسکے نسب کا نقصان ہو خواہ بدن کا خواہ اوسکے قول اور فعل کا خواہ اوسکے دین کا خواہ اوسکی غیبت
زبان سے کرے خواہ اشارے سے کہ یہ سب حرام ہے لیکن ظالم کی غیبت حاکم کے روبرو اور فاسق کی جو بے پردہ گناہ کرتا ہے اور
ناقص لقب جو مشہور ہو جیسا اندھا بہرا چپٹا تو درست ہے **ھ** اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَتَدْرُوْنَ مَا هٰذَا قُلْنَا اللّٰهُ
وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ هٰذَا حَجَرٌ رُمِيَ بِهٖ فِي النَّارِ مُنْذُ سَبْعِيْنَ خَرِيْفًا فَهُوَ يَهْوِيْ فِي النَّارِ
اَلْاٰنَ حِيْنَ انْتَهٰى اِلٰى قَعْرِهَا **قالہ** لَمَّا سَمِعَ وَجْبَةً مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بھلا
تم جانتے ہو کہ یہ کیا تھا ہمنے کہا اللہ اور اوسکا رسول زیادہ تر دانا ہے حضرت نے فرمایا کہ یہ پتھر تھا کہ دوزخ مین ستر برس سے پھینکا گیا تھا
سو دوزخ مین اب تک اوترتا جاتا تھا یہان تک کہ اوسکی تہ مین پہونچ گیا حضرت نے اوس وقت فرمایا جب ایک دھماکا سنا **ف**
ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ ہم اصحاب حضرت کی خدمت مین حاضر تھے کہ ہمنے ایک ایسی آواز سنی جیسے کوئی چیز اوپر سے نیچے کو گرتی ہے حضرت نے
یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ دوزخ کی چوٹی سے تہ تک ستر برس کی راہ ہے **ھ** اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَتَدْرُوْنَ مَنِ الْمُفْلِسُ قَالُوا الْمُفْلِسُ
فِيْنَا مَنْ لَّا دِرْهَمَ لَهٗ وَلَا مَتَاعَ قَالَ اِنَّ الْمُفْلِسَ مِنْ اُمَّتِيْ مَنْ يَّأْتِيْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بِصَلٰوةٍ
وَّصِيَامٍ وَّزَكٰوةٍ وَّيَأْتِيْ قَدْ شَتَمَ هٰذَا وَقَذَفَ هٰذَا وَاَكَلَ مَالَ هٰذَا وَسَفَكَ دَمَ هٰذَا
وَضَرَبَ هٰذَا فَيُعْطٰى هٰذَا مِنْ حَسَنَاتِهٖ وَهٰذَا مِنْ حَسَنَاتِهٖ فَاِنْ فَنِيَتْ حَسَنَاتُهٗ قَبْلَ
اَنْ يُّقْضٰى مَا عَلَيْهِ اُخِذَ مِنْ خَطَايَاهُمْ فَطُرِحَتْ عَلَيْهِ ثُمَّ يُطْرَحُ فِي النَّارِ مسلم مین ابو ہریرہ رض سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تم جانتے ہو کہ مفلس کون ہے اصحاب نے کہا کہ ہم مین مفلس وہ ہے کہ جسکے پاس درم ہو نہ اسباب حضرت نے
فرمایا کہ البتہ میری امت سے حقیقت مین مفلس وہ ہے جو قیامت کے دن آوے نماز اور روزہ اور زکوۃ لیکر اور حال آنکہ اوسکو گالی دی اور
اوسکو حرامکاری کا عیب لگایا اور اسکا مال کھا گیا اور اسکی خونریزی کی اور اوسکو مارا سو اوسکی نیکیون سے اس مظلوم کو دلایا جاوےگا
اور اوس دوسرے مظلوم کو دلایا جاویگا سو اگر قصہ ادا ہونیکے قبل اوسکی نیکیان ہو چکینگی تو اون مظلومون کے گناہ لیے جاوینگے سو
اوس ظالم پر ڈالے جاوینگے پھر وہ دوزخ مین ڈالا جاویگا **ف** معلوم ہوا کہ مسلمان کی عبادتین اور نیکیان حق العباد کے
بدلے جاوینگی اور اگر نیکیان کم ہوئین اور لوگون کے حق زیادہ تو اونکے گناہ ظالم کی گردن پر ڈالے جاوینگے تو جب نیکیان چھن گئین
اور لوگون کے گناہ گردن پر پڑے تو حقیقت مین یہی شخص آخرت کا مفلس ٹھہرا اگرچہ دنیا مین نہایت مالدار ہو اس حدیث مین
اشارہ ہے کہ مسلمان حق العباد اور مظالم سے ڈرتا رہے اپنے حسنات اور کثرت عبادت پر نہ بھولے **خ** عُمَرُ اَتَدْرِيْ
مَنِ السَّائِلُ قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ فَاِنَّهٗ جِبْرَئِيْلُ اَتَاكُمْ لِيُعَلِّمَكُمْ دِيْنَكُمْ بخاری مین
عمر فاروق رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ای عمر تو کیا جانتا ہے کہ یہ پوچھنے والا کون ہے مینے کہا اللہ اور اوسکا رسول زیادہ تر
دانا ہے حضرت نے فرمایا کہ یہ جبرئیل تھا تمھارے پاس آیا کہ تمکو تمھارا دین سکھلادے **ف** اس حدیث کا پورا قصہ اسی باب کے

نقصان اور ٹوٹا پڑے اقرع نے کہا کہ ہان حضرت نے فرمایا تو قسم ہی اوس ذات پاک کی جسکے قابو مین میری جان ہی کہ یہ قوم یعنی
اسلم وغیرہ بہتر ہین ان قومون سے یعنی بنی تمیم وغیرہ سے یہ حضرت نے اقرع بن حابس سے فرمایا جب کہ اوسنے حضرت سے یون کہا تھا
تجھسے تو حاجیون کے چوٹون نے بیعت کی ہی یعنی اسلم اور غفار اور مزینہ اور جہینہ نے **ف** اسلم اور غفار اور مزینہ اور جہینہ
کی قوم مکے کی راہ مین رہتی تھی عرب مین کم ذات تھی اور کفر کی حالت مین حاجیون کو لوٹ لیتی تھی اور بنی تمیم اور بنی عامر اور اسد
اور غطفان کی قوم عمدہ لوگ تھے سو اول اسلم وغیرہ مسلمان ہوئے تو اقرع بن حابس کہ بنی تمیم کا سردار تھا مسلمان ہونے کے وقت
حضرت پر اپنے مسلمان ہونے کا احسان جتانے لگا اور قوم اسلم کی حقارت شروع کی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی خدا کے نزدیک وہی
بہتر ہی جو دین پر چلے اگرچہ ذات کا کمینہ ہو سرداری اور شرافت ذاتی بدون دینداری کے کچھ حقیقت نہین شعر بندہ عشق شدی ترک نسب کن
جامی، کہ درین راہ فلان ابن فلان چیزی نیست **ق** اَنَسٌ اَرَاَیْتَ اِنْ مَنَعَ اللّٰهُ الثَّمَرَ بِمَ یَسْتَحِلُّ مَالَ اَخِیْهِ
بخاری اور مسلم مین انس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا بھلا بتلاؤ کہ اگر خدا روکے پھل کو تو کس طرح اپنے بھائی مسلمان کے
مال کو حلال کریگا **ف** اس حدیث کا قصہ چھٹے باب مین ہو چکا کہ حضرت نے کچے پھل کے بیچنے سے منع کیا یعنی قبل پختگی کے اگر
جھڑ جاوے تو مشتری سے قیمت لینا کیونکر حلال ہوگا **ق** اَبُوْ اُمَامَةَ اَرَاَیْتَ حِیْنَ خَرَجْتَ مِنْ بَیْتِكَ اَلَیْسَ
قَدْ تَوَضَّأْتَ فَاَحْسَنْتَ الْوُضُوْءَ قَالَ بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ ثُمَّ شَهِدْتَ الصَّلٰوةَ مَعَنَا قَالَ نَعَمْ
یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَاِنَّ اللّٰهَ قَدْ غَفَرَ لَكَ حَدَّكَ اَوْ ذَنْبَكَ بخاری مین ابو امامہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بھلا
بتلا تو جب کہ تو اپنے گھر سے نکلا تھا کیا تو نے اچھی طرح وضو نہین کیا تھا اوسنے کہا درست ہی یا رسول اللہ حضرت نے فرمایا پھر تو
ہمارے ساتھ نماز مین حاضر ہوا اوسنے کہا ہان یا رسول اللہ حضرت نے فرمایا سو مقرر خدا نے تیری حد بخشی یا یون فرمایا کہ تیرا گناہ بخشا
ف ایک شخص نے کہا کہ یا رسول اللہ مینے گناہ حد مارنے کے لائق کیا مجھپر حد مارئے حضرت نے نہ پوچھا کہ کون گناہ ہی پھر حضرت
نماز مین مشغول ہوئے وہ شخص بھی نماز مین شریک ہوا بعد فراغت کے پھر اوس شخص نے کہا کہ مجھپر حد مارئے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی
شاید کہ اوسکا گناہ صغیرہ تھا جیسے بوسہ یا مساس چنانچہ بعضی روایت مین صاف آیا ہی اسی واسطے حضرت نے اوسکی مغفرت
جماعت پڑھنے سے فرمائی اسواسطے کہ صغیرہ گناہ عبادات سے معاف ہو جاتے ہین اور حضرت نے اسواسطے اوس سے نہ پوچھا
کہ بدکام کا تفحص بہتر نہین اور اگر وہ اپنے گناہ کو کھول کر بتلاتا اور وہ لائق حد کے ہوتا تو حضرت ضرور اوسپر حد مارتے **ق**
اِبْنُ عُمَرَ اَرَاَیْتَكُمْ لَیْلَتَكُمْ هٰذِهٖ فَاِنَّ رَاْسَ مِائَةِ سَنَةٍ مِّنْهَا لَا یَبْقٰی مِمَّنْ هُوَ عَلٰی ظَهْرِ
الْاَرْضِ اَحَدٌ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بھلا تم بتلاؤ تو اپنے اس رات کے حال
کو سو البتہ حال تو یون ہی کہ اس رات سے سو برس کے سر تک جو آدمی زمین پر ہی کوئی نہ باقی رہیگا **ف** عبد اللہ بن عمر رضہ سے
روایت ہی کہ حضرت نے آخر عمر مین ہمکو عشا کی نماز پڑھائی پھر یہ حدیث فرمائی یعنی سو برس سے زیادہ اس وقت مین کسی کی عمر نہوگی مطلب
حدیث کا یہ ہی کہ جب عمر ایسی کم ٹھہری تو دنیا کا لالچ کرنا بیفائدہ ہی اور دوسرا فائدہ اس بیان کا یہ ہی کہ حضرت نے جانا تھا کہ میرے
بعد بعضے جھوٹھے لوگ میری صحبت کا دعوی کرینگے جیسے کہ ہندوستان مین کئی سو برس کے بعد بابا رتن حضرت کی صحبت کا دعوی کرتا تھا
سو اس حدیث سے اوسکا دعوی غلط ہو گیا اسواسطے کہ حضرت کے قرن کے لوگ سو برس کے اندر ہو چکے **ق** اِبْنُ عَبَّاسٍ اَرَاَیْتَ

اختیار مین نہین اگر اسکا بھی حساب ہوا تو ہمارا کہین ٹھکانا نہین حضرت نے فرمایا کہ تم اہل کتاب کی طرح حکم عدولی نکرو بندے کو لائق نہین کہ
اپنے مالک کے حکم مین تکرار کرے بلکہ تم یہ حکم بھی مان لو لیکن خدا سے مغفرت مانگو کہ تم پر آسانی کرے پھر اصحاب نے حضرت کے بموجب ارشاد کے
عمل کیا اور حکم مانا تو یہ آیت اوتری کہ حق تعالی کسی جان کو تکلیف نہین دیتا مگر اوسی قدر جتنا اوسکو اختیار ہے یعنی ان خیالات اور
خطرات پر پکڑ نہین تفسیر مدارک مین لکھا ہے کہ سب علما کا یہی مذہب ہے کہ خطرات پر مواخذہ نہین لیکن عزم پر مواخذہ ہے عزم اوس
ارادے کو کہتے ہین جو دل مین جم گیا ہو اور ٹھہر گیا ہو ش ام سلمة أَتُرِيدِينَ أَنْ تُدْخِلِي الشَّيْطَانَ بَيْتًا أَخْرَجَهُ اللّٰهُ
مِنْهُ قَالَهُ لِامْرَأَةٍ جَاءَتْ تُسْعِدُ أُمَّ سَلَمَةَ عَلَى الْبُكَاءِ عَلَى أَبِي سَلَمَةَ بخاری مین حضرت ام سلمہ رض سے روایت
ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تو چاہتی ہے کہ شیطان کو اوس گھر مین داخل کرے جس سے خدا نے اوسکو نکالا ہے یہ حضرت نے اوس عورت سے فرمایا جو ابی سلمہ
کی موت پر ام سلمہ کو رولانے آئی **ف** حضرت ام سلمہ کے اول خاوند کا نام ابی سلمہ تھا جب وے مر گئے تب کوئی عورت اونکو رولانے آئی
تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی ایمان کی برکت سے شیطان اس گھر سے دور ہوا ہے اب رونے اور پیٹنے سے شیطان کو پھر اس گھر مین داخل کر
اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ رونے پیٹنے کے واسطے محفل کرنا شیطانی کام ہے مصیبت مین صبر چاہیے نہ کہ ہائے ہائے مچاے **ف** عائشة
أَتُرِيدِينَ أَنْ تَرْجِعِي إِلَى رِفَاعَةَ لَا حَتَّى تَذُوقِي عُسَيْلَتَهُ وَيَذُوقَ عُسَيْلَتَكِ قَالَهُ لِامْرَأَةِ
رِفَاعَةَ الْقُرَظِيِّ وَقَدْ طَلَّقَهَا ثَلَاثًا بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تو چاہتی ہے
کہ رفاعہ کے نکاح مین پھر پلٹ جاوے یہ نہین درست ہے جب تک کہ تو اوس دوسرے خاوند کا شہد نہ چکھے اور وہ تیرا شہد نہ چکھے یعنی بدون
صحبت کے اول خاوند سے نکاح نہین درست ہے حضرت نے رفاعہ کی عورت سے فرمایا اور رفاعہ نے اوسکو تین بار طلاق دی تھی **ف**
رفاعہ کی عورت حضرت پاس آئی اور کہنے لگی کہ یا حضرت میرے خاوند نے مجکو تین طلاق دے سو مین نے عبد الرحمن بن زبیر سے نکاح کیا
تو مین نے اوسکو ایسا پایا جیسے کپڑے کا کھونٹ یعنی نامرد ہی تو حضرت مسکرائے اور یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ تین طلاق کے
بعد اول خاوند سے نکاح نہین درست جب تک کہ دوسرا خاوند اوس عورت سے صحبت نکر چکے اور یہی مذہب ہے سب اماموں کا
ف الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ أَتَعْجَبُونَ مِنْ لِينِ هٰذِهِ لَمَنَادِيلُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِنْهَا
وَأَلْيَنُ بخاری اور مسلم مین براء بن عازب رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تم تعجب کرتے ہو اس ریشمی قبا کی نرمی سے البتہ
بہشت مین سعد بن معاذ کے رومال اس سے عمدہ اور نرم تر ہین **ف** ایک نصرانی بادشاہ نے حضرت کو ریشمی قبا تحفہ بھیجی صحابہ نے
اوسکی عمدگی اور نرمی دیکھکر تعجب کیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی دنیا کا نفیس اسباب اس لائق نہین کہ اوسکی خواہش کیجیے
آخرت کی عمدگی طلب کرنا اسواسطے کہ جب بہشت کا رومال دنیا کی قبا سے عمدہ ٹھہرا تو وہان کی قبا کو خدا ہی جانے کہ کیسی عمدہ ہوگی
ف أَبُو بَكْرَةَ أَرَأَيْتُمْ إِنْ كَانَ أَسْلَمُ وَغِفَارُ وَمُزَيْنَةُ وَجُهَيْنَةُ خَيْرًا مِنْ بَنِي تَمِيمٍ وَ
بَنِي عَامِرٍ وَأَسَدٍ وَغَطَفَانَ أَخَابُوا وَخَسِرُوا قَالُوا نَعَمْ قَالَ فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهٖ إِنَّهُمْ
لَأَخْيَرُ مِنْهُمْ قَالَهُ لِلْأَقْرَعِ بْنِ حَابِسٍ حِينَ قَالَ إِنَّمَا بَايَعَكَ سُرَّاقُ الْحَجِيجِ مِنْ أَسْلَمَ
وَغِفَارَ وَمُزَيْنَةَ وَجُهَيْنَةَ بخاری اور مسلم مین ابو بکرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بھلا بتلاؤ تو اگر قوم اسلم اور قوم
غفار اور قوم مزینہ اور قوم جہینہ بہتر ہوں بنی تمیم کی قوم سے اور بنی عامر اور اسد اور غطفان کی قوم سے تو کیا اونکو

اور دو رکعت نماز پڑھی اور سجدہ سہو کا کیا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بھول چوک پیغمبروں کو بھی ہوتی ہے اور اگر امام کو شک پڑے
تو مقتدیوں کے قول پر عمل کرے اور کلام قلیل نماز کو نہیں باطل کرتا لیکن امام اعظم کے نزدیک ہر طرح کا کلام نماز کو باطل کرتا ہے
امام طحاوی نے کہا ہے کہ اوس وقت تک نماز میں کلام کرنا حرام نہیں تھا پھر کلام کرنا نماز میں منسوخ ہو گیا عینی نے شرح ہدایہ میں
لکھا ہے کہ اول اسلام میں کلام کرنا نماز میں درست تھا چنانچہ زید بن ارقم کی حدیث سے ثابت ہے پھر جب کلام کرنا منع ہوا تو حضرت
نے فرمایا کہ جب امام چوکے تو مقتدی سبحان اللہ کہکر امام کو آگاہ کرے سو اگر یہ حدیث نسخ کلام کے بعد کی ہوتی تو ذوالیدین
تسبیح سے حضرت کو آگاہ کرتے کلام نکرتے اور جب کہ کلام کیا تو صاف معلوم ہوا کہ قصہ اوس وقت کا ہے جب کہ کلام کرنا درست
تھا تو ثابت ہوا کہ یہ حدیث منسوخ ہے واللہ اعلم **ق** كَعْبُ بْنُ عُجْرَةَ اَيُؤْذِيكَ هَوَامُّ رَأْسِكَ قُلْتُ نَعَمْ
قَالَ فَاحْلِقْ وَصُمْ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ اَوْ اَطْعِمْ سِتَّةَ مَسَاكِيْنَ اَوِ انْسُكْ نَسِيْكَةً لَا اَدْرِيْ بِاَيِّ
ذٰلِكَ بَدَاَ **قالہ** لَهٗ زَمَنَ الْحُدَيْبِيَةِ بخاری اور مسلم میں کعب بن عجرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کیا
تجکو تکلیف دیتے ہیں تیرے سر کے کیڑے میں نے کہا ہاں حضرت نے فرمایا تو بالوں کو منڈ ڈال اور تین روزے رکھ یا چھ محتاجوں کو کھانا
کھلا یا ایک قربانی ذبح کر راوی کہتا ہے کہ میں نہیں جانتا کہ ان تین چیزوں سے کون چیز اول حضرت نے فرمائی یہ حضرت نے کعب بن
عجرہ سے فرمایا جنگ حدیبیہ کے زمانے میں **ف** معلوم ہوا کہ جب محرم کو سر کی جوں تکلیف دیویں تو بالوں کو منڈوا اور کفارہ
دیوے باقی قصہ حدیث کا ہو چکا ہے **ھ** اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اِذَا رَجَعَ اِلٰى اَهْلِهٖ اَنْ يَجِدَ فِيْهِ ثَلٰثَ
خَلِفَاتٍ عِظَامٍ سِمَانٍ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ فَثَلٰثُ اٰيَاتٍ يَقْرَأُ بِهِنَّ اَحَدُكُمْ فِيْ صَلٰوتِهٖ خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ
ثَلٰثِ خَلِفَاتٍ عِظَامٍ سِمَانٍ مسلم میں ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی چاہتا ہے کہ جب اپنے گھر پلٹ جاوے
تو تین گابھن اونٹنیاں بڑی قد والی موٹی گھر میں پاوے ہم نے کہا ہاں حضرت نے فرمایا تو جو کوئی تین آیتیں اپنی نماز میں پڑھے اوسکے حق
میں بہتر ہے تین گابھن اونٹنیوں بڑی قد والی موٹیوں سے **خ** اَبُوْ سَعِيْدٍ اَيَعْجِزُ اَحَدُكُمْ اَنْ يَقْرَأَ بِثُلُثِ الْقُرْاٰنِ
فِيْ لَيْلَةٍ بخاری میں ابو سعید رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا ہر ایک تم سے عاجز ہے اس سے کہ تہائی قرآن ہر ایک رات پڑھے
ف اصحاب نے کہا یا رسول اللہ تہائی قرآن ہر رات کو پڑھنا کس سے ہو سکے حضرت نے فرمایا کہ قل ہو اللہ قرآن کی تہائی ہے
یعنی اسکا ثواب تہائی قرآن کے برابر ہے **ھ** سَعْدُ بْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ اَيَعْجِزُ اَحَدُكُمْ اَنْ يَكْسِبَ فِيْ كُلِّ يَوْمٍ اَلْفَ
حَسَنَةٍ فَسَاَلَهٗ سَائِلٌ مِنْ جُلَسَائِهٖ كَيْفَ يَكْسِبُ اَحَدُنَا اَلْفَ حَسَنَةٍ قَالَ يُسَبِّحُ مِائَةَ تَسْبِيْحَةٍ
فَيُكْتَبُ لَهٗ اَلْفُ حَسَنَةٍ اَوْ يُحَطُّ عَنْهُ اَلْفُ خَطِيْئَةٍ وَيُرْوٰى وَيُحَطُّ مسلم میں سعد بن ابی وقاص رض سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا ہر ایک تم میں سے عاجز ہے اس سے کہ ہر روز ہزار نیکیاں حاصل کرے پھر حضرت کے پاس بیٹھنے والوں میں سے
ایک شخص نے پوچھا کہ کیونکر ہو سکے کہ کوئی ہم میں سے ہزار نیکیاں حاصل کرے حضرت نے فرمایا کہ سو بار سبحان اللہ پڑھے تو اوسکے واسطے ہزار
نیکیاں لکھی جاویں یعنی اگر وہ نیک ہے یا ہزار گناہ اس سے کم لئے جاویں یعنی اگر وہ گنہگار ہے **ف** سو بار سبحان اللہ
پڑھنے سے ہزار نیکیاں اسواسطے ہوئیں کہ خدا نے ایک نیکی کا دس گنا ثواب مقرر کیا ہے تو سو کا دہ چند ہزار ہوا
فصل اس فصل میں وہ حدیثیں ہیں جنکے سر پر الا ہے **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَلَا اُحَدِّثُكُمْ حَدِيْثًا عَنِ الدَّجَّالِ

لو كان على امك دين فقضيته أكان يؤدي عنها قالت نعم قال فصومي عن امك بخاری
اور مسلم مین عبد اللہ بن عباس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بھلا بتلا تو اگر تیری ماپر قرض ہوتا تو اوسکو تو ادا کرتی بھلا اوسکے ادا کرنے
سے ادا ہوتا اوس عورت نے کہا کہ ہان ادا ہوتا حضرت نے فرمایا تو روزہ بھی رکھ اپنی ماکی طرف سے **ف** ایک عورت نے حضرت سے کہا کہ
یا رسول اللہ میری ما مرگئی اور اوسپر فرض روزے تھے اگر مین روزے رکھون تو اوسکی طرف سے ادا ہونگے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور سمجھا دیا
کہ جس طرح بندے کا قرض ادا ہوجاتا ہی وارث کے ادا کرنے سے ویسے ہی خدا کا بھی قرض ادا ہوتا ہی اور یہی مذہب ہی اسحق کا اور
باقی امام کہتے ہین کہ روزہ رکھنے سے مراد یہ کہ ہر روزے کے بدلے ایک مسکین کو کھانا کھلاوے چنانچہ دوسری حدیث مین صاف آیا ہی کہ جو
مرجاوے اور اوسپر روزے ہون تو اوسکا وارث اوسکی طرف سے مسکین کو کھلاوے اور دوسری وجہ یہ ہی کہ زندگی مین کسیکے بدلے روزہ رکھنا
تو درست نہین اسی طرح بعد موت کے بھی **ق** ابو هريرة ارأيتم لو ان نهرا بباب احدكم يغتسل منه كل
يوم خمس مرات هل يبقى من درنه شيء قالوا لا يبقى من درنه شيء قال فذلك مثل الصلوات
الخمس يمحو الله بهن الخطايا بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بتاؤ تو کہ اگر تم مین کسیکے دروازے پر
ندی ہو کہ وہ اوسمین سے ہر روز پانچ بار نہاوے کیا اوسکا کچھ میل باقی رہیگا اصحاب نے کہا کہ کچھ اوسکے میل سے نہ باقی رہیگا حضرت نے فرمایا
کہ یہی حال ہی پانچ نمازون کا کہ اونکے سبب سے حق تعالی گناہون کو مٹا دیتا ہی **ف** یعنی جیسے ہر روز پانچ وقت نہانے سے
بدن پر میل نہین رہتا اوسی طرح پنجگانہ نماز سے گناہ نہین رہتے لیکن صرف پانی ڈالنے سے میل نہین چھوٹتا بدن کا ملنا اور رگڑنا
بھی شرط ہی اسی طرح نماز مین بھی حضوری دل اور اپنے رب کے روبرو گڑگڑانا ضرور چاہیے تاکہ گناہون کا میل دل سے چھوٹے **ق**
جابر اركعت ركعتين قال لا قال قم فاركعهما ويروى قم فاركع ركعتين وتجوز فيهما
قاله لسليك الغطفاني حين جاء يوم الجمعة وهو قاعد على المنبر فقعد سليك
قبل ان يصلي بخاری اور مسلم مین جابر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تو دو رکعتین پڑھ چکا ہی یعنی تحیۃ المسجد کی اوسنے
کہا کہ نہین حضرت نے فرمایا کہ اوٹھ اور اونکو پڑھ لے اور دوسری روایت یون ہی کہ اوٹھ اور دو رکعتین پڑھ اور اونمین اختصار کر یعنی
ہلکی پڑھ یہ حضرت نے سلیک غطفانی سے فرمایا جب کہ وہ جمعے کے دن آیا اور حضرت منبر پر بیٹھے تھے تو سلیک بیٹھ گیا بدون تحیۃ المسجد
پڑھے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خطبے کے وقت بھی تحیۃ المسجد پڑھنا درست ہی اور یہی مذہب ہی امام شافعی کا اور
امام اعظم کے نزدیک خطبے کے وقت تحیۃ المسجد نہین درست ہی اسواسطے کہ دوسری حدیث مین آیا ہی کہ جب امام خطبہ پڑھنے کو نکلا تو
نماز اور کلام نہین چاہیے **ق** ابو هريرة اصدق ذو اليدين بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
کیا ذو الیدین سچ کہتا ہی **ف** مصابیح مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے عصر کی نماز پڑھائی اور دو ہی رکعت کے بعد سلام
پھیر کے اوٹھ کھڑے ہوئے جماعت مین صدیق اور فاروق رض بھی تھے مگر رعب سے کلام نہ کرسکے جماعت مین ایک شخص تھا خرباق نام
اوسکا لقب ذو الیدین تھا اسواسطے کہ اوسکے ہاتھ لنبے تھے اوسنے کہا یا رسول اللہ کیا نماز کم ہوگئی یا آپ بھول گئے حضرت
نے فرمایا یہ کچھ بھی نہین یعنی نہ نماز کم ہوئی نہ مین بھولا ہون اوسنے کہا کچھ تو ضرور ہوا ہی یا نماز کم ہوئی یا آپ بھولے ہین
تب حضرت نے اصحاب کی طرف متوجہ ہوکر یہ حدیث فرمائی یعنی ذو الیدین کیا سچ کہتا ہی اصحاب نے کہا کہ ہان پھر حضرت نے آگے بڑھکے

اور جو بہشت کی پرواہ نہ رکھے اور دوزخ سے نڈرے وہ جو چاہے سو کرے ه زَيْدُ بْنُ خَالِدِ الْجُهَنِيُّ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ
الشُّهَدَاءِ الَّذِي يَأْتِي بِشَهَادَتِهِ قَبْلَ أَنْ يُسْأَلَهَا مسلم مین زید بن خالد رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہان
مین بتلاؤن بہتر گواہ کو بہتر گواہ وہ ہی جو گواہی پوچھنے سے پہلے گواہی دیوے ف بے گواہی مانگے گواہی دینا اوس صورت
مین افضل ہی جب اوسکے سوا اور کوئی گواہ نہو اور بدون اسکی گواہی کے کسیکا حق تلف ہوتا ہو اسواسطے کہ بے ضرورت
معاملات مین قبل طلب کے گواہی دینا دینداری کی بات نہین چنانچہ اونکی مذمت مین اور حدیث مین آیا ہی کہ میرے بعد وے لوگ
پیدا ہونگے جو بے مانگے گواہی دینے کو تیار ہونگے ق أَبُو وَاقِدٍ اللَّيْثِيُّ أَلَا أُخْبِرُكُمْ عَنِ النَّفَرِ الثَّلَاثَةِ أَمَّا أَحَدُهُمْ
فَأَوَى إِلَى اللهِ فَآوَاهُ اللهُ وَأَمَّا الْآخَرُ فَاسْتَحْيَا فَاسْتَحْيَا اللهُ مِنْهُ وَأَمَّا الْآخَرُ فَأَعْرَضَ فَأَعْرَضَ اللهُ عَنْهُ
بخاری اور مسلم مین ابو واقد رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہان مین خبر دیتا ہون تینون شخص کی سو اونمین ایک نے تو خدا کی طرف
رجوع کی تو خدا نے اوسکو جگہہ دی اور دوسرا تو شرمایا تو خدا بھی اوس سے شرمایا یعنی اوسکو اپنے غضب سے بچایا اور تیسرے نے تو مونہہ موڑا
تو خدا نے بھی اوس سے اعراض کیا ف بخاری مین ابو واقد رضہ سے پوری روایت یون ہی کہ حضرت مسجد مین بیٹھے تھے اور حضرت کے
پاس لوگ تھے کہ تین آدمی سامنے آئے سو اون مین سے ایک تو پلٹ گیا اور دو آگے آئے سو اون دو مین سے ایک نے حلقے مین مکان خالی پایا سو
وہان بیٹھ گیا اور دوسرا اسکے پیچھے بیٹھا جب حضرت نے کلام سے فراغت پائی تب یہ حدیث فرمائی یعنی جو اندر مجلس مین بیٹھا حکم خدا دریافت
کرنے کو سو خدا نے اوسکی خواہش قبول کی اور دوسرا اندر آنے سے شرمایا تو خدا نے اوسکو عذاب سے بچایا اسواسطے کہ وہ ہر چند حضرت سے دور پڑا
لیکن مجلس مین شریک رہا اور تیسرے نے جب اپنے لائق جگہہ نہ دیکھی تو غرور کے سبب سے چلا گیا اسواسطے غضب الٰہی مین گرفتار ہوا معلوم ہوا
کہ علم اور وعظ کی مجلس مین قریب ہونا نہایت افضل ہی اور دور بیٹھنا ہر چند جائز ہی لیکن ثواب مین کمتر ہی اور وہان سے جاکر
چلے آنا گناہ ہی ه أَبُو هُرَيْرَةَ أَلَا أَدُلُّكُمْ عَلَى مَا يَمْحُو اللهُ بِهِ الْخَطَايَا وَيَرْفَعُ بِهِ الدَّرَجَاتِ قَالُوا
بَلَى يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ إِسْبَاغُ الْوُضُوءِ فِي الْمَكَارِهِ وَكَثْرَةُ الْخُطَى إِلَى الْمَسَاجِدِ وَانْتِظَارُ
الصَّلٰوةِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ فَذٰلِكُمُ الرِّبَاطُ مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا ہان مین بتلاتا ہون تمکو وہ
چیز جسکے سبب سے خدا گناہونکو مٹاوے اور درجے بلند کرے اصحاب نے کہا ہان یا رسول اللہ یہ تو ضرور بتلائیے حضرت نے فرمایا کہ پورا وضو
کرنا سخت وقتون مین اور کثرت آمد و رفت مسجدون کی اور انتظار کرنا دوسرے وقت کی نماز کا ایک وقت کی نماز کے بعد سو حقیقت مین
یہی عمدہ رباط ہی ف رباط اوسکو کہتے ہین کہ دار الاسلام کی حد پر چھاونی ہو اور گھوڑے باندھے جاوین تاکہ کافرون کا
لشکر نہ آنے پاوے سو فرمایا کہ یہ تین عمل باطن کی چھاونی ہین کہ شیطان کے لشکر کو روکتے ہین سخت وقتون مین پورا وضو کرنا یعنی نہایت
سردی مین یا بیماری مین اچھی طرح تین بار اعضا کو دھونا یا گران قیمت پانی مول لیکر وضو کرنا کثرت آمد و رفت مسجد مین یعنی ہر گاہ
نماز کے واسطے آنا جانا اور نماز کا انتظار کرنا یعنی مسجد مین مثلا عصر پڑھکے مغرب کے واسطے بیٹھنا ق عَائِشَةُ أَلَا أَسْتَحْيِي
مِمَّنْ تَسْتَحْيِي مِنْهُ الْمَلٰئِكَةُ يَعْنِي عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ. بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہان
مین نہ شرماؤن جس سے فرشتے شرماتے ہین یعنی عثمان بن عفان رضہ سے ف دوسرے باب مین اسکا قصہ ہو چکا کہ حضرت پنڈلی کھولے
صدیق اور فاروق رضہ کے روبرو بیٹھے تھے اور جب حضرت عثمان رضہ آئے تو حضرت نے پنڈلی پر کپڑا ڈال لیا حضرت سے اسکا سبب پوچھا

مَا حَدَّثَ بِهٖ نَبِيٌّ قَوْمَهٗ اِنَّهٗ اَعْوَرُ وَاِنَّهٗ يَجِيْءُ بِمِثَالِ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ فَالَّتِيْ يَقُوْلُ اِنَّهَا الْجَنَّةُ هِيَ النَّارُ وَاِنِّيْ اُنْذِرُكُمْ كَمَا اَنْذَرَ بِهٖ نُوْحٌ قَوْمَهٗ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہان مین تمکو دجال کی وہ بات بتلاتا ہون جو کسی پیغمبر نے اپنی قوم سے نہین بتلائی وہ بات یہ ہی کہ دجال کانا ہی اور وہ باغ اور آگ کی صورت اپنے ساتھہ لاویگا تو جسکو وہ باغ کہیگا وہ حقیقت مین آگ ہی اور مین تمکو ڈراتا ہون جیسا نوح نے اپنی قوم کو ڈرایا **ه** اَبُوْ ذَرٍّ اَلَا اُخْبِرُكَ بِاَحَبِّ الْكَلَامِ اِلَى اللّٰهِ اِنَّ اَحَبَّ الْكَلَامِ اِلَى اللّٰهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ **قَالَهٗ** مسلم مین ابو ذرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہان مین تجکو بتلاتا ہون خدا کے بہت پیارے کلام کو مقرر بہت پیارا کلام خدا کے نزدیک سبحان اللہ وبحمدہ ہی حضرت نے ابو ذرؓ سے فرمایا **ق** عَلِيٌّ اَلَا اُخْبِرُكِ مَا هُوَ خَيْرٌ لَّكِ مِنْهُ تُسَبِّحِيْنَ اللّٰهَ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِيْنَ وَتَحْمَدِيْنَ اللّٰهَ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِيْنَ وَتُكَبِّرِيْنَ اللّٰهَ اَرْبَعًا وَّثَلٰثِيْنَ **قَالَ** لِفَاطِمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا حِيْنَ سَاَلَتْهُ خَادِمًا بخاری اور مسلم مین علی مرتضیؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہان مین تجکو بتلاؤن جو تیرے لیے خدمتگار سے بہتر ہی سبحان اللہ پڑھہ تینتیس بار اور الحمد للہ پڑھہ تینتیس بار اور اللہ اکبر پڑھہ چونتیس بار حضرت نے حضرت فاطمہؓ سے فرمایا جب کہ اونھون نے لونڈی خدمتگار مانگتے تھے **ف** پوری روایت یون ہی کہ حضرت فاطمہؓ حضرت کے پاس گئین چکی پیسنے کی تکلیف بیان کرنے کو اور لونڈی مانگنے کو اونکو خبر معلوم ہوئی تھی کہ حضرت پاس لونڈی غلام آئے ہین اوس وقت حضرت سے ملاقات نہوئی حضرت عایشہؓ سے یہ پیغام کہہ آئین جب حضرت تشریف لائے تب حضرت عایشہؓ نے یہ پیغام پونہچایا اوسی وقت حضرت اونکے گھر تشریف لیگئے تو علی مرتضی اور حضرت فاطمہؓ بستر پر لیٹے تھے حضرت کو دیکھکر اوٹھنے کا ارادہ کیا حضرت نے فرمایا کہ تم دونون لیٹے رہو پھر حضرت سرھانے کی طرف دونون کے درمیان بیٹھے تو یہ حدیث فرمائی کہ سوتے وقت پڑھا کرین باوجود مقدور کے حضرت نے حضرت فاطمہ کو لونڈی نہ دی اور یہ ذکر الٰہی سکھلائے اسواسطے کہ فقر اور ترک دنیا کی تعلیم منظور تھی اس ذکر کی یہ تاثیر ہی کہ جو شخص کسی کام مین تھک جاتا ہو اور سوتے وقت اس تسبیح کو پڑھے تو اوسکی ماندگی نرہے **ه** سَلَمَةُ بْنُ الْاَكْوَعِ اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِاَشَدِّ حَرًّا مِّنْهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ هٰذَيْنِكَ الرَّجُلَيْنِ الرَّاكِبَيْنِ الْمُقَفِّيَيْنِ مسلم مین سلمہ بن اکوعؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہان مین تمکو بتلاؤن جنمین قیامت کے دن اس تپ والے سے زیادہ ترگرمی اور سوزش ہو یہ دونون سوار مرد جو پیٹھہ پھیر کے چلے یہ حضرت نے اشارہ دو منافقون کی طرف کیا **ف** مسلم مین سلمہؓ سے روایت ہی کہ ہم حضرت کے ساتھہ ایک بیمار کو پوچھنے گئے اوسکو تپ تھی مینے اوسکے بدن پر ہاتھہ رکھا اور کہا کہ واللہ مینے آج تک ایسی تپ جلتی کبھی نہین دیکھی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی آخرت کی سختی کے روبرو دنیا کی سختی کچھہ حقیقت نہین **ق** حَارِثَةُ بْنُ وَهْبٍ الْخُزَاعِيُّ اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِاَهْلِ الْجَنَّةِ كُلُّ ضَعِيْفٍ مُّتَضَعَّفٍ لَوْ يُقْسِمُ عَلَى اللّٰهِ لَاَبَرَّهٗ اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِاَهْلِ النَّارِ كُلُّ عُتُلٍّ جَوَّاظٍ مُّسْتَكْبِرٍ بخاری اور مسلم مین حارثہ بن وہبؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہان مین تمکو بہشتی لوگ بتلاؤن جو بیچارہ غریب ہی لوگون کی نظرون مین حقیر اگر وہ خدا کے بھروسے پر قسم کہا بیٹھے تو خدا اوسکی قسم کو سچا کر دیوے ہان مین تمکو بتلاؤن دوزخی لوگ جو اجڈ موٹا حرام خور گھمنڈ والا ہی **ف** یعنی بہشت غریب نیز ور مسلمانون کا مقام ہے اور دوزخ بدخلق شکم پرور مغرور والون کا مکان ہی جو بہشت کا طالب اور دوزخ سے ڈرتا ہو وہ غریبی اختیار کرے ظالم نہ ہو

تمکو حکم کرتا ہی تیر اندازی ہی تیر اندازی کا اسواسطے حکم ہوا کہ دور کا ہتھیار ہی بان اور بندوق اور توپ بھی تیر اندازی مین داخل ہی اسواسطے کہ تیر کی طرح اونکی بھی مار ہی دور سے ق اَلْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ اَلَا اِنَّ بَنِيْ هِشَامِ بْنِ الْمُغِيْرَةِ اسْتَأْذَنُوْنِيْ اَنْ يُّنْكِحُوْا ابْنَتَهُمْ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ فَلَا اٰذَنُ لَهُمْ ثُمَّ لَا اٰذَنُ لَهُمْ ثُمَّ لَا اٰذَنُ لَهُمْ اِلَّا اَنْ يُّحِبَّ ابْنُ اَبِيْ طَالِبٍ اَنْ يُّطَلِّقَ ابْنَتِيْ وَيَنْكِحَ ابْنَتَهُمْ فَاِنَّمَا ابْنَتِيْ بَضْعَةٌ مِّنِّيْ يُرِيْبُنِيْ مَا رَابَهَا وَيُؤْذِيْنِيْ مَا اٰذَاهَا. بخاری اور مسلم مین مسور بن مخرمہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خبردار ہو کہ بنی ہشام بن مغیرہ کی اولاد مجھسے اسکی اجازت مانگتے ہین کہ اپنی بیٹی کو علی بن ابی طالب سے نکاح کر دیوین سو مین اونکو اجازت نہین دیتا پھر بھی مین اونکو اجازت نہین دیتا پھر بھی مین اونکو اجازت نہین دیتا مگر یہ کہ ابیطالب کا بیٹا یہ چاہے کہ میری بیٹی کو طلاق دیوے اور اونکی بیٹی سے نکاح کر لیوے سو میری بیٹی تو میرے بدن کا ایک ٹکڑا ہی مجکو بھی وہی چیز رنج دیتی ہی جو اوسکو رنج دیتی ہی اور مجکو تکلیف دیتی ہی جو اوسکو تکلیف دیتی ہی ف علی مرتضی نے ابو جہل بن ہشام کی بیٹی سے نکاح کا ارادہ کیا فاطمہ زہرا نے حضرت سے شکایت کی کہ یا رسول اللہ لوگون کو یہ گمان ہی کہ حضرت اپنی بیٹیون کے واسطے غصہ نہین کرتے اور علی مرتضی ابو جہل کی بیٹی سے نکاح کرتے ہین تب حضرت اوٹھے اور خطبہ پڑھا اور یہ حدیث فرمائی پھر علی مرتضی نے اوسکا نکاح موقوف کر دیا اگر کوئی کہے کہ شرع مین تو چار نکاح مرد کو درست ہین پھر حضرت نے کیون منع کیا اوسکا جواب یہ ہی کہ حضرت صاحب شریعت تھے حضرت کو اختیار تھا کہ اسکو منع کرین اسواسطے کہ حضرت کے خلاف مرضی کرنا شرع مین درست نہین اور دوسری وجہ یہ ہی کہ جیسے بی بی کے ہوتے لونڈی سے نکاح نہین اوسی طرح حبیب اللہ کی بیٹی کے ہوتے عدو اللہ کی بیٹی سے نکاح جائز نہوا ق فَاطِمَةُ اَلَا تَرْضَيْنَ اَنْ تَكُوْنِيْ سَيِّدَةَ نِسَاءِ الْعَالَمِيْنَ اَوْ سَيِّدَةَ نِسَاءِ هٰذِهِ الْاُمَّةِ قَالَ لَهَا. بخاری اور مسلم مین فاطمہ زہرا رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کیا تو راضی اس سے نہین ہوتی کہ تو مسلمانون کی عورتون کی سردار ہووے یا یون فرمایا اس امت کی عورتون کی سردار ہووے یہ حضرت نے فاطمہ زہرا رضہ سے فرمایا ف مصابیح مین حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہی کہ ہم حضرت کی بیبیان حضرت کے پاس بیٹھی تھین کہ فاطمہ زہرا رضہ آئین حضرت نے فرمایا ای میری بیٹی مرحبا پھر حضرت نے اونکو بٹھلایا اور اون سے سرگوشی یعنی کان مین بات کی تو فاطمہ نہایت رونے لگین جب حضرت نے اونکو غمگین دیکھا تو دوسری بار سرگوشی کی پھر تو وہ ہنسنے لگین مینے پوچھا کہ حضرت نے تمسے کیا سرگوشی کی فاطمہ زہرا نے کہا کہ حضرت کا بھید تو مین نہین ظاہر کر سکتی پھر جب حضرت کا انتقال ہوا تو مینے فاطمہ زہرا رضہ سے کہا کہ میرا حق جو تمپر ہی اوسکی مین تمکو قسم دیتی ہون کہ اوس سرگوشی کا حال مجھسے بتلاؤ فاطمہ زہرا نے کہا ہان اب تو کچھ مضایقہ نہین اول بار جو حضرت نے مجھسے سرگوشی کی تھی تو یہ فرمایا تھا کہ ہر سال مجھسے جبرئیل ایکبار قرآن کا دور کرتے تھے اور اِبکی سال دو بار دور کیا سو مجکو معلوم ہوتا ہی کہ میری موت قریب ہی اسواسطے مین رونے لگی تھی پھر دوسری بار حضرت نے میرے کان مین کہا کہ میرے بعد میرے اہل بیت سے تو ہی پہلے مریگی خدا سے ڈرتی رہیو اور صبر کیجیو مین تیرا بہتر پیشوا ہون اور کیا تو اس سے راضی نہین ہوتی کہ بہشتی عورتون کی سردار ہووے یا یون فرمایا کہ مسلمانون کی عورتون کی سردار ہووے اس حدیث سے بڑی عمدہ فضیلت فاطمہ زہرا کی ثابت ہوئی ق اِبْنُ عُمَرَ اَلَا تَسْمَعُوْنَ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُعَذِّبُ بِدَمْعِ الْعَيْنِ وَلَا بِحُزْنِ الْقَلْبِ وَلٰكِنْ يُّعَذِّبُ بِهٰذَا اَوْ يَرْحَمُ. بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تم نہین سنتے ہو کہ البتہ خدا آنکھ کے آنسو سے اور دل کے غم سے عذاب نہین کرتا ولیکن عذاب تو اسکے سبب سے یعنی زبان کے سبب سے کرتا ہی یا رحم کرتا ہی ف مصابیح مین عبد اللہ بن عمر رضہ سے روایت ہی کہ سعد بن عبادہ بیمار تھے

تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے حضرت عثمان کی بڑی فضیلت ایمانی ثابت ہوئی اس واسطے کہ جتنی شرم زیادہ اوتنا ایمان زیادہ

عن ابی بکرۃ الا انبئکم باکبر الکبائر قلنا بلی یا رسول اللہ قال الاشراک باللہ وعقوق الوالدین
وکان متکئا فجلس فقال الا وقول الزور وشہادۃ الزور الا وقول الزور وشہادۃ الزور الا
وقول الزور وشہادۃ الزور فما زال یقولہا حتی قلت لا یسکت بخاری مین ابو بکرہ رض سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ ہان مین تمکو بتلاتا ہون کبیرہ گناہون مین جو بہت بڑے ہین ہمنے کہا ہان یا رسول اللہ بتلایئے حضرت نے فرمایا کہ خدا کا
شریک مقرر کرنا اور ماں باپ کی نافرمانی اور ایذا رسانی اور حضرت تکیہ دیے بیٹھے تھے سو اوٹھ بیٹھے پھر فرمایا خبردار رہو اور جھوٹی بات
اور جھوٹی گواہی خبردار رہو اور جھوٹی بات اور جھوٹی گواہی خبردار رہو اور جھوٹی بات اور جھوٹی گواہی پھر حضرت ہمیشہ اسکو کہتے رہے
یہان تک کہ مینے کہا کہ حضرت نہین چپ ہونگے

عن ابن مسعود الا انبئکم ما العضہ ہی النمیمۃ القالۃ
بین الناس مسلم مین عبد اللہ بن مسعود رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا ہان مین بتلاتا ہون تمکو کہ بہتان کیا چیز ہے وہ چغلی ہے
جو کثرت گفتگو سے لوگون مین فساد ڈالے

ق عمرو بن العاص الا ان آل ابی فلان لیسوا لی باولیاء انما
ولیی اللہ وصالح المؤمنین وزاد البخاری ولکن لہم رحم ابلہا ببلالہا بخاری اور مسلم
مین عمرو بن عاص رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خبردار ہو کہ ابی فلان کی اولاد میری دوست اور مددگار نہین میرا تو مددگار
خدا ہی اور مسلمانون مین جو نیک ہے اور بخاری مین اتنی روایت زیادہ کی ہے مگر اونکو میرے ساتھ قرابت ہے مین اوسکو تر و تازہ کرتا ہونگا
یعنی برادری کا حق ادا کرونگا ف حضرت نے کسی شخص کو مجمل ذکر کیا کہ فلانے کی اولاد ہماری دوست نہین واللہ اعلم وہ کون
شخص تھا اوسکو معین کرنا کہ اوسکا فلانا نام ہے ہمپر کچھ ضرور نہین ہر چند بعضے کہتے ہین کہ حکم بن العاص مراد ہے اسکو خدا ہی پر حوالہ
کرنا بہتر ہے اور صالح المومنین سے بعضے کہتے ہین کہ صدیق اور فاروق رض یا علی مرتضی رض مراد ہین واللہ اعلم

ق ابو مسعود عقبۃ
بن عمرو الانصاری الا ان الایمان ہہنا وان القسوۃ وغلظ القلوب فی الفدادین عند
اصول اذناب الابل حیث یطلع قرنا الشیطان فی ربیعۃ ومضر بخاری اور مسلم مین ابو مسعود رض سے
جنکا عقبہ بن عمرو نام ہے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خبردار ہو کہ البتہ ایمان ادھر ہے اور مقرر کڑا پن اور دلون کی سختی اون لوگون
مین ہے جو چلایا کرتے ہین اونٹون کی پوچھون کے جڑ پاس جدھر سے شیطان کے دو سینگ نکلتے ہین یعنی قوم ربیعہ اور مضر مین
ف اول حضرت نے یمن کی طرف اشارہ کر کے اونکی تعریف کی اس واسطے کہ وہان کے لوگ بہت جلد ایمان لائے اور پورب
کی طرف اشارہ کیا اور اونکی مذمت کی یعنی قوم ربیعہ اور مضر جنکے پاس اونٹ بہت تھے اس واسطے کہ وے اسلام کے بہت مخالف رہے
شیطان کے دو سینگ سے مراد سورج ہے اس واسطے کہ جب آفتاب نکلتا ہے تو شیطان اپنے دونون سینگ اوسمین لگا دیتا ہے کہ کافرون کا
سجدہ اوسی کی طرف واقع ہو

عن عقبۃ بن عامر الا ان القوۃ الرمی الا ان القوۃ الرمی الا ان القوۃ الرمی
قالہ علی المنبر لما قرأ واعدوا لہم ما استطعتم من قوۃ مسلم مین عقبہ بن عامر رض سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خبردار ہو کہ البتہ قوت سے مراد تیر اندازی ہے حضرت نے تین بار منبر پر فرمایا جبکہ یہ آیت پڑھی کہ کافرون
کے لیے قوت طیار کرو جتنا تمسے ہو سکے ف قرآن مین قوت کی لفظ مجمل تھی حضرت نے اوسکی تفسیر کی یعنی قوت سے مراد جسکا خدا

عَبْدِ اللّٰہِ اَلَا وَاِنَّ مَنْ کَانَ قَبْلَکُمْ کَانُوْا یَتَّخِذُوْنَ قُبُوْرَ اَنْبِیَائِہِمْ وَصَالِحِیْہِمْ مَسَاجِدَ اَلَا فَلَا
تَتَّخِذُوا الْقُبُوْرَ مَسَاجِدَ اِنِّیْ اَنْہَاکُمْ عَنْ ذٰلِکَ مسلم مین جندب بن عبد اللہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خبردار
کہ جو لوگ تم سے پہلے تھے تو وے اپنے پیغمبرون اور اولیا کی قبرون کو مسجدین بناتے تھے خبردار ہو جاؤ سو تم قبرون کو مسجدین نہ بناؤ مین تمکو
اس سے منع کرتا ہون **ف** قبرستان مین نماز پڑھنا اسواسطے منع ہی کہ اسمین شبہہ پڑتا ہی کہ غیر خدا کی عبادت ہوتی ہی بلکہ اول شرک اسی طرح
اسی طرح سے رائج ہوا اسواسطے حضرت نے بتاکید تمام اسکو منع کیا معلوم ہوا کہ قبرون کو سجدہ کرنا حرام ہی اور اگر عبادت کی نیت ہی تو صاف کفر ہی
فصل اس فصل مین حدیثین ہین جنکے راوی المعرق **ق** عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عَمْرٍو اَلَمْ اُخْبَرْ اَنَّکَ تَصُوْمُ وَلَا تُفْطِرُ
وَتُصَلِّی اللَّیْلَ فَلَا تَفْعَلْ فَاِنَّ لِعَیْنِکَ حَظًّا وَلِنَفْسِکَ حَظًّا وَلِاَہْلِکَ حَظًّا فَصُمْ وَاَفْطِرْ وَصَلِّ
وَنَمْ وَصُمْ مِنْ کُلِّ عَشَرَۃِ اَیَّامٍ یَوْمًا فَلَکَ اَجْرُ تِسْعَۃٍ قَالَ اِنِّیْ فَاِنَّکَ اِذَا فَعَلْتَ ذٰلِکَ ہَجَمَتْ
عَلَیْنَاکَ وَنَفِہَتْ نَفْسُکَ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہی کہ حضرت نے مجھسے فرمایا کیا تجکو خبر نہین ہوئی کہ تو
روزہ رکھا کرتا ہی اور افطار نہین کرتا اور رات بھر نماز پڑھا کرتا ہی سو ایسا نکیا کر اسواسطے کہ تیری دونون آنکھونکا حصہ یعنی
حق ہی اور تیری جان کا حصہ ہی اور تیری جورو کا حصہ ہی سو روزہ رکھ اور کبھی نرکھ اور رات کو نماز پڑھ اور سو یا بھی کر اور روزہ
رکھا کر ہر ایک دس روز مین ایک دن کا اور تجکو اوس ایک کے سوا نو دن کا ثواب اور ملیگا اور دوسری روایت یون ہی کہ البتہ جو تو یون
کریگا تو دونون تیری آنکھین ناتوانی سے اندر گھس جاوینگی اور ضعیف ہو جاویگی تیری جان **ف** عبد اللہ بن عمر اس حدیث کے راوی
نہایت عابد مرد تھے اونھون نے نکاح کیا تھا شب و روز عبادت مین مشغول رہتے جورو سے خبر نہو ایک روز عمرو بن عاص عبد اللہ کے باپ گھر مین
آئے تو بہو کو دیکھا کہ پرانے میلے کپڑے پہنے ہی اسکا سبب پوچھا اوس عورت نے کہا کہ میرا خاوند مجھے خبر نہین لیتا شب و روز عبادت مین
مشغول رہتا ہی تو اونکے باپ نے عبد اللہ کی شکایت حضرت سے کی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی تو ایسی عبادت کرتا ہی کہ اپنی جان اور
اپنی جورو کا حق ضائع کرتا ہی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عبادت مین اعتدال اور توسط خدا کو پسند ہی نہ اتنی افراط بہتر کہ او حقوق ضائع ہون
نہ اتنی تفریط اچھی کہ جانور کی طرح جماع اور خواب و خور مین مشغول ہو کر عبادت سے غافل رہے **م** عُقْبَۃُ بْنُ عَامِرٍ اَلَمْ تَرَ اٰیَاتٍ
اُنْزِلَتْ ہٰذِہِ اللَّیْلَۃَ لَمْ یُرَ مِثْلُہُنَّ قَطُّ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ
مسلم مین عقبہ بن عامر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تو نے نہین دیکھا اون آیتون کو جو اس رات کو اوترین انکے برابر کسینے کبھی نہین
دیکھین یعنی قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس **ف** لبید بن عاصم یہودی نے حضرت پر جادو کیا تھا بال مین گیارہ
گرہین دی تھین جب قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس کی گیارہ آیتین اوترین تو گیارہ گرہین کھل گئین حضرت کو صحت
حاصل ہوئی یہ جو فرمایا کہ انکے برابر کوئی آیت نہین یعنی دفع سحر اور حفظ بلیات کے واسطے یے دونون سورتین بے نظیر ہین **م**
اَبُوْ ہُرَیْرَۃَ اَلَمْ تَرَوْا الْاِنْسَانَ اِذَا مَاتَ شَخَصَ بَصَرُہٗ قَالُوْا بَلٰی قَالَ فَذٰلِکَ حِیْنَ یَتْبَعُ بَصَرُہٗ
نَفْسَہٗ مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا تم کیا نہین دیکھتے ہو آدمی کو جب مرجاتا ہی تو اوسکی آنکھ اوپر کی طرف کھلی
رہ جاتی ہی لوگون نے کہا کیون نہین حضرت نے فرمایا سو وہ اوس وقت ہوتا ہی جب کہ اوسکی بینائی جان کی پیروی کرتی ہی **ف**
یعنی جان کے ساتھ بینائی بھی نکل جاتی ہی یہ سبب ہی آنکھ کے کھلے رہنے کا **ق** عَائِشَۃُ اَلَمْ تَرَیْ اَنَّ قَوْمَکِ حِیْنَ

حضرت اونکی عیادت کو گئے اور حضرت کے ساتھ عبد الرحمن بن عوف اور سعد بن ابی وقاص اور عبد اللہ بن مسعود تھے حضرت جب
وہان پونہچے تو دیکھا کہ سعد بن عبادہ غش مین بیہوش پڑے ہین پوچھا کہ کیا یہ مر گیا لوگون نے کہا کہ غش مین ہین تو حضرت روئے
اور لوگ بھی حضرت کا رونا دیکھکر رونے پھر حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی دل مین غم کرنا اور صرف آنسو سے رونا درست ہی اور زبان
نوحہ کرنا اور واویلا کہنا غضب الٰہی کا سبب ہی اور اگر زبان سے انا للہ وانا الیہ راجعون کہے تو رحمت الٰہی کا سبب ہی **ش** عن
ابو ھریرۃ الا تعجبون کیف یصرف اللہ عنی شتم قریش ولعنھم یشتمون مذمما ویلعنون
مذمما وانا محمد بخاری مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کیا تمکو تعجب نہین آتا کہ کیونکر حق تعالیٰ میری
طرف سے قریش کی گالی اور لعنت کو پھیرتا ہی وے گالی دیتے ہین مذمم کو اور لعنت کرتے ہین مذمم کو اور مین تو محمد ہون **ف** محمد کے معنی
سراہا نہایت تعریف والا اور مذمم کے معنی اوتار ابرائی والا سو قریش عداوت کے سبب سے حضرت کو محمد نکہتے تھے مذمم کہتے تھے اور بدگوئی کرتے تھے
سو حضرت نے اصحاب کو یہ احسان الٰہی جتایا کہ دیکھو کس تدبیر سے خدا نے مجکو اونکی بدگوئی سے بچایا کہ وے تو مذمم کو برا کہتے ہین تو مجکو کیا
میرا نام تو حقیقت مین محمد ہی **ھ** حذیفۃ بن الیمان الا رجل یاتینا بخبر القوم جعلہ اللہ معی یوم
القیمۃ **قالھا** ثلثا لیلۃ الاحزاب مسلم مین حذیفہ بن یمان رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کیا ایسا کوئی مرد
نہین جو ہمکو قوم کفار کی خبر لادے تو خدا اوسکو قیامت مین میرے ساتھ کرے یہ حضرت نے تین بار جنگ احزاب کی رات مین فرمایا **ف**
جنگ احزاب یعنی جنگ خندق مین قریش وغیرہ کفار نے ہجوم کرکے مدینہ گھیرا تھا سو ایک رات نہایت سرد ہوا چلی شدت
سردی سے کسیکو جانے کی طاقت نتھی اوس وقت حضرت نے یہ حدیث فرمائی کہ کوئی کافرون کی خبر لاوے تو یہ عالی درجہ پاوے حذیفہ سے
روایت ہی کہ حضرت نے تین بار یہ فرمایا لیکن کسیکو جرأت نہوئی پھر حضرت نے مجھسے فرمایا کہ ای حذیفہ تو اوٹھ اور اونکی خبر لا
تو مجکو اب کچھ عذر نرہا اسواسطے کہ میرا نام لیا خواہ مخواہ مجکو جانا پڑا اور حضرت نے فرمایا کہ چپکے خبر لا وہان کسیکو نچھیڑ تو جب
مین حضرت کے پاس سے چلا تو مجکو ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے کہ مین حمام مین ہون جب مین وہان پونہچا تو مینے ابو سفیان کو دیکھا
کہ آگ سے اپنی پیٹھ سینکتا ہی مینے چاہا کہ ایک تیر اوسکو مارون لیکن حضرت کی بات یاد کرکے مین رک رہا پھر مین پلٹ آیا اور
حضرت کو اونکی خبر پونہچائی تو حضرت نے اپنا کمل جسپر نماز پڑھتے تھے مجکو اوڑھایا مین گرمی پاکر صبح تک سو رہا کیا جب صبح ہوئی
تو حضرت نے فرمایا کہ اوٹھ ای بڑے سونے والے اس حدیث سے حذیفہ کی عمدہ فضیلت ثابت ہوئی **ھ** جابر الا لا یبیتن
رجل عند امرأۃ ثیب الا ان یکون ناکحا او ذا محرم مسلم مین جابر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ
خبردار ہو کہ مرد رات کو اوس عورت پاس نرہے جو کواری نہین مگر یہ کہ اوسکا خاوند ہو یا رشتہ دار محرم ہو **ف** بیگانی عورت
پاس مرد کو رہنا اور خلوت کرنا حرام ہی خواہ رات ہو خواہ دن کواری عورت ہو یا بیاہی یا بیوہ لیکن اس حدیث مین کواری عورت
پاس رہنے سے صاف منع نہین فرمایا اسواسطے کہ اکثر عادت یون ہی کہ کواری پاس اجنبی مرد نہین رہتا **ھ** ابن عمر الا
من کان حالفا فلا یحلف الا باللہ بخاری مین عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خبردار ہو کہ جو قسم
کھایا چاہے تو سوا خدا کے کسیکی قسم نکھاوے **ف** حالت کفر مین عادت تھی کہ بتون کی اور اپنے باپ دادون کی قسم کھاتے تھے
سو اوسکو منع فرمایا اسواسطے کہ قسم اوسکے نام کی چاہیے جو سبکا مالک ہو مخلوق کی قسم کھانا درست نہین **ھ** جندب تبع

کہ یہ نہایت غلط بات ہی اسواسطے کہ حضرت سے زیادہ خدا رسیدہ کون ہی جسکو عبادت کی حاجت نہو ٭ عَبْدُ اللهِ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ
اَبِي طَالِبٍ اَفَلَا تَتَّقِي اللهَ فِي هٰذِهِ الْبَهِيمَةِ الَّتِي مَلَّكَكَ اللهُ اِيَّاهَا فَاِنَّهُ يَشْكُو اِلَيَّ اَنَّكَ تُجِيعُهُ
وَتُدْئِبُهُ قَالَهُ لِرَجُلٍ مِنَ الْاَنْصَارِ حِينَ دَخَلَ حَائِطَهُ فَاِذَا فِيهِ جَمَلٌ فَلَمَّا رَاٰهُ حَرْجَرَ
وَذَرَفَتْ عَيْنَاهُ مسلم مین عبد اللہ بن جعفر بن ابی طالب رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا تو کیا خدا سے نہین ڈرتا اس جانور
یعنی اونٹ کے مقدمہ مین جسکو خدا نے تیری ملکیت مین دیا ہی سو البتہ وہ اونٹ تو مجھسے گلہ کرتا ہی کہ تو اوسکو بھوکھا رکھتا ہی اور ہمیشہ
اوس سے محنت لیتا یہ حضرت نے ایک انصاری مرد سے کہا جب حضرت اوسکے احاطے والے باغ مین گئے تو وہان ایک اونٹ تھا جب اوس اونٹ نے
حضرت کو دیکھا تو اوسنے آواز کی اور اوسکی دونون آنکھون سے آنسو بہے ف جب اونٹ رویا تو حضرت نے مہر سے اوس پر ہاتھ پھیرا
اور پوچھا کہ یہ کسکا اونٹ ہی تب انصاری نے کہا کہ میرا ہی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یہ حدیث معجزہ ہی کہ جانور بھی حضرت کو پہچانتے تھے معلوم
١ ہوا کہ بے زبان جانورون پر بھی شفقت اور رحم کرنا واجب ہی جو رحم نکرے وہ گنہگار ہی عذاب کے لائق ق اَنَسٌ اَفَلَا تَخْرُجُونَ
مَعَ رَاعِينَا فِي اِبِلِهِ فَتُصِيبُونَ مِنْ اَبْوَالِهَا وَاَلْبَانِهَا قَالَهُ لِنَفَرٍ مِنْ عُكْلٍ اَوْ عُرَيْنَةَ بخاری اور مسلم
مین انس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تم باہر نہین نکلتے ہمارے چرانے والے کے ساتھ اوسکے اونٹون مین تو پاؤ اونکے پیشاب اور دودھ
یہ حضرت نے قوم عکل یا قوم عرینہ کے چند لوگون سے فرمایا ف آٹھ آدمی اوس قوم کے مدینے مین بیمار ہوئے اونکو جلندر تھا حضرت کے اونٹ چرائی پر
مدینے سے باہر تھے اونکو وہان چرانے والے کے ساتھ بھیجا جب وے اونٹون کا پیشاب اور دودھ پیکر چنگے ہوئے تو چرانے والے کو مارکے اونٹون کو لیچلے
پھر حضرت پاس پکڑ آئے حضرت نے اونکے ہاتھ پانون کٹوائے اور آنکھون مین سلائیان پھروائین اور اونکو میدان مین ڈالدیا کہ پیاس کے مارے مر گئے
١٢ فصل اس فصل مین وے حدیثین ہین جنکے سرے پر ہمزہ اور لام ہی ق اَنَسٌ اَلَيْسَ الَّذِي اَمْشَاهُ عَلٰى رِجْلَيْهِ فِي
الدُّنْيَا قَادِرًا عَلٰى اَنْ يُمْشِيَهُ عَلٰى وَجْهِهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بخاری اور مسلم مین انس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا جسنے
اوسکو دنیا مین اوسکے دونون پانون پر چلایا کیا وہ قادر نہین اسپر کہ قیامت کے دن اوسکو اوسکے مونہہ کے بل چلاوے ف
ایک شخص نے حضرت سے پوچھا کہ قرآن مین خدا فرماتا ہی کہ قیامت مین کافر مونہہ کے بل چلینگے یہ کس طرح سے ہوسکیگا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی
١٣ یعنی جسنے پانون مین چلنے کی طاقت دی وہ مونہہ مین بھی دے سکتا ہی یعنی خدا کے آگے سب مشکل چیزین آسان ہین ق اَنَسٌ
اَلَيْسَ يَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاَنِّي رَسُولُ اللهِ يَعْنِي مَالِكَ بْنَ الدُّخْشُمِ قَالُوا اِنَّهُ يَقُولُ ذٰلِكَ
وَمَا هُوَ فِي قَلْبِهِ قَالَ لَا يَشْهَدُ اَحَدٌ اَنَّهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاَنِّي رَسُولُ اللهِ فَيَدْخُلَ النَّارَ اَوْ تَطْعَمَهُ
بخاری اور مسلم مین انس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا وہ اسکی گواہی نہین دیتا کہ سوائے خدا کے کوئی معبود برحق نہین اور اسکی کہ
مین خدا کا رسول ہون مراد اس سے مالک بن دخشم ہی اصحاب نے کہا وہ تو یہ کہتا ہی لیکن اوسکے دل مین اسکا اعتقاد نہین یعنی وہ منافق ہی
حضرت نے فرمایا کہ کوئی ایسا نہین جو لا اله الا الله محمد رسول الله کی گواہی دیوے پھر دوزخ مین بیٹھے یا یون فرمایا کہ اوسکو دوزخ کھاوے
ف حضرت کے اصحاب منافقون کا ذکر کرتے تھے مگر زیادہ تر نفاق کی نسبت مالک بن دخشم کی طرف کی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی
یعنی جسنے توحید اور رسالت کی گواہی دی وہ بہشتی مسلمان ہی اور اگر اوسکے دل مین اسکا اعتقاد نہوگا تو خدا اوسکو سمجھ لیگا ہمکو اوسکی
تفتیش کچھ ضرور نہین ہمکو ظاہر کا حکم ہی ٭ اَبُو ذَرٍّ اَوَلَيْسَ قَدْ جَعَلَ اللهُ لَكُمْ مَا تَصَدَّقُونَ اِنَّ بِكُلِّ تَسْبِيحَةٍ

بَنَوُا الْكَعْبَةَ اقْتَصَرُوا عَنْ قَوَاعِدِ اِبْرَاهِيْمَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَا تَرُدُّهَا عَلٰى قَوَاعِدِ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ لَوْلَا حِدْثَانُ قَوْمِكِ بِالْكُفْرِ لَفَعَلْتُ بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے مجھسے فرمایا کہ تونے نہین دیکھا کہ تیری قوم یعنی قریش نے جب کہ کعبہ بنایا تو اونھون نے ابراہیم کی بنیاد سے کم کر دیا تو مینے کہا یا رسول اللہ آپ اوسکو پھر کے بنا دیجیے ابراہیم کی بنیاد پر حضرت نے فرمایا کہ اگر تیری قوم کے کفر کا زمانہ قریب نہوتا تو مین یون ہی کرتا **ف** کفر کے زمانے مین کفار قریش نے کعبہ بنایا تھا تو خرچ کی کمی سے حضرت ابراہیم کی قدیم بنیاد سے شمال کی طرف جدھر حطیم ہی سات ہاتھ کم کر دیا حضرت نے اوسکو دوبارہ اسواسطے نہ بنایا کہ قریش نو مسلم تھے اونکو رنج ہوتا کہ پیغمبر نے ہماری بنائی عمارت کو مٹایا شاید اسلام سے پھر جاتے **ق** اَبُوْ بَكْرٍ اَلَمْ يَأْنِ لِلرَّحِيْلِ **قَالَ** لَهٗ بَعْدَ خُرُوْجِهٖ اِلَى الْمَدِيْنَةِ بخاری اور مسلم مین ابوبکر صدیق رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا ابھی کوچ کا وقت نہین آیا یہ حضرت نے صدیق اکبر رضہ سے کہا اپنے نکلنے کے بعد مدینے کی طرف **ف** حضرت نے جب مکے سے ہجرت کا ارادہ کیا تو تین دن غار مین پوشیدہ رہے چوتھی شب مدینے کی طرف روانہ ہوئے تمام رات چلے جب دن چڑھا اور گرمی ہوئی تو حضرت کو صدیق نے ایک پتھر کے سایے تلے سلایا جب حضرت جاگے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ سفر مین رفیق سے صلاح مشورہ ضرور چاہیے

فصل اس فصل مین وے حدیثین ہین جنکے سرے پر افلا ہی **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَفَلَا اُعَلِّمُكُمْ شَيْئًا تُدْرِكُوْنَ بِهٖ مَنْ سَبَقَكُمْ وَتَسْبِقُوْنَ بِهٖ مَنْ بَعْدَكُمْ وَلَا يَكُوْنُ اَحَدٌ اَفْضَلَ مِنْكُمْ اِلَّا مَنْ صَنَعَ مِثْلَ مَا صَنَعْتُمْ قَالُوْا بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ تُسَبِّحُوْنَ وَتُكَبِّرُوْنَ وَتَحْمَدُوْنَ دُبُرَ كُلِّ صَلٰوةٍ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِيْنَ مَرَّةً بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کیا مین تمکو وہ چیز نہ بتلاؤن جس سے تم اپنی اگلی استون کے مرتبے پا جاؤ اور اپنے پچھلے لوگون سے بڑھ جاؤ اور نہو کوئی تمسے بہتر مگر وہی شخص جو کرے جیسا تمنے کیا اصحاب نے کہا ہان یا رسول اللہ ایسی چیز ضرور بتلایے حضرت نے فرمایا کہ سبحان اللہ کہو اور الحمد للہ کہو اور اللہ اکبر کہو ہر ایک نماز کے پیچھے تینتیس تینتیس بار **ف** محتاج اصحاب نے حضرت سے کہا کہ یا حضرت جو ہم عبادت کرتے ہین مالدار لوگ بھی وہی کرتے ہین لیکن وے ہمسے بڑھ گئے زکوٰۃ اور خیرات دیتے ہین اور یہ ہمسے نہین ہو سکتا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی **ق** عَايِشَةُ اَفَلَا اَكُوْنُ عَبْدًا شَكُوْرًا **قَالَهٗ** حِيْنَ قِيْلَ لَهٗ اَتَكَلَّفُ هٰذَا وَقَدْ غُفِرَ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کیا مین شکر گزار بندہ نہ بنون یہ حضرت نے فرمایا جب کہ حضرت سے لوگون نے کہا آپ کیون اتنی تکلیف اوٹھاتے ہین اور حال تو یہ ہی کہ البتہ آپ کی تو اگلی پچھلی بھول چوک سب معاف ہو گئی ہی **ف** حضرت شب خیزی اور تہجد کی نماز اتنی کثرت سے کرتے تھے کہ آپکے قدم ورم کر گئے تب اصحاب نے عرض کی کہ آپ کس واسطے اتنی مشقت اور تکلیف اوٹھاتے ہین آپ کی بھول چوک کی مغفرت کا خدا نے قرآن مین وعدہ کیا ہی حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی یہ میری عبادت گناہ ہی بخشانے کے واسطے نہین ہی اپنے رب کے احسان کا شکر ادا کرتا ہون کہ میری مغفرت کا وعدہ کیا مجھکو افضل الانبیا کیا بندگی کی مجھکو توفیق دی معلوم ہوا کہ بندہ کسی طرح خدا کی بندگی سے بے حاجت نہین ہو سکتا اگر مغفرت ہوئی تو اوسکی شکر گزاری واجب ہی اور یہ جو بعضے جاہل فقیر کہتے ہین کہ جب آدمی کامل ہو گیا اور خدا رسیدہ ہوا تو اوسکو عبادت کی کچھ حاجت نہین اس حدیث سے صاف معلوم ہوا

اِنِّی اَمَرْتُ النَّاسَ بِاَمْرٍ فَاِذَا ھُمْ یَتَرَدَّدُوْنَ ق وَلَوْ اَنِّی اسْتَقْبَلْتُ مِنْ اَمْرِیْ مَا اسْتَدْبَرْتُ
مَا سُقْتُ الْھَدْیَ مَعِیَ حَتّٰی اَشْتَرِیَہٗ ثُمَّ اَحِلُّ کَمَا حَلُّوْا مسلم مین حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
کہ کیا تو نے نجانا کہ مینے لوگون کو ایک کام کا حکم کیا سو وے تو تردد کرتے ہین یعنی اوسپر عمل نہین کرتے یہان تک تو صرف مسلم کی ہی آگے
ہی اگلی روایت بخاری اور مسلم دونون کی ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر مین اپنا حال آگے سے جانتا جو پیچھے جانا تو قربانی کو اپنے ساتھ نہ لاتا
یہان تک کہ مکے مین حل لیتا تو مین بھی احرام اوتارتا جیسا اورون نے اوتارا ف حضرت نے حجۃ الوداع مین حج کی نیت سے احرام باندھا اور
قربانی ساتھ لی جب مکے مین پونہچے تو حکم کیا کہ جسکے ساتھ قربانی نہو وہ اپنا احرام اوتارے حج کے موسم مین پھر احرام باندھے تو صحاب کو احرام اوتارنے مین تردد تھا
ہوا سواسطے کہ حضرت نے احرام نہ اوتارا تھا سو فرمایا کہ مین قربانی ساتھ لانے سے لاچار ہو گیا اگر مین یہ حال جانتا تو مین قربانی نخرید کرتا جیسے لوگونے احرام اوتارا مین بھی

فصل اس فصل مین وہ حدیثین ہین جنکے سر پر اما ہی ق جَابِرٌ اَمَا اِنَّکَ قَادِمٌ فَاِذَا قَدِمْتَ فَالْکَیْسَ
الْکَیْسَ قالہ لہ بخاری اور مسلم مین جابر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا خبردار ہو جا کہ البتہ تو اپنے گھر مین آنے والا ہی
تو جب تو اپنے گھر مین آئیو تو ہوشیاری کیجیو ہوشیاری کیجیو یہ حضرت نے جابر سے فرمایا ف جابر رضہ سے روایت ہی کہ مین تازہ نکاح کر کے
جہاد مین حضرت کے ساتھ گیا تھا جب ہم وہان سے پھرے اور مدینے کے قریب پونہچے تو حضرت نے پوچھا کہ کیا تو نے نکاح کیا ہی مینے کہا ہان تب
حضرت نے یہ حدیث فرمائی کہ ہوشیاری کیجیو یعنی جماع کرنا لڑکے حاصل کرنے کے واسطے ہی فقط آب منی بیرون ریزی منظور نرکھنا اور تو سفر سے آتا ہی
کثرت سے جماع نکرنا کہ ناتوانی ہو گی اور اگر عورت کو حیض کے دن ہون تو صبر کرنا کہ وہ پاک ہو جاوے شتابی نکیجیو ق مَیْمُوْنَۃُ
بِنْتُ الْحَارِثِ اَمَا اِنَّکِ لَوْ اَعْطَیْتِھَا اَخْوَالَکِ کَانَ اَعْظَمَ لِاَجْرِکِ قالہ لہا لَمَّا اَعْتَقَتْ
وَلِیْدَۃً بخاری اور مسلم مین حضرت میمونہ بنت حارث رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خبردار ہو تو اگر اوس لونڈی کو اپنے
ماموون کو دیتی تو تیرا ثواب اسمین بہت بڑا ہوتا یہ حضرت نے حضرت میمونہ رضہ سے فرمایا جب کہ اونھونے ایک لونڈی آزاد کی ف
حضرت میمونہ حضرت کی بی بی تھین اونھونے ایک لونڈی بدون حضرت کے پوچھے آزاد کی رات کو جب حضرت سے کہا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی
معلوم ہوا کہ صلہ رحم کا ثواب یعنی برادر پروری کا آزاد کرنے سے زیادہ تر ہی ھ اَبُوْ قَتَادَۃَ اَمَا اِنَّہٗ لَیْسَ فِی النَّوْمِ
تَفْرِیْطٌ اِنَّمَا التَّفْرِیْطُ عَلٰی مَنْ لَّمْ یُصَلِّ الصَّلٰوۃَ حَتّٰی یَجِیْئَ وَقْتُ الصَّلٰوۃِ الْاُخْرٰی فَمَنْ فَعَلَ ذٰلِکَ
فَلْیُصَلِّھَا حِیْنَ یَنْتَبِہُ لَھَا فَاِذَا کَانَ الْغَدُ فَلْیُصَلِّھَا عِنْدَ وَقْتِھَا قالہ غداۃ لیلۃ التعریس بعد
ما صلی الفجر مسلم مین ابو قتادہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خبردار ہو کہ ماجرا تو یون ہی کہ نیند مین کچھ تقصیر نہین تقصیر تو
اوس شخص پر ہی جو نماز نہ پڑھے یہان تک کہ دوسری نماز کا وقت آ جاوے سو جو شخص کہ ایسا کرے یعنی سونے سے اوسکی نماز قضا ہو جاوے
تو قضا کی نماز پڑھے جس وقت کہ اوس سے آگاہ ہو پھر جب کل ہو تو کل کی نماز وقت پر پڑھے یعنی یون نکرے کہ جس وقت آج کی قضا پڑھے
کل کی ادا نماز بھی اوسی وقت پڑھے اس خیال سے کہ آج سے شاید یہ وقت بدل گیا یہ حضرت نے لیلۃ التعریس کی صبح کو کہا نماز فجر کی قضا
کرنے کے بعد ف حضرت جہاد سے پھرے اور رات بھر چلے تھوڑی رات رہے سے سو رہے اور چند صحابہ کو جگانے کو مقرر کیا کہ نماز کے
وقت جگا دیوین ایسا اتفاق ہوا کہ سب سو گئے نماز فجر کی قضا ہو گئی دن چڑھے اول حضرت جاگے وہان سے آگے بڑھ کے قضا کی نماز پڑھی
صحاب نے کہا کہ اس ہماری تقصیر کا کیا کفارہ ہی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی ق اِبْنُ عَبَّاسٍ اَمَا اِنَّھُمَا یُعَذَّبَانِ وَمَا یُعَذَّبَانِ

صَدَقَةٌ وَبِكُلِّ تَكْبِيرَةٍ صَدَقَةٌ وَبِكُلِّ تَحْمِيدَةٍ صَدَقَةٌ وَبِكُلِّ تَهْلِيلَةٍ صَدَقَةٌ وَاَمْرٌ بِالْمَعْرُوفِ
صَدَقَةٌ وَنَهْيٌ عَنْ مُنْكَرٍ صَدَقَةٌ وَفِي بُضْعِ اَحَدِكُمْ صَدَقَةٌ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيَاْتِيْ اَحَدُنَا
شَهْوَتَهُ وَيَكُوْنُ لَهُ فِيْهَا اَجْرٌ قَالَ اَرَاَيْتُمْ لَوْ وَضَعَهَا فِيْ حَرَامٍ اَكَانَ عَلَيْهِ فِيْهَا وِزْرٌ فَكَذٰلِكَ
اِذَا وَضَعَهَا فِي الْحَلَالِ كَانَ لَهُ اَجْرٌ قَالَ لِنَاسٍ مِنْ اَصْحَابِهٖ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ذَهَبَ
اَهْلُ الدُّثُوْرِ بِالْاُجُوْرِ يُصَلُّوْنَ كَمَا نُصَلِّيْ وَيَصُوْمُوْنَ كَمَا نَصُوْمُ وَيَتَصَدَّقُوْنَ بِفُضُوْلِ
اَمْوَالِهِمْ مسلم مین ابوذر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا خدا نے تمکو وہ نہین دیا جسکا تم صدقہ دو البتہ ہر ایکبار
سبحان اللہ کہنا صدقہ ہی اور ہر ایکبار اللہ اکبر کہنا صدقہ ہی اور ہر ایکبار الحمد للہ کہنا صدقہ ہی اور ہر ایکبار لا الہ الا اللہ
کہنا صدقہ ہی اور نیک بات بتلانا صدقہ ہی اور بُرے کام سے روکنا صدقہ ہی اور تمہارے جماع کرنے مین صدقہ ہی صحابہ نے کہا
یا رسول اللہ کیا ہم مین سے کوئی تو اپنی شہوت کا کام کرے اور اوسمین بھی اوسکو ثواب ہوگا یعنی اپنی لذت مین ثواب ہونے کی
کیا وجہ ثواب تو عبادت مین ہوتا ہی حضرت نے فرمایا بھلا بتلاؤ تو کہ اگر اپنی شہوت کو حرام مین رکھے یعنی زنا کرے تو البتہ اوسپر عذاب
ہوگا تو اسی طرح جب وہ شہوت کو حلال مین رکھیگا تو اوسکو ثواب ہوگا یعنی ثواب شہوت پر نہین بلکہ خدا کی اطاعت پر ہی کہ اوسنے
اپنی شہوت کو حرام سے روکا حلال مین صرف کیا یہ حضرت نے اپنے چند اصحاب سے کہا جنہون نے کہا تھا کہ یا رسول اللہ دولتمند لوگ تو ثواب لیگئے
وے نماز پڑھتے ہین جیسے ہم پڑھتے ہین اور روزہ رکھتے ہین جیسے ہم رکھتے ہین اور اپنی حاجت سے زیادہ مالون کو صدقہ دیتے خدا کی راہ مین خرچ
کرتے ہین **ف** یعنی صدقے اور خیرات کا ثواب صرف مال ہی پر موقوف نہین کہ تمکو افسوس آوے بلکہ ہر ایک نیک عمل مین خیرات کا
ثواب حاصل ہی یہان تک کہ جماع مین بھی ثواب ہی جماع مین ثواب اوسی وقت ہی جب نیت بخیر کرے یعنی حکم خدا جانکر کرے نیک اولاد
کی اوس سے امید رکھے ھ اَبُوْ سَعِيْدٍ اَوَ كُلَّمَا انْطَلَقْنَا غُزَاةً فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ تَخَلَّفَ رَجُلٌ فِيْ عِيَالِنَا
لَهٗ نَبِيْبٌ كَنَبِيْبِ التَّيْسِ عَلَيَّ اَنْ لَا اُوْتٰى بِرَجُلٍ فَعَلَ ذٰلِكَ اِلَّا نَكَّلْتُ بِهٖ مسلم مین ابو سعید رضہ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا ہم جب جاوین خدا کی راہ مین غازی ہوکر تو رہ جایا کریگا کوئی مرد ہم مسلمانون کے جورو لڑکون مین
اوسکی آواز ہی جیسے بکرے کی آواز جماع کے وقت مجھپر یہ بات لازم ہوئی کہ جو مرد ایسا میرے پاس لایا جاویگا جسنے یہ کیا
تو مین اوسکے سبب سے ضرور اوسپر عذاب کرونگا اور ایسی سزا دونگا کہ لوگون مین عبرت ہو جاوے **ف** یعنی لوگ جماع کے
شوق سے جورو کی محبت سے حضرت کے ساتھ جہاد مین شریک ہوتے تھے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور بعضی روایت مین آیا ہی
کہ جب ماعز نے زنا کا اقرار کیا حضرت نے اوسکی سنگسار کا حکم کیا پھر خطبے مین یہ حدیث فرمائی یعنی جہاد مین جانا اور گھر رہنے کا
یہی انجام ہی کہ لوگ زنا مین گرفتار ہوتے ہین اور یہ جو فرمایا کہ اوسکی آواز جیسے بکرے کی تو حقارت کے واسطے اور اسواسطے کہ بکرا اکثر
جماع مین مشغول رہتا ہی **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَوَ لِكُلِّكُمْ ثَوْبَانِ **قَالَهٗ** لِسَائِلٍ سَاَلَهٗ عَنِ الصَّلٰوةِ فِيْ
ثَوْبٍ وَاحِدٍ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تم لوگون مین ہر ایک کے پاس دو کپڑے ہین
یہ حضرت نے اوس شخص سے کہا جسنے ایک کپڑے مین نماز پڑھنے کو پوچھا **ف** یعنی اگر ایک کپڑے مین نماز درست نہو تو عرب کے
اکثر لوگون کی نماز نہو کس واسطے کہ تم عرب لوگون مین ہر ایک کے پاس تو دو دو کپڑے نہین ہوتے ھ عَائِشَةُ اَوَ مَا شَعَرْتِ

عمرو بن العاص سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تو نہیں جانتا کہ بیشک اسلام اگلے گناہوں کو ڈھا دیتا ہے اور ہجرت
اگلے گناہوں کو ڈھا دیتی ہے اور حج اگلے گناہوں کو ڈھاتا ہے حضرت عمرو بن عاص سے کہا جب کہ اوسنے بیعت کرنے سے اپنا ہاتھ
کھینچ لیا تو حضرت نے فرمایا کہ اے عمرو تجھکو کیا ہوا جو تو نے بیعت کی عمرو نے کہا کہ میں چاہتا ہوں کہ شرط کروں حضرت نے فرمایا کون سی
شرط کریگا اوسنے کہا اپنی مغفرت کی شرط ف جب کافر مسلمان ہوا تو اوسکے سب گناہ خواہ ظلم خواہ کبیرہ خواہ صغیرہ معاف
ہو جاتے ہیں اسلام کی برکت سے کسی چیز کا مواخذہ باقی نہیں لیکن ہجرت اور حج سے صغیرہ گناہ معاف ہوتے ہیں کبیرہ گناہ نہیں معاف ہوتے مگر بغیر حق
خرق عادت ہر چند اس حدیث میں کچھ کبیرہ اور صغیرہ کی قید نہیں لیکن شریعت کا قاعدہ یہی ہے کہ سوائے اسلام کے اور عبادات سے
صرف صغیرہ معاف ہوتے ہیں لیکن جلال الدین سیوطی نے بخاری کی شرح میں لکھا ہے کہ بعضی روایت میں آیا ہے کہ حج سے
صغیرہ و کبیرہ سب معاف ہو جاتے ہیں واللہ اعلم ق ابو ہریرۃ اما لو قلت حین امسیت اعوذ بکلمات اللہ
التامات من شر ما خلق لم تضرک قالہ لرجل قال یا رسول اللہ ما لقیت من عقرب
لدغتنی البارحۃ مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا خبردار ہو کہ اگر تو شام کے وقت یوں کہتا کہ اعوذ
بکلمات اللہ التامات من شر ما خلق یعنی میں پناہ مانگتا ہوں خدا کی پورے تاثیر والے کلاموں کے سبب تمام مخلوقات کے ضرر سے
تو تجھکو ضرر نہ کرتے یہ حضرت نے اوس مرد سے کہا جسنے کہا تھا یا رسول اللہ کہ کیا ہی تکلیف مجھکو بچھو سے ہوئی کہ اوسنے مجھکو رات کو کاٹا
ف معلوم ہوا کہ اس دعا میں دفع موذیات کی تاثیر ہے ق ابو ہریرۃ اما و ابیک لتنبانہ ان تصدق
وانت صحیح شحیح تخشی الفقر و تامل الغنی زاد مسلم و تامل البقاء ثم اتفقا و لا تمہل
حتی اذا بلغت الحلقوم قلت لفلان کذا و لفلان کذا و قد کان لفلان تفرد مسلم
بقولہ اما و ابیک بخاری اور مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خبردار ہو تیرے باپ کی قسم ہے کہ البتہ تجھکو
اپنے سوال کی خبر معلوم ہو جاویگی بہتر صدقہ یہ ہے کہ تو خیرات کرے جس حالت میں کہ تو تندرست اور بخیل ہو محتاجی سے ڈرتا ہو اور
مالداری کی امید رکھتا ہو مسلم میں اتنی روایت زیادہ کی کہ تجھکو زندگی کی امید ہو پھر بخاری اور مسلم دونوں نے اس روایت پر
اتفاق کیا اور خیرات کرنے میں دیر مت کر یہاں تک کہ مرنے لگے اور روح حلق میں پہنچے اوس وقت تو یوں کہے کہ فلانے کو اتنا
اور فلانے کو اتنا اور وہ تو فلانے وارث کا ہو چکا صرف مسلم میں اما و ابیک کی روایت ہے ف ایک مرد نے حضرت سے پوچھا کہ میں
اپنے مال کو کیونکر صدقہ کروں اور کون سی خیرات افضل ہے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی خیرات کرنا صحت کی حالت میں افضل ہے
کہ مال دینے کو جی نہ چاہے زندگی کی امید ہو اور یہ نہیں کہ جب جان نکلنے لگے تو وصیت شروع کی کہ فلانے کو اتنا مال دینا اور فلانے
کو اتنا اسواسطے کہ اگر اوس وقت نہ بھی دیگا تو بھی مال اسکے ہاتھ سے گیا اور غیر جن کو ملا یعنی وارثوں کو ق
المسیب بن حزن اما واللہ لاستغفرن لک ما لم انہ عنک فانزل اللہ ما کان للنبی والذین
امنوا الی قولہ اصحاب الجحیم قالہ لابی طالب عند وفاتہ بخاری اور مسلم میں مسیب بن حزن سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا خبردار ہو خدا کی قسم میں تیرے واسطے مانگے جاؤنگا جب تک مجھکو تیری بخشش مانگنے سے روک نہ ہوگی پھر خدا نے
یہ آیت اوتاری کہ پیغمبر اور ایمانداروں کو لائق نہیں کہ مشرکوں کے واسطے دعا کریں مغفرت کی اگرچہ اونکے قرابتی ہوں حال انکا اونپر ظاہر ہو چکا

فِي كَبِيْرٍ اَمَّا اَحَدُهُمَا فَكَانَ يَمْشِي بِالنَّمِيْمَةِ وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَكَانَ لَا يَسْتَتِرُ مِنْ بَوْلِهِ وَفِي رِوَايَةٍ لَا يَسْتَنْزِهُ
بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عباس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خبردار ہو کہ مقبران دونون پر عذاب ہوتا ہی اور ان پر کسی
مشکل کام مین عذاب نہین ہوتا اون دو سے ایک تو چغلی کے واسطے آمد رفت کیا کرتا تھا اور دوسرا اپنے پیشاب سے کنارہ نکرتا تھا
اور دوسری روایت یون ہی کہ پیشاب سے طہارت نکرتا تھا ف حضرت دو قبرون پر گذرے اور ایک ٹہنی کھجور کی چیر کے دونون
قبرون پر گاڑ دی اور فرمایا کہ جب تک تر رہین گی تو خدا کی تسبیح کرین گی اوسکی برکت سے انکے عذاب مین تخفیف ہو گی پھر یہ
حدیث فرمائی یعنی چغل خوری سے بچنا اور پیشاب آڑ مین کرنا یا طہارت کرنا ایسے کام نہین جو آدمی پر مشکل ہون دوسری حدیث
مین آیا ہی کہ اکثر قبر کا عذاب پیشاب کی نجاست سے ہوتا ہی ھ اَبُوْ سَعِيْدٍ اَمَا اِنِّيْ لَمْ اَسْتَحْلِفْكُمْ تُهْمَةً لَّكُمْ
وَلٰكِنَّهُ اَتَانِيْ جِبْرَئِيْلُ فَاَخْبَرَنِيْ اَنَّ اللّٰهَ يُبَاهِيْ بِكُمُ الْمَلٰٓئِكَةَ قَالَهُ حِيْنَ خَرَجَ عَلٰى
حَلْقَةٍ مِّنْ اَصْحَابِهِ فَقَالَ مَا اَجْلَسَكُمْ قَالُوْا جَلَسْنَا نَذْكُرُ اللّٰهَ وَنَحْمَدُهُ عَلٰى مَا هَدَانَا
لِلْاِسْلَامِ وَمَنَّ بِهِ عَلَيْنَا قَالَ آللّٰهِ مَا اَجْلَسَكُمْ اِلَّا ذَاكَ قَالُوْا آللّٰهِ مَا اَجْلَسَنَا اِلَّا ذَاكَ
مسلم مین ابو سعید رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا خبردار ہو کہ مینے تمسے بدگمان ہو کر تمکو قسم نہین دلائی لیکن میرے پاس جبرئیل
آیا اوسنے مجکو خبر دی کہ البتہ خدا تمھارے سبب سے فرشتون سے فخر کرتا ہی حضرت نے اوسوقت فرمایا جب کہ حضرت اپنے اصحاب
کی محفل پر گذرے تو فرمایا کہ کس چیز نے تمکو بٹھلایا اصحاب نے کہا ہم بیٹھے خدا کی یاد کرتے ہین اور اوسکی تعریف کرتے ہین کہ
اوسنے ہمکو اسلام کی راہ بتلائی اور اوسکے سبب سے ہمپر احسان کیا حضرت نے فرمایا تمکو خدا کی قسم ہی کہ تمکو اسکے سوا اور کسی
کام نے تو نہین بٹھلایا اصحاب نے کہا خدا کی قسم ہمکو سوا یاد الہی کے اور کسی کام نے نہین بٹھلایا ف معمول ہی کہ
کمال خوشی مین کبھی اپنے دوست سے یقینی بات کو قسم دلاکر پوچھتے ہین تاکہ دوبارہ تازہ خوشی حاصل ہو اسی قسم کی حضرت نے
اصحاب کو قسم دلائی پھر کمال شفقت سے فرمابھی دیا کہ میرا قسم دلانا بدگمانی کے سبب سے نہین کہ اصحاب کو رنج نہو اور یہ جو فرمایا کہ ذاکرون سے
فرشتون مین خدا فخر کرتا ہی یعنی اونکی خوبی اور کثرت ثواب بیان کرتا ہی کہ باوجودیکہ بنی آدم شہوت و غضب کے جال مین گرفتار
ہین پھر بھی میری یاد سے غافل نہین ہوتے اس حدیث سے ذکر کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی ق سَعْدُ بْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ اَمَا تَرْضٰى
اَنْ تَكُوْنَ مِنِّيْ بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُّوْسٰى غَيْرَ اَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ قَالَهُ لِعَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ
عَنْهُ عِنْدَ خُرُوْجِهِ اِلٰى غَزْوَةِ تَبُوْكَ بخاری اور مسلم مین سعد بن ابی وقاص رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ
کیا تو اس سے راضی نہین کہ تو ہووے میرے نزدیک بمنزلہ ہارون کے موسی کے نزدیک مگر فرق اتنا ہی کہ میرے بعد کوئی پیغمبر نہین حضرت نے
علی مرتضی رض سے فرمایا جنگ تبوک کے چلتے وقت ف منافقون نے طعنہ دیا تھا کہ علی کو حضرت اپنے ساتھہ نہین لیجاتے ذلیل
جانکے اونکو گھر مین چھوڑ جاتے ہین تب حضرت نے علی مرتضی کے دلاسے کے واسطے یہ حدیث فرمائی باقی بیان اس حدیث کا پانچوین باب
مین مفصل ہو چکا ھ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّ الْاِسْلَامَ يَهْدِمُ مَا كَانَ قَبْلَهُ وَاَنَّ الْهِجْرَةَ
تَهْدِمُ مَا كَانَ قَبْلَهَا وَاَنَّ الْحَجَّ يَهْدِمُ مَا كَانَ قَبْلَهُ قَالَهُ لَهُ حِيْنَ قَبَضَ يَدَهُ عَنِ الْبَيْعَةِ
فَقَالَ مَا لَكَ يَا عَمْرُو فَقَالَ اَرَدْتُّ اَنْ اَشْتَرِطَ قَالَ تَشْتَرِطُ مَاذَا قَالَ اَنْ يُّغْفَرَ لِيْ مسلم مین

وَالْوَاقِعِ فِيْهَا كَمَثَلِ قَوْمٍ اِسْتَهَمُوْا عَلٰى سَفِيْنَةٍ فَاَصَابَ بَعْضُهُمْ اَعْلَاهَا وَبَعْضُهُمْ اَسْفَلَهَا فَكَانَ الَّذِيْنَ فِيْ اَسْفَلِهَا اِذَا اسْتَقَوْا مِنَ الْمَاءِ مَرُّوْا عَلٰى مَنْ فَوْقَهُمْ فَقَالُوْا لَوْ اَنَّا خَرَقْنَا فِيْ نَصِيْبِنَا خَرْقًا وَلَمْ نُؤْذِ مَنْ فَوْقَنَا فَاِنْ تَرَكُوْهُمْ وَمَا اَرَادُوْا هَلَكُوْا جَمِيْعًا وَاِنْ اَخَذُوْا عَلٰى اَيْدِيْهِمْ نَجَوْا وَنَجَوْا جَمِيْعًا بخاری مین نعمان بن بشیر رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اوسکی مثل جو خدا کی حدون پر کھڑا ہی یعنی گناہ نہین کرتا اور جو اون حدون مین گرپڑا یعنی گناہون مین ڈوبا اوس قوم کی مثل ہی جنھون نے قرعہ ڈال کے جہاز مین اپنا اپنا مکان ٹھہرایا سو بعضون نے اوسکا اوپر کا مکان پایا اور بعضون نے تلے کا مکان پایا سو جو لوگ تلے رہے جب اونھون نے پانی چاہا تو اپنے اوپر والون پر گذرے تو تلے والون نے کہا کہ اگر ہم اپنے حصے کے مکان کو پانی کے واسطے توڑ پھاڑ لیوین اور اپنے اوپر والون کو آمد و رفت کی تکلیف سے بچاوین تو اچھی بات ہی سو اگر اوپر والون نے تلے والون کو اونکی خواہش پر چھوڑا یعنی توڑنے سے منع نکیا تو اوپر اور تلے کے سب ہلاک ہوئے یعنی ڈوبے اور اگر اونکے ہاتھ پکڑ لیے تو اوپر والے خود بھی بچے اور تلے والے بھی سب بچے **ف** یعنی جو لوگ کہ ایک شہر یا ایک گھر مین رہتے ہون بعضے اونمین سے گناہون سے اور خلاف شرع کامون سے بچتے ہون اور بعضے بدکامون مین مشغول ہون اور متقی لوگ باوجود قدرت کے گنہگارون کو بدکامون سے نہ روکین تو آخرت کے عذاب مین دونون شریک ہین اور اگر دنیا مین عذاب آویگا تو سب برباد ہونگے خواہ متقی لوگ بدکامون سے راضی ہون یا ناراض جیسے کہ کشتی اگرچہ اکثر مضبوط ہو لیکن ایک سوراخ سے ڈوبتی ہی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نہی عن المنکر یعنی خلاف شرع کام سے لوگون کو روکنا واجب ہی اسواسطے کہ برے کام جب کثرت سے ہوئے تو اون سبکی بربادی ہی **ق** ابن عمر مَثَلُ الْقُرْاٰنِ مَثَلُ الْاِبِلِ الْمُعَقَّلَةِ اِنْ عَقَّلَهَا صَاحِبُهَا اَمْسَكَهَا وَاِنْ تَرَكَهَا ذَهَبَتْ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمر رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قرآن کی مثل بندھے اونٹ کی سی مثل ہی کہ اگر اوسکے مالک نے باندھے رکھا تو اوسکو اپنے قابو مین رکھا اور اگر اوسکو رسی سے چھوڑا تو جاتا رہا **ف** یعنی حافظ قرآن کو لازم ہی کہ ہمیشہ دور کرتا رہے نہین تو بھول جاویگا **ق** ابو موسی مَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِيْ يَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ مَثَلُ الْاُتْرُجَّةِ رِيْحُهَا طَيِّبٌ وَطَعْمُهَا طَيِّبٌ وَمَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِيْ لَا يَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ مَثَلُ التَّمْرَةِ لَا رِيْحَ لَهَا وَطَعْمُهَا حُلْوٌ وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِيْ يَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ مَثَلُ الرَّيْحَانَةِ رِيْحُهَا طَيِّبٌ وَطَعْمُهَا مُرٌّ وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِيْ لَا يَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ كَمَثَلِ الْحَنْظَلَةِ لَيْسَ لَهَا رِيْحٌ وَطَعْمُهَا مُرٌّ متفق علیہ بخاری اور مسلم مین ابو موسی رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اوس ایماندار کی مثل جو قرآن پڑھا کرتا ہی ترنج یعنی میٹھے نیبو کی مثل ہی کہ اوسکی بو بھی اچھی اور اوسکا مزہ بھی اچھا اور اوس ایماندار کی مثل جو قرآن نہین پڑھا کرتا چھوہارے کی سی مثل ہی کہ اوسمین بو نہین اور اوسکا مزہ میٹھا ہی اور اوس منافق کی مثل جو قرآن پڑھا کرتا ہی دونا مروے کی سی مثل ہی کہ اوسکی بو اچھی اور اوسکا مزہ کڑوا اور اوس منافق کی مثل جو قرآن نہین پڑھا کرتا اندرائن کے پھل کی سی مثل ہی کہ اوسمین بو نہین اور مزہ اوسکا کڑوا **ف** یعنی مومن قرآن خوان مین دو صفتین ہین ایک باطنی یعنی اعتقاد دلی اوسکو میٹھا مزہ فرمایا اور دوسری ظاہری جسکا اثر لوگون کو پہونچتا ہی اوسکو خوشبو کے ساتھ مثال دی یعنی مومن قرآن خوان کا ظاہر اور باطن دونون بہتر ہی اور جو مومن کہ قرآن خوان نہین اوسکا باطن ایمان کے سبب سے اچھا مگر ایمان کا ظاہری اثر نہین اور منافق قرآن خوان مین ظاہری اثر ہی مگر باطنی نہین کہ اوسکا اعتقاد درست نہین اور جو منافق کہ قرآن خوان نہین نہ ظاہر اوسکا اچھا نہ باطن **ق** جابر مَثَلُ الْمُؤْمِنِ مَثَلُ السُّنْبُلَةِ تَحَرَّكُهَا الرِّيْحُ فَتَعُوْ

کہ مشرک دوزخی لوگ ہیں یہ حضرت نے ابی طالب کے مرتے وقت فرمایا **ف** ابوطالب کے مرتے وقت حضرت نے کہا کہ ای چچا لا الہ الا اللہ کہہ لے تو مین خدا سے تیری مغفرت کے واسطے حجت کرلونگا ابوجہل نے کہا کہ ای ابوطالب اپنے باپ دادے کا دین مت چھوڑ نادیر تک حضرت کلمہ کہنے کو فرماتے رہے اور ابوجہل وغیرہ ورغلاتے رہے آخر کو ابوطالب نے کہا کہ مین عبدالمطلب کے دین پر مرتا ہون تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی خیر حضرت کو طلب مغفرت بھی منع ہوئی ابوطالب حضرت کے چچا حضرت پر نہایت فدا ہنتے تھے اسواسطے حضرت کو اونکی مغفرت کی بہت آرزو تھی **ق**

أَبُو هُرَيْرَةَ أَمَا يَخْشَى أَحَدُكُمْ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ قَبْلَ الْإِمَامِ أَنْ يُحَوِّلَ اللّٰهُ رَأْسَهُ رَأْسَ حِمَارٍ أَوْ يَجْعَلَ اللّٰهُ صُورَتَهُ صُورَةَ حِمَارٍ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تم مین کوئی ڈرتا نہین جب امام سے پہلے اپنا سر اوٹھاتا ہی کہ خدا اوسکے سر کو گدھے کے سر سے بدل ڈالے یا خدا اوسکی صورت کو گدھے کی صورت کر ڈالے **ف** یعنی جو سجدے سے اپنے امام کے قبل سر اوٹھاوے وہ نادان ہی حقیقت مین گدھا ہی اور ظاہر مین آدمی کہ اپنے امام کی اطاعت نہین کرتا یا یہ مطلب کہ ایسے مرد کی سزا آخرت مین ایسی ہوگی خلاصہ مطلب کہ مقتدی جلدی نکرے اوسپر امام کی اطاعت واجب ہی

فصل اس فصل مین وہ حدیثین ہین جنکے سرے پر مثل ہی **ق** أَبُو هُرَيْرَةَ مَثَلُ الْبَخِيلِ وَالْمُتَصَدِّقِ مَثَلُ رَجُلَيْنِ عَلَيْهِمَا جُبَّتَانِ أَوْ جُنَّتَانِ مِنْ حَدِيدٍ إِذَا هَمَّ الْمُتَصَدِّقُ بِصَدَقَةٍ اتَّسَعَتْ عَلَيْهِ حَتّٰى تُعَفِّيَ أَثَرَهُ وَإِذَا هَمَّ الْبَخِيلُ بِصَدَقَةٍ تَقَلَّصَتْ عَنْهُ وَانْضَمَّتْ يَدَاهُ إِلٰى تَرَاقِيهِ وَانْقَبَضَتْ كُلُّ حَلْقَةٍ إِلٰى صَاحِبَتِهَا فَيَجْتَهِدُ أَنْ يُوَسِّعَهَا فَلَا يَسْتَطِيعُ وَيُرْوٰى فَلَا تَتَّسِعُ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بخیل اور خیرات کرنے والے کی کہاوت جیسے دو مردون کی کہاوت جن پر دو کرتے یا دو زرہین ہون لوہے کی جب کہ ارادہ کرتا ہی خیرات کرنے والا خیرات کا تو اوسپر زرہ کشادہ ہوکر لنبی چوڑی ہوجاتی ہی یہان تک کہ اوسکے نقش قدم پر گھسٹتی جاتی ہی اور جب بخیل خیرات کا ارادہ کرتا ہی تو اوسکی زرہ سمٹ جاتی ہی اور اوسکے دونون ہاتھ گردن تک کھنچ جاتے ہین اور ہر ایک حلقہ زرہ کا دوسرے حلقے سے بھڑ جاتا ہی تو وہ کوشش کرتا ہی کہ زرہ کشادہ ہو سو نہین کر سکتا اور دوسری روایت یون ہی کہ زرہ نہین کشادہ ہوتی **ف** یعنی سخی جب خیرات کا ارادہ کرتا ہی تو اوسکا سینہ کشادہ ہوجاتا ہی ہاتھ دل کی اطاعت کرتے ہین دینے کے وقت خوب پھیلتے ہین بخلاف بخیل کے کہ خیرات کرتے اوسکا دل تنگی کرتا ہی تو دینے کو ہاتھ نہین پھیلتے گویا کسینے اوسکے ہاتھ پکڑ لیے خلاصہ مطلب کہ سخی بکمال خوشی سے خیرات کرتا ہی اور بخیل کی خیرات کرتے جان نکلتی ہی اور روح قبض ہوتی ہی **م** أَبُو مُوسٰى مَثَلُ الْبَيْتِ الَّذِي يُذْكَرُ اللّٰهُ فِيهِ وَالْبَيْتِ الَّذِي لَا يُذْكَرُ اللّٰهُ فِيهِ مَثَلُ الْحَيِّ وَالْمَيِّتِ مسلم مین ابوموسی رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اوس گھر کی مثل جسمین خدا کا ذکر ہوتا ہی اور اوس گھر کی جسمین خدا کی یاد نہین ہوتی جیسے زندے اور مردے کی مثل یعنی جس گھر مین خدا کی یاد ہوتی ہی وہ بابرکت اور بارونق ہی اور جسمین خدا کی یاد نہین وہ بے برکت ہی **م** جابر مَثَلُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ كَمَثَلِ نَهْرٍ جَارٍ غَمْرٍ عَلٰى بَابِ أَحَدِكُمْ يَغْتَسِلُ مِنْهُ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسَ مَرَّاتٍ مسلم مین جابر رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ پانچون نمازون کی مثل جیسے جاری دریا گہرے کی مثل کہ کسیکے دروازہ پر ہووے اور پانچ بار ہر روز اوسمین نہاوے یعنی ایسا شخص گناہون سے پاک رہیگا جیسے پانچ وقت کا نہانے والا میل سے صاف رہتا ہی **خ** النُّعْمَانُ بْنُ بَشِيرٍ مَثَلُ الْقَائِمِ فِي حُدُودِ اللّٰهِ

پر حضرت پر ختم ہو گئے اسی واسطے ہمارے حضرت خاتم النبیین ہوئے کوئی کمال باقی نہیں رہا جو کوئی پیغمبر حضرت کے بعد آکر اوسکا جلوہ گر ہوتا

فصل اس فصل میں وہ حدیثیں ہیں جنکے سرے پر ایاکم اور ایاک ہی ق ابو سعید ایاکم والجلوس فی الطرقات فقالوا یا رسول الله ما لنا من مجالسنا بد نتحدث فیها فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم فاذا ابیتم الا المجلس فاعطوا الطریق حقه قالوا وما حق الطریق یا رسول الله قال غض البصر وکف الاذی ورد السلام والامر بالمعروف والنهی عن المنکر بخاری اور مسلم میں ابو سعید رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بچو راہوں کے بیٹھنے سے تو اصحاب نے کہا یا رسول الله ہمکو تو راہوں کے بیٹھنے سے کوئی چارہ نہیں کہ ہم وہاں آپسمین بات چیت کرتے ہین سو حضرت نے فرمایا تو اگر تم وہاں کی نشست کے نہیں مانتے تو راہ کا حق ادا کرو اصحاب نے کہا راہ کا کیا حق ہی یا رسول الله حضرت نے فرمایا کہ اجنبی عورت اور لوگون کے عیبون سے آنکھ کو نیچے جھکانا اور لوگون کی تکلیف دینے والی چیز کو دور کرنا یعنی اینٹ پتھر اور کانٹا ہٹانا اور سلام کا جواب دینا اور نیک بات سکھلانا اور بد کام سے روکنا ف یعنی اول تو راہ مین بیٹھنا بہتر نہیں اور اگر کچھ ضرورت ہو تو راہ کا حق ادا کرے ق عقبة بن عامر ایاکم والدخول علی النساء فقال رجل من الانصار یا رسول الله افرایت الحمو فقال الحمو الموت بخاری اور مسلم میں عقبہ بن عامر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بچو عورتون پاس جانے سے تو ایک انصاری نے پوچھا یا رسول الله بھلا خاوند کے رشتے دارون کا حال تو بتلائیے کہ یہ لوگ بھی عورت پاس جاوین یا نہ جاوین حضرت نے فرمایا کہ خاوند کے رشتے دارون کا عورت پاس جانا موت ہی یعنی ہلاکی اور فساد کا سبب ہی ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خاوند کے رشتے دارون کو جیسے دیور جیٹھ کو خلوت مین عورت پاس جانا بدون شرعی پردے کے عورت کا سامنے آنا درست نہیں خ ابو هریرة ایاکم والظن فان الظن اکذب الحدیث بخاری مین ابو هریره رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بچو بدگمانی سے اسواسطے کہ بدگمانی بڑی جھوٹھی بات ہی ف یعنی بے تحقیق صرف اپنے گمان پر کسی مسلمان سے بدظن ہونا نہایت بے اصل بات ہی ق انس ایاکم ودعوة المظلوم وان کان کافرا بخاری اور مسلم مین انس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بچو مظلوم کی بددعا سے اگرچہ مظلوم کافر ہو ف یعنی کسی مسلمان اور کافر کو ناحق نہ ستاؤ کہ مظلوم کی دعا تیر بہدف ہی م ابو قتادة ایاکم وکثرة الحلف فی البیع فانه ینفق ثم یمحق مسلم مین ابو قتادہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بچو زیادہ قسم کھانے سے بیچنے مین اسواسطے کہ قسم بکری کو رواج دیتی ہی پھر برکت کو گھٹاتی ہی ف یعنی بیچنے والا بار بار جھوٹھی قسم اس طرح کھاوے کہ والله یہ چیز اتنے کی اور فلانا شخص اتنی قیمت مجکو دیتا تھا مینے نہ مانا سو فرمایا کہ اسمین ہر چند آدمی دھوکھا کھاتا ہی اور چیز بک جاتی ہی لیکن اوس مال مین برکت نہیں رہتی ق ابو هریرة ایاکم والوصال مرتین ایاکم والوصال بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت کہ حضرت نے فرمایا کہ بچو پے در پے اور ملے کے روزون سے صرف بخاری کی روایت مین یہ لفظ مکرر ہی یعنی دو بار حضرت نے فرمایا کہ بچو ملے کے روزون سے بچو ملے کے روزون سے ف وصال اور ملے کا روزہ اوسکو کہتے ہین کہ دو روز یا زیادہ برابر روزہ رکھے اور بیچ مین کچھ بھی نکھاوے معلوم ہوا کہ ملے کا روزہ مکروہ ہی اور اگر طاقت نہو تو حرام ہی م ابو هریرة ایاک والحلوب قاله لابی الهیثم بن التیهان مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بچ دودھ والے جانور کے ذبح کرنے سے یہ

مَرَّةً وَتَقَعُ أُخْرَى وَمَثَلُ الْكَافِرِ مَثَلُ الْأَرْزَةِ لَا تَزَالُ قَائِمَةً حَتَّى تَنْقَعِرَ بخاری اور مسلم مین کعب سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا کہ مومن کی مثل بالی کی سی مثل ہی کہ اوسکو ہوا ہلاتی ہی تو کبھی جھکتی ہی اور کبھی گرتی ہی اور کافر کی مثل صنوبر کی مثل ہی کہ ہمیشہ
کھڑا رہتا ہی یہان تک کہ جڑ سے اوکھڑ جاوے ف صنوبر کا درخت سخت ہوتا ہی ہوا سے کم جھکتا ہی اور اگر سخت ہوا چلے تو جڑ سے
اوکھڑ جاتا ہی جیسے تاڑ اور کھجور کا درخت خلاصہ مطلب یہ کہ مومن ہمیشہ بلا اور مصیبت مین گرفتار رہتا ہی تو اوسکے گناہون مین تخفیف
ہو جاتی ہی اور کافر کو مصیبت کم ہوتی ہی اور اگر ہوئی تو ثواب سے محروم ہی یعنی مومن کو لازم ہی کہ رنج اور مصیبت سے نگھبراوے اوسکو خدا کا
احسان سمجھے اور اپنے گناہون کا کفارہ بوجھے ھ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ مَثَلُ الْمُؤْمِنِينَ فِي تَوَادِّهِمْ وَتَرَاحُمِهِمْ كَمَثَلِ
الْجَسَدِ إِذَا اشْتَكَى بَعْضُهُ تَدَاعَى سَائِرُهُ بِالسَّهَرِ وَالْحُمَّى مسلم مین نعمان بن بشیر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
کہ ایمانداروں کی مثل اپنی آپس کی محبت اور ترحم مین بدن کی سی مثل ہی جب کہ بعض بدن بیمار اور بیکل ہوا تو باقی عضو بدن کے بیخوابی اور تپ
مین شریک ہو جاتے ہین ف یعنی اگر آنکھ مین درد ہو تو تمام بدن کو بیکلی ہوتی ہی اسی طرح ایمانداروں کی آپس کی محبت کا
حال ہی کہ اگر ایک ایماندار کو رنج اور تکلیف ہو تو سب اوسمین شریک ہین یعنی مقتضا کمال ایمان کا یہ ہی کہ ایسی محبت آپسمین حاصل کرین
اور جسکو غیر کا رنج دیکھکر رنج نہو اور باوجود قدرت کے اوسکو بلا سے نچھوڑاوے اوسکے ایمان مین نقصان ہی ھ ابن عمر مَثَلُ
الْمُنَافِقِ كَمَثَلِ الشَّاةِ الْعَائِرَةِ بَيْنَ الْغَنَمَيْنِ تَعِيرُ إِلَى هَذِهِ مَرَّةً وَإِلَى هَذِهِ مَرَّةً مسلم مین عبد اللہ
بن عمر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ منافق کی مثل اوس بکری کی سی مثل ہی جو ماری ماری پھرتی ہو دو گلون کے درمیان یعنی دو ریوڑ کے
درمیان مین کبھی اس ریوڑ مین جھک پڑتی ہو اور کبھی اوسمین ف یعنی منافق شک اور شبہے مین گرفتار ہی کبھی ایمان کی
بات سنکر ایمان کی طرف جھکتا ہو اور کبھی کفر کی بات سنکر کفر کی طرف جھکتا ہی وہ سخت ادھر کا نہ ادھر کا ھ جابر مَثَلِي وَ
مَثَلُكُمْ كَمَثَلِ رَجُلٍ أَوْقَدَ نَارًا فَجَعَلَ الْجَنَادِبُ وَالْفَرَاشُ يَقَعْنَ فِيهَا وَهُوَ يَذُبُّهُنَّ عَنْهَا وَأَنَا
آخِذٌ بِحُجَزِكُمْ عَنِ النَّارِ وَأَنْتُمْ تَفَلَّتُونَ مِنْ يَدِي مسلم مین جابر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ میری مثل
اور تمھاری مثل اوس مرد کی سی مثل ہی جسنے آگ جلائی تو اوسمین ٹڈے اور پتنگے گرنے لگے اور وہ آگ سے ہٹکتا جاتا ہی اور مین
پکڑنے والا ہون تمھاری کمر کا کہ دور رہو آگ سے اور تم چھڑائے جاتے ہو میرے ہاتھ سے ف یعنی تم شہوات اور گناہون
مین ایسے گرتے ہو جیسے کیڑے آگ مین گرتے ہین اور مین ہزار حکمت سے تمکو گناہون سے روکتا ہون جیسے کوئی آگ کا کیڑون کو
روکتا ہو لیکن تم نہین رکتے اس حدیث سے حضرت کی کمال شفقت اپنی امت کی نسبت پر ثابت ہوتی ہی ق جابر مَثَلِي وَمَثَلُ
الْأَنْبِيَاءِ كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنَى دَارًا فَأَكْمَلَهَا وَأَحْسَنَهَا إِلَّا مَوْضِعَ لَبِنَةٍ فَجَعَلَ النَّاسُ يَدْخُلُونَهَا
وَيَتَعَجَّبُونَ وَيَقُولُونَ لَوْلَا مَوْضِعُ اللَّبِنَةِ زَادَ مُسْلِمٌ فَأَنَا مَوْضِعُ اللَّبِنَةِ جِئْتُ فَخَتَمْتُ الْأَنْبِيَاءَ
بخاری اور مسلم مین جابر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ میری مثل اور پیغمبرون کی مثل اوس مرد کی سی مثل ہی جسنے ایک گھر بنایا تو
اوسکو پورا بنایا اور ستھرا کیا مگر ایک اینٹ کا مکان باقی چھوڑ دیا اور لوگ اوس گھر مین آنے لگے اور تعجب کرنے لگے اور کہنے لگے اگر اینٹ کا
مکان نہ ہوتا تو بہتر ہوتا اور مسلم نے اتنی روایت زیادہ کی ہی سو مین اوس اینٹ کا مکان ہون مین نے آکر پیغمبرون کو ختم کیا ف
یعنی نبوت کا محل میرے ختم النبیین کے نہ تمام تھا جب حضرت تشریف لائے تو محل پورا ہو گیا جیسے تمام کمالات حضرت مین جمع ہی

مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مین قریب تر مسلمانون سے ہون اونکی جانون سے زیادہ سو جو کوئی مسلمانون مین سے مر گیا اور
اپنے اوپر قرض چھوڑ جاوے تو اوسکا ادا کرنا مجھپر لازم ہی اور جو مال چھوڑے تو اوسکے وارثون کا حق ہی **ف** ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی
کہ حضرت کا ابتداء اسلام مین یہ معمول تھا کہ جب کوئی جنازہ آتا تو حضرت پوچھتے کہ اسنے اپنے قرض ادا ہونے کا کچھ مال چھوڑا ہی سو اگر
معلوم ہوتا کہ قرض ادا ہونے کا ٹھکانا ہی تو حضرت اوسکے جنازے کی نماز پڑھتے اور اگر قرض ادا ہونے کی کوئی صورت نہوتی تو خود نماز
نہ پڑھتے اور مسلمانون سے نماز پڑھنے کو فرماتے پھر جب اسلام کی فتح ہوئی اور بیت المال مین مال جمع ہوا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی
قرضدار پر حضرت شاید اسواسطے نماز نہ پڑھتے تھے کہ لوگ قرض سے ڈرین اور جو کہ قرضدار ہون وے قرض ادا کرنے مین غفلت نکرین **ھ**
ابو هريرة أنا سيد ولد ادم يوم القيمة وأول من ينشق عنه القبر وأول مشفع مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مین آدم کی اولاد کا سردار ہون قیامت کے دن اور قبر پھٹنے والون مین پہلا مین ہون اور مقبول الشفاعت
پہلا مین ہون **ف** یعنی حشر مین قبرین پھٹ کر مردے زندے ہو کے نکلینگے سو اول میری قبر پھٹیگی اور اول میری شفاعت قبول ہوگی
بعد اوسکے اور پیغمبرون کی یوحنا کی انجیل مین عیسیٰ نے ہمارے حضرت کی سرداری کی یون گواہی دی ہی کہ اب مین زیادہ گفتگو تمسے نکرونگا
اسواسطے کہ اس جہان کا سردار آتا ہی یعنی میرے بعد خاتم الانبیا آتا ہی وہ تمکو سب کچھ تعلیم کریگا میری تعلیم کی اب حاجت نہین اور یہ جو
فرمایا کہ مین قیامت مین بنی آدم کا سردار ہون سو ہرچند حضرت دنیا اور آخرت دونون عالم مین بنی آدم کے سردار اور افضل الانبیا ہین
لیکن دنیا مین کافرون کو اوسکا یقین نہین اور قیامت مین جب کہ تمام خلق مصیبت مین گرفتار ہوگی اور پیغمبر بھی خوف الٰہی سے شفاعت
نکر سکینگے اوس وقت ہمارے حضرت کی شفاعت مقبول ہوگی تو ہر ایک مسلم اور کافر پر حضرت کی سرداری اور افضلیت صاف ظاہر ہوجاویگی
ھ جابر أنا شهيد على هؤلاء يوم القيمة يعني قتلى أحد مسلم مین جابر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ
مین ان پر گواہ ہونگا قیامت کے دن یعنی جنگ احد کے شہیدون پر **ف** جنگ احد مین ستر اصحاب شہید ہوئے حضرت دو دو تین تین کو
ایک ایک قبر مین دفن کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ جو زیادہ قرآن جانتا ہو اوسکو قبلے کی طرف مقدم کرو پھر یہ حدیث فرمائی یعنی مین انکی
خالص شہادت کا گواہ ہون **ق** جرير أنا فرطكم على الحوض بخاری اور مسلم مین جریر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت
نے فرمایا کہ مین تمہارا پیشوا اور پیشرو ہون حوض کوثر پر **ھ** ابو موسى أنا محمد وأحمد والمقفي والحاشر
ونبي التوبة ونبي الرحمة وفي أطراف أبي مسعود ونبي الرحمة ونبي الملحمة ولم يذكر
وأنبي التوبة مسلم مین ابو موسیٰ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مین محمد ہون اور احمد ہون اور مقفی ہون اور حاشر ہون
اور نبی التوبہ ہون اور نبی الرحمۃ ہون اور اطراف ابی مسعود مین یون روایت ہی کہ نبی الرحمۃ اور نبی الملحمۃ ہون اور اوسمین نبی التوبہ
کی ذکر نہین **ف** حضرت نے اس حدیث مین اپنے نام اور اپنے صفات ذکر کیے محمد کے معنی بہت سراہا اور احمد کے معنی سب مخلوقات سے
زیادہ تر تعریف کے لائق اور مقفی کے معنی سب پیغمبرون کے بعد آنے والا اور حاشر یعنی سب کا حشر آپ کے قدم پر ہوگا اور نبی التوبہ یعنی ایسا
پیغمبر کہ اوسکے ہاتھ پر بیشمار لوگون نے توبہ کی اور اوسکی امت کی توبہ مقبول ہی اور نبی الرحمۃ یعنی ایسا پیغمبر جسکی شرع کے احکام
مین کچھ سختی اور تنگی نہین سراسر رحمت ہی اور نبی الملحمۃ یعنی جنگ کا پیغمبر کہ تلوار سے دین کو عالم مین پھیلاوے اطراف ابو مسعود ایک
کتاب کا نام ہی جسکو ابراہیم بن محمد دمشقی نے کہ حدیث کے بڑے حافظ تھے تصنیف کیا نصاریٰ ہند مین مسلمانون پر اعتراض کرتے ہین

حضرت نے ابو الہیثم بن تیہان سے فرمایا **ف** ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت ایک روز گھر سے نکلے تو صدیق اکبر اور فاروق اعظم کو دیکھا فرمایا کہ تم کسواسطے گھر سے نکلے ہو اونہون نے کہا کہ بھوک کے سبب سے حضرت نے فرمایا کہ قسم خدا کی مین بھی اسی واسطے نکلا ہون پھر حضرت اور اصحاب ابو الہیثم انصاری کے گھر گئے وے گھر مین نتھے اونکی جورو نے حضرت کو کمال خوشی اور نہایت تعظیم سے لیا پھر ابو الہیثم آئے تو حضرت اور اصحاب کو دیکھکر کہا الحمد للہ کہ آج کے دن تو میرے برابر کسی کے گھر ایسے بزرگ مہمان نہین پھر وے ایک ٹوکری مین تر اور خشک اور گدر کھجور لائے حضرت نے فرمایا کہ کھاؤ پھر ابو الہیثم نے چاہا کہ دودھار بکری کو ذبح کرین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی جب حضرت اور اصحاب سیر آسودہ ہوئے تو صدیق رض اور فاروق رض سے کہا کہ خدا کی قسم کہ تمسے اس نعمت کا سوال ہوگا کہ تم گھر سے بھوکے نکلے تھے سو خدا نے تمکو ایسی نعمت کھلائی معلوم ہوا کہ گرسنگی کی حالت مین بے تکلف دوست کے گھر جانا اور وہان کھانا درست ہی یہ سوال مین داخل نہین حضرت نے جو دودھار جانور کے ذبح سے منع کیا تو دنیاوی مصلحت سے فرمایا کہ جسکا فائدہ سر دست معہود ہو اوسکا ذبح کرنا مناسب نہین ہی یہ مطلب نہین کہ اوسکا ذبح کرنا شرع مین حرام ہی

فصل

اس فصل مین وے حدیثین ہین جنکے سر پر انا ہی **ق** البراء بن عازب انا النبي لا كذب انا ابن عبد المطلب اللهم نزل نصرك **قاله** يوم حنين بخاری اور مسلم مین براء بن عازب رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مین پیغمبر ہون اسمین کچھہ جھوٹھہ نہین مین عبد المطلب کا بیٹا ہون الہی اپنی مدد اوتار یہ حضرت نے جنگ حنین کے دن فرمایا **ف** کسی شخص نے براء بن عازب اس حدیث کے راوی سے پوچھا کہ تم اصحاب لوگ جنگ حنین مین کیا بھاگ گئے تھے تب اونہون نے کہا کہ واللہ حضرت نے تو ہرگز پیٹھ نہین پھیری البتہ لشکر کے اگلے لوگون کے قدم اوکھڑ گئے تھے اور حضرت سفید خچر پر سوار تھے پھر جب کافرون نے حضرت کو نرغہ کر لیا تب حضرت سواری سے نیچے اوترے اور کافرون پر حملہ کر کے یہ حدیث فرمائی حضرت نے اس کلام مین باپ دادا کے نام سے فخر نہین کیا بلکہ اپنی نبوت کی حقیت ثابت کی اسواسطے کہ کافرون نے اہل کتاب سے سنا تھا کہ عبد المطلب کی اولاد مین ایک پیغمبر پیدا ہوگا جو ملک گیری کریگا **ق** انس انا اول شفيع في الجنة لم يصدق نبي من الانبياء ما صدقت وان من الانبياء نبيا ما يصدقه من امته الا رجل واحد مسلم مین انس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بہشت مین اول سفارش کرنے والا مین ہون پیغمبرون مین کسی پیغمبر کی تصدیق نہین ہوئی جتنی میری تصدیق ہوئی اور البتہ پیغمبرون مین بعضا ایسا بھی پیغمبر ہی جسکی ایک مرد کے سوائے اوسکی امت مین کوئی تصدیق نکریگا **ف** یعنی جتنی کثرت سے میری امت مسلمان ہی اتنی کسی پیغمبر کی نہین اسواسطے اول مین ہی سفارش کرونگا بہشت مین سفارش ترقی درجات کی ہوگی **ق** ابو هريرة انا اولى الناس بابن مريم الانبياء اولاد علات وليس بيني وبينه نبي بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مین اور لوگون کی نسبت قریب تر ہون عیسی بن مریم سے پیغمبر سوتیلے بھائی ہین اور میرے اور اوسکے درمیان کوئی نبی نہین **ف** سب پیغمبرون کا دین ایک ہی یعنی توحید اور عبادت اور شریعتین مختلف ہین یعنی گویا پیغمبر سوتیلے بھائی ٹھہرے باپ تو سبکا ایک اور مائین کئی خلاصہ مطلب حدیث کا یہ کہ جب سب پیغمبر نبوت مین برابر ٹھہرے تو عیسی کو خاص کر کے خدا کا بیٹا کہنا محض بیجا بات ہی اور یہ جو فرمایا کہ مین عیسی سے قریب تر ہون اسلیے کہ میرے اور اوسکے درمیان کوئی پیغمبر نہین یعنی یہود عیسی کی پیغمبری کے منکر تھے حضرت اونکی حقیت کے گواہ ہوئے چنانچہ عیسی نے یوحنا کی انجیل مین ہمارے حضرت کی بشارت مین کہا ہی کہ میرے بعد فارقلیطا اویگا میری حقیت کا گواہ ہوگا **ق** ابو هريرة انا اولى بالمؤمنين من انفسهم فمن توفي من المؤمنين فترك دينا فعلي قضاؤه ومن ترك مالا فلورثته بخاری اور مسلم

کہ حضرت نے دو انصاری مردون سے کہا کہ جلدی نکرو ٹھہر جاؤ البتہ یہ عورت تو صفیہ بنت حیی ہی ف صحیح بخاری مین پوری روایت
یون ہی کہ حضرت صفیہ حضرت کی بی بی مسجد مین حضرت کی ملاقات کو آئین اور حضرت رمضان مین اعتکاف مین بیٹھے تھے حضرت سے بات چیت
کرتی رہین رات زیادہ گئی حضرت انکو پہونچانے چلے راہ مین دو انصاری مرد ملے تب حضرت نے اون سے یہ حدیث فرمائی یعنی یہ میری بی بی ہی
اور کوئی اجنبی عورت نہین ہی گمان مت ہونا انصاری یون بولے کہا کہ سبحان اللہ یا رسول اللہ آپ کی ذات مین بدگمانی کا کیا دخل ہی حضرت نے
فرمایا کہ انسان کے بدن مین شیطان اس طرح پھرتا ہی جیسے خون مین ڈرا کہ تمہارے دل مین کچھ بدگمانی ڈالے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آدمی
تہمت کے مکانون سے بچے اور اگر ایسے مقام مین مبتلا ہو تو اپنی صفائی لوگون مین ظاہر کر دیوے تا کہ لوگ بدگمانی مین گرفتار نہون ق
ابو موسیٰ عَلٰی رِسْلِکُمْ وَاَبْشِرُوْا اِنَّ مِنْ نِعْمَةِ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اَنَّهُ لَيْسَ اَحَدٌ مِّنَ النَّاسِ يُصَلِّي
هٰذِهِ السَّاعَةَ غَيْرُكُمْ اَوْ قَالَ مَا صَلّٰى هٰذِهِ السَّاعَةَ اَحَدٌ غَيْرُكُمْ قَالَهٗ حِيْنَ اَعْتَمَ بِالصَّلٰوةِ
بخاری اور مسلم مین ابو موسیٰ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جلدی نکرو ٹھہرو مین تمکو سکھلاتا ہون اور خوشخبری سناتا ہون کہ البتہ خدا
کا تم پر احسان ہی کہ تمہارے سوا کوئی ایسا آدمی نہین جسنے اس گھڑی نماز پڑھی ہو یا یون حضرت نے فرمایا کہ تمہارے سوا اس گھڑی مین
کسی نے نماز نہین پڑھی یہ حضرت نے اوسوقت فرمایا جب زیادہ رات گئے عشا کی نماز پڑھی ف ایکبار حضرت نے آدھی رات گئے
نماز پڑھی اور یہ حدیث فرمائی یعنی خدا کا تم پر احسان ہی کہ اس وقت کی عبادت تمہارے ہی واسطے خاص کی اور آدھی عبادت مین
اسوقت تمہارے شریک نہین ھ ابو هریرة عَلَيْكَ السَّمْعَ وَالطَّاعَةَ فِيْ عُسْرِكَ وَيُسْرِكَ وَمَنْشَطِكَ
وَمَكْرَهِكَ وَاَثَرَةٍ عَلَيْكَ مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اپنے اوپر لازم جان امام کی بات سننا
اور اطاعت کرنا اپنی سختی اور آسانی مین اور اپنی خوشی اور ناخوشی مین اور اپنے اوپر غیر کی تقدیم مین ف یعنی حاکم جو حکم کرے
اوسکی اطاعت واجب ہی خواہ وہ کام تجھپر سخت ہو یا آسان تو خوش ہو یا ناخوش اور اوس حال مین بھی کہ حاکم تیرے اوپر غیر کو بدون
اوسکی حقیت کے مقدم کرے غیر کو دیوے تجھکو نہ دیوے لیکن گناہ مین اطاعت حاکم کی نہین ھ ثوبان عَلَيْكَ بِكَثْرَةِ السُّجُوْدِ
فَاِنَّكَ لَنْ تَسْجُدَ لِلّٰهِ سَجْدَةً اِلَّا رَفَعَكَ اللّٰهُ بِهَا دَرَجَةً وَحَطَّ عَنْكَ بِهَا خَطِيْئَةً قَالَهٗ لَهٗ
مسلم مین ثوبان رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا اپنے اوپر لازم جان سجدون کی کثرت اس واسطے کہ کبھی تو ایسا سجدہ نکریگا کہ خدا اوسکے
سبب سے تیرا درجہ بلند کرے اور اوسکے سبب سے تیرا گناہ نہ گھٹاوے یہ حضرت نے ثوبان سے فرمایا ف ثوبان حضرت کے چیلے تھے اونھون نے
حضرت سے پوچھا کہ یا حضرت مجھکو وہ کام بتلائیے جو مجھکو بہشت مین لیجاوے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی ھ جابر عَلَيْكُمْ بِالْاَسْوَدِ
الْبَهِيْمِ ذِي الطُّفْيَتَيْنِ فَاِنَّهٗ شَيْطَانٌ يعني الكلب مسلم مین جابر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اپنے اوپر لازم جانو
کالے بھجنگ کتے کا قتل کرنا جسکی آنکھون پر دو سفید داغ ہون کہ وہ شیطان ہی یعنی موذی ہی ف مصابیح مین جابر رض سے
روایت ہی کہ اول حضرت نے کتون کے قتل کا حکم کیا یہان تک کہ ایک عورت جنگل سے آئی تھی اوسکے ساتھ ایک کتا تھا وہ بھی قتل ہوا
پھر حضرت نے کتون کا مارنا منع کیا اور یہ حدیث فرمائی ق جابر عَلَيْكُمْ بِالْاَسْوَدِ مِنْهُ فَاِنَّهٗ اَطْيَبُ قَالَ جَابِرٌ
فَقُلْتُ اَكُنْتَ تَرْعَى الْغَنَمَ قَالَ نَعَمْ وَهَلْ مِنْ نَّبِيٍّ اِلَّا رَعَاهَا بخاری اور مسلم مین جابر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ اپنے اوپر لازم جانو کالا پھل پیلو کا کہ وہ بہتر اور خوشبودار ہی جابر نے کہا پھر مینے حضرت سے کہا کہ کیا آپ بھی بکریان چراتے تھے

کہ تمھارے پیغمبر نے تلوار کے زور سے اسلام کو پھیلایا اور آدمیون کو قتل کیا حالانکہ خونریزی درست نہین کسی پیغمبر نے خونریزی
نہین کی اوسکا جواب ہی کہ باتفاق عقلا ظلم اور کفر نہایت بد چیز ہی اور عدل اور ایمان عمدہ چیز ہی پھر جب ظالم اور کافر اپنے ظلم اور
کفر کو نچھوڑے اور حق بات کو کسی طرح نہ سمجھے تو اوسکا قتل کرنا عقل کے نزدیک معیوب نہین تاکہ اور لوگ اوسکی صحبت سے نہ خراب ہون
چنانچہ اگر آدمی کا ہاتھ سڑ جاوے تو اوسکا کاٹ ڈالنا بہتر ہی تاکہ باقی اعضا سڑنے سے بچین علاوہ اسکے توریت اور زبور کو نصاری
حق جانتے ہین حالانکہ توریت مین جہاد کا صاف حکم موجود ہی حضرت موسیٰ اور حضرت یوشع اور حضرت داؤد کا جہاد عالم مین
مشہور ہی جسکو شک ہو توریت مین دیکھ لے بلکہ زبور کی ۴۵ فصل مین ہمارے حضرت کی بشارت مین داؤد علیہ السلام نے یون فرمایا کہ اے
پہلوان تو جاہ و جلال سے اپنی تلوار حمائل کر کے ران پر لٹکا عدالت پر سوار ہو تیرا دست راست تجھے ہیبت ناک کام دکھلاویگا اور
زبور کی ۷۲ فصل مین حضرت کے حق مین خدا یون فرماتا ہی کہ وہ میرے بندون مین صداقت سے حکم کریگا محتاجون کو بچاویگا ظالمون کو ٹکڑے ٹکڑے
کریگا جب تک آفتاب باقی رہیگا اوسکا دین اور سبارکی اور اوسکا نام باقی رہیگا فقط ان دونون دلیلون سے صاف معلوم ہوا کہ جہاد کرنا عمدہ کام ہی خدا کو پسند ہی اگرچہ
نصاری کو ناپسند ہو اور یہ جو نصاری کہتے ہین کہ یے دونون بشارتین عیسیٰ کے حق مین ہین سو صاف غلط ہی اسواسطے کہ عیسیٰ نے
کب تلوار پکڑی اور کس کافر کو مارا اونپر پہلوان اور جاہ صادق نہین آتا بلکہ یے دونون بشارتین ہمارے حضرت کی نبوت پر صاف دلیل ہین

ه سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ اَنَا وَكَافِلُ الْيَتِيْمِ هٰكَذَا فِي الْجَنَّةِ وَاَشَارَ بِالسَّبَّابَةِ وَالْوُسْطٰى مسلم مین
سہل بن سعد رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مین اور یتیم کا مہتمم کار اور پرورش کرنے والا بہشت مین ایسے ہین جیسے یے
دونون اونگلیان اور حضرت نے اشارہ کیا کلمے کی اونگلی اور بیچ کی اونگلی کی طرف **ف** یعنی یتیم کے پرورش کرنے والے
اور اوسکے مال کی حفاظت کرنے والے کا بہشت مین اتنا درجہ بلند ہی کہ میرے درجے سے ایسا اتصال ہی جیسے آپسمین ان دو اونگلیون کو

فصل اس فصل مین وے حدیثین ہین جنکے سرے پر اسم فعل ہی **ق** عَائِشَةُ دُوْنَكُمْ يَا بَنِيْ اَرْفِدَةَ **قَالَهُ**
يَوْمَ عِيْدٍ لِلسُّوْدَانِ وَكَانُوْا يَلْعَبُوْنَ بِالدَّرَقِ وَالْحِرَابِ بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا لو اپنی ڈھال اور برچھیون کو اے ارفدہ کی اولاد یہ حضرت نے عید کے دن حبشیون سے کہا اور وے کھیل رہے تھے ڈھال اور برچھیون سے
ف ارفدہ حبش کے جد کا نام ہی جسکی وے سب اولاد ہین روایت ہی کہ عید کے دن حضرت عایشہ رض کے گھر مین حضرت تھے اور حبشی مسجد کے
صحن مین ڈھال اور برچھیون سے کثرت کرتے تھے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی حضرت نے اس کھیل کو اسواسطے دیکھا کہ یہ جہاد کا وسیلہ ہی جیسے
پھری گدکے کی کثرت خصوصًا ایسے مباحات کا عید کے دن کچھ مضایقہ نہین کہ مزید سرور کا سبب ہی **ق** عَائِشَةُ عَلٰى
رِسْلِكَ فَاِنِّيْ اَرْجُوْا اَنْ يُّؤْذَنَ لِيْ **قَالَهُ** لِاَبِيْ بَكْرٍ قَبْلَ الْهِجْرَةِ بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ رض سے روایت
ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جلدی نکر ٹھہر جا اسواسطے کہ مین امید رکھتا ہون کہ مجکو بھی ہجرت کی اجازت ہوا چاہتی ہی یہ حضرت نے ابی بکر صدیق رض سے
کہا ہجرت سے پہلے **ف** حضرت سے پہلے سب اصحاب مدینے کی طرف ہجرت کر گئے صدیق اکبر نے بھی حضرت سے ہجرت کی اجازت مانگی تب
حضرت نے یہ حدیث فرمائی پھر صدیق اکبر حضرت کے ساتھ کے لیے منتظر رہے جب حضرت کو ہجرت کی اجازت ہوئی تو حضرت کے ہمراہ مدینے مین
آئے اس حدیث سے نہایت فضیلت صدیق اکبر کی ثابت ہوئی کہ حضرت نے اپنی رفاقت کے واسطے سواے صدیق کے کسیکو نہ ٹھہرایا **ق**
صَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَيٍّ عَلٰى رِسْلِكُمَا اِنَّهَا صَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَيٍّ بخاری اور مسلم مین حضرت صفیہ بنت حیی رض سے روایت ہی

بہت دعائیں مقبول ہوتی تھیں ہیں لیکن اونکے نزدیک یقینی مقبول دعا ایک ہی ہوتی ہی اور باقی میں امید ہوتی ہی یقین نہیں ہیں حضرت نے
فرمایا کہ مینے اپنی یقینی مقبول دعا کو اپنی امت کے واسطے رکھہ چھوڑا کہ قیامت کے کٹھن میں انکے کام آوے اس حدیث سے حضرت کی نہایت
شفقت اپنی امت پر ظاہر ہوئی شعر اے مسلمانون کرو شکر خدا ۞ تمنے پایا مصطفیٰ سا پیشوا ۞ دیکھو کیا تمپر تمہارے مصطفیٰ
ہول محشر کا بھی سامان کر گیا ۞ تمکو اب لازم ہی اوسکی پیروی ۞ دور کر دو یہ بدعتون کی گمرہی ۞ خ معن بن یزید لک
ما نویت یا یزید ولک ما اخذت یا معن بخاری میں معن بن یزید رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا تجکو ہو چکا
جو تونے نیت کی ای یزید اور تیرا ہو چکا جو تونے پایا ای معن ف یزید نے زکوۃ کا مال اپنے وکیل کو دیا کسی محتاج کو
دیو وکیل نے نادانستہ یزید کے بیٹے معن کو تاریکی مین دیا جب یزید کو یہ حال معلوم ہوا تب اپنے بیٹے کو حضرت پاس لیگیا اور حال
کہا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی تیرے اوپر سے زکوۃ ادا ہو گئی اور اوسکو لینا درست ہوا نادانستگی کے سبب سے اور یہی ہی مذہب
امام اعظم اور امام محمد کا کہ اگر تاریکی مین باپ یا بیٹے کو زکوۃ دیوے نادانستگی سے تو زکوۃ ادا ہو جاتی ہی دوبارہ زکوۃ دینا ضرور نہین
خ عایشۃ لکن افضل الجہاد حج مبرور بخاری مین حضرت عایشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تمکو افضل
جہاد مقبول حج ہی ف بخاری مین روایت ہی کہ حضرت عایشہ رض نے حضرت سے کہا کہ یا رسول اللہ ہم جہاد کو افضل عبادت دیکھتے
ہین اگر فرمائیے تو ہم بھی جہاد کرین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی عورتون پر جہاد فرض نہین اونکے حق مین مقبول حج جہاد کے برابر ہی مقبول
حج وہ ہی جسمین گناہ نہین ق ابو ہریرۃ للعبد المملوک المصلح اجران بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا کہ غلام نیکوکار کو دو ثواب ہین ف یعنی ایک ثواب خدا کی عبادت کا اور دوسرا ثواب مالک کی اطاعت کا
م ابو ہریرۃ للمملوک طعامہ وکسوتہ ولا یکلف من العمل الا ما یطیق مسلم مین ابو ہریرہ رض سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا غلام کا کھانا اور کپڑا میان پر واجب ہی اور اوس سے کام کر واوے مگر جتنی اوسکو طاقت ہو ق
جبیر بن مطعم لی خمسۃ اسماء انا محمد وانا احمد وانا الماحی الذی یمحو اللہ بی الکفر وانا الحاشر
الذی یحشر الناس علی قدمی وانا العاقب بخاری اور مسلم مین جبیر بن مطعم رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ میرے پانچ نام ہین محمد ہون
اور احمد ہون اور مین ماحی ہون کہ خدا میرے سبب سے کفر کو مٹاتا ہی اور مین حاشر ہون کہ میرے قدم پر لوگونکا حشر ہوگا اور مین عاقب ہون یعنی پچھلا پیغمبر ہون
فصل اس فصل مین وے حدیثین ہین جنکے سرے پر لم یا لن ہی خ ابو ہریرۃ لم یبق من النبوۃ الا المبشرات
قالوا وما المبشرات قال الرؤیا الصالحۃ بخاری مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ باقی رہی پیغمبری
سوا بشارت دینے والی چیزون کے صحابہ نے کہا کہ بشارت دینے والی چیزین کون ہین حضرت نے فرمایا کہ ٹھیک خواب ف نبوت کا علم
غیب سے آتا ہی سو فرمایا کہ غیب سے علم آنے کا سوا سچے خواب کے اب کوئی طریقہ نرہا اسواسطے کہ نبوت ختم ہو گئی ق ابو ہریرۃ
لم یتکلم فی المہد الا ثلثۃ عیسی بن مریم وصاحب جریج وبینا صبی یرضع بخاری اور مسلم مین
ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ لڑکا جھولے اور گود مین نہین بولا سوا تین لڑکون کے ایک عیسی بن مریم دوسرے جریج والا لڑکا تیسرے
لڑکا اوس حالت مین کہ دودھ پیتا جاتا تھا ف یعنی شیر خوارگی کی حالت مین ان تین کے سوا کوئی بچہ نہین بولا حضرت عیسی کا بولنا
تو قرآن مین مذکور ہی کہ حضرت مریم کی پاکدامنی اونکے کلام سے ثابت ہوئی اور جریج والے لڑکے کا قصہ یہ ہی کہ بنی اسرائیل مین جریج ایک

حضرت نے فرمایا کہ ہان اور کوئی بھی ایسا پیغمبر ہی جسنے بکریان نہین چرائین ف جابر رض سے روایت ہی کہ ہم حضرت کے ساتھ
ایک منزل مین اوترے اور ہم وہان پیلو کے پھل چن چن کر کھاتے تھے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی پکے پھل کھاؤ اور
پیغمبرون نے بکریان اول اسواسطے چرائیان تو امت کا انتظام کر سکین ھ ابو ھریرۃ علیکم من الاعمال
بما تطیقون فان اللہ لا یمل حتی تملوا مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا اپنے اوپر ویسے عمل لازم
پکڑو جو تم کر سکو اسواسطے کہ خدا کو ملال اور ماندگی نہین ہوتی یہان تک کہ تم تھک جاؤ ف حضرت عایشہ رض سے بخاری مین
روایت ہی کہ ہمارے یہان ایک عورت آئی اوسنے ایک رسی لٹکائی تھی رات بھر نہ سوتی تھی جب نیند کا غلبہ ہوتا تو اوسکو پکڑ لیتی
حضرت گھر مین آئے تو رسی کا حال پوچھا تو مینے اوس عورت کا حال بتلایا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی نفل عبادت جبھی تک
بہتر ہی کہ خوشی سے ادا ہو اوسمین جی لگے کہ خدا ثواب اور رحمت کو نہین کاٹتا جب تک تمکو ملال اور ماندگی عبادت مین نہ ہو
خ عایشۃ مہلا یا عایشۃ علیک بالرفق وایاک والعنف والفحش بخاری مین
حضرت عایشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا اے عایشہ اپنے اوپر نرمی اختیار کر اور بچ سختی اور بدگوئی سے
ف اس حدیث کا قصہ دوسرے باب مین گذرا کہ یہودیون نے حضرت کو کوسا تھا حضرت عایشہ نے بھی عوض مین سخت کہا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی

فصل

اس فصل مین وہ حدیثین ہین جنکے سر پر لام ہی ق جابر لک الثمن ولک الجمل لک الثمن
ولک الجمل قالہ لہ بخاری اور مسلم مین جابر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تیری ہی قیمت ہی اور تیرا ہی اونٹ ہی
تیری ہی قیمت ہی اور تیرا ہی اونٹ ہی یہ حضرت نے جابر سے کہا ف حضرت نے جابر رض سے اونٹ مول لیا تھا پھر اونکو قیمت اور
اونٹ دونون بخشے پھر یہ حدیث فرمائی م ابو مسعود عقبۃ بن عمرو الانصاری لک بہا یوم القیمۃ
سبع مائۃ ناقۃ کلہا مخطومۃ قالہ لرجل جاء بناقۃ مخطومۃ فقال ھذہ فی سبیل اللہ
مسلم مین ابو مسعود رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تجکو اس اونٹنی کے عوض سات سو اونٹنی نکیل والیان قیامت مین ملینگی یہ حضرت نے
اوس مرد سے کہا جو ایک نکیل والی اونٹنی لایا پھر اوسنے کہا کہ یہ راہ خدا مین نذر ہی ھ جابر لکل داء دواء فاذا اصیب
دواء الداء برأ باذن اللہ مسلم مین جابر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہر بیماری کی ایک دوا ہی پھر جب وہ دوا بیماری کو
پونہچے تو خدا کے حکم سے صحت حاصل ہوتی ہی ف یعنی حقیقت مین ہر ایک بیماری کی دوا علم الہی مین ٹھہر چکی ہی گو اطبا کو
نہ معلوم ہو پھر فرمایا کہ باوجودیکہ ہر بیماری کی دوا ہی لیکن وہ دوا اپنی تاثیر مین مستقل نہین حکیم مطلق کے حکم کی محتاج ہی یہی سبب ہی کہ
سو بار آزمائی دوا بعضی جگہ مطلق نہین اثر کرتی ق ابن مسعود و انس لکل غادر لواء یوم القیمۃ
بقدر غدرتہ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن مسعود اور انس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا ہر ایک عہد شکن قول توڑنے
والیکا ایک جھنڈا ہوگا قیامت کے دن بقدر اوسکی عہد شکنی کے ف جھنڈے سے مطلب یہ کہ فضیحت ہو قیامت مین ق
ابو ھریرۃ لکل نبی دعوۃ یدعوھا فارید ان شاء اللہ ان اختبی دعوتی شفاعۃ لامتی
یوم القیمۃ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہر ایک پیغمبر کی ایک مقبول دعا ہوتی ہی کہ اوسکو وہ مانگتا ہی
اور مین چاہتا ہون انشاء اللہ کہ ذخیرہ کر رکھون اپنی مقبول دعا کو اپنی امت کی شفاعت کے لیے قیامت کے دن ف ہر چند پیغمبرون کی

سچ تھیں اور ظاہر میں جھوٹ تھے ھ ابن عباسٍ لم یکن لھم یومئذٍ حبٌّ ولو کان لھم لدعا لھم فیه
یعنی لاھل مکة حین دعا لھم ابراھیم علیه السلام مسلم میں ابن عباس رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
تھا اون پاس اون دنون مین اناج اور اگر ہوتا اونکے پاس تو دعا کرتے اونکے لیے اوسمین یعنی مکے کے لوگون کے لیے جس وقت دعا کی
اونکے لیے حضرت ابراہیم علیه السلام نے ف تیسیر الوصول مین لکھا ہی کہ حضرت ابراہیم علیه السلام نے حضرت اسمعیل علیه السلام کی
بی بی سے اونکی گذران کا حال پوچھا اونھون نے کہا اچھی طرح ہم فراغت سے رہتے ہین اور اللہ کا شکر کیا پھر فرمایا تمھارا کھانا کیا
کہا گوشت فرمایا تمھارا پینا کیا ہی کہا پانی آپ نے یہ سنکے دعا کی ای اللہ برکت دے اونکے لیے گوشت اور پانی مین حضرت صلی اللہ علیه وآله
وسلم نے فرمایا کہ اون دنون مین اون پاس اناج نتھا اگر ہوتا تو اوسمین بھی دعا کرتے ق ابو ھریرة لن یدخل احدًا
منکم عمله الجنة قالوا ولا انت یا رسول الله قال ولا انا الا ان یتغمدنی الله منه بفضلٍ
ورحمةٍ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کسیکو بہشت مین اوسکا عمل نہین داخل کریگا اصحاب نے کہا
اور نہ آپکو بھی یا رسول اللہ حضرت نے فرمایا اور مجکو بھی بہشت مین میرا عمل نلیجاویگا مگر یہ کہ خدا مجکو اپنے فضل اور رحمت مین ڈھانک لیوے ف
یعنی بدون رحمت و فضل آلہی کے صرف نیک عمل ہی نجات کے واسطے کافی نہین حقیقت مین نجات کا سبب خدا کا فضل ہی اور عمل اوسکا اثر اور نشانہ ہی

فصل اس فصل مین وہ حدیثین ہین جنکے سرے پر لما ہی ھ انس لما صوّر الله آدم فی الجنة ترکه ما شاء
ان یترکه فجعل ابلیس یطیف به وینظر الیه فلما رآه اجوف عرف انه خلق لا یتمالک
مسلم مین انس رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب پتلا بنایا خدا نے آدم کا بہشت مین تو اوسکو پڑا رہنے دیا جتنی مدت اوسکا
پڑا رکھنا چاہا تو شیطان نے اوسکے گرد گھومنا اور اوسکی طرف دیکھنا شروع کیا پھر جب اوسکو خالی پیٹ دیکھا تو پہچان گیا کہ یہ
ایسا مخلوق ہی کہ تھم نسکیگا یعنی بھوک مین بیقرار ہوجایا کریگا اپنے اختیار مین نرہیگا ف بعضی روایت مین آیا ہی کہ آدم کا
پتلا دنیا مین بنا اور اس حدیث سے معلوم ہوتا ہی کہ بہشت مین بنا تو مطلب یہ کہ خمیر آدم کا دنیا مین تیار ہوا اور پتلا بہشت مین اور
بعضے کہتے ہین کہ روح بہشت مین داخل ہوئی اور پتلا دنیا مین بنا مکے اور طائف کے درمیان ایک باغ مین چالیس برس پڑا رہا اس
حدیث مین جنت سے مراد وہی باغ ہی فرشتون کو معلوم نتھا کہ اسکا نام کیا ہی اور اسکے پیدا کرنے سے کیا غرض ہی سبکو ایک حسرت تھی
جب شیطان نے پتلے کو خوب سا دیکھا بھالا تو خالی پیٹ ہونے سے دریافت کیا کہ بھوک مین اسکو اپنی جان پر قابو نرہیگا اور یون بولا کہ اگر
خدا نے اسکو مجھپر تفضیل دی تو مین اسکی تابعداری نکرونگا اور اگر مجکو اسپر اختیار دیا تو اسکو ہلاک ہی کر ڈالونگا ق جابر لما
کذبنی قریش قمت فی الحجر فجلی الله لی بیت المقدس فطفقت اخبرھم عن آیاته وانا انظر الیه
بخاری اور مسلم مین جابر رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب مجکو معراج کے مقدمے مین قریش نے جھٹلایا تو مین حطیم مین کھڑا ہوا
سو خدا نے بیت المقدس کو میرے لیے ظاہر کیا تو مینے اونکو اوسکے پتے اور نشانیون سے خبر دینا شروع کیا اور مین اوسکی طرف نظر کرتا جاتا تھا

فصل اس فصل مین وہ حدیثین ہین جنکے سرے پر اما ہی ق فاطمة بنت قیسٍ اما ابو جھمٍ فلا یضع
عصاه عن عاتقه واما معاویة فصعلوک لا مال له انکحی اسامة قاله لها لما
طلقها زوجها ابو عمرو بن حفصٍ البتة فخطبها ابو جھمٍ ومعاویة بن ابی سفیان

عابد مرد تھا عبادت خانے مین نماز پڑھتا تھا کہ اوسکی ماں وہاں آئی اوسنے جریج کو پکارا جریج نماز کے سبب سے نہ بولا نماز مین مشغول
رہا اوسکی ما پلٹ گئی دوسرے دن پھر اوسکی ما اوسکے پاس آئی تو بھی وہ نماز مین تھا اوسکے پکارنے سے نہ بولا تو اوسکی ما نے یون دعا دی
کہ الٰہی یہ نہ مرے جب تانک حرام کار کسبیون کا مونہہ نہ دیکھہ لیوے بنی اسرائیل مین جریج کی عبادت کا بہت چرچا ہوا ایک حرام کار رنڈی
تھی جسکا حسن مشہور تھا اوسنے کہا کہ دیکھو مین جریج کو ڈگاتی ہون اور اوسکا تقوی طہارت سب کھوتی ہون سو وہ عورت
بدکار اوسکے روبرو گئی اوسنے اوسکی طرف کچھہ دھیان بھی نکیا تو وہ ایک چرانے والے پاس گئی جو جریج کے عبادتخانے پاس
چرایا کرتا تھا سو اوسنے اوس سے بدکاری کی جب لڑکا پیدا ہوا تو اوس بدکار عورت نے کہا کہ یہ جریج کا لڑکا ہے پھر تو سب بنی اسرائیل
جریج سے بد اعتقاد ہوگئے اوسکو عبادتخانے سے نکال لائے اور عبادتخانہ گرا دیا اور اوسپر مار پڑنے لگی جریج نے کہا تمکو کیا ہوا جو
مجکو مارتے ہو لوگون نے کہا تو نے اس کسبی سے بدکاری کی ہے تیرا لڑکا جنی ہے جریج نے کہا وہ لڑکا کہان ہے تو لوگ اوسکو سامنے لائے
جریج نے کہا اب مجکو چھوڑو نماز پڑھنے دو پھر وہ نماز پڑھکے لڑکے کے پاس آیا اور اوسکے پیٹ مین اونگلی گڑا کر کہا کہ ای لڑکے بول کہ
تیرا باپ کون ہے لڑکا بولا کہ میرا باپ فلانا چرانے والا ہے پھر تو سب لوگ جریج کو چومنے چاٹنے لگے اور کہا کہ ہم تیرا عبادتخانہ سونے کا
بنا دین جریج نے کہا کہ کچھہ اسکی حاجت نہین جیسا مٹی کا تھا ویسا ہی بنا دو سو اوسی طرح بنا دیا اور شیر خوار لڑکے کا قصہ مجمل یہ ہی
کہ اوسکی ما نے گھوڑے پر سوار ایک مرد کو دیکھا تو کہا کہ الٰہی میرے لڑکے کو ایسا کرنا اوس لڑکے نے دودھ پینا چھوڑ دیا اور کہا الٰہی مجکو
ایسا نکرنا پھر اوسکی ما نے ایک عورت کو دیکھا کہ اوسکو چوری اور حرام کاری کی علت مین مارتے تھے اوسنے کہا کہ الٰہی میرے لڑکے کو ایسا نکرنا
لڑکے نے دودھ پینا چھوڑ کے کہا کہ الٰہی مجکو ایسا ہی کرنا پھر لڑکے نے کہا کہ وہ سوار ظالم تھا اور یہ عورت محض بے قصور ہے اسواسطے
مینے تیرے خلاف دعا کی **ق** اَبُوْهُرَيْرَةَ لَمْ يَكْذِبْ اِبْرَاهِيْمُ النَّبِيُّ قَطُّ اِلَّا ثَلٰثَ كَذِبَاتٍ ثِنْتَيْنِ
فِيْ ذَاتِ اللّٰهِ قَوْلُهُ اِنِّيْ سَقِيْمٌ وَقَوْلُهُ بَلْ فَعَلَهُ كَبِيْرُهُمْ هٰذَا وَوَاحِدَةٌ فِيْ شَاْنِ سَارَةَ بخاری اور
مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ابراہیم پیغمبر کبھی ایسی بات نہین بولے جو حقیقت مین سچی ہو اور ظاہر مین جھوٹھی ہو
سواے تین بار کے دو باتین خدا کے مقدمے مین ایک اونکا یہ قول کہ مین بیمار ہون اور دوسرا یہ قول بلکہ انکے اس بڑے نے کیا اور ایک بات
سارہ کے حق مین **ف** حضرت ابراہیم ع کی قوم ستارہ پرست اور بت پرست تھی سو اونکی عید کا جب دن آیا تو اونھون نے چاہا
کہ حضرت ابراہیم کو لیجاوین حضرت ابراہیم ع نے بموجب اونکے اعتقاد کے اپنے بچانے کا حیلہ اوٹھایا ستارون کو دیکھکر فرمایا کہ مین بیمار ہون یعنی
بموجب تمہارے اعتقاد کے گردش آسمانی اسکو چاہتی ہے کہ مین بیمار ہونگا یا دلی رنج کو بیماری کہا اور جب اونکی قوم عید مین شہر کے باہر گیا تو
بتخانے مین جا کر سب بتونکو توڑا اور ہتوڑا بڑے بت کے کندھے پر رکھدیا جب قوم نے پوچھا کہ بتون کو کسنے توڑا تو حضرت ابراہیم ع نے کہا اس
بڑے بت نے توڑا جو کندھے پر ہتوڑا رکھے ہے تو وہ شرمندہ ہوئے اپنی بت پرستی کی حماقت پر وے لوگ بڑے بت کی نہایت تعظیم اور عبادت
کرتے تھے اسی سبب سے حضرت ابراہیم نے بت شکنی کی تو گویا وہی بت توڑنے کا سبب ہوا اسواسطے حضرت ابراہیم ع نے اوسکی طرف توڑنے
کی نسبت کی اور جب حضرت ابراہیم ع ملک عراق سے ہجرت کر کے شام کے ملک مین گئے تو وہان کے بادشاہ کا معمول تھا کہ خوبصورت
عورت کو چھین لیتا اور اوسکے خاوند کو مار ڈالتا اور اگر بھائی ہوتا تو اوسکو نمارتا تو حضرت ابراہیم ع نے اپنی بی بی سارہ کو جو نہایت
خوبصورت تھین فرمایا کہ اگر بادشاہ تجکو بلاوے اور مجکو پوچھے تو یون کہیو کہ یہ شخص میرا بھائی ہے یعنی دینی بھائی ہے تو تینون باتین حقیقت مین

اُمیّہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو خوشبو تیرے لگی ہی اوسکو تو دھو ڈال تین بار اور جبّے کو تو نکال ڈال پھر کر اپنے عمرے میں جیسے تو اپنے
حج مین کرتا ہی یہ حضرت نے اوس مرد سے فرمایا جو حضرت پاس جعرانہ کے مقام مین آیا اور اوسنے عمرہ کرنے کی نیت کی تھی اور اوسکی ڈاڑھی
اور سر کے بال خوشبو سے زرد تھے اور اوسپر جبّہ تھا سو اوسنے کہا کہ مینے عمرے کا احرام باندھا ہی تو ایسا ہون جیسا آپ دیکھتے ہین یعنی اس
حالت سے عمرہ کرنا درست ہی یا نہین **ف** راوی سے روایت ہی کہ مینے عمر فاروق رضی سے کہا کہ مجھکو کمال آرزو ہی کہ مین حضرت کی صورت
وحی اوترنے کے وقت دیکھون جب حضرت جعرانہ کی منزل مین جو مکّے کے پاس ہی اوترے تو ایک شخص خوشبو لگائے جبّہ پہنے حضرت پاس آیا اور اوسنے
پوچھا کہ یا حضرت اوس شخص کے حق مین آپ کیا فرماتے ہین جسنے عمرے کی نیت کی ہو اور خوشبو لگائے جبّہ پہنے ہو تو حضرت نے ایک ساعت اوسکو
دیکھا پھر حضرت پر وحی اوترنا شروع ہوا عمر فاروق رضی نے میری طرف اشارہ کیا یعنی اب دیکھ حضرت کی صورت کو سو مینے حضرت کو دیکھا تو وحی
کی شدت سے حضرت کا چہرہ نہایت سرخ ہو گیا تھا جب وحی اوتر چکی تب حضرت نے فرمایا کہ وہ شخص کہان ہی جسنے مجھسے عمرے کا حال پوچھا تھا
تو لوگ اوسکو بلا لائے حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ جب عمرے اور حج کی نیت کرے تو خوشبو لگانا اور سیا کپڑا پہننا درست نہین

ق جُبَیرِ بنِ مُطعِمٍ اَمّا اَنا فَاُفِیضُ عَلیٰ رَاْسِی ثَلٰثَ اَکُفٍّ وَقالَ البُخارِیُّ ثَلٰثًا وَاَشارَ بِیَدَیہِ کِلْتَیھِما
قاله حِینَ تَمارَوا فِی الغُسلِ عِندَہٗ فَقالَ بَعضُ القَومِ اَمّا اَنا فَاِنِّی اَغسِلُ رَاْسِی بِکَذا وَکَذا بخاری
اور مسلم مین جبیر بن مطعم رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مین تو پانی ڈالتا ہون اپنے سر پر تین انجلی اور بخاری نے کہا تین بار اور حضرت نے اپنے
دونون ہاتھون سے اشارہ کیا یعنی سر پر پانی ڈالنے کا یہ حضرت نے اوس وقت فرمایا جب اصحاب نے حضرت کے پاس غسل مین شک اور تردد کیا
سو بعض قوم نے کہا مین تو اپنے سر کو فلانی فلانی چیز سے دھوتا ہون **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ غسل مین تین بار پانی ڈالنا سنّت
ہی عرب مین اکثر تنہا سے غسل کرتے تھے اسواسطے حضرت نے انجلی کو ذکر کیا **ق** عایشۃَ اَمّا اَنا فَقَد عافانِیَ اللّٰہُ وَکَرِھتُ
اَن اُثِیرَ عَلَی النّاسِ شَرًّا بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مجھکو تو خدا نے چنگا کر دیا اور مجھکو برا لگا
کہ لوگون پر فساد اوٹھاؤن **ف** لبید بن عاصم یہودی نے حضرت پر جادو کیا تھا چنانچہ اوسکا قصہ پانچوین باب مین مفصل
ہو چکا جب اوسکا جادو کرنا ثابت ہوا تو حضرت عایشہ رضی نے حضرت سے کہا کہ یا رسول اللہ آپ اوس جادوگر کو سزا دیجیے تب حضرت نے یہ حدیث
فرمائی ہر چند جادوگر کی سزا قتل ہی لیکن حضرت خود صاحب حق تھے کہ حضرت کا قصور اوسنے کیا تھا سو حضرت نے دفع شر کی مصلحت سے
اور اپنے مزید کرم سے بدلا نلیا **ق** عَبدِ اللّٰہِ بنِ سَلامٍ اَمّا اَوَّلُ اَشراطِ السّاعَۃِ فَنارٌ تَحشُرُ النّاسَ مِنَ
المَشرِقِ اِلَی المَغرِبِ وَاَمّا اَوَّلُ طَعامٍ یَاْکُلُہٗ اَھلُ الجَنَّۃِ فَزِیادَۃُ کَبِدِ حُوتٍ وَاِذا سَبَقَ ماءُ
الرَّجُلِ ماءَ المَرْاَۃِ نَزَعَ الوَلَدَ وَاِذا سَبَقَ ماءُ المَرْاَۃِ نَزَعَت اَجابَہٗ بِھا حِینَ سَاَلَہٗ عَنھا قَبلَ
اِسلامِہٖ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن سلام رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قیامت کی نشانیون سے پہلی نشانی تو یہ ہی کہ آگ لوگون کو
پورب سے پچھم کی طرف ہانک لیجاویگی اور پہلا کھانا جسکو بہشتی کھاوینگے سو مچھلی کی کلیجی کی بڑھی نوک ہوگی اور جب کہ مرد کی منی نے
عورت کی منی پر سبقت اور غلبہ کیا تو مرد نے لڑکے کو اپنی صورت پر کھینچا اور جب عورت کی منی نے مرد کی منی پر سبقت اور غلبہ کیا
تو عورت نے لڑکے کو اپنی صورت پر کھینچا ان باتون کا حضرت نے عبد اللہ بن سلام کو اوس وقت جواب دیا جب اونھون نے مسلمان ہونے سے
پہلے ان تینون باتون کو پوچھا **ف** عبد اللہ بن سلام مدینے مین یہودیون کے بڑے عالم تھے جب حضرت مدینے مین تشریف لائے تو عبد اللہ بن

بخاری اور مسلم مین فاطمہ بنت قیس رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ابو جہم تو اپنی لاٹھی کندھے سے نہین اوتارتا یعنی بہت مارا
کرتا ہی اور معاویہ تو مفلس قلاّچ ہی کہ اوسکے پاس کچھ مال نہین تو اسامہ سے نکاح کر یہ حضرت نے فاطمہ بنت قیس سے کہا جب اوسکے
خاوند ابو عمرو بن حفص نے اوسکو تین بار طلاق دی تو ابو جہم اور معاویہ بن سفیان نے اوسکو نکاح کا پیغام دیا **ف** فاطمہ
بنت قیس نے حضرت سے صلاح پوچھی کہ مین ابو جہم سے نکاح کرون یا معاویہ سے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ صلاح دینے
مین کسیکا عیب بیان کرنا درست ہی کہ صلاح پوچھنے والا دھوکھا نکھاے یہ غیبت مین داخل نہین **ق** اَلْمِسْوَرُ بْنُ
مَخْرَمَةَ وَمَرْوَانُ بْنُ الْحَكَمِ اَمَّا الْاِسْلَامُ فَاَقْبَلُ وَاَمَّا الْمَالُ فَلَسْتُ مِنْهُ فِي شَيْءٍ **قَالَهُ**
لِلْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ حِيْنَ اَسْلَمَ بخاری اور مسلم مین مسور بن مخرمہ اور مروان بن حکم رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
کہ اسلام تو مین قبول کرتا ہون اور مال کا حال تو یہ ہی کہ مجکو اوس سے کچھ مطلب نہین یہ حضرت نے مغیرہ بن شعبہ سے کہا جب وے مسلمان ہوے
ف کفر کی حالت مین مغیرہ کافرون کے قافلے کے رفیق ہوئے پھر اونکو دھوکھا دیکر مار ڈالا اور اونکا مال لیکر حضرت پاس مسلمان
ہونے کو آئے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ کافر سے بھی دغا کرنا درست نہین ہر چند کہ کافرون کا مال مباح ہی مگر اوسی شرط
سے کہ غلبہ ہو اور عہد شکنی نہو اور جب کافر کی رفاقت اور نوکری اختیار کی یا اوسکی امان مین رہے تو اوسکا مال چورانا اور دغا دینا
ہرگز درست نہین **ق** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ اَمَّا الطُّرُقُ الَّتِيْ رَاَيْتَ عَنْ يَسَارِكَ فَهِيَ طُرُقُ اَصْحَابِ الشِّمَالِ
وَاَمَّا الطُّرُقُ الَّتِيْ رَاَيْتَ عَنْ يَمِيْنِكَ فَهِيَ طُرُقُ اَصْحَابِ الْيَمِيْنِ وَاَمَّا الْجَبَلُ فَهُوَ مَنْزِلُ الشُّهَدَاءِ
وَلَنْ تَنَالَهُ وَاَمَّا الْعَمُوْدُ فَهُوَ عَمُوْدُ الْاِسْلَامِ وَاَمَّا الْعُرْوَةُ فَهِيَ عُرْوَةُ الْاِسْلَامِ وَلَنْ تَزَالَ
مُسْتَمْسِكًا بِهَا حَتّٰى تَمُوْتَ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن سلام رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ وے راہین جو تونے اپنے
بائین دیکھین سو وے کافرون کی راہین تھین جنکے نامۂ اعمال بائین ہاتھ ہونگے اور وے راہین جو تونے اپنے داہنے دیکھین سو وے نیکون کی راہین
تھین جنکے داہنے ہاتھ مین نامۂ اعمال ہونگے اور پہاڑ کا تو یہ حال ہی کہ وہ شہیدونکا مقام ہی اور تجکو نہین ملنے کا یعنی تیری قسمت
مین شہادت نہین اور ستون تو وہ اسلام کا ستون ہی اور وہ رسّی تو اسلام کی رسّی ہی تو اوسکو ہمیشہ پکڑے رہیگا مرتے دم تک
ف عبد اللہ بن سلام رض سے روایت ہی کہ مینے خواب مین دیکھا کہ ایک مرد نے مجھسے کہا اوٹھ سو اوسنے میرا ہاتھ پکڑ لیا مین اوسکے
ساتھ چلا تو مینے اپنے بائین طرف کئی راہین دیکھین مینے اونمین چلنے کا ارادہ کیا اوسنے کہا انمین مت چل کیونکہ یہ کافرونکی راہین ہین
پھر مینے داہنی طرف راہین دیکھین تب اوس مرد نے کہا کہ ادھر چل مین اودھر چلا تو ایک پہاڑ مینے دیکھا اوسنے کہا اسپر چڑھ سو مینے کئی بار
اوسپر چڑھنے کا ارادہ کیا ہر بار مین کھسک پڑتا تھا پھر مین اوسکے ساتھ آگے چلا تو مینے ایک ستون دیکھا جسکا سر آسمان سے لگا تھا
اور اوسکے سر پر ایک رسّی تھی بطور دستگی کے اوس مرد نے کہا اس ستون پر چڑھ مینے کہا کیونکر مین اسپر چڑھ سکونگا کہ اسکا سر تو
آسمان سے لگا ہی تو اوسنے مجکو چڑھا دیا مینے سرے کی رسّی پکڑلی صبح تک وہ رسّی میرے ہاتھ مین بنی رہی پھر مینے یہ خواب حضرت سے کہا تب حضرت نے
یہ حدیث فرمائی **ق** يَعْلَى بْنُ اُمَيَّةَ اَمَّا الطِّيْبُ الَّذِيْ بِكَ فَاغْسِلْهُ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ وَاَمَّا الْجُبَّةُ فَانْزِعْهَا
ثُمَّ اصْنَعْ فِيْ عُمْرَتِكَ مَا تَصْنَعُ فِيْ حَجِّكَ **قَالَهُ** لِرَجُلٍ جَاءَهُ بِالْجِعْرَانَةِ قَدْ اَهَلَّ بِالْعُمْرَةِ وَهُوَ
مُصْفَرٌّ لِحْيَتُهُ وَرَاْسُهُ وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ فَقَالَ اِنِّيْ اَحْرَمْتُ بِعُمْرَةٍ وَاَنَا كَمَا تَرٰى بخاری اور مسلم مین یعلیٰ بن

حضرت کے ساتھ آئے یہان سے ہر ایک کی راہین جھٹکتی تھین یہان حضرت نے سب عرب کو قرآن اور اہل بیت کی تعظیم بتادی ہو واسطے کہ
حضرت کو معلوم تھا کہ امت مین اختلاف پڑیگا قرآن کے مضمون سے لوگ غفلت کرینگے اور اہل بیت کی تعظیم اور محبت مین بعضے لوگ
قصور کرینگے بلکہ محبت کہان عداوت پر کمر باندھینگے جیسے خارجی اور ناصبی سو فرمایا کہ میری موت قریب ہی میں ہمیشہ تمہین نہین ہو سکتا
کہ مجھسے ہر چیز دریافت کرتے رہو میرے بعد ہدایت کی صورت یہی ہی کہ قرآن پر عمل کیجیو کہ اوسمین سراسر نور اور ہدایت ہی ہر ایک چیز
مجمل اور مفصل اسمین موجود ہی اور اہل بیت کی تعظیم اور محبت کرنا کیونکہ قرآن کی تفسیر مین اہل بیت کہتے ہین گھر والون کو سو حضرت کی
بیبیان اور حضرت کی اولاد سب اہل بیت مین داخل ہین ہندوستان مین بھی بی بی کو گھر کے لوگ بولتے ہین بی بی کو اہل بیت مین
نہ داخل کرنا یا تو جہالت ہی یا تعصب بارے الحمد للہ کہ اس حدیث پر پورا عمل اہل سنت کو نصیب ہوا اسواسطے کہ انکا عقیدہ اور عمل
قرآن کے موافق ہی قرآن کے بغیر کسی چیز پر عمل نہین کرتے اور تمام اہل بیت کی محبت اور تعظیم واجب جانتے ہین بخلاف خارجیون
اور ناصبیون کے کہ اکثر اہل بیت سے عداوت رکھتے ہین اور شیعہ کا تو عجب حال ہی کہ ہر چند آپ کو اہل بیت کا دوست کہتے ہین لیکن
حضرت کی بیبیون کو اہل بیت مین نہین داخل کرتے صرف حضرت فاطمہ کی اولاد کو اہل بیت مین گنتے ہین سو اونمین بھی بہت امامزادون
کو بد کہتے ہین تو حقیقت مین یہ سب اہل بیت کے دوست نہ ٹھہرے ایسی واہی محبت کا دین مین کچھ اعتبار نہین جیسے قرآن کی بعضی
سورت کو ماننا اور بعضی سورت کا انکار کرنا درست نہین اور قرآن کو تو شیعہ نے صاف جواب دیا ہی کہتے ہین کہ سوا اامون کے
قرآن کا مطلب کوئی نہین سمجھتا تو گویا اونکے نزدیک قرآن مجید توریت اور انجیل کی طرح منسوخ العمل ہی تو صاف ظاہر ہوا کہ
اہل سنت کے سوا اس حدیث پر عمل کسیکو نصیب نہین **ق** اَلْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ وَمَرْوَانُ بْنُ الْحَكَمِ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ
اِخْوَانَكُمْ قَدْ جَاؤُنَا تَائِبِيْنَ وَاِنِّيْ قَدْ رَاَيْتُ اَنْ اَرُدَّ اِلَيْهِمْ سَبْيَهُمْ فَمَنْ اَحَبَّ مِنْكُمْ اَنْ
يُّطَيِّبَ ذٰلِكَ فَلْيَفْعَلْ وَمَنْ اَحَبَّ مِنْكُمْ اَنْ يَّكُوْنَ عَلٰى حَظِّهٖ حَتّٰى نُعْطِيَهٗ اِيَّاهُ مِنْ اَوَّلِ مَا يُفِيْءُ
اللّٰهُ عَلَيْنَا فَلْيَفْعَلْ يَعْنِيْ وَفْدَ هَوَازِنَ بخاری اور مسلم مین مسور بن مخرمہ اور مروان بن حکم سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ بعد حمد اور صلوۃ کے بات تو یہ ہی کہ تمہارے بھائی آئے توبہ کرکے یعنی مسلمان ہوئے ہین اور البتہ مینے یہ ٹھہرایا ہی کہ انکے جورو لڑکے
جو قیدی ہین اونکو پھیر دون سو جس شخص کو تم مین یہ بات اچھی لگے تو چاہیے کہ اوسپر عمل کرے یعنی اپنے حصے کے قیدی بلا عوض پھیر دیوے
اور جو شخص تم مین چاہے کہ اپنے حصے پر رہے تو اوسکو ہم بدلا دیوین اوس مال سے جو ہمکو اول خدا عنایت کرے تو چاہیے کہ اسپر عمل کرے
یعنی بطور قرض دیوے حضرت کو مراد ہوازن کا گروہ ہی **ف** جنگ حنین مین ہوازن کی قوم حضرت سے لڑی اونکی شکست ہوئی اونکے
جورو لڑکے اور مال اصحاب مین تقسیم ہو گیا جب یہ لوگ مسلمان ہوئے اور اپنے جورو لڑکے حضرت سے مانگنے لگے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی
یعنی جو اپنا حصہ خوشی سے دیوے تو بہتر ہی اور اگر کسیکو دینا منظور ہو تو ہمکو بطور قرض دیوے ہم اوسکو اور جگہ سے بدلا دینگے آخر
سب اصحاب نے اپنے حصے خوشی سے بلا عوض دیے معلوم ہوا کہ امام کو غنیمت کے مال سے قرض لینا درست ہی **ھ** جَرِيْرٌ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ
اللّٰهَ اَنْزَلَ فِيْ كِتَابِهٖ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّخَلَقَ مِنْهَا
زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيْرًا وَّنِسَآءً وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَامَ اِنَّ اللّٰهَ
كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا ○ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ

سلام نے کہا کہ مین حضرت سے وے سوال کرتا ہون جنکا جواب سوائے پیغمبر کے اور کوئی نہین دے سکتا سو فرمائیے تو کہ قیامت کی پہلی نشانی کون ہی اور بہشتی لوگ پہلا کھانا کیا کھاوینگے اور لڑکا جو ماں یا باپ سے مشابہ ہوتا ہی اسکا کیا سبب ہی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی پھر عبداللہ بن سلام مسلمان ہوئے ھ ابو سعیدؓ اَمَّا اَهْلُ النَّارِ الَّذِيْنَ هُمْ اَهْلُهَا فَاِنَّهُمْ لَا يَمُوْتُوْنَ فِيْهَا وَلَا يَحْيَوْنَ وَلٰكِنْ نَاسٌ اَصَابَتْهُمُ النَّارُ بِذُنُوْبِهِمْ اَوْ قَالَ بِخَطَايَاهُمْ فَاَمَاتَهُمْ اِمَاتَةً حَتّٰى اِذَا كَانُوْا فَحْمًا اُذِنَ بِالشَّفَاعَةِ فَجِيْءَ بِهِمْ ضَبَائِرَ ضَبَائِرَ فَبُثُّوْا عَلٰى اَنْهَارِ الْجَنَّةِ ثُمَّ قِيْلَ يَا اَهْلَ الْجَنَّةِ اَفِيْضُوْا عَلَيْهِمْ فَيَنْبُتُوْنَ نَبَاتَ الْحِبَّةِ تَكُوْنُ فِيْ حَمِيْلِ السَّيْلِ مسلم مین ابو سعید رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ دوزخی لوگ جو حقیقت مین دوزخ کے لائق ہین سو وے تو اوسمین نہ مرینگے نہ جیینگے ولیکن کچھ لوگ ہونگے کہ اونکو دوزخ کی آگ لگیگی اونکے گناہون کے سبب سے یا یون فرمایا کہ اونکی خطاؤن کے سبب سے سو آگ نے اونکو نے دم کر دیا یہان تک کہ جب وے جل کے کوئلا ہو جاوینگے تو شفاعت کا حکم ہوگا سو وے لائے جاوینگے جھنڈ کے جھنڈ تو بہشت کی نہرون پر بکھیرے جاوینگے پھر حکم ہوگا ای بہشتیو انپر پانی ڈالو تو وے جم اوٹھینگے جیسے جنگلی خودرو دانہ جمتا ہی بہاؤ کے کوڑے کرکٹ مین **ف** یعنی کافر جو دوزخ کے لیے بنے ہین نہ اونکو موت ہوگی کہ عذاب سے خلاصی پاوین نہ زندگی ایسی ہی جسمین چین ہو مگر گنہگار مسلمان دوزخ مین پڑ کے چند مدت مردہ ہو جاوینگے یعنی شدت عذاب سے بیہوش ہو جاوینگے گویا مر گئے پھر سزا کے بعد بہشت مین داخل ہونگے

ھ زید بن ارقم اَمَّا بَعْدُ اَلَا اَيُّهَا النَّاسُ فَاِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ يُوْشِكُ اَنْ يَّاْتِيَنِيْ رَسُوْلُ رَبِّيْ فَاُجِيْبَ وَاَنَا تَارِكٌ فِيْكُمُ الثَّقَلَيْنِ اَوَّلُهُمَا كِتَابُ اللّٰهِ فِيْهِ النُّوْرُ وَالْهُدٰى فَخُذُوْا بِكِتَابِ اللّٰهِ وَاسْتَمْسِكُوْا بِهٖ وَاَهْلُ بَيْتِيْ اُذَكِّرُكُمُ اللّٰهَ فِيْ اَهْلِ بَيْتِيْ اُذَكِّرُكُمُ اللّٰهَ فِيْ اَهْلِ بَيْتِيْ اُذَكِّرُكُمُ اللّٰهَ فِيْ اَهْلِ بَيْتِيْ وَفِيْ رِوَايَةٍ كِتَابُ اللّٰهِ فِيْهِ الْهُدٰى وَالنُّوْرُ مَنِ اسْتَمْسَكَ بِهٖ وَاَخَذَ بِهٖ كَانَ عَلَى الْهُدٰى وَمَنْ اَخْطَاَهُ ضَلَّ وَفِيْ رِوَايَةٍ هُوَ حَبْلُ اللّٰهِ مَنِ اتَّبَعَهُ كَانَ عَلَى الْهُدٰى وَمَنْ تَرَكَهُ كَانَ عَلٰى ضَلَالَةٍ مسلم مین زید بن ارقم رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ حمد اور صلوٰۃ کے بعد اس بات کا دریافت کرنا ضرور ہی کہ خبردار ہو جاؤ ای لوگو کہ مین آدمی ہون عنقریب ہی کہ میرے پاس میرے رب کا پیغام لانے والا آوے تو مین اوسکا کہنا مانون یعنی ملک الموت آوے اور میرا انتقال ہو اور مین تم مین دو بڑی بھاری عمدہ چیزین چھوڑے جاتا ہون اون دو مین اول تو خدا کی کتاب ہی جسمین نور اور ہدایت ہی سو خدا کی کتاب کو لو اور خوب سا اوسکو چمٹ جاؤ یعنی اوسپر عمل کرو اور دوسری بزرگ چیز میرے اہل بیت یعنی گھر والے ہین مین تمکو خدا یاد دلاتا ہون اپنے اہل بیت کے مقدمے مین مین تمکو خدا یاد دلاتا ہون اپنے اہل بیت کے مقدمے مین مین تمکو خدا یاد دلاتا ہون اپنے اہل بیت کے مقدمے مین اور ایک یون روایت ہی کہ خدا کی کتاب مین ہدایت اور نور ہی جو اوسکو چمٹ گیا اور جسنے اوسکو لیا وہ ہدایت پر ہی اور جسنے اوسکو چھوڑا وہ گمراہ ہوا اور دوسری روایت مین یون ہی کہ قرآن خدا کی رسی ہی یعنی اوسکے ملنے کا وسیلہ ہی جسنے اوسکی پیروی کی وہ راہ پر ہوا اور جسنے اوسکو چھوڑا وہ راہ کو بھولا **ف** روایت ہی کہ ہجری دسوین سال جب حضرت حجۃ الوداع کرکے پھرے اور مکے مدینے کے درمیان اوس مقام پر پہونچے جسکا غدیر خم نام ہی تو حضرت نے خطبہ پڑھا خدا کا حمد کیا اور نصیحت کی اور یہ حدیث فرمائی تمام عرب کے گروہ حجۃ الوداع مین حضرت کے ساتھ تھے اور غدیر خم تک

خ عمرو بن تغلب اما بعد فو الله انی لاعطی الرجل وادع الرجل والذی ادع احب الی من الذی اعطی ولکنی اعطی اقواما لما اری فی قلوبهم من الجزع والهلع واکل اقواما الی ما جعل الله فی قلوبهم من الغنی والخیر فیهم عمرو بن تغلب بخاری مین عمرو بن تغلب سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ حمد اور صلوۃ کے بعد بات تو یہ ہی کہ خدا کی قسم کہ مین دیتا ہون ایکمرد کو اور چھوڑتا ہون دوسرے مرد کو سو جسکو مین چھوڑتا ہون وہ میرے نزدیک زیادہ پیارا ہی اوس سے جسکو مین دیتا ہون لیکن مین تو چند قومون کو دیتا ہون اسواسطے کہ مین اونکے دلون مین بے صبری اور حرص دیکھتا ہون اور بعضی قومون کو اسپر چھوڑتا ہون کہ خدا نے اونکے دلون مین بے پرواہی اور خیر ڈالی ہی اونھین مین عمرو بن تغلب بھی ہی **ف** حضرت کے پاس کچھ مال آیا حضرت نے بعضون کو دیا اور بعضون کو نہ دیا پھر حضرت کو معلوم ہوا کہ جنکو مال نہین دیا وے رنجیدہ ہین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اسیر دینے کو محبت اور نہ دینے کو رنج کا سبب سمجھو بلکہ بالعکس معاملہ ہی کہ بے صبرے لالچی لوگو نکو دیتا ہون اور قناعت والون کو قناعت پر چھوڑتا ہون **ق** عایشۃ اما بعد یا عایشۃ فانہ بلغنی عنک کذا وکذا فان کنت بریئۃ فسیبرئک الله وان کنت الممت بذنب فاستغفری الله وتوبی الیہ فان العبد اذا اعترف بذنبہ ثم تاب تاب الله علیہ بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ حمد اور صلوۃ کے بعد بات تو یہ ہی کہ ای عایشہ مجکو تیری ایسی ایسی بات پہنچی ہی سو اگر تو گناہ سے پاک ہوگی تو خدا تیری پاکی بیان کریگا اور اگر تو گناہ سے آلودہ ہوئی ہو تو مغفرت مانگ خدا سے اور اوسکی طرف توبہ کر اسواسطے کہ بندے نے جب اپنے گناہ کا اقرار کیا پھر توبہ کی تو خدا اوسکی توبہ قبول کرتا ہی اوسپر رحمت متوجہ ہوتا ہی **ف** جب حضرت عایشہ پر تہمت ہوئی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی باقی اسکا پورا قصہ پانچوین باب مین ہو چکا **خ** ابو الدرداء اما صاحبکم فقد غامر یعنی ابا بکر رضی الله عنہ بخاری مین ابو درداء رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تمھارے صاحب تو مقرر اپنی جان کو شدت مین ڈالا ہی صاحب سے مراد صدیق اکبر ہین **ف** اسکا پورا قصہ ہو چکا کہ صدیق اور فاروق سے کسی بات مین رنج ہوگیا تھا صدیق دامن اوٹھائے رنج مین حضرت پاس آئے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی پھر فاروق بھی آئے اور صفائی ہوگئی **ق** کعب بن مالک اما هذا فقد صدق فقم حتی یقضی الله فیک **قالہ** لہ بخاری اور مسلم مین کعب بن مالک رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اسنے تو البتہ سچ کہا سو تو اوٹھ یہان تک کہ خدا تیرے حق مین کچھ حکم کرے یہ حضرت نے کعب بن مالک سے فرمایا **ف** روایت ہی کہ کعب جنگ تبوک مین حضرت کے ساتھ نگئے تھے جب حضرت وہان سے پلٹ آئے تو نجانے والون سے سبب پوچھا منافقون نے جھوٹھی قسمین کھا کر حضرت کو راضی کرلیا جب کعب سے پوچھا تو وے سچے مسلمان تھے انھون نے کہا کہ یا حضرت مینے سواری خرید کی تھی اور سامان سفر کا درست کیا تھا آج چلتا ہون کل چلتا ہون یہی کہتے کہتے مین رہ گیا مجکو حقیقت مین کوئی مانع نتھا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور کعب کے مقدمے کو خدا پر سپرد کیا اور فرمایا کہ کوئی کعب سے بات چیت نکرے حق تعالی نے اونکی راستی کی برکت سے پچاس دن کے بعد اونکی توبہ قبول کی اور آیت اوتاری اور جھوٹھے منافقون کی فضیحتی مین اور آیتین اوتریں معلوم ہوا کہ راستی کا انجام نیک ہی اگرچہ اول بظاہر سختی مین خلل پڑے

الباب الثامن

آٹھوین باب مین کئی فصلین ہین **فصل** اس فصل مین وے حدیثین ہین جنکے سرے پر عدد ہی یعنی شمار کی لفظین ہین

اللّٰہَ خَبِیْرٌ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ○ تَصَدَّقَ رَجُلٌ مِّنْ دِیْنَارِہٖ مِنْ دِرْھَمِہٖ مِنْ ثَوْبِہٖ مِنْ صَاعِ بُرِّہٖ
مِنْ صَاعِ تَمْرِہٖ حَتّٰی قَالَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَۃٍ مسلم مین جریر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بعد حمد و صلوۃ کے بات تو
یہ ہی کہ مقرر خدا نے اپنی کتاب مین یہ آیتین اُتاری ہین کہ ای لوگو ڈرو اپنے رب سے جسنے تمکو ایک ذات سے بنایا اور اوسی سے اوسکی جورو
پیدا کی یعنی آدم کی پسلی سے حوا بنائی اور اون دونون سے بہت مرد اور عورتین بکھیرین اور ڈرو خدا سے جسکے نام کے وسیلے سے آپسمین
سوال کرتے ہو اور ڈرو قرابت کی بدسلوکی سے البتہ خدا تمپر نگہبان ہی یعنی تمھارا حال جانتا ہی ای ایماندارو ڈرو خدا سے اور چاہیے کہ ہر ایک جان
غور کرے کہ اوسنے اپنے واسطے کل کا یعنی قیامت کا کیا سامان کیا اور ڈرو خدا سے مقرر البتہ خدا خبردار ہی جو تم کرتے ہو حضرت نے فرمایا
چاہیے کہ خیرات کرے ہر ایک مرد اپنے دینار سے اور اپنے درم سے اور اپنے کپڑے سے گیہون کے صاع سے چھوہارے کے صاع سے یہانتک حضرت نے
فرمایا کہ آدھی کھجور ہی سہی **ف** جریر رض سے روایت ہی کہ ہم حضرت پاس بیٹھے تھے کہ مُضر کا قوم ننگا نہایت محتاج آیا حضرت کو
اونکا حال دیکھکر نہایت درد آیا بلال رض سے فرمایا کہ اذان دے جب لوگ جمع ہوئے تب حضرت نے خطبہ پڑھکے یہ حدیث فرمائی یعنی تم سب آدم
کی اولاد ہو تو یے لوگ بھی تمھارے بھائی ٹھہرے تو ان پر احسان کرنا واجب ہوا کہ قیامت مین یہ خیرات تمھاری نجات کا سامان ہوگی
ہر شخص اپنے مقدور کے موافق خیرات کرے اول ایک انصاری مرد اشرفیون کا ایک توڑا لایا اور دوسری روایت یون ہی کہ عمر فاروق
مُٹھی بھر اول درمین لائے پھر تو تار لگا سب لوگ ہر ایک چیز لائے حضرت نہایت خوش ہوئے اور فرمایا کہ جو شخص نیک راہ نکالیگا تو
اوس راہ پر چلنے والون کا سبکا ثواب اوسکو ملیگا اور جو بد راہ نکالیگا تو سبکا عذاب اوسپر پڑیگا **ھ** جَابِرٌ اَمَّا بَعْدُ
فَاِنَّ خَیْرَ الْحَدِیْثِ کِتَابُ اللّٰہِ وَخَیْرَ الْھَدْیِ ھَدْیُ مُحَمَّدٍ وَشَرَّ الْاُمُوْرِ مُحْدَثَاتُھَا وَکُلُّ
بِدْعَۃٍ ضَلَالَۃٌ مسلم مین جابر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ حمد اور صلوۃ کے بعد بات تو یہ ہی کہ بہتر کلام خدا کی کتاب ہی
اور بہتر طریقہ محمد صلعم کا طریقہ ہی اور نہایت بُرے کام جو دین مین نئے نکالے گئے اور ہر بدعت گمراہی ہی **ف** یعنی میرے بعد قرآن
اور میری سنت پر چلیو اسواسطے کہ قرآن سے بہتر کوئی کلام نہین اور میرے طریق سے بہتر کسیکا طریق نہین کہ تم میری راہ چھوڑکے اور
کوئی راہ اختیار کرو پھر دین مین نئے کامون سے روکا اور ہر ایک بدعت کی گمراہی بیان کی بدعت اوسکا نام ہی جسکی شرع مین کچھہ اصل نہو
خ ابْنُ عَبَّاسٍ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ ھٰذَا الْحَیَّ مِنَ الْاَنْصَارِ یَقِلُّوْنَ وَیَکْثُرُ النَّاسُ فَمَنْ وَّلِیَ شَیْئًا مِّنْ اُمَّۃِ
مُحَمَّدٍ فَاسْتَطَاعَ اَنْ یَّضُرَّ فِیْہِ اَحَدًا اَوْ یَنْفَعَ فِیْہِ اَحَدًا فَلْیَقْبَلْ مِنْ مُّحْسِنِھِمْ وَیَتَجَاوَزْ عَنْ مُّسِیْئِھِمْ
بخاری مین عبد اللہ بن عباس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا بعد حمد اور صلوۃ کے بات تو یہ ہی کہ البتہ یہ انصار کا قبیلہ روز
بروز گھٹتا جاویگا انصار کے سوا اور لوگ بڑھتے جاوینگے سو جو شخص کہ حاکم ہوئے محمد کی امت سے کسی چیز کا پھر اوسکو اپنی حکومت مین
اتنی طاقت ہو کہ کسیکا ضرر کرسکے یا کسیکو فائدہ پونہچا سکے تو چاہیے کہ انصار کے نیکون کی نیکی قبول کرے اور انکے بدکارون سے درگذر
ف حضرت کو معلوم ہوا تھا کہ بنی امیہ کی سلطنت مین انصاریون پر زیادتی ہوگی اسواسطے یہ حدیث انصار کی سفارش
مین فرمائی یعنی امت محمدی کے حاکم کو لازم ہی کہ انکے نیکون کی تعظیم اور توقیر کرے اور انکے بدکارون سے چشم پوشی کرے یعنی اگر کوئی
حرکت تعزیر کے لائق کرین تو حاکم اوسکو ٹال جاوے اور یہ مطلب نہین کہ اگرچہ انصار حد مارنے کا گناہ کرین تو بھی اونپر حد نہ مارے اسواسطے کہ
حدود مین سفارش نہین اور اوسمین حاکم کو کچھہ اختیار نہین حضرت نے خود فرمایا ہی کہ اگر فاطمہ بنت محمد چوراوے تو اوسکا ہاتھہ کاٹون

لوگون کو زیان اور نقصان ہوتا ہی ایک تو تندرستی دوسرے روزی سے خاطر جمعی ف یعنی صحت اور فراغت ایسی عمدہ نعمت ہی کہ
آدمی جو عبادت اور دینی کام کرے سو کر سکتا ہی لیکن اکثر لوگ اس نعمت کی قدر نہین جانتے دنیاوی نکمّے کامون مین غفلت اور واہیات مین
اس نعمت کو برباد کرکے دین سے مفلس رہ جاتے ہین ھ ابو ھریرۃ ثلث اذا خرجن لا ینفع نفسا ایمانها لم تکن
امنت من قبل او کسبت فی ایمانها خیرا طلوع الشمس من مغربها والدجال ودابۃ الارض
مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تین نشانیان ہین کہ جب وے نکلین تو اوس جان کو ایمان لانا فائدہ نکریگا جو اون
نشانیون سے پہلے نہ ایمان لایا ہو یا اپنے ایمان مین کچھ بہتری کی ہو یعنی ایمان کو نفاق سے خالص کیا ہو ایک نشانی تو سورج کا پچھم سے
نکلنا دوسری نشانی دجال تیسری نشانی زمین کا جانور ف یعنی جب یے نشانیان ظاہر ہوئین تو قیامت نمود ہوگئی ایمان
بالغیب باقی نرہا اسواسطے اوس وقت کا ایمان لانا کچھ فائدہ نکریگا ق ابو ھریرۃ ثلثۃ لا یکلمهم اللہ یوم
القیمۃ ولا ینظر الیهم ولا یزکیهم ولهم عذاب الیم رجل علی فضل ماء بالفلاۃ یمنعه
من ابن السبیل ورجل بایع رجلا بسلعۃ بعد العصر فحلف له بالله لاخذها بکذا وکذا
فصدقه وهو علی غیر ذلک ورجل بایع اماما لا یبایعه الا لدنیا فان اعطاه منها وفی
وان لم یعط منها لم یف بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تین شخص ہین جن سے خدا قیامت مین نبولیگا
اور اونکو نہ دیکھیگا اور نہ اونکو گناہ سے پاک کریگا اور اونکے لیے عذاب دردناک ہی ایک تو وہ مرد جو بیابان مین حاجت سے زیادہ پانی پر ہو
اور مسافر کو اوس پانی سے روکے اور دوسرا مرد وہ ہی جسنے کسی مرد سے ایک جنس کو بیچا عصر کے بعد پھر اوس سے خدا کی قسم کھائی کہ مینے اوسا
جنس کو اتنی اور اتنی قیمت کو مول لیا سو اوسنے اوسکو سچا جانا اور حالانکہ اوسنے اتنی قیمت کو نلیا تھا یعنی اوسنے جھوٹی
قسم کھائی اور تیسرا مرد وہ ہی جسنے ایک امام سے بیعت کی اور اوسنے بیعت نہین کی مگر دنیا ہی کے واسطے سو اگر امام نے دنیا سے
اوسکو کچھ دیا تو اوسنے عہد پورا کیا اور اگر اوسنے دنیا سے کچھ ندیا تو اوسنے عہد پورا کیا ف بائع کو جھوٹھی قسم کھانا ہر وقت
گناہ ہی لیکن عصر کے بعد زیادہ تر گناہ ہی کہ اوس وقت مین فرشتے حاضر ہوتے ہین ھ ابو ھریرۃ ثلثۃ لا یکلمهم
اللہ یوم القیمۃ ولا یزکیهم ولا ینظر الیهم ولهم عذاب الیم شیخ زان وملک کذاب
وعائل مستکبر مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تین شخص ہین جن سے خدا کلام نکریگا قیامت کے دن
اور نہ اونکو گناہون سے پاک کریگا اور نہ اونکی طرف رحمت کی نظر سے دیکھیگا اور اونکو سخت مار ہوگی ایک بڈھا حرام کار
دوسرا جھوٹھا بادشاہ تیسرا مغرور محتاج جورو لڑکے والا یعنی غرور سے نہ بیت المال سے اپنا حق لیوے نہ نوکری اور کسب سے اپنے لوگون
کی خبرگیری کرے ف ہرچند حرام کاری اور جھوٹھ اور غرور سب کے حق مین برا ہی لیکن ان تین شخص کے حق مین نہایت بیموقع ہی
کہ باوجود پیری کے حرام کاری کرنا سراسر شقاوت ہی اور باوجود بادشاہی اور سرداری کے جھوٹھ بولنا بیفائدہ ہی اور باوجود محتاجی کے
گھمنڈ کرنا نہایت نامناسب ہی م ابو ذر ثلثۃ لا یکلمهم اللہ یوم القیمۃ ولا ینظر الیهم ولا یزکیهم
ولهم عذاب الیم قال فقرأها رسول الله صلی الله علیه وسلم ثلث مرات قال ابو ذر خابوا
وخسروا من هم یا رسول الله قال المسبل والمنان والمنفق سلعته بالحلف الکاذب مسلم مین

م المقداد احدى سوآتك يا مقداد وقاله لما ضحك المقداد الى ان وقع الى الارض
بشربه حصة النبي صلى الله عليه وسلم من اللبن وحلبه الاعنز الثلث مرة ثانية مسلم مین
مقداد رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اے مقداد تیری بدخوون سے ایک بدخو یہ بھی ہی حضرت نے اوسوقت فرمایا کہ جب مقداد یہانتک
ہنسے کہ زمین پر گر پڑے حضرت کے دودھ کا حصہ پی جانے کے سبب سے اور دوسری بار تینون بکریون کے دوہنے کی جہت سے ف
اس حدیث کا قصہ پانچوین باب مین مفصل گذرا اما ہذہ الارحمۃ کے بیان مین م ابو ہریرۃ اثنتان فی الناس
هما بهم كفر الطعن في النسب والنياحة على الميت مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ دو خوئین لوگون
مین ایسی ہین جو انکے حق مین کفر ہین ایک تو نسب مین عیب لگانا دوسرے مردے پر نوحہ کرنا ف یعنی یہ کفر کی رسمین ہین اور اگر انکو
حلال جانکر کرے تو صاف کفر ہی ق ابو موسی جنتان من فضة آنيتهما وما فيهما وجنتان
من ذهب آنيتهما وما فيهما وما بين القوم وبين ان ينظروا الى ربهم الا رداء الكبرياء
على وجهه في جنة عدن بخاری اور مسلم مین ابو موسی رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ چاندی کی دو بہشتین ہین اونکے برتن اور
جو چیز اونمین ہی سب چاندی کی ہی اور سونے کی دو بہشتین ہین اونکے برتن اور جو چیز اونمین ہی سب سونے کی ہی اور لوگون کے
درمیان اور اپنے رب کے دیکھنے کے درمیان کوئی چیز حائل نہین سوا ایک جلال کی چادر کے کہ اوسکی ذات پاک پر ہی عدن کی بہشت مین
ف اس حدیث مین ولمن خاف مقام ربه جنتان اور من دونهما جنتان کا بیان ہی م ابو ہریرۃ صنفان
من اهل النار لم ارهما قوم معهم سياط كاذناب البقر يضربون بها الناس ونساء كاسيات
عاريات مميلات مائلات رؤسهن كاسنمة البخت المائلة لا يدخلن الجنة ولا يجدن
ريحها وان ريحها لتوجد من مسيرة كذا وكذا مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ دو قسم کے دوزخی
لوگ ہین کہ اونکو مینے نہین دیکھا ایک قوم تو وے ہین کہ اونکے ساتھ کوڑے رہینگے جیسے بیلون کی دمین کہ اونسے لوگون کو
مارینگے اور دوسری قسم وے عورتین ہین جو کپڑے پہنے ہین اور ننگی ہین مردون کو اپنی طرف جھکاتی ہین آپ مردون کی طرف جھکتی
ہین سر اونکے جیسے اونٹون کے جھکے کوہان وے عورتین بہشت مین نجاوینگی اور اوسکی خوشبو نپاوینگی اور البتہ اوسکی خوشبو
ملتی ہی اتنی اور اتنی دور سے یعنی بہت دور سے ف یعنی حضرت کے وقت مین ایسے لوگ نتھے اول قسم سے چوبدار اور کوڑے والے مراد ہین
جو مظلوم کو بادشاہ اور حاکم پاس نہین جانے دیتے بلکہ مارتے ہین اور دوسری قسم سے مراد بدکار عورتین ہین اور یہ جو فرمایا کہ کپڑے پہنے ہین
اور ننگی ہین یعنی اونکا ایسا لباس ہی جس سے بدن نظر آتا ہی جیسے مہین دوپٹے اور جالی کی کرتیان اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ ایسا
لباس حرام ہی اسواسطے کہ لباس سے غرض یہ ہی کہ بدن چھپے پھر جب بدن ہی کھلا رہا تو لباس سے کیا فائدہ ہوا ق ابو ہریرۃ
كلمتان خفيفتان على اللسان ثقيلتان في الميزان حبيبتان الى الرحمن سبحان الله وبحمده
سبحان الله العظيم بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ دو بول ہین زبان پر ہلکے تول مین بھاری خدا کے
نزدیک پیارے ایک تو سبحان الله وبحمده دوسرے سبحان الله العظيم خ ابن عباس نعمتان مغبون فيهما كثير
من الناس الصحة والفراغ بخاری مین عبد الله بن عباس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ دو نعمتین ہین جن مین اکثر

آگ سے ڈرتا ہے ف تمام عالم سے خدا اور رسول کو زیادہ چاہنے کا یہ مطلب ہے کہ خدا اور رسول کی رضامندی کا اسکی رضامندی
پر مقدم رکھے خلاف شرع کام میں کسیکی رعایت نکرے خواہ بیٹا ہو خواہ آقا ھ اَبُوْ مَالِكٍ الْاَشْعَرِيُّ اَرْبَعٌ فِيْ اُمَّتِيْ مِنْ
اَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ لَا يَتْرُكُوْنَهُنَّ اَلْفَخْرُ بِالْاَحْسَابِ وَالطَّعْنُ فِي الْاَنْسَابِ وَالْاِسْتِسْقَاءُ بِالنُّجُوْمِ وَالنِّيَاحَةُ
مسلم میں ابو مالک رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ چار خصلتیں میری امت میں زمانہ کفر کی رسمیں ہیں جنکو نچھوڑینگے ایک تو بڑائی مارنا
اپنے خاندانوں پر دوسرے عیب لگانا لوگوں کے نسب میں تیسرے مینہہ کو چاہنا ستاروں سے یعنی نکھت کی تاثیر سے مینہہ کو سمجھنا چوتھے
نوحہ کرنا ف فی الحقیقت یہ کفر کی رسمیں اس امت میں جاری ہیں تمام عوام اعتقاد نجوم اور نوحہ گری میں گرفتار ہیں اور
خاندان پر فخر کرنا اور غیروں کے نسب میں طعنہ کرنا اکثر خواص میں بھی موجود ہے اللہ پناہ میں رکھے ق عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ
عَمْرٍو اَرْبَعٌ مَنْ كُنَّ فِيْهِ كَانَ مُنَافِقًا خَالِصًا وَمَنْ كَانَتْ فِيْهِ خَصْلَةٌ مِنْهُنَّ كَانَتْ فِيْهِ
خَصْلَةٌ مِنَ النِّفَاقِ حَتّٰى يَدَعَهَا اِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ وَاِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَاِذَا عَاهَدَ غَدَرَ وَاِذَا خَاصَمَ
فَجَرَ بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن عمرو رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا چار چیزیں ہیں کہ جسمیں وے چاروں ہونگی وہ نرا منافق ہے اور جسمیں
ایک خصلت ہوگی اون چاروں میں سے تو اوس میں ایک ہی نفاق کی خو ہے یہانتک کہ اوسکو چھوڑ دیوے ایک تو یہ کہ جب اوسکے پاس امانت رکھے
تو اوسمیں خیانت کرے دوسرے یہ کہ جب بات کہے تو جھوٹھ بولے تیسرے یہ کہ جب قول اور قرار کرے تو اوسکے خلاف کرے چوتھے یہ کہ جب کسیسے
جھگڑا کرے تو ناحق پر چلے اور بہتان باندھے ف منافق دو قسم ہیں ایک یہ کہ دل میں کفر ہو صرف زبان سے اسلام کا اقرار کرے
حضرت کے وقت میں جو منافق تھے اسی طرح کے تھے دوسرے یہ کہ دل میں کفر نہیں بلکہ اسلام ہے لیکن سست اعتقاد اور فسق و فجور
میں گرفتار سو اس حدیث میں دوسری قسم کا نفاق مراد ہے یعنی ایمان کے لائق تو یہ تھا کہ آدمی ان بد کاموں سے بچتا پھر جب ان
کاموں میں گرفتار رہا تو اسلام کا لطف اسمیں کچھ ظاہر نہوا اسواسطے اوسکو منافق فرمایا ق طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ
خَمْسُ صَلَوَاتٍ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ قَالَهُ لِرَجُلٍ سَاَلَهُ عَنِ الْاِسْلَامِ فَقَالَ هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهُنَّ
فَقَالَ لَا اِلَّا اَنْ تَطَوَّعَ قَالَ وَصِيَامُ شَهْرِ رَمَضَانَ فَقَالَ هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهُ فَقَالَ لَا اِلَّا اَنْ
تَطَوَّعَ وَذَكَرَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الزَّكٰوةَ فَقَالَ هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهَا فَقَالَ لَا اِلَّا
اَنْ تَطَوَّعَ فَاَدْبَرَ الرَّجُلُ وَهُوَ يَقُوْلُ وَاللّٰهِ لَا اَزِيْدُ عَلٰى هٰذَا وَلَا اَنْقُصُ مِنْهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْلَحَ اِنْ صَدَقَ وَيُرْوٰى اَفْلَحَ وَاَبِيْهِ اِنْ صَدَقَ اَوْ دَخَلَ الْجَنَّةَ وَاَبِيْهِ
اِنْ صَدَقَ بخاری اور مسلم میں طلحہ بن عبید اللہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ پانچ نمازیں ہیں ایک رات اور دن میں یہ حضرت نے
اوس مرد کو کہا جسنے حضرت سے اسلام کے ارکان پوچھے پھر اوس مرد نے کہا کیا میرے اوپر ان پانچ کے سوا اور بھی نماز ہے تو حضرت نے
فرمایا کہ نہیں مگر اس طرح کہ تو نفل نماز پڑھے تو درست ہے حضرت نے فرمایا اور رمضان کے مہینے کے روزے پھر اوسنے کہا کیا میرے اوپر
اسکے سوا بھی روزہ ہے تو حضرت نے فرمایا کہ نہیں مگر یہ کہ تو نفل روزہ رکھے اور حضرت نے اوس سے زکوٰۃ کا ذکر کیا تو اوسنے کہا کیا مجھپر زکوٰۃ
کے سوا بھی دینا فرض ہے حضرت نے فرمایا کہ نہیں مگر یوں کہ تو بطور نفل دیوے پھر پیٹھ پھیر چلا وہ مرد اور وہ کہتا جاتا تھا کہ قسم خدا کی
کہ اسپر نہ بڑھاؤنگا اور نہ اسمیں سے کچھ گھٹاؤنگا تو حضرت نے فرمایا کہ مراد کو پہونچا اگر یہ سچا ہے اور دوسری روایت یوں ہے کہ مراد کو

ابوذر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تین شخص ہین جن سے خدا کلام نکریگا قیامت کے دن اور اونکی طرف بنظر رحمت نہ دیکھیگا اور اونکو گناہون سے پاک نکریگا اور اونکو عذاب دردناک ہی ابوذر نے کہا پھر حضرت نے اسکو تین بار پڑھا ابوذر نے کہا کہ برباد ہوگئے وے لوگ اور ٹوٹا اونکو ٹوٹا پڑا کون ہین وے لوگ یا رسول اللہ حضرت نے فرمایا ایک ازار کا لٹکانے والا یعنی جسکا پائجامہ یا ازار ٹخنے سے نیچے رہے دوسرا خیرات کرنے والا جو احسان جتاوے تیسرا بیچنے والا جو اپنی چیز کی گرم بازاری کرے جھوٹھی قسم کھاکر **ق** ابو موسی ثلثة لهم اجران رجل من اهل الكتاب امن بنبيه وامن بمحمد والعبد المملوك اذا ادى حق الله وحق مواليه ورجل كانت عنده امة يطؤها فادبها فاحسن تاديبها وعلمها فاحسن تعليمها ثم اعتقها فتزوجها فله اجران بخاری اور مسلم مین ابو موسی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تین شخص ہین جنکو دوہرا ثواب ہی ایک مرد تو اہل کتاب سے یعنی یہودی اور نصرانی جو ایمان لایا اپنے پیغمبر کا اور ایمان لایا محمد کا دوسرا وہ مملوک جسنے خدا کا حق اور اپنے مالکون کا حق ادا کیا تیسرا وہ مرد جسکے پاس ایک لونڈی تھی جس سے صحبت کرتا تھا پھر اوسنے اوسکو ادب سکھلایا سو بہت اچھی طرح اوسکو ادب سکھلایا اور اسکو شرع کے حکم بتلائے سو اوسکی اچھی طرح تعلیم کی پھر اوسکو آزاد کیا بعد اوسکے اوس سے نکاح کر لیا تو اوسکے واسطے دو ثواب ہین یعنی ایک ثواب تعلیم اور آزادی کا دوسرا ثواب نکاح کر لینے کا **ق** ابو قتادہ ثلثة من كل شهر ورمضان الى رمضان فهذا صيام الدهر كله صيام يوم عرفة احتسب على الله ان يكفر السنة التي قبله والسنة التي بعده وصيام يوم عاشوراء احتسب على الله ان يكفر السنة التي قبله مسلم مین ابو قتادہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تین روزے ہر ایک مہینے سے اور رمضان کا روزہ دوسرے رمضان تک سو یہ تمام سال کا روزہ ہی عرفے کے دن کا روزہ مین امید رکھتا ہون خدا سے کہ گناہ مٹاوے گا ایک برس پہلے کا اور ایک برس پچھلے کا اور محرم کی دسوین تاریخ کا روزہ مین خدا سے امید رکھتا ہون کہ پہلے برس کا گناہ مٹا دیگا **ف** مصابیح مین ابو قتادہ رض سے روایت ہی کہ عمر فاروق رض نے کہا یا رسول اللہ سال بھر کا روزہ رکھنا کیسا ہی حضرت نے فرمایا کہ سال بھر کا روزہ رکھنے والا نہ روزہ دار ہی نہ بے روزہ یعنی درست نہین پھر یہ حدیث فرمائی یعنی جسکو سال بھر روزہ رکھنے کا شوق ہو سو رمضان کا اور ہر مہینے مین تین دن روزے رکھے اوسکو سال بھر کے روزے کا ثواب ملیگا **ق** ام سلمة ثلث للثيب وسبع للبكر مسلم مین حضرت ام سلمہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تین راتین بیوہ عورت کو اور سات راتین کواری عورت کو **ف** یعنی اگر بیوہ عورت سے نکاح کرے تو تین راتین برابر اوسکے پاس رہے اور کواری پاس سات راتین رہے اور یہی مذہب ہی امام شافعی کا **ق** انس ثلث من كن فيه وجد حلاوة الايمان من كان الله ورسوله احب اليه مما سواهما وان يحب المرء لا يحبه الا لله وان يكره ان يعود في الكفر بعد ان انقذه الله منه كما يكره ان يقذف في النار بخاری اور مسلم مین انس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تین خصلتین ہین کہ جسمین وے ہونگی وہ ایمان کی شیرینی کا مزہ پاویگا ایک وہ شخص جسکے نزدیک اللہ اور اوسکا رسول تمام عالم سے زیادہ محبوب ہو دوسرے یہ کہ محبت کرے مرد سے اس طرح کہ نچاہتا ہو اوسکو مگر خدا ہی کے واسطے یعنی محبت مین دنیا کا کچھ لگاؤ نہین تیسرے یہ کہ برا جانے کفر مین پھر پلٹ جانے کو بعد اسکے کہ خدا نے اوسکو کفر سے نکالا جیسے اوسکو برا لگتا ہی آگ مین ڈالا جانا یعنی کفر سے ایسا ڈرے جیسے

نہین کوئی ایسا عامل جو عمل کرے ایک خصلت پر ان چالیس خصلتون سے ثواب کی امید پر اور اوسکے وعدے کو سچا جان کر مگر کہ خدا اوسکو بہشت مین
داخل کریگا **ف** اس حدیث مین اون چالیس خصلتون کو مفصل نہین ذکر فرمایا شاید کہ احسان کے اقسام اوس مین یعنی خلق کو طرح طرح کی ایذا نہ دینا
فصل اس فصل مین وہ حدیثین ہین جنکے سر پر قسم ہی بلفظ والذی **ھ** اَبُوْ هُرَيْرَةَ وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ
بِيَدِهٖ لَا يَسْمَعُ بِيْ اَحَدٌ مِّنْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ يَهُوْدِيٌّ وَّلَا نَصْرَانِيٌّ ثُمَّ لَا يُؤْمِنُ بِالَّذِيْ اُرْسِلْتُ
بِهٖ اِلَّا كَانَ مِنْ اَصْحَابِ النَّارِ مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا قسم ہی اوسکی جسکے قابو مین محمد کی جان ہی
کہ نسنیگا مجکو کوئی اس امت سے یہودی ہو خواہ نصرانی اور ایمان نہ لاوے اوسپر جسکے واسطے مین بھیجا گیا یعنی شریعت کا مگر کہ وہ ایمان
نلانے والا دوزخیون سے ہوگا **ف** امت دو قسم ہی ایک امت دعوت یعنی جنکو اسلام کی طرف بلایا اسمین کافر اور مسلمان سب
داخل ہین دوسری امت اجابت یعنی جو لوگ ایمان لائے اسمین صرف مسلمان داخل ہین امت سے مراد اس حدیث مین امت دعوت ہی **ف**
یہودی اور نصرانی کو اسواسطے خاص کرکے ذکر کیا کہ باوجود اہل کتاب ہونے کے جب انپر بھی حضرت کا ایمان لانا فرض ہی تو غیر اہل کتاب
کو بطریق اولی ایمان لانا فرض ہوگا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جہان حضرت کی اور اسلام اور دین کی خبر نہ پہنچی ہو تو وے لوگ معذور ہین
اون سے صرف خدا کی توحید کا سوال ہوگا رسالت کا سوال نہوگا **ھ** اَبُوْ هُرَيْرَةَ وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَيَاْتِيَنَّ
عَلٰى اَحَدِكُمْ يَوْمٌ ثُمَّ لَا يَرَانِيْ ثُمَّ لَاَنْ يَّرَانِيْ اَحَبُّ اِلَيْهِ مِنْ اَهْلِهٖ وَمَالِهٖ مَعَهُمْ مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ قسم ہی اوسکی جسکے قابو مین محمد کی جان ہی کہ تم مین سے کسی پر البتہ ایک دن آویگا اور مجکو نہ دیکھیگا پھر تو مجکو ایکبار دیکھنا
اوسکے نزدیک دوست تر ہوگا اوسکے گھر والون اور مال سے باوجود مال اور گھر والون کے **ف** اس حدیث مین حضرت نے اپنی موت
کا اشارہ فرمایا کہ اصحاب حضرت کی صحبت کو غنیمت جانین حضرت کے صرف دیدار کی یہ تاثیر تھی کہ دمبدم یقین کامل ہوتا تھا آداب اور
نیک اخلاق حاصل ہوتے تھے اسواسطے اصحاب کو اپنے اہل و عیال اور مال سے حضرت کی صحبت زیادہ تر محبوب تھی بلکہ اب بھی عشاق
محمدیون کا یہ حال ہی کہ خواب مین حضرت کے دیدار سے آپنے پر تمام عالم کو قربان کرتے ہین **ھ** حَنْظَلَةُ الْاُسَيْدِيُّ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ
بِيَدِهٖ اِنْ لَّوْ تَدُوْمُوْنَ عَلٰى مَا تَكُوْنُوْنَ عِنْدِيْ وَفِي الذِّكْرِ لَصَافَحَتْكُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ عَلٰى فُرُشِكُمْ وَ
فِيْ طُرُقِكُمْ وَلٰكِنْ يَا حَنْظَلَةُ سَاعَةً وَّسَاعَةً ثَلٰثَ مَرَّاتٍ مسلم مین حنظلہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
کہ قسم ہی اوسکی جسکے قابو مین میری جان ہی کہ اگر تم سدا بنے رہو اوسی حال پر جس طرح میرے پاس رہتے ہو اور یاد الٰہی مین ہوتے ہو
تو تمسے فرشتے مصافحہ کرین تمہارے فرشون پر اور تمہاری راہون مین ولیکن اے حنظلہ ایک ساعت دنیا کا کاروبار اور دوسری ساعت
یاد پروردگار **ف** مصابیح مین حنظلہ رضی سے روایت ہی کہ مین اور صدیق اکبر رضی حضرت کے پاس گئے مینے کہا یا رسول اللہ حنظلہ تو منافق ہو گیا
ہی حضرت نے فرمایا کیونکر ہی مینے کہا کہ ہم لوگ حضرت کی خدمت مین رہتے ہین آپ ہمکو دوزخ اور بہشت کو یاد دلاتے ہین گویا ہم آنکھ سے
دیکھتے ہین پھر جب ہم حضرت کے پاس سے جاتے ہین اور جورو لڑکون اور کسب کے کار مین مشغول ہوتے ہین تو اکثر باتین بھول جاتے ہین تب
حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اگر حضور ہر دم بنا رہے تو آدمی سے بالکل اس عالم کا کاروبار معطل ہو جاوے فرشتون کا عالم نظر آیا کرے سواسطے
وہ حال ہر دم نہین رہتا اسکو نفاق نجاننا چاہیے کہ غفلت کا آنا حکمت سے خالی نہین **شعر** غفلت جہان اگر نبودے زار عمرے
بسر نبودے **ق** اَنَسٌ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ اِنَّكُمْ لَاَحَبُّ النَّاسِ اِلَيَّ مَرَّتَيْنِ يَعْنِي الْاَنْصَارَ بخاری

پونہچا اوسکے باپ کی قسم اگر وہ سچا ہی یا یون فرمایا کہ بہشت مین داخل ہوا اوسکے باپ کی قسم اگر وہ سچا ہی **ف** حضرت نے حج کا ذکر نہین کیا اسواسطے کہ اوسکا سوال سب اسلام کے ارکان سے تھا اور یہ جو اوسنے کہا کہ مین بڑھاؤنگا نہ گھٹاؤنگا یعنی ان فرض چیزون مین اپنی طرف سے زیادتی کمی نکرونگا اور مطلب نہین کہ فرض کے سوائے سنت نفل نہ ادا کرونگا اور حضرت نے جو اوسکے باپ کی قسم کھائی تو عرب کی عادت کے موافق حضرت کی زبان سے نکل گئی تعظیم منظور نتھی یا غیر خدا کی قسم اسکے بعد منع ہوئی **ق** عَائِشَةُ خَمْسٌ مِّنَ الدَّوَابِّ كُلُّهُنَّ فَاسِقٌ يُقْتَلْنَ فِي الْحَرَامِ الْغُرَابُ وَالْحِدَأَةُ وَالْعَقْرَبُ وَالْفَارَةُ وَالْكَلْبُ الْعَقُوْرُ بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ پانچ جانور ہین وے سب موذی و بدذات ہین مار ڈالے جاوین حرم مین ایک تو کوا دوسرے چیل تیسرے بچھو چوتھے چوہا پانچوین کتا کاٹنے والا **ف** جب مکے مین اونکا مار ڈالنا درست ہوا تو اور جگہہ بطریق اولی اونکو قتل کرنا درست ہی **ق** اَبُوْهُرَيْرَةَ سَبْعَةٌ يُّظِلُّهُمُ اللّٰهُ فِيْ ظِلِّهٖ يَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّهٗ اِمَامٌ عَادِلٌ وَّشَابٌّ نَّشَأَ فِيْ عِبَادَةِ اللّٰهِ وَرَجُلٌ قَلْبُهٗ مُعَلَّقٌ فِي الْمَسَاجِدِ وَرَجُلَانِ تَحَابَّا فِي اللّٰهِ اجْتَمَعَا عَلَيْهِ وَتَفَرَّقَا عَلَيْهِ وَرَجُلٌ دَعَتْهُ امْرَأَةٌ ذَاتُ مَنْصِبٍ وَّجَمَالٍ فَقَالَ اِنِّيْ اَخَافُ اللّٰهَ وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ فَاَخْفَاهَا حَتّٰى لَا تَعْلَمَ شِمَالُهٗ مَا تُنْفِقُ يَمِيْنُهٗ وَرَجُلٌ ذَكَرَ اللّٰهَ خَالِيًا فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ سات شخص ہین جنکو خدا اپنے سایے مین رکھیگا جس دن اوسکے سایے کے سوائے کہین سایہ نہوگا یعنی قیامت مین ایک تو منصف سردار دوسرا وہ جوان جو امنگ جوانی سے خدا کی بندگی مین مشغول ہوا تیسرا وہ مرد جسکا دل مسجدون مین لگا رہتا ہی یعنی بار بار جماعت کے واسطے مسجد مین جاتا ہی اور مسجد کے بناؤ چناؤ مین لگا رہتا ہی چوتھے وے دو مرد جو خدا ہی کے واسطے آپسمین محبت رکھتے ہین ملتے ہین تو اسی پر اور جدا ہوتے ہین تو اسی پر پانچوان وہ مرد جسکو مالدار باعزت خوبصورت عورت نے بلایا یعنی بدکاری کے واسطے سو اوسنے کہا کہ مین خدا سے ڈرتا ہون چھٹا وہ مرد جسنے خیرات کی تو اوسکو چھپایا یہان تک کہ نہین جانتا اوسکا بایان ہاتھہ کہ کیا خرچ کیا اوسکے داہنے ہاتھہ نے ساتوان وہ مرد جسنے خدا کو یاد کیا خالی مکان مین جاری ہوگئین اوسکی دونون آنکھین یعنی خوف الہی سے رویا **ھ** عَائِشَةُ عَشْرٌ مِّنَ الْفِطْرَةِ قَصُّ الشَّارِبِ وَاِعْفَاءُ اللِّحْيَةِ وَالسِّوَاكُ وَاسْتِنْشَاقُ الْمَاءِ وَقَصُّ الْاَظْفَارِ وَغَسْلُ الْبَرَاجِمِ وَنَتْفُ الْاِبِطِ وَحَلْقُ الْعَانَةِ وَانْتِقَاصُ الْمَاءِ قَالَ الرَّاوِيْ وَنَسِيْتُ الْعَاشِرَةَ اِلَّا اَنْ تَكُوْنَ الْمَضْمَضَةُ مسلم مین حضرت عایشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ دس چیزین پیدایشی سنت ہین ایک تو خوب مونچھہ کترنا دوسری داڑھی چھوڑنا بقدر قبضہ تیسری مسواک کرنا چوتھی پانی سے ناک صاف کرنا پانچوین ناخن کاٹنا چھٹی اونگلیون کے جوڑون کو دھونا تاکہ میل نہ جمنے پایے ساتوین بغل کے بال اوکھاڑنا آٹھوین زیر ناف کے بال مونڈنا نوین پیشاب کے بعد پانی سے استنجا کرنا راوی نے کہا کہ مین دسوین چیز بھول گیا مگر یہ کہ کلی ہو یعنی خوب یاد نہین لیکن قرینے سے معلوم ہوتا ہی کہ دسوین چیز شاید کلی کرنا مراد ہو **خ** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو اَرْبَعُوْنَ خَصْلَةً اَعْلَاهَا مَنِيْحَةُ الْعَنْزِ مَا مِنْ عَامِلٍ يَّعْمَلُ بِخَصْلَةٍ مِّنْهَا رَجَاءَ ثَوَابِهَا وَتَصْدِيْقَ مَوْعُوْدِهَا اِلَّا اَدْخَلَهُ اللّٰهُ بِهَا الْجَنَّةَ بخاری مین عبد اللہ بن عمرو رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ چالیس خصلتین ہین اون سب سے اعلی اور عمدہ چیز کو بکری عاریت دینا ہی کہ اوسکا دودھہ پیوے

مِنْ وَلَدِهٖ وَوَالِدِهٖ بخاری مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا اوسکی قسم جسکے قابو مین میری جان ہے کہ تم مین کوئی
ایماندار نہین ہوتا جب تک کہ مین اوسکے نزدیک اوسکے بیٹے اور اوسکے باپ سے زیادہ تر پیارا نہو جاؤن ف یعنی جب میری
رضامندی کو باپ اور بیٹے کی رضامندی پر مقدم رکھے تب پورا ایماندار ہے ہ انس وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَا يُؤْمِنُ
عَبْدٌ حَتّٰى يُحِبَّ لِجَارِهٖ اَوْ لِاَخِيْهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهٖ مسلم مین انسؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا اوسکی قسم
جسکے قابو مین میری جان ہے کہ پورا ایماندار بندہ نہوگا یہان تک کہ محبت کرے اپنے ہمسایہ سے یا یون فرمایا کہ اپنے بھائی مسلمان
سے دوستی رکھے جیسے اپنی جان سے دوستی رکھتا ہے ہ ابو ہریرۃ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَتُسْئَلُنَّ عَنْ هٰذَا النَّعِيْمِ
يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَخْرَجَكُمْ مِّنْ بُيُوْتِكُمُ الْجُوْعُ ثُمَّ لَمْ تَرْجِعُوْا حَتّٰى اَصَابَكُمْ هٰذَا النَّعِيْمُ قَالَهٗ لِاَبِيْ بَكْرٍ
وَّعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اوسکی قسم جسکے قابو مین میری جان ہے
کہ مقرر تم پوچھے جاؤگے اس نعمت سے قیامت کے دن نکالا تھا تمکو تمھارے گھرون سے بھوک نے پھر تم نہ پھرے یہان تک کہ ملی تمکو نعمت یہ
یہ حضرت نے ابی بکر صدیقؓ اور عمر فاروقؓ سے فرمایا ف اسکا پورا قصہ ساتوین باب مین گذرا کہ حضرت اور صدیق اور فاروق
بھوک کے سبب سے ایک انصاری کے گھر گئے دعوت کے کھانے سے جب خوب آسودہ ہوئے تب حدیث فرمائی یعنی یون سوال ہوگا کہ نعمت طاعت
الٰہی مین صرف کیا یا معصیت مین ہ انس وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَتَضْرِبُوْنَهٗ اِذَا صَدَقَكُمْ وَلَتَتْرُكُوْنَهٗ
اِذَا كَذَبَكُمْ يَعْنِيْ غُلَامًا اَسْوَدَ لِبَنِي الْحَجَّاجِ كَانَ عَلٰى رَوَايَا قُرَيْشٍ يَوْمَ بَدْرٍ مسلم مین انسؓ سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا قسم اوسکی جسکے قابو مین میری جان ہے کہ تم اوسکو مارتے ہو جب وہ تمسے سچ کہتا ہے اور اوسکو چھوڑتے ہو جب
جھوٹھ بولتا ہے مراد بنی حجاج کا وہ سیاہ لڑکا ہے جو جنگ بدر کے دن قریش کے آبکش اونٹون پر تھا ف جنگ بدر مین جب
لشکر اوترا تو حضرت کے اصحاب ایک سیاہ رنگ لڑکے کو جو قریش کے آبکش اونٹون مین تھا پکڑ لائے اور پوچھا کہ ابوسفیان اور اوسکے
لوگ کہان ہین اوسنے کہا کہ مین اونکو نہین جانتا لیکن ابوجہل وغیرہ تو فلانے مقام پر ہین تب اصحاب اوسکو مارنے لگے اوسنے مار کے ڈر سے
کہا کہ ابوسفیان وغیرہ بھی ہین تب اصحاب نے اوسکا مارنا چھوڑا پھر دوسری بار اوس سے پوچھا اوسنے کہا کہ مجکو ابوسفیان کی خبر نہین لیکن
ابوجہل وغیرہ تو موجود ہین اصحاب نے اوسکو پھر مارا اور حضرت نماز پڑھتے تھے جب حضرت نے یہ حال دیکھا تب حدیث فرمائی
ق ابو ہریرۃ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَيُوْشِكَنَّ اَنْ يَّنْزِلَ فِيْكُمُ ابْنُ مَرْيَمَ حَكَمًا مُّقْسِطًا فَيَكْسِرُ
الصَّلِيْبَ وَيَقْتُلُ الْخِنْزِيْرَ وَيَضَعُ الْجِزْيَةَ وَيَفِيْضُ الْمَالُ حَتّٰى لَا يَقْبَلَهٗ اَحَدٌ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا قسم اوسکی جسکے قابو مین میری جان ہے کہ البتہ عنقریب ہے کہ اوتریگا تم مین ای مسلمانو عیسیٰ مریم کا
بیٹا حاکم عادل ہوکر سو توڑیگا چلیپا کو اور قتل کریگا خوک کو اور گراویگا جزیہ کو اور کثرت سے پھیل پڑیگا مال یہان تک کہ کوئی اوسکو
قبول نکریگا ف قیامت کے قریب امام مہدی کے وقت مین حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے نزول کرینگے اور نصرانی دین
مٹا دینگے محمدی دین پر عمل کرینگے چلیپا سولی کی صورت کو کہتے ہین جیسے یہ شکل ہے + نصاری اس شکل کی بہت تعظیم کرتے
ہین اسواسطے کہ اونکے گمان مین حضرت عیسیٰؑ سولی پر مارے گئے اور ہر چند ابھی نصاری سے جزیہ لینا درست ہے لیکن حضرت عیسیٰ
اپنے وقت مین نصاری سے جزیہ نہ قبول کرینگے اگر وے ایمان نہ لاوینگے تو اونکو قتل کرینگے ق سَعْدُ بْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ اَبُوْ هُرَيْرَةَ

اور مسلم مین انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قسم ہے اوسکی جسکے قابو مین میری جان ہے کہ البتہ تم لوگ یعنی انصار میرے نزدیک سب لوگون سے زیادہ تر پیارے ہو حضرت نے دو بار اسکو فرمایا حم اَبُو سَعِیدٍ وَ قَتَادَۃُ بْنُ النُّعْمَانِ وَالَّذِی نَفْسِی بِیَدِہٖ اِنَّھَا لَتَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ یعنی سُوْرَۃَ الْاِخْلَاصِ بخاری مین ابو سعید اور قتادہ بن نعمان رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قسم ہے اوسکی جسکے قابو مین میری جان ہے کہ البتہ قل ہو اللہ احد برابر ہے قرآن کی تہائی کے ھ اَبُوْ ذَرٍّ وَالَّذِی نَفْسِی بِیَدِہٖ لَاٰنِیَتُہٗ اَکْثَرُ مِنْ عَدَدِ نُجُوْمِ السَّمَآءِ وَ کَوَاکِبِھَا اَلَا فِی اللَّیْلَۃِ الْمُظْلِمَۃِ الْمُصْحِیَۃِ اٰنِیَۃُ الْجَنَّۃِ مَنْ شَرِبَ مِنْھَا لَمْ یَظْمَأْ اٰخِرَ مَا عَلَیْہِ یَشْخَبُ فِیْہِ مِیْزَابَانِ مِنَ الْجَنَّۃِ مَنْ شَرِبَ مِنْہُ لَمْ یَظْمَأْ عَرْضُہٗ مِثْلُ طُوْلِہٖ مَا بَیْنَ عَمَّانَ اِلٰی اَیْلَۃَ مَآؤُہٗ اَشَدُّ بَیَاضًا مِّنَ اللَّبَنِ وَاَحْلٰی مِنَ الْعَسَلِ قَالَہٗ لَہٗ حِیْنَ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَا اٰنِیَۃُ الْحَوْضِ مسلم مین ابو ذر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اوسکی قسم جسکے قابو مین میری جان ہے البتہ حوض کوثر کے برتن زیادہ تر ہین آسمان کے چھوٹے بڑے ستارون کی گنتی سے برتنون کی کثرت جان کہ جیسے ستارون کی کثرت ہوتی ہے اندھیری بے بدلی والی رات مین بہشت کے برتن جو اون سے پیوے پیاسا نرہے آخر زمانے تک یعنی ہمیشہ چھکا رہے اوس حوض مین بہشت کے دو پرنالے بہتے ہین جو اوس سے پیے پیاسا نرہے اوسکا چوڑاؤ لنباؤ کے برابر ہے جتنا فرق ہے عمان سے ایلہ تک پانی اوسکا زیادہ تر سفید دودھ سے اور شیرین تر شہد سے یہ حضرت نے ابو ذر سے فرمایا جب ابو ذر نے کہا یا رسول اللہ حوض کوثر کے برتن کتنے ہین ف عمان اور ایلہ شہر ہین شام مین ق اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ وَالَّذِی نَفْسِی بِیَدِہٖ لَاَذُوْدَنَّ رِجَالًا عَنْ حَوْضِی کَمَا تُذَادُ الْغَرِیْبَۃُ مِنَ الْاِبِلِ عَنِ الْحَوْضِ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا اوسکی قسم جسکے قابو مین میری جان ہے کہ البتہ مین ہانکونگا کچھ مردون کو اپنے حوض کوثر سے جیسے حوض سے غیر کے اونٹ ہانکے جاتے ہین ف یعنی کفار اور منافقین اور مرتد حوض کوثر سے ہٹائے جاوینگے ھ اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ وَالَّذِی نَفْسِی بِیَدِہٖ لَا تَدْخُلُوْنَ الْجَنَّۃَ حَتّٰی تُؤْمِنُوْا وَلَا تُؤْمِنُوْنَ حَتّٰی تَحَابُّوْا اَوَلَا اَدُلُّکُمْ عَلٰی شَیْءٍ اِذَا فَعَلْتُمُوْہُ تَحَابَبْتُمْ اَفْشُوا السَّلَامَ بَیْنَکُمْ مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا اوسکی قسم جسکے قابو مین میری جان ہے کہ بہشت مین نجاؤگے جبتک ایمان نلاؤگے اور پورے ایماندار نہوگے جبتک آپسمین محبت نہ پیدا کروگے کیا مین تمکو نہ بتلا دون وہ چیز کہ جب وسکو کرو تو آپسمین دوستدار بن جاؤ سلام علیک کر نا رائج کرو اپنے مسلمان لوگون مین ف یعنی بہشت کا ملنا ایمان پر موقوف ہے اور ایمان محبت پر موقوف تو معلوم ہوا کہ بہشت محبت پر موقوف ہے پھر حضرت نے محبت حاصل کرنیکا آسان طریقہ بتلایا یعنی السلام علیک کرنا سلام سے اسواسطے محبت حاصل ہوتی ہے کہ دعاے خیر ہے یعنی خدا تجکو ہر بلا سے سلامت رکھے اور معمول ہے کہ آدمی اپنے خیر خواہ دعا مانگنے والے کو اپنا دوست جانتا ہے تو آپ بھی اوس سے محبت کرتا ہے ہر چند سخاوت اور احسان بھی محبت کا سبب ہے لیکن احسان اور سخاوت تمام عالم کے مسلمانون سے نہین ہوسکتی اور سلام آسان بات ہے کہ ہر ایک کو ہوسکتا ہے اسواسطے حضرت نے اسی کو خاص کرکے بتلایا لیکن افسوس عجب اولٹا زمانہ ہوگیا ہے کہ جہالت اور غرور کے سبب سے اب بعضے لوگ سلام علیک کرنے سے ناخوش ہوتے ہین اور عداوت پر کمر باندھتے ہین محبت اور خیر خواہی کی چیز اون الٹون کے نزدیک عداوت کا سبب ہوگئی خم اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ وَالَّذِی نَفْسِی بِیَدِہٖ لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی اَکُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْہِ

لکھو اگر ہم تمکو رسول اللہ جانتے تو تم سے کیون لڑتے اور مکے جانے سے تمکو کیون روکتے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور محمد رسول اللہ کی جگہ
کاٹ کر محمد بن عبداللہ لکھا ق عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَاللهِ لَأَنْ يَلَجَّ أَحَدُكُمْ بِيَمِينِهِ فِي أَهْلِهِ آثَمُ لَهُ عِنْدَ اللهِ مِنْ
أَنْ يُعْطِيَ كَفَّارَتَهُ الَّتِي فَرَضَ اللهُ عَلَيْهِ. بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قسم خدا کی بعضے
تم مین سے کسیکا ثابت رہنا اپنی قسم پر جو اپنے گھر والون کے حق مین کھائی ہو زیادہ تر گناہ ہی اوسکے لیے خدا کے نزدیک قسم کے کفارہ
دینے سے جو خدا نے اوسپر فرض کیا ہی ف یعنی ہر چند قسم کا نباہ کرنا بہتر ہی لیکن جسمین اپنے گھر والون کو ضرر پہنچے تو قسم
توڑنا اور کفارہ دینا افضل ہی کہ آزردن دل دوستان جہل ست و کفارت یمین سہل ق عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي شُرَيْحٍ
الْخُزَاعِيِّ وَاللهِ لَا يُؤْمِنُ وَاللهِ لَا يُؤْمِنُ وَاللهِ لَا يُؤْمِنُ قِيلَ مَنْ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ الَّذِي لَا يَأْمَنُ جَارُهُ بَوَائِقَهُ
بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رض اور ابوشریح رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا قسم خدا کی وہ ایمان نہین رکھتا قسم خدا کی وہ ایمان نہین رکھتا
قسم خدا کی وہ ایمان نہین رکھتا لوگون نے کہا کون شخص ہی یا رسول اللہ جو ایمان نہین رکھتا حضرت نے فرمایا وہ شخص مراد ہی جسکے ہمسایے لوگ
رنج رسانی اور تکلیفات سے اوسکی نڈر نہین ف معلوم ہوا کہ سلوک کرنا ہمسایے سے فرض ہی اور اوسکو رنج دینا حرام ہی ق عَنِ
الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ وَاللهِ لَوْلَا اللهُ مَا اهْتَدَيْنَا وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّيْنَا فَأَنْزِلَنْ سَكِينَةً عَلَيْنَا
وَثَبِّتِ الْأَقْدَامَ إِنْ لَاقَيْنَا وَالْمُشْرِكُونَ قَدْ بَغَوْا عَلَيْنَا إِذَا أَرَادُوا فِتْنَةً أَبَيْنَا. بخاری اور مسلم
مین براء بن عازب رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا قسم خدا کی اگر نہوتی خدا کی رحمت تو ہم دین کی راہ نہ پاتے اور نہ صدقہ دیتے نہ نماز پڑھتے
سو اوتار دے تسکین کو ہمپر اور قدمون کو جما دے اگر کفار سے ہم ملین یعنی لڑائی کے وقت قدم نہ ہٹے اور مشرکون نے البتہ ہمپر زیادتی
کی ہی جب وے فتنے فساد کا ارادہ کرتے ہین ہم اونکی بات کو نہین مانتے ف سال چہارم ہجری کافرون نے حضرت پر ہجوم کیا
حضرت نے بچاؤ کے واسطے مدینے کے گرد خندق کھدائی حضرت خندق سے مٹی نکالتے جاتے تھے اور یہ حدیث فرماتے تھے

فصل اس فصل مین وے حدیثین ہین جنکے سر پر سین ہی س عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ سَتُفْتَحُ عَلَيْكُمْ أَرَضُونَ وَ
يَكْفِيكُمُ اللهُ فَلَا يَعْجِزْ أَحَدُكُمْ أَنْ يَلْهُوَ بِأَسْهُمِهِ. مسلم مین عقبہ بن عامر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ عنقریب
تمپر فتح ہونگے ملک اور خدا تمھاری کفایت کریگا سو نہ تھکا دے تمکو مال کے حصون کی غفلت ف یعنی روم اور ایران اور توران
فتح ہوگا اور مجاہدون کے حصے مین بہت مال آویگا سو فرمایا کہ کہین ایسا نہ ہو کہ تم مال کی کثرت مین جہاد کرنے سے غافل ہو جاؤ اس
حدیث مین خبر ہی اون فتحون کی جو حضرت کے بعد ہوئین اور اشارہ ہی جہاد کی ترغیب کا ق عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ سَتَكُونُ
فِتَنٌ الْقَاعِدُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْقَائِمِ وَالْقَائِمُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْمَاشِي وَالْمَاشِي خَيْرٌ مِنَ السَّاعِي
مَنْ تَشَرَّفَ لَهَا تَسْتَشْرِفْهُ وَمَنْ وَجَدَ مَلْجَأً أَوْ مَعَاذًا فَلْيَعُذْ بِهِ. بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رض سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ عنقریب فساد ہوگا جسمین بیٹھا شخص بہتر ہوگا کھڑے سے اور اوسمین کھڑا بہتر ہی چلنے والے سے اور چلنے والا بہتر
دوڑنے والے سے جو اوسکو جھانکے گا تو اوسکو وہ کھینچ لیگا اور جو کوئی پناہ کا مقام یا بچاؤ کی جگہ پاوے تو چاہیے کہ اوس مین
آجاوے ف اس حدیث مین اشارہ ہی اون فسادون کا جو حضرت کے بعد ظاہر ہوئے جیسے حضرت عثمان کی شہادت یعنی اوس فساد
عالمگیر کی اصلاح مقدور نہین تو کم کوشش کرنے والا اوسمین بہتر ہوگا زیادہ کوشش کرنے والے سے اسی واسطے اکثر صحابہ نے فتنے اور

وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهٖ مَا لَقِيَكَ الشَّيْطَانُ سَالِكًا فَجًّا قَطُّ اِلَّا سَلَكَ فَجًّا غَيْرَ فَجِّكَ هٰذِهٖ رِوَايَةُ سَعْدٍ وَفِي رِوَايَةِ اَبِي هُرَيْرَةَ قَطُّ سَالِكًا فَجًّا **قَالَهٗ** لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بخاری اور مسلم
مین سعد بن ابی وقاص اور ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا قسم اوسکی جسکے قابو مین میری جان ہی کہ نہین ملتا تجھسے شیطان
کسی راہ مین چلتا ہوا ہرگز مگر چل کھڑا ہوتا ہی اوس راہ مین جو تیری راہ کے سوا ہی یہ روایت سعد کی ہی اور ابوہریرہ رض کی روایت مین قط
کی لفظ سالکا فجا کی لفظ پر مقدم ہی لیکن مطلب مین کچھہ فرق نہین یہ حدیث حضرت نے عمر فاروق رض کے حق مین فرمائی **ف**
مصابیح مین روایت ہی کہ عمر فاروق رض نے حضرت کی خدمت مین حاضر ہونے کی اجازت مانگی اور حضرت کے پاس قریش کی عورتین چلا کر
باتین کر رہین تھین جب عمر فاروق رض کے آنے کی خبر ہوئی تو سب پردے مین ہو گئین جب عمر فاروق رض اندر آئے تو حضرت کو ہنستا پایا
سو کہا کہ خدا آپکو خوش رکھے یا رسول اللہ کیا سبب ہی آپ کی ہنسی کا حضرت نے فرمایا کہ مجکو عورتون سے تعجب آیا کہ میرے پاس باتین
کرتی تھین جب تمھاری آواز سُنی تو سب پردے مین ہو گئین عمر فاروق رض نے عورتون سے کہا اے دشمن اپنی جانون کی تم مجھسے ڈرتی ہو اور رسول اللہ
سے نہین ڈرتی تو عورتون نے کہا کہ ہان ہم تمسے ڈرتے ہین کہ تم کڑے مزاج کے ہو تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی تیرے کڑاپن اور مضبوطی سے
شیطانی کام تیرے گرد بھٹک نہین سکتے حرام کام ہونا کیا ذکر ہی کہ تیرے روبرو مباح کام کرنے سے بھی لوگ ڈرتے ہین عمر فاروق کو حضرت کے
وقت مین محتسبی کی خدمت تھی اسواسطے اون سے لوگ ڈرتے تھے دستور ہی کہ چور جیسے کوتوال سے ڈرتے ہین ویسے بادشاہ سے نہین ڈرتے
اتنی بات سے کوئی شخص کوتوال کو بادشاہ سے افضل نہین جانتا اسی طرح اس حدیث سے عمر فاروق رض کی فضیلت حضرت پر ثابت نہین
ہو سکتی **ق** اَبُو هُرَيْرَةَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهٖ مَا مِنْ رَجُلٍ يَدْعُو امْرَأَتَهٗ اِلٰى فِرَاشِهٖ فَتَاْبٰى عَلَيْهِ
اِلَّا كَانَ الَّذِي فِي السَّمَآءِ سَاخِطًا عَلَيْهَا حَتّٰى يَرْضٰى عَنْهَا بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
قسم اوسکی جسکے قابو مین میری جان ہی کہ کوئی مرد ایسا نہین جو بلاوے اپنی جورو کو لیٹنے کے واسطے پھر وہ انکار کرے مگر کہ اوسپر غصے
ہوگا آسمان والا یہان تک کہ وہ مرد اوس سے راضی ہووے **ف** یعنی عورت کو خاوند سے اس کام مین انکار کرنا درست نہین کہ اس سے خدا ناخوش ہوتا ہی

فصل اس فصل مین وہ حدیثین ہین جنکے سر پر قسم ہی بلفظ واللہ **خ** اَبُو هُرَيْرَةَ وَاللّٰهِ اِنِّي لَاَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ
وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ فِي الْيَوْمِ اَكْثَرَ مِنْ سَبْعِيْنَ مَرَّةً بخاری مین ابوہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قسم خدا کی کہ مین
مقرر استغفار کیا کرتا ہون خدا سے اور توبہ کرتا ہون دن بھر مین ستر بار سے زیادہ **ف** دوسری روایت مین استغفار کو سو بار فرمایا ہی
اس حدیث مین استغفار اور توبہ کرنے کی ترغیب فرمائی یعنی جب پیغمبر معصوم ستر بار یا زیادہ استغفار کرے تو اور گنہگار لوگون کو بطریق
اولی استغفار اور توبہ کرنا لازم ہی **ق** اَلْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ وَمَرْوَانُ بْنُ الْحَكَمِ وَاللّٰهِ اِنِّي لَرَسُوْلُ اللّٰهِ وَاِنْ
كَذَّبْتُمُوْنِي اُكْتُبْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ **قَالَهٗ** زَمَنَ الْحُدَيْبِيَةِ بخاری اور مسلم مین مسور بن مخرمہ اور مروان
بن حکم رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قسم خدا کی مین مقرر خدا کا رسول ہون اگرچہ تم مجکو جھٹلاتے ہو لکھہ دو محمد بن عبد اللہ
حضرت نے صلح حدیبیہ کے وقت فرمایا **ف** چھٹے سال ہجری حضرت عمرہ کرنے کو چلے جب مکے کے قریب حدیبیہ کی منزل پر پہونچے تو
کفار قریش نے حضرت کو روکا اور اس بات پر صلح ہوئی کہ اب کے سال بے عمرہ کیے حضرت پلٹ جاوین اگلے برس عمرہ کرنے کو تشریف لاوین
حضرت نے صلح نامہ لکھوایا کہ یہ صلح نامہ ہی جسپر محمد رسول اللہ نے صلح کی کافرون نے کہا کہ ہم محمد رسول اللہ نہ لکھنے دینگے بلکہ محمد بن عبد اللہ

زکوۃ کا دینا اور چوتھا حکم یہ کہ جو غنیمت کا مال پاؤ پانچوان حصہ اوسکا ادا کرو اور منع کرتا ہون تمکو کدو سے اور سبز گھڑے
اور نقیر اور مقیر سے یہ حضرت نے عبد القیس کے گروہ سے فرمایا ف اوس وقت مین شراب کے چار طرح کے برتن رائج تھے ایک تو
کدو اور تونبا اور دوسرے سبز گھڑا جیسے سبز مرتبان تیسرے نقیر یعنی کھجور کی لکڑی کا کریدا برتن چوتھے مقیر یعنی روغن رال کا
جسپر روغن قیر ملا ہو جب شراب حرام ہوئی تو حضرت نے اوسکے برتنوں کا بھی استعمال کرنا منع کیا تاکہ شراب تو نشہ یاد رہے جب کہ
شراب کی عادت چھٹ گئی تو آخر کو ان برتنوں کے استعمال کی اجازت دی چنانچہ اور حدیث مین یہ آیا ہی ھ ابن عباس
اَبْکِی لِلَّذِیْ عَرَضَ عَلَیَّ اَصْحَابُكَ مِنْ اَخْذِهِمُ الْفِدَآءَ لَقَدْ عُرِضَ عَلَیَّ عَذَابُهُمْ اَدْنٰی مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ
قَالَهٗ لِعُمَرَ بَعْدَ یَوْمِ بَدْرٍ مسلم مین عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مین روتا ہون اوس سبب سے
جو میرے آگے لائے تیرے ساتھی اپنے فدیہ لینے سے میرے سامنے ہوا تھا اونکا عذاب اس درخت سے قریب تر یہ حضرت نے عمر فاروقؓ سے جنگ
بدر کے بعد فرمایا ف جنگ بدر مین ستر کافر قریش کے گرفتار ہوئے حضرت نے اصحاب سے اون کے مقدمہ مین صلاح پوچھی صدیق اکبرؓ نے کہا
یا رسول اللہ یہ لوگ تیری قوم مین انکو چھوڑ دیجیے شاید کہ مسلمان ہون یا ان سے مسلمان اولاد پیدا ہو اور انسے فدیہ لیجیے چھوڑنے
کے عوض جو لوگ دیوین تاکہ حضرت کے اصحاب سامان کر کے قوت پکڑین اور عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یا حضرت ان لوگون نے آپکو جھٹلایا اور
آپکو وطن سے نکالا آپ ان سب کی گردن ماریے جب اکثر اصحاب کی صلاح حضرت نے فدیہ لینے پر دیکھی تو حضرت نے فدیہ لیکر اونکو چھوڑ دیا
پھر اس مضمون کی آیت اوتری کہ پیغمبر کو فدیہ لینا لائق نتھا تو حضرت اور ابی بکر صدیقؓ ایک درخت کے قریب رونے لگے فاروق اعظم نے
کہا کہ یا حضرت آپ کیون روتے ہین مجکو بھی بتلائیے تاکہ مین بھی روؤن تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور ایک روایت مین یون آیا ہی کہ اگر عذاب
آتا تو سوائے عمرؓ کے کوئی سلامت نرہتا اسواسطے کہ مال لینے کی اونکی مرضی نتھی اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ جس مقدمہ مین
وحی نہوتی تھی تو حضرت اوسمین اجتہاد کرتے تھے اگر اوسمین کچھ چوک ہو جاتی تھی تو حق تعالی جلد خبردار کر دیتا تھا ق
اِبْنُ عُمَرَ اَرٰی رُؤْیَاکُمْ قَدْ تَوَاطَأَتْ فِی السَّبْعِ الْاَوَاخِرِ فَمَنْ کَانَ مُتَحَرِّیْهَا فَلْیَتَحَرَّهَا
فِی السَّبْعِ الْاَوَاخِرِ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مین دیکھتا ہون تمہارے
خوابون کو کہ موافق پڑ گئے پچھلی سات راتون مین سو جو شب قدر کا تلاش کرنے والا ہو سو پچھلی سات راتون مین تلاش کرے
ف شب قدر کو حضرت کے اصحاب نے خواب مین دیکھا کسینے تئیسوین ۲۳ کسینے پچیسوین ۲۵ تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی رمضان
کی پچھلی طاق راتون مین شب قدر ضرور ہی جسکو شوق ہو تلاش کرے یعنی سب طاق راتون مین بیدار رہے اور عبادت کرے
انہین آخر کوئی تو ہوگی ح ابو ھریرۃ اَرَاکُمْ یَا بَنِیْ حَارِثَةَ قَدْ خَرَجْتُمْ مِنَ الْحَرَمِ ثُمَّ الْتَفَتَ فَقَالَ
بَلْ اَنْتُمْ فِیْهِ وَخَرَّجَ مُسْلِمٌ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ جَعَلَ اثْنَا عَشَرَ
مِیْلًا حَوْلَ الْمَدِیْنَةِ حِمًی بخاری مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ دیکھتا ہون تمکو اے حارثہ کی اولاد کہ تم نکل گئے
حرم سے یعنی مدینے کی حرم سے پھر حضرت نے اونکی طرف التفات کیا اور فرمایا بلکہ تم اوسی حرم مین ہو اور مسلم نے ابو ہریرہؓ سے
روایت کی کہ البتہ حضرت نے ٹھہرایا بارہ کوس کا رمنہ مدینے کے گرد ھ ابو ھریرۃ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ
اَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ لَا یَلْقَی اللّٰهَ بِهِمَا عَبْدٌ غَیْرُ شَاكٍّ فِیْهِمَا اِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے

فسادین گوشہ گیری اختیار کی تھی ق ابو حمید الساعدی ستهب اللیلة ریح شدید فلا یقم
فیها احد فمن کان له بعیر فلیشد عقاله قاله بتبوک بخاری اور مسلم مین ابو حمید ساعدی رض سے روایت
ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ آج کی رات عنقریب ہے کہ ایک سخت آندھی چلے گی تو اوسمین نہ کوئی کھڑا رہے سو جسکے پاس اونٹ ہو تو چاہیے
کہ اوسکا زانو بند مضبوط باندھے یہ حضرت نے تبوک مین فرمایا ف نوین سال ہجری ملک شام مین حضرت جنگ تبوک مین گئے سو وہان
ایک رات یہ حدیث فرمائی چنانچہ نہایت سخت آندھی اوسی رات چلی ایک شخص کھڑا تھا اوسکو آندھی نے اوڑا کر طی کے پہاڑ پر ڈالا ملک
طی اور تبوک سے کئی دنون کی راہ ہے ق علی سیخرج قوم فی اخر الزمان حدثاء الاسنان سفهاء
الاحلام یقولون من خیر قول البریة یقرءون القران لا یجاوز ایمانهم حناجرهم
یمرقون من الدین کما یمرق السهم من الرمیة فاینما لقیتموهم فاقتلوهم
فان فی قتلهم اجرا لمن قتلهم عند الله یوم القیمة بخاری اور مسلم مین علی مرتضی رض سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا عنقریب ایک قوم پیدا ہوگی آخر زمانے مین کم عمر ناقص عقل کلام کرینگے بہتر لوگون کا سا کلام پڑھینگے قرآن کو ایمان انکا اوتریگا
اونکے نرخرے کے نیچے یعنی ایمان کا کچھ اثر نہو گا نکل جاوینگے دین سے جیسے تیر نکل جاتا ہے شکاری جانور سے سو جہان کہین تم اون سے
ملو تو اونکو قتل کرو سو البتہ اونکے قتل کرنے مین قتل کرنے والون کو ثواب ہے قیامت مین خدا کے نزدیک ف اس قوم سے خارجی
لوگ مراد ہین جنکو علی مرتضی نے قتل کیا ھ ابو هريرة سیکون فی اخر امتی اناس یحدثونکم بما لم تسمعوا
انتم ولا اباؤکم فایاکم وایاهم مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا عنقریب میری پچھلی امت مین
کچھ لوگ ہونگے جو حدیثین ظاہر کرینگے اور وے باتین تمسے کہینگے جو تمنے اور تمہارے باپ دادون نے نہین سنین سو دور بھاگو تم اون سے
ف اس حدیث مین اہل بدعت کا ذکر ہے جو اسلام کے مخالف نئے کامون کو رائج کرتے ہین برخلاف اجماع مسلمین کے خواہ
جھوٹی حدیث بنا کر خواہ اولیاء اللہ کی طرف نسبت کر کے خواہ اماموں کی طرف اس حدیث سے صاف
معلوم ہوا کہ بے تحقیق کسی بات کو نماننا چاہیے کہ اسمین دین بگڑتا ہے اور اسی سبب سے ہزارون بدعتین عالمگیر ہوگئین

فصل فی المضارع

اس فصل مین وے حدیثین ہین جنکے سرے پر مضارع کا صیغہ ہے م انس اتی
باب الجنة یوم القیمة فاستفتح فیقول الخازن من انت فاقول محمد فیقول بك امرت
لا افتح لاحد قبلك مسلم مین انس رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مین آونگا بہشت کے دروازے پر قیامت کے دن
سو مین دروازہ کھلواونگا تو کہیگا چوکیدار تو کون ہے سو مین کہونگا کہ مین محمد ہون تب چوکیدار کہیگا تجھی کا مجکو حکم ہے کہ نہ کھولون کسیکے
واسطے تجھسے پہلے ق ابن عباس امرکم باربع وانهاکم عن اربع الایمان بالله شهادة ان لا اله
الا الله وان محمدا رسول الله واقام الصلوة وایتاء الزكوة وان تؤدوا خمس ما غنمتم و
انهاکم عن الدباء والحنتم والنقیر والمقیر قاله لوفد عبد القیس بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عباس
رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مین تمکو حکم کرتا ہون چار چیز کا اور منع کرتا ہون چار چیز سے پہلا حکم اللہ کا ایمان لانا یعنی
اس طرح گواہی دینا کہ کوئی لائق بندگی کے نہین خدا کے سوائے اور محمد رسول ہے اللہ کا اور دوسرا حکم نماز کا قائم کرنا اور تیسرا حکم

منتہی ہے اور اسی طرح جو شخص بھی جو دود شمو سے ملے اسکے آگے اسکی سی کہے اوسکے آگے اوسکی سی ق فاطمة بنت قيس
تدرون لم جمعتكم قالوا الله ورسوله اعلم قال اني والله ما جمعتكم لرغبة ولا لرهبة
ولكن جمعتكم لان تميما الداري كان رجلا نصرانيا فجاء فبايع واسلم وحدثني حديثا
وافق الذي كنت احدثكم عن المسيح الدجال حدثني انه ركب في سفينة بحرية مع ثلثين
رجلا من لخم وجذام فلعب بهم الموج شهرا في البحر ثم ارفؤا الى جزيرة في البحر حتى
مغرب الشمس فجلسوا في اقرب السفينة فدخلوا الجزيرة فلقيتهم دابة اهلب كثير الشعر
لا يدرون ما قبله من دبره من كثرة الشعر فقالوا ويلك ما انت قالت انا الجساسة
قالوا وما الجساسة قالت ايها القوم انطلقوا الى هذا الرجل في الدير فانه الى خبركم
بالاشواق قال لما سمت لنا رجلا فرقنا منها ان تكون شيطانة قال فانطلقنا سراعا
حتى دخلنا الدير فاذا فيه اعظم انسان رأيناه قط خلقا واشده وثاقا مجموعة يداه
الى عنقه ما بين ركبتيه الى كعبيه بالحديد قلنا ويلك ما انت قال قد قدرتم على خبري
فاخبروني ما انتم قالوا نحن اناس من العرب ركبنا في سفينة بحرية فصادفنا البحر حين
اغتلم فلعب بنا الموج شهرا ثم ارفأنا الى جزيرتك هذه فجلسنا في اقربها فدخلنا
الجزيرة فلقيتنا دابة اهلب كثير الشعر لا ندري ما قبله من دبره من كثرة الشعر
فقلنا ويلك ما انت فقالت انا الجساسة قلنا وما الجساسة قالت اعمدوا الى هذا الرجل في
الدير فانه الى خبركم بالاشواق فاقبلنا اليك سراعا وفزعنا منها ولم نأمن ان تكون
شيطانة فقال اخبروني عن نخل بيسان قلنا عن اي شانها تستخبر قال اسئلكم عن نخلها
هل تثمر قلنا له نعم قال اما انها توشك الا تثمر قال اخبروني عن بحيرة طبرية قلنا عن
اي شانها تستخبر قال هل فيها ماء قالوا هي كثيرة الماء قال ان ماءها يوشك ان يذهب
قال اخبروني عن عين زغر قالوا عن اي شانها تستخبر قال هل في العين ماء وهل يزرع
اهلها بماء العين قلنا له نعم هي كثيرة الماء واهلها يزرعون من مائها قال اخبروني
عن نبي الاميين ما فعل قالوا قد خرج من مكة ونزل يثرب قال اقاتله العرب قلنا نعم
قال كيف صنع بهم فاخبرناه انه قد ظهر على من يليه من العرب فاطاعوه قال لهم قد
كان ذلك قلنا نعم قال اما ان ذاك خير لهم ان يطيعوه واني مخبركم عني اني انا المسيح
واني اوشك ان يؤذن لي في الخروج فاخرج فاسير في الارض فلا ادع قرية الا هبطتها
في الاربعين ليلة غير مكة وطيبة هما محرمتان علي كلتاهما كلما اردت ان ادخل
واحدة منهما استقبلني ملك بيده السيف صلتا يصدني عنها وان على كل نقب

فرمایا کہ گواہی دیتا ہون کہ سواے خدا کے کوئی بندگی کے لائق نہین اور مقرر مین خدا کا رسول ہون نہ ملیگا خدا کو کوئی بندہ ان کلمے
کے ساتھ نہ شک لانے والا ان دونون مین مگر کہ داخل ہوگا بہشت مین ف یعنی جو کلمہ شہادت پڑھے اور توحید اور رسالت
مین اوسکو کچھ شک نہو سو وہ بہشت مین داخل ہوگا اگرچہ بقدر گناہ کے سزا پاوے منہ اَنَسٌ اُوْصِیْکُمْ بِالْاَنْصَارِ
فَاِنَّهُمْ کَرِشِیْ وَعَیْبَتِیْ وَقَدْ قَضَوُا الَّذِیْ عَلَیْهِمْ وَبَقِیَ الَّذِیْ لَهُمْ فَاقْبَلُوْا مِنْ مُحْسِنِهِمْ
وَتَجَاوَزُوْا عَنْ مُسِیْئِهِمْ بخاری مین انس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مین تمکو وصیت کرتا ہون انصار کے
حق مین اسواسطے کہ وے میرے خاص لوگ اور میرے رازدار ہین اور البتہ وے ادا کرچکے جو اونپر فرض تھا یعنی دین کی مدد اور باقی
ہی اونکا حق یعنی ثواب اور احسان سو قبول کرو اونکے نیکوکار سے اور ٹال جاؤ اونکے بدکار سے ف یعنی سواے حد کے اونکی
خطاؤن کو نہ پکڑو م عَائِشَةُ تَأْخُذُ اِحْدٰکُنَّ مَاءَهَا وَسِدْرَتَهَا فَتَطَهَّرُ فَتُحْسِنُ الطُّهُوْرَ ثُمَّ
تَصُبُّ عَلٰی رَأْسِهَا فَتَدْلُکُهُ دَلْکًا شَدِیْدًا حَتّٰی تَبْلُغَ شُؤُوْنَ رَأْسِهَا ثُمَّ تَصُبُّ عَلَیْهَا الْمَاءَ ثُمَّ
تَأْخُذُ فِرْصَةً مُمَسَّکَةً فَتَطَهَّرُ بِهَا قَالَهُ لِاَسْمَاءَ بِنْتِ شَکَلٍ حِیْنَ سَأَلَتْهُ عَنْ غُسْلِ الْمَحِیْضِ
مسلم مین حضرت عائشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ لیوے تم مین سے کوئی عورت اپنے پانی اور بیر کی پتی کو یعنی بیر کی پتی پانی مین
جوش کرکے طہارت کرے سو اچھی طرح سے طہارت کرے پھر پانی ڈالے اپنے سر پر پھر خوب ملے یہان تک کہ اپنے سر کی چوٹی پر پہنچے یعنی
سر کو نیچے سے اوپر تک خوب ملے پھر اپنے بدن پر پانی ڈالے پھر ایک چیتھڑا مشک آلودہ لیوے سو اوس سے پاکی حاصل کرے یعنی اندر رکھے تاکہ بو
دفع ہو اور رحم نطفہ قبول کرے یہ حضرت نے اسماء بنت شکل سے فرمایا جب کہ اوسنے حیض کے غسل کی کیفیت پوچھی ف بیر کی
پتی کو پانی مین جوش کرنے سے یہ فائدہ کہ میل خوب چھوٹ جاوے ق جَابِرٌ تَبْکِیْهِ اَوْ لَا تَبْکِیْهِ مَا زَالَتِ الْمَلٰئِکَةُ تُظِلُّهٗ
بِاَجْنِحَتِهَا حَتّٰی رَفَعْتُمُوْهُ یَعْنِیْ عَبْدَ اللّٰهِ اَبَا جَابِرٍ بخاری اور مسلم مین جابر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا تو اوسکو رو
یا مت رو ہمیشہ اوسپر فرشتے اپنے پرون کا سایہ کیے رہے یہان تک کہ تمنے اوسکی لاش کو اوٹھایا مراد عبد اللہ ہین جابر کے باپ
ف جابر کے باپ عبد اللہ جنگ احد مین شہید ہوے کافرون نے اونکے ناک اور کان اور ہاتھ کاٹ ڈالے تھے اونکی لاش حضرت کے
سامنے کپڑے سے چھپی تھی جابر نے کپڑا اوٹھا کر دیکھنے کا ارادہ کیا اونکو لوگون نے منع کیا اتنے مین عبد اللہ کی بہن روتی چلاتی آئی تب
حضرت نے اوس عورت سے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ شہید پر جتنی مصیبت اور ظاہر کی ذلت گذرے اوتنی ہی اوسکی خدا کے نزدیک عزت بڑھتی ہی
م اَبُوْ هُرَیْرَةَ تَبْلُغُ الْحِلْیَةُ مِنَ الْمُؤْمِنِ حَیْثُ یَبْلُغُ الْوَضُوْءُ مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا پہونچیگا
مومن کا زیور جہان تک پہونچتا ہی وضو کا پانی ف یعنی جہان تک وضو کا پانی لگتا ہی وہان تک قیامت مین آفتاب کی سی روشنی ہوگی
م اَبُوْ هُرَیْرَةَ تَبْلُغُ الْمَسَاکِنُ اِهَابَ اَوْ یِهَابَ مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ پہونچ جاوینگے گھر اہاب تک
یا یون فرمایا کہ یہاب تک ف اہاب ایک مقام کا نام ہی مدینے کے پاس یعنی مدینے کی آبادی وہان تک ہو جاوے گی ق اَبُوْ هُرَیْرَةَ
تَجِدُوْنَ مِنْ شَرِّ النَّاسِ ذَا الْوَجْهَیْنِ الَّذِیْ یَأْتِیْ هٰؤُلَاءِ بِوَجْهٍ وَهٰؤُلَاءِ بِوَجْهٍ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ
تم پاؤگے بدترین مردم دورخی آدمی کو جو آوے ان لوگون پاس ایک مونہہ لیکر اور جاوے اون لوگون پاس دوسرا مونہہ لیکر ف
مراد منافق ہی جو مسلمانون مین مسلمان بنے اور کافرون مین کافر اسی طرح وہ شخص بھی جو شیعون مین شیعہ بنے اور سنیون مین تقیہ کرکے

سوا وخون نے اوسکی اطاعت کی اوسنے اون سے کہا کہ مقرر یہ بات کیا ہو چکی ہمنے کہا ہان اوسنے کہا خبردار ہو کہ البتہ یہ بات اونکے حق مین بہتر ہی کہ اوسکے تابعدار ہون اور البتہ مین تمکو اپنی خبر بتاتا ہون کہ مین مسیح ہون یعنی دجال تمام زمین کا پھرنے والا اور البتہ قریب ہی کہ مجکو اجازت ہو نکلنے کی سو مین نکلونگا تو سیر کرونگا سو نچھوڑونگا کسی گانون کو مگر کہ مین اوسمین اوترونگا چالیس راتکے اندر سوا مکے اور مدینے کے کہ اونکا جانا مجپر حرام ہی یعنی منع ہی جب کہ مین چاہونگا کہ اون دو بستیون سے کسی مین داخل ہون تو میرے آگے بڑھ آویگا ایک فرشتہ اور اوسکے ہاتھہ مین ننگی تلوار ہوگی کہ مجکو اوسکے جانے سے روکیگا اور البتہ اوسکے ہر ایک ناکے پر فرشتے ہونگے کہ اوسکی چوکیداری کرینگے پھر حضرت نے اپنے پشت نیزہ سے منبر پر کوڑا دیا اور فرمایا کہ یہی طیبہ ہی یعنی مدینہ ہی خبردار ہو بھلا مین تمکو اس حال کی خبر دے چکا ہون تو اصحاب نے کہا کہ ہان حضرت نے فرمایا کہ مجکو اچھی لگی تمیم کی بات کہ موافق پڑی اوس چیز کے جو مین تمکو دجال اور مدینے اور مکے کے حال سے خبر دیا کرتا تھا خبردار ہو کہ البتہ دجال دریاے شام یا دریاے یمن مین ہی نہین بلکہ وہ پورب کی طرف ہی وہ پورب کی طرف ہی وہ پورب کی طرف ہی اور حضرت نے اشارہ کیا پورب کی طرف **ف** اول حضرت نے دجال کا مقام دریاے شام یا دریاے یمن مین فرمایا پھر شاید اوسی وقت وحی سے معلوم ہوا کہ مشرق کی طرف ہی اسی واسطے تین بار اس مضمون کو تاکید سے فرمایا چنانچہ اسکے آگے گیارہوین حدیث مین صاف حضرت نے فرمایا ہی کہ دجال مشرق سے آویگا بیسان اور زغر دو شہر ہین شام کے ملک مین اور طبرستان شام کے پاس ہی معلوم ہوا کہ دجال موجود ہی بالفعل اور قید ہی نزدیک قیامت کے قریب باذن خدا نکلیگا اور عیسی مسیح کے ہاتھہ سے مارا جاویگا **ھ** اَنَسٌ تَدْمَعُ الْعَيْنُ وَيَحْزَنُ الْقَلْبُ وَلَا نَقُولُ إِلَّا مَا يَرْضَى رَبُّنَا وَاللّٰهِ يَا إِبْرَاهِيمُ إِنَّا بِكَ لَمَحْزُونُونَ مسلم مین انس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا آنسو بہاتی ہی آنکھہ اور غم کرتا ہی دل اور نہین کہتے ہم مگر وہ ہی جو ہمارے رب کو پسند آوے یعنی انا للہ وانا الیہ راجعون کہتے ہین قسم خدا کی ای ابراہیم ہم تیری جدائی سے غمناک ہین **ف** مشکوۃ مین انس رض سے روایت ہی کہ حضرت ابراہیم یعنی حضرت کے فرزند کا جب دم نکلنے لگا تو حضرت کی دونون آنکھون سے آنسو نکلے تو عبد الرحمن بن عوف نے حضرت سے عرض کی کہ یا حضرت آپ اور روتے ہین حضرت نے فرمایا کہ ای عبد الرحمن یہ رونا رحمت کی نشانی ہی پھر حضرت دوسری بار آنسو بھر لائے پھر یہ حدیث فرمائی یعنی آنکھہ سے آنسو نکلنا اور دلکا غم کرنا صبر کے برخلاف نہین بلکہ یہ رحمت اور نرم دلی کی نشانی ہی نوحہ گری اور شکوہ کرنا البتہ صبر کے مخالف ہی اور حرام ہی **ق** ابْنُ عُمَرَ تُطْعِمُ الطَّعَامَ وَتَقْرَأُ السَّلَامَ عَلَى مَنْ عَرَفْتَ وَمَنْ لَمْ تَعْرِفْ **قَالَهُ** لِرَجُلٍ قَالَ أَيُّ الْإِسْلَامِ خَيْرٌ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تو کھانا کھلاوے اور سلام کرے اوسکو جسکو تو پہچانے اور جسکو نہ پہچانے یہ حضرت نے اوس مرد سے کہا جسنے حضرت سے کہا کہ یا حضرت اسلام کی کون عمدہ خصلت ہی **ف** معلوم ہوا کہ احسان کرنا خواہ مال سے خواہ زبان سے خلاصہ اسلام ہی اور معلوم ہوا کہ مسلمان سے سلام کرنے مین آشنائی ضرور نہین مسلمان سے خواہ آشنا ہو خواہ اجنبی سلام کرنا فضل کی کہ حق ہی اسلام کا اور محبت کا سبب ہی **ھ** نَافِعُ بْنُ عُتْبَةَ تَغْزُونَ جَزِيرَةَ الْعَرَبِ فَيَفْتَحُهَا اللّٰهُ ثُمَّ تَغْزُونَ فَارِسَ فَيَفْتَحُهَا اللّٰهُ ثُمَّ تَغْزُونَ الرُّومَ فَيَفْتَحُهَا اللّٰهُ ثُمَّ تَغْزُونَ الدَّجَّالَ فَيَفْتَحُهُ اللّٰهُ مسلم مین نافع بن عتبہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم لڑوگے عرب کے ٹاپو سے سو خدا اوسکو فتح کریگا پھر تم لڑوگے ایران والون سے سو خدا اوسکو فتح کریگا پھر تم لڑوگے روم سے سو خدا اوسکو فتح کریگا پھر تم لڑوگے دجال سے سو خدا اوسپر فتح دیگا **ف** جیسی حضرت نے خبر دی ویسا ہی ہوا اول عرب فتح ہوا اوسکے بعد ایران اوسکے بعد روم اور دجال پر فتح امام مہدی کے وقت مین ہوگی یہ عمدہ معجزہ ہی کہ آیندہ خبر مطابق پڑی

مِنْهَا مَا ذَكَرَهُ بِخَبَرٍ سَوَّيْتُهَا فَطَعَنَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِخْصَرَتِهِ فِي الْمِنْبَرِ هٰذِهِ
طَيْبَةُ هٰذِهِ طَيْبَةُ أَلَا هَلْ كُنْتُ حَدَّثْتُكُمْ ذٰلِكَ فَقَالَ النَّاسُ نَعَمْ فَإِنَّهُ أَعْجَبَنِي حَدِيثُ تَمِيمٍ
أَنَّهُ وَافَقَ الَّذِي كُنْتُ أُحَدِّثُكُمْ عَنْهُ وَعَنِ الْمَدِينَةِ وَمَكَّةَ أَلَا إِنَّهُ فِي بَحْرِ الشَّامِ أَوْ بَحْرِ الْيَمَنِ
لَا بَلْ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ مَا هُوَ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ مَا هُوَ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ مَا هُوَ وَأَوْمَأَ بِيَدِهِ إِلَى
الْمَشْرِقِ بخاری اور مسلم مین فاطمہ بنت قیس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جانتے ہو کہ مینے تمکو کسواسطے جمع کیا ہی اصحاب
نے کہا اللہ اور اوسکا رسول زیادہ تر دانا ہی حضرت نے فرمایا البتہ قسم خدا کی نہین مینے جمع کیا خوشی سنانیکو نہ ڈر سنانیکو و لیکن مینے
جمع کیا تمکو اسواسطے کہ تمیم داری ایک نصرانی مرد تھا سو آیا پھر اوسنے بیعت کی اور مسلمان ہوا اور مجھسے ایسی بات کہی جو موافق
پڑی اوس بات کے جو مین تمسے کہا کرتا تھا مسیح دجال کی خبر سے اوسنے مجھسے یون بات کہی کہ وہ شخص یعنی تمیم سوار ہوا سمندر کے
جہاز مین تیس آدمیون کے ساتھ جو لخم اور جذام کی قوم سے تھے سو اونسے ایک مہینا بھر لہر کھیلا کی سمندر مین یعنی شدت موج سے
جہاز تباہ رہا پھر وے لوگ جا لگے سمندر مین ایک ٹاپو کی طرف سورج ڈوبتے پھر وے جہاز سے بلوار یعنی چھوٹی کشتی مین بیٹھے سو ٹاپو مین
داخل ہوئے تو ملا اونکو ایک جانور بھاری دم بہت بالون والا کہ اوسکا آگا پیچھا دریافت نہوتا تھا بالونکے ہجوم سے تو لوگون نے کہا ای
کمبخت تو کیا چیز ہی اوسنے کہا مین جاسوس ہون لوگون نے کہا جاسوس کیا اوسنے کہا ای لوگو اس مرد پاس چلو جو دیر مین ہی اسواسطے
کہ وہ تمھاری خبر کا بہت مشتاق ہی تمیم نے کہا جب اوسنے مرد کا نام لیا تو ہم اوس جانور سے ڈرے کہ کہین شیطان نہو تمیم نے کہا پھر
ہم چلے دوڑتے یہان تک کہ دیر مین داخل ہوئے تو یکایک اوسمین بڑا قد آور آدمی نمود ہوا کہ ہمنے ویسا مخلوق اور ویسا سخت جکڑا ہوا
کبھی نہین دیکھا جکڑے ہوئے ہین اوسکے دونون ہاتھ گردن کے ساتھ درمیان دونون زانو کے دونون ٹخنون تک لوہے سے ہمنے کہا
ای کمبخت تو کیا چیز ہی اوسنے کہا تم تو قابو پا گئے میری خبر پر یعنی میرا حال معلوم ہو جاویگا اب تم مجھکو بتلاؤ کہ تم کون ہو لوگون نے
کہا کہ ہم لوگ عرب مین سوار ہوئے تھے سمندر کے جہاز مین تو ہمنے پایا سمندر کو جب کہ وہ جوش مین تھا سو کھیلا کی لہر ہمسے ایک مہینا بھر
پھر ہم آلگے تیرے اس ٹاپو سے پھر ہم بیٹھے چھوٹی کشتی مین پھر داخل ہوئے ٹاپو مین سو ملا ہمکو ایک بھاری دم کا جانور بہت بالون والا ہم
نجانتے تھے اوسکا آگا پیچھا بالون کی کثرت سے ہمنے اوس سے کہا ای کمبخت تو کیا چیز ہی سو اوسنے کہا مین جاسوس ہون ہمنے کہا جاسوس
کیا اوسنے کہا چلو اس مرد پاس جو دیر مین ہی کہ البتہ وہ تمھاری خبر کا مشتاق ہی سو ہم تیری طرف دوڑتے آئے اور ہم اوس سے ڈرے
کہ کہین بھوت پریت نہو پھر اوس مرد نے کہا کہ مجھکو خبر دو بیسان کے نخلستان سے ہمنے کہا کہ کونسا اوسکا حال تو پوچھتا ہی اوسنے کہا
مین اوسکے نخلستان سے پوچھتا ہون کہ پھلتا ہی ہمنے اوس سے کہا کہ ہان پھلتا ہی اوسنے کہا خبردار ہو کہ مقرر عنقریب ہی کہ وہ نہ
پھلیگا اوسنے کہا کہ بتلاؤ مجھکو طبرستان کے دریا سے ہمنے کہا کونسا حال اوس دریا کا تو پوچھتا ہی اوسنے کہا کہ کیا اوسمین پانی ہی
لوگون نے کہا اوسمین بہت پانی ہی اوسنے کہا البتہ اوسکا پانی عنقریب جاتا رہیگا اوسنے کہا خبر دو مجھکو زغر کے چشمے سے لوگون نے کہا کونسا حال
اوس چشمے کا پوچھتا ہی اوسنے کہا اوس چشمے مین کیا پانی ہی اور وہان کے لوگ اوس چشمے کے پانی سے کیا کھیتی کرتے ہین ہمنے اوس سے کہا ہان اوسمین
بہت پانی ہی اور وہان کے لوگ کھیتی کرتے ہین اوسکے پانی سے اوسنے کہا مجھکو خبر دو عرب کے پیغمبر سے کہ اوسنے کیا کیا لوگون نے کہا وہ مقرر نکلا مکے سے اور اوترا مدینے
مین اوسنے کہا کیا اوس سے عرب لڑے ہمنے کہا کہ ہان اوسنے کہا کیونکر اوسنے اونکے ساتھ کیا ہمنے اوسکو خبر دی کہ وہ غالب ہو گیا اپنے گرد و پیش کے عرب پر

ف جسکا نام محصّب ہی اوس مکان مین یعنی کفر پر قسم ہوئے تھے آپس مین کفار قریش وغیرہ جہان بنی کنانہ کے ٹیلے پر
جب حضرت منی مین تھے تو قریش اور بنی کنانہ نے محصب مین اس بات پر باہم قسم کی تھی کہ بنی ہاشم اور بنی مطلب سے شادی بیاہ
نکرین اور اونسے کسی چیز کی خرید فروخت نکرین یہان تک کہ وے تنگ ہوکر حضرت کو اونکے حوالے کر دیوین چنانچہ تین برس حضرت
اور حضرت کی برادری کے لوگ خواہ مسلمان خواہ کافر ایک مکان مین گھرے رہے آگ اور پانی تک وے لوگ نہ دیتے تھے کھانے کا تو کیا ذکر ہی
آخر کو خدا نے اون مین پھوٹ ڈالی اور کفار اپنے عہد اور پیمان سے باز آئے بعد اوسکے حضرت نے ہجرت کی مدینے کی طرف آٹھوین سال مکہ فتح ہوا
نوین سال حضرت حجۃ الوداع کے واسطے تشریف لائے جب مکے کے قریب پہنچے تو اسامہ نے پوچھا کہ یا حضرت کل کہان مکے مین اتریگا تب
حضرت نے یہ حدیث فرمائی اوس مکان مین اوترنے کا یہ فائدہ کہ تا خدا کا احسان یاد پڑے کہ جہان کفر پر کافرون نے کمر باندھی تھی وہین مسلمانون
کو خدا نے کیسا غالب کیا اور تا کہ کافر شرمندہ ہون ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ يَأْتِي الشَّيْطَانُ اَحَدَكُمْ فَيَقُوْلُ مَنْ خَلَقَ
كَذَا مَنْ خَلَقَ كَذَا حَتّٰى يَقُوْلَ مَنْ خَلَقَ رَبَّكَ فَاِذَا بَلَغَهٗ فَلْيَسْتَعِذْ بِاللّٰهِ وَلْيَنْتَهِ بخاری اور مسلم مین
ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ آتا ہی شیطان تم مین سے کسی پاس تو کہتا ہی کسنے ایسا پیدا کیا کسنے ویسا بنایا یہانتک کہ
کہتا ہی کسنے پیدا کیا تیرے رب کو پھر جب شیطان یہانتک اوسکو پہنچاوے تو اوسکو چاہیے کہ خدا سے پناہ مانگے اور رک رہے ف یعنی
جب اوسکو ایسا خیال فاسد آوے تو خدا کی طرف رجوع کرے اور اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پڑھے اور اس خیال سے دل کو ہٹا دے اسلیے
کہ ذکر خدا شیطان کے وسواس کو دفع کر ڈالتی ہی جیسے آفتاب کی روشنی سے ظلمت اور تاریکی دور ہو جاتی ہی ه اَبُوْ هُرَيْرَةَ
يَأْتِي الْمَسِيْحُ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ وَهِمَّتُهُ الْمَدِيْنَةُ حَتّٰى يَنْزِلَ دُبُرَ اُحُدٍ ثُمَّ تَصْرِفُ الْمَلَائِكَةُ
وَجْهَهٗ قِبَلَ الشَّامِ وَهُنَالِكَ يَهْلِكُ مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ آویگا دجال پورب کی طرف سے
اور قصد اوسکا ہوگا مدینے کا یہانتک کہ کوہ احد کے پیچھے اوتریگا پھر فرشتے اوسکا مونہہ پھیر دیوینگے شام کی طرف اور وہین
ہلاک ہو جاویگا ه اَبُوْ هُرَيْرَةَ يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَدْعُو الرَّجُلُ ابْنَ عَمِّهٖ وَقَرِيْبَهٗ هَلُمَّ اِلَى
الرَّخَاءِ هَلُمَّ اِلَى الرَّخَاءِ وَالْمَدِيْنَةُ خَيْرٌ لَّهُمْ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَا يَخْرُجُ
مِنْهُمْ اَحَدٌ رَغْبَةً عَنْهَا اِلَّا اَخْلَفَ اللّٰهُ فِيْهَا خَيْرًا مِّنْهُ اَلَا اِنَّ الْمَدِيْنَةَ كَالْكِيْرِ تُخْرِجُ الْخَبِيْثَ
لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَنْفِيَ الْمَدِيْنَةُ شِرَارَهَا كَمَا يَنْفِي الْكِيْرُ خَبَثَ الْحَدِيْدِ مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ آویگا لوگون پر ایسا وقت کہ بلاویگا مرد اپنے چچا کے بیٹے کو اور اپنے رشتہ دار کو کہ آؤ عیش و آرام کی طرف آؤ کشایش
روزی کی طرف اور حال انکہ مدینے کا رہنا بہتر ہی انکے واسطے اگر وے ہون بوجھ والے اوسکی قسم جسکے قابو مین میری جان ہی کہ نہ نکلیگا
مدینے والا کوئی مدینے سے بیزار ہوکر مگر کہ خدا اوسکے عوض اوس سے بہتر کو مدینے مین بدل لاویگا خبردار ہو کہ مقرر مدینہ لوہار کی بھٹی کی
طرح ہی کہ نکال ڈالتا ہی پلید کو نہ قائم ہوگی قیامت یہان تک کہ دور کر ڈالیگا مدینہ اپنے بدلوگون کو جیسے دور کر ڈالتی ہی بھٹی لوہے کی
میل کو ف یعنی شام اور عراق کے ملک مین کشایش رزق کے واسطے مدینے کے بعضے لوگ اپنے گھربار کو لیجاوینگے حال انکہ اونکے
حق مین یہ بہتر نہین کہ حضرت کی ہمسایگی چھوڑین دنیا کے واسطے ق اَبُوْ سَعِيْدٍ يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَغْزُوْ
فِئَامٌ مِّنَ النَّاسِ فَيُقَالُ لَهُمْ هَلْ فِيْكُمْ مَنْ رَاٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ فَيَقُوْلُوْنَ نَعَمْ فَيُفْتَحُ لَهُمْ ثُمَّ يَغْزُوْ فِئَامٌ

خ ام سلمه تقتل عمارا الفئة الباغية بخاری مین حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ عمار کو باغی گروہ قتل کریگا ف جنگ خندق مین حضرت نے عمار بن یاسر کا سر سہلا کر حدیث فرمائی جب کہ علی مرتضی اور معاویہ بن ابی سفیان مین جنگ صفین ہوئے تب عمار شہید ہوئے عمار علی مرتضی کے لشکر مین تھے اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ معاویہ کا لشکر باغی تھا اور اوس وقت مین امامت کا حق علی مرتضی کی ذات پاک پر منحصر تھا ھ ابو ہریرۃ تقوم الساعة والرجل یحلب اللقحة فما یصل الاناء الی فیه حتی تقوم والرجلان یتبایعان الثوب فما یتبایعانه حتی تقوم والرجل یلوط حوضه فما یصدر حتی تقوم مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قیامت قائم ہوجاویگی اور حال اینکہ مرد اونٹنی دوہتا ہوگا سو نہ پونہچا ہوگا برتن اوسکے مونہہ تک کہ قیامت آجاویگی اور دو مرد خرید فروخت کرتے ہونگے کپڑے کی سو نے خرید فروخت نکر چکے ہونگے کہ قیامت آجاویگی اور کوئی مرد اپنا حوض درست کر رہا ہوگا سو ابھی درست کرکے نہ پھرا ہوگا کہ قیامت آجاویگی ف اس حدیث مین امت کو قیامت سے آگاہ کردیا کہ اوس سے غافل نرہین اسواسطے کہ قیامت ہونے کی کوئی تاریخ مقرر نہین لوگ اپنے دنیا کے کامون مین مشغول ہونگے کہ اچانک قیامت آجاویگی انجیل مین عیسی علیہ السلام نے بھی اسی حدیث کے مطابق فرمایا ہی کہ قیامت ناگہان آجاویگی جب کہ لوگ اپنے کاروبار مین مشغول ہونگے ھ المستورد تقوم الساعة والروم اکثر الناس مسلم مین مستورد رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قیامت قائم ہوگی اوس حال مین کہ رومی لوگ یعنی نصاری سب لوگون سے بہت ہونگے ف اس حدیث مین اشارہ ہی کہ قیامت کے قریب نصاری اکثر زمین کے حاکم ہوجاوینگے ھ ابو ہریرۃ تقیء الارض افلاذ کبدها امثال الاسطوان من الذهب والفضة فیجیء القاتل فیقول فی هذا قتلت ویجیء القاطع فیقول فی هذا قطعت رحمی ویجیء السارق فیقول فی هذا قطعت یدی ثم یدعونه فلا یاخذون منه شیئا مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگل دیویگی زمین اپنے جگر کے ٹکڑے ستونون کے برابر سونے اور چاندی کے یعنی زمین کے اندر کے خزانے اور چاندی سونے کی کھانین قیامت مین زمین پر ظاہر ہوجاوینگی تو آویگا قاتل سو کہیگا کہ اسی کی محبت مین مینے فلانے کو قتل کیا اور آویگا برادری کا حق کاٹنے والا سو کہیگا کہ اسی کی محبت مین مینے برادری کا حق کاٹا اور آویگا چورانے والا سو کہیگا کہ اسی کی محبت مین میرا ہاتھ کاٹا گیا پھر اوس مال کو چھوڑ دینگے سو نہ لیوینگے اوس مین سے کچھ بھی ف یہ قیامت کے قریب ہوئیگا خوف قیامت سے فرصت کہان جو آدمی مال کو لیوے ق ابو سعید تکون الارض یوم القیمة خبزة واحدة یتکفؤها الجبار بیده کما یتکفأ احدکم خبزته فی السفر نزلا لاهل الجنة بخاری اور مسلم مین ابو سعیدؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہوجاویگی زمین قیامت کے دن ایک روٹی اوسکو اولٹے پلٹیگا خدا اپنے دست قدرت سے بہشتیون کی مہمانی کے واسطے جیسے ہر ایک آدمی اولٹا پلٹتا ہی اپنی روٹی کو سفر کی حالت مین ف یعنی زمین کی صورت ارضی منقلب ہوکر غذائی صورت ہوجاویگی بہشتیون کے واسطے اور یہ امر خدا کی قدرت سے کچھ بعید نہین سو اسواسطے کہ اب بھی زمین سے عجیب اور غریب چیزین ہزار ہمہ نکلتی ہین اگر تمام زمین کو تیسیر مین یہ کرڈالے تو کون تعجب ہی ق ابو ہریرۃ تنزل غدا ان شاء الله بخیف بنی کنانة حیث تقاسموا علی الکفر یعنی المحصب بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اترینگے کل انشاء الله

ف اس حدیث سے اویس قرنی کی عمر فاروقؓ اور علی مرتضیٰؓ پر فضیلت نہیں ثابت ہو سکتی ہو اسواسطے کہ تابعی اصحاب سے افضل نہیں ہو سکتا اور حضرت دعا کروانے سے فضیلت ثابت نہیں ہوتی ہو اسواسطے کہ خود حضرتؐ نے اپنے واسطے بعضے لوگوں سے دعا کروائی ہو بلکہ پانچوں وقت کی اذان میں تمام امت سے اپنے مقام محمود کے حاصل ہونیکے واسطے دعا کرنے کو فرمایا ہو ۵ جابرؓ یاکل اھل الجنۃ فیھا ویشربون ولا یتغوطون ولا یبولون ولکن طعامھم ذالک جشاء ورشح کرشح المسک یلھمون التسبیح والحمد کما یلھمون النفس مسلم میں جابرؓ سے روایت ہو کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کھایا کرینگے بہشتی لوگ بہشت میں اور پیا کرینگے نہ پاخانہ جاوینگے نہ پیشاب کرینگے لیکن انکا یہ کھانا ڈکار ہو جاویگا جیسے مشک کی تراوت اور انکو الہام ہوا کریگی تسبیح اور خدا کی ستایش جیسا انکو سانس کا الہام ہوتا ہو ف یعنی بہشت عالم پاک ہو وہاں کے کھانے کا فضلہ اس عالم کی طرح پر نہیں بلکہ وہاں کا فضلہ ڈکار اور خوشبودار پسینا ہو کر نکل جایا کریگا اور جیسے اس عالم کی زندگی ہوا کھینچنے اور سانس لینے پر موقوف ہو اسی طرح اوس عالم پاک میں سبحان اللہ اور الحمدللہ کہنا دم لینے کے قائم مقام ہو کر روح کا راحت افزا ہوگا ۵ ابو مسعود عقبۃ بن عمرو الانصاری یؤم القوم اقرؤھم لکتاب اللہ فان کانوا فی القراءۃ سواء فاعلمھم بالسنۃ فان کانوا فی السنۃ سواء فاقدمھم ھجرۃ فان کانوا فی الھجرۃ سواء فاقدمھم سنا ولا یؤمن الرجل الرجل فی سلطانہ ولا یقعد فی بیتہ علی تکرمتہ الا باذنہ مسلم میں ابو مسعود انصاریؓ سے جنکا عقبہ بن عمرو نام ہو روایت ہو کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ امامت کرے قوم کی جو اونمیں قرآن کا بڑا قاری ہو سو اگر یہ لوگ قرأت میں برابر ہوں تو جو بڑا عالم حدیث اور فقہ کا ہو سو امامت کرے اور اگر حدیث اور فقہ میں بھی سب برابر ہوں تو امامت کرے جسنے اونمیں سے اول ہجرت کی ہو سو اگر ہجرت میں سب برابر ہوں تو اونمیں بڑی عمر والا امامت کرے اور نہ امامت کرے ایک مرد دوسرے مرد کی حکومت کے مقام میں اور نہ بیٹھے اوسکے گھر میں اوسکی مسند پر بدون اوسکی اجازت کے ف فقہ میں لکھا ہو کہ امامت میں افضل عالم ہو اوسکے بعد قاری ہو اوسکے بعد متقی اوسکے بعد بڑی عمر والا اور اس حدیث میں قاری کو عالم پر افضل فرمایا اسواسطے کہ حضرتؐ کے وقت میں جو قاری ہوتا تھا سو عالم بھی ہوتا تھا اور پچھلے زمانہ میں اکثر لوگ قاری ہوتے ہیں اور عالم نہیں ہوتے اسواسطے فقہ میں عالم کو قاری پر مقدم رکھا اور ہجرت کا ثواب صاحب حرم ہو اسواسطے فقہ میں پرہیزگاری کو ہجرت کے قائم مقام کیا ۵ انس یبقی من الجنۃ ما شاء اللہ ان یبقی ثم ینشئ اللہ لھا خلقا مما یشاء مسلم میں انسؓ سے روایت ہو کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ باقی رہیگا بعضا مکان بہشت کا جس مدت تک کہ خدا اوسکے باقی رہنے کو چاہیگا پھر خدا اوسکے واسطے ایک خلق کو پیدا کریگا جس قسم سے کہ چاہیگا ف یعنی بہشت ایسا وسیع مقام ہو کہ باوجود بہشتیوں کے داخل ہونے کے کچھ مکان خالی رہجاویگا پھر چند مدت کے بعد خدا اوسکو بھی مخلوق سے آباد کریگا ۵ انس یتبع الدجال من یھود اصبھان سبعون الفا علیھم الطیالسۃ مسلم میں انسؓ سے روایت ہو کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ دجال کے تابع ہونگے اصفہان کے ستر ہزار یہودی اونپر سیاہ چادریں ہونگی ق انس یتبع المیت ثلثۃ اھلہ ومالہ وعملہ فیرجع اثنان ویبقی واحد یرجع اھلہ ومالہ ویبقی عملہ بخاری اور مسلم میں انسؓ سے روایت ہو کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ پیچھے لگی جاتی ہیں مردے کے تین چیزیں اوسکے قرابتی لوگ اور مال اور عمل

مِنَ النَّاسِ فَيُقَالُ لَهُمْ هَلْ فِيكُمْ مَنْ رَاٰى مَنْ صَحِبَ رَسُوْلَ اللّٰهِ فَيَقُوْلُوْنَ نَعَمْ فَيُفْتَحُ لَهُمْ ثُمَّ يَغْزُوْ فِئَامٌ
مِنَ النَّاسِ فَيُقَالُ هَلْ فِيكُمْ مَنْ رَاٰى مَنْ صَحِبَ مَنْ صَحِبَ رَسُوْلَ اللّٰهِ فَيَقُوْلُوْنَ نَعَمْ فَيُفْتَحُ لَهُمْ بخاری
اور مسلم مین ابو سعید رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ آویگا لوگون پر ایسا وقت کہ جہاد کرینگے آدمیون کے جھنڈ تو اونسے پوچھینگے کہ کوئی
تم مین وہ شخص ہی جسنے رسول اللہ کو دیکھا ہو تو لوگ کہینگے کہ ہان تو فتح ہوجاویگی اونکی پھر جہاد کرینگے لوگون کے گروہ تو اونسے پوچھینگے
کہ کوئی ہی تم مین سے جسنے دیکھا ہو رسول اللہ کے صحبت والے کو یعنی تابعین تو لوگ کہینگے کہ ہان تو اونکی فتح ہوجاویگی پھر جہاد کرینگے
آدمیون کے لشکر تو اونسے پوچھا جاویگا کہ ہی کوئی تم مین وہ شخص جسنے اصحاب کے اصحاب کی صحبت کی ہو یعنی تبع تابعین تو لوگ کہینگے
کہ ہان تو اونکی فتح ہوجاویگی **ف** اس حدیث سے بڑی فضیلت اصحاب اور تابعین اور تبع تابعین کی ثابت ہوئی کہ اونکی
برکت سے فتح نصیب ہوگی **ه** عُمَرُ يَأْتِيْ عَلَيْكُمْ اُوَيْسُ بْنُ عَامِرٍ مَعَ اَمْدَادِ اَهْلِ الْيَمَنِ مِنْ مُرَادٍ ثُمَّ مِنْ قَرَنٍ كَانَ
بِهٖ بَرَصٌ فَبَرَأَ مِنْهُ اِلَّا مَوْضِعَ دِرْهَمٍ لَهٗ وَالِدَةٌ هُوَ بِهَا بَرٌّ لَوْ اَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَاَبَرَّهٗ فَاِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ
يَسْتَغْفِرَ لَكَ فَافْعَلْ مسلم مین عمر فاروق رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ آویگا تمہارے پاس اویس بن عامر یمن والے گروہون
کے ساتھ مراد کی قوم سے اور منجملہ مراد کے قرن کے گروہ سے اوسکو سفید داغ کی بیماری تھی سو وہ اوس بیماری سے چنگا ہوگیا مگر درم کے برابر ایک داغ
بنا ہی اوسکی ایک ماں ہی کہ اوسکا وہ بڑا خدمتگذار اور نیکوکار ہی اگر وہ کسی چیز کی خدا کے بھروسے پر قسم کھاوے تو خدا اوسکو سچا کر دیوے سو اے عمر اگر
یہ تجھسے ہوسکے کہ وہ تیرے واسطے مغفرت مانگے تو کیجیو **ف** اس حدیث مین اویس قرنی کی بڑی عمدہ فضیلت ثابت ہوئی اویس قرنی
تابعین مین ہین صحابی نہین ہر چند حضرت کے وقت مین موجود تھے لیکن ماں کی خدمت سے فرصت نہ پائی کہ حضرت کے حضور مین حاضر ہوتے اپنے سال
وفات مین عمر فاروق رض حج کو گئے وہان یمن کے لوگون سے پوچھا کہ اویس قرنی بھی تمہارے ساتھ ہین ایک پیر مرد نے کہا کہ اویس قرنی تو کوئی نامی
باعزت آدمی ہم لوگون مین نہین ہی لیکن میرا ایک بھائی ہی اوسکا نام بھی اویس ہی مگر وہ شخص تو نہایت ذلیل اور خستہ خراب ہی ہمارے
اونٹ چرایا کرتا ہی عمر فاروق رض نے کہا کہ تو ہمکو اونسے ملا دیگا اوسنے کہا ہان چلو کہ عرفات کے پہلو کے جنگل مین اونٹ چراتا ہوگا چنانچہ عمر فاروق رض
اور علی مرتضی رض اوسکے ساتھ روانہ ہوئے دیکھا کہ اویس قرنی جنگل مین نماز مین مشغول ہین اور گرد اونٹ چرتے ہین عمر فاروق رض نے اونکو
سلام کیا اونھون نے جواب دیا عمر فاروق رض نے نام پوچھا اویس قرنی نے کہا کہ میرا نام عبد اللہ ہی عمر فاروق رض نے کہا کہ جو لوگ آسمان اور
زمین مین ہین سب تو عبد اللہ ہین اپنا وہ نام بتلاؤ جو تمہاری مان نے رکھا ہی اویس قرنی نے کہا کہ نام پوچھنے سے تمکو کیا غرض ہی عمر فاروق رض نے
کہا کہ حضرت نے ہمکو تمہارا پتا بتلایا ہی سو ہمنے تمکو پہچانا تب کہا کہ ہان اویس قرنی میرا نام ہی پھر عمر فاروق رض نے اپنی مغفرت کی دعا کے واسطے
کہا اویس قرنی نے جواب دیا کہ کبھی مینے اپنی جان کی یا خاص کرکے کسی اور شخص کے واسطے دعا نہین کی لیکن علی العموم تمام مومنین اور
مومنات کے واسطے دعا کیا کرتا ہون اب خدا نے تمہارے روبرو مجکو مشہور کر دیا اور پہچنوا دیا بھلا اب تم بتلاؤ کہ تم دونون آدمیون کا کیا نام ہی
علی مرتضی رض نے کہا کہ یہ امیر المومنین عمر رض ہی اور مین علی بن ابی طالب ہون تب اویس قرنی تعظیم کے واسطے سنبھل بیٹھے پھر یون کہا کہ ای
امیر المومنین ای علی بن ابی طالب السلام علیکم ورحمۃ اللہ خدا اس امت کی طرف سے تمکو نیک بدلا دیوے پھر عمر فاروق رض نے کچھ لباس
اور خوراک دینے کا ارادہ کیا اویس قرنی نے نہ قبول کیا اور کہا مینے سنا ہی کہ دوزخ مین بڑے بڑے غار ہین اونکو سوا کے دبلے اور بھوکے
لوگون کے نہ کوئی پھاند سکیگا سو مین نہین چاہتا کہ میرا پیٹ آسودہ رہے بعد اوسکے عمر فاروق رض اور علی مرتضی رض اونسے رخصت ہوئے

يا رسول الله ايما هو قال القتل القتل بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قریب ہو جاویگا زمانہ اور
کم ہو جاویگا علم اور لوگون پر بخیلی ڈالی جاویگی یعنی زکوۃ اور خیرات کی رسم جاتی رہیگی اور عالم مین فساد ظاہر ہونگے اور کثرت سے ہرج ہوگا اصحاب نے
کہا کہ یا رسول اللہ ہرج کیا چیز ہی حضرت نے فرمایا کہ قتل قتل یعنی خونریزی کثرت سے ہوگی **ف** قیامت کی نشانیان اس حدیث مین ذکر
فرمائین اور یہ جو فرمایا کہ زمانہ قریب ہو جاویگا یعنی قیامت کا زمانہ متصل ہو جاویگا یا مطلب یہ کہ رات اور دن چھوٹے چھوٹے معلوم ہونگے **ق** انس
يجمع الله الناس يوم القيمة فيهتمون لذلك فيقولون لو استشفعنا على ربنا حتى يريحنا من مكاننا هذا
فيأتون آدم فيقولون انت آدم ابو الخلق خلقك الله بيده ونفخ فيك من روحه وامر الملائكة
فسجدوا لك اشفع لنا عند ربك حتى يريحنا من مكاننا فيقول لست هناكم فيذكر خطيئته التي اصاب
فيستحيي ربه منها ولكن ائتوا نوحا اول رسول بعثه الله فيأتون نوحا فيقول لست هناكم فيذكر
خطيئته التي اصاب فيستحيي ربه منها ولكن ائتوا ابراهيم الذي اتخذه الله خليلا فيأتون
ابراهيم فيقول لست هناكم ويذكر خطيئته التي اصاب فيستحيي ربه منها ولكن ائتوا موسى الذي
كلمه الله واعطاه التورية فيأتون موسى فيقول لست هناكم ويذكر خطيئته التي اصاب فيستحيي
ربه منها ولكن ائتوا عيسى روح الله وكلمته فيأتون عيسى روح الله وكلمته فيقول لست هناكم
ولكن ائتوا محمدا عبدا قد غفر له ما تقدم من ذنبه وما تأخر فيأتوني فاستأذن على ربي فيؤذن
لي فاذا انا رأيته وقعت ساجدا فيدعني ما شاء الله ان يدعني فيقال يا محمد ارفع راسك قل
يسمع وسل تعط اشفع تشفع فارفع راسي فاحمد ربي بتحميد يعلمنيه ربي ثم اشفع فيحد لي حدا فاخرجهم
من النار وادخلهم الجنة ثم اعود فاقع ساجدا فيدعني ما شاء الله ان يدعني ثم يقال لي ارفع
راسك يا محمد وقل يسمع وسل تعط واشفع تشفع فارفع راسي فاحمد ربي بتحميد يعلمنيه ربي ثم اشفع
فيحد لي حدا فاخرجهم من النار وادخلهم الجنة قال فلا ادري في الثالثة او في الرابعة قال فاقول
يا رب ما بقي في النار الا من حبسه القرآن وفي رواية ثم اتيه الرابعة او اعود الرابعة وذكر
موسى الذي تقدم هو في بعض روايات البخاري بخاری اور مسلم مین انس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا جمع کریگا
لوگون کو قیامت کے دن سو غمناک ہونگے اس حشر کی مصیبت سے تو کہینگے کہ اگر ہم سفارش کرواوین اپنے رب کے پاس تاکہ ہم اس مکان سے
راحت پاوین تو خوب بات ہی سو آدم کے پاس آوینگے تو یون کہینگے کہ تم آدم ہو سب آدمیون کے باپ تجکو بنایا خدا نے اپنے دست قدرت سے
اور تجھمین اپنی روح پھونکی اور حکم کیا فرشتون کو سو اونھون نے تجکو سجدہ کیا ہماری سفارش کیجیے اپنے رب کے پاس تاکہ ہمکو راحت دیوے اس
مکان کی تکلیف سے تو آدم کہیگا کہ مین اس مقام کے لائق نہین ہون یاد کریگا اپنی اوس خطا کو جو اوس سے ہوئی سو شرماویگا اپنے رب سے اوس خطا کے
سبب سے ولیکن تم جاؤ نوح کے پاس کہ وہ پہلا رسول ہی کہ خدا نے اوسکو بھیجا سو وے لوگ نوح علیہ السلام پاس آوینگے تو وہ کہیگا کہ مین اس مقام کے
لائق نہین ہون یاد کریگا اپنی خطا کو جو اوس سے ہوئی تو شرماویگا اپنے رب سے اوسکے سبب سے ولیکن تم جاؤ ابراہیم پاس جسکو خدا نے اپنا دوست بنایا
سو وے لوگ ابراہیم ع پاس آوینگے تو ابراہیم ع کہینگے کہ مین اس مقام کے لائق نہین اور یاد کرینگے اپنی خطا کو جو اون سے ہوئی تو شرماوینگے اپنے رب سے

سو دو تو پلٹ آتی ہین اور ایک رہجاتی ہی قرابتی لوگ اور مال تو پلٹ آتے ہین اور اوسکا عمل اوسکے ساتھہ رہجاتا ہی **ف** اس حدیث کا مطلب اس مثال سے خوب واضح ہوتا ہی کہ مثلاً ایک شخص کے تین دوست ہین اونمین سے ایک تو سب سے زیادہ پیارا معتمد دوست جسکے واسطے یہ شخص شب و روز جان نثار رہا کرتا تھا اور دوسرا دوست اوس سے کم مگر تیسرے سے زیادہ تر محبوب اور تیسرا دو دونون سے کمتر سو جب اس شخص کی حاکم نے بنظر قہر طلبی کی تو یہ اول اپنے بڑے معتمد دوست پاس گیا کہ میری اس مصیبت مین ساتھہ دیوے سو وہ اپنے گھر سے بھی باہر نہ نکلا اور اوسنے صاف جواب دیا تب یہ لاچار ہوکر دوسرے متوسط دوست پاس گیا اوسنے کہا کہ چل مین تیرے ساتھہ حاکم کے دروازے تک چلتا ہون مگر اندر نجاؤنگا پھر یہ تیسرے دوست پاس گیا جس سے گاہ گاہ ملاقات ہوتی تھی اوسنے کہا خاطر جمع رکھہ مین تیرے ساتھہ چلونگا اور تجکو آفت سے بچاؤنگا سو آدمی کا سب سے بڑا محبوب مال ہی کہ مرنے کے بعد گھر مین رہجاتا ہی اور متوسط دوست قرابتی لوگ ہین جو قبر تک مردے کو پہنچا دیتے ہین اور کمتر دوست اعمال ہین جو میت کے ساتھہ قبر مین جاتے ہین اور اوسکو عذاب الٰہی سے بچاتے ہین سبحان اللہ عجب حیرت کا مقام ہی کہ جانی دوست تو وقت پڑے پر آنکھہ چرا دین اور صورت آشنا مصیبت مین کام آوین آدمی کیسا نادان ہی کہ دوست اور دشمن کو نہین پہچانتا اور انجام کار سے غافل ہوکر بے وفا اور بیمروتون کے پیچھے اپنی عمر عزیز کو تباہ کرتا ہی **شعر** مال و اولاد تری قبر مین جانیکے نہین ؛ تجکو دوزخ کی مصیبت سے چھڑانیکے نہین ؛ جز عمل گور مین کوئی بھی ترا یار نہین ؛ کیا قیامت ہی کہ تو اوس سے خبردار نہین ؛ **ق** ابو ھریرۃ یترکون المدینۃ علی خیر ما کانت لا یغشاھا الا العوافی واخر من یحشر راعیان من مزینۃ یریدان المدینۃ ینعقان بغنمھما فیجدانھا وحشا حتی اذا بلغا ثنیۃ الوداع خرا علی وجوھھما بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ چھوڑ جاوینگے مدینے کو اچھی حالت پر نرہینگے وہان مگر وحشی جانور اور چڑیان اور پچھلے مجتمع ہونیوالون مین دو بکریان چرانیوالے ہونگے مزینہ کی قوم سے وے ارادہ کرینگے مدینے کا کہ آواز دیکر ہانکی بکریان ہانک لیجاوین سو وے مدینے مین وحشی جانورون کو پاوینگے یہان تک کہ جب وے ثنیۃ الوداع پاس پہنچینگے تو وے دونون منہہ کے بھل گر پڑینگے یعنی مرجاوینگے **ف** اس حدیث مین خبر ہی کہ قیامت کے قریب مدینہ اوجاڑ ہو جاویگا ثنیۃ الوداع ایک ٹیلے کا نام ہی مدینے کے پاس **ق** ابو ھریرۃ یتعاقبون فیکم ملائکۃ باللیل وملائکۃ بالنھار ویجتمعون فی صلوۃ العصر وصلوۃ الفجر ثم یعرج الذین باتوا فیکم فیسئلھم وھو اعلم بکم کیف ترکتم عبادی فیقولون ترکناھم وھم یصلون واتیناھم وھم یصلون بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم مین آگے پیچھے آیا جایا کرتے ہین فرشتے ہر ایک رات اور دن مین اور مجتمع ہوتے ہین عصر کی نماز اور فجر کی نماز مین پھر آسمان پر چڑھجاتے ہین وے فرشتے جو رات کو تمھارے درمیان رہے تو خدا اونسے پوچھتا ہی حال اونکا اور وہ تمھارا حال اون سے زیادہ تر جانتا ہی کہ کس حال مین تمنے میرے بندون کو چھوڑا تو فرشتے کہتے ہین کہ ہم اونکو چھوڑ آئے نماز پڑھتے اور جاتے وقت پایا اونکو ہمنے نماز پڑھتے **ف** معلوم ہوا کہ ہر شب و روز اخبار نویس فرشتون کی وہان بدلی ہوتی ہی اور بندونکا حال دو وقت دربار الٰہی مین عرض ہوتا ہی سبحان اللہ اگر حاکم کا ہرکارہ کسی شخص پر متعین ہو تو اوسکے خوف سے کوئی کام خلاف مرضی حاکم کے نہین کرسکتا اور یہان احکم الحاکمین کے ہرکارون کا آدمی کو کچھہ خیال نہین آتا ضعف ایمان کا سبب ہی جو غفلت اور چین مین عمر گذرتی ہی **شعر** گر وزیر از خدا بترسیدے ؛ ہمچنان کز ملک ملک بودے **ق** ابو ھریرۃ یتقارب الزمان وینقص العلم ویلقی الشح وتظھر الفتن ویکثر الھرج قالوا

ق ابن عباس یحرم من الرضاعة ما یحرم من النسب بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عباس رض سے روایت
ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نکاح حرام ہوجاتا ہی دودھ پینے سے جو نکاح کہ حرام ہی رشتہ داری سے ف یعنی جیسے سگی ما اور بہن اور خالہ
اور عمہ سے نکاح نہین درست ویسے ہی دودھ کے رشتے سے نکاح نہین درست باقی تفصیل فقہ مین دیکھنا چاہیے ق ابو ہریرة
یخرب الکعبة ذو السویقتین من الحبشة بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ڈھا دیگا کعبے کو
ایک حبشی چھوٹی پتلی پنڈلیون والا ف قیامت کے قریب جب کہ عابد بندے مر چکینگے تو ایسے ناپاک ضعیف الخلقة کے ہاتھ سے
کعبہ شریفہ خراب ہوگا اسکی حکمت خدا ہی خوب جانتا ہی کہ کیا ہی خ جابر یخرج قوم من النار بالشفاعة بخاری مین
جابر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نکلے گی ایک قوم دوزخ سے شفاعت کے سبب سے ف مراد اس قوم سے گنہگار مسلمان
ہین جو گناہون کے سبب سے دوزخ مین پڑینگے پھر ایمان کے سبب سے بواسطے انبیا اور شہدا اور علما کی شفاعت کے آخر کو بہشت مین داخل ہوجاوینگے
ق انس یخرج من النار من قال لا اله الا الله وکان فی قلبه من الخیر ما یزن شعیرة ثم
یخرج من النار من قال لا اله الا الله وکان فی قلبه من الخیر ما یزن برة ثم یخرج من النار
من قال لا اله الا الله وکان فی قلبه من الخیر ما یزن ذرة زاد البخاری فی روایة قتادة
عن انس من ایمان مکان خیر بخاری اور مسلم مین انس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نکلیگا دوزخ سے جسنے لا اله الا الله
کہا اور ہوگی اوسکے دل مین ایک جو برابر نیکی پھر نکلیگا دوزخ سے جسنے لا اله الا الله کہا اور ہوگی اوسکے دل مین ایک گیہون کے برابر نیکی
پھر نکلیگا دوزخ سے جسنے لا اله الا الله کہا اور ہوگی اوسکے دل مین ایک ذرہ برابر نیکی بخاری نے قتادہ کی روایت مین انس سے بجائے نیکی کے
ایمان کا لفظ روایت کیا ہی یعنی جسنے لا اله الا الله کہا اور اوسکے دل مین ایک جو برابر یا گیہون کے برابر یا ذرہ بھی ایمان ہوگا وہ دوزخ سے آخر کو
نجات پاویگا ف نیکی سے مراد صفات حمیدہ ہین جیسے لله محبت اور لله بغض اور ذکر الہی کی محبت اور علم کی محبت اور شہید ہونا
اور برادر پروری اور ترک حسد اور ترک غرور وغیر ذلک خ ابو سعید یخلص المؤمنون من النار فیحبسون علی قنطرة
بین الجنة والنار فیقتص لبعضهم من بعض مظالم کانت بینهم فی الدنیا حتی اذا هذبوا ونقوا
اذن لهم فی دخول الجنة فو الذی نفس محمد بیده لاحدهم اهدی بمنزله فی الجنة منه
بمنزله کان فی الدنیا بخاری مین ابو سعید رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خلاصی پاوینگے ایماندار دوزخ سے تو پھر روکے
جاوینگے اوس پل پر جو دوزخ اور بہشت کے درمیان ہی تو وہان بدلا لیا جاویگا بعضون کا بعض سے اون حق تلفی اور ظلمون کا جو اونکے
درمیان دنیا مین ہوئی تھی یہان تک کہ جب وے پاک صاف ہوجاوینگے تو اونکو حکم ہوگا بہشت مین داخل ہونے کا سو اوسکی قسم جسکے قبضہ
مین محمد کی جان ہی کہ اونمین سے ہر ایک شخص اپنے بہشت کے مکان کو اپنے دنیا کے مقام سے زیادہ تر واقف اور شناسا ہوگا ف اس حدیث
مین وے ایماندار مراد ہین جو دوزخ پر ہوکر نکلینگے مگر دوزخ مین نہین پڑے اور حق العباد کے سبب سے درمیان مین روکے گئے پھر جب عذاب اور عتاب
حق تلفی اور ظلمون کا بدلا پاوینگے اور حقدار راضی ہونگے تب وے بہشت مین داخل ہونگے ھ ابو هریرة یدخل الجنة اقوام
افئدتهم مثل افئدة الطیر مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ داخل ہونگے بہشت مین وے لوگ جنکے دل
چڑیون کے سے دل ہین ف مراد خوفناک نرم دل لوگ ہین جو خدا سے ڈرتے ہین جیسے چڑیان آدمیون سے ڈرتی رہتی ہین کیونکہ حرف

اوسکے سبب سے ولیکن تم جاؤ موسی پاس جنسے خدا نے بلا واسطہ کلام کیا اور اوسکو توریت دی سو وے لوگ موسی پاس آوینگے تو موسی کہیگا
مین اس مقام کے لائق نہین اور یاد کریگا اپنی خطا کو جو اوس سے ہوئی سو شرماویگا اپنے رب سے اوسکے سبب سے ولیکن تم جاؤ عیسی روح اللہ پاس
جو خدا کے کلام سے پیدا ہوا یعنی صرف بلفظ کن موجود ہوا کوئی اوسکا باپ نتھا سو وے لوگ عیسی روح اللہ پاس آوینگے تو عیسی کہیگا
کہ مین اس مقام کے لائق نہین ولیکن تم جاؤ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جنکے خدا کا خاص چیلہ ہی مقرر اوسکی اگلی پچھلی بھول چوک سب معاف ہو گئی سو وے
سب لوگ میرے پاس آوینگے سو مین اپنے رب سے اجازت مانگونگا تو مجکو اجازت ملیگی سو مین جب کہ اوسکو دیکھونگا تو سجدے مین گر پڑونگا
سو مجکو خدا سجدے مین رہنے دیگا جتنا کہ وہ چاہیگا پھر حکم ہوگا ای محمد اپنا سر اوٹھالے کہہ سنا جاویگا مانگ تجکو دیا جاویگا سفارش
کر تیری سفارش قبول ہوگی تو مین اپنا سر اوٹھاؤنگا تو مین تعریف کرونگا اپنے رب کی ویسی تعریف کہ میرا رب مجکو سکھلاویگا پھر مین
سفارش کرونگا سو میرے واسطے ایک اندازہ بمقدار ٹھہرائی جاویگی یعنی اتنے لوگون کی مغفرت ہوئی تو مین اون اتنے لوگون کو دوزخ سے نکالونگا
اور بہشت مین داخل کرونگا پھر مین پلٹ آونگا اور سجدے مین گرونگا سو مجکو خدا سجدے مین رہنے دیگا جتنا کہ چاہیگا پھر حکم ہوگا مجکو کہ
اپنا سر اوٹھالے ای محمد اور بول تیرا کہا سنا جاویگا اور مانگ تجکو دیا جاویگا اور سفارش کر تیری سفارش مقبول ہوگی تو مین اپنا سر اوٹھاؤنگا
سو تعریف شروع کرونگا جیسی تعریف کہ مجکو میرا رب سکھلاویگا پھر مین سفارش کرونگا سو میرے واسطے ایک حد مقرر کی جاویگی تو مین اون اتنے
لوگون کو دوزخ سے نکالونگا اور بہشت مین داخل کرونگا راوی کہتا ہی کہ مین نہین جانتا کہ تیسری بار یا چوتھی بار مین حضرت نے فرمایا کہ پھر
مین کہونگا ای میرے رب اب تو دوزخ مین کوئی باقی نہین رہا مگر وہی شخص جسکو قرآن نے بند کیا یعنی جسکی مغفرت کا قرآن مین حکم نہین یعنی
مشرکین اور کافرین اور ایک روایت مین یون ہی کہ حضرت نے فرمایا پھر مین چوتھی بار اپنے رب پاس آؤنگا یا یون فرمایا کہ چوتھی بار پھرونگا
اور موسی کا ذکر جو آگے ہو چکا سو بخاری کی بعضی روایات مین ہی **ف** معلوم ہوا کہ حشر مین سب پیغمبر جواب دینگے اور اپنی اپنی بھول
چوک یاد کرکے شرماوینگے آخر کو ہمارے حضرت دستگیر خلائق ہونگے اور ہم گنہگارون کو اوس قہر کے مقام سے بچاوینگے اوس وقت شوکت
محمدی تمام عالم پر ظاہر ہوگی اسی مقام کو مقام محمود اور شفاعت کبری کہتے ہین ہمارے حضرت کو خاص ہی دوسرے پیغمبر کو اسمین کچھ دخل نہین
پہلے حضرت سے اسواسطے شفاعت نہ شروع ہوئی تاکہ تمام خلق کو پیغمبرون کی زبان سے ثابت ہو جاوے کہ سوا حضرت کے کسیکو ایسا رتبہ نہین
ہرچند انبیا اور اولیا اور علما کی بھی شفاعت ثابت ہی لیکن وہ شفاعت جزئی ہی شفاعت کلی نہین اول اس میدان مین سوا ہمارے
حضرت کے کوئی قدم نرکھہ سکیگا پھر جب شفاعت کا دروازہ کھلا اور قہر ایزدی بسبب ملاحظہ محمدی کے فرو ہوا تو اور پیغمبر اور امام بھی بقدر اپنے
مراتب کے شفاعت پر مستعد ہونگے **شعر** اوس ماہ رو کا سب سے نرالا ہی طور ہی ؛ دلبر سبھی ہین پر مرا دلبر کچھ اور ہی ؛ اللھم صل وسلم
علی عبدک وحبیبک سید المرسلین وشفیع المذنبین **ھ** ابو موسی یجیء یوم القیامۃ ناس من
المسلمین بذنوب امثال الجبال یغفرھا اللہ لھم ویضعھا علی الیھود والنصاری فیما احسب
قال ابو روح لا ادری ممن الشک مسلم مین ابو موسی رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ لاوینگے کچھ مسلمان لوگ
اپنے گناہ پہاڑون کے برابر خدا اون گناہون کو اون سے معاف کردیگا اور اون گناہون کو یہود اور نصاری پر رکھہ دیگا راوی کہتا ہی کہ
میری دانست مین یون ہی ابو روح نے کہا کہ مین نہین جانتا کہ یہ شک کسکی طرف سے ہی یعنی ابو موسی کو شک ہوا یا اس حدیث کی یاد مین کسی اور کو
ف اس حدیث مین وے مسلمان مراد ہین جنکو یہود اور نصاری سے سخت تکلیفات پہنچے اور اونھون نے صبر کیا واللہ اعلم

تھے سے چھوڑتے ہیں اونکے آل اور اصحاب کو ق عائشۃ یرحمہ اللہ لقد اذکرنی کذا وکذا آیۃ کنت انسیتہا
وفی روایۃ اسقطتہا من سورۃ کذا وکذا قالہ حین سمع عبد اللہ بن یزید الخطمی الانصاری
یقرأ من اللیل بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا اوسپر رحمت کرے البتہ اوسنے
مجھکو فلانی اور فلانی آیت یاد دلادی جو مجھسے بھلائی گئی تھی اور دوسری روایت یون ہے کہ جن آیت کو مینے فلانی اور فلانی سورت سے
نسیان کے سبب ساقط کر ڈالا تھا یہ حضرت نے اوس وقت فرمایا جب کہ عبد اللہ بن یزید انصاری کو سنا کہ وہ رات کو قرآن پڑھتا تھا
ق ابو ھریرۃ یسلم الراکب علی الماشی والماشی علی القاعد والقلیل علی الکثیر بخاری اور مسلم
میں ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ سلام کرے سوار پیادے کو اور چلنے والا بیٹھے شخص کو اور تھوڑی جماعت بڑی جماعت کو
ھ ابو ذر یصبح علی کل سلامی من احدکم صدقۃ فکل تسبیحۃ صدقۃ وکل تحمیدۃ صدقۃ
وکل تہلیلۃ صدقۃ وکل تکبیرۃ صدقۃ وامر بالمعروف صدقۃ ونہی عن المنکر صدقۃ
ویجزئ من ذلک رکعتان یرکعہما من الضحی مسلم میں ابوذر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تم میں سے ہر ایک آدمی کی
ہڈی ہڈی پر ہر صبح کو صدقہ اور خیرات واجب ہے سو ہر بار سبحان اللہ کہنا صدقہ ہے اور ہر بار الحمد للہ کہنا صدقہ ہے اور ہر بار لا الہ الا اللہ کہنا
صدقہ ہے اور لوگون کو نیک بات بتلانا صدقہ ہے اور خلاف شرع کام سے روکنا صدقہ ہے اور ان سب کے عوض دو رکعتین ہر دن چاشت کی
کفایت کرتی ہین ف یعنی صحیح سالم رکھنا ہر روز خدا کی تازہ نعمت ہے تو آدمی پر اوسکی شکرگزاری بھی ضرور ہے پھر فرمایا کہ خیرات کرنا
صرف مال ہی خرچ کرنے میں منحصر نہین بلکہ ذکر الٰہی کا بھی ثواب خیرات کے برابر ہے اور چاشت کی دو رکعتین تو اس شکرگزاری میں کفایت کرتی ہین
سر ابو ھریرۃ یصلون لکم فان اصابوا فلکم وان اخطئوا فلکم وعلیہم بخاری میں ابوہریرہ رض سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تمھارے امام تمھارے واسطے نماز پڑھتے ہیں سو اگر اونھوں نے ٹھیک نماز پڑھی تو تمکو نماز کا پورا ثواب ملا
اور اگر اونھوں نے کچھ خطا کی تو تمکو اقتدا کا ثواب ہے اور اونپر نے اتفاقی کا عذاب ہے ف یعنی جماعت کا ترک کرنا کسی طرح نہین
درست اسواسطے کہ اگر امام نے نماز کے سب شرائط اور ارکان ادا کیے تو تمھاری نماز پوری ہو گئی اور اگر اونھوں نے نماز کی کسی شرط اور رکن کو
ترک کیا تو تمکو ثواب ہے اسواسطے کہ تمکو اوسکی خبر نہین مگر اونپر عذاب ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر امام ناپاک یا بے وضو نماز پڑھا دے
اور مقتدیون کو اسکی خبر نہو تو اونکی نماز ہو گئی لیکن امام پر اسکا وبال پڑیگا ق ابن عمر یطوی اللہ السموات یوم القیمۃ
ثم یأخذہن بیدہ الیمنی ثم یقول انا الملک این الجبارون این المتکبرون ثم یطوی الارضین
بشمالہ ثم یقول انا الملک این الجبارون این المتکبرون بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہے کہ
حضرت نے فرمایا کہ خدا لپیٹ ڈالیگا آسمانون کو قیامت کے دن پھر اونکو داہنے ہاتھ میں لیویگا پھر فرماویگا میں ہون بادشاہ حقیقی کدھر گئے
بادشاہان گردن کش کہاں ہین گھمنڈ کرنے والے پھر زمینون کو لپیٹ کر اپنے بائین ہاتھ میں لیویگا پھر فرماویگا کہ میں ہون بادشاہ کدھر گئے
بادشاہان گردن کش کہان ہین گھمنڈ کرنے والے ف حق تعالی داہنے اور بائین ہاتھ سے پاک ہے یہ اوسکی قدرت کی تمثیل ہے
اس حدیث میں اشارہ ہے کہ سردار اور بادشاہون کو غرور کرنا لازم نہین کیا گھمنڈ کرے وہ بیچارہ جسکو اپنے مرنے جینے میں اختیار نہین کبر
اور گھمنڈ خدا ہی کی شان ہے ق ابو ھریرۃ یعرق الناس یوم القیمۃ حتی یذھب عرقہم فی الارض سبعین

اور ہاتھ کے اشارے سے بتا کر جاتی ہیں ق ابو ہریرۃ یدخل الجنۃ من امتی زمرۃ ھم سبعون الفا
تضیئ وجوھھم اضاءۃ القمر لیلۃ البدر بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ داخل ہوگا
بہشت میں میری امت سے ایک گروہ کہ وے ستر ہزار ہونگے روشن ہونگے منہ انکے جیسے چاند روشن ہوتا ہے چودھویں رات کو ھ
ابو ہریرۃ یدخل الجنۃ من امتی سبعون الفا زمرۃ واحدۃ منھم علی صورۃ القمر
مسلم میں ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ داخل ہونگے بہشت میں میری امت سے ستر ہزار ایک ہی گروہ میں میری امت سے چاند
کی صورت پر ف متقی اور متوکل لوگ مراد ہیں جو ہر حال میں خدا پر نظر رکھتے ہیں اسباب ظاہری کی گرفت نہیں جیسا کہ اور حدیث
میں یہ مضمون بیان آیا ہے ق ابن عمر یدخل اللہ اہل الجنۃ الجنۃ واہل النار النار ثم یقوم مؤذن بینھم
فیقول یا اہل الجنۃ لا موت ویا اہل النار لا موت کل خالد فیما ھو فیہ بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن عمر رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ داخل کریگا خدا بہشتیوں کو بہشت میں اور دوزخیوں کو دوزخ میں پھر اوٹھیگا ایک پکارنے والا انکے درمیان میں پھر پکاریگا
اے بہشتیو اب تمکو موت نہیں اور اے دوزخیو اب تمکو موت نہیں ہر ایک شخص ہمیشہ رہنے والا ہے جس مکان میں کہ ہے ف اس حدیث سے
معلوم ہوا کہ بہشتیوں اور دوزخیوں کو کبھی فنا نہیں جو جہاں ہے ہمیشہ رہیگا لیکن یہ آواز بعد مسلمان گنہگاروں کے دوزخ سے نکلنے کے ہوگی تاکہ
بہشتی بے کھٹکے چین میں رہیں اور دوزخی اپنی آتش حسرت میں الٰہی تیرے غضب سے پناہ ھ ابو ہریرۃ یدخل من امتی الجنۃ
سبعون الفا بغیر حساب مسلم میں ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ داخل ہونگے بہشت میں میری امت سے ستر ہزار بدون
حساب کے ف یعنی انکے نامہ اعمال صرف انکو دکھلا دیے جاوینگے زیادہ کہنت وشنید نہوگی ش ابن عباس یرحم اللہ
ام اسمعیل لو ترکت زمزم او قال لو لم تغرف من زمزم لکانت زمزم عینا معینا بخاری میں
عبد اللہ بن عباس رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا رحم کرے اسمعیل کی ما پر یعنی ہاجرہ پر اگر چھوڑتی زمزم کو یا یوں فرمایا کہ اگر
نہ چلو بھرتی زمزم سے تو زمزم ایک جاری چشمہ ہو جاتا ف حضرت ابراہیم علیہ السلام حضرت ہاجرہ اور حضرت اسمعیل کو خدا کی
مرضی سے کعبے پاس چھوڑ گئے وہاں کچھ آبادی نتھی نہ دانہ پانی حضرت جبرئیل نے وہاں زمین پر اپنا پر مارا زمزم کا پانی زمین سے پھوٹ نکلا حضرت
ہاجرہ نے اوس پانی کے گرد پتھروں کی مینڈ بنائی تاکہ پانی نہ بہ جاوے اور چلو بھر بھر لینا شروع کیا سو حضرت نے فرمایا کہ اگر اسمعیل کی
ما اسکو نہ روکتیں تو زمزم ایک دریا ہو جاتا اسواسطے کہ خزانہ غیبی سے جاری ہوا تھا ق ابن مسعود یرحم اللہ موسی لقد
اوذی باکثر من ھذا فصبر ف ا ھ حین سمع رجلا قال یوم حنین واللہ ان ھذہ القسمۃ
ما عدل فیھا وما ارید بھا وجہ اللہ بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن مسعود رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا رحمت کرے
موسی پر البتہ وہ تو اس سے بھی زیادہ ستایا گیا تھا پر اونسے صبر کیا حضرت نے اوسوقت فرمایا جب ایک مرد کو سنا کہ جنگ حنین کے دن کہتا تھا
کہ قسم خدا کی اس تقسیم میں کچھ انصاف نہوا اور نہ اس سے کچھ خدا کی رضامندی مقصود ہوئی ف جنگ حنین میں بہت مال غنیمت میں
آیا تھا حضرت نے مکے کے نومسلموں کو بہت سا مال دیا تاکہ دنیا لیکر ایمان کی قدر سمجھیں تو ایک مرد نے دین میں جسکا ذو الخویصرہ لقب تھا حضرت
پر طعن کی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی حضرت موسی پر تہمت ہوئی تھی کہ اونھوں نے اپنے بھائی ہارون کو مار ڈالا انہی کرکے سو خدا نے آخر فرشتوں
کو حکم کیا کہ ہارون کی لاش کو اونکو دکھلا دیں آخر کو بے زخم لاش دیکھکر وے ناپاک شرمندہ ہوئے خدا لعنت کرے بدگمانوں پر پیغمبروں کی

اسواسطے کہ اس حدیث میں حضرت عائشہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نماز پڑھتے تھے اور مین حضرت کے آگے چارپائی پر لیٹی ہوتی تھی تو معلوم ہوا کہ عورت کے آگے ہونے سے نماز نہین جاتی ھ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الشِّخِّيْرِ يَقُوْلُ ابْنُ آدَمَ مَالِيْ مَالِيْ وَهَلْ لَكَ مِنْ مَالِكَ اِلَّا مَا اَكَلْتَ فَاَفْنَيْتَ اَوْ لَبِسْتَ فَاَبْلَيْتَ اَوْ تَصَدَّقْتَ فَاَمْضَيْتَ مسلم مین عبد اللہ بن شخیر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ آدمی کہتا ہی یہ میرا مال ہی یہ میرا مال ہی اور تجکو اپنے مال سے کیا فائدہ مگر جتنا کہ تو نے کھایا سو مٹایا یا کہ تو نے پہنا سو گلایا یا کہ تو نے راہ خدا مین خیرات کیا سو بچایا یعنی آخرت کا ذخیرہ کیا وہی کام آویگا ف یعنی تیرا مال حقیقت مین وہی ہی جو تیرے کام آوے خواہ دنیا مین خواہ آخرت مین مگر جو مال دنیا کے کھانے پہننے مین خرچ ہوا وہ تو فنا ہوا صرف خیرات کو بقا ہی جو آخرت مین کام آویگا تو عاقل کو لازم ہی کہ خیرات کو مقدم جانے دنیا مین مال جمع کرنے کی نیت نہ رکھے کیا وہ غیر اوڑاتے ہین ھ اَبُوْ هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ الْعَبْدُ مَالِيْ مَالِيْ وَاِنَّمَا لَهُ مِنْ مَالِهِ ثَلٰثٌ مَا اَكَلَ فَاَفْنٰى اَوْ لَبِسَ فَاَبْلٰى اَوْ اَعْطٰى فَاقْتَنٰى وَمَا سِوٰى ذٰلِكَ فَهُوَ ذَاهِبٌ وَتَارِكُهُ لِلنَّاسِ مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بندہ کہتا ہی کہ یہ میرا مال ہی یہ میرا مال ہی اور اوسکو تو اپنے مال مین تین ہی فائدے ہین جو کھایا سو مٹایا یا کہ پہنا سو گلایا یا کہ راہ خدا مین دیا سو آخرت کا ذخیرہ کیا اور اوسکے سوا تو وہ جانے والا ہی اور لوگون کے واسطے چھوڑنے والا ہی یعنی باقی رہے مال سے اوسکو کچھ فائدہ نہین ھ اَبُوْ ذَرٍّ يَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ اَمْثَالِهَا اَوْ اَزِيْدُ وَمَنْ جَاءَ بِالسَّيِّئَةِ فَجَزَاءُ سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِثْلُهَا اَوْ اَغْفِرُ وَمَنْ تَقَرَّبَ مِنِّيْ شِبْرًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ ذِرَاعًا وَمَنْ تَقَرَّبَ مِنِّيْ ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ بَاعًا وَمَنْ اَتَانِيْ يَمْشِيْ اَتَيْتُهُ هَرْوَلَةً وَمَنْ لَقِيَنِيْ بِقُرَابِ الْاَرْضِ خَطِيْئَةً لَا يُشْرِكُ بِيْ شَيْئًا لَقِيْتُهُ بِمِثْلِهَا مَغْفِرَةً مسلم مین ابو ذر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اللہ عز وجل فرماتا ہی کہ جو ایک نیکی لاویگا تو اوسکو اوسکا دس گنا ثواب ہی یا چاہون تو اس سے بھی بڑھاؤن اور جو ایک بدی لاویگا تو بدی کا بدلا ایک ہی بدی ہی اوسی کے برابر یا چاہون تو بے بدلا لیے بخش دون اور جو مجھسے نزدیکی چاہیگا ایک بالشت برابر تو مین اوسکا قرب ہاتھ بھر چاہونگا اور جو میرا قرب ہاتھ برابر چاہیگا تو مین اوس سے دو ہاتھ کے لنباؤ برابر قریب ہو جاؤنگا اور جو میرے پاس قدم قدم چلتا آویگا تو اوسکی طرف مین جھپٹ آونگا اور جو مجھسے ملیگا تمام زمین کے برابر گناہ لیکر بشرطیکہ اوسنے میرے ساتھ کسی چیز کا شرک نہ کیا ہو تو مین اوس سے ملونگا اوسکے گناہ کے برابر مغفرت اور بخشش لیکر ف اس حدیث مین کمال رحمت کا بیان ہی جسکا کچھ بیان نہین ہو سکتا ق اَبُوْ سَعِيْدٍ يَقُوْلُ اللّٰهُ يَا آدَمُ فَيَقُوْلُ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ فِيْ يَدَيْكَ فَيَقُوْلُ اَخْرِجْ بَعْثَ النَّارِ قَالَ وَمَا بَعْثُ النَّارِ قَالَ مِنْ كُلِّ اَلْفٍ تِسْعَ مِائَةٍ وَتِسْعَةً وَتِسْعِيْنَ قَالَ فَذٰلِكَ حِيْنَ يَشِيْبُ الصَّغِيْرُ وَتَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَهَا وَتَرَى النَّاسَ سُكَارٰى وَمَا هُمْ بِسُكَارٰى وَلٰكِنَّ عَذَابَ اللّٰهِ شَدِيْدٌ قَالَ فَاشْتَدَّ ذٰلِكَ عَلَيْهِمْ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيُّنَا ذٰلِكَ الرَّجُلُ فَقَالَ اَبْشِرُوْا فَاِنَّ مِنْ يَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ اَلْفًا وَمِنْكُمْ رَجُلٌ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ اِنِّيْ لَاَرْجُوْ اَنْ تَكُوْنُوْا رُبُعَ اَهْلِ الْجَنَّةِ قَالَ فَحَمِدْنَا اللّٰهَ وَكَبَّرْنَا ثُمَّ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ اِنِّيْ لَاَرْجُوْ اَنْ تَكُوْنُوْا ثُلُثَ اَهْلِ الْجَنَّةِ قَالَ

ذِرَاعًا وَيُلْجِمُهُمْ حَتّٰى يَبْلُغَ اٰذَانَهُمْ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ پسینا نکلیگا لوگون کے قیامت کے دن یہان تک کہ اونکا پسینا زمین سے ستر گز گھس جاویگا اور لوگون کے مونہہ مین داخل ہوگا یہان تک کہ اونکے کانون تک پونہچیگا **ف** آفتاب قیامت مین بہت پاس آجاویگا کوین پھر اوسکی گرمی کی شدت سے بقدر اعمال کے بعضون کے ٹخنے تک اور بعضون کے گھٹنون تک اور بعضون کے مونہہ تک پسینا پونہچیگا **ق** عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ يَعَضُّ اَحَدُكُمْ يَدَ اَخِيْهِ كَمَا يَعَضُّ الْفَحْلُ لَا دِيَةَ لَكَ بخاری اور مسلم مین عمران بن حصین رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم مین سے کوئی چبالیتا ہی اپنے بھائی کا ہاتھہ جیسے اونٹ چبالیتا ہی تجکو خون بہا نہ ملیگا **ف** ایک شخص نے دوسرے شخص کا ہاتھہ کاٹ کھایا اوسنے اپنا ہاتھہ اوسکے مونہہ سے کھینچ لیا تو کاٹنے والے کا دانت گر پڑا اوسنے اپنے دانت گرنے کی حضرت سے فریاد کی اور خون بہا چاہا تب حضرت نے یہہ حدیث فرمائی حضرت نے اوسکو الزام دیا کہ ایک تو اوسکا ہاتھہ چبا ڈالا اونٹ کی طرح پھر اوس سے خون بہا چاہتا ہی اوسنے اپنے بچاؤ کے واسطے اپنا ہاتھہ کھینچا اگر تیرا دانت گر پڑا تو وہ کیا کرے اور یہی مذہب ہی سب اماموں کا کہ اسی صورت مین کچھہ بدلا نہین **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ يَعْمِدُ اَحَدُكُمْ اِلٰى جَمْرَةٍ مِّنْ نَّارٍ فَيَجْعَلُهَا فِيْ يَدِهٖ **ق** لَهٗ حِيْنَ رَاٰى خَاتَمًا مِّنْ ذَهَبٍ فِيْ يَدِ رَجُلٍ فَنَزَعَهٗ فَطَرَحَهٗ فَقِيْلَ لِلرَّجُلِ بَعْدَ مَا ذَهَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذْ خَاتَمَكَ اِنْتَفِعْ بِهٖ فَقَالَ لَا وَاللّٰهِ لَا اٰخُذُ اَبَدًا وَقَدْ طَرَحَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم سے کوئی ارادہ کرتا ہی آگ کی چنگاری کا پھر اوسکو اپنے ہاتھہ مین رکھتا ہی یہہ حضرت نے اوس وقت فرمایا جب سونے کی انگوٹھی ایک مرد کے ہاتھہ مین دیکھی پھر حضرت نے اوسکو اوتار لیا اور اوسکو پھینک دیا جب حضرت تشریف لیگئے تو لوگون نے کہا کہ اپنی انگوٹھی لے اور اوسکو بیچ کر اپنا کام چلا تو اوسنے کہا خدا کی قسم مین اوسکو کبھی نہ لونگا اور حال انکہ حضرت نے اوسکو پھینک دیا ہی **ف** معلوم ہوا کہ سونا پہننا مرد کو حرام ہی اور ثابت ہوا کہ حاکم اور جسکو قدرت ہو وہ خلاف شرع کام کو اپنے ہاتھہ سے مٹا ڈالے **ق** عَائِشَةُ يَغْزُوْ جَيْشٌ الْكَعْبَةَ فَاِذَا كَانُوْا بِبَيْدَاءَ مِنَ الْاَرْضِ يُخْسَفُ بِاَوَّلِهِمْ وَاٰخِرِهِمْ وَيُبْعَثُوْنَ عَلٰى نِيَّاتِهِمْ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ لڑنے آویگا ایک لشکر کعبے سے سو جب کہ زمین کے میدان مین ہونگے تو خدا اونکے اگلے پچھلون کو زمین مین دھسا دیویگا اور قیامت مین اوٹھینگے اپنی اپنی نیت پر **ف** حضرت نے خبر دی کہ آخر زمانے مین ایک لشکر کا یہہ حال ہوگا حضرت عائشہ رضی نے پوچھا کہ یا حضرت لشکر مین تو بازاری لوگ بھی ہونگے اونکا کیا قصور جو وے بھی عذاب مین شریک ہونگے تب حضرت نے یہہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ بدون کے ساتھہ مین نیکون پر بھی دنیا دمی عذاب ہوتا ہی لیکن آخرت مین جیسی نیت ہوگی ویسا عوض ملیگا **ص** اَبُوْ هُرَيْرَةَ يَقْبِضُ اللّٰهُ الْاَرْضَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَيَطْوِى السَّمَآءَ بِيَمِيْنِهٖ ثُمَّ يَقُوْلُ اَنَا الْمَلِكُ اَيْنَ مُلُوْكُ الْاَرْضِ بخاری مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قبضے مین کر لیگا خدا زمین کو قیامت کے دن اور لپیٹ لیگا آسمان کو اپنے داہنے ہاتھہ مین پھر کہیگا مین بادشاہ ہون کہان ہین زمین کے بادشاہ **ه** اَبُوْ هُرَيْرَةَ يَقْطَعُ الصَّلٰوةَ الْكَلْبُ وَالْمَرْاَةُ وَالْحِمَارُ وَيَقِيْ مِنْ ذٰلِكَ مِثْلُ مُؤْخِرَةِ الرَّحْلِ مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قطع کرتے ہین نماز کو کتا اور عورت اور گدھا اور بچاتی ہی اوس سے کجاوے کی پچھلی لکڑی کے برابر **ف** یعنی اگر نمازی کے سامنے کتا اور عورت اور گدھا آجاوے تو نماز جاتی رہتی ہی اور اگر ہاتھہ بھر لکڑی آگے کھڑی ہو تو اونکے آگے آنے سے نماز مین کچھہ خلل نہین پڑتا علما کہتے ہین کہ یہہ حدیث منسوخ ہی

مسلم مین عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم مین سے ہر ایک شخص کا مال اور خزانہ قیامت کے دن گنجا اژدہا ہو جاویگا ف
وہ مال مراد ہی جسکی زکوۃ نہین ادا ہوئی ھ جابرؓ یکون فی آخر امتی خلیفۃ یحثی المال حثیا لا یعدہ عدا
مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہوگا میری امت مین ایک خلیفہ جو مال کو لپ لپ بھر کے دیویگا اوسکو نہ گنیگا شمار کرکے
ف اس حدیث مین فتح اسلام اور کثرت مال کی خبر ہی یا کہ عمر فاروقؓ مراد ہین کہ جب ایران کا خزانہ آیا تو اونھون نے ہاتھون سے لپ
بھر بھر بیشمار بانٹا یا کہ امام مہدیؑ مراد ہون واللہ اعلم ق عبد اللہ بن سلام یموت عبد اللہ بن سلام وھو آخذ
بالعروۃ الوثقی ۱ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن سلامؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مریگا عبد اللہ بن سلام اس حالت کہ اسلام
کی مضبوط رسی پکڑے ہوگا ف یعنی مسلمان مریگا یہ حضرت نے عبد اللہ بن سلام کے خواب کی تعبیر کہی باقی خواب کا قصہ آگے ہو چکا
ھ ابو ھریرۃ ینادی مناد ان لکم ان تصحوا فلا تسقموا ابدا وان لکم ان تحیوا فلا تموتوا
ابدا وان لکم ان تشبوا فلا تھرموا ابدا وان لکم ان تنعموا فلا تبتئسوا ابدا فذلک قولہ و
نودوا ان تلکم الجنۃ اورثتموھا بما کنتم تعملون ۰ مسلم مین ابو ھریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ پکاریگا
پکارنے والا کہ مقرر تمہارے واسطے یہ ٹھہر چکا کہ تم چنگے رہوگے سو کبھی نہ بیمار پڑوگے اور مقرر تم زندہ رہوگے سو کبھی نہ مروگے اور مقرر تم جوان
بنے رہوگے سو کبھی بڈھے نہوگے اور مقرر تم عیش او رچین مین رہوگے سو کبھی تمکو غم اور محتاجی نہوگی سو یہی مطلب ہی اس خدا کے قول کا کہ اہل
بہشت پکارے جاوینگے کہ یہ تمہاری بہشت ہی جسکے تم وارث ہوئے اس سبب سے کہ تم نیک کام کیا کیے ف فرشتہ بہشت مین
یہ پکار کے بہشتیون کو سنا دیویگا کہ بے دغدغہ ہو جاوین ق حذیفۃ ینام الرجل النومۃ فتقبض الامانۃ من
قلبہ فیظل اثرھا مثل الوکت ثم ینام النومۃ فتقبض الامانۃ من قلبہ فیظل اثرھا مثل المجل
کجمر دحرجتہ علی رجلک فنفط فتراہ منتبرا ولیس فیہ شیء فیصبح الناس یتبایعون فلا یکاد
احد یؤدی الامانۃ حتی یقال ان فی بنی فلان رجلا امینا حتی یقال للرجل ما اجلدہ ما
اظرفہ فما اعقلہ وما فی قلبہ مثقال حبۃ من خردل من ایمان ۱ بخاری اور مسلم مین حذیفہؓ سے روایت ہی کہ حضرت
نے فرمایا کہ سو ویگا مرد ایک نیند سو اوٹھالی جاویگی امانت او ردیانت اوسکے دل سے تو ہو جاویگا اوسکا نشان جیسے آنکھ کا آبلہ یعنی
بدھم داغ پھر سو ویگا ایک نیند تو اوٹھالی جاویگی امانت اور دیانت اوسکے دل سے تو ہو جاویگا اوسکا نشان آبلے کی طرح جیسے تو
چنگاری کو اپنے پیر پر ڈھلکاوے سو اوسپر آبلہ پڑ جاوے سو وہ تجکو پھولا دیکھ پڑیگا حالانکہ اوسمین کچھ نہین پھر لوگ خرید فروخت کرینگے
یہ نہین لگتا کہ کوئی بھی امانت کو ادا کرے یہان تک کہ کہا جاویگا کہ فلانے کی اولاد مین ایک امانت دار مرد ہی یہان تک نوبت پہونچیگی
کہ کہا جاویگا آدمی کے حق مین کہ فلانا شخص کیا خوب دلاور ہی کیا لطیف و ظریف ہی کیا خوب عقلمند ہی اور حالانکہ اوسکے دل مین ایک
رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان نہین یعنی امانتداری نہین ف خلاصہ مطلب حدیث کا یہ ہی کہ امانتداری دمبدم کم ہوتی جاویگی آخر کو یہ حال ہو جاویگا
کہ نامی اور مشہور لوگ جنکی لوگ تعریفین کرینگے اونکی بھی نیت بدل جاویگی کچھ امانتداری اونکے دل مین نرہیگی حذیفہؓ سے روایت
ہی کہ حضرت سے مینے دو باتین سنین سو ایک تو مین دیکھ چکا اور دوسری بات کا منتظر ہون پہلی بات تو یہ ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ امانتداری
مردون کے دلون کے اندر اوتری سو اونھون نے قرآن اور حدیث سے علم سیکھا یعنی ظاہر اور باطن سے امانتدار اور دیندار ہوگئے اور دوسری

فَحَمِدْنَا اللّٰهَ وَكَبَّرْنَا ثُمَّ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ اِنِّيْ لَاَرْجُوْ اَنْ تَكُوْنُوْا شَطْرَ اَهْلِ الْجَنَّةِ اِنَّ مَثَلَكُمْ فِي الْاُمَمِ كَمَثَلِ الشَّعْرَةِ الْبَيْضَاءِ فِيْ جِلْدِ الثَّوْرِ الْاَسْوَدِ اَوْ كَالرَّقْمَةِ فِيْ ذِرَاعِ الْحِمَارِ بخاری اور مسلم مین ابو سعید رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا فرماویگا ای آدم تو وہ کہیگا حاضر ہون تیری خدمت اور اطاعت مین اور بہتری ساری ہی ہاتھون مین ہی سو خدا فرماویگا کہ نکال دوزخ کا حصہ یعنی جو دوزخ مین ڈالے جاوینگے اونکو جدا کر آدم کہینگے الٰہی کس قدر ہی دوزخ کا حصہ خدا فرماویگا کہ ہر ایک ہزار سے نوسو اور ننانوے ۹۹۹ یعنی ہزار آدمی مین ایک بہشتی اور باقی دوزخی حضرت نے فرمایا سو یہ اوس وقت ہوگا جب کہ بڈھا ہوجاویگا لڑکا اور ہر ایک پیٹ والی اپنے پیٹ کا بچہ گرا دیویگی اور تو دیکھیگا لوگون کو بیہوش اور دیوانے اور حال آنکہ وہ دیوانے نہین ولیکن خدا کا عذاب سخت ہوگا راوی نے کہا سو یہ بات صحابہ پر نہایت سخت گذری تو صحابہ نے کہا یا رسول اللہ ہم مین سے ایسا بہشتی مرد کون ہوگا یعنی جب ہزار مین ایک ہی شخص بہشتی ٹھہرا تو ہمکو نجات پانے کی کیا امید باقی رہی حضرت نے فرمایا کہ تم خاطر جمع رکھو خوش ہو اس واسطے کہ یاجوج اور ماجوج سے ہزار دوزخی ہونگے اور تم مین سے ایک مرد بہشتی ہوگا یعنی دوزخ کے بھرنے کے واسطے یاجوج ماجوج کیا کم ہین جو تم گھبراتے ہو پھر حضرت نے فرمایا کہ اوسکی قسم جسکے قابو مین میری جان ہی کہ البتہ مین اسکی امید رکھتا ہون کہ تم لوگ بہشتیون کے چوتھائی ہوگے راوی نے کہا تو ہم صحابہ نے الحمد للہ اور اللہ اکبر کہا پھر حضرت نے فرمایا اوسکی قسم جسکے قابو مین میری جان ہی کہ البتہ مین اسکی امید رکھتا ہون کہ تم بہشتیون کے تہائی ہوگے راوی نے کہا تو ہم نے الحمد للہ اور اللہ اکبر کہا پھر حضرت نے فرمایا کہ اوسکی قسم جسکے قابو مین میری جان ہی کہ تم آدھے ہوگے تمام اہل بہشت کے البتہ تمھاری مثل اور امتون مین جیسے سفید بال کی مثل سیاہ بیل کی کھال مین یا کہ جیسے داغ کی مثل گدھے کے ہاتھ مین ف یعنی امت محمدی بہ نسبت اگلی امتون کے نہایت کم ہی دوزخ کے واسطے یاجوج ماجوج اور اگلی امتون کے کافر کچھ کم نہین معلوم ہوا کہ آدھی بہشت مین امت مرحومہ ہوگی اور آدھی مین اور پیغمبرون کی امتین ہونگی اتنا کرم اس امت پر محض اس نبی کریم کی بدولت ہی اللّٰھم صل وسلم علیہ اس حدیث کا اول مضمون جگر ٹکڑے کرتا ہی اور پچھلا مضمون تعلیق جو آتا ہی ایمان کے دو پر مین خوف اور رجا نرا خوف ہی بہتر کہ رحمت سے ناامید کر ڈالے نہ نرے غرہ امید ہی رکھنا چاہیے کہ خلاف شرع اور بے قید بنا ڈالے ق اِبْنِ عُمَرَ يَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِيْنَ حَتّٰى يَغِيْبَ اَحَدُهُمْ فِيْ رَشْحِهٖ اِلٰى اَنْصَافِ اُذُنَيْهِ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کھڑے ہونگے لوگ رب العالمین کے واسطے یہان تک کہ ڈوب جاویگا بعضے آدمی اپنے پسینے مین اپنے آدھے کانون تک ق جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ يَكُوْنُ بَعْدِيْ اثْنَا عَشَرَ اَمِيْرًا قَالَ جَابِرٌ فَقَالَ كَلِمَةً لَمْ اَسْمَعْهَا فَقَالَ اَبِيْ اِنَّهٗ قَالَ كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ بخاری اور مسلم مین جابر بن سمرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہونگے میرے بعد بارہ ۱۲ سردار پھر حضرت نے کوئی لفظ کہی کہ مینے نہ سنی تو میرے باپ یعنی سمرہ نے کہا کہ حضرت نے یہ لفظ فرمائی کہ وے سب سردار قریش کی قوم سے ہونگے ف ہر چند حضرت کے بعد بہت سردار ہوئے لیکن مراد یہ ہی کہ بارہ سردار نہایت دیندار ہونگے سنت محمدی پر چلینگے چنانچہ حضرت کے چارون خلیفے اور امام حسن اور عمر بن عبد العزیز اور امام مہدی باقی تفصیل خدا ہی کو خوب معلوم ہی اور یہ جو شیعہ کہتے ہین کہ بارہ ۱۲ امام مراد ہین سو بے دلیل بات ہی اسواسطے کہ امیر سردار حاکم کو کہتے ہین سو سوائے علی مرتضیٰ اور امام حسن کے کسی امام کو ملک کی حکومت حاصل نہین ہوئی کمال اور بزرگی اور چیز ہی لیکن یہان حکومت کا بیان ہی ق ابْنِ عُمَرَ يَكُوْنُ اَحَدِكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شُجَاعًا اَقْرَعَ

الشَّامِ مِنَ الْجُحْفَةِ وَيُهِلُّ اَهْلُ نَجْدٍ مِنْ قَرْنٍ بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن عمر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ احرام باندہین مدینے والے
ذی الحلیفہ سے اور شام والے جحفہ سے اور نجد والے قرن سے **ف** یعنی جب حج اور عمرے کی نیت سے ان تینوں مقام پر پہونچے تو وہان سے احرام باندہے

فَصْلٌ فِيمَا لَمْ يُسَمَّ فَاعِلُهُ

اس فصل مین وہ حدیثین ہین جنکے سر پر مضارع مجہول ہی **ق** ابن عمر اُرَانِي فِي الْمَنَامِ اَتَسَوَّكُ بِسِوَاكٍ فَجَاءَنِي رَجُلَانِ اَحَدُهُمَا اَكْبَرُ مِنَ الْاٰخَرِ فَنَاوَلْتُهُ الْاَصْغَرَ
مِنْهُمَا فَقِيلَ لِي كَبِّرْ فَدَفَعْتُهُ اِلَى الْاَكْبَرِ مِنْهُمَا بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر رضہ سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا مجکو خواب مین معلوم ہوا کہ مین ایک مسواک کرتا ہون پھر دو شخص آئے ایک اون مین دوسرے سے بڑا ہی سو مینے وہ مسواک چھوٹے
کو دی تو مجھے کہا گیا کہ بڑے کو دے تو مینے وہ مسواک بڑے کو دی **ف** اس حدیث سے بڑی عمر والے کی تعظیم اور تقدیم ثابت ہوئی **ق**
ابن عمر اُرَانِي لَيْلَةً عِنْدَ الْكَعْبَةِ فَرَاَيْتُ رَجُلًا اٰدَمَ كَاَحْسَنِ مَا اَنْتَ رَاءٍ مِنْ اُدْمِ الرِّجَالِ لَهُ لِمَّةٌ
كَاَحْسَنِ مَا اَنْتَ رَاءٍ مِنَ اللِّمَمِ قَدْ رَجَّلَهَا فَهِيَ تَقْطُرُ مَاءً مُتَّكِئًا عَلَى رَجُلَيْنِ اَوْ عَلَى عَوَاتِقِ
رَجُلَيْنِ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ فَسَاَلْتُ مَنْ هٰذَا فَقِيلَ هٰذَا الْمَسِيحُ بْنُ مَرْيَمَ ثُمَّ اِذَا اَنَا بِرَجُلٍ جَعْدٍ
قَطَطٍ اَعْوَرِ الْعَيْنِ الْيُمْنٰى كَاَنَّهَا عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ فَسَاَلْتُ مَنْ هٰذَا فَقِيلَ هٰذَا الْمَسِيحُ الدَّجَّالُ
بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مجکو خواب مین ایک رات معلوم ہوا کہ کعبے کے پاس مین نے دیکھا
ایک مرد گیہوان رنگ جیسے کہ تو نے بہت اچھے گیہوان رنگ مرد دیکھے ہون اوسکے کندھون تک بال ہین جیسے کہ تو نے بہت اچھے
کندھون تک بال دیکھے ہون سو اوس مرد نے اون بالون مین کنگھی کی ہی تو اون سے پانی ٹپکتا ہی دو مردون پر تکیہ دیے یا یون فرمایا کہ دو مردون کے
کندھون پر تکیہ دیے وہی شخص بیت اللہ کا طواف کرتا ہی سو مینے پوچھا کہ یہ کون شخص ہی تو کسی نے کہا کہ یہ مسیح ہی مریم کا بیٹا پھر مینے
دیکھا ایک اور مرد دیکھا نہایت گھونگر والے بال والا داہنی آنکھ کا کانا اوسکی کانی آنکھ جیسے پھولا انگور سو مینے پوچھا کہ یہ کون
شخص ہی کسی نے کہا مسیح دجال ہی **ف** حضرت عیسیٰ کا لقب اس واسطے مسیح ہوا کہ اونھون نے گھر نہین بنایا اکثر جنگل
مین پھرا کرتے تھے اور اونکے ہاتھ لگانے سے بیمار چنگے ہوتے تھے اور دجال کا لقب اسواسطے مسیح ہوا کہ وہ چالیس دن مین تمام
عالم کو پھر جاویگا عیسیٰ علیہ السلام اور دجال قیامت کے قریب آوینگے حضرت نے اون دونون شخصون کی نشانیان بتلا دین کہ مسلمان
پہچان لیوین دھوکا نکھاوین **ھ** الْمِقْدَادُ تُدْنٰى الشَّمْسُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مِنَ الْخَلْقِ حَتّٰى تَكُونَ مِنْهُمْ كَمِقْدَارِ
مِيلٍ فَيَكُونُ النَّاسُ عَلٰى قَدْرِ اَعْمَالِهِمْ فِي الْعَرَقِ فَمِنْهُمْ مَنْ يَكُونُ اِلَى كَعْبَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ
يَكُونُ اِلٰى رُكْبَتَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَكُونُ اِلٰى حَقْوَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يُلْجِمُهُ الْعَرَقُ اِلْجَامًا مسلم مین
مقداد رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ متصل کیا جاویگا آفتاب قیامت کے دن خلق سے یہان تک کہ اونسے میل برابر ہو جاویگا
تو لوگ بقدر اپنے اعمال کے پسینے مین ہونگے سو اون مین سے بعضا شخص ایسا ہوگا کہ اوسکے دونون ٹخنون تک پسینا ہوگا اور اون مین سے
بعضے کے دونون گھٹنون تک ہوگا اور اون مین سے بعضے کی کمر تک ہوگا اور اون مین سے بعضے لوگون کو پسینا لگام دیویگا یعنی مونہہ
مین گھس جاویگا **ف** میل سے مراد یا کوس ہی یا سرمہ لگانے کی سلائی **ھ** حُذَيْفَةُ تُعْرَضُ الْفِتَنُ عَلَى الْقُلُوبِ
كَالْحَصِيرِ عُودًا عُودًا فَاَيُّ قَلْبٍ اُشْرِبَهَا نُكِتَ فِيهِ نُكْتَةٌ سَوْدَاءُ وَاَيُّ قَلْبٍ اَنْكَرَهَا نُكِتَ فِيهِ

ات حضرتؐ نے امت سے امانت کے جاتے رہنے کی کہی پھر یہ حدیث فرمائی ق ابو ہریرۃ ینزل ربنا کل لیلۃ الی السماء
الدنیا حین یبقی ثلث اللیل الآخر یقول من یدعونی فاستجیب لہ من یسئلنی فاعطیہ
من یستغفرنی فاغفر لہ بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اوترتا ہی ہمارا رب ہر رات کو نیچے آسمان
تک جب کہ پچھلی تہائی رات باقی رہتی ہی تو فرماتا ہی کہ کون مجھسے دعا مانگتا ہی تاکہ میں اوسکی دعا قبول کروں کون مجھسے سوال کرتا ہی
تاکہ میں اوسکو دوں کون مجھسے گناہ بخشواتا ہی کہ میں اوسکے گناہ بخشوں ف خدا کے نزول سے مراد اوسکی رحمت کا نزول ہی
اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ یہ وقت نہایت مقبول ہی اوس وقت کی دعا مستجاب ہی پر افسوس کہ ایسا عمدہ وقت خواب غفلت
میں کٹتا ہی شعر سحر چو از بہر توای بو الفضول ۔ میکند از اوج جباری نزول ۔ تو زجای خود چو مردی بی ادب ۔
بر نگیری گام نی روز و نہ شب ق ابو ہریرۃ یوشک الفرات ان یحسر عن کنز من ذہب فمن
حضرہ فلا یاخذ منہ شیئا بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ عنقریب دریاء فرات سونے کے گنج سے
کھل جاویگا سو جو کہ وہاں حاضر ہو سو اوس میں سے کچھ نہ لیوے ف یعنی قیامت کے قریب سونے کا خزانہ دریاء فرات سے ظاہر ہوگا
اوسکے لینے سے اسواسطے منع فرمایا کہ وہ قیامت کی نشانی ہی اوس وقت میں مسلمان کو اپنی عاقبت کی فکر لازم ہی دنیا لیکر کیا کریگا
ق ابو ہریرۃ یوشک ان طالت بک مدۃ ان تری قوما فی ایدیہم مثل اذناب البقر
یغدون فی غضب اللہ ویروحون فی سخط اللہ مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ عنقریب ہی اگر تیری
عمر کی مدت نے طول کی تو دیکھیگا ایک قوم کو کہ اونکے ہاتھوں میں کوڑے ہونگے جیسے بیلوں کی دم صبح کرینگے خدا کے غضب میں اور
شام کرینگے خدا کے قہر میں ف مراد کوڑے والے اور چپراسی ہیں جو حاکم پاس مظلوم کو نہیں جانے دیتے اور مارتے ہیں خ ابو سعید
یوشک ان یکون خیر مال المسلم غنم یتبع بہا شعف الجبال ومواقع القطر یفر بدینہ
من الفتن بخاری میں ابو سعیدؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ یہ عنقریب ہی کہ مسلمان کا بہتر مال بکریاں ہونگی جنکے پیچھے پھریگا
چرانے کو پہاڑوں کی چوٹیوں پر اور پانی برسنے کے مقاموں پر اپنا دین لیکر بھاگے گا فسادوں کے سبب سے ف یعنی فساد کے
وقت میں گوشہ گیری بہتر ہی کہ لوگوں کے ملنے سے ایسے وقت میں ایمان سلامت نہیں رہتا تو بکریاں چرا کھانا بہتر ہی ق
انس یہرم ابن آدم وتشب منہ اثنتان الحرص علی المال والحرص علی العمر بخاری اور مسلم میں
انسؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ بڈھا ہوتا ہی آدمی اور جوان ہوتی ہیں اوس میں دو خصلتیں ایک تو مال پر حرص دوسرے عمر پر حرص
ف یعنی پیری کی حالت میں مال اور زندگی کی نہایت حرص بڑھ جاتی ہی ق ابو ہریرۃ یہلک الناس ہذا الحی
من قریش قالوا فما تامرنا قال لو ان الناس اعتزلوہم قال ابو ہریرۃ لو شئت ان اسمیہم
بنی فلان وبنی فلان بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ہلاک کریگا لوگوں کو یہ قریش کا قوم اصحاب نے کہا پھر
ہمکو کیا ارشاد ہوتا ہی حضرتؐ نے فرمایا کہ اگر لوگ اون سے گوشہ گیری کریں تو بہتر ہی ابو ہریرہؓ نے کہا کہ اگر میں چاہوں تو اونکے نام لے دوں کہ وے
لوگ فلانے کی اولاد اور فلانے کی اولاد ہیں ف اس حدیث میں حکومت بنی امیہ کے فسادوں کی خبر ہی چنانچہ امام حسینؓ کی شہادت کے
بعد کتنے لوگوں اصحاب سے مدینے میں یزید کے لشکر نے شہید کیے ق ابن عمر یحل اہل المدینۃ من ذی الحلیفۃ ویحل اہل

وَلِجَمَالِهَا وَلِدِيْنِهَا فَاظْفَرْ بِذَاتِ الدِّيْنِ تَرِبَتْ يَدَاكَ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
کہ نکاح کیا جاتا ہی عورت کا چار سبب سے اوسکے مال کے سبب سے اور اوسکے حسب نسب کے سبب سے اور اوسکی خوبصورتی کے سبب سے
اور اوسکی دینداری کے سبب سے سو تو دیندار عورت کو طلب کر تیرے ہاتھوں مین خاک اگر تجھے دیندار کو چھوڑا **ف** یعنی
دستور ہی کہ عورت کے نکاح کی رغبت انھین چار چیزون کے سبب سے ہوتی ہی سو فرمایا کہ تو دیندار نیکبخت عورت کو سب پر مقدم
رکھہ کہ زندگی آرام سے بسر ہوگی اور مال اور حسب نسب خوبصورتی پر نظر نکر کہ اکثر دیکھا ہوتا ہی اور اوسکی بدخوئی کے
سبب سے زندگی تلخ ہو جاتی ہی اور اگر دینداری کے ساتھہ مال اور نسب اور جمال بھی ہو تو سبحان اللہ نورًا علی نور **ق** اُسَامَةَ
بْنِ زَيْدٍ يُؤْتَى بِالرَّجُلِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيُلْقٰى فِي النَّارِ فَتَنْدَلِقُ اَقْتَابُ بَطْنِهٖ فَيَدُوْرُ بِهَا كَمَا
يَدُوْرُ الْحِمَارُ بِالرَّحٰى فَيَجْتَمِعُ اِلَيْهِ اَهْلُ النَّارِ فَيَقُوْلُوْنَ يَا فُلَانُ مَا لَكَ اَلَمْ تَكُنْ تَاْمُرُ بِالْمَعْرُوْفِ
وَتَنْهٰى عَنِ الْمُنْكَرِ فَيَقُوْلُ بَلٰى كُنْتُ اٰمُرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَلَا اٰتِيْهِ وَاَنْهٰى عَنِ الْمُنْكَرِ وَاٰتِيْهِ بخاری اور مسلم مین
اُسامہ بن زید رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ لایا جاویگا مرد قیامت کے دن سو ڈالا جاویگا دوزخ مین سو اوسکے پیٹ کی آنتین نکل پڑینگی
سو اونکو لیے گھومتا پھریگا جیسے گدھا چکی کے گرد گھومتا ہی تو جمع ہونگے اوسکی طرف دوزخی لوگ سو کہینگے ای فلانے تجکو
کیا ہوا کیا تو نیک باتین نہ بتلاتا تھا اور بد کاموں سے نہ منع کرتا تھا تو وہ کہیگا کہ کیون نہین مین نیک کام لوگون کو بتلاتا تھا
اور خود اوسکو نکرتا تھا اور بد کام سے منع کرتا تھا لیکن خود کرتا تھا **ف** اس حدیث مین واعظ بے عمل کی سزا مذکور ہے
ق اَنَسٍ يُؤْتٰى بِاَنْعَمِ اَهْلِ الدُّنْيَا مِنْ اَهْلِ النَّارِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيُصْبَغُ فِي النَّارِ صَبْغَةً ثُمَّ يُقَالُ
يَا ابْنَ اٰدَمَ هَلْ رَاَيْتَ خَيْرًا قَطُّ هَلْ مَرَّ بِكَ نَعِيْمٌ قَطُّ فَيَقُوْلُ لَا وَاللّٰهِ يَا رَبِّ وَيُؤْتٰى بِاَشَدِّ
النَّاسِ بُؤْسًا فِي الدُّنْيَا مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَيُقَالُ لَهٗ يَا ابْنَ اٰدَمَ هَلْ رَاَيْتَ بُؤْسًا قَطُّ هَلْ مَرَّ بِكَ
شِدَّةٌ قَطُّ فَيَقُوْلُ لَا وَاللّٰهِ مَا مَرَّ بِيْ بُؤْسٌ قَطُّ وَلَا رَاَيْتُ شِدَّةً قَطُّ مسلم مین انس رض سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا کہ لایا جاویگا قیامت کے دن اہل دوزخ سے جو دنیا داروں مین آسودہ تر اور خوش عیش تر تھا سو دوزخ مین ایکبار
غوطہ دیا جاویگا پھر اوس سے پوچھا جاویگا کہ ای آدم کے بیٹے کیا تو نے کبھی آرام دنیا مین دیکھا تھا کیا تجھپر کبھی چین بھی گذرا تھا تو وہ کہیگا
قسم خدا کی کبھی نہین ای میرے رب اور اہل جنت سے لایا جاویگا جو دنیا مین سب لوگون سے سخت تر تکلیف مین تھا اوس سے پوچھا جاویگا ای
آدم کے بیٹے تو نے کبھی تکلیف بھی دیکھی ہی کیا تجھپر کبھی شدت اور رنج بھی گذرا تھا تو وہ کہیگا خدا کی قسم مجھپر تو کبھی تکلیف نہین گذری
اور مینے تو کبھی شدت اور سختی نہین دیکھی **ف** یعنی دوزخ کی شدت کے روبرو دنیا کی آرام بالکل بھول جاویگی اگرچہ دنیا مین
اوسنے سلطنت کی ہو اور بہشت کے چین و آرام کے روبرو دنیا کی تکلیف ہرگز نہ یاد پڑیگی اگرچہ تمام عمر بیماری اور فاقہ کشی مین گذری
ق ابْنِ مَسْعُوْدٍ يُؤْتٰى بِجَهَنَّمَ يَوْمَئِذٍ لَهَا سَبْعُوْنَ اَلْفَ زِمَامٍ مَعَ كُلِّ زِمَامٍ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَكٍ
يَجُرُّوْنَهَا مسلم مین عبد اللہ بن مسعود رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ لائی جاویگی دوزخ اوسدن یعنی قیامت کو اوسکی ستر ہزار
باگین ہونگی ہر باگ کے ساتھہ ستر ہزار فرشتے اوسکو کھینچینگے **ف** اس حساب سے سب فرشتے دوزخ کے کھینچنے والے تو کرور او
چار ارب ہوئے باقی کارخانجات کے فرشتون کا شمار بشر کے شمار سے باہر ہی وَمَا يَعْلَمُ جُنُوْدَ رَبِّكَ اِلَّا هُوَ جابر بن عبد

نُكْتَةٌ بَيْضَاءُ حَتّٰى يَصِيْرَ عَلٰى قَلْبَيْنِ اَبْيَضَ مِثْلِ الصَّفَا فَلَا تَضُرُّهُ فِتْنَةٌ مَّا دَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ وَالْاٰخَرُ اَسْوَدُ مُرْبَادًّا كَالْكُوْزِ مُجَخِّيًا لَا يَعْرِفُ مَعْرُوْفًا وَّلَا يُنْكِرُ مُنْكَرًا اِلَّا مَا اُشْرِبَ مِنْ هَوَاهُ الْحَدِيْثَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَالسِّيَاقُ لِمُسْلِمٍ مسلم مین حذیفہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ سامنے آتے ہین فتنے دلون پر جیسے چٹائی بنانے کے وقت ایک ایک لکڑی پی درپی سامنے آتی ہی سو جو دل کہ اون فتنون کو ملا یا گیا تو اوسمین ایک سیاہ نکتہ ڈالا گیا اور جس دل نے اون فتنون کی انکار کی تو اوسمین ایک سفید نکتہ ڈالا جاتا ہی تو دو قسم کے دل ہوگئے ایک دل سفید ہوگیا جیسے سنگ مرمر سو اوسکو کسی طرح کا فتنہ ضرر نہین کرتا جب تک آسمان اور زمین قائم ہی اور دوسرا دل کالا خاکستری رنگ ہی جیسے اوندھا کوزہ نہ نیکی کو پہچانے نہ بدی سے انکار کرے سوا اپنی خواہش نفسانی کے وہ کچھ نہین جانتا یہ حدیث متفق علیہ ہی یعنی بخاری اور مسلم دونون مین موجود ہی لیکن یہ خاص روایت مسلم کی ہی **ف** یعنی فاسد اعتقاد اور باطل خطرات کا دلون پر ہجوم رہتا ہی سو جن دلون مین وہ ہیات جم گیا سو سیاہ ہوگیا اوسکو نیک بد کی تمیز نہین رہتی جیسے اوندھے برتن مین پانی نہین ٹھہرتا اور جس دل نے اونکا کچھ دھیان نکیا اور آپ کو خطرات واہیہ سے بچایا وہ دل روشن ہوجاتا ہی اوسکو نیک بد کی تمیز ہوتی ہی وہ گناہ سے بچا رہتا ہی

م اَبُوْ هُرَيْرَةَ تُفْتَحُ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَيَوْمَ الْخَمِيْسِ فَيُغْفَرُ لِكُلِّ عَبْدٍ لَّا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا اِلَّا رَجُلٌ كَانَتْ بَيْنَهُ وَبَيْنَ اَخِيْهِ شَحْنَاءُ فَيُقَالُ اَنْظِرُوْا هٰذَيْنِ حَتّٰى يَصْطَلِحَا مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کھولے جاتے ہین بہشت کے دروازے دوشنبے اور پنجشنبے کے دن تو گناہ معاف ہوتے ہین ہر ایک بندے کے جو خدا کے ساتھ شرک نہین کرتا مگر اوسکے گناہ نہین معاف ہوتے جسکے درمیان اور اوسکے مسلمان بھائی کے درمیان عداوت اور کینہ ہوتا ہی سو حکم ہوتا ہی کہ مہلت دو ان دونون کو یہان تک کہ آپسمین صلح کر لیوین **ف** معلوم ہوا کہ بغض اور کینہ مسلمان سے رکھنا ایسا سخت گناہ ہی کہ مغفرت کو روکتا ہی تین دن سے زیادہ مسلمان سے رنج رکھنا ہرگز درست نہین

ق سُفْيَانُ بْنُ اَبِيْ زُهَيْرٍ الْاَزْدِيُّ تُفْتَحُ الْيَمَنُ فَيَاْتِيْ قَوْمٌ يُّبِسُّوْنَ فَيَتَحَمَّلُوْنَ بِاَهْلِيْهِمْ وَمَنْ اَطَاعَهُمْ وَالْمَدِيْنَةُ خَيْرٌ لَّهُمْ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ وَتُفْتَحُ الشَّامُ فَيَاْتِيْ قَوْمٌ يُّبِسُّوْنَ فَيَتَحَمَّلُوْنَ بِاَهْلِيْهِمْ وَمَنْ اَطَاعَهُمْ وَالْمَدِيْنَةُ خَيْرٌ لَّهُمْ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ وَتُفْتَحُ الْعِرَاقُ فَيَاْتِيْ قَوْمٌ يُّبِسُّوْنَ فَيَتَحَمَّلُوْنَ بِاَهْلِيْهِمْ وَمَنْ اَطَاعَهُمْ وَالْمَدِيْنَةُ خَيْرٌ لَّهُمْ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ بخاری اور مسلم مین سفیان بن ابی زہیر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ فتح ہوگا یمن کا ملک تو آوینگے ایک قوم جلدی کرتے سو اوٹھا لیجاوینگے اپنے گھر والون کو اور جو اونکی اطاعت کریگا اور حال آنکہ مدینے کا رہنا اونکے حق مین بہتر ہی اگر اونکو کچھ دانست ہوتی اور فتح ہوگا شام کا ملک تو آوینگے قوم جلدی کرتے سو اوٹھا لیجاوینگے اپنے گھر والون کو اور جو اونکی اطاعت کریگا اور حال آنکہ مدینے کا رہنا اونکے حق مین بہتر ہی اگر اونکو کچھ دانست ہوتی اور فتح ہوگا عراق کا ملک تو آوینگے لوگ جلدی کرتے سو اوٹھا لیجاوینگے اپنے گھر والون کو اور جو اونکی اطاعت کریگا اور حال آنکہ مدینے کا رہنا اونکے حق مین بہتر ہی اگر اونکو کچھ دانست ہوتی **ف** یعنی بعد فتح اسلام کے لوگ مدینے کا رہنا چھوڑ کے یمن اور شام اور عراق مین مع اپنے گھر بار کے جا بسینگے حالانکہ حضرت کا جوار چھوڑنا اور مدینے کے برکات سے محروم رہنا اونکے حق مین بہتر نہین

ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ تُنْكَحُ الْمَرْاَةُ لِاَرْبَعٍ لِمَالِهَا وَلِحَسَبِهَا

اے میرے رب مین حاضر ہون تیری خدمت اور اطاعت مین پھر خدا فرماویگا کہ کیا تونے اپنی امت کو پیغام پونہچایا تھا یعنی عذاب سے ڈرایا تھا تو نوح کہیگا کہ ہان مینے پیغام سنا دیا ہی تو اوسکی امت سے کہا جاویگا کیا نوح نے تمکو پیغام پونہچایا تھا تو اوسکی امت کے لوگ کہینگے کہ ہمارے پاس تو کوئی ڈرانے والا نہین آیا تو خدا نوح سے فرماویگا کہ تیرے دعوے کا کون گواہ ہی جو تیری گواہی دے تو نوح کہیگا کہ محمد اور اوسکی امت میرے گواہ ہین پھر تم لوگ گواہی دوگے کہ مقرر نوح نے انکو پیغام پونہچایا تھا سو یہی مطلب ہی خدا کے اس قول کا اور اسیطرح ہمنے بنایا تمکو عادل اور فضل امت تاکہ تم گواہ ہو لوگون پر اور رسول تمپر گواہ ہووے **ف** اس حدیث اور اس آیت سے امت محمدی کی فضیلت سب امتون پر خوب ثابت ہوئی اسواسطے کہ گواہی کی لیاقت ہر ایک شخص کو نہین ہوتی گواہی کے واسطے عدالت اور صداقت شرط ہی بعضی روایت مین آیا ہی کہ نوح کی امت کہیگی کہ امت محمدی ہمارے وقت مین کہان موجود تھی بن دیکھے انکی گواہی کیونکر سند ہوگی تو امت محمدی جواب دیگی کہ ہر چند ہم تمھارے وقت مین نتھے لیکن ہمکو یہ حال قرآن شریف سے معلوم ہوا ہی خدا کے کلام سے زیادہ تر کسیکے کلام کی سند نہین **ق** اَبُو هُرَيْرَةَ يُسْتَجَابُ لِاَحَدِكُمْ مَالَمْ يَعْجَلْ يَقُوْلُ قَدْ دَعَوْتُ رَبِّي فَلَمْ يَسْتَجِبْ لِي بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم مین سے ہر ایک آدمی کی دعا اوس وقت تک مقبول ہوگی جب تک کہ وہ اسطرح سے جلدی نکرے کہ مینے اپنے رب سے دعا کی تھی سو اوسنے میری جانب قبول کی **ف** دعا مین اسطرح شتابی کرنا بیبی بے ادبی ہی کہ اوسکا ثمرہ محرومی ہی آدمی کو خدائی کارخانے کا بھید کیا معلوم ہی جو جلدی کرتا ہی خدا ہی خوب جانتا ہی کہ جلد نہ دعا قبول ہونے مین کیا حکمت ہی اور حدیث مین آیا ہی کہ مسلمان کی دعا نامقبول نہین ہوتی خواہ دنیا مین اوسکا اثر ظاہر ہو خواہ آخرت مین بہت چیزون کی تمنا آدمی دنیا مین کرتا ہی حالانکہ اوسکے حق مین بہتر نہین اسواسطے حق تعالی اوسکے عوض آخرت مین ثواب دیگا اسواسطے کہ اپنے دروازے سے کریم کسی کو محروم نہین پھیرتا **ه** عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو يُغْفَرُ لِلشَّهِيْدِ كُلُّ ذَنْبٍ اِلَّا الدَّيْنَ مسلم مین عبداللہ بن عمرو رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ شہید کے سب گناہ معاف ہوجاتے ہین سوا قرض کے **ف** یعنی قرض کا مواخذہ شہید سے بھی باقی رہتا ہی اس حدیث مین اشارہ ہی کہ قرض ادا کرنے مین سستی نکرے علمانے کہا ہی کہ قرض سے مراد جمیع حقوق العباد ہین یعنی شہید سے خدا کے گناہ سب معاف ہوجاتے ہین مگر بندون کے گناہ کا مواخذہ رہتا ہی **خ** اَبُو هُرَيْرَةَ يُقَالُ لِاَهْلِ الْجَنَّةِ خُلُوْدٌ وَّلَا مَوْتَ وَلِاَهْلِ النَّارِ يَا اَهْلَ النَّارِ خُلُوْدٌ وَّلَا مَوْتَ بخاری مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بہشت والون سے کہا جاویگا کہ تمکو ہمیشگی ہی اور کبھی موت نہین اور دوزخ والون سے کہا جاویگا کہ اے دوزخیو تمکو ہمیشگی ہی اور کبھی تمکو موت نہین **ف** معلوم ہوا کہ بہشت اور دوزخ کو فنا نہین

اَلْبَابُ التَّاسِعُ

نوین باب مین پانچ فصلین ہین پہلی فصل مین وے حدیثین ہین جنکے سرے پر فعل ماضی ہی **خ** عُمَرُ اَتَانِي اللَّيْلَةَ اٰتٍ مِّنْ رَّبِّي فَقَالَ صَلِّ فِي هٰذَا الْوَادِي الْمُبَارَكِ وَقُلْ عُمْرَةً فِي حَجَّةٍ بخاری مین عمر فاروق رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ آیا میرے پاس ایک آنے والا میرے رب کی طرف سے سو اوسنے کہا کہ نماز پڑھ اس مبارک نالے مین اور کہہ عمرہ داخل ہوا حج مین **ف** نوین سال حضرت حج کو چلے مدینے سے جب اوس نالے مین پونہچے جسکا عقیق نام ہی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی حج اور عمرہ ساتھی ایک احرام سے ادا کر اسکو قران کہتے ہین یہ حدیث امام اعظم کی دلیل ہی کہ قران افضل ہی تمتع حج اور تمتع سے تمتع یہ کہ عمرہ کرکے احرام اوتارے پھر حج کے موسم مین دوسرا احرام باندھکے حج ادا کرے **ق** اَبُو ذَرٍّ اَتَانِي جِبْرَئِيْلُ فَبَشَّرَنِيْ اَنَّهٗ مَنْ مَّاتَ مِنْ اُمَّتِكَ لَا يُشْرِكُ بِاللهِ

کُلُّ عَبْدٍ عَلٰی مَا مَاتَ عَلَیْہِ مسلم مین جابر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا حشر مین اوٹھایا جاویگا ہر ایک بندہ جس حالت
پر مرگیا **ف** یعنی کفر یا ایمان پر اخلاص یا نفاق پر **ق** اَنَسٌ یُجَاءُ بِالْکَافِرِ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ فَیُقَالُ لَہٗ
اَرَاَیْتَ لَوْ کَانَ لَکَ مِلْءُ الْاَرْضِ ذَھَبًا اَکُنْتَ تَفْتَدِیْ بِہٖ فَیَقُوْلُ نَعَمْ فَیُقَالُ لَہٗ اِنَّکَ کُنْتَ
سُئِلْتَ مَا ھُوَ اَیْسَرُ مِنْ ذٰلِکَ بخاری اور مسلم مین انس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ لایا جاویگا کافر قیامت کے دن تو
اوس سے کہا جاویگا بھلا بتلا تو کہ اگر تیری ملکیت مین زمین کے برابر سونا ہوتا کیا تو عذاب کے عوض دیتا تو وہ کہیگا کہ ہان تو اوس سے کہا جاویگا
تجھسے تو اس سے بھی آسان تر مانگا گیا تھا **ف** یعنی دنیا مین تجھسے تو صرف ایمان کی خواہش اور شرک نکرنے کی فرمایش تھی
تجھسے تو اتنا بھی نہوسکا آج دنیا بھر سونا دینے کو طیار ہی **ق** اَبُوْ ھُرَیْرَةَ یُحْشَرُ النَّاسُ عَلٰی ثَلٰثِ طَرَائِقَ رَاغِبِیْنَ
وَرَاھِبِیْنَ وَاثْنَانِ عَلٰی بَعِیْرٍ وَثَلٰثَةٌ عَلٰی بَعِیْرٍ وَاَرْبَعَةٌ عَلٰی بَعِیْرٍ وَعَشَرَةٌ عَلٰی بَعِیْرٍ وَتَحْشُرُ بَقِیَّتَھُمُ
النَّارُ تَقِیْلُ مَعَھُمْ حَیْثُ قَالُوْا وَتَبِیْتُ مَعَھُمْ حَیْثُ بَاتُوْا وَتُصْبِحُ مَعَھُمْ حَیْثُ اَصْبَحُوْا وَتُمْسِیْ
مَعَھُمْ حَیْثُ اَمْسَوْا بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ حشر ہوگا لوگون کا تین طریق پر ایک قسم امیدوار
لوگ ہونگے یعنی حساب اور ثواب کے امیدوار اپنے نیک اعمال کے سبب سے دوسری قسم خوفناک لوگ یعنی مسلمان تقصیروار دو شخص ایک اونٹ پر
اور تین اور چار ایک اونٹ پر اور دس ایک اونٹ پر اور باقی ماندون کو آگ ہانک لیچلیگی یعنی یہ تیسری قسم کے لوگ ہین وہ پھر کو آگ اونکے
ساتھ ٹھہر جاویگی جہان وے ٹھہرینگے اور رات بسر کریگی اونکے ساتھ جہان وے رات بسر کرینگے اور صبح کریگی اونکے ساتھ جہان وے صبح کرینگے
اور شام کریگی اونکے ساتھ جہان وے شام کرینگے **ف** یہ حشر قیامت سے پہلے ہوگا کہ تمام ملکون کے زندے لوگون کو شام کے ملک مین
آگ ہانک لاویگی لیکن مسلمان سوار ہونگے اور کافر پیادہ پا اور قیامت کا حشر قبرون سے ہوگا **ق** سَھْلُ بْنُ سَعْدٍ یُحْشَرُ
النَّاسُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ عَلٰی اَرْضٍ بَیْضَاءَ عَفْرَاءَ کَقُرْصَةِ النَّقِیِّ لَیْسَ فِیْھَا عَلَمٌ لِاَحَدٍ وَقِیْلَ لَیْسَ
فِیْھَا عَلَمٌ مِنْ حَدِیْثِ سَھْلٍ اَوْ غَیْرِہٖ بخاری اور مسلم مین سہل بن سعد رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ حشر ہوگا لوگون
کا قیامت کے دن سفید زمین پر جو سرخی مارتی ہوگی جیسے میدہ کی روٹی اوسمین کسیکا نشان نہ باقی رہیگا یعنی کوئی مکان اور مینار
نرہیگا چٹیل میدان ہوجاویگا اور بعضون نے کہا ہی کہ نشان نرہنے کا مضمون حضرت کی حدیث مین نہین بلکہ سہل بن سعد کا قول ہی
اونکے سوا یا کسی اور شخص کا **ھ** اَنَسٌ یُخْرَجُ مِنَ النَّارِ اَرْبَعَةٌ فَیُعْرَضُوْنَ عَلَی اللّٰہِ فَیَلْتَفِتُ اَحَدُھُمْ فَیَقُوْلُ
اَیْ رَبِّ اِذْ اَخْرَجْتَنِیْ مِنْھَا فَلَا تُعِدْنِیْ فِیْھَا فَیُنْجِیْہِ اللّٰہُ مِنْھَا مسلم مین انس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ نکالے جاوینگے دوزخ سے چار شخص تو سامنے لائے جاوینگے خدا کے سو اونمین سے ایک شخص منھ پھیر کے کہیگا ای میرے رب جب کہ تو نے
مجھکو دوزخ سے نکالا تو اب مجھکو اوسمین پھر نہ ڈالیو تو خدا اوسکو نجات دیگا **خ** اَبُوْ سَعِیْدٍ یُدْعٰی نُوْحٌ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ
فَیَقُوْلُ لَبَّیْکَ وَسَعْدَیْکَ یَا رَبِّ فَیَقُوْلُ ھَلْ بَلَّغْتَ فَیَقُوْلُ نَعَمْ فَیُقَالُ لِاُمَّتِہٖ ھَلْ بَلَّغَکُمْ
فَیَقُوْلُوْنَ مَا اَتَانَا مِنْ نَّذِیْرٍ فَیَقُوْلُ مَنْ یَّشْھَدُ لَکَ فَیَقُوْلُ مُحَمَّدٌ وَّاُمَّتُہٗ فَتَشْھَدُوْنَ
اَنَّہٗ قَدْ بَلَّغَ فَذٰلِکَ قَوْلُہٗ وَکَذٰلِکَ جَعَلْنٰکُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَکُوْنُوْا شُھَدَاءَ عَلَی النَّاسِ وَیَکُوْنَ
الرَّسُوْلُ عَلَیْکُمْ شَھِیْدًا بخاری مین ابو سعید رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بلایا جاویگا نوح قیامت کے دن تو کہیگا

النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْقَدُوْمِ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہو کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اپنا ختنہ کیا ابراہیم
صلی اللہ علیہ وسلم نے قدوم مین ف قدوم ایک مکان کا نام ہی شام کے ملک مین اور یہ جو مشہور ہی کہ حضرت ابراہیم نے
اپنا ختنہ بسولے سے کیا سو غلط ہی قدوم سے مراد بسولا نہین ہی بلکہ مکان مراد ہی روایت ہی کہ حضرت ابراہیم نے ننانوے برس کی عمر مین
اپنا ختنہ کیا تھا اور یہ سنت اول انھین سے جاری ہوئی توریت کی کتاب الخلقہ یعنی پیدائش کے سترھوین فصل کے اندر مرقوم ہی کہ خدا نے ابراہیم علیہ السلام
سے فرمایا کہ میرے عہد کو تو یاد رکھ اور تیری نسل یاد رکھے ہمیشہ قیامت تک یعنی ہر مرد کا ختنہ ہوا کرے یہی نشان ہی میرے عہد کا
تمہارے بدنون مین عہد دائمی ابدی جو ختنہ نکریگا وہ قوم ابراہیمی سے جدا ہو گیا اوسنے خدا کا عہد توڑا انتھی باختصار الحمد للہ کہ اہل اسلام
اس عہد پر قائم ہین اور نصاری نے ختنہ کرنا بالکل موقوف کر دیا حالانکہ توریت کو حق جانتے ہین اور منسوخ ہونے کے قائل نہین جناب
متی کی انجیل مین عیسی علیہ السلام نے صاف فرمایا ہی کہ مین توریت کے احکام منسوخ کرنے نہین آیا بلکہ خود عیسی علیہ السلام کا بھی
ختنہ ہوا تھا تو بموجب حکم توریت کے صاف ثابت ہوا کہ نصاری قوم ابراہیمی سے بالکل جدا ہو گئے اونھون نے دائمی عہد خدا کا توڑ ڈالا
خ انس اَخَذَ الرَّايَةَ زَيْدٌ فَأُصِيْبَ ثُمَّ أَخَذَهَا جَعْفَرٌ فَأُصِيْبَ ثُمَّ أَخَذَهَا عَبْدُ اللهِ بْنُ رَوَاحَةَ
فَأُصِيْبَ ثُمَّ أَخَذَهَا خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ مِنْ غَيْرِ إِمْرَةٍ فَفُتِحَ لَهُ بخاری مین انسؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ
لیا علم کو زید نے سو وہ شہید ہو گیا پھر علم لیا جعفر نے سو وہ بھی شہید ہوا پھر علم لیا عبد اللہ بن رواحہ نے سو وہ بھی شہید ہوا پھر
علم لیا خالد بن ولید نے بدون سرداری کے سو خدا نے اوسکو فتح نصیب کی ف حضرتؐ نے جنگ موتہ مین لشکر بھیجا اوسکے تین سردار
مقرر کیے اور فرمایا کہ اگر زید شہید ہو تو جعفر طیار سردار ہی اور اگر جعفر بھی شہید ہو تو عبد اللہ بن رواحہ سردار ہی چنانچہ جب جنگ ہوئی
تو یہ تینون سردار شہید ہو گئے پھر صحابہ نے صلاح مشورہ کر کے خالد بن ولید کو اپنا سردار بنایا تو فتح ہوئی حضرت کو وہان کی خبر اوسی دن
بطریق وحی کے معلوم ہوئی مدینے مین لوگون سے فرمائی پھر اوسکے موافق خبر بھی آئی اور یہ جو فرمایا کہ خالد نے بے سرداری فتح کی یعنی حضرت نے اونکو
سردار نہین بنایا تھا بلکہ صحابہ نے اونکو بنایا تھا معلوم ہوا کہ اجماع صحابہ حجت ہی صدیق اکبر کی بھی خلافت صحابہ کے اجماع سے ہوئی تو بیشک
درست ہوئی ق ابوہریرہ اَذْنَبَ عَبْدٌ ذَنْبًا فَقَالَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ ذَنْبِيْ فَقَالَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى أَذْنَبَ
عَبْدِيْ ذَنْبًا عَلِمَ أَنَّ لَهُ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَأْخُذُ بِالذَّنْبِ ثُمَّ عَادَ فَأَذْنَبَ فَقَالَ أَيْ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ
ذَنْبِيْ فَقَالَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى عَبْدِيْ أَذْنَبَ ذَنْبًا فَعَلِمَ أَنَّ لَهُ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَأْخُذُ بِالذَّنْبِ ثُمَّ عَادَ
فَأَذْنَبَ فَقَالَ أَيْ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ ذَنْبِيْ فَقَالَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى أَذْنَبَ عَبْدِيْ ذَنْبًا فَعَلِمَ أَنَّ لَهُ رَبًّا يَغْفِرُ
الذَّنْبَ وَيَأْخُذُ بِالذَّنْبِ اِعْمَلْ مَا شِئْتَ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكَ قَالَ عَبْدُ الْأَعْلٰى أَحَدُ رُوَاةِ هٰذَا الْحَدِيْثِ
لَا أَدْرِيْ أَقَالَ فِي الثَّالِثَةِ أَوِ الرَّابِعَةِ اِعْمَلْ مَا شِئْتَ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ گناہ کیا
کسی بندے نے کوئی گناہ کیون نہو پھر اوسنے کہا کہ الہی میرے گناہ کو معاف کر دے تو حق تعالی فرماتا ہی کہ میرے بندے نے گناہ کیا اور اوسنے جانا
کہ اوسکا ایسا رب ہی کہ گناہ کو معاف کرتا ہی اور گناہ کو پکڑتا ہی پھر اوسنے توبہ توڑی سو گناہ کیا تو اوسنے کہا اے میرے رب میرا گناہ
معاف کر تو حق تعالی فرماتا ہی کہ میرے بندے نے گناہ کیا سو اوسنے جانا کہ اوسکا رب ہی کہ گناہ کو معاف کرتا ہی اور گناہ کو پکڑتا ہی پھر اوسنے
توبہ توڑی سو اوسنے گناہ کیا تو اوسنے کہا کہ اے میرے رب میرا گناہ بخش دے سو حق تعالی فرماتا ہی گناہ کیا میرے بندے نے تو اوسنے جانا کہ اوسکا

شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ قُلْتُ وَاِنْ زَنٰى وَاِنْ سَرَقَ قَالَ وَاِنْ زَنٰى وَاِنْ سَرَقَ بخاری اور مسلم مین ابو ذر رضہ سے روایت
ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ میرے پاس جبرئیل ع آیا سو اوسنے مجکو بشارت دی کہ جو مریگا تیری امت سے اس حالت پر کہ شرک نکرتا ہو اللہ سے کسی چیز کو تو
وہ بہشت مین داخل ہوگا ابو ذر نے کہا مینے کہا اگرچہ وہ زنا کرے اور چوری کرے تو بھی بہشت مین داخل ہوگا حضرت نے فرمایا کہ ہان
اگرچہ وہ زنا اور چوری کرے **ف** یعنی ایمان بہشت مین انجام کو لیجاویگا اگرچہ گناہون کے سبب سے سزا پاویگا یا بدون سزا مغفرت
ہو جاوے **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِحْتَجَّ اٰدَمُ وَمُوْسٰى فَقَالَ مُوْسٰى يَا اٰدَمُ اَنْتَ اَبُوْنَا خَيَّبْتَنَا وَاَخْرَجْتَنَا مِنَ
الْجَنَّةِ فَقَالَ لَهٗ اٰدَمُ اَنْتَ مُوْسٰى اصْطَفَاكَ اللّٰهُ بِكَلَامِهٖ خَطَّ لَكَ التَّوْرٰىةَ بِيَدِهٖ اَتَلُوْمُنِيْ عَلٰى اَمْرٍ
قَدَّرَهُ اللّٰهُ عَلَيَّ قَبْلَ اَنْ يَّخْلُقَنِيْ بِاَرْبَعِيْنَ سَنَةً فَحَجَّ اٰدَمُ مُوْسٰى بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ بحث کی آدم ع اور موسی ع نے سو کہا موسی نے ای آدم تو ہمارا باپ ہی تو نے ہمکو نے نصیب کیا اور ہمکو تو نے بہشت سے نکالا یعنی اگر تم گیہون
نہ کھاتے تو بہشت سے تم اور تمھارے فرزند نکالے جاتے تو آدم ع نے موسی ع سے کہا کہ تو موسی ہی کہ تجکو خدا نے اپنے کلام سے برگزیدہ کیا اور تجکو توریت
اپنے دست قدرت سے لکھ دی کیا تجکو ملامت کرتا ہی اور الزام دیتا ہی اوس کام پر جو خدا نے میری تقدیر مین لکھا تھا چالیس برس میرے
پیدا کرنے سے پہلے تو جیت گئے آدم موسی ع سے **ف** پوری روایت مصابیح مین یون ہی کہ گفتگو کی آدم اور موسی نے اپنے رب کے
پاس تو غالب ہوئے آدم موسی پر کہا موسی نے تو ہی آدم ہی کہ تجکو خدا نے اپنے دست قدرت سے بنایا اور اپنی روح تجھمین پھونکی تھی اور فرشتون سے
تجکو سجدہ کرایا اور تجکو اپنی بہشت مین رکھا پھر تو نے اپنے گناہ سے لوگون کو زمین پر گرایا تو آدم نے کہا تو ہی موسی ہی کہ تجکو خدا نے اپنی پیغمبری اور
اپنے کلام سے برگزیدہ کیا اور تجکو توریت دی جسمین ہر چیز کا مفصل بیان ہی اور تجکو مناجات کے واسطے اپنے نزدیک کر لیا سو بتلا تو کہ
خدا نے توریت کو میرے پیدا کرنے سے پہلے کی برس آگے لکھا تھا موسی نے کہا چالیس برس آدم نے کہا کیا تو نے یہ مطلب بھی دیکھا کہ آدم نے
نافرمانی کی موسی نے کہا کہ ہان آدم نے کہا پھر کیون مجکو تو ملامت کرتا ہی اوس کام کے کرنے پر جو میری تقدیر مین چالیس برس میری پیدایش
سے آگے ٹھہر چکا تھا حضرت نے فرمایا سو جیت گیا آدم موسی ع سے **ف** یہ گفتگو حضرت موسی ع کے انتقال کے بعد عالم ارواح مین ہوئی اور
جب تک حضرت آدم اس عالم مین زندہ رہے قصور کو اپنی طرف نسبت کرتے رہے اس حدیث سے یہ نہین ثابت ہوتا کہ آدمی اپنے گناہون کو
تقدیر کی طرف حوالہ کر کے آپ کو بیقصور سمجھے اسواسطے کہ عالم اجسام کا قیاس عالم ارواح پر صحیح نہین شیطان نے اپنا گناہ اس عالم
مین تقدیر کی طرف نسبت کیا اور آپ کو بیقصور جانا اسی سبب سے ملعون اور مردود ہوا اور حضرت آدم ع نے قصور کو اپنی طرف
نسبت کیا اسی سبب سے مقبول اور محبوب ہوئے آدمیت اور بندگی ادب کا نام ہی اور بے ادبی شیطانی کام ہی **شعر** بندگی نبود بجز عجز
و ادب ٭ بے ادب محروم شد از فضل رب ٭ **ھ** اِبْنُ عَبَّاسٍ اَحْسَنْتُمْ وَاَجْمَلْتُمْ كَذَا فَاصْنَعُوْا **قَالَهٗ** لِبَنِيْ
عَبْدِ الْمُطَّلِبِ حِيْنَ سَقَوْهُ النَّبِيْذَ عَلٰى زَمْزَمَ مسلم مین عبد اللہ بن عباس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تمنے یہ بہت اچھا
کیا اور نہایت خوب کیا سو کیا کرو حضرت نے عبد المطلب کی اولاد سے یہ فرمایا جب کہ اونھون نے حضرت کو زمزم پر کھجور کو پانی مین گھول کر پلایا
ف روایت ہی عبد اللہ بن عباس رضہ سے کہ حضرت حجۃ الوداع مین زمزم پاس اونٹ پر سوار آئے اور حضرت کے پیچھے اسامہ بن زید
سوار تھے ہمسے حضرت نے پانی مانگا ہمنے حضرت کو کھجور کا بھیگا ہوا پانی پلایا حضرت نے خود پیا اور باقی اسامہ کو دیا پھر حضرت نے یہ حدیث
فرمائی معلوم ہوا کہ نیک کام کی تعریف کرنا اور اوسپر ترغیب دلانا مستحب ہی **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِخْتَتَنَ اِبْرَاهِيْمُ

اشتری رجل من رجل عقارا له فوجد الرجل الذی اشتری العقار فی عقاره جرة فیها ذهب
فقال له الذی اشتری العقار خذ ذهبك منی انما اشتریت منك الارض ولم ابتع منك الذهب
فقال الذی اشتری الارض انما بعتك الارض وما فیها فتحاکما الی رجل فقال الذی تحاکما الیه
الکما ولد فقال احدهما لی غلام وقال الاخر لی جاریة فقال انکحا الغلام الجاریة وانفقا علی
انفسکما منه وتصدقا بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مول لی ایک مرد نے دوسرے مرد کی زمین زمین
کے مول لینے والے نے اوسکی زمین مین ایک گھڑا پایا جسمین سونا تھا تو بیچنے والے سے زمین کے مول لینے والے نے کہا کہ اپنا سونا مجھسے لے
مینے تو تجھسے زمین مول لی تھی اور تجھسے مینے سونا نہین مول لیا تو بیچنے والے نے زمین کے مول لینے والے سے کہا کہ مینے تو تجھسے زمین اور جو
اوسکے اندر تھا سب بیچ ڈالا یعنی وہ تیرا حق ہی میرا حق نہین سو وے دونون اپنا جھگڑا فیصل کروانے گئے ایک اور مرد کے پاس تو جسکے
پاس فیصلہ کروانے کو گئے اوسنے کہا کہ تم دونون کے اولاد بھی ہی تو ایک نے کہا کہ میرا ایک لڑکا ہی دوسرے نے کہا کہ میری ایک لڑکی ہی تو اوسنے
کہا تم دونون اوس لڑکے کا لڑکی کے ساتھ نکاح کردو اور اوس مال کو اون دونون پر خرچ کرو اور اون پر خیرات کرو
ف اس حدیث مین خوش نیتی اور دیانت داری کا بیان ہی اور حاکم نے جب کہ اونکو خوش نیت دیکھا تو اونمین رشتہ داری بنا
جانی اور اوس مال کے خرچ کرنے کا کیا خوب طریقہ نکالا ق ابن عباس اصبت بعضا واخطأت بعضا قاله لابی بکر
رضی الله عنه بخاری اور مسلم مین عبد الله بن عباس رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تو نے بعضی جگہہ ٹھیک تعبیر کہی اور بعضے
مقام پر تو چوک گیا یہ حضرت نے ابی بکر رضی سے فرمایا ف ایک شخص حضرت کے پاس آیا اوسنے کہا یا رسول الله مینے خواب مین دیکھا ابر کی
گھی اور شہد ٹپکتا ہی تو لوگ اوسکو اپنے ہاتھون مین بھرتے ہین بعضا زیادہ لیتا ہی اور بعضا کم اور مینے آسمان سے ایک رسی لٹکی
دیکھی سو حضرت اوسکو پکڑکے چڑھ گئے پھر حضرت کے بعد ایک اور مرد اوسکو پکڑکے چڑھ گیا پھر ایک اور مرد چڑھ گیا پھر ایک اور مرد نے
اوسکو پکڑا سو وہ رسی ٹوٹ گئی پھر جوڑی گئی سو وہ بھی چڑھ گیا تو صدیق اکبر نے کہا کہ میرے ماں باپ حضرت پر قربان اگر اجازت ہو تو
مین اس خواب کی تعبیر کہون حضرت نے فرمایا تو ہی اسکی تعبیر کہہ صدیق اکبر نے کہا وہ بدلی تو اسلام کی بدلی ہی اور گھی اور شہد جو ٹپکتا ہی
سو قرآن ہی اور اوسکی شیرینی اور جو لوگ اوسکو ہاتھون مین لیتے ہین سو قرآن خوان ہین کسیکو بہت قرآن یاد ہی اور کسیکو کم اور وہ رسی
جو آسمان سے لٹکتی ہی سو وہ دین حق ہی جسپر تو قائم ہی سو خدا آپکو اوسی سبب سے اپنی طرف چڑھالیگا پھر آپکے بعد آپکا خلیفہ اوسی طرح
چڑھ جاویگا پھر دوسرا خلیفہ چڑھ جاویگا پھر تیسرا خلیفہ چڑھنے کا ارادہ کریگا تو کچھ خلل پڑ جاویگا آخر وہ خلل مٹ جاویگا سو وہ بھی چڑھ جاویگا
حضرت اب فرمایئے کہ مینے ٹھیک تعبیر کہی یا کہین مین چوک گیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی ف بعضے علما نے کہا کہ ہرچند تعبیر
ٹھیک تھی لیکن خطا یہ ہوئی کہ حضرت سے تعبیر کی اجازت مانگی اگر صدیق اکبر صبر کرتے اور حضرت خود تعبیر کہتے تو خوب ہوتا اور بعضے عالم
یون کہتے ہین کہ بعضی عبارت کی تعبیر مین خطا ہوئی شہد کی تعبیر تو قرآن کی خوب ہوئی لیکن گھی کی تعبیر حدیث کو کہنا تھا والله اعلم
ه ابو ہریرة اضل الله عن الجمعة من کان قبلنا فکان للیهود یوم السبت وکان للنصاری یوم
الاحد فجاء الله بنا فهدانا الله لیوم الجمعة فجعل الجمعة والسبت والاحد وکذلك هم تبع
لنا یوم القیمة نحن الاخرون من اهل الدنیا والاولون یوم القیمة المقضی لهم قبل الخلائق

ایک رب ہی کہ گناہ بخشتا ہی اور گناہ کو پکڑتا ہی کر جو تیرا جی چاہے سو مقرر میںنے تجکو بخشا عبد الاعلی اس حدیث کے ایک راوی نے کہا کہ مین نہین جانتا کہ حضرت نے تیسری بار یا چوتھی بار فرمایا کہ کر جو تیرا جی چاہے **ف** یعنی جب بار گناہ کرکے آدمی توبہ کریگا اوسکی توبہ مقبول ہوگی آدمی کا تصور اگر کیجیے تو دو تین بار مین تنگ ہو جاتا ہی یہان کریمی کی شان ہی تنگی کا کیا امکان ہی **نظم**

باز آ باز آ ہر آنچہ ہستی باز آ گر کافر و گبر و بت پرستی باز آ
این درگہ ما درگہ نومیدی نیست صد بار اگر توبہ شکستی باز آ

لیکن شرط یہ ہی کہ توبہ کے وقت ندامت ہو اور اوس گناہ کے کرنے کا قصد نہو اور اگر اوس گناہ کرنے کا قصد دل مین موجود ہو تو صرف زبان سے توبہ کرنا گویا مسخراپن کرنا ہی اور یہ جو فرمایا کہ تو کر جو تیرا جی چاہے یعنی جس گناہ کے بعد توبہ بھی ہو تو ایسا گناہ مغفرت کو نہین روکتا اور یہ مطلب نہین کہ توبہ کے بعد آدمی بیقید ہو جاوے جو جی چاہے سو کرے **ھ** عَمْرُو بْنُ عَبَسَةَ اَرْسَلَنِيْ بِصِلَةِ الْاَرْحَامِ وَكَسْرِ الْاَوْثَانِ وَاَنْ تُوَحِّدَ اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكَ بِهٖ شَيْئًا **قَالَهُ** لَهٗ حِيْنَ سَاَلَهُ بِاَيِّ شَيْءٍ اَرْسَلَكَ يَعْنِي اللّٰهُ مسلم مین عمرو بن عبسہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا نے مجکو بھیجا ہی برادر پروری بتلانے کو اور بتون کے توڑنے کو اور اسواسطے کہ ہم سب لوگ خدا کو اکیلا مالک جانین اور اوسکے ساتھ کسی چیز کو شریک نسمجھین حضرت نے عمرو بن عبسہ سے فرمایا جبکہ اوسنے پوچھا حضرت سے کہ خدا نے تمکو کس کام کے واسطے بھیجا ہی **ف** ابتدا اسلام مین جبکہ اسلام بہت ضعیف تھا یہ شخص یعنی عمرو بن عبسہ مکے مین آیا حضرت سے اوسنے پوچھا کہ تم کون ہو حضرت نے فرمایا مین پیغمبر ہون اوسنے کہا پیغمبر کیا حضرت نے فرمایا خدا نے مجکو بھیجا ہی اوسنے کہا کس واسطے بھیجا ہی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی پھر اوسنے کہا کسنے تمھارا ساتھ دیا ہی حضرت نے فرمایا ایک آزاد اور ایک غلام نے یعنی ابو بکر صدیق اور بلال نے پھر اوسنے کہا مین بھی تمھارا ساتھ دیتا ہون حضرت نے فرمایا ابھی تو میرا ساتھ نہ دے سکیگا تو نہین دیکھتا میری ناتوانی اور کافرون کا غلبہ اب تو اپنے گھر پلٹ جا جب تو ہماری فتح سنیو تو آئیو **ق** حَكِيْمُ بْنُ حِزَامٍ اَسْلَمْتَ عَلٰى مَا سَلَفَ لَكَ مِنْ خَيْرٍ **قَالَهُ** لَهٗ بخاری اور مسلم مین حکیم بن حزام رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تو مسلمان ہوا اوس نیکی پر جو تجھسے آگے ہوئی **ف** حکیم بن حزام رض سے روایت ہی کہ مینے مسلمان ہوتے کے وقت عرض کی کہ یا رسول اللہ حالت کفر مین جو مینے نیکیان کی ہین جیسے برادر پروری اور گردن آزاد کرنا سو اوسکا بھی ثواب مجکو ملیگا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اسلام کی برکت سے اگلی نیکی کا ثواب ضائع نہوگا **ق** اَلْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ اَشْبَهْتَ خَلْقِيْ وَخُلُقِيْ **قَالَهُ** لِجَعْفَرِ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ بخاری اور مسلم مین براء بن عازب رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تو میری صورت اور سیرت مین مشابہ ہی یہ حضرت نے جعفر بن ابی طالب سے فرمایا **ف** اس حدیث سے بڑی فضیلت جعفر طیار رض کی ثابت ہوئی حضرت کے ظاہر اور باطن کے ساتھ مشابہت ہونا نہایت عمدہ کمال ہی **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِشْتَدَّ غَضَبُ اللّٰهِ عَلٰى قَوْمٍ فَعَلُوْا بِنَبِيِّهٖ يُشِيْرُ اِلٰى رَبَاعِيَتِهٖ اِشْتَدَّ غَضَبُ اللّٰهِ عَلٰى رَجُلٍ يَقْتُلُهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ سخت غضب ہوا خدا کا اوس قوم پر جنھون نے خدا کے پیغمبر سے ایسا کیا حضرت اشارہ کرتے تھے اپنے دندان مبارک کے شہید ہونے پر نہایت غضب ہی خدا کا اوس مرد پر جسکو رسول اللہ قتل کرے راہ خدا مین **ف** جنگ احد مین کافرون نے پتھر مارے حضرت کا دانت شہید ہوا اور چہرۂ شریف پر گھر ونچا لگا اور اونٹھ پر زخم آیا علی مرتضی رض پانی سے حضرت کا خون دھوتے تھے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اوسی لڑائی مین حضرت نے ابی بن خلف کو برچھی سے زخمی کیا چنانچہ وہ ملعون مکے مین جاکر اوسی زخم کے صدمے سے مر گیا **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ

نافرانون کو وہی سزا دیگا اور بہشت نے آپکو فضل سمجھا اس دلیل سے کہ خدا کے مطیع اور تابعدارون کو وہی ثواب اور جزا دیگا تو اللہ تعالیٰ
نے فیصلہ کر دیا کہ تم دونون برابر ہو دوزخ مظہر قہر الٰہی ہی اور بہشت مظہر رحمت الٰہی ہی **عـ** ابن مسعود قال بینا
اَتَشْهَدُ اَنِّي رَسُوْلُ اللّٰهِ **قَالَهٗ** لِابْنِ صَیَّادٍ مسلم مین عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسکا نام
خاک میں ملین کیا تو اسکی گواہی دیتا ہی کہ مین خدا کا رسول ہون حضرت نے ابن صیاد سے فرمایا **ف** اسکا قصہ ہوچکا کہ ابن صیاد
مدینہ مین یہودی کا لڑکا تھا جنون سے اوسکو کچھ حال معلوم ہوجاتا تھا جب حضرت نے اوس سے یہ حدیث فرمائی اوسنے کہا کہ ان پڑھون
کا تم عرب کے رسول ہو **عـ** اَبُوْ هُرَيْرَةَ تَعِسَ عَبْدُ الدِّيْنَارِ وَعَبْدُ الدِّرْهَمِ وَعَبْدُ الْخَمِيْصَةِ اِنْ اُعْطِيَ رَضِيَ
وَاِنْ لَمْ يُعْطَ سَخِطَ تَعِسَ وَانْتَكَسَ وَاِذَا شِيْكَ فَلَا انْتَقَشَ طُوْبٰى لِعَبْدٍ اٰخِذٍ بِعِنَانِ فَرَسِهٖ فِيْ
سَبِيْلِ اللّٰهِ اَشْعَثَ رَاْسُهٗ مُغْبَرَّةٍ قَدَمَاهُ اِنْ كَانَ فِي الْحِرَاسَةِ كَانَ فِي الْحِرَاسَةِ وَاِنْ كَانَ فِي السَّاقَةِ كَانَ فِي السَّاقَةِ
اِنِ اسْتَاْذَنَ لَمْ يُؤْذَنْ لَهٗ وَاِنْ شَفَعَ لَمْ يُشَفَّعْ بخاری مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ سونے کے ہو گرے اشرفی
کا بندہ اور روپی کا بندہ اور سیاہ کمل دھاری دار کا بندہ اگر اوسکو دیجیے تو راضی رہے اور اگر نہ دیجیے تو ناخوش ہو اوندھا گرا اور الٹا
ہو گیا اور اگر اوسکے کانٹا چبھے تو نہ نکال سکے خوشی ہو جیو اوس بندے کو جو اپنے گھوڑے کی باگ راہ خدا مین تھامے ہی اوسکے سر کے بال
بکھرے اور اوسکے دونون قدم گرد مین بھرے اگر اوسکو چوکیداری مین رکھیے تو چوکیداری مین رہے اور اگر اوسکو لشکر کے پیچھے حفاظت کے
واسطے مقرر کیجیے تو وہین رہے اگر وہ سردار پاس آنے کی اجازت مانگے تو اوسکو اجازت نہ ملے اور اگر کسیکی سفارش کرے تو نہ قبول ہو
ف اس حدیث مین لالچی کی نہایت مذمت اور گمنام غازی کی کمال فضیلت کا بیان ہی لالچی کو بندہ دینار اور بندہ درم
اور بندہ پوشاک اسواسطے فرمایا کہ لالچ کے سبب سے اوس سے دینداری اور خدا کی بندگی نہین ہوسکتی شب و روز اوسکی غرض دنیا حاصل کرنے
مین بسر ہوتی ہی تو حقیقت مین وہ خدا کا بندہ نرہا دنیا کا بندہ ہو گیا عرب لوگ سیاہ کمل دھاری دار کو بہت پسند کرتے تھے اسواسطے
حضرت نے اوسکو ذکر کیا لیکن مراد ہر قسم کا عمدہ لباس ہی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ دینداری کے ساتھ گمنامی اور لوگون مین بے قدری خدا کو
نہایت پسند ہی **عـ** اَبُوْ هُرَيْرَةَ تَكَفَّلَ اللّٰهُ لِمَنْ جَاهَدَ فِيْ سَبِيْلِهٖ لَا يُخْرِجُهٗ مِنْ بَيْتِهٖ اِلَّا الْجِهَادُ
فِيْ سَبِيْلِهٖ وَتَصْدِيْقُ كَلِمَاتِهٖ اَنْ يُّدْخِلَهُ الْجَنَّةَ اَوْ يَرُدَّهٗ اِلٰى مَسْكَنِهٖ بِمَا نَالَ مِنْ اَجْرٍ اَوْ غَنِيْمَةٍ
بخاری مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ضامن ہو گیا ہی خدا اوسکا جسنے اوسکی راہ مین جہاد کیا نکلا ہو اوسکو اپنے گھر سے
مگر راہ خدا مین جہاد کی نیت نے اور آیات اور احادیث کی تصدیق نے خدا اس بات کا ضامن ہوا ہی کہ یا اوسکو بہشت مین داخل کریگا یا اوسکو
اوسکے وطن مین ثواب یا مال غنیمت کے ساتھ پھیر لاویگا **ف** یعنی خالص نیت والے غازی کا خدا ضامن ہی کہ اگر وہ شہید ہوا تو بہشت مین
گیا اور اگر زندہ رہا تو ثواب یا غنیمت کا مال لیکر اپنے گھر مین آیا دونون صورت مین اوسکا بھلا ہی **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ جَاءَ
مَلَكُ الْمَوْتِ اِلٰى مُوْسٰى فَقَالَ لَهٗ اَجِبْ رَبَّكَ فَلَطَمَ مُوْسٰى عَيْنَ مَلَكِ الْمَوْتِ فَفَقَاَهَا فَرَجَعَ الْمَلَكُ
اِلَى اللّٰهِ فَقَالَ اِنَّكَ اَرْسَلْتَنِيْ اِلٰى عَبْدٍ لَّكَ لَا يُرِيْدُ الْمَوْتَ وَقَدْ فَقَاَ عَيْنِيْ فَرَدَّ اللّٰهُ اِلَيْهِ عَيْنَهٗ وَقَالَ
ارْجِعْ اِلٰى عَبْدِيْ فَقُلْ اَلْحَيٰوةَ تُرِيْدُ فَاِنْ كُنْتَ تُرِيْدُ الْحَيٰوةَ فَضَعْ يَدَكَ عَلٰى مَتْنِ ثَوْرٍ فَمَا وَارَتْ يَدُكَ
مِنْ شَعْرَةٍ فَاِنَّكَ تَعِيْشُ بِهَا سَنَةً قَالَ ثُمَّ مَهْ قَالَ ثُمَّ الْمَوْتُ قَالَ فَالْاٰنَ مِنْ قَرِيْبٍ رَبِّ اَدْنِنِيْ مِنَ

قَبْلَنَا اُخْذًا ذٰلِکَ مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بہکا دیا خدا نے جمعے سے اونکو جو ہمسے پہلے تھے یہودیون کے واسطے ہفتے کا دن اور نصاریٰ کے واسطے یکشنبے کا دن ہوا پھر خدا ہمکو لایا سو خدا نے ہمارے واسطے جمعے کا دن بتلایا سو خدا نے جمعہ اور ہفتہ اور یکشنبہ بنایا یعنی جمعے کو مقدم کیا ہفتے اور یکشنبے پر اور اسی طرح وے لوگ ہمارے پس رو ہونگے قیامت کے دن ہم دنیا مین تو پچھلے ہین اور قیامت مین پہلے ہین جنکا اول فیصلہ ہوگا سب خلق سے پہلے اور ایک روایت یون ہی کہ ہم اون لوگون مین مقدم ہین جنکا فیصلہ سب خلق سے اول ہوگا **ف** خدا کے نزدیک جمعے کا دن تعظیم اور عبادت کے لائق نہایت مناسب تھا اسواسطے کہ حضرت آدم اسی دن پیدا ہوئے اور قیامت بھی تو انسان سے اسی دن کو خوب مناسبت ٹھہری لیکن یہود اور نصاریٰ کی فہم مین یہ بات نہ آئی یہود نے ہفتے کی تعظیم کی کہ خدا نے اسی دن پیدائش سے فراغت کی اور نصاریٰ نے یکشنبے کی تعظیم کی اس تصور سے کہ عیسیٰ علیہ السلام اونکے گمان مین سولی پانے کے بعد قبر سے اسی دن نکلے اور آسمان پر گئے حضرت نے فرمایا کہ جیسے ہمارا دن اونکے دن پر دنیا مین مقدم ہی اسی طرح قیامت مین امت محمدی اونپر مقدم ہوگی کہ اول یہی امت حساب کتاب سے فراغت پاجاویگی چنانچہ اسکے مطابق متّی کی انجیل باب مین امت محمدی کی صفت موجود ہی کہ پچھلی امت اگلی ہوجاویگی اور اگلی امتین پچھلی ہوجاوینگی **ق** جابرؓ و انسؓ اِهْتَزَّ عَرْشُ الرَّحْمٰنِ لِمَوْتِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ بخاری اور مسلم مین جابرؓ سے اور مسلم مین انسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جنبش کی خدا کے عرش نے سعد بن معاذ کی موت سے **ف** سعد بن معاذ مدینے کے سردار تھے جنگ احد مین شہید ہوئے اونکی فضیلت مین حضرت نے یہ حدیث فرمائی عرش کو جنبش سعد کی روح کے سبب سے ہوئی اسواسطے کہ کاملین کی روحین موت کے بعد عرش کے نیچے جاکر ٹھہرتی ہین **ق** انسؓ بَارَکَ اللّٰہُ فِیْ لَیْلَتِکُمَا دَعَا بِہٖ لِاَبِیْ طَلْحَةَ وَاُمِّ سُلَیْمٍ بخاری اور مسلم مین انسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا برکت دے تم دونون کی رات مین یہ دعا حضرت نے ابو طلحہ اور ام سلیم کے حق مین کی **ف** ام سلیم ابو طلحہ کی بی بی کا نام تھا سو ابو طلحہ کا لڑکا مرگیا تھا ابو طلحہ گھر مین نہ تھے جب ابو طلحہ گھر مین آئے تو ام سلیم نے لڑکے کے مرنے کی خبر نکی ابو طلحہ کے آگے کھانا رکھا اونھون نے کھانا کھایا اور پانی پیا پھر صحبت کی فجر کے قریب ام سلیم نے کہا ای ابو طلحہ اگر ایک قوم دوسری قوم سے کوئی چیز عاریت مانگین پھر وے لوگ اگر اپنی چیز طلب کرین تو دیوین یا نہ دیوین ابو طلحہ نے کہا کہ بگانی چیز دینے مین کچھ عذر نہین ہے تب ام سلیم نے کہا تمھارا بیٹا مرگیا صبر کرو تاکہ ثواب پاؤ ابو طلحہ نے یہ قصہ حضرت سے کہا تب حضرت نے اونکے حق مین یہ دعا کی یعنی خدا تمکو اولاد دے بعضی روایت مین آیا ہی کہ اوسی رات ام سلیم کو حمل رہا پھر لڑکا پیدا ہوا حضرت نے اوسکا عبد اللہ نام رکھا حضرت کو ام سلیم کی مضبوطی اور ایسے غم مین خاوند کی آرام رسانی پسند آئی **ق** ابو ہریرہؓ تَحَاجَّتْ وَیُرْوٰی اِحْتَجَّتِ النَّارُ وَالْجَنَّةُ فَقَالَتْ هٰذِهٖ یَدْخُلُنِی الْجَبَّارُوْنَ وَالْمُتَکَبِّرُوْنَ وَقَالَتْ هٰذِهٖ یَدْخُلُنِی الضُّعَفَآءُ وَالْمَسَاکِیْنُ فَقَالَ اللّٰہُ لِهٰذِهٖ اَنْتِ عَذَابِیْ اُعَذِّبُ بِکِ مَنْ اَشَآءُ وَقَالَ لِهٰذِهٖ اَنْتِ رَحْمَتِیْ اَرْحَمُ بِکِ مَنْ اَشَآءُ وَلِکُلِّ وَاحِدَةٍ مِّنْکُمَا مِلْؤُهَا بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا آپس مین حجت کی دوزخ اور بہشت نے تو دوزخ نے کہا کہ مجھمین گردنکش اور مغرور لوگ داخل ہونگے اور بہشت نے کہا کہ مجھمین غریب اور مسکین لوگ داخل ہونگے تو حق تعالیٰ نے دوزخ سے فرمایا تو میرا عذاب ہی تیرے سبب سے عذاب دونگا جسکو چاہونگا اور بہشت سے فرمایا کہ تو میری رحمت ہی رحم کرونگا تیرے سبب سے جسپر کہ چاہونگا اور تم دونون مین ہر ایک کے واسطے بھرتی ہی **ف** دوزخ اور بہشت مین افضلیت کی بحث ہوئی دوزخ نے آپ کو بہشت سے افضل جانا اس دلیل سے کہ خدا کے

ف حضرت نے خیبر کو فتح کر کے رات کو کوچ کیا صبح کے قریب حضرت کو نیند کا غلبہ ہوا حضرت سوار تھے نیند کے سبب سے جھک جھک جاتے تھے اور ابو قتادہ انصاری حضرت کو تھام لیتے تھے تیسری بار حضرت نے معلوم ہوا کہ ابو قتادہ تھامتے آتے ہیں تب حضرت نے اونکے حق میں دعا کی **ق** ابو ہریرہ خَلَقَ اللّٰهُ اٰدَمَ وَطُوْلُهٗ سِتُّوْنَ ذِرَاعًا ثُمَّ قَالَ اذْهَبْ فَسَلِّمْ عَلٰی اُولٰئِكَ مِنَ الْمَلٰئِكَةِ فَاسْتَمِعْ مَا يُحَيُّوْنَكَ فَاِنَّهَا تَحِيَّتُكَ وَتَحِيَّةُ ذُرِّيَّتِكَ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَقَالُوا السَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ فَزَادُوْهُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ فَكُلُّ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَلٰی صُوْرَةِ اٰدَمَ قَالَ فَلَمْ يَزَلِ الْخَلْقُ يَنْقُصُ حَتّٰی الْاٰنَ بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ پیدا کیا خدا نے آدم کو اور اونکا قد ساٹھ ہاتھ کا تھا پھر خدا نے کہا آدم سے کہ جا سو ان فرشتوں کو سلام کر پھر سن کہ تجکو سلام کیا جواب دیتے ہیں سو وہی سلام اور جواب تیرا اور تیری اولاد کا ہی تو آدم نے فرشتوں سے کہا کہ السلام علیکم سو فرشتوں نے کہا السلام علیک ورحمة اللہ اور فرشتوں نے آدم کے سلام کے جواب میں رحمة اللہ کی لفظ زیادہ کی سو جو بہشت میں داخل ہوگا آدم کی صورت پر ہوگا یعنی ساٹھ ہاتھ کا قد ہوگا حضرت نے فرمایا سو ہمیشہ لوگوں کے قد گھٹتے گئے اب تک **ف** حضرت آدم سے جتنا زمانہ بعید ہوتا گیا آدمیوں کے قد بھی گھٹتے گئے بہشت میں سب برابر ہو جاوینگے ہر چند ساٹھ ہاتھ کا قد اس وقت میں خوش نما نہیں معلوم ہوتا اسواسطے کہ ہمارے قد چھوٹے چھوٹے ہیں لیکن بہشت میں خوش نما معلوم ہوگا اسواسطے کہ سب برابر ہو جاوینگے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ السلام علیکم کہنا اور جواب میں وعلیک السلام ورحمة اللہ کہنا حضرت آدم کی سنت ہی جو سلام علیک چھوڑ کے بندگی یا مجرا یا آداب یا کورنش کرے وہ حقیقت میں ناخلف ہی کہ اوسنے اپنے قدیمی خاندان کی راہ چھوڑی بلکہ جسنے آدم کا طریقہ چھوڑا سو آدمی نہیں **ھ** ابو ہریرہ خَلَقَ اللّٰهُ التُّرْبَةَ يَوْمَ السَّبْتِ وَخَلَقَ فِيْهَا الْجِبَالَ يَوْمَ الْاَحَدِ وَخَلَقَ الشَّجَرَ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَخَلَقَ الْمَكْرُوْهَ يَوْمَ الثُّلٰثَاءِ وَخَلَقَ النُّوْرَ يَوْمَ الْاَرْبِعَاءِ وَبَثَّ فِيْهَا الدَّوَابَّ يَوْمَ الْخَمِيْسِ وَخَلَقَ اٰدَمَ بَعْدَ الْعَصْرِ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ فِيْ اٰخِرِ الْخَلْقِ فِيْ اٰخِرِ سَاعَةٍ مِّنَ النَّهَارِ فِيْمَا بَيْنَ الْعَصْرِ اِلَی اللَّيْلِ مسلم میں ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا نے پیدا کیا زمین کو ہفتے کے دن اور پیدا کیا اوسمیں پہاڑوں کو یکشنبے کے دن اور پیدا کیا درختوں کو دوشنبے کے دن اور پیدا کیا رنج اور مصیبت کو سہ شنبے کے دن اور پیدا کیا روشنی کو چہار شنبے کے دن اور زمین پر جانور پھیلائے پنجشنبے کے دن اور آدم کو پیدا کیا عصر کے بعد جمعے کے دن پچھلی پیدایش میں دن کی پچھلی ساعت میں مابین عصر کے رات تک **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ انسان اشرف المخلوقات ہی اسواسطے کہ سب مخلوقات کے بعد پیدا ہوا دستور ہی کہ اول خیمہ اور فرش اور نوکر چاکر حاضر ہو لیتے ہیں پیچھے پادشاہ کی سواری آتی ہی اور جمعے کی پچھلی ساعت جسمیں حضرت آدم پیدا ہوئے خدا کو ایسی محبوب ہی کہ اوسوقت جو دعا کرے سو مقبول ہوتی چنانچہ یہ مضمون اور احادیث میں ثابت ہی **ھ** الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ ذَاقَ طَعْمَ الْاِيْمَانِ مَنْ رَضِيَ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ رَّسُوْلًا مسلم میں عباس بن عبد المطلب رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اوسنے ایمان کا مزہ چکھا جو راضی ہو گیا خدا کی خدائی پر اور اسلام کے دین پر اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی پیغمبری پر **ف** خدا کی خدائی پر راضی ہونے کی یہ نشانی ہی کہ اوسکی قضا اور قدر پر راضی رہے رنج اور تکلیف و مصیبت میں اوسکا گلہ شکوہ نکرے اور دین اسلام پر راضی ہونے کی یہ علامت ہی کہ اسلام کے احکام پر مضبوط ہو جاوے کفر کی رسومات کے گرد نہ پھٹکے اور حضرت کی پیغمبری پر راضی ہونے کی یہ پہچان ہی کہ حضرت کی سنت پر چلے اور بدعت سے عداوت رکھے

الارض المقدسة رمية بحجر قال النبي صلى الله عليه وسلم فوالله لو اني عنده لاريتكم قبره
الى جنب الطريق عند الكثيب الاحمر بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ملک الموت موسیٰؑ پاس آیا
تو اوسنے کہا اپنے رب کا حکم مان یعنی موت قبول کر تو موسیٰؑ نے ملک الموت کی آنکھ پر طمانچہ مارا تو اوس آنکھ کو پھوڑ ڈالا تو فرشتہ خدا
کی طرف پلٹ گیا سو اوسنے کہا الٰہی تونے مجکو اپنے ایسے بندے پاس بھیجا جو موت کو نہیں چاہتا اور اوسنے تو میری آنکھ پھوڑ ڈالی سو
خدا نے اوسکی آنکھ بنا دی اور فرمایا کہ پلٹ جا میرے بندے کے پاس اور یہ کہہ کہ تو زندگی چاہتا ہی سو اگر تو زندگی چاہتا ہو تو اپنا ہاتھ بیل کی
پیٹھ پر رکھ سو جس قدر تیرا ہاتھ بالوں کو ڈھک لیگا تو جتنے بال ہونگے اوتنے برس تو زندہ رہیگا موسیٰ نے کہا پھر کیا ہوگا فرشتے نے کہا پھر
آخر کو موت ہی موسیٰ نے کہا اگر یہی حال ہی تو ابھی سہی اے میرے رب مجکو قریب کر دے پاک زمین سے یعنی بیت المقدس سے پتھر پھینک مارنے کی مسافت
کے برابر پیغمبر خداؐ نے فرمایا خدا کی قسم اگر میں اوس مکان پاس ہوتا تو تمکو دکھلا دیتا موسیٰؑ کی قبر جو راہ کے کنارے کی طرف ہی سرخ ٹیلے کے پاس
ف اس حدیث میں بے دین لوگ طعنہ کرتے ہیں کہ فرشتے کی آنکھ پھوڑنا آدمی سے نہیں ہو سکتا اور ملک الموت تو بموجب حکم الٰہی
کے آیا تھا موسیٰ نے کیوں اوسکی اطاعت نہ کی تو معلوم ہوا کہ موسیٰ کو دنیا کی زیست بہت پیاری تھی اوسکا جواب ہی کہ فرشتہ
آدمی کی صورت پر آیا تھا تو آدمی کے خواص اوسپر ظاہر ہوا چاہئیں تھے اس صورت سے آنکھ کا صدمے سے پھوٹنا کچھ تعجب نہیں اور حضرت موسیٰ نے
ملک الموت کو نہ پہچانا تھا بلکہ جانا تھا کہ یہ کوئی آدمی ہی روح نکالنے کا جھوٹھا دعوی کرتا ہی کیونکہ روح نکالنا سوائے فرشتے کے آدمی
کا کام نہیں اسواسطے اوسکو اپنے پاس سے ڈھکیلا اتفاقاً آنکھ پر ہاتھ پڑ گیا آنکھ پھوٹ گئی اور یہ گمان غلط ہی کہ حضرت موسیٰ کو
زندگی بہت پیاری تھی اسواسطے کہ دوسری بار زیادتی عمر کا خدا نے پیغام دیا اور حضرت موسیٰ نے نہ قبول کیا ق ابو هريرة
جعل الله الرحمة مائة جزء فامسك عنده تسعة وتسعين وانزل في الارض جزءا واحدا فمن
ذلك الجزء يتراحم الخلائق حتى ترفع الدابة حافرها عن ولدها خشية ان تصيبه بخاری اور مسلم
میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ خدا نے رحمت کے سو حصے کیے سو اپنے پاس ننانوے ۹۹ حصے رکھے اور ایک حصہ زمین میں اوتارا
سو اوسی ایک حصے کے سبب سے مخلوقات آپس میں رحمت کرتے ہیں اور ایک دوسرے پر ترس کھاتے ہیں یہانتک کہ جانور اپنا کھر اوٹھا لیتا ہی
اپنے بچے پر سے اس خوف سے کہ کہیں اوسکے نہ لگ جاوے ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ رحمت الٰہی بندوں پر بیحساب ہی اسی سبب سے
کافروں کو جلد نہیں پکڑتا اور آخرت میں ہمارے حضرتؐ کی شفاعت سے ہم گنہگاروں کی مغفرت ہوگی بلکہ حضرتؐ کو جو اپنی امت پر بیحد رحمت
ہی سو بھی حقیقت میں ارحم الراحمین کی رحمت کا اثر ہی خ ابو هريرة جف القلم بما انت لاق فتمامه فاختص
على ذلك او ذر بخاری میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ خشک ہو چکا قلم اوسپر جسکا تو ملنے والا ہی اور اس
حدیث کی تمامی یہ ہی سو خصی بن اس بات پر یا چھوڑ دے خصی ہونے کو ف ابو ہریرہؓ نے کہا کہ یا حضرت میں جوان ہوں اور مجرد اگر
اجازت ہو تو فوطے کاٹ کر خصی ہو جاؤں تاکہ زنا اور حرام سے بچوں تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی جو تیری قسمت میں ہونا ہی سو قلم تقدیر
اوسکو لکھ چکا یہ تیرا خیال بیفائدہ ہی تقدیر کے آگے کچھ تدبیر نہیں چلتی م ابو قتادة حفظك الله بما حفظت به
نبيه قاله له سحر ليلة التعريس حين دعمه ثالثة مسلم میں ابو قتادہ رضؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا
کہ خدا تیری محافظت کرے اوسکے بدلے کہ تو نے خدا کے پیغمبر کی محافظت کی یہ حضرتؐ نے ابو قتادہ سے فرمایا لیلۃ التعریس کی صبح کو جب

ایسا شہر جسکے ایک جانب خشکی ہی اور ایک جانب سمندر ہی اصحاب نے کہا ہان یا رسول اللہ ہمنے سنا ہی یعنی قسطنطنیہ پہر حضرت نے فرمایا کہ قیامت نہ قائم ہوگی یہان تک کہ لڑینگے اوس شہر سے ستر ہزار حضرت اسحٰق کی اولاد سو جب اوس شہر کے پاس آوینگے تو اوتر پڑینگے سو ہتھیار سے نہ لڑینگے اور نہ تیر مارینگے لا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر کہینگے تو اوسکی ایک طرف جو دریا مین ہی گر پڑیگی پہر دوسری بار لا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر کہینگے تو اوسکی دوسری طرف گر پڑیگی پہر تیسری بار لا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر کہینگے تو ہر طرف سے کھل جاویگا سو اوس شہر مین گھس پڑینگے تو لوٹینگے سو جب کہ لوٹ کے مالون کو بانٹ رہے ہونگے کہ اچانک ایک چیخنے والا آویگا سو کہیگا کہ البتہ دجال نکلا سو لوگ ہر چیز کو چھوڑ دینگے اور دجال کی طرف پلٹ کھڑے ہونگے **ف** اس حدیث مین قسطنطنیہ کے فتح کی خبر ہی کہ قیامت کے قریب امام مہدیؑ کے وقت مین ہوگی اس حدیث سے معلوم ہوتا ہی کہ بدون ہتھیار چلے صرف کلمے کی برکت سے فتح ہوگی اور تیسرے باب مین حدیث گذری کہ ہتھیار بھی وہان چلیگا تو مطلب یہ کہ اول کچھہ ہتھیار چلیگا لیکن آخر کو فتح کلمے کی برکت سے ہوگی **ق** عَلِيٌّ شَغَلُونَا عَنِ الصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى صَلٰوةِ الْعَصْرِ مَلَأَ اللهُ بُيُوْتَهُمْ وَقُبُوْرَهُمْ نَارًا **قَالَهٗ** يَوْمَ الْخَنْدَقِ بخاری اور مسلم مین علی مرتضیٰ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمکو باز رکھا بیچ والی نماز یعنی عصر کی نماز سے خدا اونکی قبرون اور گھرون کو آگ سے بھرے یہ حضرت نے جنگ خندق کے دن فرمایا **ف** جنگ خندق مین کافرون نے نہایت ہجوم کیا بڑی دہوم کی لڑائی ہوئی حضرت کو فرصت نپائی عصر کی نماز قضا ہو گئی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ صلوٰۃ وسطیٰ جسکی محافظت کی قرآن شریف مین بڑی تاکید ہی عصر کی نماز ہی اسواسطے کہ وہ فجر اور ظہر اور مغرب اور عشا کے بیچ مین پڑی ہی **خ** اَبُوْ سَعِيْدٍ صَدَقَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ زَوْجُكِ وَوَلَدُكِ اَحَقُّ مَنْ تَصَدَّقْتِ بِهٖ عَلَيْهِمْ بخاری مین ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ سچا ہی عبد اللہ بن مسعود تیرا خاوند اور تیرا بیٹا زیادہ تر حقدار ہی اور محتاجون سے جن پر تو خیرات کرے **ف** زینب عبد اللہ بن مسعود کی بی بی نے حضرت سے کہا کہ یا حضرت آج آپنے خیرات کرنے کو فرمایا سو مینے چاہا کہ اپنا زیور محتاجون کو خیرات کرون سو عبد اللہ بن مسعود یون کہتا ہی کہ مین اور میرا بیٹا اور محتاجون سے زیادہ تر حقدار ہون تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر جورو مالدار ہو اور خاوند محتاج ہو تو خاوند ہی کو خیرات دینا افضل ہی **ق** اَبُوْ سَعِيْدٍ صَدَقَ اللهُ وَكَذَبَ بَطْنُ اَخِيْكَ بخاری اور مسلم مین ابو سعید رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا نے سچ فرمایا اور تیرے بھائی کا پیٹ جھوٹھا ہی **ف** ایک شخص حضرت کے پاس آیا اوسنے کہا کہ میرے بھائی کا پیٹ چلتا ہی حضرت نے فرمایا اوسکو شہد پلا اوسنے شہد پلایا پیٹ نہ بند ہوا پہر اوسنے اسہال کا شکوہ کیا حضرت نے پہر شہد پلانے کو فرمایا اسی طرح تین بار فرمایا چوتھی بار اوسنے کہا کہ یا حضرت شہد سے تو اور زیادہ دست آتے ہین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور چوتھی بار بھی شہد پلانے کو فرمایا چنانچہ چوتھی بار پیٹ بند ہو گیا یہ جو فرمایا کہ خدا سچا ہی یعنی خدا نے جو قرآن مین خبر دی ہی کہ شہد مین صحت اور شفا ہی سو سچ ہی یا اوس شخص کی شفا شہد سے حضرت کو وحی سے معلوم ہوئی ہوگی اس شخص کا اسہال مواد کی کثرت سے ہوگا اسواسطے حضرت نے شہد تجویز کیا تاکہ مواد کو نکال دیوے جب مواد نکل گیا تو پیٹ بند ہو گیا اس حکمت کو اوسکا بھائی نہ جانتا تھا دست آنے سے گھبرا گیا تھا **ق** عَائِشَةُ صَدَقَتَا اِنَّهُمْ يُعَذَّبُوْنَ عَذَابًا تَسْمَعُهُ الْبَهَائِمُ كُلُّهَا يَعْنِيْ عَجُوْزَيْنِ مِنْ عُجُزِ يَهُوْدِ الْمَدِيْنَةِ دَخَلَتَا عَلٰى عَائِشَةَ فَقَالَتَا اِنَّ اَهْلَ الْقُبُوْرِ يُعَذَّبُوْنَ فِيْ قُبُوْرِهِمْ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ دونون عورتون نے سچ کہا کہ مقرر مُردون پر ایسی مار پڑتی ہی کہ اوسکو سب جانور سنتے ہین یہود مدینے والون کی

اور جسکو یہ بات حاصل نہیں اوسکو ایمان کے مزے سے خبر نہیں خ انس ذَهَبَ الْمُفْطِرُوْنَ الْيَوْمَ بِالْاَجْرِ بخاری میں انس سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ آج روزہ کھولنے والے ثواب کو لیگئے ف مصابیح میں انس سے روایت ہی کہ ہم حضرت کے ساتھ سفر
میں تھے سو بعضے صحابہ روزہ دار تھے اور بعضے بے روزہ تھے سو موسم تھا گرمی کا جب منزل پر پہنچے تو روزہ دار لوگ گر پڑے اور بے روزہ
لوگوں نے خیمے قائم کیے اور اونٹوں کو پانی پلایا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی خدمت کا ثواب آج بے روزہ داروں کو نصیب ہوا

ق اَبُوْهُرَيْرَةَ رَاٰى عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ رَجُلًا يَسْرِقُ فَقَالَ لَهٗ اَسَرَقْتَ فَقَالَ كَلَّا وَالَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ
فَقَالَ عِيْسٰى اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَكَذَّبْتُ عَيْنِيْ بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ دیکھا عیسی ابن مریم نے ایک مرد کو
چوری کرتے تو اوس سے کہا کیا تو نے چوری کی سو اوسنے کہا نہیں صاحب میں قسم کھاتا ہوں اوسکی جسکے سوا کوئی معبود نہیں تو عیسی نے کہا کہ میں
اسکا ایمان لایا اور اپنی آنکھ کو میں نے جھوٹھا جانا ف یعنی واقعی ایماندار چوری نہیں کرتا میری آنکھ نے خطا کی سبحان اللہ حسن ظن
کے یہ معنی ہیں ایک وے لوگ ہیں جو بدون دیکھے تہمت لگاتے ہیں اور غل مچاتے ہیں اور ایک آپ کے لوگ ہیں کہ آنکھ سے دیکھکر بھی باور
نہیں ہوتے جب اوسنے خدا کی قسم کھاکر چوری کی انکار کی تو حضرت عیسی علیہ السلام یہ سمجھے ہونگے کہ شاید اس مال میں اسکا کچھ حق ہوگا
یا کہ بطور خوش طبعی کے اسنے لیا ہی آخر کو یہ مال مالک کو دیویگا یا بہ نیت قرض لیا ہوگا قرض کو ادا کریگا غرض کہ حسن ظن کے واسطے
احتمالات ممکن ہیں اور اسی طرح بدگمانی کے واسطے بھی سلمان کو یہی مناسب ہی کہ حسن ظن کیا کرے اور بدگمانی سے بچے ه اَبُوْهُرَيْرَةَ

رَغِمَ اَنْفُهٗ ثُمَّ رَغِمَ اَنْفُهٗ ثُمَّ رَغِمَ اَنْفُ مَنْ اَدْرَكَ اَبَوَيْهِ عِنْدَ الْكِبَرِ اَحَدَهُمَا اَوْ كِلَيْهِمَا فَلَمْ
يَدْخُلِ الْجَنَّةَ مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خاک میں ملا پھر خاک میں ملا پھر خاک میں ملا جسنے اپنے ماں باپ کو یعنی او
بڑھاپے میں پایا ایک کو یا دونوں کو سو بہشت میں نہ داخل ہوا ف یعنی وہ شخص بڑا بے نصیب ہی جو ضعیف ماں باپ کی خدمت کر
بہشت نہ حاصل کرے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ماں باپ کی خدمت بہشت کا عمدہ وسیلہ ہی اور اونکو تکلیف پہنچانی اور انکی خدمت نہ کرنی دوزخ کا
سبب ہی خ اَبُوْبَكْرَةَ زَادَكَ اللّٰهُ حِرْصًا وَلَا تَعُدْ ق لہ بخاری میں ابو بکرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا
تیری حرص کو زیادہ کرے اور یہ کام پھر نہ کر یا حضرت نے ابو بکرہ سے فرمایا ف حضرت رکوع میں تھے ابو بکرہ اس خیال سے کہ رکوع کا
ثواب جاتا رہیگا جلدی سے صف کے پیچھے نیت کرکے رکوع میں شریک ہو گئے جب حضرت کو یہ حال معلوم ہوا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی عبادت کی
حرص عبادت ہی خدا زیادہ کرے لیکن یہ ایسی جلدی مت کر تاکہ صف میں ملنا افضل ہی اور صف کے پیچھے کھڑے ہونا مکروہ ہی اور یہی مذہب ہی
امام اعظم اور امام شافعی اور امام مالک کا کہ صف کے پیچھے نماز پڑھنا مکروہ ہی لیکن نماز نہیں باطل ہوتی اور اگر نماز باطل ہوتی تو حضرت پھیر
پڑھنے کو فرماتے ه اَبُوْهُرَيْرَةَ سَمِعْتُمْ بِمَدِيْنَةٍ جَانِبٌ مِّنْهَا فِي الْبَرِّ وَجَانِبٌ مِّنْهَا فِي الْبَحْرِ قَالُوْا نَعَمْ يَا رَسُوْلَ
اللّٰهِ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَغْزُوَهَا سَبْعُوْنَ اَلْفًا مِّنْ بَنِيْ اِسْحٰقَ فَاِذَا جَاؤُهَا نَزَلُوْا فَلَمْ يُقَاتِلُوْا
بِسِلَاحٍ وَلَمْ يَرْمُوْا بِسَهْمٍ قَالُوْا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ فَيَسْقُطُ اَحَدُ جَانِبَيْهَا الَّذِيْ فِي الْبَحْرِ ثُمَّ
يَقُوْلُوْنَ الثَّانِيَةَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ فَيَسْقُطُ جَانِبُهَا الْاٰخَرُ ثُمَّ يَقُوْلُوْنَ الثَّالِثَةَ لَا اِلٰهَ
اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ فَيُفَرَّجُ لَهُمْ فَيَدْخُلُوْنَهَا فَيَغْنَمُوْنَ فَبَيْنَمَا هُمْ يَقْتَسِمُوْنَ الْمَغَانِمَ اِذْ جَاءَهُمُ الصَّرِيْخُ
فَقَالَ اِنَّ الدَّجَّالَ قَدْ خَرَجَ فَيَتْرُكُوْنَ كُلَّ شَيْءٍ وَيَرْجِعُوْنَ مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا تم نے سنا ہی

روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جہاد کیا پیغمبروں میں سے ایک پیغمبر نے تو اپنے لوگوں سے کہا کہ میرے ساتھ وہ مرد نہ چلے جسنے نکاح کیا اور وہ چاہتا ہو کہ اپنی عورت سے صحبت کرے اور ہنوز اوسنے صحبت نہیں کی اور نہ دوسرا شخص میرے ساتھ چلے جسنے مکان بنایا ہو اور ہنوز اوسکی چھت نہ بلند کی ہو اور نہ وہ شخص میرے ساتھ چلے جسنے بکریاں اور گابھن اونٹنیاں مول لین ہوں اور وہ اونکے جننے کا امیدوار ہو پھر وہ پیغمبر جہاد کو چلا تو عصر کے وقت یا قریب عصر کے اوس گانوں میں پہونچا تو پیغمبر نے سورج سے کہا تو بھی حکم بردار ہی اور میں بھی حکم بردار ہوں الٰہی سورج کو میرے اوپر تھوڑا سا روک رکھہ تو سورج ڈوبنے سے رک گیا یہاں تک کہ لڑائی فتح ہو گئی حضرت نے فرمایا تو لوگوں نے جمع کی جو غنیمت پائی تھی پھر آگ متوجہ ہوئی کہ غنیمت کے مال کو جلا دے تو اوسنے نہ جلایا تو پیغمبر نے کہا کہ تم لوگوں میں چوری ہی تو چاہیے کہ مجھسے بیعت کرے ہر گروہ کا ایک ایک آدمی سو اون لوگوں نے بیعت کی تو چمٹ گیا ایک مرد کا ہاتھ پیغمبر کے ہاتھ سے پیغمبر نے کہا کہ تمہارے گروہ میں چوری ہی تو چاہیے کہ تیرا تمام گروہ مجھسے بیعت کرے سو اوس گروہ نے بیعت کی تو پیغمبر کا ہاتھ دو مرد یا تین مردوں کے ہاتھ سے چمٹ گیا سو پیغمبر نے کہا تم لوگوں میں چوری ہی تمنے چرایا ہی سو انھوں نے بیل کے سر کے برابر سونا نکالا تو اوسکو غنیمت کے مال میں رکھا اور وہ مال زمین پر رکھا تھا تو آگ متوجہ ہوئی اور اوسکو جلا گئی سو غنیمت کسیکو ہمسے پہلے حلال نہ تھی اور ہمکو اسواسطے حلال ہوئی کہ خدا نے ہماری ضعیفی اور عاجزی دیکھی تو غنیمت کو ہمارے واسطے پاک اور حلال کر دیا **ف** یہ پیغمبر حضرت یوشع بن نون عم تھے حضرت موسیٰ کے خلیفہ شام کے ملک میں اریحا شہر میں لڑائی ہوئی تھی جمعہ کے دن خدا نے اونکی دعا سے آفتاب کو لڑائی کے فتح ہونے تک روک رکھا تھا حضرت یوشع عم نے نئی شادی والے کو اور تازہ مکان بنانے والے کو اور بیانے والے جانوروں کے مالکوں کو اسواسطے ساتھ نہ لیا کہ انکا دل لگا رہیگا تو انسے جہاد بخوبی نہو سکیگا معلوم ہوا کہ جہاد کرنا فارغ البال بے تعلق لوگوں سے خوب ہو سکتا ہی اگلی امتوں میں معمول تھا کہ قربانی اور غنیمت کے مال کو آسمانی آگ جلا دیتی تھی اور یہی نشانی تھی قبول ہونے کی غنیمت کا مال لینا اونکو حلال نہ تھا امت محمدی کو حلال ہو گیا **ھ** جابرؓ قَالَ اللّٰهُ الْيَهُوْدَ اتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ مسلم میں جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا لعنت کرے یہود کو انھوں نے پیغمبروں کی قبروں کو سجدہ گاہ بنایا **خ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَاتَلَهُمُ اللّٰهُ اَمَا وَاللّٰهِ قَدْ عَلِمُوْا اَنَّهُمَا لَمْ يَسْتَقْسِمَا بِهَا قَطُّ بخاری میں عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا لعنت کرے مشرکین مکہ پر خبردار ہو خدا کی قسم البتہ اونکو معلوم تھا کہ ابراہیم اور اسمعیل نے کبھی تیروں سے فال نہیں لی **ف** مشرکین مکہ پاس تین تیر تھے ایک پر لکھا تھا کہ خدا نے اجازت دی دوسرے پر لکھا تھا کہ خدا نے منع کیا تیسرا تیر خالی تھا سو جب انکو کوئی کام در پیش ہوتا جیسے سفر یا نکاح تو اون تیروں سے فال لیتے اگر اجازت کا تیر اول ہاتھ میں آتا تو وہ کام کرتے اور اگر منع کا تیر نکلتا تو اوس کام سے باز رہتے اور اگر خالی تیر نکلتا تو چند روز ٹھہر جاتے پھر اسی طرح فال دیکھتے جب مکے فتح ہوا تو حضرت نے دیکھا کہ حضرت ابراہیم عم اور حضرت اسمعیل عم کی دو تصویریں ہیں اور اونکے ہاتھ میں بھی فال کے تیر ہیں تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی باوجودیکہ مشرکین کو خوب معلوم ہی کہ وے بزرگ یہ کام ہرگز نکرتے تھے لیکن پھر بھی یہ لوگ اپنے کفر اور افترا سے نہ باز آئے اسی طرح اس امت کے جاہل لوگ علی مرتضیٰ کی تصویر بدون داڑھی کی بناتے ہیں اور امام قاسم کی ساچق اور غوث الاعظم کی منہدی نکالتے ہیں حالانکہ انکو خوب معلوم ہی کہ یہ صریح افترا ہی وے بزرگ ان خرافاتوں سے پاک تھے **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ قَالَ رَجُلٌ لَاَتَصَدَّقَنَّ اللَّيْلَةَ بِصَدَقَةٍ فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهِ فَوَضَعَهَا فِيْ يَدِ زَانِيَةٍ فَاَصْبَحُوْا يَتَحَدَّثُوْنَ تُصُدِّقَ اللَّيْلَةَ عَلٰى زَانِيَةٍ فَقَالَ اللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلٰى زَانِيَةٍ لَاَتَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهِ فَوَضَعَهَا فِيْ يَدِ غَنِيٍّ

دو بڈھیان مراد ہین جو حضرت عایشہ پاس آئین سو اونھون نے کہا کہ قبر والون کو اونکی قبرون مین عذاب ہوتا ہی **ف** حضرت عایشہ رضی سے
روایت ہی کہ میرے پاس یہود کی دو بڈھیان آئین اونھون نے مجھکو عذاب قبر کی خبر دی مینے اونکی بات نمانی جب وے چلی گئین تب مینے یہ حال
حضرت سے کہا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور حضرت ایسی کوئی نماز نہ پڑھتے تھے کہ جسمین عذاب قبر سے پناہ نمانگتے ہون **ع** ابی ھریرۃ
عَجِبَ اللّٰہُ مِنْ قَوْمٍ یَّدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ فِی السَّلَاسِلِ بخاری مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ عجب معاملہ کیا خدا نے
اون لوگون سے جو بہشت کو جاوینگے زنجیرون مین **ف** یعنی اکثر کافر بندی مین گرفتار ہوتے ہین پھر اسلام کی ہدایت پاکر
بہشت مین داخل ہونگے اور بعضے کہتے ہین کشش الٰہی کی زنجیر مراد ہی یعنی جسکو خدا نے اپنی طرف کھینچ لیا بہشت مین داخل ہوا **ق**
الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ عَمِلَ هٰذَا يَسِيْرًا وَّاُجِرَ كَثِيْرًا **قَالَهٗ** فِیْ رَجُلٍ مِّنْ بَنِی النَّبِيْتِ
قَالَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّكَ عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ثُمَّ تَقَدَّمَ فَقَاتَلَ حَتّٰى قُتِلَ بخاری اور مسلم مین براء بن
عازب سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اسنے آسان عمل کیا اور دوسری روایت یون ہی کہ اسنے تھوڑا عمل کیا اور بہت ثواب پایا یہ حضرت نے
اوس شخص کے حق مین فرمایا جو بنی نبیت کی قوم سے تھا اوسنے کہا کہ مین گواہی دیتا ہون کہ سوائے خدا کے کوئی لائق عبادت کے نہین پھر آگے
بڑھ گیا اور لڑنے لگا یہان تک کہ مارا گیا **ف** بنی نبیت انصار کی ایک قوم ہی اوس قوم کا ایک آدمی حضرت پاس آیا اوسنے کہا
کہ مین اول کافرون سے لڑون پھر مسلمان ہون یا کیا حکم ہو حضرت نے فرمایا بلکہ اول مسلمان ہو لے پھر قتال کر سو وہ شخص مسلمان ہوکر لڑنے لگا
آخر کو شہید ہوا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی بعد اسلام کے نماز روزہ حج زکوۃ کچھہ نہین کیا صرف گھڑی بھر کے جہاد سے بہشت مین داخل ہوا
اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اسلام سب عبادتون پر مقدم ہی بدون اسلام کے کوئی عبادت اور نیکی قبول نہین **خ** اَنَسٌ غَارَتْ اُمُّكُمْ
بخاری مین انس رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ رشک کیا یعنی جھل کی تمھاری مان نے **ف** حضرت اپنی کسی بی بی کے گھر مین
تھے دوسری بی بی نے ایک پیالے مین کھانا بھیجا گھر والی بی بی نے اپنا ہاتھ مارا پیالہ گر پڑا اور ٹوٹ گیا حضرت اوس کھانے کو پیالے مین سمیٹ
کر رکھتے جاتے تھے اور یہ حدیث فرماتے تھے پھر حضرت نے اوسکے عوض مین دوسرا ثابت پیالہ دیا بعضی روایت مین آیا ہی کہ حضرت عایشہ کے
گھر مین حضرت تھے اور حضرت زینب نے حضرت کو کھانا بھیجا رشک کرنا عورتون مین پیدایشی چیز ہی خصوصا سوتون مین شرع مین اسپر کچھ مواخذہ نہین
اسی واسطے حضرت نے بھی اونپر کچھہ غصہ نکیا **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ غَزَا نَبِیٌّ مِّنَ الْاَنْبِيَآءِ فَقَالَ لِقَوْمِهٖ لَا يَتْبَعْنِیْ رَجُلٌ
قَدْ مَلَكَ بُضْعَ امْرَاَةٍ وَّهُوَ يُرِيْدُ اَنْ يَّبْنِیَ بِهَا وَلَمَّا يَبْنِ بِهَا وَلَا اٰخَرُ قَدْ بَنٰى بُنْيَانًا وَّلَمَّا يَرْفَعْ سُقُفَهَا
وَلَا اٰخَرُ قَدِ اشْتَرٰى غَنَمًا اَوْ خَلِفَاتٍ وَّهُوَ يَنْتَظِرُ وِلَادَهَا فَغَزَا فَدَنَا مِنَ الْقَرْيَةِ حِيْنَ صَلٰوةِ الْعَصْرِ
اَوْ قَرِيْبًا مِّنْ ذٰلِكَ فَقَالَ لِلشَّمْسِ اَنْتِ مَاْمُوْرَةٌ وَّاَنَا مَاْمُوْرٌ اَللّٰهُمَّ احْبِسْهَا عَلَيْنَا فَحُبِسَتْ
عَلَيْهِ حَتّٰى فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِ قَالَ فَجَمَعُوْا مَا غَنِمُوْا فَاَقْبَلَتِ النَّارُ لِتَاْكُلَهٗ فَاَبَتْ اَنْ تَطْعَمَهٗ فَقَالَ فِيْكُمْ
غُلُوْلٌ فَلْيُبَايِعْنِیْ مِنْ كُلِّ قَبِيْلَةٍ رَّجُلٌ فَبَايَعُوْهُ فَلَصِقَتْ يَدُ رَجُلٍ بِيَدِهٖ فَقَالَ فِيْكُمُ الْغُلُوْلُ فَلْتُبَايِعْنِیْ
قَبِيْلَتُكَ فَبَايَعَتْهُ فَلَصِقَتْ يَدُ رَجُلَيْنِ اَوْ ثَلٰثَةٍ بِيَدِهٖ فَقَالَ فِيْكُمُ الْغُلُوْلُ اَنْتُمْ غَلَلْتُمْ فَاَخْرَجُوْا لَهٗ
مِثْلَ رَاْسِ بَقَرَةٍ مِّنْ ذَهَبٍ فَوَضَعُوْهُ فِی الْمَالِ وَهُوَ بِالصَّعِيْدِ فَاَقْبَلَتِ النَّارُ فَاَكَلَتْهُ فَلَمْ تَحِلَّ
الْغَنَائِمُ لِاَحَدٍ مِّنْ قَبْلِنَا ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ رَاٰى ضَعْفَنَا وَعَجْزَنَا فَطَيَّبَهَا لَنَا بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے

کوئی نہ جنتی مگر ایک عورت آدھا آدمی جنتی اگر سلیمان انشاء اللہ کہتا تو اوسکی بات پوری ہوتی اور اپنے مطلب کا امیدوار رہتا اور
ایک روایت میں سو عورت کے بدلے نوّے عورت کا ذکر ہی اور دوسری روایت میں ستر **ف** جب لوگوں نے جہاد میں سستی کی تب حضرت سلیمان نے
کثرت اولاد کی آرزو کی کہ جہاد میں بخیروں کی حاجت نہ رہے مگر انشاء اللہ کہنا بھول گئے مراد نہ پوری ہوئی معلوم ہوا کہ جب کسی کام کا ارادہ کرے
تو انشاء اللہ ضرور کہے اسواسطے کہ بدون خدا کی مدد کے آدمی سے کوئی کام نہیں ہو سکتا پیغمبر ہو یا ولی حکیم ہو یا بادشاہ **ق** ابو ہریرۃ
قتل سبعۃ ثم قتلوہ ھذا منی و انا منہ ھذا منی و انا منہ یعنی جلیبیبا بخاری اور مسلم میں ابو برزہ رض سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا کہ جلیبیب نے قتل کیا سات کافروں کو پھر کافروں نے اوسکو قتل کیا یہ میرا ہی میں اسکا **ف** جلیبیب
ایک صحابی کا نام تھا حضرت نے کسی لڑائی میں دیکھا کہ کافروں کی سات لاشوں کے پاس اونکی لاش پڑی ہی حضرت نے اونکی فضیلت میں حدیث
فرمائی پھر حضرت نے کمال مہربانی سے اونکا سر اپنی گود میں رکھا بعد اوسکے قبر میں دفن کیا **ق** ابو ہریرۃ قرصت نملۃ نبیا
من الانبیاء فامر بقریۃ النمل فاحرقت فاوحی اللہ الیہ ان قرصتک نملۃ احرقت امۃ من الامم
تسبح بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا ایک چیونٹی نے کسی پیغمبر کو کاٹا تو اونسے حکم کیا سو چیونٹیوں کا مکان جلا دیا گیا
تو خدا نے اونپر عتاب فرمایا کہ تجھکو ایک چیونٹی نے کاٹا تو نے مخلوقات کے ایک گروہ کو جلا دیا جو تسبیح کرتا تھا **ف** حضرت موسی نے جناب الہی
میں عرض کی کہ الہی تو گنہگاروں کی بستیوں کو ہلاک کرتا ہی حالانکہ اونمیں نیک لوگ بھی ہوتے ہیں خدا نے حضرت موسی کی تفہیم چاہی حضرت موسی کو
گرمی بہت معلوم ہوئی ایک درخت کے سایہ میں جا کر لیٹے وہان ایک چیونٹی نے اونکو کاٹا حضرت موسی نے چیونٹیوں کا مکان جلوا دیا تب خدا نے
فرمایا کہ تو نے ایک چیونٹی کے قصور میں سب چیونٹیوں کو جو یاد خدا کرتی تھیں کیوں جلوا دیا **ق** عمران بن حصین کان اللہ و لم یکن
شیء غیرہ و کان عرشہ علی الماء و کتب فی الذکر کل شیء ثم خلق السموات والارض بخاری میں عمران
بن حصین رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا ہی تھا اور اوسکے سوا کوئی چیز نہ تھی اور اوسکا عرش پانی پر تھا اور خدا نے لکھا
لوح محفوظ میں ہر چیز کو بعد اوسکے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا **ف** عمران بن حصین رض سے روایت ہی کہ میں حضرت کے پاس تھا
اتنے میں یمن کے لوگ آئے سو اونھوں نے کہا کہ یا حضرت ہم دین کو دریافت کرنے آئے ہیں اور ہم یہ بات پوچھتے ہیں کہ اس عالم سے پہلے کیا تھا تب
حضرت نے حدیث فرمائی اتنے میں کسی نے مجھسے کہا کہ تیرا اونٹ چھوٹ گیا میں اوسکے پیچھے گیا وہ مجلس ہو گئی اگر میں رہتا تو اس سے زیادہ
حال معلوم ہوتا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ایک وقت ایسا تھا کہ سوائے ذات پاک کے کوئی چیز نہ تھی نہ عرش نہ پانی نہ لوح محفوظ نہ آسمان نہ زمین
بعد اوسکے خدا نے عرش کو پانی پر رکھا اور لوح محفوظ میں جو کچھ اس عالم میں کرنا منظور تھا سو لکھا اوسکے بعد آسمان اور زمین کو بنایا اس
حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ یہ جو یونانی حکیم کہتے ہیں کہ آسمان اور زمین قدیم ہیں سو غلط بات ہی آدمی کی عقل ناقص اسکو نہیں سمجھ سکتی ہی بجائے معصوم
کے فرمانے پر اعتقاد کرنا چاہیے **ق** ابو ہریرۃ کانت امرأتان معھما ابناھما جاء الذئب فذھب بابن احداھما
فقالت لصاحبتھا انما ذھب بابنک وقالت الاخری انما ذھب بابنک فتحاکما الی داود
فقضی بہ للکبری فخرجتا علی سلیمان بن داود فاخبرتاہ فقال ائتونی بالسکین اشقہ بینھما
فقالت الصغری لا تفعل رحمک اللہ ھو ابنھا فقضی بہ للصغری بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ رض سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا کہ دو عورتیں تھیں اونکے ساتھ اونکے دو بیٹے تھے بھیڑیا آیا سو ایک عورت کے بیٹے کو لیگیا تو وہ عورت اپنی ساتھی عورت

فاصبحوا یتحدثون تصدق علی غنی فقال اللهم لک الحمد علی غنی لاتصدقن بصدقة فخرج بصدقته فوضعها فی ید سارق فاصبحوا یتحدثون تصدق علی سارق فقال اللهم لک الحمد علی زانیة وعلی غنی وعلی سارق فاتی فقیل له اما صدقتک فقد قبلت اما الزانیة فلعلها تستعف بها عن زناها ولعل الغنی یعتبر فینفق مما اعطاه الله ولعل السارق یستعف بها عن سرقته

بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ایک مرد نے کہا کہ مین مقرر آج کی رات خیرات دونگا سو اپنی خیرات لیکر نکلا تو اوسکو حرام کار عورت کے ہاتھہ مین رکھہ آیا تو فجر کو لوگ گفتگو کرنے لگے کہ رات کو حرام کار عورت کو خیرات ملی سو اوس مرد نے کہا الٰہی تیرا شکر ہی حرام کار کی خیرات پر مقرر اب اور خیرات کرونگا سو وہ اپنی خیرات لیکر نکلا سو اوسکو مالدار کے ہاتھہ مین رکھہ آیا تو فجر کو لوگ باتین کرنے لگے کہ مالدار کو صدقہ ملا سو اوس مرد نے کہا الٰہی تیرا شکر ہی مالدار کی خیرات پر مقرر اب اور صدقہ دونگا سو اپنا صدقہ لیکر نکلا تو اوسکو چور کے ہاتھہ مین رکھہ آیا تو فجر کو لوگ ذکر کرنے لگے کہ چور کو صدقہ ملا تو اوس مرد نے کہا کہ الٰہی تیرا شکر ہی حرام کار اور مالدار اور چور کی خیرات پر تو اوسنے خواب مین کہا گیا کہ تیری خیرات تو قبول ہوگئی حرام کار کی خیرات تو اسواسطے قبول ہوئی کہ شاید وہ خیرات کا مال پاکر اپنی حرام کاری سے باز رہے اور شاید کہ مالدار سوچے اور شرماوے سو وہ بھی خیرات کرے اوس مال سے جو خدا نے دیا ہی اور شاید کہ چور اوسکے سبب چوری سے باز رہے **ف** معلوم ہوا کہ خیرات اور صدقے کا ثواب کسی طرح ضائع نہین ہوتا اگرچہ ناواقفی سے بے موقع خرچ ہو نیت خالص چاہیے

ق ابوہریرة قال رجل لم یعمل حسنة قط لاهله اذا مات فحرقوه ثم اذروا نصفه فی البر ونصفه فی البحر فوالله لئن قدر الله علیه لیعذبنه عذابا لا یعذبه احدا من العالمین فلما مات الرجل فعلوا ما امرهم فامر الله البر فجمع ما فیه وامر البحر فجمع ما فیه ثم قال لم فعلت هذا قال من خشیتک یا رب وانت اعلم فغفر الله له بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ایک مرد نے کبھی کوئی نیک کام نکیا تھا اپنے لوگون سے کہا کہ جب وہ شخص مرجاوے تو اوسکو جلا ڈالیو پھر اوسکی آدھی راکھہ خشکی مین بکھیر دیو اور آدھی دریا مین سو قسم خدا کی اگر خدا نے اوسکو تنگ کیا اور عذاب مقدر کیا تو البتہ اوسپر ایسی مار ماریگا کہ تمام عالم مین کسی پر ویسا عذاب نہوگا پھر جب وہ مرد مر گیا تو اوسکے لوگون نے وہی کیا جو اوسنے اونسے کہا تھا سو خدا نے خشک جنگل سے حکم کیا تو جتنی اوسمین خاک تھی اوسنے جمع کردی اور دریا سے حکم کیا اوسنے بھی جمع کردی پھر خدا نے اوس شخص سے فرمایا کہ تونے یہ کام کیون کیا تھا اوسنے کہا ای رب تیرے خوف سے اور تو زیادہ تر دانا ہی سو خدا نے اوسکو بخش دیا **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خوف الٰہی اور اپنے قصور کا اقرار مغفرت کا سبب ہی

ق ابوہریرة قال سلیمان بن داود لاطوفن اللیلة بمائة امرأة تلد کل امرأة منهن غلاما یقاتل فی سبیل الله فقال له الملک قل ان شاء الله فلم یقل ونسی فاطاف بهن ولم تلد منهن الا امرأة نصف انسان لو قال ان شاء الله لم یحنث وکان ارجی لحاجته وفی روایة تسعین وفی روایة سبعین بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ سلیمان بن داود ؑ نے کہا کہ آج کی رات سو عورتون پر گھومونگا یعنی اونسے صحبت کرونگا کہ اونمین سے ہر ایک عورت لڑکا جنیگی جو راہ خدا مین جہاد کریگا تو فرشتے نے اوس سے کہا کہ کہہ لے کہ اگر اللہ چاہیگا سو انشاء اللہ کہنا اور کہنا بھول گیا پھر اون سب عورتون پر گھوما سو اونمین سے

پیچھے دوڑے کہتے ہوئے میرے کپڑے چھوڑ اے پتھر میرے کپڑے چھوڑ اے پتھر یہاں تک بنی اسرائیل نے موسیٰ کی شرمگاہ کو دیکھ لیا تو کہنے لگے
کہ موسیٰ کو تو کچھ عیب اور بیماری نہیں پھر پتھر کھڑا ہو گیا یہاں تک موسیٰ کی طرف خوب نظر کر چکے حضرت نے فرمایا پھر موسیٰ نے اپنا کپڑا لیا پھر
پتھر کو مارنے لگے ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو اہل حق پر تہمت باندھتا ہے خدا اوسکو شرمندہ کرتا ہے اور معلوم ہوا کہ ننگے نہانا
علیحدہ درست ہے

ق ابو هريرة كان جريج رجلا عابدا فاتخذ صومعة وكان فيها فاتته امه
وهو يصلي فقالت يا جريج فقال يا رب امي وصلوتي فاقبل على صلوته فانصرفت فلما كان من
الغد اتته وهو يصلي فقالت يا جريج فقال يا رب امي وصلوتي فاقبل على صلوته فانصرفت
فلما كان من الغد اتته فقالت يا جريج فقال يا رب امي وصلوتي فاقبل على صلوته فقالت
اللهم لا تمته حتى ينظر الى وجوه المومسات فتذاكر بنو اسرائيل جريجا وعبادته وكانت
امرأة بغي يتمثل بحسنها فقالت ان شئتم لافتننه لكم قال فتعرضت له فلم يلتفت اليها
فاتت راعيا كان ياوي الى صومعته فامكنته من نفسها فوقع عليها فحملت فلما ولدت
قالت هو من جريج فاتوه فاستنزلوه وهدموا صومعته وجعلوا يضربونه فقال ما شانكم
قالوا زنيت بهذه البغي فولدت منك فقال اين الصبي فجاؤا به فقال دعوني حتى اصلي
فصلى فلما انصرف اتى بالصبي فطعن في بطنه وقال يا غلام من ابوك قال فلان الراعي قال
فاقبلوا على جريج يقبلونه ويتمسحون به وقالوا نبني لك صومعتك من ذهب قال لا
اعيدوها من طين كما كانت ففعلوا وبينا صبي يرضع من امه فمر رجل راكب على دابة
فارهة وشارة حسنة فقالت امه اللهم اجعل ابني مثل هذا فترك الثدي واقبل اليه فنظر اليه
فقال اللهم لا تجعلني مثله ثم اقبل على ثديه فجعل يرتضع قال فكاني انظر الى رسول الله صلى الله
عليه وسلم وهو يحكي ارتضاعه باصبعه السبابة في فمه فجعل يمصها قال ومروا بجارية
وهم يضربونها ويقولون زنيت سرقت وهي تقول حسبي الله ونعم الوكيل فقالت امه
اللهم لا تجعل ابني مثلها فترك الرضاع ونظر اليها فقال اللهم اجعلني مثلها فهناك تراجعا
الحديث فقالت امه حلقي مر رجل حسن الهيئة فقلت اللهم اجعل ابني مثله فقلت اللهم لا تجعلني
مثله ومروا بهذه الامة وهم يضربونها ويقولون زنيت سرقت فقلت اللهم لا تجعل ابني مثلها
فقلت اللهم اجعلني مثلها قال ان ذاك الرجل كان جبارا فقلت اللهم لا تجعلني مثله وان هذه
يقولون لها زنيت ولم تزن وسرقت ولم تسرق فقلت اللهم اجعلني مثلها بخاری اور مسلم نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے
روایت کی ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جریج ایک عابد مرد تھا سو اوسنے ایک عبادت خانہ بنایا اور اوسی میں رہتا تھا سو اوسکے پاس اوسکی ماں آئی
اور وہ نماز پڑھ رہا تھا سو اوسکی ماں نے پکارا کہ اے جریج تو اوسنے کہا کہ اے رب میری ماں پکارتی ہے اور میں نماز میں ہوں سو وہ اپنی نماز ہی میں
متوجہ رہا تو اوسکی ماں پھر گئی جب دوسرا دن ہوا تو اوسکی ماں اوسکے پاس آئی اور وہ نماز میں تھا سو اوسنے پکارا کہ اے جریج تو اوسنے کہا

کہنے لگی کہ تیرے ہی بیٹے کو بھیڑیا لیگیا اور دوسری عورت نے کہا کہ تیرے ہی بیٹے کو بھیڑیا لیگیا سو وے دونون داؤد کے پاس قضیہ فیصل کروانے
کو آئین سو اونھون نے وہ لڑکا بڑی عورت کو دلوایا سو وے دونون نکلین سلیمان بن داؤد کے پاس آئین اور اونسے یہ حال کہا تو سلیمان نے کہا کہ چھری
مجھکو دو تا کہ مین اس لڑکے کو آدھا آدھا کاٹ کر ان دونون عورتون کو دون تو چھوٹی عورت نے کہا خدا تجھپر رحم کرے یہ کر وہ لڑکا اوسی بڑی
عورت کا ہی یعنی اب مین دعوی نہین کرتی دوسری کو دیجیے تو سلیمان نے وہ لڑکا چھوٹی عورت کو دلایا **ف** حضرت سلیمان نے چھوٹی عورت کو
اسواسطے دلایا کہ اوسکو درد آیا اوسنے لڑکے کا کاٹنا گوارا نکیا تو معلوم ہوا کہ وہ لڑکا اوسی کا تھا اور اگر بڑی عورت کا لڑکا ہوتا تو وہ
اوسکے کاٹنے پر راضی نہوتی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب گواہ نہون تو حاکم کو لازم ہے کہ قرائن اور قیاس پر عمل کرے ھ ابو سعید كانت
امرأة من بني اسرائيل قصيرة تمشي مع امرأتين طويلتين فاتخذت رجلين من خشب وخاتما
من ذهب مطبقا ثم حشته مسكا وهو اطيب الطيب فمرت بين المرأتين فلم يعرفوها فقالت
بيدها هكذا ونفض شعبة يده ه مسلم مین ابو سعید رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بنی اسرائیل کی قوم مین ایک ٹھگنی عورت تھی
چلا کرتی تھی دو لنبی عورتون کے ساتھ سو اوسنے لکڑی کی دو کھڑاؤن بنا کر پہنی اور سونے کی خول دار انگوٹھی بنائی پھر اوسکو مشک سے بھرا اور وہ
بڑی عمدہ خوشبو ہی سو چلی دو عورتون کے درمیان تو لوگون نے اوسکو نہ پہچانا سو اوسنے اپنے ہاتھ سے یون اشارہ کیا اس حدیث کے ایک راوی نے جسکا
شعبہ نام ہی اوسنے اپنا ہاتھ جھاڑا یعنی اوس عورت کے اشارہ کرنے کی مثال دی **ف** عورت نے کھڑاؤن اسواسطے پہنی تا کہ لنبی معلوم ہو اور
مشک اسواسطے لوگون کی طرف جھاڑا تا کہ خوشبو سے لوگ اوسکی طرف متوجہ ہون اس حدیث مین اشارہ ہی کہ جب باطن خراب ہو تو ظاہر کی بناوٹ کچھ
حقیقت نہین خ ابو هريرة كانت بنو اسرائيل تسوسهم الانبياء كلما هلك نبي خلفه نبي وانه لا نبي
بعدي وسيكون خلفاء فيكثرون قالوا فما تأمرنا قال فوا ببيعة الاول فالاول اعطوهم حقهم
فان الله سائلهم عما استرعاهم بخاری مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تھے بنی اسرائیل کہ اون مین حکومت اور ریاست
کرتے تھے پیغمبر جب ایک پیغمبر وفات پاتا تھا دوسرا پیغمبر اوسکے مقام پر قائم ہوتا تھا اور میرے بعد تو کوئی پیغمبر نہین اور عنقریب خلیفے اور بادشاہ ہونگے بہت تو
ہونگے صحابہ نے کہا سو ہمکو آپ کیا حکم کرتے ہین حضرت نے فرمایا کہ قول پورا کرو اول حاکم سے پھر دوسرے سے اوسکا حق ادا کرو سو مقرر خدا اون سے پوچھنے والا
ہی اونکی رعیت کے حال سے **ف** یعنی انتظام اور اصلاح عالم بدون حاکم کے نہین ہو سکتی اگلی امتون مین تو پیغمبرون سے انتظام ہوتا تھا اس امت
مین خلیفون سے ہوگا اسواسطے اونکی اطاعت سب مسلمانون پر واجب ہوئی اگر حاکم کچھ رعیت کے حق مین قصور کریگا تو اوس سے خدا سمجھ لیگا ق
ابو هريرة كانت بنو اسرائيل يغتسلون عراة ينظر بعضهم الى سوأة بعض وكان موسى
يغتسل وحده فقالوا والله ما يمنع موسى ان يغتسل معنا الا انه آدر قال فذهب مرة يغتسل
فوضع ثوبه على حجر ففر الحجر بثوبه قال فجمح موسى عليه السلام باثره يقول ثوبي حجر ثوبي
حجر حتى نظرت بنو اسرائيل الى سوأة موسى فقالوا والله ما بموسى من باس فقام الحجر حتى
نظر اليه قال فاخذ ثوبه فطفق بالحجر ضربا بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تھے بنی اسرائیل
کہ ننگے نہاتے تھے ایک دوسرے کی شرمگاہ کو دیکھتا تھا اور موسی تنہا نہاتے تھے تو بنی اسرائیل نے کہا کہ موسی ہمارے ساتھ اسواسطے نہین نہاتا ہی کہ اوسکو
باد خایہ کی بیماری ہی حضرت نے فرمایا تو موسی ایکبار نہانے کو گئے تو اپنے کپڑے پتھر پر رکھے تو لے بھاگا پتھر اونکے کپڑے کو تو موسی علیہ السلام اوسکے

ذیحہ کرو ایک شخص ہیں یا کی لوگوں کا نام ہی ابو قتادہ اور سلمہ انصاری صحابی ہیں حضرت سے اونکی سپہ گری اور دوستداری کی تعریفیں کی
ق ابو ھریرۃ کان رجل یداین الناس فکان یقول لفتاہ اذا اتیت معسرا فتجاوز عنہ
لعل اللہ یتجاوز عنا قال فلقی اللہ فتجاوز عنہ بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ایک مرد
تھا کہ لوگوں کو قرض دیا کرتا تھا تو اپنے غلام سے یون کہا کرتا تھا کہ جب تو محتاج پاس جاتا تو اوس سے درگذر کرنا یعنی سختی سے تقاضا کرنا
شاید کہ خدا ہم سے بھی درگذر کرے حضرت نے فرمایا پھر وہ مرد خدا سے ملا تو خدا نے اوس سے درگذر کی ف یعنی بعد موت کے اوسپر
عذاب کیا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو خلقت کو تنگ نہین کرتا خدا اوسکو نہین تنگ کرتا ق ابو ھریرۃ کان زکریا
نجارا مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ زکریا بڑھئی کا کام کرتے تھے ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کسب
پیشہ کرنا کچھ عیب کی بات نہین بلکہ پیشہ وری مرد کے حق مین ہنر ہی تاکہ اپنا اہل و عیال کی خبر گیری کرے اور سوال کی ذلت سے بچے
ق عایشۃ کان عذابا یبعثہ اللہ علی من یشاء من عبادہ فجعلہ اللہ رحمۃ للمؤمنین ما من
عبد یکون فی بلد فیکون فیہ ویمکث فیہ لا یخرج من البلد صابرا محتسبا یعلم انہ لا یصیبہ
الا ما کتب اللہ لہ الا کان لہ مثل اجر شہید قالہ لعایشۃ حین سالتہ عن الطاعون
بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ وبا عذاب تھا کہ خدا اوسکو بھیجتا تھا جسپر کہ چاہتا تھا اپنے
بندون سے سو خدا نے اوس وبا کو ایمان دارون کے واسطے رحمت کر ڈالا جو بندہ کہ کسی شہر مین ہو اور اوسمین وبا پڑی ہو اور وہ وہان ٹھیرا رہے
نہ نکلے شہر سے مضبوط رہے ثواب کی امید کرے جانتا ہو کہ وبا کا صدمہ بدون تقدیر الٰہی کے اوسکو نہ پہونچیگا تو اوسکو شہید کے برابر
ثواب ملیگا حضرت نے یہ حدیث حضرت عایشہ رضہ سے فرمائی جب کہ اونھون نے حضرت سے وبا کا حال پوچھا ف یعنی اگلی امت پر وبا
عذاب تھی اور امت محمدی پر رحمت ہی جو کوئی وبا مین صبر کرے شہر سے نہ نکلے تقدیر کا اعتقاد رکھے اور وبا کے صدمے سے وہ مر جاوے
تو وہ شخص شہیدون مین لکھا جاویگا جس شہر مین وبا پڑے وہان کے لوگون کو وہان سے نکلنا درست نہین اور غیر شہر والون کو اوس شہر مین
آنا بہتر ہی ق جندب بن عبد اللہ کان فیمن کان قبلکم رجل بہ جرح فجزع فاخذ سکینا فحز بہا
یدہ فما رقا الدم حتی مات قال اللہ تعالی بادرنی عبدی بنفسہ فحرمت علیہ الجنۃ
بخاری اور مسلم مین جندب بن عبد اللہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تمسے اگلی امت مین ایک مرد تھا اوسکے ایک زخم تھا سو وہ
نہ سہ سکا تو اوسنے چھری کو لیا اور اوس سے اپنا ہاتھ کاٹ ڈالا تو خون نہ بند ہوا یہان تک کہ مر گیا حق تعالی نے فرمایا کہ میرے بندے نے
اپنی جان دینے مین مجھپر جلدی کی سو مینے اوسپر بہشت حرام کی ق ابو سعید کان فیمن کان قبلکم رجل قتل
تسعۃ وتسعین نفسا فسال عن اعلم اھل الارض فدل علی راھب فاتاہ فقال انہ قتل تسعۃ
وتسعین نفسا فھل لہ من توبۃ فقال لا فقتلہ فکمل بہ مائۃ ثم سال عن اعلم اھل الارض فدل
علی رجل عالم فقال انہ قتل مائۃ نفس فھل لہ من توبۃ فقال نعم ومن یحول بینہ وبین التوبۃ
انطلق الی ارض کذا وکذا فان بھا اناسا یعبدون اللہ فاعبد اللہ معھم ولا ترجع الی
ارضک فانھا ارض سوء فانطلق حتی اذا انصف الطریق اتاہ الموت فاختصمت فیہ

اے رب میری ماں پکارتی ہے اور میں نماز میں ہوں سو وہ نماز ہی میں متوجہ رہا تو اوسکی ماں پلٹ آئی جب تیسرا دن ہوا تو اوسکے پاس پھر آئی
سو اوسنے پکارا کہ اے جریج تو اوسنے کہا کہ اے رب میری ماں پکارتی ہے اور میں نماز میں ہوں سو وہ اپنی نماز ہی میں متوجہ رہا تو اوسکی
ماں نے یوں کہا کہ الہی اوسکو مت ماریو جب تک کہ یہ بدکار عورتوں کا مونہہ نہ دیکھ لیوے سو بنی اسرائیل جریج کے اور اوسکی
عبادت کے آپس میں ذکر کرنے لگے اور ایک بدکار عورت تھی جسکی خوبصورتی ضرب المثل تھی سو اوسنے بنی اسرائیل سے کہا کہ اگر تم چاہو تو میں
جریج کو بلا میں تمہاری خاطر سے گرفتار کردوں سو وہ عورت اوسکے سامنے آئی تو جریج نے اوسکی طرف کچھہ التفات نکیا تو وہ چرانے
والے پاس آئی اور وہ اوسکے عبادتخانے پاس ٹھہرتا تھا سو اوس عورت نے اوسکو اپنی ذات پر قادر کیا سو اوسنے اوس سے صحبت کی
تو اوسکے پیٹ رہ گیا سو وہ جب جنی تو اوس عورت نے کہا کہ یہ لڑکا جریج کا ہی تو لوگ اوسکے پاس آئے اور اوسکو اوسکے عبادتخانے
سے اوتارا اور اوسکا عبادتخانہ ڈھا دیا اور اوسکو مارنے لگے سو جریج نے کہا کہ کیا حال ہے تمہارا یعنی کیوں مجھے مارتے ہو سو اونہوں نے
کہا کہ تونے اس بدکار سے زنا کیا سو وہ تیرے نطفے سے لڑکا جنی ہی تو اوسنے کہا وہ لڑکا کہاں ہی سو اوسکو وے لے آئے تو جریج نے
کہا مجھے چھوڑ دو تاکہ میں نماز پڑھ لوں پھر جب وہ نماز پڑھ چکا وہی لڑکا سامنے لایا گیا سو جریج نے اوسکے پیٹ میں ٹھوکا دیا
اور کہا اے لڑکے تیرا کون باپ ہی لڑکے نے کہا کہ فلانا چرانے والا میرا باپ ہی حضرت نے فرمایا پھر تو لوگ جریج پر جھکے تو اوسکو چومنے
چاٹنے لگے اور کہا کہ ہم تیرے واسطے تیرا عبادتخانہ سونے سے بنا دینگے جریج نے کہا کہ نہیں اوسی طرح کا مٹی سے بنا دو جیسے آگے
تھا سو اونہوں نے بنا دیا اور کسی زمانے میں ایک لڑکا اپنی ماں کا دودھ پیتا تھا تو ایک مرد نکلا عمدہ سواری پر ستھری پوشاک والا
سو اوسکی ماں نے کہا کہ الہی میرے بیٹے کو اس مرد کے برابر کیجیو تو لڑکے نے چھاتی چھوڑ دی اور اوس مرد کی طرف متوجہ ہوا سو اوسکو دیکھا
تو یوں کہا کہ الہی مجکو ایسا نہ کیجیو پھر اپنی ماں کی چھاتی پر جھکا سو دودھ پینے لگا ابوہریرہ نے کہا کہ گویا میں حضرت کو دیکھ رہا ہوں اور حضرت
اوس لڑکے کے دودھ پینے کی نقل کرتے تھے اس طرح پر کہ کلمے کی اونگلی اپنے مونہہ میں ڈال کے چوستے تھے حضرت نے فرمایا اور لوگ ایک
لونڈی کو لیکر نکلے اور اوسکو مارتے تھے اور کہتے تھے تونے حرام کیا تو نے چوری کی اور وہ کہتی تھی کہ مجکو اللہ کفایت کرتا ہی اور وہی اچھا
وکیل ہی تو اوس لڑکے کی ماں نے کہا الہی میرے بیٹے کو اس لونڈی کے برابر نکیجیو سو اوس لڑکے نے دودھ پینا چھوڑا اور اوس لونڈی کی طرف
دیکھا تو کہا الہی مجکو ایسا ہی کیجیو تو اوسی جگہہ ماں اور بیٹے میں گفتگو ہوئی تو اوسکی سرمونڈی ماں نے کہا کہ اچھی صورت کا ایک مرد نکلا
سو میں نے کہا کہ الہی میرے بیٹے کو ایسا کر دے سو تو نے کہا کہ الہی مجکو ایسا نکرنا اور لوگ ایک لونڈی کو لیکر نکلے اور وے اوسکو مارتے تھے
اور کہتے تھے تو نے حرام کیا چوری کی تو میں نے کہا کہ الہی میرے بیٹے کو ایسا نکیجیو سو تو نے کہا کہ الہی مجکو ایسا ہی کیجیو لڑکے نے کہا کہ مقرر وہ
مرد ظالم تھا سو میں نے کہا کہ الہی مجکو ویسا نکرنا اور البتہ اس لونڈی کو کہتے ہیں کہ تو نے حرام کیا اور حال انکہ اوسنے حرام نہیں کیا
اور کہتے ہیں کہ تو نے چوری کی اور حال انکہ اوسنے چوری نہیں کی تو اسواسطے میں نے کہا کہ الہی مجکو ایسا ہی کرنا **ف** ابوہریرہ رضی سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ سوائے تین لڑکوں کے کوئی لڑکا گود میں نہیں بولا ایک عیسی بن مریم پھر حدیث فرمائی اور دو لڑکوں کا
ذکر فرمایا تو تینوں لڑکوں کا بولنا ثابت ہوا **ق** سَلَمَةُ بْنُ الْاَكْوَعِ كَانَ خَيْرَ فُرْسَانِنَا الْيَوْمَ اَبُو قَتَادَةَ وَخَيْرَ
رَجَّالَتِنَا سَلَمَةُ **قَالَهُ** مُنْصَرَفَهُ مِنْ ذِي قَرَدٍ بخاری اور مسلم میں سلمہ بن اکوع رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ
ہمارے سواروں میں بہتر سوار آج ابوقتادہ ہی اور ہمارے پیادوں میں بہتر پیادہ سلمہ ہی حضرت نے ذی قرد سے پلٹتے ہوئے فرمایا **ف**

أفضل فأخذ حجرا وقال اللهم إن كان أمر الراهب أحب إليك من أمر الساحر فاقتل هذه الدابة حتى يمضي الناس فرماها فقتلها ومضى الناس فأتى الراهب فأخبره فقال له الراهب أي بني أنت اليوم أفضل مني قد بلغ من أمرك ما أرى وإنك ستبتلى فإن ابتليت فلا تدل علي وكان الغلام يبرئ الأكمه والأبرص ويداوي الناس سائر الأدواء فسمع جليس للملك كان قد عمي فأتاه بهدايا كثيرة فقال ما هنالك أجمع إن أنت شفيتني قال إني لا أشفي أحدا إنما يشفي الله فإن آمنت بالله دعوت الله فشفاك فآمن بالله فشفاه الله فأتى الملك فجلس إليه كما كان يجلس فقال له الملك من رد عليك بصرك قال ربي قال ولك رب غيري قال ربي وربك الله فأخذه فلم يزل يعذبه حتى دل على الغلام فجيء بالغلام فقال له الملك أي بني قد بلغ من سحرك ما تبرئ الأكمه والأبرص وتفعل وتفعل قال فقال إني لا أشفي أحدا إنما يشفي الله فأخذه فلم يزل يعذبه حتى دل على الراهب فجيء بالراهب فقيل له ارجع عن دينك فأبى فدعا بالمنشار فوضع المنشار في مفرق رأسه فشقه به حتى وقع شقاه ثم جيء بالغلام فقيل ارجع عن دينك فأبى فدفعه إلى نفر من أصحابه فقال اذهبوا به إلى جبل كذا وكذا فاصعدوا به الجبل فإذا بلغتم ذروته فإن رجع عن دينه وإلا فاطرحوه فذهبوا به فصعدوا به الجبل فقال اللهم اكفنيهم بما شئت فرجف بهم الجبل فسقطوا وجاء يمشي إلى الملك فقال له الملك ما فعل أصحابك قال كفانيهم الله فدفعه إلى نفر من أصحابه فقال اذهبوا به فاحملوه في قرقور فتوسطوا به البحر فإن رجع عن دينه وإلا فاقذفوه فذهبوا به فقال اللهم اكفنيهم بما شئت فانكفأت بهم السفينة فغرقوا وجاء يمشي إلى الملك فقال له الملك ما فعل أصحابك قال كفانيهم الله فقال للملك إنك لست بقاتلي حتى تفعل ما آمرك به قال وما هو قال تجمع الناس في صعيد واحد وتصلبني على جذع ثم خذ سهما من كنانتي ثم ضع السهم في كبد القوس ثم قل بسم الله رب الغلام ثم ارمني فإنك إن فعلت ذلك قتلتني فجمع الناس في صعيد واحد وصلبه على جذع ثم أخذ سهما من كنانته ثم وضع السهم في كبد القوس ثم قال بسم الله رب الغلام ثم رماه فوقع السهم في صدغه فوضع يده في صدغه في موضع السهم فمات فقال الناس آمنا برب الغلام آمنا برب الغلام آمنا برب الغلام فأتي الملك فقيل له أرأيت ما كنت تحذر قد والله نزل بك حذرك قد آمن الناس فأمر بالأخدود بأفواه السكك فخدت وأضرم النيران وقال من لم يرجع عن دينه فأقحموه فيها أو قيل له اقتحم ففعلوا حتى جاءت امرأة ومعها صبي لها فتقاعست أن تقع فيها فقال لها الغلام يا أمه اصبري فإنك على الحق۔ مسلم

صہیب سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تم سے آگے ایک بادشاہ تھا اور اوسکا ایک جادوگر تھا سو جب وہ بڈھا ہو گیا اوسنے بادشاہ سے کہا میں بڈھا ہو گیا ہوں سو میرے پاس ایک لڑکا بھیج کہ اوسکو میں جادو سکھاؤں

ملائكة الرحمة وملائكة العذاب فقالت ملائكة الرحمة جاء تائبا مقبلا بقلبه الى الله
وقالت ملائكة العذاب انه لم يعمل خيرا قط فاتاهم ملك في صورة ادمي فجعلوه بينهم
فقال قيسوا ما بين الارضين فالى ايتهما كان ادنى فهو له فقاسوا فوجدوه ادنى الى الارض
التي اراد فقبضته ملائكة الرحمة وفي رواية فاوحى الله الى هذه ان تباعدي والى هذه
ان تقربي وقال البخاري فناء بصدره نحوها بخاری اور مسلم مین ابو سعید رضی اللہ تعالی عنہ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تمسے اگلی امت مین ایک مرد تھا کہ اوسنے ننانوے 99 جان کو قتل کیا تھا تو اوسنے لوگون سے پوچھا کہ
روے زمین پر بہت بڑا عالم کون ہی سو اوسکو درویش بتایا گیا یعنی لوگون نے کہا کہ فلانا درویش بڑا عالم ہی تو اوسکے پاس گیا سو اوسنے
کہا کہ اوس شخص نے ننانوے 99 جان کو قتل کیا ہی کیا اوسکی توبہ قبول ہوگی تو اوس درویش نے کہا کہ تیری توبہ مقبول نہین تب اوسنے اوس
درویش کو قتل کیا سو اوسنے اوسکو قتل کرکے سو کو پورا کیا پھر اوس شخص نے لوگون سے پوچھا کہ جہان مین بڑا عالم کون ہی تو اوسکو ایک عالم
مرد بتایا گیا یعنی لوگون نے کہا کہ فلانا مرد بڑا عالم ہی سو اوسنے کہا کہ اوس شخص نے سو جان کو مارا ہی سو کیا اوسکی توبہ مقبول ہو سکتی
ہی تو اوس عالم نے کہا کہ ہان اور کون شخص گنہگار اور توبہ کے درمیان حائل ہو سکتا ہی یعنی توبہ کا کوئی مانع نہین تو فلانی فلانی زمین کی طرف
جا مقرر وہان چند لوگ ہین کہ خدا کی عبادت کرتے ہین سو تو بھی خدا کی عبادت کر اونکے ساتھ اور نہ پلٹیو اپنی زمین کی طرف اسواسطے
کہ وہ بری زمین ہی سو وہ شخص اوس طرف کو چلا یہان تک کہ جب آدھی راہ چل گیا تو اوسکو موت نے لیا تو جھگڑنے لگے اوسمین رحمت کے فرشتے
اور عذاب کے فرشتے سو رحمت کے فرشتے کہنے لگے کہ یہ شخص توبہ کرکے آیا ہی اپنے دل سے خدا کی طرف متوجہ ہوکر اور عذاب کے فرشتون نے کہا کہ
اسنے کبھی ایک نیک کام بھی نہین کیا تو اونکے پاس ایک فرشتہ آدمی کی صورت پر آیا تو فرشتون نے اوسکو اپنے درمیان پنچ مقرر کیا تو اوسنے کہا
کہ دونون زمینون کی مسافت کو ناپو سو یہ شخص جس زمین کی طرف زیادہ تر نزدیک ہو سو اوسی کے لائق ہی تو فرشتون نے ناپا تو اوسکو اوسی زمین کی طرف
نزدیک تر پایا جدھر کا اوسنے ارادہ کیا تھا تو اوسکو رحمت کے فرشتون نے لیا اور دوسری روایت مین ہی کہ خدا نے گناہ کی زمین کی طرف حکم بھیجا کہ تو دور ہو جا
اور عبادت کی زمین کو حکم ہوا کہ تو قریب ہو جا اور بخاری نے روایت کی ہی کہ وہ شخص اپنی چھاتی کے بھل توبہ کی زمین کی طرف ہمکا یعنی مرنے کے وقت
دونون زمین کے بیچ مین پڑا تھا چھاتی سے ہمک کر اودھر قریب ہو گیا ف اس حدیث سے کئی عمدہ فائدے ثابت ہوئے ایک یہ کہ گناہ کبیرہ سے توبہ کرنا مقبول
ہی دوسرے یہ کہ جہان گناہ کیا ہو اوس سے ہجرت کرنا مستحب ہی تا کہ بدیارون کی صحبت پھر اوسکو بلا مین نہ ڈالے تیسرے یہ کہ فرشتون کو علم غیب نہین
اگر اونکو علم غیب ہوتا تو عذاب کے فرشتے نہ بحث کرتے چوتھے یہ کہ مدعی اور مدعا علیہ کو پنچایت کرنا درست ہی پانچوین یہ کہ رحمت الٰہی کی کچھ
نہایت نہین ادھر بندے نے خالص دل سے توبہ کی اودھر دریاے رحمت و مغفرت جوش مین آیا ه صهيب قال كان ملك فيمن
كان قبلكم وكان له ساحر فلما كبر قال للملك اني قد كبرت فابعث الي غلاما اعلمه السحر
فبعث اليه غلاما يعلمه فكان في طريقه اذا سلك راهب فقعد اليه وسمع كلامه فاعجبه
فكان اذا اتى الساحر مر بالراهب وقعد اليه فاذا اتى الساحر ضربه فشكى ذلك الى الراهب
فقال اذا خشيت الساحر فقل حبسني اهلي واذا خشيت اهلك فقل حبسني الساحر فبينما هو
كذلك اذ اتى على دابة عظيمة قد حبست الناس فقال اليوم اعلم الساحر افضل ام الراهب

تو مجکو نمار سکیگا یہان تک کہ تو وہ کام کرے جو مین تجکو بتاؤن بادشاہ نے کہا وہ کیا چیز ہی اوسنے کہا کہ تو سب لوگون کو ایک میدان مین
جمع کر اور ایک تنے پر مجکو سولی دے پھر میرے ترکش سے ایک تیر لے پھر تیر کو کمان کے اندر رکھ پھر کہہ کہ خدا کے نام سے جو اس لڑکے کا مالک ہی مارتا ہون پھر
مجکو تیر مار سو اگر تو یہ کام کریگا تو مجکو قتل کر سکیگا سو بادشاہ نے سب لوگون کو ایک میدان مین جمع کیا اور اوس لڑکے کو ایک تنے پر سولی دیا پھر
اوسکے ترکش سے تیر لیا پھر تیر کو کمان کے اندر رکھا پھر کہا خدا کے نام سے جو اس لڑکے کا مالک ہی مین مارتا ہون پھر اوسکو تیر مارا سو اوسکی کنپٹی پر تیر لگا
سو لڑکے نے اپنا ہاتھ اپنی کنپٹی پر تیر کے مقام پر رکھا سو مر گیا تو لوگون نے کہا کہ ہم لڑکے کے مالک کا ایمان لائے ہم لڑکے کے رب کا ایمان لائے ہم لڑکے کے
مالک کا ایمان لائے پھر جواب مین بادشاہ سے کسینے کہا کہ تونے دیکھا جسکا تجکو ڈر تھا خدا کی قسم تجھپر تیرا ڈر آ پڑا البتہ لوگ تو ایمان لائے
سو بادشاہ نے خندق کھودنے کا راہون کے ناکون پر حکم دیا سو خندق کھودی گئی اور اوسنے اونکے اندر خوب آگ بھڑکائی اور کہا کہ جو شخص اپنے دین سے
نہ پھرے سو اوسکو خندق مین دھکیل دو یا کہ یون کہا جاؤ کہ اسمین گر پڑ سو لوگون نے ویسا ہی کیا یہان تک کہ ایک عورت آئی اور اوسکے ساتھ اوسکا
ایک لڑکا تھا سو وہ عورت پیچھے ہٹی تا کہ خندق مین نہ گرے تو لڑکے نے اوس سے کہا اے ماں تو صبر کر اسواسطے کہ تو حق پر ہی **ف** اس حدیث مین اہل حق
اور اہل باطل اور صبر کی فضیلت بعد ہدایت الٰہی کی بیان ہی چنانچہ اس قصے کو حق تعالی نے سورۂ والسماء ذات البروج مین مجمل بیان فرمایا اور حضرت نے
اوسکو مفصل بیان کیا **ھ** مُعَاوِيَةَ بْنِ الْحَكَمِ السُّلَمِيِّ كَانَ نَبِيٌّ مِّنَ الْأَنْبِيَاءِ يَخُطُّ فَمَنْ وَافَقَ خَطَّهُ فَذَاكَ مسلم مین
معاویہ بن حکم رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ پیغمبرون مین ایک پیغمبر تھے کہ لکیرین بناتے تھے سو جسکی لکیر اونکی لکیر سے موافق پڑی وہ بھی ٹھیک ہی
ف معاویہ بن حکم سے روایت ہی کہ مینے حضرت سے پوچھا کہ ہم کفر کی حالت مین علم غیب بتانے والون پاس جاتے تھے حضرت نے فرمایا کہ اب اونکے پاس
مت جایا کر پھر مینے کہا کہ بعضے لوگ لکیرین کھینچ کے کچھ حال بتلاتے ہین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی عبد اللہ بن عباس رض سے روایت ہی کہ کفار عرب کا دستور تھا کہ
جب کچھ کام کرنا منظور ہوتا تو جلد جلد بہت لکیرین بیشمار کھینچتے پھر دو دو لکیرین ملا کر مٹاتے جاتے آخر کو اگر دو لکیرین رہ جاتین تو اوس کام کو نیک جانتے اور اگر
ایک لکیر رہتی تو اوسکو بد جانتے علماے حدیث نے کہا ہی کہ اس حدیث سے ثابت ہوا کہ خط کشی درست نہین سو اسواسطے کہ خط کشی اوس پیغمبر کا معجزہ تھا تو اوسکے
موافق اور لوگون سے ہونا محال ہی بعضے نادان اس حدیث کو علم رمل کی دلیل جانتے ہین غلط بات ہی اسواسطے کہ اوس پیغمبر کی خط کشی بعینہ معلوم نہین
ہو سکتی تا کہ اس خط اور اوس خط کی موافقت اور عدم موافقت معلوم ہو اور بہت آیات اور احادیث سے ثابت ہی کہ آیندہ کی بات بیقین کوئی نہین جان سکتا اور
اوسکے دریافت کا کوئی قاعدہ مقرر نہین فرمایا تو صاف معلوم ہوا کہ علم رمل اور جفر اور نجوم شرع مین ہرگز درست نہین **ھ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو
كَتَبَ اللّٰهُ مَقَادِيرَ الْخَلَائِقِ قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ بِخَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ قَالَ وَعَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ
مسلم مین عبد اللہ بن عمرو رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ حق تعالی نے مخلوقات کی تقدیرین اندازے لکھے آسمانون اور زمین پیدا کرنیسے پچاس
ہزار برس آگے فرمایا کہ عرش خدا کا پانی پر تھا **ف** جو کچھ خدا کو کرنا منظور تھا اوسکو اول لوح محفوظ مین لکھا پھر اوسکے موافق عالم کو بنایا اور معلوم ہوا
کہ پانی کا وجود آسمان زمین سے مقدم ہی **ھ** جَابِرٍ كَذَبْتَ لَا يَدْخُلُهَا فَإِنَّهُ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا وَالْحُدَيْبِيَةَ قَالَهُ لِعَبْدٍ
لِحَاطِبِ بْنِ أَبِي بَلْتَعَةَ جَاءَ يَشْكُو حَاطِبًا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ لَيَدْخُلَنَّ حَاطِبٌ النَّارَ مسلم مین جابر رض سے روایت ہی کہ حضرت
نے فرمایا کہ تو جھوٹا ہی حاطب دوزخ مین نجاویگا اسواسطے کہ وہ جنگ بدر اور حدیبیہ مین حاضر تھا یہ حضرت نے حاطب بن ابی بلتعہ کے غلام سے فرمایا
وہ غلام حضرت کے پاس حاطب کا شکوہ کرتا آیا سو اوسنے کہا کہ یا رسول اللہ مقرر حاطب تو دوزخ مین جاویگا **ف** اس حدیث سے صاف ثابت ہوا کہ جو
حضرت کے اصحاب جنگ بدر اور جنگ حدیبیہ مین موجود تھے اونپر دوزخ حرام ہی وے مقرر بہشتی ہین جنگ بدر مین تین سو تیرہ ۳۱۳ اصحاب تھے اور جنگ حدیبیہ مین

تو بادشاہ نے اوسکے پاس ایک لڑکا بھیجا کہ اوسکو وہ جادو سکھلاتا تھا تو اوس لڑکے کی آمدرفت کی راہ میں حضرت عیسیٰ کے دین کا ایک
درویش تھا تو وہ لڑکا اوسکے پاس بیٹھتا اور اوسکا کلام سنتا سو اوسکو بھلا معلوم ہوتا سو جب جادوگر پاس جاتا تو درویش کی طرف
ہو کر نکلتا اور اوسکے پاس بیٹھتا پھر جب جادوگر پاس جاتا تو جادوگر اوسکو مارتا سو لڑکے نے جادوگر کے مارنے کا درویش سے گلہ کیا تو
درویش نے کہا کہ جب تو جادوگر سے خوف کھاوے تو کہا کر کہ میرے گھر والوں نے مجھکو روکا تھا اور جب تو اپنے گھر والوں سے ڈرے تو کہا کر کہ جادوگر نے
مجھکو روکا سو اسی حال میں وہ رہا کرتا تھا کہ ناگاہ وہ ایک بڑے قد اور جانور پر گذرا کہ اوسنے لوگوں کو آمدرفت سے روکا تھا سو لڑکے نے کہا کہ آج
میں دریافت کرتا ہوں کہ جادوگر افضل ہے یا درویش افضل ہے سو اوسنے ایک پتھر لیا اور کہا الٰہی اگر درویش کا طریقہ تیرے نزدیک پسندیدہ ہو
جادوگر کے طریقے سے تو اس جانور کو قتل کر تاکہ لوگ چلیں پھریں پھر اوسکو مارا سو اوسکو قتل کیا اور لوگ چلنے پھرنے لگے پھر وہ لڑکا درویش
پاس آیا اور اوسکو یہ حال بتلایا تو درویش نے اوس سے کہا اے بیٹا تو مجھ سے افضل ہے مقرر تیرا مرتبہ یہاں تک پہنچا کہ مجھکو نظر پڑا اور مقرر
عنقریب تو آزمایا جاویگا سو اگر تو آزمایا جاوے تو مجھکو نہ بتلائیو اور اوس لڑکے کا یہ حال تھا کہ اندھے اور کوڑھی کو چنگا کرتا تھا اور لوگوں کی
علاج کرتا تھا ہر قسم کی بیماری سے تو یہ حال بادشاہ کے ایک مصاحب نے سنا اور وہ اندھا ہو گیا تھا تو اوسکے پاس بہت سے تحفے لایا اور کہا کہ
جو مال کہ یہاں ہے وہ سب تیرے واسطے ہے اگر تو مجھکو چنگا کر دیوے لڑکے نے کہا کہ میں کسیکو چنگا نہیں کرتا چنگا کرنا تو خدا ہی کا کام ہے سو اگر تو خدا
کا ایمان لاوے تو میں خدا سے دعا کروں تو وہ تجھکو چنگا کر دیویگا سو وہ مصاحب خدا کا ایمان لایا تو خدا نے اوسکو چنگا کر دیا پھر وہ مصاحب بادشاہ
پاس گیا اور اوسکے پاس بیٹھا جیسا کہ بیٹھا کرتا تھا تو اوس سے بادشاہ نے کہا کہ کسنے تیری آنکھ روشن کر دی مصاحب نے کہا کہ میرے مالک نے
بادشاہ نے کہا میرے سوا بھی کوئی تیرا مالک ہے مصاحب نے کہا میرا مالک اور تیرا مالک خدا ہی سو بادشاہ نے اوسکو پکڑا سو ہمیشہ اوسکو مارا کرتا تھا
یہاں تک کہ اوسنے لڑکے کو بتلا دیا سو وہ لڑکا بلایا گیا تو بادشاہ نے اوس سے کہا اے بیٹا تیرے جادو کا یہ مرتبہ پہنچا کہ تو اندھے اور کوڑھی کو
چنگا کرنے لگا اور تو ایسا کرتا ہے اور ویسا کرتا ہے حضرت نے فرمایا کہ اوس لڑکے نے کہا کہ میں کسیکو چنگا نہیں کرتا چنگا تو خدا ہی کرتا ہے سو بادشاہ نے اوسی
لڑکے کو پکڑا اور ہمیشہ اوسکو مارا کرتا تھا یہاں تک کہ اوسنے درویش کو بتلا دیا سو وہ درویش پکڑا آیا اور اوس سے کہا گیا کہ تو پلٹ جا اپنے
دین سے سو اوسنے انکار کی سو بادشاہ نے ایک آرہ منگوایا اور درویش کی چاند پر رکھا اور اوسکو چیر ڈالا یہاں تک کہ دو ٹکڑے ہو کر گر پڑا
پھر بادشاہ کا مصاحب بلایا گیا اور اوس سے کہا کہ اپنے دین سے پھر جا سو اوسنے نمانا سو اوسکی چاند پر آرہ رکھا اور اوسکو چیر ڈالا یہاں تک
کہ دو ٹکڑے ہو کر گر پڑا پھر وہ لڑکا بلایا گیا تو اوس سے کہا کہ اپنے دین سے پلٹ جا سو اوسنے نمانا سو بادشاہ نے اوسکو اپنے چند مصاحبوں کو
دیا اور کہا کہ اسکو فلانے فلانے پہاڑ کی طرف لیجاؤ اور اسکو پہاڑ پر چڑھاؤ پھر جب تم پہاڑ کی چوٹی پر پہنچو سو اگر یہ لڑکا اپنے دین سے پھر جاوے
تو بہتر ہے اور نہیں تو اوسکو ڈھکیل دو سو وے اوسکو لیگئے اور پہاڑ پر اوسکو چڑھایا تو لڑکے نے کہا کہ الٰہی تو مجھکو انکے شر سے بچا جس طرح سے
کہ تو چاہے سو پہاڑ نے اونکو خوب ہلایا اور وے لوگ گر پڑے اور وہ لڑکا بادشاہ پاس چلا آیا سو بادشاہ نے اوس سے کہا کہ کیا حال ہوا تیرے
ساتھیوں کا اوسنے کہا خدا نے مجھکو اونکے شر سے بچایا سو بادشاہ نے اوسکو اپنے اور چند مصاحبوں کے حوالے کیا اور کہا اسکو لیجاؤ اور اوسکو
ناؤ پر چڑھاؤ اور اسکو دریا کے اندر لیجاؤ سو اگر یہ اپنے دین سے پھر جاوے تو خوب ہے اور نہیں تو اسکو دریا میں ڈال دو سو وے لوگ اسکو لیگئے
سو لڑکے نے کہا کہ الٰہی مجھکو انکے شر سے بچا جس طرح سے کہ تو چاہے سو اونکو لیکر ناؤ اوندھی ہو گئی تو وے لوگ ڈوب گئے اور وہ لڑکا بادشاہ
پاس چلا آیا تو بادشاہ نے اوس سے کہا کہ تیرے ساتھیوں کا کیا حال ہوا اوسنے کہا خدا نے مجھکو اونکے شر سے بچایا پھر لڑکے نے بادشاہ سے کہا

اور عورتوں سے مریم عمران کی بیٹی اور آسیہ فرعون کی جورو کے سوا کوئی عورت باکمال نہیں ہوئی **ف** یعنی اگلی امت مین یہی عورتیں باکمال ہوئیں اسواسطے کہ امت محمدی مین حضرت خدیجہ رض اور حضرت فاطمہ رض اور حضرت عایشہ رض کا کمال بہت احادیث سے ثابت ہی **ھ** ابو ہریرۃ مَنَعَتِ الْعِرَاقُ دِرْهَمَهَا وَقَفِيْزَهَا وَمَنَعَتِ الشَّامُ مُدْيَهَا وَدِيْنَارَهَا وَمَنَعَتْ مِصْرُ اِرْدَبَّهَا وَدِيْنَارَهَا وَعُدْتُمْ مِنْ حَيْثُ بَدَأْتُمْ وَعُدْتُمْ مِنْ حَيْثُ بَدَأْتُمْ وَعُدْتُمْ مِنْ حَيْثُ بَدَأْتُمْ قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ شَهِدَ عَلٰى ذٰلِكَ لَحْمُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَدَمُهٗ مسلم مین ابوہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ عراق کا ملک اپنے درم اور قفیز کو روکیگا اور شام کا ملک اپنے مُدی اور دینار کو روکیگا اور مصر کا ملک اپنے اردب کو روکے گا اور ہوجاؤگے تم جیسے آگے تھے اور ہوجاؤگے تم جیسے آگے تھے اور ہوجاؤگے تم جیسے آگے تھے کہا ابوہریرہ نے کہ اس حدیث پر گواہی دیتا ہی ابوہریرہ کا گوشت اور خون یعنی اسمین کچھ شک نہین **ف** قفیز اور مدی پیمانے کا نام ہی جسمین اناج کو ناپتے ہین اور اردب پچیس صاع کا ہوتا ہی اس حدیث مین آخر زمانے کے فتنے اور فساد کی خبر ہی کہ ان ملکون کا محصول امام کو نہ ملیگا رعیت سردار کی اطاعت نکریگی جیسے اسلام سے پہلے بے سردار ملک تھا ویسا ہی ہوجاویگا **ھ** انس نَزَلَتْ عَلَيَّ اٰنِفًا سُوْرَةٌ فَقَرَأَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اِنَّا اَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ ثُمَّ قَالَ تَدْرُوْنَ مَا الْكَوْثَرُ فَقُلْنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ فَاِنَّهٗ نَهْرٌ وَعَدَنِيْهِ رَبِّيْ عَلَيْهِ خَيْرٌ كَثِيْرٌ هُوَ حَوْضٌ تَرِدُ عَلَيْهِ اُمَّتِيْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اٰنِيَتُهٗ عَدَدُ النُّجُوْمِ فَيُخْتَلَجُ الْعَبْدُ مِنْهُمْ فَاَقُوْلُ رَبِّ اِنَّهٗ مِنْ اُمَّتِيْ فَيُقَالُ مَا تَدْرِيْ مَا اَحْدَثَ بَعْدَكَ مسلم مین انس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ابھی مجھپر ایک سورت اتری ہی پھر حضرت نے انا اعطینا کی سورت پڑھی یعنی ای محمد ہمنے تجکو کوثر دیا تو نماز پڑھ اپنے رب کی اور قربانی کر مقرر تیرا دشمن سب سے بے نام و نشان ہی پھر حضرت نے فرمایا کہ تم جانتے ہو کہ کوثر کیا چیز ہی سب نے کہا خدا اور اوسکا رسول ہی خوب جانتا ہی حضرت نے فرمایا کہ کوثر نہر ہی کہ میرے رب نے اوسکا مجھسے وعدہ کیا ہی اوسپر بہت خیر ہی کوثر حوض ہی جسپر میری امت گذریگی اوسکے برتن جتنے آسمان کے تارے ہین تو ایک بندہ میری امت کا حوض سے روکا جاویگا تو مین کہونگا ای میرے رب یہ تو میری امت سے ہی تو حکم ہوگا کہ تو نہین جانتا کہ تیرے بعد اسنے کیا نئی راہ نکالی یعنی مرتد ہوگیا **ف** عرب کے چند گروہ حضرت کے بعد مرتد ہوگئے صدیق اکبر نے اونکو مارا یہی لوگ حوض کوثر سے بے نصیب ہین

ق ابو مسعود عُقْبَةُ بْنُ عَمْرٍو الْاَنْصَارِيُّ نَزَلَ جِبْرَئِيْلُ فَاَمَّنِيْ فَصَلَّيْتُ مَعَهٗ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهٗ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهٗ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهٗ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهٗ بخاری اور مسلم مین ابو مسعود رض سے جنکا عقبہ بن عامر انصاری نام ہی روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جبرئیل اترا سو اوسنے میری امامت کی تو مینے اوسکے ساتھ نماز پڑھی پھر مینے اوسکے ساتھ نماز پڑھی پھر مینے اوسکے ساتھ نماز پڑھی پھر مینے اوسکے ساتھ نماز پڑھی پھر مینے اوسکے ساتھ نماز پڑھی **ف** یعنی پانچ وقت کی فرض نماز تعلیم کے واسطے جبرئیل نے حضرت کو پڑھائی تاکہ امت کو اسی طرح تعلیم کرین **ھ** بُرَيْدَةُ بْنُ الْحُصَيْبِ وَجَبَ اَجْرُكِ وَرَدَّهَا عَلَيْكِ الْمِيْرَاثُ **قاله** لِامْرَاَةٍ قَالَتْ اِنِّيْ تَصَدَّقْتُ عَلٰى اُمِّيْ بِجَارِيَةٍ وَاِنَّهَا مَاتَتْ مسلم مین بریدہ بن حصیب سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تیرا ثواب ثابت ہوگیا اور وراثت سے وہ لونڈی تجکو پھر ملی یہ حضرت نے اوس عورت سے فرمایا جسنے کہا تھا کہ مینے اپنی ما کو لونڈی دی تھی اور میری ما مرگئی **ف** یعنی تجکو دو فائدے ہوئے ایک تو دینے کا ثواب دوسرے لونڈی کی ملکیت وراثت کے سبب سے **ق** ابن مسعود وَقَاهَا اللّٰهُ شَرَّكُمْ كَمَا وَقَاكُمْ شَرَّهَا يعنى حَيَّةً خَرَجَتْ عَلَيْهِمْ بِمِنًى بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن مسعود رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا نے اوسکو تمھارے شر سے بچایا جیساکہ تمکو اوسکے شر سے بچایا یعنی وہ سانپ جو ہمارے منا کے مقام مین نکلا تھا **ف** عبد اللہ بن مسعود رض سے روایت ہی کہ ہم منا کے غار مین تھے حضرت پر وہان سورہ مرسلات اتری ہم اوسکو یاد کرتے تھے اتنے مین وہان ایک سانپ نکلا حضرت نے

پندرہواں سوتھے **خ** عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ كَذَبَ سَعْدٌ وَلٰكِنْ هٰذَا يَوْمٌ يُعَظِّمُ اللّٰهُ فِيْهِ الْكَعْبَةَ وَيَوْمٌ تُكْسٰى فِيْهِ الْكَعْبَةُ يَعْنِيْ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ لَمَّا قَالَ لِاَبِيْ سُفْيَانَ الْيَوْمَ يَوْمُ الْمَلْحَمَةِ الْيَوْمَ تُسْتَحَلُّ الْكَعْبَةُ فَاَخْبَرَ اَبُوْ سُفْيَانَ بِذٰلِكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذَا وَقَعَ مُرْسَلًا وَهُوَ مِنْ حَدِيْثِ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بخاری میں عروہ بن زبیر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ غلط کہا سعد نے و لیکن یہ دن وہ ہی جسمین خدا کعبے کی تعظیم کرواویگا اور اس دن مین کعبے پر غلاف چڑھایا جاویگا یعنی سعد بن عبادہ نے ابوسفیان سے کہا کہ آج قتل کا دن ہی آج کعبے مین لڑنا حلال ہوگا سو ابوسفیان نے یہ خبر حضرت سے کی یہ حدیث مرسل ہی یعنی تابعی نے صحابی کا نام روایت مین نہین ذکر کیا اور اس حدیث کی سند حضرت عائشہ رض سے ہی وہ حضرت سے روایت کرتین ہین **ف** بخاری مین پورا قصہ یون ہی کہ جب حضرت نے فتح مکہ کے واسطے مدینے سے کوچ کیا تو یہ خبر قریش کو پونہچی تو ابوسفیان اور حکیم او بدیل حضرت کی خبر دریافت کرنے کو نکلے حضرت کے جاسوس انکو پکڑ لیگئے ابوسفیان مسلمان ہوا جب حضرت نے کوچ کیا تو عباس سے فرمایا کہ تم ابوسفیان کو ایک جگہہ لیکر کھڑے ہو تاکہ وہ مسلمانون کی فوج کو دیکھے تو عباس اوسکو لیکر کھڑے ہوئے اور حضرت کا لشکر نکلنے لگا ابوسفیان ہر ایک گروہ کا نام پوچھتا جاتا تھا عباس رض بتلاتے جاتے تھے ابوسفیان کہتا تھا مجکو ان لوگون سے کیا کام جب ایک بڑا جھنڈا آیا ابوسفیان نے پوچھا یہ کون لوگ ہین عباس نے کہا یہ انصاری لوگ ہین انکے سردار اور علمدار سعد بن عبادہ تھے سعد نے ابوسفیان سے کہا کہ آج خوب خونریزی کا دن ہی آج کعبے مین لڑنا حلال ہوگا پھر حضرت کا جھنڈا آیا اور حضرت کا علم زبیر کے پاس تھا ابوسفیان نے حضرت سے کہا کہ آپنے سعد کا قول نہین سنا حضرت نے فرمایا کیا اوسنے کہا ابوسفیان نے وہ قول بیان کیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور مسلم لوگون کو دلاسا دیا **ق** سَلَمَةُ بْنُ الْاَكْوَعِ كَذَبَ مَنْ قَالَهُ اِنَّ لَهُ لَاَجْرَيْنِ وَجَمَعَ بَيْنَ اِصْبَعَيْهِ اِنَّهُ لَجَاهِدٌ مُجَاهِدٌ قَلَّ عَرَبِيٌّ مَشٰى بِهَا مِثْلَهُ يَعْنِيْ عَامِرَ بْنَ الْاَكْوَعِ اَخَا سَلَمَةَ وَقَدْ اَصَابَ رُكْبَتَهُ ذُبَابُ سَيْفِهٖ فَمَاتَ مِنْهُ بخاری اور مسلم مین سلمہ بن اکوع رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ غلط کہا جسنے وہ قول کہا مقرر اوسکے واسطے تو دو ثواب ہین اور حضرت نے اپنی دو او نگلیون کو ملایا مقرر وہ غازی تھا اور محنت کش عرب کا آدمی کمتر اوسکے برابر لڑائی مین چلا پھر آنحضرت نے یہ حدیث عامر بن اکوع سلمہ کے بھائی کے حق مین فرمائی اور اوسکی تلوار کا پھیلا اوس کے زانو پر لگ گیا تھا سو وے اوسی صدمے سے مر گئے **ف** جنگ خیبر مین عامر نے کسی کافر پر تلوار ماری سو اوس تلوار کا پھیلا اونھین کے زانو پر پڑا اوسی صدمے سے وہ مر گئے بعضے لوگون نے کہا کہ عامر حرام موت اپنے ہاتھہ سے مرے اونکو جہاد کا ثواب نملیگا جب حضرت نے یہ کلام سنا تب حدیث فرمائی عامر کو دو ثواب فرمائے یعنی ایک جہاد کا ثواب دوسرے زخم کی تکلیف کا ثواب اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر بیقصد اپنے ہاتھہ سے اپنے بدن مین زخم لگ جاوے اور اوس سے آدمی مرجاوے تو اوسکی موت حرام نہین **ھ** اَبُوْ هُرَيْرَةَ كَفٰى بِالْمَرْءِ كَذِبًا اَنْ يُحَدِّثَ بِكُلِّ مَا سَمِعَ وَ دِرَوَايَةُ الْقُضَاعِيِّ اِثْمًا مسلم مین ابوہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مرد کو اتنا جھوٹھ کفایت کرتا ہی کہ جو سنے اوسکو ذکر کرے اور قضاعی کی روایت مین یعنی یہ ہی کہ آدمی کو اتنا گناہ کفایت کرتا ہی کہ جو سنے اوسکو بیان کرے **ف** یعنی اکثر اخبار اور حکایات جھوٹھ سے خالی نہین ہوتے تو اگر ہر بات کو بیان کرنے لگا تو یہ شخص بھی مقرر دروغگو ٹھہرا یعنی دروغ کا مددگار ہوا اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ جب تک بات کو خوب تحقیق نکر لیوے ہرگز زبان پر نہ لاوے **ق** اَبُوْ مُوْسٰى كَمُلَ مِنَ الرِّجَالِ كَثِيْرٌ وَلَمْ يَكْمُلْ مِنَ النِّسَاءِ غَيْرُ مَرْيَمَ بِنْتِ عِمْرَانَ وَاٰسِيَةَ امْرَاَةِ فِرْعَوْنَ بخاری اور مسلم مین ابو موسی رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مردون سے بہت لوگ کمال کو پہونچے

خدا کے ذمے پر ہے ف یعنی جب آدمی مسلمان ہوا اور کلمہ پڑھا تو اوسکا جان اور مال لینا حرام ہے لیکن اگر ناحق خون کریگا تو مارا جائیگا
یا مال ضامن ہوگا تو اوس سے مال دلایا جاویگا اور اگر وہ خوف سے ظاہر میں مسلمان ہوا اور دل میں کفر رہا تو اوس سے خدا حساب کریگا دلوں کے
حال دریافت کرنے کا حاکم اور قاضی کو حکم نہیں ق ابو ہریرہؓ أُمِرْتُ بِقَرْيَةٍ تَأْكُلُ الْقُرَى يَقُولُونَ يَثْرِبَ
وَهِيَ الْمَدِينَةُ تَنْفِي النَّاسَ كَمَا يَنْفِي الْكِيرُ خَبَثَ الْحَدِيدِ بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا مجکو اوس
بستی میں رہنے کا حکم ہوا جو سب بستیوں کو کھا دیگی یعنی فتح اسلام ہوگی سب شہر مدینے کے تابع ہونگے لوگ اوسکو یثرب کہتے ہیں اور اوسکا عمدہ نام تو
مدینہ ہے برے لوگوں کو مدینہ نکال دیتا ہے جیسے بھٹھی لوہے کا میل نکال ڈالتی ہے ف مدینے کا نام اول یثرب تھا حضرت نے نام بدل دیا ق
انسؓ و سہل بن سعد الساعدیؓ بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ يَعْنِي إِصْبَعَيْهِ السَّبَّابَةَ وَالْوُسْطَى بخاری اور
مسلم میں انسؓ اور سہل بن سعدؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میں اور قیامت متصل ہوا جیسے یہ دونوں حضرت نے اپنی دونوں انگلیوں
کی طرف اشارہ کیا یعنی کلمے کی اونگلی اور بیچ کی اونگلی ف حضرت خاتم النبیین ہیں حضرت کے بعد کوئی پیغمبر نہیں قیامت تک
حضرت کا دین قائم رہیگا تو حضرت میں اور قیامت میں کوئی حائل نہ ٹھہرا ق ابو ہریرہؓ بُعِثْتُ مِنْ خَيْرِ قُرُونِ بَنِي آدَمَ
قَرْنًا فَقَرْنًا حَتَّى كُنْتُ مِنَ الْقَرْنِ الَّذِي كُنْتُ مِنْهُ بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میں پیدا ہوا
بنی آدم کے عمدہ زمانے والوں سے ایک زمانے والوں کے بعد دوسرے زمانے والوں سے یہاں تک کہ میں اون زمانے والوں سے ہوا جن سے ہوا ف
یعنی حضرت آدم کے زمانے سے حضرت کے زمانے تک حضرت کے باپ دادا شریف اور عمدہ خاندان تھے اور یہ مطلب نہیں کہ سب مسلمان تھے م جابرؓ بُعِثَتْ
هَذِهِ الرِّيحُ لِمَوْتِ مُنَافِقٍ مسلم میں جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ یہ آندھی چلائی گئی منافق کے مرنے سے ف مسلم میں
جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرت سفر گئے تھے جب مدینے کے قریب پہنچے تو آندھی چلی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی جب مدینے میں آئے تو معلوم ہوا کہ ایک
بڑا منافق مر گیا یہ حدیث معجزہ ہے کہ آیندہ کی خبر دی ق ابن عمرؓ بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلَى خَمْسٍ عَلَى أَنْ يُوَحَّدَ اللَّهُ
وَإِقَامِ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ وَصِيَامِ رَمَضَانَ وَالْحَجِّ فَقَالَ رَجُلٌ لِابْنِ عُمَرَ الْحَجِّ وَصِيَامِ رَمَضَانَ
قَالَ لَا صِيَامِ رَمَضَانَ وَالْحَجِّ هَكَذَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَيُرْوَى شَهَادَةِ
أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ وَإِقَامِ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ وَحَجِّ الْبَيْتِ
صَوْمِ رَمَضَانَ بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اسلام کی بنیاد پانچ چیز پر ہے خدا کو ایک جاننے پر
اور نماز قائم کرنے پر اور زکوۃ دینے پر اور رمضان کے روزے پر اور حج پر سو ایک مرد نے عبد اللہ بن عمرؓ سے کہا حج اور رمضان کے روزے پر عبد اللہ نے
کہا نہیں رمضان کے روزے اور حج پر یوں ہی میں نے حضرت سے سنا ہے یعنی اول روزہ بعد اوسکے حج اور دوسری روایت یوں ہے کہ اسلام کی بنیاد
پانچ چیز پر ہے اسکی گواہی کہ سوائے خدا کے کوئی معبود برحق نہیں اور محمد اوسکا بندہ اور اوسکا رسول ہے اور نماز کا قائم کرنا اور زکوۃ دینا اور
بیت اللہ کا حج کرنا اور رمضان کے روزے رکھنا ق ابو ہریرہؓ حُجِبَتِ الْجَنَّةُ بِالْمَكَارِهِ وَحُجِبَتِ النَّارُ بِالشَّهَوَاتِ
وَفِي رِوَايَةِ الْقُضَاعِيِّ حُفَّتْ بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ روکی گئی اور ڈھانپی گئی بہشت مشقت اور
تکلیفات سے اور دوزخ خواہش نفسانی اور لذات سے ف یعنی بہشت بدون عبادت اور پرہیزگاری کے میسر نہیں اور عبادت
اور تقوی مشقت اور تکلیف سے خالی نہیں اور معصیت اور دنیا کے چین کا دوزخ انجام ہے ق عائشہؓ حُرِّمَتِ التِّجَارَةُ فِي الْخَمْرِ

فرمایا کہ اسکو مار ڈالو ہم اوسکے مارنے کو دوڑے سانپ اپنے بل میں گھس گیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سانپ کا مارنا درست ہے

فصل فیما لم یسم فاعله

اس فصل میں وہ حدیثیں ہیں جنکے سرے پر فعل ماضی مجہول ہے **ق** عائشة أُرِيتُكِ فِي الْمَنَامِ ثَلٰثَ لَيَالٍ جَاءَنِي بِكِ الْمَلَكُ فِي سَرَقَةٍ مِنْ حَرِيرٍ فَيَقُولُ هٰذِهِ امْرَأَتُكَ فَاكْشِفُ عَنْ وَجْهِكِ فَإِذَا أَنْتِ هِيَ فَأَقُولُ إِنْ يَكُ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ يُمْضِهِ بخاری اور مسلم میں حضرت عایشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے مجھسے فرمایا کہ مجکو تو خواب میں دکھلائی گئی تین رات تجکو میرے پاس فرشتہ لے آتا تھا ریشمی ٹکڑے میں سو یوں کہتا تھا کہ یہ تیری عورت ہی میں نے تیرا چہرا کھولا تو کیا دیکھتا ہوں کہ وہ صورت تیری ہی ہی تو میں کہتا تھا کہ اگر یہ خواب خدا کی طرف سے ہی تو خدا یوں ہی کریگا یعنی تو میرے نکاح میں آویگی

ف یہ جو حضرت نے فرمایا کہ اگر یہ خواب خدا کی طرف سے ہی یعنی اس خواب کی اگر کوئی اور تعبیر نہوئی تو مقرر نکاح ہوگا سو اسواسطے کہ پیغمبر کے خواب میں کچھ شک اور تردد نہیں ہوتا **ھ** ابوھریرة أُرِيتُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ ثُمَّ أَيْقَظَنِي بَعْضُ أَهْلِي فَنُسِّيتُهَا وَيُرْوَى فَنَسِيتُهَا فَالْتَمِسُوهَا فِي الْعَشْرِ الْغَوَابِرِ مسلم میں ابوہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ شب قدر مجکو خواب میں معلوم ہوئی پھر میرے بعضے اہل بیت نے مجکو جگا دیا تو میں اوسکو بھلا دیا گیا اور دوسری روایت یوں ہی کہ میں شب قدر کو بھول گیا تو اوسکو رمضان کی اخیر دس راتوں میں تلاش کرو

ف یعنی طاق راتوں میں **ق** جابر أُعْطِيتُ خَمْسًا لَمْ يُعْطَهُنَّ أَحَدٌ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ قَبْلِي نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ مَسِيرَةَ شَهْرٍ وَجُعِلَتْ لِيَ الْأَرْضُ مَسْجِدًا وَطَهُورًا فَأَيُّمَا رَجُلٍ مِنْ أُمَّتِي أَدْرَكَتْهُ الصَّلٰوةُ فَلْيُصَلِّ وَأُحِلَّتْ لِيَ الْغَنَائِمُ وَلَمْ تَحِلَّ لِأَحَدٍ قَبْلِي وَأُعْطِيتُ الشَّفَاعَةَ وَكَانَ النَّبِيُّ يُبْعَثُ إِلٰى قَوْمِهِ خَاصَّةً وَبُعِثْتُ إِلَى النَّاسِ عَامَّةً بخاری اور مسلم میں جابر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مجکو پانچ نعمتیں ملیں کہ مجھسے پہلے کسی پیغمبر کو نہیں ملیں مجکو فتح نصیب ہوئی دھاک سے مہینا بھر کی راہ تک اور ساری زمین میرے واسطے سجدہ گاہ اور پاک کرنے والی مقرر ہوئی یعنی ہر جگہہ نماز اور تیمم درست ہی سو جس مرد کو میری امت سے جہاں نماز کا وقت ملے وہاں نماز پڑھ لیوے اور حلال ہوئے میرے واسطے غنیمت کے مال اور مجھسے پہلے کسیکو حلال نتھے اور مجکو شفاعت کا رتبہ عنایت ہوا اور پیغمبر فقط اپنی قوم پر بھیجا جاتا تھا اور میں تمام عالم کے لوگوں پر بھیجا گیا **ف** یعنی ان پانچ چیزوں سے حضرت سب پیغمبروں سے افضل ہوئے حضرت کا رعب یہ تھا کہ پادشاہ روم خوف کھاتا تھا یہود نصاری کو سوائے عبادتخانے کے اور جگہہ نماز پڑھنا درست نہ تھا اور تیمم کا حکم نہ تھا امت محمدی کو تمام زمین پر نماز اور تیمم کا حکم ہوا اور غنیمت کا مال بھی اسی امت کو درست ہوا اور قیامت میں اول حضرت کے سوا کوئی پیغمبر شفاعت کر نسکیگا اور ہفت اقلیم کی نبوت کا رتبہ کسیکو حاصل نہیں ہوا بجز حضرت کے **ق** ابن عباس أُمِرْتُ أَنْ أَسْجُدَ عَلٰى سَبْعَةِ أَعْظُمٍ عَلَى الْجَبْهَةِ وَالْيَدَيْنِ وَالرُّكْبَتَيْنِ وَأَطْرَافِ الْقَدَمَيْنِ وَلَا نَكْفِتَ الثِّيَابَ وَلَا الشَّعْرَ بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عباس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مجکو حکم ہوا ہی سجدہ کرنے کا سات ہڈیوں پر پیشانی پر اور دونوں ہاتھوں پر اور دونوں گھٹنوں پر اور دونوں قدموں کے سرے پر اور یہ حکم ہوا ہی کہ نماز میں کپڑے کو اور بالوں کو نہ سمیٹوں

ف نماز میں بالوں کا جوڑا باندھنا اور کپڑے کو خاک سے بچانا مکروہ ہی **ق** ابو بکر وعمر وجابر أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَقُولُوا لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ فَمَنْ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ عَصَمَ مِنِّي مَالَهُ وَنَفْسَهُ إِلَّا بِحَقِّهِ وَحِسَابُهُ عَلَى اللّٰهِ بخاری اور مسلم میں ابو بکر صدیق رض اور عمر فاروق رض اور جابر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مجکو لوگوں سے لڑنے کا حکم ہوا یہاں تک کہ وے لا الٰه الا اللہ کہیں سو جسنے کہ لا الٰه الا اللہ کہا اوسنے اپنا مال اور جان بچایا مگر دین کی حق تلفی کا بدلا ہی اور اوسکا حساب

يمر معه العشرة والنبي يمر معه الخمسة والنبي يمر وحده فنظرت فاذا سواد كثير فقلت
يا جبريل هؤلاء امتي قال لا ولكن انظر الى الافق فنظرت فاذا سواد كثير قال هؤلاء امتك
وهؤلاء سبعون الفا قدامهم لا حساب عليهم ولا عذاب قلت ولم قال كانوا لا يكتوون
ولا يسترقون ولا يتطيرون وعلى ربهم يتوكلون الحديث متفق عليه والسياق للبخاري
بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عباس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ میرے سامنے کی گئین اگلی امتین تو ایک پیغمبر چلا اور اوسکے ساتھ ایک گروہ
تھا اور بعضا پیغمبر چلا اور اوسکے ساتھ بارہ تیرہ لوگ تھے اور بعضا پیغمبر چلا اور اوسکے ساتھ دس آدمی تھے اور بعضا پیغمبر چلا اور
اوسکے ساتھ پانچ آدمی تھے اور بعضا پیغمبر اکیلا ہی چلا پھر مینے دیکھا تو ایک بڑی جماعت ہی سو مینے کہا ای جبرئیل یہ لوگ میری امت ہین
جبرئیل نے کہا نہین ولیکن تو آسمان کے کنارے کی طرف دیکھ سو مینے دیکھا تو بڑا جھنڈ ہی جبرئیل نے کہا کہ یہ لوگ تیری امت ہین اور یہ ستر ہزار جو آگے
ہین انپر حساب ہی اور نہ عذاب مینے کہا اسکا کیا سبب ہی جبرئیل نے کہا نہ بیماری مین داغتے تھے نہ جھاڑ پھونک کرتے تھے اور نہ
شگون لیتے تھے اور اپنے رب پر توکل اور بھروسا کرتے تھے یہ حدیث بخاری اور مسلم دونون مین ہی لیکن یہ خاص روایت بخاری کی ہی **ف**
جتنے لوگ جس پیغمبر کا ایمان لائے ہونگے وہی قیامت مین اوسکے ساتھ ہونگے اور بعضے پیغمبر کا کوئی ایمان نہ لایا ہوگا اوسکے ساتھ کوئی نہوگا
معلوم ہوا کہ ہمارے حضرت کی امت سب سے زیادہ ہوگی ترک دوا توکل نہین اسواسطے کہ حضرت نے اکثر دوا کی ہی بلکہ داغ اور جھاڑ پھونک اور شگون لینا
توکل کے مخالف ہی لیکن جب کوئی علاج داغنے کے سوائے باقی نرہے تو اوسوقت مین داغنا بھی درست ہی **ه** جابر عرض علي الانبياء
فاذا موسى ضرب من الرجال كانه من رجال شنوءة ورأيت عيسى بن مريم عليه السلام فاذا اقرب
من رأيت به شبها عروة بن مسعود ورأيت ابراهيم عليه السلام فاذا اقرب من رأيت به
شبها صاحبكم يعني نفسه ورأيت جبرئيل عليه السلام فاذا اقرب من رأيت به شبها دحية
بن خليفة مسلم مین جابر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ میرے سامنے کیے گئے پیغمبر سو موسیٰ تو دبلا پتلا مرد جیسے قوم شنوءہ کے
مرد اور دیکھا مینے عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کو تو میرے دیکھے لوگون مین عیسیٰ سے زیادہ تر مشابہ عروہ بن مسعود ہی اور مینے ابراہیم علیہ السلام
کو دیکھا تو میرے دیکھے لوگون مین ابراہیم ع سے زیادہ تر مشابہ تمھارا صاحب ہی یعنی خود حضرت اور مینے جبرئیل علیہ السلام کو دیکھا
تو میرے دیکھے لوگون مین جبرئیل سے زیادہ تر مشابہ دحیہ بن خلیفہ ہی **ه** ابو هريرة فضلت على الانبياء بستة
اعطيت جوامع الكلم ونصرت بالرعب واحلت لي المغانم وجعلت لي الارض طهورا ومسجدا
وارسلت الى الخلق كافة وختم بي النبيون مسلم مین ابوہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مجکو فضیلت حاصل ہوئی
اور پیغمبرون پر چھہ چیزون کے سبب سے مجکو جوامع الکلم عطا ہوئی اور مجکو رعب سے فتح ملی اور میرے واسطے غنیمت کے مال حلال ہوئے اور میرے واسطے
تمام زمین پاک کرنے والی اور سجدہ گاہ مقرر ہوئی اور مین تمام عالم کا پیغمبر ہوا اور مین خاتم النبیین ہوا **ف** جوامع الکلم اوسکو
کہتے ہین جسمین تھوڑے لفظ اور مطلب بہت ہون جوامع الکلم سے مراد قرآن اور احادیث ہین جنکے معانی اور مطالب کی کچھ حد نہین جتنا
غور کیجیے اوتنے مطالب کھلتے ہین باقی مفصل مضمون اس حدیث کا بارہوین حدیث مین گذرا لیکن اسمین چھہ چیز کو فرمایا اور اوسمین پانچ چیز
سو اسکا سبب یہ ہی کہ اول حضرت کو پانچ چیز کا حال معلوم ہوا پھر چھٹی چیز بھی عنایت ہوئی **ق** ابو هريرة فقدت امة

بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ شراب کا بیپار حرام ہوا **ف** شراب کی خرید فروخت مسلمان کو ہرگز
درست نہین **خ** ابو ہریرۃ حُرِّمَ مَا بَیْنَ لَابَتَیِ الْمَدِیْنَۃِ عَلیٰ لِسَانِیْ بخاری مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
کہ حرام ہوگیا میری زبان پر بیچ کے دو سنگستان کے اندر **ف** بعضے علما کے نزدیک جیسے کہ حرم ہی ویسے ہی مدینہ یہ حدیث انکی دلیل ہی
م ابو مسعود عقبۃ بن عمرو الانصاری حُوْسِبَ رَجُلٌ مِّمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَلَمْ يُوْجَدْ لَهُ مِنَ الْخَيْرِ
شَيْءٌ اِلَّا اَنَّهُ كَانَ يُخَالِطُ النَّاسَ وَكَانَ مُوْسِرًا وَكَانَ يَاْمُرُ غِلْمَانَهُ اَنْ يَّتَجَاوَزُوْا عَنِ الْمُعْسِرِ قَالَ
اللّٰهُ نَحْنُ اَحَقُّ بِذٰلِكَ مِنْهُ فَتَجَاوَزُوْا عَنْهُ مسلم مین ابو مسعود رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تمسے اگلی امت مین ایک
مرد کا حساب ہوا تو اوسکی نیکی کچھ بھی نپائی مگر وہ لوگون سے ملا جلا کرتا تھا اور مالدار تھا اور اپنے غلامون سے حکم کرتا تھا کہ محتاج سے قرض
مانگنے مین سختی نکرین خدا نے فرمایا کہ ہم اوسکی نسبت زیادہ تر کرم اور احسان کے سزاوار ہین سو ای فرشتو اوس سے درگذر کرو **خ** ابو ہریرۃ
خُفِّفَ عَلٰى دَاوٗدَ الْقُرْاٰنُ فَكَانَ يَاْمُرُ بِدَوَابِّهٖ فَتُسْرَجُ فَيَقْرَاُ الْقُرْاٰنَ قَبْلَ اَنْ تُسْرَجَ دَوَابُّهٗ وَلَا يَاْكُلُ
اِلَّا مِنْ عَمَلِ يَدِهٖ بخاری مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہلکا اور سہج ہوگیا تھا داؤد پر قرآن سو وے اپنی سواریون کے
کسنے کا حکم کرتے تھے تو قرآن کو زین کسنے سے پہلے پڑھ چکتے تھے اور نہ کھاتے تھے مگر اپنے ہاتھ کے کسب سے **ف** قرآن سے مراد زبور ہی
ایسی جلدی زبور کا تمام کرنا حضرت داؤد کا معجزہ تھا اور باوجود کہ بادشاہ تھے لیکن اپنے کسب اور محنت سے کھاتے تھے **م** عایشۃ
خُلِقَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ مِنْ نُّوْرٍ وَخُلِقَ الْجَانُّ مِنْ مَّارِجٍ مِّنْ نَّارٍ وَخُلِقَ اٰدَمُ مِمَّا وُصِفَ لَكُمْ مسلم مین حضرت عایشہ رضہ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ پیدا کیے گئے فرشتے نور سے اور جن آگ کی لو سے اور آدم پیدا ہوئے اوس سے جسکا تمسے قرآن مین بیان ہوا یعنی
مٹی سے **خ** انس دُفِعْتُ اِلَى السِّدْرَةِ فَاِذَا اَرْبَعَةُ اَنْهَارٍ نَهْرَانِ ظَاهِرَانِ وَنَهْرَانِ بَاطِنَانِ فَاَمَّا الظَّاهِرَانِ
فَالنِّيْلُ وَالْفُرَاتُ وَاَمَّا الْبَاطِنَانِ فَنَهْرَانِ فِي الْجَنَّةِ وَاُتِيْتُ بِثَلٰثَةِ اَقْدَاحٍ قَدَحٌ فِيْهِ لَبَنٌ وَقَدَحٌ
فِيْهِ عَسَلٌ وَقَدَحٌ فِيْهِ خَمْرٌ فَاَخَذْتُ الَّذِيْ فِيْهِ اللَّبَنُ فَقِيْلَ لِيْ اَصَبْتَ الْفِطْرَةَ بخاری مین انس رضہ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مین سدرۃ المنتہی کی طرف گیا تو وہان چار نہرین ہین دو نہرین ظاہر اور دو باطن ظاہر نہرین تو نیل اور فرات دریا ہین اور باطن
نہرین بہشت مین جاری ہین اور میرے سامنے تین پیالے آئے ایک پیالے مین دودھ اور ایک پیالے مین شہد اور ایک پیالے مین شراب تو مینے دودھ کا
پیالہ لیا تو مجکو حکم ہوا کہ تونے پیدایشی دین پایا **ف** معراج کی حدیث مین اسکا مفصل بیان ہو چکا **م** ابو ہریرۃ عُذِّبَتِ
امْرَاَةٌ فِيْ هِرَّةٍ رَبَطَتْهَا لَمْ تُطْعِمْهَا وَلَمْ تَسْقِهَا وَلَمْ تَدَعْهَا تَاْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْاَرْضِ مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ عذاب ہوا ایک عورت پر بلی کے مقدمے مین اوسنے بلی کو باندھ رکھا تھا نہ اوسکو کھلایا نہ پلایا اور نہ اوسکو
چھوڑا کہ زمین کے جانور کھاتی **م** ابو ذر عُرِضَتْ عَلَيَّ اَعْمَالُ اُمَّتِيْ حَسَنُهَا وَسَيِّئُهَا فَوَجَدْتُّ فِيْ مَحَاسِنِ اَعْمَالِهَا
الْاَذٰى يُمَاطُ عَنِ الطَّرِيْقِ وَوَجَدْتُّ فِيْ مَسَاوِيْ اَعْمَالِهَا النُّخَاعَةَ تَكُوْنُ فِي الْمَسْجِدِ لَا تُدْفَنُ مسلم مین ابو ذر رضہ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ میری امت کے اعمال میرے سامنے لائے گئے نیک بھی اور بد بھی تو مینے امت کے نیک اعمال مین پایا تکلیف کی چیز کو جو راہ سے
علیحدہ ڈالی جاوے اور امت کے بد اعمال مین مینے پایا کھنکار کو جو مسجد مین ہو اور زمین مین نہ دابی جاوے **ف** راہ مین تکلیف کی چیز جیسے کانٹا اور پتھر
ق ابن عباس عُرِضَتْ عَلَيَّ الْاُمَمُ فَاَخَذَ النَّبِيُّ يَمُرُّ مَعَهُ الْاُمَّةُ وَالنَّبِيُّ يَمُرُّ مَعَهُ النَّفَرُ وَالنَّبِيُّ

کرنے کو خوبی بار ہا کہی **ف** غرض یہ کہ مسواک میں غفلت اور سستی نکرو مسواک کی عادت ڈالو **ق** جابر جاورت بحرا شہرا فلما قضیت جواری نزلت فاستبطنت بطن الوادي فنوديت فنظرت امامي وخلفي وعن يميني وعن شمالي فلم ار احدا ثم نوديت فنظرت فلم ار احدا ثم نوديت فرفعت رأسي فاذا هو على العرش في الهواء يعني جبرئيل فاخذتني رجفة شديدة فاتيت خديجة فقلت دثروني فدثروني فصبوا علي ماء فانزل الله يا ايها المدثر قم فانذر بخاری اور مسلم میں جابر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ حرا کے پہاڑ میں مینے ایک مہینے کا اعتکاف کیا جب میں اپنا اعتکاف پورا کر چکا تو میں نالے کے اندر اوترا تو مجکو کسینے پکارا تو مینے اپنے آگے اور پیچھے داہنے اور بائیں دیکھا تو مینے کسیکو نہ پایا پھر مجکو کسینے پکارا تو میں دیکھنے لگا سو مینے کسیکو نہ دیکھا پھر مجکو کسینے پکارا تو مینے اپنا سر اوٹھایا تو وہی فرشتہ یعنی جبرئیل ہوا میں تخت پر بیٹھا ہی سو مجکو سخت کپکپی نے لیا تو میں خدیجہ پاس آیا سو مینے کہا مجکو اوڑھا دو اونھوں نے مجکو اوڑھایا اور مجھپر پانی چھڑکا پھر خدا نے سورہ مدثر اوتارا یعنی ای جھرمٹ مارنے والے اوٹھ اور لوگوں کو عذاب الٰہی سے خوف دلا **ف** حضرت پر اول اقرا کی سورت اوتری پھر تین برس وحی بند رہی اوسکے بعد سورہ مدثر اوترا **ق** المسور بن مخرمة خبأت هذا لك خبأت هذا لك **قال** لابيه مخرمة يعني قباء من ديباج مزررا بالذهب بخاری اور مسلم میں مسور بن مخرمہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ یہ قبا مینے تیرے واسطے چھپا رکھی یہ قبا مینے تیرے واسطے چھپا رکھی یہ حضرت نے مسور کے باپ مخرمہ سے فرمایا مراد ریشمی قبا ہی جسمیں سونے کا تکمہ لگا تھا **ف** جب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور قبا دی اوس وقت تک ریشمی کپڑا حرام نہوا تھا یا اسواسطے دیا ہو کہ اسکو بیچ لیوین **ھ** انس دخلت الجنة فسمعت خشفة قلت من هذا قالوا هذه الغميصاء بنت ملحان ام انس بن مالك مسلم میں انس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ میں بہشت میں داخل ہوا تو مینے جوتی کی چپ سنی مینے پوچھا یہ کون ہی فرشتوں نے کہا کہ یہ غمیصا ہی ملحان کی بیٹی انس بن مالک کی ماں **خ** سمرة رأيت الليلة رجلين اتياني فصعدا بي الشجرة فادخلاني دارا هي احسن وافضل لم ار قط احسن منها قالا اما هذه الدار فدار الشهداء بخاری میں سمرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مینے آج کی رات دو مردوں کو دیکھا سو وے مجکو ایک درخت پر چڑھا لیگئے پھر مجکو اونھوں نے ایک گھر میں داخل کیا کہ بہت اچھا اور بہتر تھا مینے اوس سے بہتر کبھی نہیں دیکھا ان دونوں مردوں نے کہا کہ یہ گھر تو شہیدوں کا گھر ہی **ف** یہ حضرت نے خواب میں دیکھا **خ** ابن عمر رأيت امرأة سوداء ثائرة الرأس خرجت من المدينة حتى نزلت مهيعة فتاولتها ان وباء المدينة نقل الى مهيعة بخاری میں عبد اللہ بن عمر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مینے خواب میں دیکھا کہ ایک سیاہ عورت جسکے سر کے بال پریشان تھے مدینے سے نکلی یہان تک کہ مہیعہ میں جا کر اوتری سو مینے اوسکی یہ تعبیر کی کہ مدینے کی وبا مہیعہ میں ڈالی گئی **ف** مہیعہ جحفہ کا نام جو مدینے سے چھ کوس ہی وہان یہود رہتے تھے مدینے میں اکثر وبا رہتی تھی جب سے کہ حضرت نے دعا کی اور یہ خواب دیکھا تو وہان سے وبا جاتی رہی اور جحفہ میں جا پڑی **خ** عائشة رأيت جهنم يحطم بعضها بعضا ورأيت عمروا يجر قصبه وهو اول من سيب السوائب بخاری میں حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مینے دوزخ کو دیکھا کہ اوسکا بعضا ٹکڑا بعضے ٹکڑے کو کچلے ڈالتا تھا اور مینے عمرو کو دیکھا کہ اپنی انتڑیان گھسیٹے پھرتا تھا اور اوسی نے اول سانڈ چھوڑنے کی رسم نکالی **ف** عمرو بن عامر حضرت سے تین سو برس آگے تھا بتون کے نام پر سانڈ چھوڑنے کی اوسی نے

مِنْ بَنِیْ اِسْرَآئِیْلَ لَا یُدْرٰی مَا فَعَلَتْ وَاِنِّیْ لَا اُرَاھَا اِلَّا الْفَارَ اِذَا وُضِعَ لَھَا اَلْبَانُ الْاِبِلِ لَمْ تَشْرَبْ
وَاِذَا وُضِعَ لَھَا اَلْبَانُ الشَّاۃِ شَرِبَتْ بخاری او مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بنی اسرائیل کا ایک گروہ مسخ ہو گیا
نہیں معلوم کون صورت ہو گئی اور مقرر سوا چوہے کے کوئی میرے خیال میں نہیں آتا جب چوہے کے آگے اونٹ کا دودھ رکھیے تو نہ پیے اور جب اوسکے آگے
بکریوں کا دودھ رکھیے تو پیجاوے ف یعنی بنی اسرائیل اونٹ کا دودھ نہ پیتے تھے تو اوس قرینے سے فرمایا کہ وے لوگ چوہے کی صورت پر
مسخ ہو گئے ہوں واسطے کہ چوہا بھی اونٹ کا دودھ نہیں پیتا ق اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ قِیْلَ لِبَنِیْ اِسْرَآئِیْلَ اُدْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا
وَّقُوْلُوْا حِطَّۃٌ نَّغْفِرْ لَکُمْ فَبَدَّلُوْا فَدَخَلُوا الْبَابَ یَزْحَفُوْنَ عَلٰٓی اَسْتَاھِھِمْ وَقَالُوْا حَبَّۃٌ فِیْ شَعْرَۃٍ
بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بنی اسرائیل کو حکم ہوا کہ پیٹھو دروازے میں سجدہ کرتے اور کہو مغفرت ہم چاہتے ہیں تاکہ ہم
تمکو بخشیں سو اونھوں نے حکم بدل ڈالا تو دروازے میں داخل ہوئے چوتڑوں کو گھسلتے اور کہا دانہ بال میں بہتر ہے ف بیت المقدس یا اریحا کے
دروازے میں داخل ہونے کا حکم ہوا تھا سو وے لوگ ایسے بے ادب تھے کہ مسخرا پن کرنے لگے سجدے کے بدلے چوتڑوں سے گھسلے اور مغفرت کے بدلے اناج مانگنے لگے
اسواسطے غضب الٰہی میں گرفتار ہوئے ق اِبْنُ عَبَّاسٍ نُصِرْتُ بِالصَّبَا وَاُھْلِکَتْ عَادٌ بِالدَّبُوْرِ بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ مجکو فتح نصیب ہوئی پورب کی ہوا سے اور ہلاک ہوئی عاد کی قوم پچھم کی ہوا سے ھ اَنَسٌ وُلِدَ لِیَ اللَّیْلَۃَ غُلَامٌ فَسَمَّیْتُہٗ بِاسْمِ
اَبِیْ اِبْرَاھِیْمَ مسلم میں انسؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ رات کو میرے لڑکا پیدا ہوا تو میں نے اوسکا نام اپنے باپ ابراہیم کے نام پر رکھا
ف ہجری آٹھویں سال ماریہ قبطیہ سے صاحبزادہ پیدا ہوا حضرت نے اونکا ابراہیمؑ نام رکھا سترہ مہینے کے بعد اونکا انتقال ہوا

فَصْلٌ فِی الْحِکَایَۃِ عَنْ نَفْسِ الْمُتَکَلِّمِ

اس فصل میں وے حدیثیں ہیں جنکے سر پر ماضی متکلم
کی لفظ ہے ف اَنَسٌ اَتَیْتُ عَلٰی نَھْرٍ حَافَتَاہُ قِبَابُ اللُّؤْلُؤِ الْمُجَوَّفِ فَقُلْتُ مَا ھٰذَا یَا جِبْرَئِیْلُ قَالَ الْکَوْثَرُ
بخاری اور مسلم میں انسؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میں ایک نہر پر گیا اوسکے دونوں کناروں پر پولے موتیوں کے خیمے ہیں تو میں نے جبرئیل سے کہا
کہ یہ کیا ہے جبرئیل نے کہا کہ یہ حوض کوثر ہے ھ اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ اِسْتَاْذَنْتُ رَبِّیْٓ اَنْ اَسْتَغْفِرَ لِاُمِّیْ فَلَمْ یَاْذَنْ لِیْ وَاسْتَاْذَنْتُہٗ
اَنْ اَزُوْرَ قَبْرَھَا فَاَذِنَ لِیْ مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میں نے اپنے رب سے اجازت مانگی کہ اپنی ماں کی مغفرت مانگوں سو
مجکو اجازت نہ دی اور میں نے اجازت مانگی کہ اوسکی قبر کی زیارت کروں سو مجکو زیارت کی اجازت دی ف حضرت نے جب اپنی ماں کی قبر کی زیارت کی
تو حضرت روئے اور ساتھ والے روئے اور فرمایا کہ زیارت کیا کرو قبروں کی کہ اس سے موت یاد پڑتی ہے اگر کوئی کہے کہ قرآن میں مشرکوں کے واسطے
مغفرت مانگنا منع ہے پھر حضرت نے اپنی ماں کی مغفرت مانگنے کا کیوں ارادہ کیا اوسکا جواب یہ ہے کہ حضرت کو اپنے اختصاص کی امید ہوگی یعنی
ہر چند اوروں کو مشرکوں کے واسطے مغفرت مانگنا درست نہیں مگر شاید مجکو درست ہو علی الخصوص کہ حضرت کے سبب سے ابوطالب کے عذاب میں
تخفیف ہوئی تھی یا کہ یہ اجازت مانگنا منع ہونے سے قبل ہوا ہو ق اِبْنُ عَبَّاسٍ اِطَّلَعْتُ فِی الْجَنَّۃِ فَرَاَیْتُ اَکْثَرَ اَھْلِھَا
الْفُقَرَآءَ وَاطَّلَعْتُ فِی النَّارِ فَرَاَیْتُ اَکْثَرَ اَھْلِھَا النِّسَآءَ بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ
حضرت نے فرمایا کہ میں بہشت میں جھانکا تو میں نے اوسکے اکثر لوگ محتاج دیکھے اور میں دوزخ میں جھانکا تو اوسکے اکثر لوگ عورتیں دیکھیں ف
محتاج ایماندار اکثر تکلیفات میں رہتے ہیں تو صبر کرتے ہیں اس سبب سے بہشت پاتے ہیں اور عورتیں اکثر بدخو اور بداعتقاد ہوتی ہیں اسسے
دوزخی ہوتی ہیں خ اَنَسٌ اَکْثَرْتُ عَلَیْکُمْ فِی السِّوَاکِ بخاری میں انسؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میں نے تمسے مسواک

کہ مین بہشت مین داخل ہوا تو ناگاہ وہان رمیصا ابوطلحہ کی جورو نظر پڑی اور مینے جوتی کی چپ چپی سُنی تو مینے کہا یہ کون ہی تو فرشتے نے کہاکہ یہ بلال ہی اور ایک مینے محل دیکھا کہ اوسکے صحن مین ایک عورت ہی تو مینے کہا کہ کسکا محل ہی فرشتون نے کہا یہ محل عمر بن خطاب کا ہی سو مینے چاہا کہ اوسکے اندر جاؤن تو اوسکو دیکھون پھر مجکو تیرا رشک یاد پڑا ای عمر سو مین پھر آیا پشت دیکر تو عمر فاروق رضی نے روکر عرض کی کہ یا رسول اللہ مین کیا آپ پر رشک کرتا **ف** اس حدیث مین امّ سُلیم جنکا رُمیصا اور غمیصا لقب ہی اور بلال اور عمر فاروق رضی کو بہشت کی بشارت ہی **ھ** سَعْدُ بْنُ اَبِي وَقَّاصٍ سَاَلْتُ رَبِّي ثَلٰثًا فَاَعْطَانِي اثْنَتَيْنِ وَمَنَعَنِي وَاحِدَةً سَاَلْتُ رَبِّي اَلَّا يُهْلِكَ اُمَّتِي بِالسَّنَةِ فَاَعْطَانِيْهَا وَسَاَلْتُهٗ اَلَّا يُهْلِكَ اُمَّتِي بِالْغَرَقِ فَاَعْطَانِيْهَا وَسَاَلْتُهٗ اَلَّا يَجْعَلَ بَاْسَهُمْ بَيْنَهُمْ فَمَنَعَنِيْهَا مسلم مین سعد بن ابی وقاص رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مینے اپنے رب سے تین چیز کا سُوال کیا سو دو سوال تو میرے قبول ہوئے اور ایک سے مجکو منع کیا ایک سوال تو مینے اپنے رب سے یہ کیا کہ میری امت کو قحط سے نہ ہلاک کرے سو اوسکو قبول کیا اور دوسرا سوال مینے یہ کیا کہ میری امت کو نہ ڈبا دیوے سو اوسکو بھی قبول کیا اور تیسرا سوال مینے یہ کیا کہ اونکے آپسمین لڑائی اور خونریزی نہ ڈالے سو اسکے سوال سے مجکو منع کیا **ف** قحط اور غرق امت محمدی مین ایسا نہوا اور نہوگا کہ تمام امت یکبارگی ہلاک ہوجاوے جیسے اگلی امتین ہلاک ہوگئین لیکن جنگ اور قتال مقدر مین ہی ہمیشہ رہا ہی اور رہیگا **ھ** اِبْنُ عُمَرَ عَجِبْتُ لَهَا فُتِحَتْ لَهَا اَبْوَابُ السَّمَآءِ يَعْنِي قَوْلَ رَجُلٍ دَخَلَ مَعَهُمْ فِي الصَّلٰوةِ فَقَالَ اللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا وَسُبْحَانَ اللّٰهِ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا قَالَ ابْنُ عُمَرَ فَمَا تَرَكْتُهُنَّ مُنْذُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ ذٰلِكَ مسلم مین عبد اللہ بن عمر رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مجکو اس سے تعجب آیا کہ اوسکے واسطے آسمان کے دروازے کھولے گئے اوس مرد کا قول مراد ہی جو اصحاب کے ساتھ نماز مین داخل ہوا تھا اوسنے اللّٰہ اکبر کبیرا والحمد للّٰہ کثیرا وسبحان اللّٰہ بکرۃ واصیلا کہا ابن عمر نے کہا کہ مینے ان کلمات کو کبھی نہین چھوڑا جب سے کہ مینے حضرت کو یہ کہتے سُنا **ف** یعنی یہ کلام خدا کو ایسا پسند آیا جسکے واسطے آسمان کے دروازے کھولے گئے **ق** سَعْدُ بْنُ اَبِي وَقَّاصٍ عَجِبْتُ مِنْ هٰٓؤُلَآءِ اللَّاتِي كُنَّ عِنْدِي فَلَمَّا سَمِعْنَ صَوْتَكَ ابْتَدَرْنَ الْحِجَابَ **قَالَهٗ** لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بخاری اور مسلم مین سعد بن ابی وقاص رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مجکو تعجب آیا اون عورتون سے جو میرے پاس تھین اونھون نے جب تیری آواز سنی تو پردے مین ہوگئین حضرت نے یہ عمر فاروق رضی سے فرمایا **ف** اسکا مفصل قصہ آٹھوین باب مین گذرا کہ چند عورتین حضرت کے پاس تھین کہ جب عمر فاروق رضی آئے تو اونکے خوف سے چھپ گئین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی **ق** اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ قُمْتُ عَلٰى بَابِ الْجَنَّةِ فَكَانَ عَامَّةُ مَنْ دَخَلَهَا الْمَسَاكِيْنَ وَاَصْحَابُ الْجَدِّ مَحْبُوْسُوْنَ غَيْرَ اَنَّ اَصْحَابَ النَّارِ قَدْ اُمِرَ بِهِمْ اِلَى النَّارِ وَقُمْتُ عَلٰى بَابِ النَّارِ فَاِذَا عَامَّةُ مَنْ دَخَلَهَا النِّسَآءُ بخاری اور مسلم مین اسامہ بن زید رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مین کھڑا ہوا بہشت کے دروازے پر سو اوسکے اکثر داخل ہونے والے محتاج لوگ تھے اور دولتمند عیش والے بہشت کے داخل ہونے سے روکے گئے ہین مگر دوزخ کے لوگون کو دوزخ کی طرف جانے کا حکم ہوا اور مین دوزخ کے دروازے پر کھڑا ہوا تو اکثر اوسکی داخل ہونے والی عورتین تھین **ف** دولتمند اگرچہ ایماندار ہون لیکن محتاجون کے بعد بہشت مین داخل ہونگے حساب کے واسطے بہشت کے دروازے پر روکے جاوینگے **ق** عَائِشَةُ كُنْتُ لَكِ كَاَبِيْ زَرْعٍ لِاُمِّ زَرْعٍ **قَالَهٗ** لَهَا وَخَبَرُ اَبِيْ زَرْعٍ مَا حَكَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا

رسم نکالی تھی اسواسطے ایسے سخت عذاب میں گرفتار ہوا ق انس رأیت ذات لیلۃ فیما یری النائم کانا فی
دار عقبۃ بن رافع فاتینا برطب من رطب ابن طاب فاولت الرفعۃ لنا فی الدنیا والعاقبۃ فی الآخرۃ
وان دیننا قد طاب مسلم میں انس رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میں نے ایک رات کو دیکھا جس حالت میں کہ سوتا آدمی دیکھتا ہے
جیسے کہ ہم عقبہ بن رافع کے گھر میں ہیں سو ہمارے آگے تر چھوہارے لائے گئے اوس قسم کے جس قسم کا ابن طاب نام ہے تو میں نے اسکی تعبیر کی
رفعت یعنی ہمکو بلندی ہے دنیا میں اور نیک انجام ہے آخرت میں اور البتہ ہمارا دین بہتر اور عمدہ ہے ف حضرت نے یہ تعبیر لفظوں سے
نکالی رفعت رافع سے اور عاقبت عقبہ سے اور بہتری طاب سے معلوم ہوا کہ تعبیر کا یہ بھی ایک طریقہ ہے کہ صرف لفظوں سے بطور فال کے
مطلب سمجھے ق ابو ہریرۃ رأیت عمرو بن عامر الخزاعی یجر قصبہ فی النار کان اول من سیب
السوائب بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میں نے عمرو بن عامر خزاعی کو دیکھا کہ اپنی انتڑیاں گھسیٹتا پھرتا ہے دوزخ
میں اور وہی نے سانڈوں کا چھوڑنا اول نکالا تھا ق ابو موسی رأیت فی المنام انی اھاجر من مکۃ الی ارض
بھا نخل فذھب وھلی الی انھا الیمامۃ او ھجر فاذا ھی المدینۃ یثرب ورأیت فی رؤیای ھذہ
انی ھززت سیفا فانقطع صدرہ فاذا ھو ما اصیب من المؤمنین یوم احد ثم ھززتہ اخری
فعاد احسن ما کان فاذا ھو ما جاء اللہ بہ من الفتح واجتماع المؤمنین اسنادہ مسلم وعلقہ
البخاری بخاری اور مسلم میں ابو موسی رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ میں ہجرت کرتا ہوں مکے سے اوس زمین کی طرف
جہاں کھجور کے درخت ہیں تو میرا گمان یمامہ اور ہجر کی طرف گیا سو حقیقت میں ہجرت کا مقام تو مدینہ نکلا جسکا یثرب بھی نام ہے اور
میں نے اپنے اسی خواب میں دیکھا کہ میں نے تلوار کو ہلایا تو وہ اوپر سے ٹوٹ گئی تو اوسکا انجام مسلمانوں کی شہادت ہوئی جنگ احد میں پھر
میں نے تلوار کو دوسری بار ہلایا تو ویسی ہی ثابت ہو گئی آگے سے اچھی تو اوسکا انجام یہ تھا کہ خدا نے فتح نصیب کی اور مسلمانوں کی جماعت
قائم ہوئی یعنی جنگ احد کے بعد خیبر اور مکہ فتح ہوا اور اسلام کے لشکر نے زور پکڑا اس حدیث کی مسلم نے پوری سند بیان کی اور بخاری
نے سند حذف کی ف یمامہ اور ہجر عرب میں دو ملک ہیں وہاں کھجور کے درخت بہت ہیں اس حدیث سے معلوم ہوا کہ پیغمبروں کے
خواب سچ ہوتے ہیں لیکن تعبیر میں کبھی چوک پڑ جاتی ہے ہجرت کا مقام تو حقیقت میں مدینہ تھا لیکن حضرت کا خیال اور طرف گیا
اسی طرح اولیا کی خواب اور کشف اکثر حق ہوتا ہے لیکن تعین میں بھول چوک ہو جاتی ہے ح ابن عمر رأیت عیسی وموسی
وابراھیم فاما عیسی فاحمر جعد عریض الصدر واما موسی فادم جسیم سبط کانہ من
رجال الزط بخاری میں عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میں نے عیسی اور موسی اور ابراہیم کو دیکھا سو عیسی تو
سرخ رنگ گھنگرالے بال والا سینہ کشادہ ہے اور موسی تو گندم گون اور جسیم سیدھے بال والا جیسے زط کی قوم کے مرد ف حضرت نے
ان بزرگوں کو معراج میں دیکھا یا خواب میں ق جابر رأیتنی دخلت الجنۃ فاذا بالرمیصاء امرأۃ ابی طلحۃ
وسمعت خشفۃ فقلت من ھذا فقال ھذا بلال ورأیت قصرا بفنائہ جاریۃ فقلت لمن ھذا
فقالوا لعمر بن الخطاب فاردت ان ادخلہ فانظر الیہ فذکرت غیرتک فولیت مدبرا
فبکی عمر وقال اعلیک اغار یا رسول اللہ بخاری اور مسلم میں جابر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میں نے اپنے تئیں دیکھا

کہ میرا خاوند اگر گھر میں آوے تو چیتے کی طرح سو رہے اور اگر باہر نکلے تو شیر بنجاوے اور نہ پوچھے عہد شکنی سے یعنی حلیم اور کریم ہے عہد شکنی کا
مواخذہ نہیں کرتا چھٹی عورت نے کہا کہ میرا خاوند اگر کھاوے تو سب سمیٹ جاوے اور اگر پیوے تو بالکل پی جاوے اور اگر لیٹے تو اپنا بدن
لپیٹ کے آ رہے اور نہ میرے لحاف کے اندر ہاتھ ڈالے کہ میرے دکھ درد کو جانے یعنی بیل کی طرح سوائے کھانے اور پینے اور سونے کے کچھ خبر نہیں رکھتا عورت
کی بات نہیں پوچھتا ساتویں عورت نے کہا کہ میرا خاوند نامرد ہے یا شریر ہے نہایت احمق ہے کہ کلام نہیں کر جانتا سب جہان بھر کے عیب اوس میں موجود
ایسا ظالم ہے کہ تیرا سر پھوڑے یا ہاتھ توڑے یا سر اور ہاتھ دونوں مروڑے آٹھویں عورت نے کہا کہ میرا خاوند چھونے میں نرم جیسے خرگوش اور
اوسکی خوشبو جیسے زرنب کی خوشبو زرنب ایک خوشبودار گھاس کا نام ہے یعنی میرا خاوند ظاہر کا بھی اچھا باطن کا بھی اچھا نویں عورت نے
کہا کہ میرا خاوند اونچے محل والا لمبے پرتلے والا یعنی قد اور بڑی راکھ والا یعنی سخی ہے اوسکا باورچیخانہ ہمیشہ گرم رہتا ہے تو راکھ بہت نکلتی ہے
اوسکا گھر نزدیک ہے مجلس اور مسافرخانے سے یعنی سردار اور سخی ہے اوسکا لنگر جاری ہے دسویں عورت نے کہا کہ میرے خاوند کا نام مالک ہے اور کیا خوب
مالک ہے مالک افضل ہے میری اس تعریف سے اوسکے اونٹوں کے بہت شترخانے ہیں اور کمتر چراگاہیں ہیں یعنی ضیافت میں اوسکے یہاں اونٹ بہت
ذبح ہوا کرتے ہیں اس سبب سے شترخانوں سے جنگل میں کم چرنے جاتے ہیں جب کہ اونٹ باجے کی آواز سنتے ہیں اپنے ذبح ہونے کا یقین کر لیتے ہیں
ضیافت میں راگ اور باجے کا معمول تھا اس سبب سے باجے کی آواز سنکے اونٹوں کو اپنے ذبح ہونے کا یقین ہو جاتا تھا گیارھویں عورت نے کہا کہ میرے
خاوند کا نام ابوزرع ہے سو واہ کیا خوب ابوزرع ہے اوسنے زیور سے میرے دونوں کان جھلائے اور چربی سے میرے دونوں بازو بھرے یعنی مجھکو موٹا کیا
اور مجھکو بہت خوش کیا سو میری جان بہت چین میں ہے مجھکو اوسنے بھیڑ بکری والوں میں پایا جو پہاڑ کے کنارے رہتے تھے سو اوسنے مجھکو
گھوڑے اور اونٹ اور کھیت اور خرمن کا مالک کر دیا یعنی میں نہایت ذلیل اور محتاج تھی اوسنے مجھکو باعزت اور مالدار کر دیا سو اوسکے پاس
میں بات کرتی ہوں تو مجھکو برا نہیں کہتا اور سوتی ہوں تو فجر کر دیتی ہوں یعنی مجھے کام نہیں کرنے پڑتا اور پیتی ہوں تو سیراب ہو جاتی ہوں ماں
ابوزرع کی سو کیا خوب ہے ماں ابوزرع کی اوسکی بڑی بڑی گٹھریاں اور کشادہ گھر بیٹا ابوزرع کا سو کیا خوب ہے بیٹا ابوزرع کا اوسکی
خوابگاہ جیسے تلوار کا میان یعنی نازنین بدن ہے اوسکو آسودہ کر دیتا ہے حلوان کا ہاتھ یعنی کم خور ہے بیٹی ابوزرع کی سو کیا خوب ہے بیٹی
ابوزرع کی اپنے ماں باپ کی تابعدار اپنے لباس کی بھرنے والی یعنی جسیم ہے اور اپنی سوت کی رشک یعنی اپنے خاوند کی پیاری ہے اسواسطے
اوسکی سوت اوس سے جلتی ہے لونڈی ابوزرع کی کیا خوب ہے لونڈی ابوزرع کی ہماری بات مشہور نہیں کرتی ظاہر کر کے اور ہمارا کھانا
نہیں لیجاتی اوٹھا کر اور ہمارا گھر آلودہ نہیں رکھتی کوڑے سے ابوزرع باہر نکلا جبکہ مشکوں میں دودھ متھا جاتا تھا گھی نکالنے کے واسطے
سو وہ ملا ایک عورت سے جسکے ساتھ اوسکے دو لڑکے تھے جیسے دو چیتے اوسکی گود میں انار سے کھیلتے تھے سو ابوزرع نے مجھکو طلاق دیا
اور اوس عورت سے نکاح کیا پھر میں نے اوسکے بعد ایک سردار مرد سے نکاح کیا عمدہ گھوڑے کا سوار اور نیزہ باز اوسنے مجھکو چوپائے جانور بہت دئے
اور اوسنے مجھکو ہر ایک مواشی سے جوڑا جوڑا دیا اور اوسنے مجھسے کہا کہ کھا اے ام زرع اور کھلا اپنے لوگوں کو ام زرع نے کہا سو اگر
میں جمع کروں جو دوسرے خاوند نے دیا تو ابوزرع کے چھوٹے برتن کے برابر بھی نہ پہونچے یعنی دوسرے خاوند کا احسان پہلے خاوند کے احسان سے
نہایت کمتر ہے ف جب حضرت عائشہ رض نے گیارہ عورتوں کا یہ قصہ حضرت کے روبرو کہا تب حضرت نے فرمایا کہ اے عائشہ میں بھی تیرا
ایسا محسن ہوں جیسے ابوزرع ام زرع کا محسن تھا ق اَبُوْمُوْسٰی لَسْتُ اَنَا حَمَلْتُكُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ حَمَلَكُمْ ق لَهٗ
لِنَفَرٍ مِّنَ الْاَشْعَرِيِّيْنَ بخاری اور مسلم میں ابوموسی رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میں نے تمکو سواری نہیں دی لیکن تمکو خدا نے سواری دی

فقالت جلس احدى عشرة امرأة فتعاهدن وتعاقدن ان لا يكتمن من اخبار ازواجهن شيئا
قالت الاولى زوجي لحم جمل غث على رأس جبل لا سهل فيرتقى ولا سمين فينتقل قالت الثانية زوجي
لا ابث خبره اني اخاف ان لا اذره ان اذكره اذكر عجره وبجره قالت الثالثة زوجي العشنق
ان انطق اطلق وان اسكت اعلق قالت الرابعة زوجي كليل تهامة لا حر ولا قر ولا مخافة
ولا سامة قالت الخامسة زوجي ان دخل فهد وان خرج اسد ولا يسأل عما عهد قالت
السادسة زوجي ان اكل لف وان شرب اشتف وان اضطجع التف ولا يولج الكف ليعلم البث
قالت السابعة زوجي عياياء او غياياء طباقاء كل داء له داء شجك او فلك او جمع كلا لك
قالت الثامنة زوجي المس مس ارنب والريح ريح زرنب قالت التاسعة زوجي رفيع العماد
طويل النجاد عظيم الرماد قريب البيت من الناد قالت العاشرة زوجي مالك وما مالك مالك
خير من ذلك له ابل كثيرات المبارك قليلات المسارح اذا سمعن صوت المزهر ايقن انهن
هوالك قالت الحادية عشرة زوجي ابو زرع فما ابو زرع اناس من حلي اذني وملأ من
شحم عضدي وبجحني فبجحت الي نفسي وجدني في اهل غنيمة بشق فجعلني في اهل صهيل واطيط
ودائس ومنق فعنده اقول فلا اقبح وارقد فاتصبح واشرب فاتقنح ام ابي زرع
فما ام ابي زرع عكومها رداح وبيتها فساح ابن ابي زرع فما ابن ابي زرع مضجعه كمسل
شطبة وتشبعه ذراع الجفرة بنت ابي زرع فما بنت ابي زرع طوع ابيها وطوع امها وملء
كسائها وغيظ جارتها جارية ابي زرع فما جارية ابي زرع لا تبث حديثنا تبثيثا ولا تنقث
ميرتنا تنقيثا ولا تملأ بيتنا تعشيشا خرج ابو زرع والاوطاب تمخض فلقي امرأة معها ولدان
لها كالفهدين يلعبان من تحت خصرها برمانتين فطلقني ونكحها فنكحت بعده رجلا سريا ركب
شريا واخذ خطيا واراح علي نعما ثريا واعطاني من كل رائحة زوجا قال كلي ام زرع
وميري اهلك قالت فلو جمعت كل شيء اعطانيه ما بلغ اصغر آنية ابي زرع بخاری اور مسلم نے
حضرت عائشہ رضہ سے روایت کی ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مین تیرے حق مین ایسا ہون جیسے ابو زرع تھا ام زرع کے حق مین پھر حضرت نے حضرت عائشہ رضہ سے
فرمایا اور حکایت ابو زرع کی حضرت عایشہ رضہ کی روایت سے یون ہی کہ گیارہ عورتین بیٹھین اور عہد کیا اونھون نے آپسمین اسکا قول قرار کیا اپنے خاوندون
کی خبرین کچھ بھی نہ چھپاوین پہلی عورت نے کہا کہ میرا خاوند جیسے دبلا گوشت اونٹ کا پہاڑ پر نہ زمین برابر ہے کہ چڑھ جاوے نہ موٹا گوشت ہے
کہ اوسکو لے آوے یعنی نالائق اور بے حقیقت ہے دوسری عورت نے کہا کہ مین اپنے خاوند کی خبر نہ ظاہر کرونگی مین ڈرتی ہون خبر کے چھوڑنے سے
یعنی برا وصف ہی مجھسے بیان نہو سکیگا اگر بیان کرون تو اوسکے ظاہر باطن کے سب عیب بیان کرون تیسری عورت نے کہا کہ میرا خاوند لنبا
دُبلا ہے اگر بولون تو طلاق پاؤن اور اگر چپ رہون تو ادھر ڈالی جاؤن نہ رونی دی نہ کپڑا چوتھی عورت نے کہا کہ میرا خاوند جیسے تہامہ کے
ملک کی رات نہ گرمی نہ سردی نہ خوف نہ اوداسی تہامہ عرب مین اوس زمین کا نام ہے جسمین مکہ ہے وہان کی رات مشہور ہے پانچوین عورت نے کہا

بھلا بتلاؤ تو کہ اگر ایک مرد کے کئی پنج کلیان گھوڑے ہوں بیچ مشکی گھوڑوں کے اندر کیا وہ اپنے گھوڑوں کو نہ پہچان لیوےگا اصحاب نے عرض کیا ہاں
کیون نہ پہچانیگا حضرت نے فرمایا تو وے لوگ بھی قیامت میں آوینگے مونہہ اور ہاتھہ پانوں بیشن کرکے وضو کے اثر سے اور میں حوض کوثر پر اونکا
پیشوا ہوں سامان تیار کرنے والا **ف** اس حدیث میں حضرت نے اپنے محرومان دیدار کو اپنا اشتیاق اظہار کر کے دلاسا دیا اور حوض کوثر کا
وعدہ کیا مسلمانوں کو اس سے زیادہ تر کون فخر ہوگا کہ حضرت نے اونکو اپنا بھائی فرمایا **مصرع** معشوق کہ عشاق نوازست بہست

فصل هل اس فصل میں وہ حدیثیں ہیں جنکے سرے پر هل ہے **ق** جرير هَلْ اَنْتَ مُرِيحِي مِنْ ذِي الْخَلَصَةِ
اَيِ الْكَعْبَةِ الْيَمَانِيَةِ الشَّامِيَةِ بخاری اور مسلم میں جریر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بھلا تو مجکو راحت دینے والا ہے ذی الخلصہ
کے ڈھانے سے یعنی یمن کے کعبے سے **ف** جریر سے روایت ہے کہ یمن میں ایک بتخانہ تھا ذی الخلصہ اوسکو کہتے تھے حضرت نے مجکو
اوسکے ڈھانے کا حکم دیا اور یہ حدیث فرمائی میں ڈیڑھ سو سوار سے وہاں گیا اور اوسکو ڈھایا اور اوسکے پاس جن کافروں کو پایا مارا پھر آکر اسکی
حضرت سے خبر کی حضرت نے ہمارے واسطے دعاے خیر کی **ه** انس هَلْ تَدْرُوْنَ مِمَّا اَضْحَكُ قُلْنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ قَالَ
مِنْ مُخَاطَبَةِ الْعَبْدِ رَبَّهُ قَالَ يَا رَبِّ اَلَمْ تُجِرْنِي مِنَ الظُّلْمِ قَالَ يَقُوْلُ بَلٰى قَالَ فَيَقُوْلُ فَاِنِّي لَا اُجِيْزُ عَلٰى نَفْسِي اِلَّا شَاهِدًا
مِنِّي فَيَقُوْلُ كَفٰى بِنَفْسِكَ الْيَوْمَ شَهِيْدًا وَبِالْكِرَامِ الْكَاتِبِيْنَ عَلَيْكَ شُهُوْدًا قَالَ فَيُخْتَمُ عَلٰى فِيْهِ
فَيُقَالُ لِاَرْكَانِهِ انْطِقِي قَالَ فَتَنْطِقُ بِاَعْمَالِهِ ثُمَّ يُخَلّٰى بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْكَلَامِ فَيَقُوْلُ بُعْدًا لَكُنَّ وَسُحْقًا
فَعَنْكُنَّ كُنْتُ اُنَاضِلُ مسلم میں انس رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تم جانتے ہو کہ میں کسواسطے ہنستا ہوں ہمنے کہا کہ الله اور
اوسکا رسول ہی خوب جانتا ہے حضرت نے فرمایا کہ بندے کی گفتگو سے جو اپنے رب سے کریگا مجکو ہنسی آتی ہے بندہ کہیگا کہ اے میرے رب کیا تو مجکو
پناہ نہیں دے چکا ہے ظلم سے یعنی تو نے وعدہ کیا ہے کہ ظلم نکرونگا حضرت نے فرمایا خدا جواب دیگا کہ ہاں ہم ظلم نہیں کرتے حضرت نے فرمایا پھر بندہ کہیگا
کہ میں اجازت نہیں دیتا اپنی جان پر مگر اپنی ذات کے گواہ سے یعنی مجھپر اوسوقت الزام ثابت ہوگا کہ جب میری ذات میں کچھ قصور کی دلیل
ظاہر ہو اور گواہی دے غیر کی گواہی دینے کا مجکو اعتماد نہیں ہے حق تعالی فرماویگا کہ تیری ذات ہی تجھپر گواہ ہونے میں کفایت کرتی ہے اور تجھپر
کرام کاتبین کا گواہ ہونا کافی ہے حضرت نے فرمایا پھر مہر ہوگی اوسکے مونہہ پر پھر حکم ہوگا اوسکے ہاتھہ پانوں کو کہ بولو حضرت نے فرمایا تو اوسکے
بد کاموں کو ظاہر کرینگے پھر بندے کو کلام کی اجازت ہوگی تو بندہ اپنے ہاتھہ پانوں سے کہیگا کہ تمپر خدا کی مار پڑے میں تو تمھارے ہی طرف سے
جھگڑا کرتا تھا یعنی تمھارا ہی بچانا دوزخ سے مجکو منظور تھا سو تم آپ ہی گناہ کا اقرار کرکے دوزخ میں گرتے ہو **ق** اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ
هَلْ تَرَكَ لَنَا عَقِيْلٌ مِنْ مَنْزِلٍ بخاری اور مسلم میں اسامہ بن زید رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا ہمارے واسطے عقیل نے گھر چھوڑا ہے
ف اسامہ بن زید سے روایت ہے کہ جب حضرت حجة الوداع میں مکے کے قریب پہونچے تو میں نے عرض کی کہ اپنے مکانات سے کس مکان میں حضرت
اوترینگے اپنے مکان میں یا علی رض کے یا جعفر طیار رض کے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی ابو طالب کے چار بیٹے تھے عقیل اور طالب اور جعفر طیار اور علی مرتضی
جب حضرت نے مکے سے مدینے میں ہجرت کی تو علی مرتضی اور جعفر طیار نے حضرت کا ساتھہ دیا اسواسطے کہ مسلمان ہو چکے تھے اور عقیل اوس وقت تک
ایمان نلائے تھے اس سبب سے مکے میں رہ گئے اور اپنے باپ کے وارث ہوئے اور مکانات بیچ ڈالے امام اعظم کے نزدیک مکے کے مکانات کا بیچنا درست ہے
اور یہ حدیث اونکی دلیل ہے **ه** ابو هريرة هَلْ تَرَوْنَ قِبْلَتِي هٰهُنَا وَاللّٰهِ مَا يَخْفٰى عَلَيَّ رُكُوْعُكُمْ وَلَا خُشُوْعُكُمْ
وَاِنِّي لَاَرَاكُمْ مِنْ وَرَاءِ ظَهْرِي مسلم میں ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تم دیکھتے ہو کہ میرا سامنا ادھر ہے

یہ حضرت نے قوم اشعریوں کے چند لوگوں سے فرمایا ف ابو موسی اشعری سے روایت ہی کہ ہم لوگوں نے جہاد کے واسطے سواری مانگی حضرت نے فرمایا کہ واللہ میں تمکو سواری نہ دونگا اور میرے پاس سواری بھی نہیں بعد چند روز حضرت کے پاس اونٹ غنیمت میں آئے حضرت نے پانچ اونٹ ہمکو بلا کر دیے ہماری قوم کے بعضے لوگوں نے عرض کی کہ یا حضرت آپ نے ہماری سواری نہ دینے کی قسم کھائی تھی کیا آپ بھول گئے جو ہمکو سواری عنایت ہوئی حضرت نے فرمایا کہ اگر میں کسی چیز پر قسم کھاتا ہوں پھر جو اوسکے خلاف کو بہتر جانتا ہوں تو کفارہ دیکر قسم توڑ ڈالتا ہوں چلو میں نے تمکو سواری نہیں دی خدا نے تمکو سواری دی ف اِبْنُ عُمَرَ لَسْتُ بِآكِلِهٖ وَلَا مُحَرِّمِهٖ يَعْنِي الضَّبَّ بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ میں سوسمار کا کھانے والا نہیں ہوں اور نہ اوسکا حرام کرنے والا ف پختہ سوسمار یعنی گوہ حضرت کے سامنے آئی حضرت نے اوسکو نہ کھایا لوگوں نے پوچھا کہ کیا یہ حرام ہی جو حضرت نہیں کھاتے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی ہرچند یہ حرام نہیں لیکن ہماری طبیعت کو پسند نہیں امام اعظم کے نزدیک گوہ حلال نہیں مکروہ ہی امام شافعی کے نزدیک حلال ہی ھ اَنَسٌ مَرَرْتُ عَلٰى مُوْسٰى لَيْلَةَ اُسْرِيَ بِيْ عِنْدَ الْكَثِيْبِ الْاَحْمَرِ وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّيْ فِيْ قَبْرِهٖ مسلم میں انس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ میں موسی پاس سرخ ٹیلے کے نزدیک ہو کر نکلا جس رات کہ مجکو معراج ہوئی اور موسی اپنی قبر میں نماز پڑھ رہے تھے ف سرخ ٹیلا بیت المقدس سے ایک منزل ہی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ پیغمبر اپنی قبر میں زندہ ہیں جیسے شہید ھ بُرَيْدَةُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ فَزُوْرُوْهَا وَنَهَيْتُكُمْ عَنْ لُحُوْمِ الْاَضَاحِيْ فَوْقَ ثَلٰثٍ فَاَمْسِكُوْا مَا بَدَا لَكُمْ وَنَهَيْتُكُمْ عَنِ النَّبِيْذِ اِلَّا فِيْ سِقَاءٍ فَاشْرَبُوْا فِي الْاَسْقِيَةِ كُلِّهَا وَلَا تَشْرَبُوْا مُسْكِرًا مسلم میں بریدہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ میں نے تمکو منع کیا تھا قبروں کی زیارت سے سو اب زیارت کیا کرو اور منع کیا تھا میں نے تمکو تین روز سے زیادہ قربانی کے گوشت رکھنے کو سو اب رکھو جتنا تمھارا جی چاہے اور منع کیا تھا میں نے تمکو چھوہارے کے شیرہ پینے سے مگر چمڑے کے برتن میں سو اب سب برتنوں میں پیو اور مت پیو نشہ والی چیز کو ف ابتدائے اسلام میں لوگ بت پرستی چھوڑ کے مسلمان ہوئے تھے اسواسطے حضرت نے زیارت قبور سے منع کیا کہ مبادا شرک میں پھر گرفتار ہو جاویں جب لوگوں کے دلوں میں اسلام اور توحید کا عقیدہ مضبوط ہو گیا تو اجازت دی اور بعضی حدیث میں زیارت قبور کا فائدہ بتلایا کہ اوس سے دنیا سرد ہوتی ہی موت اور آخرت یاد پڑتی ہی حضرت نے یہ فائدہ اسواسطے بتلا دیا کہ تا لوگ اہل قبور سے اپنی حاجت روائی نہ چاہیں جو شرک میں گرفتار ہوں اور جب شراب حرام ہوئی تو شراب کے برتنوں کا استعمال کرنا بھی منع ہوا تا کہ شراب یاد پڑے جب اوسکی برائی دلوں میں بیٹھ گئی اور عادت بالکل چھوٹ گئی تو اون برتنوں کے استعمال کی اجازت دی ھ اَبُوْ هُرَيْرَةَ وَدِدْتُ اَنَّا قَدْ رَاَيْنَا اِخْوَانَنَا قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَسْنَا اِخْوَانَكَ قَالَ اَنْتُمْ اَصْحَابِيْ وَاِخْوَانُنَا الَّذِيْنَ لَمْ يَاْتُوْا بَعْدُ فَقَالُوْا كَيْفَ تَعْرِفُ مَنْ لَمْ يَاْتِ بَعْدُ مِنْ اُمَّتِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ اَرَاَيْتُمْ لَوْ اَنَّ رَجُلًا لَهٗ خَيْلٌ غُرٌّ مُحَجَّلَةٌ بَيْنَ ظَهْرَيْ خَيْلٍ دُهْمٍ بُهْمٍ اَلَا يَعْرِفُ خَيْلَهٗ قَالُوْا بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَاِنَّهُمْ يَاْتُوْنَ غُرًّا مُحَجَّلِيْنَ مِنَ الْوُضُوْءِ وَاَنَا فَرَطُهُمْ عَلَى الْحَوْضِ مسلم میں ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمکو یہ تمنا ہی کہ ہم اپنے بھائیوں کو دیکھتے صحابہ نے کہا یا رسول اللہ کیا ہم آپ کے بھائی نہیں حضرت نے فرمایا کہ تم تو میرے صحابہ ہو یعنی ہم صحبت اور رفیق ہو تمہارے برابر کون ہو سکتا ہی اور ہمارے بھائی وے لوگ ہیں جو ابھی نہیں آئے یعنی اس زمانے میں موجود نہیں ہیں صحابہ نے کہا کہ آپ یا رسول اللہ قیامت میں شفاعت کے واسطے کیونکر پہچانینگے اون لوگوں کو جو ہنوز موجود نہیں حضرت نے فرمایا کہ

شوك السعدان هل رايتم شوك السعدان قالوا نعم يا رسول الله قال فانها مثل شوك السعدان غير انه لا يعلم ما قدر عظمها الا الله تخطف الناس باعمالهم فمنهم الموبق بعمله ومنهم المخردل حتى ينجى حتى اذا فرغ الله من القضاء بين العباد واراد ان يخرج برحمته من اراد من اهل النار امر الملائكة ان يخرجوا من النار من كان لا يشرك بالله شيئا ممن اراد الله ان يرحمه ممن يقول لا اله الا الله فيعرفونهم في النار يعرفونهم باثر السجود تاكل النار من ابن ادم الا اثر السجود حرم الله على النار ان تاكل اثر السجود فيخرجون من النار قد امتحشوا فيصب عليهم ماء الحيوة فينبتون منه كما تنبت الحبة في حميل السيل ثم يفرغ الله من القضاء بين العباد ويبقى رجل مقبل بوجهه على النار وهو اخر اهل الجنة دخولا الجنة فيقول اي رب اصرف وجهي عن النار فانه قد قشبني ريحها واحرقني ذكاؤها فيدعو الله ما شاء الله ان يدعوه ثم يقول الله هل عسيت ان فعلت ذلك بك ان تسئل غيره فيقول لا وعزتك فيعطي ربه من عهود ومواثيق ما شاء الله فيصرف الله وجهه عن النار فاذا اقبل على الجنة وراها سكت ما شاء الله ان يسكت ثم يقول يا رب قدمني الى باب الجنة فيقول الله له اليس قد اعطيت عهودك ومواثيقك لا تسئلني غير الذي اعطيتك ويلك يا ابن ادم ما اغدرك فيقول اي رب يدعو الله حتى يقول له فهل عسيت ان اعطيتك ذلك ان تسئل غيره فيقول لا وعزتك فيعطي ربه ما شاء الله من عهود ومواثيق فيقدمه الى باب الجنة فاذا قام على باب الجنة انفهقت له الجنة فراى ما فيها من الحبرة والسرور فيسكت ما شاء الله ان يسكت ثم يقول اي رب ادخلني الجنة فيقول الله له اليس قد اعطيت عهودك ومواثيقك ان لا تسئل غير ما اعطيت ويلك يا ابن ادم ما اغدرك فيقول اي رب لا اكونن اشقى خلقك فلا يزال يدعو الله حتى يضحك الله منه فاذا ضحك الله منه قال ادخل الجنة فاذا دخلها قال الله تمنه فيسئل ربه ويتمنى حتى ان الله ليذكره فيقول من كذا وكذا حتى اذا انقطعت به الاماني قال الله لك ذلك ومثله معه بخاري اور مسلم مین ابو ہریرہؓ اور ابو سعیدؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کیا تمکو شک پڑتی ہی چودھوین رات کے چاند دیکھنے مین صحابؓ نے کہا

کہ نہین یا رسول اللہ فرمایا بھلا تمکو کچھہ تردد اور اختلاف اور ازدحام ہوتا ہی سورج کے دیکھنے مین جس وقت کہ آسمان صاف ہو اور بدلی نہو صحابؓ نے کہا کہ نہین فرمایا سو مقرر تم خدا کو بھی اسی طرح دیکھوگے حق تعالی لوگون کو قیامت کے دن جمع کریگا تو فرماویگا کہ جو جس چیز کی بندگی کرتا ہو تو اوسکا ساتھہ دیوے یعنی اپنے معبود کے ساتھہ دوزخ مین جاوے سو جو شخص کہ آفتاب کو پوجتا ہوگا تو آفتاب کے ساتھہ جاویگا اور جو چاند کو پوجتا ہوگا سو چاند کا ساتھہ دیویگا اور جو بتون اور دیو بھوت کو پوجتا ہوگا وہ اونکے ساتھہ جاویگا اور یہ امت محمدیؐ باقی رہجاویگی اوسمین منافق لوگ بھی ہونگے تو حق تعالی مسلمانون پر ظاہر ہوگا اوس صفت مین جو اونکے اعتقاد کے مخالف ہی سو فرماویگا کہ مین تمھارا رب ہون تو مسلمان کہینگے کہ نعوذ باللہ خدا ہمکو تجھسے پناہ مین رکھے ہم اس مکان مین منتظر ہین یہان تک کہ ہمارا رب ہمپر ظاہر ہو سو جب کہ ظاہر ہوگا ہم اپنے رب کو پہچان جاوینگے پھر حق تعالی اوس صفت مین

خدا کی قسم مجھپر تمھارا رکوع اور خشوع چھپا نہیں رہتا اور مقرر مین تمکو دیکھتا ہون اپنے پس پشت سے **ف** جماعت مین بعضے لوگ مسلم
ادب سے نماز نہ پڑھتے رکوع اور سجود اور صف مین برابر کھڑے ہونے سے غفلت کرتے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی تاکہ اس حرکت سے باز رہین اس
حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت جیسے سامنے سے دیکھتے تھے ویسے ہی پس پشت سے یہ معجزہ تھا حضرت کا **ق** اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ هَلْ تَرَوْنَ
مَا أَرَى قَالُوا لَا قَالَ فَإِنِّي لَأَرَى مَوَاقِعَ الْفِتَنِ خِلَالَ بُيُوتِكُمْ كَمَوَاقِعِ الْقَطْرِ **قَالَهُ** لَمَّا أَشْرَفَ
عَلَى أُطُمٍ مِّنْ آطَامِ الْمَدِيْنَةِ بخاری اور مسلم مین اسامہ بن زید رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تم دیکھتے ہو جو مین دیکھتا ہون
لوگون نے کہا کہ نہین حضرت نے فرمایا کہ مین دیکھتا ہون تمھارے گھرون کے اندر فتنہ فساد کے مقامات کو جیسے مینھ گرنے کے مقامات معلوم ہوتے ہین
یہ حضرت نے اوس وقت فرمایا جب کہ مدینے کے کسی قلعے سے جھانکا تھا **ف** اس حدیث مین اون فسادون کی خبر ہی جو مدینے مین حضرت کے بعد
ہوئے جیسے حضرت عثمان کی شہادت اور یزید کے وقت کا قتال **خ** اَبُوْ هُرَيْرَةَ هَلْ تَسْتَطِيْعُ إِذَا خَرَجَ الْمُجَاهِدُ أَنْ تَدْخُلَ
مَسْجِدَكَ فَتَقُوْمَ وَلَا تَفْتُرَ وَتَصُوْمَ وَلَا تُفْطِرَ **قَالَهُ** لِرَجُلٍ قَالَ لَهُ دُلَّنِي عَلَى عَمَلٍ يَعْدِلُ الْجِهَادَ
بخاری مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تجھسے ہو سکتا ہی جب غازی جہاد کو نکلے کہ تو اپنی مسجد مین داخل ہو سو نماز مین کھڑا رہے
اور کسی وقت نماز نہ چھوڑے اور روزہ رکھے اور کبھی نہ توڑے یہ حضرت نے اوس مرد سے فرمایا جسنے حضرت سے کہا کہ مجکو وہ عمل بتلائیے جو جہاد کے برابر ہو **ف** یعنی اگر
تو ہر وقت شب و روز نماز پڑھا کرے اور ہمیشہ بلاناغہ روزہ رکھا کرے تو البتہ جہاد کے برابر ثواب پاوے لیکن آدمی سے یہ نہین ہو سکتا تو جہاد کے برابر
کوئی عبادت نہین ممکن **م** اَبُوْ هُرَيْرَةَ هَلْ تَسْمَعُ النِّدَاءَ بِالصَّلٰوةِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَأَجِبْ **قَ لَهُ** لِرَجُلٍ أَعْمٰى جَاءَ
قَالَ يَا رَسُوْلَ اللهِ لَيْسَ لِيْ قَائِدٌ يَقُوْدُنِيْ إِلَى الْمَسْجِدِ وَسَأَلَهُ أَنْ يُرَخِّصَ لَهُ فَيُصَلِّيَ فِيْ بَيْتِهِ فَرَخَّصَ لَهُ فَلَمَّا وَلّٰى دَعَاهُ فَقَالَ
مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تو نماز کی اذان سنتا ہی سائل نے کہا کہ ہان حضرت نے فرمایا تو مسجد مین حاضر ہوا کر یہ حضرت نے
اندھے مرد سے کہا جب کہ اوسنے کہا یا رسول اللہ میرے پاس کوئی لانے والا آدمی نہین جو مجکو مسجد مین لے آوے اور اوسنے چاہا کہ حضرت اوسکو
اجازت دین تو اپنے گھر مین نماز پڑھ لیا کرے تو حضرت نے اوسکو اجازت دی جب وہ پھر چلا تو حضرت نے اوسکو بلایا پھر یہ حدیث فرمائی
ف اس حدیث سے معلوم ہوتا ہی کہ جماعت واجب ہی جب اندھے کو باوجود عذر کے ترک جماعت کی اجازت نہ ہوئی تو صحیح سالم کو
کیونکر ہوگی امام اعظم کے نزدیک جماعت سنت موکدہ ہی یعنی واجب کے قریب ہی اور امام شافعی کے نزدیک فرض کفایہ ہی **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ
وَأَبُوْ سَعِيْدٍ هَلْ تُضَارُّوْنَ فِي الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ قَالُوْا لَا يَا رَسُوْلَ اللهِ قَالَ فَهَلْ تُضَارُّوْنَ فِي الشَّمْسِ
لَيْسَ دُوْنَهَا سَحَابٌ قَالُوْا لَا قَالَ فَإِنَّكُمْ تَرَوْنَهُ كَذٰلِكَ يَجْمَعُ اللهُ النَّاسَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيَقُوْلُ مَنْ كَانَ
يَعْبُدُ شَيْئًا فَلْيَتَّبِعْهُ فَيَتَّبِعُ مَنْ كَانَ يَعْبُدُ الشَّمْسَ الشَّمْسَ وَيَتَّبِعُ مَنْ كَانَ يَعْبُدُ الْقَمَرَ الْقَمَرَ وَيَتَّبِعُ
مَنْ كَانَ يَعْبُدُ الطَّوَاغِيْتَ الطَّوَاغِيْتَ وَتَبْقٰى هٰذِهِ الْأُمَّةُ فِيْهَا مُنَافِقُوْهَا فَيَأْتِيْهِمُ اللهُ فِيْ صُوْرَةٍ
غَيْرِ صُوْرَتِهِ الَّتِيْ يَعْرِفُوْنَ فَيَقُوْلُ أَنَا رَبُّكُمْ فَيَقُوْلُوْنَ نَعُوْذُ بِاللهِ مِنْكَ هٰذَا مَكَانُنَا حَتّٰى يَأْتِيَنَا رَبُّنَا
فَإِذَا جَاءَ رَبُّنَا عَرَفْنَاهُ فَيَأْتِيْهِمُ اللهُ فِيْ صُوْرَتِهِ الَّتِيْ يَعْرِفُوْنَ فَيَقُوْلُ أَنَا رَبُّكُمْ فَيَقُوْلُوْنَ أَنْتَ
رَبُّنَا فَيَتَّبِعُوْنَهُ وَيُضْرَبُ الصِّرَاطُ بَيْنَ ظَهْرَيْ جَهَنَّمَ فَأَكُوْنُ أَنَا وَأُمَّتِيْ أَوَّلَ مَنْ يُّجِيْزُ وَلَا يَتَكَلَّمُ
يَوْمَئِذٍ إِلَّا الرُّسُلُ وَدَعْوَى الرُّسُلِ يَوْمَئِذٍ اللّٰهُمَّ سَلِّمْ سَلِّمْ وَفِيْ جَهَنَّمَ كَلَالِيْبُ مِثْلُ

ہرچند آدمی کی عقل یہان حیران ہے لیکن اوسکی قدرت سے آسان ہے عن ابی ہریرۃ قال قالوا یا رسول اللہ ہل نری ربنا یوم القیامۃ قال ہل تضارون فی رؤیۃ الشمس فی الظہیرۃ لیست فی سحابۃ قالوا لا قال فہل تضارون فی رؤیۃ القمر لیلۃ البدر لیس فی سحابۃ قالوا لا قال فوالذی نفسی بیدہ لا تضارون فی رؤیۃ ربکم الا کما تضارون فی رؤیۃ احدہما فیلقی العبد فیقول ای فل الم اکرمک واسودک وازوجک واسخر لک الخیل والابل واذرک ترأس وتربع فیقول بلی قال فیقول افظننت انک ملاقی فیقول لا فیقول فانی قد انساک کما نسیتنی ثم یلقی الثانی فیقول ای فل الم اکرمک واسودک وازوجک واسخر لک الخیل والابل واذرک ترأس وتربع فیقول بلی ای رب فیقول افظننت انک ملاقی فیقول لا فیقول فانی انساک کما نسیتنی ثم یلقی الثالث فیقول لہ مثل ذلک فیقول یا رب اٰمنت بک وبکتابک وبرسلک وصلیت وصمت وتصدقت ویثنی بخیر ما استطاع فیقول ہہنا اذن قال ثم یقال الاٰن نبعث شاہدنا علیک ویتفکر فی نفسہ من ذا الذی یشہد علی فیختم علی فیہ ویقال لفخذہ انطقی فتنطق فخذہ ولحمہ وعظامہ بعملہ وذلک لیعذر من نفسہ وذلک المنافق وذلک الذی یسخط اللہ علیہ مسلم میں

ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تمکو شک پڑتا ہے آفتاب کے دیکھنے مین ٹھیک دوپہر کو جب بدلی نہو اصحاب نے کہا کہ نہین حضرت نے فرمایا سو کیا تمکو تردد ہوتا ہے چاند کے دیکھنے مین چودہوین رات کو جب کہ بدلی نہو اصحاب نے کہا کہ نہین فرمایا حضرت نے سو قسم ہے اوسکی جسکے قبضے مین میری جان ہے کہ تمکو اپنے رب کے دیدار مین شبہہ اور اختلاف نہوگا مگر جیسے سورج یا چاند کے دیکھنے مین یعنی جیسے چاند سورج کی رویت مین اشتباہ نہین ویسے ہی خدا کی رویت مین اشتباہ نہوگا پھر حق تعالی حساب کریگا بندے سے سو کہیگا اے فلانے بندے بھلا مینے تجکو کیا افضل المخلوقات نہین کیا اور تجکو سردار نہین بنایا اور تجکو تیرا جوڑا نہین دیا اور گھوڑون اور اونٹون کو تیرا تابع نہین کیا اور تجکو چھوڑا کہ تو اپنی قوم کی ریاست کرتا تھا اور چوتھ لیتا تھا تو بندہ کہیگا کہ سچ ہے حضرت نے فرمایا تو حق تعالی فرمائیگا بھلا تجکو معلوم تھا کہ تو مجھے ملیگا سو بندہ کہیگا کہ نہین تو حق تعالی فرمائیگا کہ اب ہم بھی تجکو بھولتے ہین جیسے تو ہمکو بھولا پھر خدا دوسرے بندے سے حساب کریگا تو کہیگا کہ اے فلانے بھلا مینے تجکو کیا افضل المخلوقات نہین کیا اور تجکو سردار نہین بنایا اور تجکو تیرا جوڑا نہین دیا اور گھوڑون اور اونٹون کو تیرا تابع نہین کیا اور تجکو چھوڑا کہ تو اپنی قوم کی ریاست کرتا تھا اور چوتھ لیتا تھا تو بندہ کہیگا کہ سچ ہے اے میرے رب پھر خدا فرمائیگا بھلا تجکو معلوم تھا کہ تو مجھسے ملیگا تو بندہ کہیگا کہ نہین پھر خدا فرمائیگا سو مقرر مین تجکو اب بھلاتا ہون جیسے تو مجکو بھولا پھر تیسرے بندے سے حساب کریگا تو اوس سے بھی اسی طرح کہیگا سو بندہ کہیگا اے رب کہ مین تیرا ایمان لایا اور تیری کتاب کا اور تیرے پیغمبرون کا اور مینے نماز پڑھی اور روزہ رکھا اور زکوۃ اور صدقہ دیا اسی طرح اور نیک اعمال کو اپنی طرف نسبت کریگا جتنا کہ اوس سے ہوسکے گا تو حق تعالی فرماویگا دیکھ نہین تیرا جھوٹھ ظاہر ہوا جاتا ہے حضرت نے فرمایا پھر حکم ہوگا کہ اب ہم تیرے اوپر گواہ کھڑا کرتے ہین بندہ اپنے جی مین سوچیگا کہ کون مجھپر گواہی دیگا پھر اوسکے مونہہ پر مہر ہوگی اور حکم ہوگا اوسکی ران سے کہ بول تو اوسکی ران اور اوسکا گوشت اور اوسکی ہڈیان اوسکے عمل پر بولینگی اور یہ گواہی اسواسطے ہوگی تاکہ اوسکا عذر باقی نرہے اوسی کی ذات کی گواہی سے اور یہ شخص منافق یعنی جھوٹھا مسلمان ہوگا اور اسی پر خدا زیادہ تر غضب کریگا ف اس حدیث مین اول دیدار خدا کا ذکر کیا پھر وہ کافرون کا جو قیامت کے حساب کتاب کے منکر ہین

ظاہر ہوگا جو لائق انکے اعتقاد کے موافق ہی سو فرماویگا کہ مین تمہارا رب ہون تو مسلمان کہینگے ہان تو ہمارا رب ہی سو اوسکا اتباع کرینگے اور
دوزخ کی پشت پر پل صراط رکھا جاویگا تو مین اور میری امت سب سے پہلے عبور کرینگے اور سوائے پیغمبرون کے اوس دن کوئی نہ بول سکیگا
اور پیغمبرون کا قول اوس دن یہ ہوگا کہ الٰہی پناہ پناہ اور دوزخ مین آنکڑے ہین جیسے سعدان کے کانٹے سعدان ایک جھاڑ کا نام ہی
اوسکے کانٹے ٹیڑھے ہوتے ہین حضرت نے فرمایا کیا تمنے سعدان کے کانٹے دیکھے ہین اصحاب نے کہا ہان یا رسول اللہ حضرت نے فرمایا تو وہ دوزخ کے
آنکڑے بھی سعدان کے کانٹون کی طرح ہین مگر یہ کہ سوائے خدا کے کوئی نہین جانتا کہ کتنے کتنے بڑے ہین فرشتے اون آنکڑون سے لوگون کو دوزخ
اندر پل صراط سے کھینچ لیوینگے اونکے بد اعمال کے سبب سے سو بعضا آدمی تو اپنے عمل سے ہلاک ہوجاویگا اور بعضا آدھ موا نجات پاویگا
یہان تک کہ جب حق تعالیٰ بندون کے فیصلے سے فراغت کریگا اور چاہیگا کہ نکالے دوزخ والون مین سے اپنی رحمت سے جسکو کہ چاہا تو فرشتون کو
حکم کریگا کہ دوزخ سے اوسکو نکالین جسنے خدا کے ساتھ کچھ شرک نکیا ہو جسپر خدا نے رحمت کا ارادہ کیا ہو جو کہ لا الٰہ الا اللہ کہتا ہو تو فرشتے
اونکو دوزخ مین پہچان لیوینگے اونکو سجدے کے نشان سے پہچانینگے آگ آدمی کو جلا ڈالیگی مگر سجدے کے نشان کو خدا نے دوزخ پر سجدے کا مکان جلانا
حرام کیا ہی تو دوزخ سے نکالے جاوینگے جلے بھنے پھر اون پر آب حیات چھڑکا جاویگا تو اوس سے وے جم اوٹھینگے جیسے پانی بہاؤ کے کوڑے مین خود رو دانہ
جم اوٹھتا ہی پھر حق تعالیٰ بندون کا فیصلہ کر چکیگا اور ایک مرد باقی رہجاویگا دوزخ کا سامنا کئے ہوئے اور وہ اہل بہشت مین سب سے
پیچھے بہشت مین داخل ہوگا تو وہ کہیگا ای میرے رب میرا مونہہ دوزخ کی طرف سے پھیر دے کہ اوسکی بدبو نے مجھکو تنگ کر دیا اور اوسکی لپٹ نے مجھکو
جلا ڈالا سو خدا سے دعا کیا کریگا جہان تک خدا اوسکا دعا کرنا چاہیگا پھر حق تعالیٰ فرماویگا کہ اگر مین یہ تیرا سوال پورا کرون تو تو اسکے سوا
کچھ اور بھی سوال کریگا سو وہ شخص کہیگا مین اسکے سوا کچھ نہ مانگونگا سو اپنے رب سے نہ مانگنے کے قول قرار کریگا جس طرح کہ خدا چاہیگا تو خدا
اوسکے مونہہ کو دوزخ کی طرف سے پھیر دیگا سو جب کہ بہشت کا سامنا کریگا اور اوسکو دیکھیگا جتنا کہ خدا چاہیگا پھر کہیگا ای میرے رب مجھکو
آگے بڑھا دے بہشت کے دروازے تک تو حق تعالیٰ اوس سے فرماویگا کہ کیا تو قول قرار نہین کر چکا ہی پہلے سوال کے سوا کچھ اور سوال نکریگا تیرا برا ہو
ای آدمی تو کیا ہی دغا باز ہی تو وہ مرد کہیگا ای میرے رب اور خدا سے دعا مانگے گا یہان تک کہ حق تعالیٰ اوس سے فرماویگا اگر مین تیرا یہ مطلب پورا کر دون تو
اوسکے سوائے تو اور کچھ بھی مانگے گا تو وہ کہیگا تیری عزت کی قسم ہی کہ نہ مانگونگا سو اپنے رب سے نمانگنے کے قول قرار کریگا تو خدا اوسکو بہشت کے
دروازے پر کر دیگا سو جب بہشت کے دروازے پر کھڑا ہوگا تو تمام بہشت اوسپر نمود ہوجاویگی سو اوسکو نظر آویگا جو کچھ اوسمین نعمت اور فرحت سے ہی
تو چپ رہیگا جتنا کہ خدا چاہیگا پھر کہیگا ای میرے رب اب مجھکو بہشت مین داخل کر تو حق تعالیٰ اوس سے فرماویگا کہ کیا تو قول قرار نہین کر چکا ہی کہ اب مین
نہ مانگونگا تیرا برا ہوا ای آدمی کیا ہی تو دغا باز ہی تو وہ کہیگا ای میرے رب مین تیری خلق مین بخت والے نصیب نہین ہونے کا سو ہمیشہ دعا کیا کریگا
یہان تک کہ خدا اوس سے راضی ہوجاویگا سو جب کہ خدا راضی ہوگا تو فرماویگا کہ جا بہشت مین سو جب وہ بہشت مین جاویگا تو حق تعالیٰ اوس سے
فرماویگا کہ کسی چیز کی آرزو کر تو وہ مانگیگا اپنے رب سے اور تمنا ظاہر کریگا یہان تک وہ سیر کرم ہوگا کہ حق تعالیٰ اوسکو یاد دلاویگا تو کہیگا کہ
فلانی چیز اور فلانی چیز مانگ یہان تک کہ جب اوسکی مطلبین اور خواہشین ہوچکینگی حق تعالیٰ فرماویگا تیرے یے سب سوال پورے ہوئے اور اوسکے
ساتھ اوتنا اور بھی **ف** اس حدیث سے بتفصیل تمام رویت الٰہی قیامت مین ثابت ہوئی اور یہی مذہب اہل سنت وجماعت کا
جن لوگون کی قسمت مین نعمت دیدار نہین وے اسکی انکار کرتے ہین لیکن یہ اعتقاد ضرور کرنا چاہیے کہ حق تعالیٰ شکل اور جسم سے پاک ہی اور اوسکے
دیدار کی کیفیت ہمکو نہین معلوم جس طرح کہ حق سبحانہ ہمکو دیکھتا ہی اور جہت کا مقید نہین اوسی طرح اپنے تئین جہت کے بغیر دکھلانے پر بھی قادر ہے

تبلغ الآفاق فيصنع به إلى يوم القيمة والذي رأيته يشدخ رأسه فرجل علمه الله القرآن فنام
عنه بالليل ولم يعمل فيه بالنهار يفعل به إلى يوم القيمة والذي رأيتهم في الثقب فهم الزناة والذي رأيته
في النهر آكل الربوا والشيخ الذي رأيت في أصل الشجرة إبراهيم والصبيان حوله فأولاد الناس
والذي يوقد النار مالك خازن النار والدار الأولى التي دخلت دار عامة المؤمنين وأما هذه
الدار فدار الشهداء وأنا جبريل وهذا ميكائيل فارفع رأسك فرفعت رأسي فإذا فوقي مثل
السحاب ما يرى مثل الربابة البيضاء قالا ذاك منزلك فقلت دعاني أدخل منزلي قالا إنه
بقي لك عمر لم تستكمله فلو استكملته أتيت منزلك بخاری اور مسلم مین سمرہ بن جندب سے روایت
ہی کہ حضرت نے فرمایا کیا تم مین سے کسینے خواب دیکھا ہی ہمنے کہا کہ نہین حضرت نے فرمایا مگر مینے تو آج کی رات خواب مین دیکھا دو مردون کو کہ میرے پاس آئے
سو اونھون نے میرے دونون ہاتھ پکڑے سو مجھکو پاک زمین کی طرف لیگئے تو وہان ایک مرد تو بیٹھا ہی اور ایک مرد کھڑا ہی اوسکے ہاتھ مین لوہے کا
آنکڑا ہی اوسکو بیٹھے مرد کے گل پھڑے مین ڈالتا ہی کہ اوسکی گدی تک پہونچ جاتا ہی پھر اوسکے دوسرے گل پھڑے سے اسی طرح کرتا ہی یعنی جب تک
دوسرے گل پھڑے کو چیرتا ہی پہلا گل پھڑا جڑ جاتا ہی پھر دوبارہ اسی طرح کرتا ہی تو مینے کہا کہ یہ کیا ہی اون دونون مردون نے کہا آگے چل سو ہم
آگے چلے یہان تک کہ چت لیٹے مرد پاس آئے اور ایک مرد اوسکے سر پر پتھر لیے کھڑا ہی سو اوس سے اوسکے سر کو کچلتا ہی تو اوسکو جب مارتا ہی پتھر
ڈھلک جاتا ہی تو اوسکی طرف وہ چلا جاتا ہی کہ لے آوے سو یہانتک پلٹ کر نہین پہونچتا ہی کہ اوسکا سر جڑ جاتا ہی اور درست ہو جاتا ہی جیسا
کہ تھا سو وہ مرد اوسکی طرف پلٹ آتا ہی اور مارتا ہی سو مینے کہا کہ یہ کیا ہی اونھون نے کہا کہ آگے چل سو ہم چلے تو ایک گڑھے پر جو مثل
تنور تھا پہونچے اوسکا مونہہ تنگ اور اندر کشادہ ہی اوسکے نیچے آگ جل رہی ہی سو جب آگ بھڑکتی تھی اوسکے اندر کے لوگ اونچے ہو آتے
یہان تک کہ قریب تھا کہ نکل پڑین پھر جب بجھتی تھی تو اوسکے اندر ہو جاتے تھے اور اوسمین ننگے مرد اور عورتین تھین سو مینے کہا کہ یہ کیا ہی اونھون نے
کہا کہ آگے چل تو ہم چلے یہان تک کہ خون کی نہر پر پہونچے اوسمین ایک مرد کھڑا ہی اور نہر کے کنارے پر ایک مرد ہی اوسکے دونون ہاتھون مین
پتھر ہین سو وہ مرد سامنے چلا جو نہر مین تھا سو جب اوسنے چاہا کہ نکلے کنارے والے مرد نے اوسکے مونہہ مین پتھر مارا ہو اوسکو ہٹایا جہان کہ وہ تھا
سو جب وہ نکلنے لگتا تھا اوسکے مونہہ مین پتھر مارتا تھا سو وہ پلٹ جاتا تھا اپنے مقام پر سو مینے کہا کہ یہ کیا ہی اونھون نے کہا کہ آگے چل تو ہم چلے
یہان تک کہ ایک سبز باغ تک پہونچے اوسمین ایک بڑا درخت تھا اور اوسکی جڑ مین ایک پیر مرد اور لڑکے ہین اور درخت کے قریب ایک مرد کہ
اوسکے آگے آگ ہی وہ اوسکو بھڑکا رہا ہی سو میرے ساتھی دونون مرد مجھکو اوس درخت پر چڑھا لیگئے اور ایک گھر مین مجھکو داخل کیا کہ مینے کبھی
اوس سے بہتر اور افضل گھر نہین دیکھا اوسمین مرد ہین بڈھے اور جوان اور عورتین اور لڑکے پھر مجھکو اونھون نے اوس سے نکالا تو درخت پر مجھکو
چڑھا لیگئے سو ایک گھر مین مجھکو داخل کیا کہ نہایت بہتر اور افضل تھا مینے کبھی اوس سے بہتر اور افضل نہین دیکھا اوسمین بڈھے اور جوان
ہین سو مینے اون سے کہا کہ تم دونون نے مجھکو رات بھر گھمایا تو اب بتلاؤ مجھکو جو کہ مینے دیکھا ہی اونھون نے کہا کہ ہان ہم بتلاتے ہین اوس مرد کو
جو تونے دیکھا تھا جسکے گل پھڑے چیرے جاتے تھے سو جھوٹھا آدمی تھا کہ جھوٹھی باتین بنا کر لوگون سے کہتا تھا لوگ اوس سے سیکھ کر دوسرون سے
نقل کرتے تھے یہان تک کہ سارے جہان مین جھوٹھ مشہور ہو جاتا تھا تو اوسپر یہ عذاب ہوا کریگا روز قیامت تک اور جسکو تونے دیکھا تھا
کہ اوسکا سر کچلا جاتا تھا سو وہ مرد ہی جسکو خدا نے قرآن سکھلایا سو قرآن سے غافل ہو کر رات کو سو رہا یعنی تہجد مین قرآن نہ پڑھا اور دن

پھر منافق کا جو زبان سے اسلام کا اقرار کرے اور دل سے انکار یا شک کرے **ق** ابو برزہ ہل تفقدون من احد
قالوا نعم فلانا و فلانا و فلانا اربعة ثم قال وہل تفقدون من احد قالوا نعم فلانا و فلانا
و فلانا و فلانا ثم قال وہل تفقدون من احد قالوا لا قال لکنی افقد جلیبیبا فاطلبوہ بخاری اور مسلم نے
ابو برزہ سے روایت کی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تم کسیکو تلاش کرتے ہو صحابہ نے کہا کہ ہاں ہم فلانے اور فلانے اور فلانے چار شخصوں کو تلاش
کرتے ہیں پھر حضرت نے فرمایا کہ کیا تم کسیکو تلاش کرتے ہو صحابہ نے کہا کہ ہاں ہم فلانے اور فلانے اور فلانے اور فلانے کو تلاش کرتے ہیں پھر حضرت نے
فرمایا کہ کیا تم کسی اور کو بھی تلاش کرتے ہو صحابہ نے کہا کہ ان کے سوائے ہم کسیکو تلاش نہیں کرتے حضرت نے فرمایا ولیکن میں تو جلیبیب کو تلاش کرتا ہوں
سو تم بھی اوسکو تلاش کرو **ف** کسی جنگ میں لڑائی کے بعد صحابہ اپنے عزیز اور دوستوں کی لاشیں تلاش کرتے تھے تب حضرت نے یہ حدیث
فرمائی پھر جب جلیبیب کی لاش ملی تو حضرت نے اونکا سر اپنے زانو پر رکھا اور فرمایا کہ یہ میرا ہے میں اسکا **خ** سعد بن ابی وقاص ہل
تنصرون و ترزقون الا بضعفائکم بخاری میں سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تمکو فتح اور روزی
نہیں ملتی مگر اپنے ناچار اور غریبوں کے سبب سے **ف** یعنی اپنی قوت اور تدبیر پر گھمنڈ کرو تمکو فتح اور روزی غریبوں ہی کی برکت سے
ملتی ہے تو اونکی خدمت اور خاطر داری اپنے حق میں غنیمت سمجھو اونکو ناچیز اور ذلیل مت جانو **ق** سمرة بن جندب ہل
رای منکم احد رؤیا قلنا لا قال لکنی رایت اللیلة رجلین اتیانی فاخذ بیدی فاخرجانی
الی ارض مقدسة فاذا رجل جالس و رجل قائم بیدہ کلوب من حدید یدخلہ فی شدقہ حتی
یبلغ قفاہ ثم یفعل بشدقہ الاخر مثل ذلک و یلتئم شدقہ فیعود فیصنع مثلہ فقلت ما ہذا
قالا انطلق فانطلقنا حتی اتینا علی رجل مضطجع علی قفاہ و رجل قائم علی راسہ بفہر او
بصخرة فیشدخ بہ راسہ فاذا ضربہ تدہدہ الحجر فانطلق الیہ لیاخذہ فلا یرجع الی ہذا
حتی یلتئم راسہ و عاد راسہ کما ہو فعاد الیہ فضربہ فقلت ما ہذا قالا انطلق فانطلقنا
الی نقب مثل التنور اعلاہ ضیق و اسفلہ واسع یتوقد تحتہ نار فاذا اوقدت ارتفعوا حتی
کادوا یخرجون فاذا اخمدت رجعوا فیہا و فیہا رجال و نساء عراة فقلت ما ہذا قالا انطلق
فانطلقنا حتی اتینا علی نہر من دم فیہ رجل قائم و علی شط النہر رجل بین یدیہ حجارة
فاقبل الرجل الذی فی النہر فاذا اراد ان یخرج رمی الرجل بحجر فی فیہ فردہ حیث کان فجعل
کلما جاء لیخرج رمی فی فیہ بحجر فیرجع کما کان فقلت ما ہذا قالا انطلق فانطلقنا حتی
انتہینا الی روضة خضراء فیہا شجرة عظیمة و فی اصلہا شیخ و صبیان و اذا رجل قریب
من الشجرة بین یدیہ نار یوقدہا فصعدا بی الشجرة فادخلانی دارا لم ار قط احسن و افضل منہا
فیہا رجال شیوخ و شباب و نساء و صبیان ثم اخرجانی منہا فصعدا بی الشجرة فادخلانی دارا ہی احسن
و افضل لم ار قط احسن و افضل منہا فیہا شیوخ و شباب فقلت لہما انکما قد طوفتمانی اللیلة فاخبرانی عما
رایت قالا نعم اما الرجل الذی رایتہ یشق شدقہ فکذاب یحدث بالکذبة فتحمل عنہ حتی

عسى ان نبعثك في بعث تصيب منه قال فبعث بعثا الى بني عبس وبعث ذلك الرجل فيهم مسلم عن
ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تو نے اوسکو دیکھ لیا ہے اسواسطے کہ انصار کی آنکھون مین کچھ ہے یعنی چھوٹی یا کرنجی آنکھ ہوتی ہے
جب حضرت نے اوس مرد سے کہا جسنے حضرت کو خبر دی کہ مینے ایک انصاری عورت سے نکاح کیا تو اوسنے کہا مین اوس عورت کو دیکھ چکا ہون حضرت نے فرمایا
کتنے مہر پر تو نے اوس سے نکاح کیا اوسنے کہا ایک سو ساٹھ درم پر تو حضرت نے فرمایا کہ ایک سو ساٹھ درم پر مہر باندھا گویا کہ تم لوگ اس پہاڑ کی بغل سے
چاندی کھود لیتے ہو ہمارے پاس تو نہین جو ہم تجکو دیوین لیکن عنقریب ہے کہ تجکو ہم کسی وطن مین بھیجینگے وہان تجکو فائدہ ہوگا راوی نے کہا پھر حضرت نے
بنی عبس کی قوم پر دوڑ بھیجی اور اوس مرد کو اوسمین بھیجا **ف** معلوم ہوا کہ جب عورت سے نکاح کا ارادہ کرے اوسکو دیکھ لیوے تاکہ آخر کو
افسوس نکرنی پڑے اور طلاق کی نوبت نہ پہنچے اور اسی سبب سے نقصان بیان کر دینا بھی درست ہے اور معلوم ہوا کہ آدمی اپنے مقدور سے
زیادہ مہر نہ باندھے اسی واسطے حضرت نے اوس پر عتاب کیا لیکن از راہ کرم پھر اوسکا نباہ کر دیا **ق** ابن عمر هل وجدتم ما وعد
ربكم حقا ثم قال انهم الان يسمعون ما اقول **قاله** لما وقف على قليب بدر
بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بھلا تمنے سچ پایا جو تمسے تمہارے رب نے وعدہ کیا پھر حضرت نے فرمایا کہ وے
لوگ ابھی سنتے ہین جو مین کہتا ہون حضرت نے اوس وقت فرمایا جب بدر کے کوئین پر کھڑے ہوئے **ف** جب جنگ بدر مین اسلام کی
فتح ہوئی تو ستر کافر گرفتار ہوئے اور ستر مارے گئے حضرت نے اونکی لاشون کو کوئین مین ڈلوا دیا پھر یہ حدیث فرمائی

فصل في فعل الامر

اس فصل مین وے حدیثین ہین جنکے سر پر فعل امر کا ہے **خ** ابو سعيد ائتموا بي
وليأتم بكم من بعدكم بخاری مین ابو سعیدؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تم میری اقتدا کرو اور چاہیے کہ تمہاری اقتدا کرین
جو تمہارے بعد ہین **ف** بعضے اصحاب صف سے پیچھے کھڑے تھے حضرت نے فرمایا کہ آگے بڑھو پھر یہ حدیث فرمائی یعنی اول صف کے لوگ
نماز مین میری پیروی کرین اور دوسری صف والے پہلی صف والون کی اقتدا کرین اسی طرح آخر تک حضرت کا معمول تھا کہ ہوشیار اور دانا صحابہ
کو صف اول مین کھڑا کرتے تھے تاکہ حضرت سے آداب نماز کے سیکھین اور غیرون کو سکھلاوین **ق** علي ائتوا روضة خاخ فان بها
ظعينة معها كتاب فخذوه منها **قاله** لعلي والزبير والمقداد ويروى انطلقوا حتى تأتوا
روضة خاخ **قاله** لعلي وابي مرثد الغنوي والزبير بخاری اور مسلم مین علی مرتضیٰ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ جاؤ شفتالو کے باغ مین سو البتہ وہان ایک عورت شتر سوار ہے اوسکے پاس خط ہے سو اوس سے اوس خط کو لے لو یہ حضرت نے علی مرتضیٰ اور زبیر
اور مقدادؓ سے فرمایا اور دوسری روایت یون ہے کہ حضرت نے علی مرتضیٰ اور ابو مرثد اور زبیرؓ سے فرمایا چلو یہان تک کہ شفتالو کے باغ مین جاؤ
ف یہ عورت جاسوسی کا خط مدینے سے مکے لیے جاتی تھی حضرت کو وحی سے معلوم ہوا اسواسطے اصحاب کو بھیج کر خط چھنوا لیا باقی قصہ
مفصل ہو چکا **ق** ابن عباس ائتوني بكتاب اكتب لكم كتابا لا تضلوا بعده ابدا **قاله** في مرضه
بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میرے پاس کاغذ لاؤ کہ مین تمہارے واسطے نوشتہ لکھ دون تاکہ اوس تحریر کے
بعد تم کبھی نہ بھٹکو یہ حضرت نے اپنے مرض الموت مین فرمایا **ف** بخاری مین عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ پنجشنبہ کے دن حضرت کی بیماری
سخت ہوئی اور درد غالب ہوا تو حضرت نے فرمایا لاؤ مین تمکو کاغذ لکھ دون کہ اوسکے بعد تم ہرگز مختلف اور حیران نہو تو اصحاب نے کاغذ لانے
نہ لانے مین گفتگو کی پھر اصحاب نے کہا کہ حضرت کا کیا حال ہے درد سے زبان کیا بے قابو ہو گئی ہے اسکو حضرت سے تحقیق کرو پھر حضرت سے اس بات کو

اور پھر نازل کیا ہی عذاب اوسپر ہوا کریگا روز قیامت تک اور جن کو تو نے گڑھے مین دیکھا وے حرام کار لوگ ہین اور جسکو تو نے نہر
دیکھا وہ سود خور ہی اور جس پیر مرد کو کہ تو نے درخت کی جڑ پاس دیکھا وے ابراہیم علیہ السلام ہین اور یہ جو لڑکے کہ اونکے گرد ہین سو لوگون
کی اولاد ہین اور جو کہ آگ بھڑکاتا ہی سو مالک ہی دوزخ کا داروغہ اور پہلا گھر جسمین تو داخل ہوا تھا وہ عوام ایمانداروں کا مقام ہی
اور یہ گھر تو شہیدونکا گھر ہی اور مین جبرئیل ہون اور یہ میکائیل ہی اب اپنے سر کو تو اوٹھا سو مینے اپنے سر کو اوٹھایا تو کیا دیکھتا ہون
کہ میرے اوپر بدلی ہی اور دوسری روایت یون ہی کہ میرے اوپر تہ بتہ سفید بدلی کی طرح کوئی چیز ہی اونھون نے کہا کہ یہ تیرا مقام ہی تو
مینے کہا تم مجھے چھوڑ دو کہ مین اپنے مکان مین جاؤن اونھون نے کہا کہ ابھی تیری عمر باقی ہی کہ تو نے ابھی اوسکو پورا نہین کیا سو جب تو عمر کو پورا
کر چکیگا تو اپنے مکان مین آویگا ف اس حدیث مین جھوٹھ اور قرآن کی غافلی اور سود خوری کی سزا کا بیان ہی حفظ قرآن کا یہ
حق ہی کہ اوسکو ادب سے تلاوت کیا کرے خصوصا رات کو تہجد مین اور اوسکے احکام پر عمل کرے اور معلوم ہوا کہ مسلمانون کے لڑکے بعد مرنے کے
حضرت ابراہیم علیہ السلام کو سپرد ہوتے ہین اور ثابت ہوا کہ حضرت کے سوا شہیدون کا رتبہ اور مسلمانون سے نہایت افضل ہی خ انس هل فیکم
مِنْ اَحَدٍ لَمْ يُقَارِفِ اللَّيْلَةَ يَعْنِى الذَّنْبَ فَقَالَ اَبُو طَلْحَةَ اَنَا قَالَ فَانْزِلْ فِي قَبْرِهَا يَعْنِي قَبْرَ بِنْتِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بخاری مین انس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کوئی تم مین ایسا شخص ہی جسنے آج رات کو صحبت داری نکی ہو سو ابو طلحہ نے کہا
کہ مین ہون حضرت نے فرمایا تو اسکی قبر مین اوتر یعنی حضرت کی بیٹی کی قبر مین ف انس سے روایت ہی کہ ہم حضرت کی بیٹی کے جنازے پر حاضر ہوے
اور حضرت قبر پر بیٹھے تھے اور آنسو جاری تھے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یہ جو حضرت نے فرمایا کہ جسنے رات کو حرکت نکی ہو یعنی عورت سے صحبت نکی ہو
معلوم ہوا کہ قبر مین داخل ہونا اوسکا افضل ہی جسنے اوس رات کو صحبت نکی ہو ق سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ هَلْ مَعَكَ شَيْءٌ مِنَ الْقُرْاٰنِ
قَالَهٗ لِرَجُلٍ اَرَادَ اَنْ يَتَزَوَّجَ الْمَرْاَةَ الَّتِي عَرَضَتْ نَفْسَهَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ
بخاری اور مسلم مین سہل بن سعد رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تجکو کچھ قرآن یاد ہی یہ حضرت نے اوس مرد سے فرمایا جسنے اوس عورت کے نکاح کا
الادہ کیا تھا جسنے چاہا تھا کہ حضرت کے پاس رہے ف اسکا قصہ مفصل ہو چکا کہ حضرت نے اوس عورت کو نہ قبول کیا پھر اوسکا نکاح
دوسرے شخص سے کر دیا اور مہر یہ مقرر کیا کہ مرد عورت کو قرآن سکھلا دیوے ه الشَّرِيْدُ بْنُ سُوَيْدٍ الثَّقَفِيُّ هَلْ مَعَكَ مِنْ شِعْرِ
اُمَيَّةَ بْنِ اَبِي الصَّلْتِ قَالَهٗ لَهٗ مسلم مین شرید بن سوید رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تجکو کچھ امیہ بن صلت کی شعر یاد ہی
یہ حضرت نے شرید بن سوید سے فرمایا ف مصابیح مین شرید سے روایت ہی کہ مین ایکروز حضرت کے پیچھے سوار تھا حضرت نے فرمایا کہ تجکو امیہ کا شعر
یاد ہی مینے کہا کہ ہان یاد ہی مینے ایک شعر پڑھا حضرت نے فرمایا اور پڑھ مینے دوسری شعر پڑھی فرمایا اور پڑھ مینے تیسری پڑھی اسی طرح سو
شعرین پڑھین معلوم کیا چاہیے کہ امیہ زمانہ کفر مین ایک شاعر تھا اوسکے شعر مین حمد الٰہی اور مذمت دنیا کا مضمون تھا اسواسطے حضرت نے
اونکو سنا پھر فرمایا کہ اوسکی زبان ایمان لائی اور دل کافر رہا یعنی زبان سے مضمون تو اچھے نکلے لیکن دل سے کفر اور حب دنیا نہ گئی اور یہی حال ہی
اکثر شاعرون کا کہ اشعار مین بعضے مضمون تو نہایت خوب اور راست زبان سے نکلتے ہین لیکن دل سیاہ ہی شعر گو زبان تیری در افشان ہوئی
ہاے پر دل کی سیاہی نہ گئی ه اَبُو هُرَيْرَةَ هَلْ نَظَرْتَ اِلَيْهَا فَاِنَّ فِي عُيُوْنِ الْاَنْصَارِ شَيْئًا قَالَهٗ لِرَجُلٍ
اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ تَزَوَّجَ امْرَاَةً مِنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ قَدْ نَظَرْتُ اِلَيْهَا قَالَ عَلٰى كَمْ تَزَوَّجْتَهَا قَالَ عَلٰى اَرْبَعِ
اَوَاقٍ فَقَالَ لَهٗ عَلٰى اَرْبَعِ اَوَاقٍ كَاَنَّمَا تَنْحِتُوْنَ الْفِضَّةَ مِنْ عُرْضِ هٰذَا الْجَبَلِ مَا عِنْدَنَا مَا نُعْطِيْكَ وَلٰكِنْ

کہ وہ تیرا شیر نوشی کے رشتے سے چچا ہی تیرا داہنا ہاتھ خاک آلودہ ہو اگر تو حکم نمانے **ف** حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہی کہ مینے
ابو قعیس کی جورو کا دودھ پیا تھا جب عورتوں کو پردے کا حکم ہوا تو افلح ابو قعیس کا بھائی میرے دروازے پر آیا اور اوسنے گھر میں آنے کی اجازت
مانگی مینے کہا واللہ میں اوسکو اجازت نہ دونگی جب تک کہ حضرت نہ اجازت دینگے اسواسطے کہ مجکو ابو قعیس نے دودھ نہیں پلایا بلکہ
اوسکی جورو نے پلایا جب حضرت گھر میں تشریف لائے تب مینے یہ حال حضرت سے عرض کیا اوس وقت حضرت نے یہ حدیث فرمائی اسی واسطے حضرت عائشہ رضہ
فرماتی تھیں کہ جو نسب سے حرام ہو وہ شیر خوارگی سے بھی حرام ہی معلوم ہوا کہ دایہ کے خاوند اور اوسکے بھائی اور دایہ کی اولاد سے عورت کو پردہ
ضرور نہیں کیونکہ وے محرم ہو گئے **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِبْدَاْ بِمَنْ تَعُوْلُ بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اول اپنے
اہل وعیال سے دینا شروع کر **ف** یعنی اہل وعیال کا دینا فرض ہی اور غیروں کا دینا نفل اور فرض نفل سے مقدم ہی چنانچہ اگلی حدیث
میں اسکی تفصیل موجود ہی **ھ** جَابِرٌ اِبْدَاْ بِنَفْسِكَ فَتَصَدَّقْ عَلَيْهَا فَاِنْ فَضَلَ شَيْءٌ فَلِاَهْلِكَ فَاِنْ فَضَلَ
عَنْ اَهْلِكَ شَيْءٌ فَلِذِي قَرَابَتِكَ فَاِنْ فَضَلَ عَنْ ذِي قَرَابَتِكَ فَهٰكَذَا وَهٰكَذَا **قاله** لِاَبِي مَذْكُوْرٍ
الْاَنْصَارِيِّ حِيْنَ اَعْتَقَ غُلَامًا لَهُ عَنْ دُبُرٍ يُقَالُ لَهُ يَعْقُوْبُ مسلم میں جابر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اول اپنی ذات سے
شروع کر سو اوس پر خرچ کر پھر اگر کچھ بچے تو اپنے اہل وعیال کو دے پھر اگر تیرے اہل وعیال سے بچے تو اپنے رشتے داروں کو دے سو اگر تیرے رشتے داروں
سے بھی بچے تو اس طرح اور اس طرح یعنی داہنے اور بائیں ہر ایک محتاج کو دے یہ حضرت نے ابو مذکور انصاری سے فرمایا جب اوسنے اپنے یعقوب
غلام کو آزاد کیا اپنے مرنے کے بعد یعنی اوسنے یوں کہا تھا کہ جب میں مر جاؤں تو میرا غلام آزاد ہی ایسے غلام کو مدبر کہتے ہیں **ف** مسلم
میں جابر رض سے روایت ہی کہ ایک انصاری نے اپنے غلام کو مدبر کیا اور اوسکے پاس اوس غلام کے سوا کچھ مال نہ تھا جب حضرت کو یہ خبر پہنچی تو حضرت نے اوسکا
آزاد کرنا درست نہ رکھا اور فرمایا کہ اسکو کون مجھ سے مول لیتا ہی ایک شخص نے آٹھ سو درم کو مول لیا پھر حضرت نے وے درم اوس انصاری کو دیئے اور یہ
حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ محتاج کی خیرات کرنے سے اپنے اہل وعیال کا دینا مقدم ہی اول خویش بعدہ درویش **ق** اُمُّ عَطِيَّةَ اِبْدَاْنَ
بِمَيَامِنِهَا وَمَوَاضِعِ الْوُضُوْءِ مِنْهَا **قاله** لِلنِّسَاءِ اللَّاتِي غَسَلْنَ ابْنَتَهُ وَهِيَ زَيْنَبُ زَوْجَةُ اَبِي الْعَاصِ
بْنِ الرَّبِيْعِ وَكَانَتْ اَكْبَرَ بَنَاتِهِ بخاری اور مسلم میں ام عطیہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اوسکی داہنی طرفوں سے اور وضو کے
مقاموں سے غسل دینا شروع کرو یہ حضرت نے اون عورتوں سے فرمایا جو حضرت کی بیٹی کو غسل میت دیتی تھیں اونکا نام زینب تھا ابو العاص
بن ربیع کی بی بی حضرت کی بیٹیوں میں یہی سب سے بڑی تھیں **ف** معلوم ہوا کہ میت کا داہنی طرف سے غسل شروع کرنا سنت ہی
اور داہنی طرف میں وضو کے مقاموں کو یعنی مونہہ اور ہاتھ کو مقدم کرے **ق** اَبُوْ ذَرٍّ اَبْرِدْ اَبْرِدْ اَوْ قَالَ انْتَظِرْ انْتَظِرْ
قاله لِلْمُؤَذِّنِ بِالظُّهْرِ بخاری اور مسلم میں ابو ذر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ٹھنڈا ہونے دے ٹھنڈا ہونے دے یا کہ یوں
فرمایا کہ انتظار کر انتظار کر حضرت نے ظہر کی اذان دینے والے سے فرمایا **ف** یعنی گرمی کے موسم میں ٹھنڈے وقت اذان دینا اور نماز پڑھنا
مستحب ہی **ح** اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَبْرِدُوْا بِالصَّلٰوةِ فَاِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ بخاری میں ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ ٹھنڈے وقت نماز پڑھا کرو اسواسطے کہ گرمی کی شدت دوزخ کے جوش سے ہی **ف** یعنی گرمی کے موسم میں ظہر کی نماز میں
تاخیر مستحب ہی تا کہ جماعت زیادہ ہو اور یہ دونوں حدیثیں امام اعظم رح کے مذہب کی کامل دلیلیں ہیں **ق** كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ اَبْشِرْ بِخَيْرِ
يَوْمٍ مَرَّ عَلَيْكَ مُنْذُ وَلَدَتْكَ اُمُّكَ **قاله** لَهُ بخاری اور مسلم میں کعب بن مالک رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا

تحقیق کرنے لگے تو حضرت نے فرمایا اب مجھکو نہ چھیڑو جسمین اب مین مشغول ہون اوس سے بہتر ہی جسکو تم پوچھتے ہو اور حضرت نے اونکو تین
چیز کی وصیت کی ایک تو یہ کہ مشرکین کو جزیرۂ عرب کے باہر سے نکال دیجیو اور دوسری یہ کہ ایلچیون سے سلوک کرنا جیسے مین کرتا تھا راوی نے
کہا تیسری چیز مجھکو یاد نہین ہی بعضے علما نے کہا ہی کہ تیسری بات یہ تھی کہ اسامہ کا لشکر تیار کر کے شام مین بھیجو اور بخاری مین
ابن عباس رض سے دوسری روایت یون ہی کہ جب حضرت نے کاغذ مانگا تو بعضے اصحاب نے کہا کہ حضرت پر درد کی شدت ہی اور تمھارے پاس قرآن موجود ہی
ہمکو خدا کی کتاب کفایت کرتی ہی یعنی لکھنا چندان ضرور نہین اور بعضون نے کہا کہ کاغذ لاؤ **ف** شیعہ اس مقام مین عمر فاروق رض
پر طعنہ کرتے ہین کہ اونھون نے کاغذ حضرت کو نہ لکھنے دیا نافرمانی کی اور کہا کہ ہمکو قرآن کفایت کرتا ہی اوسکا یہ جواب ہی کہ تمھارے فہم کا
قصور ہی عمر فاروق رض پر کوئی طعن کا مقام نہین اسواسطے کہ اوسوقت حضرت کی کوٹھری مین اکثر اصحاب موجود تھے علی مرتضی رض بھی
اونمین شامل تھے اور حضرت نے سب حاضرین سے کاغذ مانگا تھا اگر عمر رض کاغذ نہ لائے تھے تو علی رض کا ہاتھ کسنے پکڑا تھا حضرت کے یہان سواے قرآن کے اور کسی
چیز کے لکھنے کا دستور نہ تھا اور قرآن سب پورا ہو چکا تھا اسواسطے اصحاب کو تامل ہوا تھا اور بعد گفتگو کے حضرت سے پوچھا تھا لیکن حضرت
نے نہ فرمایا اس سے صاف معلوم ہوتا ہی کہ کوئی امر واجب نہ تھا اگر واجب ہوتا تو حضرت سکوت نہ کرتے اسواسطے کہ تبلیغ احکام کی حضرت پر واجب
تھی علاوہ اسکے حضرت بعد اس گفتگو کے پانچ دن زندہ رہے اگر لکھنا واجب ہوتا تو دوسرے وقت اسکو ضرور لکھوا دیتے بلکہ صاف معلوم ہوتا ہی
کہ جن تین چیزون کی حضرت نے وصیت کی اونھین کو لکھواتے اور یہ جو عمر فاروق رض نے کہا کہ ہمکو قرآن کفایت کرتا ہی اوسکا یہ مطلب نہین کہ سواے
قرآن کے حضرت کی حدیث کی بھی حاجت نہین بلکہ اوسکا یہ مطلب ہی کہ سب کے بعد قرآن مین اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ کی آیت اوتری یعنی تمھارے
دین کو پورا کر چکا یعنی اب کوئی تازہ حکم دین کا باقی نہین رہا قرآن اور حدیث مین دین کی تفصیل ہو چکی اسواسطے عمر فاروق رض نے حضرت کو
عین شدت بیماری مین لکھوانے کی تکلیف دینا مناسب نہ دیکھا اسکو نافرمانی نہین کہتے بلکہ یہ عین محبت اور خیرخواہی ہی اسواسطے کہ دستور ہی
کہ بیماری مین اپنے بزرگ اور عزیز کو مشقت سے بچاتے ہین چنانچہ اگر اوستاد بیمار ہو اور شاگرد کو سبق پڑھانے کے واسطے بلاوے تو شاگرد دیکھ بھال اوسکی
تکلیف کے سبب سے انکار کرتا ہی یہ نافرمانی نہین سراسر محبت اور دلسوزی ہی **شعر** چشم بد اندیش کہ برکندہ باد ٭ عیب نماید ہنرش در نظر ٭
ق عایشۃ اِئْذَنُوْا لَہٗ فَلَبِئْسَ ابْنُ الْعَشِیْرَۃِ اَوْ بِئْسَ رَجُلُ الْعَشِیْرَۃِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ بِئْسَ اَخُ الْقَوْمِ وَابْنُ الْعَشِیْرَۃِ
یَعْنِیْ رَجُلًا اِسْتَاْذَنَ عَلَیْہِ بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ رض سے روایت ہی کہ ایک مرد نے حضرت پاس آنے کی اجازت مانگی حضرت نے
فرمایا اوسکو آنے دو سو برا بیٹا ہی اپنی قوم کا یعنی اپنی قوم مین برا آدمی ہی یا یون فرمایا کہ اپنی قوم مین برا مرد ہی اور دوسری روایت یون ہی
کہ اپنی قوم کا برا بھائی اور برا بیٹا ہی **ف** حضرت عایشہ رض سے پوری روایت یون ہی کہ ایک شخص نے خدمت مین حاضر ہونے کی اجازت مانگی
حضرت نے اوسکو اجازت دی اور فرمایا کہ برا آدمی ہی جب وہ حضرت پاس بیٹھا تو حضرت نے اوس سے خوش خلقی کی اور کشادہ پیشانی سے کلام کیا
مینے کہا کہ یا حضرت آپ نے تو اوسکو برا کہا تھا پھر جب وہ آیا تو حضرت نے اوس سے اخلاق کیے تو حضرت نے فرمایا کہ ای عایشہ مجکو تو نے بدخلق اور فحش گو
کب پایا تھا بدترین خلق سے خدا کے نزدیک وہ شخص ہی قیامت کے دن جسکی لوگ تعظیم تواضع کرین اوسکی بدی اور فحش گوئی کے ڈر سے اس حدیث سے
معلوم ہوا کہ بدذات آدمی کی عزت اور توقیر کرنا اپنی حفظ آبرو کے واسطے درست ہی اور فاسق کی جو بے پروا فسق کرتا ہو غیبت کرنا درست ہی
تاکہ اور لوگ اوسکا حال سنکر عبرت پکڑین **ق** عایشۃ اِئْذَنِیْ لَہٗ فَاِنَّہٗ عَمُّکِ تَرِبَتْ یَمِیْنُکِ یَعْنِیْ اَفْلَحَ اَخَا
اَبِی الْقُعَیْسِ بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ رض سے روایت ہی کہ افلح ابو قعیس کے بھائی کے حق مین حضرت نے مجھسے فرمایا کہ اوسکو آنے دے اسواسطے

اسواسطے کہ بخیلی نے تمسے اگلے لوگون کو ہلاک کیا ف جب آدمی پر بخل غالب ہو اور زکوٰۃ بھی نہ دے سکیگا تو فرض کو ترک کیا اسواسطے
لائق عذاب کے ہوا ق عَائِشَةَ اِتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ بچو دوزخ سے کہجور کی پھانک ہی کر سہی ف یعنی کمتر خیرات بھی دوزخ سے بچاتی ہی ھ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِتَّقُوا
اللَّاعِنَيْنِ قَالُوْا وَمَا اللَّاعِنَانِ قَالَ الَّذِيْ يَتَخَلّٰى فِيْ طَرِيْقِ النَّاسِ اَوْ فِيْ ظِلِّهِمْ مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بچو دو لعنت کروانے والے کامون سے اصحاب نے کہا کہ وہ کام لعنت کروانے والے کون ہین حضرت نے فرمایا جو آدمی
کہ لوگون کی راہ مین جاضرور پہرے یا اونکے سایے کے مقام مین ف راہ اور سایہ دار درخت کے نیچے جاضرور پہرنا رنج رسانی کا سبب ہی
اسواسطے لوگ اوسپر لعنت کرتے ہین اور بد کہتے ہین خ اَنَسٍ اَتِمُّوا الرُّكُوْعَ وَالسُّجُوْدَ فَوَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ اِنِّيْ
لَاَرَاكُمْ مِنْ بَعْدِ ظَهْرِيْ اِذَا مَا رَكَعْتُمْ وَاِذَا مَا سَجَدْتُّمْ بخاری مین انس رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ پورا رکوع
اور سجدہ کیا کرو سو قسم ہی اوس ذات پاک کی جسکے قابو مین میری جان ہی کہ البتہ مین اپنے پس پشت سے دیکھتا ہون تمکو جب رکوع
کرتے ہو اور سجدہ کرتے ہو ف بعضے دہاتے لوگ نو مسلم رکوع اور سجدے مین جلدی کرتے تھے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی خ اَنَسٍ
اُثْبُتْ اُحُدُ فَاِنَّمَا عَلَيْكَ نَبِيٌّ وَصِدِّيْقٌ وَشَهِيْدَانِ وَيُرْوٰى فَمَا عَلَيْكَ اِلَّا نَبِيٌّ اَوْ صِدِّيْقٌ اَوْ شَهِيْدٌ
وَكَانَ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَاَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ بخاری مین انس رضی سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تہم جا اے اُحُد تجہپر تو پیغمبر ہی ہی اور صدیق اور دو شہید اور دوسری روایت مین یون ہی تجہپر تو سوا
پیغمبر یا صدیق یا شہید کے کوئی نہین اور اُحُد کے پہاڑ پر حضرت تھے اور ابو بکر صدیق رض اور عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم ف حضرت اُن
اصحاب کے ساتھ اُحُد کے پہاڑ پر تھے سو اوسکو جنبش ہوئی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی چنانچہ پہاڑ تہم گیا یہ معجزہ ہی کہ جیسا حضرت نے فرمایا
ویسا ہی ہوا کہ حضرت عمر رض اور حضرت عثمان رض شہید ہوئے چنانچہ مشہور ہی جنبش پہاڑ کی از راہ افتخار تھی کہ ایسے بزرگوارون نے اوسکو مشرف کیا
ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَجِبْ عَنِّيْ اَللّٰهُمَّ اَيِّدْهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ قَالَهٗ لِحَسَّانِ بْنِ ثَابِتٍ بخاری اور مسلم مین
ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جواب دے میری طرف سے الٰہی اوسکی جبرئیل سے مدد کر یہ حضرت نے حسان بن ثابت سے فرمایا ف
کفار قریش نے حضرت کی ہجو کی تھی تب حضرت نے اوسکا جواب حسان سے دلوایا ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِجْتَنِبُوا السَّبْعَ الْمُوْبِقَاتِ
قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا هُنَّ قَالَ الشِّرْكُ بِاللّٰهِ وَالسِّحْرُ وَقَتْلُ النَّفْسِ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَاَكْلُ الرِّبٰوا
وَاَكْلُ مَالِ الْيَتِيْمِ وَالتَّوَلِّيْ يَوْمَ الزَّحْفِ وَقَذْفُ الْمُحْصَنَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ الْغَافِلَاتِ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رض سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بچو سات کبیرہ گناہون سے جو ایمان کو ہلاک کر ڈالتے ہین صحابہ نے کہا کہ یا رسول اللہ وہ کون گناہ ہین فرمایا کہ خدا کے
ساتھ شرک کرنا اور جادو اور اوس جان کو مارنا جسکا مارنا خدا نے حرام کیا ہی لیکن حق پر مارنا درست ہی اور بیاج کہانا اور یتیم کا یعنی
بے باپ کے لڑکے کا مال کہانا اور لڑائی کے دن کافرون کے سامنے سے بھاگنا اور خاوند والی ایماندار عورتون کو جو بدکاری سے واقف نہین اونکو
عیب لگانا ف ہر چند اس حدیث مین گناہ کبیرہ سات ہی فرمائے لیکن اور حدیثون مین زیادہ بھی ثابت ہین اوس وقت اتنے ہی گناہون
کا ذکر کرنا مصلحت ہوگا ق ابن عمر اِجْعَلُوْا اٰخِرَ صَلٰوتِكُمْ بِاللَّيْلِ وِتْرًا بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن
عمر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اپنی رات کی نماز مین پچھلی نماز وتر کو کرو ف یعنی تہجد کے بعد وتر چاہیے اور جو شخص کہ

کہ خوش ہو افضل دن سے جو تجھپر گذرا جبسے کہ تجکو تیری ماں نے جنا یہ حضرت نے کعب سے فرمایا **ف** کعب جنگ تبوک میں حضرت کے ساتھ نہ گئے تھے
خدا اور رسول کا اونپر پچاس دن عتاب رہا جب اونکی توبہ قبول ہوئی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ مسلمان کے حق میں بہتر دن وہی ہے جس دن
اوس سے خدا راضی ہو **ق** عمرو بن عوف ابشروا وامّلوا ما یسرکم فواللہ ما الفقر اخشی علیکم ولکنی
اخشی علیکم ان تبسط الدنیا علیکم کما بسطت علی من کان قبلکم فتنافسوہا کما تنافسوہا
وتہلککم کما اہلکتہم ویروی وتلہیکم کما الہتہم بخاری اور مسلم میں عمرو بن عوف رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ خوش ہو اور امید رکھو اوسکی جو تمکو خوش کرے یعنی فتح اسلام کی سو قسم خدا کی مجکو محتاجی کا تمپر ڈر نہیں لیکن میں تمپر خوف کھاتا ہوں ان
دنیا کی کشایش اور بہتایت سے جیسے اگلی امتوں پر کشایش ہوئی سو تم دنیا میں حرص اور حسد کرو جیسے اونھوں نے کیا اور تمکو دنیا ہلاک کرے
جیسے اونکو ہلاک کیا اور دوسری روایت یہ ہے کہ دنیا تمکو غفلت میں ڈالے جیسا اونکو غفلت میں ڈالا **ف** بحرین کے ملک سے حضرت کے
پاس مال آیا اوسکو سنکے انصار لوگ صبح کی نماز پڑھکے حضرت کے سامنے ہوئے حضرت مسکرائے اور فرمایا شاید کہ تم مال کی خبر سنکے آئے ہو انصار نے
کہا ہاں تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور فتح اسلام اور کثرت مال کی بشارت دی پھر کثرت مال کا فساد ارشاد فرمایا **ق** عایشۃ ابشری
یا عایشۃ اما اللہ تعالیٰ فقد برّأک بخاری اور مسلم میں حضرت عایشہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خوش ہو اے عایشہ خدا نے تو تیری
پاکدامنی بیان کردی **ف** جب حضرت عایشہ پر تہمت ہوئی اور اونکی پاکدامنی میں قرآن اوترا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی **ق** ابو ہریرۃ
ابغنی احجارا استنفض بہا ولا تاتنی بعظم ولا روث بخاری میں ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تلاش کر لا
میرے واسطے پتھر کہ میں اوس سے استنجا کروں اور نہ لا میرے پاس ہڈی اور گوبر کو **ف** معلوم ہوا کہ ڈھیلے سے پاک کرنا پاخانے کے بعد سنت ہے
اور ہڈی اور گوبر سے استنجا کرنا درست نہیں اور اسی طرح کوئلے سے **ق** انس ابصروھا فان جاءت بہ ابیض سبطا
قضیء العینین فہو لہلال بن امیۃ وان جاءت بہ اکحل جعدا احمش الساقین فہو لشریک
بن السحماء مسلم میں انس رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ دیکھتے رہو اوس عورت کو کہ اگر وہ جنے سفید رنگ لڑکا سیدھے بال بگڑی
آنکھوں والا تو وہ ہلال بن امیہ کا لڑکا ہے اور اگر وہ عورت جنے سیاہ چشم لڑکا گھونگرالے بال پتلی پنڈلیوں والا تو وہ لڑکا شریک بن
سحما کا ہے **ف** ہلال بن امیہ نے اپنی جورو کو شریک بن سحما سے عیب لگایا چنانچہ حضرت نے اون دونوں میں جدائی کروا دی اوسکی
جورو حاملہ تھی اسواسطے حضرت نے اصحاب سے یہ حدیث فرمائی جب اوسکے لڑکا پیدا ہوا تو حضرت کو خبر ہوئی کہ شریک بن سحما سے مشابہ ہے حضرت
نے فرمایا کہ اگر قرآن کا حکم اوسپر جاری نہو گیا ہوتا تو میں اوس عورت پر کچھہ حکم کرتا یعنی سزا دیتا اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ مشابہت بھی حجت ہے
اور یہی مذہب ہے امام شافعی کا لیکن امام اعظم رح کے نزدیک قیافہ اور مشابہت حجت نہیں اور حضرت کو یہ حال وحی سے معلوم ہوا ہوگا
خ ام خالد بنت سعید بن العاص وقیل بنت خالد بن سعید ابلی واخلقی ثم ابلی واخلقی
ثم ابلی واخلقی بخاری میں ام خالد سعید بن عاص یا خالد بن سعید کی بیٹی رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا کرے تو پہن پھاڑے پھر خدا کرے
تو پہن پھاڑے پھر خدا کرے تو پہن پھاڑے **ف** ام خالد سے روایت ہے کہ حضرت کے پاس بہت کپڑے آئے اونمیں ایک چھوٹی سیاہ
لوئی تھی حضرت نے فرمایا تم جانتے ہو کہ یہ میں کسکو پہناؤنگا اصحاب چپ رہے پھر حضرت نے مجکو بلاکر اپنے ہاتھ سے پہنائی پھر یہ دعا دی **ق** عبد اللہ
بن عمرو اتقوا الشح فان الشح اہلک من کان قبلکم مسلم میں عبد اللہ بن عمرو رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بخیلی سے

جب جابر نے عمر فاروق کو خبر دی اونھون نے کہا کہ جب حضرت تشریف لیگئے تھے اوسی وقت مین جان گیا تھا کہ اب خیر و برکت ہوگی ق عایشۃ
اُدْعِي لِي أَبَا بَكْرٍ أَبَاكِ وَأَخَاكِ حَتَّى أَكْتُبَ كِتَابًا فَإِنِّي أَخَافُ أَنْ يَتَمَنَّى مُتَمَنٍّ وَيَقُولَ قَائِلٌ أَنَا أَوْلَى وَيَأْبَى اللهُ
وَالْمُؤْمِنُونَ إِلَّا أَبَا بَكْرٍ بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بلالا میرے پاس اپنے باپ ابوبکر اور اپنے بھائی کو تاکہ
مین ایک نوشتہ لکھدون یعنی خلافت نامہ اسواسطے کہ مین خوف کرتا ہون کہ آرزو کرے کوئی آرزو کرنے والا یا کہے کوئی کہنے والا کہ مین لائق تر ہون
خلافت کا اور نہ مانیگا خدا اور مسلمان لوگ مگر ابوبکر کو ف اول حضرت نے چاہا تھا کہ صدیق اکبر رض کو خلافت نامہ لکھدین تاکہ دوسرے کو دعوی
نرہے پھر تقدیر اور اجماع مومنین پر چھوڑا یعنی تقدیر مین تو یہی ہی کہ صدیق اکبر رض خلیفہ ہونگے اور اجماع مومنین بھی اونھین کی خلافت پر ہوگا
پھر لکھنا کیا ضرور ہی اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ سوائے صدیق اکبر کے کسیکی خلافت حضرت کو منظور نتھی ق عایشۃ اُذْكُرُوا
أَنْتُمْ اسْمَ اللهِ وَكُلُوا بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم ذکر کر لیا کرو خدا کے نام کو اور کھایا کرو
ف حضرت عایشہ رض نے کہا کہ یا رسول اللہ چند قوم ہین کہ تازہ ایمان لائے ہین ہمارے پاس گوشت لاتے ہین ہم نہین جانتے کہ ذبح کے وقت
خدا کا نام لیتے ہین یا نہین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اہل اسلام پر خیر گمان کیا چاہیے وے لوگ خدا کے نام کو ذبح کے وقت ترک کرتے ہونگے
تم اپنے رفع شبہہ کے واسطے خدا کا نام لے لیا کرو اور یہ مطلب نہین کہ اگرچہ اونھون نے ذبح کے وقت خدا کا نام نلیا ہو تو بھی تمھارے بسم اللہ کہنے سے
پاک ہوجاویگا اسواسطے کہ بسم اللہ کہنا ذبح کے وقت شرط ہی ق أَنَسٌ اُذْكُرُوا اسْمَ اللهِ وَلْيَأْكُلْ كُلُّ رَجُلٍ مِمَّا يَلِيهِ
بخاری اور مسلم مین انس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کھانے کے وقت بسم اللہ کہا کرو اور چاہیے کہ ہر شخص اپنی قریب طرف سے کھایا کرے ف
یعنی رکابی کے بیچ سے نکھاوے اور نہ دوسری طرف سے بلکہ اپنی طرف سے ق عایشۃ اِذْهَبْ فَاحْثُ فِي أَفْوَاهِهِنَّ مِنَ التُّرَابِ
يَعْنِي نِسَاءَ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ حِينَ أَكْثَرْنَ الْبُكَاءَ عَلَيْهِ قَالَهُ لِرَجُلٍ قَالَ لَقَدْ غَلَبْنَنَا يَا
رَسُولَ اللهِ بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جا اور اونکے مونھہ مین خاک جھونک دے یعنی جعفر ابن ابی طالب
کی عورتون کے جب اونھون نے بکثرت زور زور سے جعفر پر رونا شروع کیا یہ حضرت نے اوس مرد سے فرمایا جسنے کہا تھا یا رسول اللہ عورتین ہمپر غالب
ہوگئین یعنی کہنا نہین مانتین اور رونے سے باز نہین رہتی ہین ف جعفر طیار کو حضرت نے لڑائی پر بھیجا تھا جب اونکی شہادت کی
خبر آئی تو حضرت کو بہت غم ہوا اور جعفر کے گھر کی عورتین نوحہ کرکے رونے لگین ایک شخص نے حضرت کو اس حال کی خبر دی حضرت نے فرمایا کہ اونکو
جاکر باز رکھ اوسنے جاکر منع کیا عورتون نے نمانا اوسنے پھر حضرت سے عرض کی کہ نہین مانتی ہین حضرت نے فرمایا پھر جا اور منع کر اسیطرح
تین بار حضرت نے اوسکو بھیجا اوسنے کہا کہ یا حضرت عورتین نہین مانتی ہین اور ہمپر غلبہ کرتی ہین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور عورتون کی
غصہ کیا اس حدیث سے نوحہ گری اور چلا کر رونے کی حرمت بتاکید تمام ثابت ہوئی ق أَبُو هُرَيْرَةَ اِذْهَبْ فَأَطْعِمْهُ أَهْلَكَ
يَعْنِي عَرَقًا فِيهِ تَمْرٌ قَالَهُ لِلَّذِي أَصَابَ أَهْلَهُ فِي رَمَضَانَ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ جا اور اپنے گھر والون کو کھلا یعنی اون کھجورون کو جو ٹوکرے مین تھین یہ حضرت نے اوس مرد سے فرمایا جسنے اپنی جورو سے رمضان مین
صحبت کی تھی ف ایک مرد آیا اوسنے کہا کہ یا حضرت مین ہلاک ہوا حضرت نے فرمایا کیا ہوا اوسنے کہا کہ مینے رمضان مین اپنی عورت سے
صحبت کی اور مین روزہ دار تھا حضرت نے فرمایا غلام آزاد کر اوسنے کہا مجھکو مقدور نہین حضرت نے فرمایا تو دو مہینے برابر روزے رکھ اوسنے کہا
مجھکو طاقت نہین حضرت نے فرمایا تو ساٹھہ محتاجون کو کھانا دے اوسنے کہا کہ مجھکو مقدور نہین حضرت نے فرمایا تو بیٹھ جا پھر تھوڑی دیر کے بعد

کبھی رات کو اوٹھتا ہوا اور کبھی سو جاتا ہوا اوسکو لازم ہی کہ وتر کو عشا کے وقت پڑھ لیا کرے لیکن حضرت کے فعل سے ثابت ہی کہ وتر کے بعد دو رکعت
بیٹھکر پڑھتے تھے **ق** ابن عمر اَجِيْبُوا هٰذِهِ الدَّعْوَةَ اِذَا دُعِيْتُمْ لَهَا بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر رضہ سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ اس دعوت کو قبول کیا کرو جب کہ اوسکے واسطے بلائے جاؤ **ف** یعنی شادی کا کھانا قبول کرنا ضرور ہی **خ** عن عُرْوَةَ بْنِ
الزُّبَيْرِ اِحْبِسْ اَبَا سُفْيَانَ عِنْدَ حَطْمِ الْجَبَلِ حَتّٰى يَنْظُرَ اِلَى الْمُسْلِمِيْنَ **قَالَهُ** لِلْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ
يَوْمَ الْفَتْحِ كَذَا اَوْقَعَهُ مُرْسَلًا وَهُوَ مِنْ حَدِيْثِ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بخاری مین عروہ
بن زبیر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ روک رکھ ابو سفیان کو پہاڑ کے تنگ پاس یا گھوڑون کے ازدحام پاس تا کہ مسلمانون کے لشکر کو دیکھے یہ
حضرت نے عباس بن عبد المطلب سے فرمایا فتح مکے کے دن روایت تو اسی طرح مرسل ہی یعنی عروہ تابعی نے بدون صحابی کے نام سے حدیث
روایت کی لیکن حقیقت مین یہ روایت حضرت عائشہ رضہ سے ہی **ف** باقی قصہ اس حدیث کا اسی باب مین ہو چکا **ھ** اَلْمِقْدَادُ اُحْثُوْا
فِيْ وُجُوْهِ الْمَدَّاحِيْنَ التُّرَابَ مسلم مین مقداد رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تعریف کرنے والون کے مونہون مین خاک جھونکو یعنی کچھ نہ دو
ف یعنی مدح اور تعریف اکثر مبالغہ اور جھوٹھ سے خالی نہین ہوتی تو اونکو کچھ مت دو تا کہ دوبارہ جھوٹھ بولنے کا قصد نکرین اور تا کہ تم اپنی
مدح سنکر مغرور نہو اگر کوئی کہے کہ حضرت نے اپنے مداحون کو انعام دیا ہی اوسکا جواب ہی کہ حضرت کی جو مدح تھی سو سب سچ تھی اور اوسمین کچھ مبالغہ نتھا
بخلاف اورون کی مدح کے کہ ہرگز مبالغے سے خالی نہین اس حدیث مین اوس مداح کی مذمت ہی جسنے مداحی کو اپنی روزی کا پیشہ مقرر کیا اور
اگر کوئی شخص کسی دیندار شخص کی سچی مدح بے طمع دنیا کے کرے تو درست ہی تا کہ اور لوگ ممدوح کے نیک عمل میں اقتدا کرین غرض کہ وہی مدح درست
نہین جسمین طمع دنیا ہو یا جھوٹھ **ھ** اَبُوْ هُرَيْرَةَ اُحْشُدُوْا فَاِنِّيْ سَاَقْرَاُ عَلَيْكُمْ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ فَحَشَدَ مَنْ حَشَدَ
ثُمَّ خَرَجَ فَقَرَاَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم لوگ یکجا ہو کہ مین اب قرآن کی تہائی
پڑھونگا سو جمع ہوئے جسکو جمع ہونا تھا پھر حضرت گھر سے نکلے پھر قل ہو اللہ احد پڑھا **ھ** اَبُوْ قَتَادَةَ اِحْفَظْ عَلَيْكَ مِيْضَاتَكَ
فَسَيَكُوْنُ لَهَا نَبَاٌ **قَالَهُ** لَهٗ سَحَرَ لَيْلَةَ التَّعْرِيْسِ مسلم مین ابو قتادہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے مجھسے فرمایا کہ تھام رکھ تو
اپنے وضو کے برتن کو اسکا کچھ حال ظاہر ہونا ہی یہ حضرت نے اوس رات کی صبح کے وقت فرمایا جس رات کے پچھلے وقت مقام ہوا تھا **ف**
صبح کو حضرت نے یہ فرمایا اور اورون کو پیاس غالب ہوئی اور پانی نتھا اوسی برتن سے پانی ابلنے لگا اور ابو قتادہ پلانے لگے یہان تک کہ تمام لشکر
آسودہ ہو گیا اس حدیث سے دو معجزے ثابت ہوئے ایک تو پانی کا جوش کرنا دوسرا آیندہ کی خبر دینا **خ** جَابِرٌ اَخْبِرْ ذٰلِكَ ابْنَ الْخَطَّابِ
قَالَهُ لِجَابِرٍ لَمَّا اَخْبَرَهٗ بِقَضَاءِ دَيْنِهٖ بخاری مین جابر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اسکی خبر دے خطاب کے بیٹے یعنی
عمر فاروق رضہ کو حضرت نے جابر سے فرمایا جب کہ جابر نے اپنے قرض ادا ہو جانے کی حضرت کو خبر دی **ف** جابر کے باپ جنگ احد مین شہید ہوئے اون پر
بہت قرض تھا جتنا خرما اونکے باغ مین ہوا اوتنے ہی جانا کہ قرض خواہون کو دین قرض بہت تھا اور خرما کم اونھون نے نہ قبول کیا جابر نے حضرت سے
سفارش کروائی قرض خواہ یہودی تھے اونھون نے نمانا حضرت نے جابر سے فرمایا کہ تو ہر قسم کے خرمون کے علحدہ علحدہ ڈھیر کر جب جابر نے ڈھیر لگائے تو حضرت
ایک بڑے ڈھیر کے گرد گھومے اور اوسکے اوپر جا کر بیٹھے پھر جابر سے فرمایا کہ قرض خواہون کو تول تول کے دینا شروع کر جابر نے دینا شروع کیا یہان تک کہ
سب قرض ادا ہو گیا جابر رضہ سے روایت ہی کہ باوجودیکہ سب قرض ادا ہوا لیکن وہ ڈھیر سب اوسی طرح پر تھا کچھ کمی اوسمین نہوئی جابر نے کہا کہ جب حضرت
قرض ادا ہو چکا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی عمر فاروق رضہ کو اس حال کی خبر کر دے اسواسطے کہ عمر فاروق رضہ کو جابر کے قرض ادا ہونے کی بڑی فکر تھی

اور اپنی جورو کے ساتھ حج کر یہ حضرت نے اوس مرد سے کہا جسنے کہا تھا کہ یا حضرت میرا نام فلانی اور فلانی لڑائی میں لکھا گیا اور میری جورو
حج کو جاتی ہی ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عورت کو بدون اپنے خاوند یا محرم کے حج کرنا درست نہیں ق اَبُو هُرَيْرَةَ ارْجِعْ
فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ پلٹ جا پھر نماز پڑھ اسواسطے کہ تیری نماز نہیں ہوئی
ف حضرت مسجد میں تھے ایک شخص نماز پڑھکے چلا حضرت کو سلام کیا حضرت نے سلام کا جواب دیا اور فرمایا کہ تو اپنی نماز پھر پڑھ تیری نماز نہیں
ہوئی اوس شخص نے پھر جلدی جلدی نماز پڑھی اور سلام کرکے چلا حضرت نے فرمایا پھر نماز پڑھ تیری نماز نہیں ہوئی اسی طرح تین بار اوسنے نماز پڑھی پھر
اوسنے کہا خدا کی قسم مجکو اس سے زیادہ بہتر نہیں پڑھنا آتی تب حضرت نے فرمایا کہ جب نماز کے واسطے کھڑا ہوا کر تو اللہ اکبر کہا کر پھر پڑھا کر جو کچھہ کہ تجکو
قرآن سے یاد ہو پھر رکوع کیا کر آرام اور تسکین سے پھر سر اوٹھایا کر یہاں تک کہ خوب سیدھا کھڑا ہو جاوے پھر سجدہ کیا کر اطمینان سے پھر سر اوٹھایا کر
اطمینان سے پھر بیٹھا کر پھر اسی طرح ہر رکعت میں کیا کر اس حدیث سے معلوم ہوا کہ تعدیل ارکان نماز میں واجب ہی نہایت جلدی کرنے سے یا نماز
باطل ہوتی ہی یا مکروہ ق عَائِشَةَ أَرْضِعِيهِ تَحْرُمِي عَلَيْهِ وَيَذْهَبِ الَّذِي فِي نَفْسِ أَبِي حُذَيْفَةَ ق لِسَهْلَةَ
بِنْتِ سُهَيْلِ بْنِ عَمْرٍو حِينَ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي أَرَى فِي وَجْهِ أَبِي حُذَيْفَةَ مِنْ دُخُولِ سَالِمٍ فَقَالَ
أَرْضِعِيهِ قَالَتْ وَكَيْفَ أُرْضِعُهُ وَهُوَ رَجُلٌ كَبِيرٌ فَتَبَسَّمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
وَقَالَ قَدْ عَلِمْتُ أَنَّهُ رَجُلٌ كَبِيرٌ بخاری اور مسلم میں حضرت عایشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تو اپنا دودھ پلادے سالم کو
تاکہ تو اوسپر حرام اور ناجائز ہو جاوے اور وہ کھٹکا بھی جاتا رہے گا جو ابو حذیفہ کے جی میں آتا ہی حضرت نے سہلہ سہیل بن عمرو کی بیٹی سے فرمایا
جب اوسنے کہا کہ یا رسول اللہ میں ابو حذیفہ کے مونہہ پر کچھہ کراہت سے دیکھتی ہوں سالم کے اندر آنے سے تب حضرت نے فرمایا تو اوسکو اپنا دودھ
پلادے اوسنے کہا اور کیونکر اوسکو پلاؤں اور حال آنکہ وہ بڑا مرد ہی یعنی اپنی چھاتی سے جوان مرد کو کیونکر پلاؤں تب حضرت نے تبسم کیا اور فرمایا [illegible]
جانتا ہی کہ وہ جوان مرد ہی یعنی چھاتی سے پلانا ضرور نہیں جسطرح تجکو جی چاہے کسی برتن میں کرکے پلادے ف ابو حذیفہ کا سالم آزاد غلام تھا اور گو
اوسکے اندر جانے سے گمان بد آتا تھا اسواسطے حضرت نے یہ تدبیر بتلائی شیر خوارگی سے حرمت طفلی میں ثابت ہوتی ہی جوانی میں نہیں جیسا کہ اور احادیث میں
ظاہر ہی تو اس حدیث کا حکم سالم کو خاص ہی یا کہ یہ حکم منسوخ ہی ھ اَبُو هُرَيْرَةَ ارْكَبْ أَيُّهَا الشَّيْخُ فَإِنَّ اللهَ غَنِيٌّ عَنْكَ
وَعَنْ نَذْرِكَ مسلم میں ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ سوار ہو اے بڈھے اسواسطے کہ خدا تجسے اور تیری نذر سے بے پرواہ ہی ف
حضرت نے ایک بڈھے کو دیکھا کہ پیدل جاتا ہی اور دونوں طرف اوسکے دونوں بیٹے اوسکو تھامے جاتے ہیں حضرت نے پوچھا اسکا کیا سبب ہی لوگوں نے
کہا کہ اسنے پیادہ چلنے کی بیت اللہ تک نذر کی ہی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی کیوں اپنے تئیں مصیبت میں ڈالتا ہی خدا کو اسکی کچھہ پروا نہیں معلوم ہوا کہ
جب طاقت نہو تو نذر کا ادا کرنا واجب نہیں ھ جَابِرٌ ارْكَبْهَا بِالْمَعْرُوفِ إِذَا أُلْجِئْتَ إِلَيْهَا حَتَّى تَجِدَ ظَهْرًا يَعْنِي
الْبَدَنَةَ قاله حِينَ سُئِلَ عَنْ رُكُوبِ الْهَدْيِ مسلم میں جابر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ سوار ہو لے قربانی کے
اونٹ پر دستور سے یعنی حاجت سے زیادہ اوسکو تکلیف مت دے سوار ہونا اوس وقت درست ہی جبکہ تو مضطر ہو اوسکی طرف یہاں تک کہ
تجکو دوسری سواری ملے یہ حضرت نے اوس وقت فرمایا جب کسینے بیت اللہ جانے والی قربانی کا مسئلہ پوچھا ق أُمُّ سَلَمَةَ اسْتَرْقُوا لَهَا
فَإِنَّ بِهَا النَّظْرَةَ قاله حِينَ رَأَى جَارِيَةً فِي بَيْتِ أُمِّ سَلَمَةَ فِي وَجْهِهَا سَفْعَةٌ بخاری اور مسلم
میں حضرت ام سلمہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اسکے واسطے جھاڑ پھونک کرواؤ کہ اسکو نظر لگی ہی یہ حضرت نے اوس وقت فرمایا جب کہ حضرت ام سلمہ

حضرت کے پاس بڑا ٹوکرا بھر کے کھجورین آئین حضرت نے اوس سے فرمایا کہ اسکو لیجا اور محتاجون کو دے اوسنے کہا کہ یا حضرت مدینے مین مجھسے زیادہ تر کوئی محتاج نہین حضرت نے تبسم کیا پھر یہ حدیث فرمائی کفارہ غیر کو دینا چاہیے خود کھانا درست نہین ہو اسواسطے بعضے علمانے کہا ہی کہ یہ حدیث منسوخ ہی اور بعضون نے کہا کہ اوسی شخص کو یہ حکم خاص ہی اور بعضون نے کہا کہ حضرت نے اوسکی محتاجی دیکھکر اوسکو بطور قرض دیا تھا یعنی جب مقدور ہو تو کفارہ ادا کرنا چاہیے **ق** سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ اِذْهَبْ فَقَدْ مَلَّكْتُكَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ بخاری اور مسلم مین سہل بن سعد رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جا مینے تجکو اوس عورت کا مالک کر دیا قرآن یاد کرا دینے کے بدلے **ف** یعنی عورت کو قرآن یاد کروا دینا یہی اوسکا مہر ہی باقی قصہ مفصل ہو چکا **ق** عَائِشَةُ اِذْهَبُوْا بِخَمِيْصَتِيْ هٰذِهٖ اِلٰى اَبِيْ جَهْمٍ وَّأْتُوْنِيْ بِاَنْبِجَانِيَّةِ اَبِيْ جَهْمٍ فَاِنَّهَا اَلْهَتْنِيْ اٰنِفًا عَنْ صَلَاتِيْ بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ میری اس سیاہ بوٹی دھاری دار کو ابو جہم پاس لیجاؤ اور میرے پاس ابو جہم کی موٹی کملی لے آؤ اسواسطے کہ اوسنے مجکو ابھی نماز مین غافل کر دیا **ف** ابو جہم نے باریک سیاہ کملی چوکھنٹی جسکے دونو کنارون پر دھاریان تھین حضرت کو تحفہ بھیجی حضرت نے اوسکو اوڑھکے نماز پڑھی پھر نماز کے بعد حدیث فرمائی یعنی اسکی عمدگی اور نقش کاری نے خشوع اور خضوع مین خلل ڈالا اسواسطے حضرت نے اوسکو پھیر دیا اور اوسکے عوض موٹی کملی منگوائی تاکہ اونکی خاطر شکنی نہو معلوم ہوا کہ جو لباس کہ نماز مین خلل ڈالے اور دھیان بٹاوے اوسکا پہننا مکروہ ہی اور اسی طرح مسجد اور جانماز کی نقش کاری مکروہ ہی کہ بیقرر دھیان بٹتا ہی **ق** عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ اِذْهَبِيْ فَاَطْعِمِيْ هٰذَا عِيَالَكِ وَاعْلَمِيْ اَنَّا لَمْ نَرْزَاْ مِنْ مَّائِكِ زَادَ الْبُخَارِيُّ شَيْئًا وَّلٰكِنَّ اللّٰهَ اَسْقَانَا **قَالَهٗ** صَاحِبَةَ لَيْلَةِ التَّعْرِيْسِ لِذَاتِ الْمَزَادَتَيْنِ بخاری اور مسلم مین عمران بن حصین رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جا اور اس طعام کو اپنے گھر والون کو کھلا اور دریافت کر لے کہ ہمنے تیرا پانی کچھ بھی نہین کم کیا ولیکن خدا نے ہمکو پانی پلایا یہ حضرت نے لیلۃ التعریس کے پہر دن چڑھے دو پکھال والی عورت سے فرمایا **ف** حضرت کسی سفر مین تھے گرمی کی شدت ہوئی اور پیاس لوگون پر غالب ہوئی پانی کہین نتھا صحابہ نے یہ حال حضرت سے کہا حضرت نے دو شخص کو پانی تلاش کرنے کے واسطے بھیجا اونھون نے دیکھا کہ ایک عورت شتر سوار پانی کی دو پکھالین لادے چلی جاتی ہی اوسکو حضرت پاس لے آئے حضرت نے پکھال سے پانی لیکر لوگون کو پلانا شروع کیا یہان تک کہ لوگ آسودہ ہو گئے اور وے پکھالین اوسی طرح پانی سے لبریز تھین پھر حضرت نے فرمایا کہ اس عورت کو کچھ دو کسینے کھجور کسینے آٹا کسینے ستو اوسکو دیے تب حضرت نے اوس عورت سے یہ حدیث فرمائی **ه** اَلْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ اِرْجِعْ اِلٰى ثَوْبِكَ فَخُذْهُ وَلَا تَمْشُوْا عُرَاةً **قَالَهٗ** مسلم مین مسور بن مخرمہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا پلٹ جا اپنے کپڑے کی طرف سو اوسکو لے اور نہ چلا کرو ننگے یہ حضرت نے مسور سے فرمایا **ف** مسور سے روایت ہی کہ مین بھاری پتھر اوٹھائے لیے جاتا تھا میرا تہمد کھل پڑا مین اوسکو نہ باندھ سکا اور برہنہ اوسکو لیے گیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے ثابت ہوا کہ ستر عورت فرض ہی **ه** عُمَرُ اِرْجِعْ فَاَحْسِنْ وُضُوْءَكَ **قَالَهٗ** لِرَجُلٍ تَوَضَّاَ فَتَرَكَ مَوْضِعَ ظُفْرٍ عَلٰى قَدَمِهٖ فَرَجَعَ فَتَوَضَّاَ ثُمَّ صَلّٰى مسلم مین عمر فاروق رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ پلٹ جا سو اچھی طرح سے اپنا وضو کر یہ حضرت نے اوس مرد سے کہا جسنے وضو کیا اور ایک ناخن برابر اپنے قدم کو خشک چھوڑا پھر وہ شخص پلٹا سو اوسنے وضو کیا پھر نماز پڑھی **ف** معلوم ہوا کہ اعضاے وضو کی اندک خشکی بھی وضو کو باطل کرتی ہی **ق** اِبْنُ عَبَّاسٍ اِرْجِعْ فَحُجَّ مَعَ امْرَاَتِكَ **قَالَهٗ** لِرَجُلٍ قَالَ اِنِّيْ كُتِبْتُ وَهِيَ كُتِبْتُ فِيْ غَزْوَةِ كَذَا وَكَذَا وَامْرَاَتِيْ حَاجَّةٌ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عباس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ پلٹ جا

سنو اپنے سردار کے قول کو مقرر وہ غیرت دار ہی اور مین اوس سے زیادہ تر غیرت دار ہون اور خدا مجھسے بھی زیادہ تر غیرت دار ہی سردار تمہارا او سعد
بن عُبادہ ہی **ف** سعد بن عبادہ انصاریون کے سردار تھے اونھون نے حضرت سے کہا یا رسول اللہ اگر مین اپنی جورو کے پاس اجنبی مرد کو پاؤن تو اوسکو
چھوڑ دون جب تک چار گواہ تلاش کر لاؤن حضرت نے فرمایا کہ ہان یعنی زنا کا دعوی یا اوسی وقت ثابت ہوگا جب چار گواہ ہون سعد نے کہا یہ کیونکر ہو قسم کھاتا ہون
اوس ذات پاک کی جسنے تجکو دین حق پر بھیجا کہ اگر اوس حالت مین پاؤن تو تلوار ہی مارون تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی یہ قول غیرت کے سبب سے
ہی اور غیرت خدا اور رسول کو پسند ہی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بدکاری کے وقت قتل کرنے سے عند اللہ گناہ نہین لیکن اگر گواہ نہونگے تو امام قصاص لیگا
م وائل بن حُجر اِسْمَعُوا وَاَطِیْعُوا فَاِنَّمَا عَلَیْھِمْ مَا حُمِّلُوا وَعَلَیْکُمْ مَا حُمِّلْتُمْ **قالہ** لِسَلَمَةَ بْنِ
یَزِیْدَ الْجُعْفِیِّ مسلم مین وائل بن حجر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کہنا سنو اور اطاعت کرو اپنے بادشاہون کی اسواسطے کہ
اون پر فرض ہی جسکا بوجھ اونپر ہی اور تمپر فرض ہی جسکا تمپر بوجھ ہی یہ حضرت نے سلمہ بن یزید سے فرمایا **ف** سلمہ نے کہا کہ یا حضرت
اگر ہمارے ایسے سردار ہون کہ ہمسے اپنی اطاعت لیوین اور ہمارا حق نہ دیوین تو اوس وقت مین ہم کیا کرین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی
یعنی اگرچہ وے ظلم کرین تو بھی تمپر اطاعت واجب ہی اگر وے عدالت نہ کرینگے تو خدا اون سے سمجھ لیگا **ق** اُمُّ الْحُصَیْنِ اِسْمَعُوا وَ
اَطِیْعُوا وَاِنِ اسْتُعْمِلَ عَلَیْکُمْ عَبْدٌ حَبَشِیٌّ کَاَنَّ رَاْسَهٗ زَبِیْبَةٌ بخاری اور مسلم مین ام الحصین رض سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ کہنا مانو اور اطاعت کرو اگرچہ حبشی غلام تمپر سردار ہووے گویا کہ اوسکا سر سیاہ منقی ہی **ف** غلام حبشی کا خلیفہ اور
بادشاہ ہونا درست نہین تو اس حدیث مین ریاست جزئی مراد ہی یعنی اگر حبشی تمھدار یا جمعدار یا صوبہ دار ہو تو اوسکی بھی اطاعت ضرور ہی اگرچہ
بظاہر اور کم لیاقت ہو اسواسطے کہ اوسکی اطاعت درحقیقت خلیفہ کی اطاعت ہی جسنے اوسکو سردار بنایا **ق** عَائِشَةُ
اِشْتَرِیْھَا فَاَعْتِقِیْھَا فَاِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ اَعْتَقَ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تو اوس
لونڈی کو مول لے پھر اوسکو آزاد کر دے اسواسطے کہ آزاد لونڈی غلام کے مال کا وہی وارث ہوتا ہی جو آزاد کرے **ف** ایک لونڈی کو
حضرت عائشہ رض نے چاہا کہ مول لیوین اور آزاد کرین اوسکے مالکون نے کہا کہ ہم اس شرط پر بیچتے ہین کہ اسکی وراثت کا حق ہمکو ملے تب حضرت نے
یہ حدیث فرمائی یعنی میراث کا حق آزاد کرنے والے کو چاہیے اوسکے مالک ناحق شرط کرتے ہین **ق** اَبُوْ مُوْسٰی اِشْرَبَا مِنْهُ وَاَفْرِغَا
عَلٰی وُجُوْھِکُمَا وَنُحُوْرِکُمَا وَاَبْشِرَا یَعْنِیْ مِمَّا اجْتَمَعَ مِنْ وُضُوْئِهٖ بَعْدَمَا مَجَّ فِیْهِ **قالہ**
لِاَبِیْ مُوْسٰی وَبِلَالٍ بخاری اور مسلم مین ابو موسی رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم دونون اس پانی کو پیو اور اپنے مونہہ اور
سینون پر ڈالو اور خوش ہو یعنی اوس پیالے کا پانی جسمین حضرت نے ہاتھ دھوئے اور کلی ڈالی تھی حضرت نے ابو موسی اور بلال رض سے فرمایا **ف**
حضرت کے لعاب سے پانی متبرک ہو گیا ہی بقسمت ابو موسی اور بلال کی جنکے پیٹ مین گیا **خ** اَبُوْ مُوْسٰی اِشْفَعُوْا تُؤْجَرُوْا
بخاری مین ابو موسی رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ سفارش کیا کرو لوگون کی ثواب پاؤگے **ف** یعنی سعی سفارش سے اہل حاجت کا کام
نکال دینا ثواب کا موجب ہی **ق** اِبْنُ عُمَرَ وَابْنُ مَسْعُوْدٍ اِشْھَدُوْا اِشْھَدُوْا وَیُرْوٰی اَللّٰھُمَّ اشْھَدْ **قالہ**
عِنْدَ انْشِقَاقِ الْقَمَرِ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر اور عبد اللہ بن مسعود رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا لوگون سے کہ گواہ رہنا گواہ
رہنا اور دوسری روایت یون ہی کہ الہی تو گواہ رہیو یہ حضرت نے چاند کے پھٹنے کے وقت فرمایا **ف** عبد اللہ بن مسعود رض سے روایت ہی کہ ہم
منی مین تھے جبکہ چاند دو ٹکڑے ہو گیا ایک ٹکڑا اوس پہاڑ پر تھا اور دوسرا پہاڑ کے نیچے تب حضرت نے ہمسے فرمایا کہ دیکھو اور شاہد ہو اور

کے گھر مین ایک لڑکی کے منہ پر زردی دیکھی ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نظر کی تاثیر درست ہی اور قرآن اور اسمائے الٰہی سے جھاڑ پھونک کرنا جائز ہی لیکن جسمین شرک کا مضمون ہو یا اوسکے معنی غیر معلوم ہون تو ہرگز درست نہین ھ جابر استکثروا من النعال فان الرجل لا یزال راکبا ما انتعل مسلم مین جابر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جوتیان پہننے کی زیادہ تر عادت کرو اسواسطے کہ آدمی جب تک جوتا پہنے رہتا ہی سوار بنا رہتا ہی ف عرب مین دہات کے لوگون کو جوتا پہننے کی کم عادت تھی سو اسواسطے حضرت نے اونکو یہ تعلیم کی خصوصا اونکو جہاد اور سفر اکثر رہتا تھا تو اس سبب سے زیادہ تر حاجت تھی کہ جوتا پہنے آدمی سوار کی طرح چلنے پھرنے مین مضبوط ہو جاتا ہی

ق ابوھریرۃ استوصوا بالنساء فان المرأۃ خلقت من ضلع وان اعوج ما فی الضلع اعلاہ فان ذھبت تقیمہ کسرتہ وان ترکتہ لم یزل اعوج فاستوصوا بالنساء بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ میری وصیت قبول کرو عورتون کے مقدمے مین اسواسطے کہ عورت پیدا ہوئی ہی پسلی سے اور ہر پسلی مین زیادہ ترکجی اوپر کی طرف مین ہی سو اگر تو اوسکا سیدھا کرنا چاہیگا تو توڑ دیگا اور اگر اوسکو چھوڑ دیگا تو ہمیشہ کج بنی رہیگی سو میری نصیحت مانو عورتون کے مقدمے مین ف حضرت حوا حضرت آدم کی پسلی سے پیدا ہوئین تو عورت کی اصل پسلی ٹھہری اور پسلی کا بالکل سیدھا ہونا ممکن نہین تو عورت کا بھی بالکل آپ سے سیدھا ہونا اور اوسکی سب عادتین بدلنا محال ہی اسواسطے حضرت نے اونکے حق مین اپنی امت کو وصیت کی کہ ہر عاقل کو لازم ہی کہ عورت سے اپنا مطلب نکالے اور اوسکی بدمزاجی پر صبر کرے اور ٹال جایا کرے حکمت کی چال چلے نہ اوس سے بالکل غافل ہو جاوے کہ ناہموار بنی رہے نہ ہر بات مین مواخذہ کرے کہ زندگی تلخ ہو اور آخر کو طلاق کی نوبت پہونچے خلاصہ یہ کہ مقدمات خانہ داری مین عورت کی رعایت رکھے لیکن شرک اور کفر اور ترک فرائض مین اور کبیرہ گناہون مین اوسکی رعایت ہرگز نہ چاہیے ق ابوھریرۃ اسرعوا بالجنازۃ فان کانت صالحۃ قربتموھا الی الخیر وان کانت غیر ذلک کان شرا تضعونہ عن رقابکم بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جلد لیجایا کرو جنازے کو سو اسواسطے کہ اگر مردہ نیک ہی تو اوسکو تمنے بہتری سے نزدیک کر دیا یعنی قبر مین جا کر ثواب پاویگا اور اگر نیک نہین تو تمنے اپنی گردن سے شر کو اوتارا ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کفن اور دفن مین جلدی کرنا مستحب ہی ق الزبیر اسق یا زبیر ثم ارسل الماء الی جارک بخاری اور مسلم مین زبیر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای زبیر تو اپنے کھیت کو سینچ لے پھر چھوڑ دے پانی کو اپنے ہمسائے کی طرف ف خلاصہ یہ کہ جسکا کھیت پانی کے قریب ہو وہ پہلے اپنا کھیت سینچے اوسکے بعد جو اوسکے پاس ہو وہ سینچے

ھ ابوھریرۃ اسکن حراء فما علیک الا نبی او صدیق او شھید وعلیہ النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم وابوبکر وعمر وعثمان وطلحۃ والزبیر وسعد بن ابی وقاص وفی روایۃ وعلیہ ابوبکر وعمر وعثمان وعلی وطلحۃ والزبیر مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ٹھہر جا ای حرا سو تجھپر سوائے نبی اور صدیق اور شہید کے کوئی نہین اور اوس پہاڑ یعنی حرا پر حضرت تھے اور ابوبکر اور عمر اور عثمان اور طلحہ اور زبیر اور سعد بن ابی وقاص رض تھے اور دوسری روایت یون ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تھم جا اور اوسپر ابوبکر اور عمر اور عثمان اور علی اور طلحہ اور زبیر رض تھے ف ابوبکر کا صدیق ہونا عالم پر ظاہر ہی باقی بزرگوار شہیدون مین سوائے سعد بن ابی وقاص کے کہ وے اسہال کی بیماری سے مرے تو وے بھی شہیدون مین داخل ہین چنانچہ اور حدیث مین آیا ہی کہ جو اسہال سے مرے وہ بھی شہید ہی ھ ابوھریرۃ اسمعوا الی ما یقول سیدکم انہ لغیور وانا اغیر منہ واللہ اغیر منی یعنی بسیدکم سعد بن عبادۃ مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ

مروان بن حکم سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مجھکو صلاح دو اے لوگو بھلا تم یہ چاہتے ہو کہ مین اونکے اہل و عیال کی طرف جھکون یعنی اون لوگون
کے لڑکے بالون کو گرفتار کرون جو کہ ہمکو خانہ خدا سے روکتے ہین پھر اگر وے ہم سے لڑنے آوینگے تو حق تعالی نے مشرکین کی جماعت کو توڑ دیا اور نہین
ہم اونکو مفلس کر کے چھوڑ دینگے یعنی دونون صورت مین اونکا نقصان ہے **ف** حضرت جنگ حدیبیہ مین پندرہ سو آدمی سے احرام باندھ
کے عمرہ کرنے چلا اور جاسوس خبر کے واسطے بھیجے جاسوسون نے حضرت کو خبر دی کہ کفار قریش نے بڑا جماؤ کیا ہے حضرت سے لڑینگے اور حضرت کو
خانہ خدا مین عمرہ کرنے نہ جانے دینگے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور صحابہ سے مشورہ پوچھا ابو بکر صدیق نے کہا کہ یا رسول اللہ آپ تو بیت اللہ کا قصد کر
نکلے ہین لڑنے کا حضرت کو قصد نہ تھا سو آپ بیت اللہ کی طرف چلیے اگر کفار ہمکو روکینگے تو ہم اونکو مارینگے حضرت نے فرمایا تو بسم اللہ چلو چنانچہ
کافرون نے حضرت کو روکا حضرت اون سے صلح کر کے پلٹ آئے دوسرے سال عمرہ قضا کیا **ھ** اَنَس اِصْنَعُوا کُلَّ شَیْءٍ اِلَّا النِّکَاحَ یعنی
بِالْحَائِضِ مسلم مین انس سے روایت ہے کہ حضرت نے حیض والی عورت کے حق مین فرمایا کہ صحبت کے سوا سب کچھ کرو **ف** یعنی حیض کی حالت مین
صحبت حرام ہے بوسہ اور مساس درست ہے **ق** اَنَس اِعْتَدِلُوا فِی السُّجُوْدِ وَلَا یَبْسُطْنَ اَحَدُکُمْ ذِرَاعَیْہِ اِنْبِسَاطَ
الْکَلْبِ بخاری اور مسلم مین انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ درست اور ٹھیک ہو جایا کرو اپنے سجدون مین اور تم مین سے کوئی اپنے دونون ہاتھون
کو نہ بچھایا کرے کتے کی طرح **ف** سجدہ مین کہنیون کو زمین سے اور پیٹ کو رانون سے ملانا مکروہ ہے علیحدہ رکھے **ق** اَبُو ھُرَیْرَۃَ
اَعْتِقِیْھَا فَاِنَّھَا مِنْ وُلْدِ اِسْمٰعِیْلَ **قَالَہٗ** لِعَائِشَۃَ فِیْ سَبِیَّۃٍ مِّنْ بَنِیْ تَمِیْمٍ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اے عائشہ اوس لونڈی کو آزاد کر دے اسواسطے کہ وہ حضرت اسمعیل کی اولاد سے ہے حضرت نے قوم بنی تمیم کی قیدی عورت
کے حق مین فرمایا **س** عَوْفُ بْنُ مَالِکٍ الْاَشْجَعِیُّ اُعْدُدْ سِتًّا بَیْنَ یَدَیِ السَّاعَۃِ مَوْتِیْ ثُمَّ فَتْحُ
بَیْتِ الْمَقْدِسِ ثُمَّ مُوْتَانٌ یَّاْخُذُ فِیْکُمْ کَقُعَاصِ الْغَنَمِ ثُمَّ اسْتِفَاضَۃُ الْمَالِ حَتّٰی یُعْطَی الرَّجُلُ مِائَۃَ دِیْنَارٍ
فَیَظَلُّ سَاخِطًا ثُمَّ فِتْنَۃٌ لَّا یَبْقٰی بَیْتٌ مِّنَ الْعَرَبِ اِلَّا دَخَلَتْہُ ثُمَّ ھُدْنَۃٌ تَکُوْنُ بَیْنَکُمْ وَبَیْنَ
بَنِی الْاَصْفَرِ فَیَغْدِرُوْنَ فَیَاْتُوْنَکُمْ تَحْتَ ثَمَانِیْنَ غَایَۃً تَحْتَ کُلِّ غَایَۃٍ اِثْنَا عَشَرَ اَلْفًا بخاری مین عوف بن مالک سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا گن رکھ چھ چیزون کو قیامت سے پہلے اول تو میری موت پھر بیت المقدس کا فتح ہونا پھر تم مین مری کا پڑنا جیسے
بھیڑ بکری مین مری پڑتی ہے پھر مال کی ریل پیل ہونی یہان تک کہ ایک مرد کو سو اشرفیان دی جاوینگی پھر بھی وہ ناخوش رہیگا یعنی کم سمجھکر
پھر فساد ہوگا کہ عرب کا کوئی گھر نہ رہیگا جسمین وہ داخل نہو گا پھر تمہارے اور روم والون کے درمیان صلح کا ہونا سو وے دغا کرینگے تو وے تمسے لڑنے
آوینگے اسی علم کے نیچے ہر علم کے نیچے بارہ ہزار آدمی ہوگا یعنی نو لاکھ ساٹھہ ہزار ۹۶۰۰۰۰ کا لشکر ہوگا **ف** عمر فاروق کی خلافت مین بیت المقدس
فتح ہوا اور وبا شام مین پڑی کہ ستر ہزار آدمی تین دن مین مر گئے اور مال کی کثرت حضرت عثمان کی خلافت مین ہوئی اور زیادہ تر امام مہدی
کے وقت مین ہوگی اور عرب مین فساد حضرت عثمان کی شہادت سے شروع ہوا اور رومیون سے یعنی نصاری سے صلح اور جنگ قیامت کے قریب ہوگی
یہ حدیث معجزہ ہے کہ جیسا حضرت نے فرمایا تھا ویسا ہی ہوا **ق** اَلنُّعْمَانُ بْنُ بَشِیْرٍ اِعْدِلُوْا فِیْ اَوْلَادِکُمْ وَسَوُّوْا
بَیْنَ اَبْنَائِکُمْ بخاری اور مسلم مین نعمان بن بشیر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ برابری کیا کرو اپنی اولاد مین اور [illegible]
یون ہے کہ برابری کرو اپنے لڑکون مین **ف** یعنی برابر سب کو دیا کرو بعضون کو زیادہ اور بعضون کو کم دینا شفقت پدری کی شان نہین ہے
ھ عَوْفُ بْنُ مَالِکٍ الْاَشْجَعِیُّ اِعْرِضُوْا عَلَیَّ رُقَاکُمْ لَا بَاْسَ بِالرُّقٰی مَا لَمْ یَکُنْ فِیْہِ شِرْکٌ مسلم مین عوف

بخاری میں انس رضی سے روایت ہی کہ کفار مکہ نے حضرت سے معجزہ مانگا تو حضرت نے اونکو شق قمر دکھلایا قاضی عیاض کی شفا میں ابن مسعود رضی سے
روایت ہی کہ کفار قریش نے کہا کہ ہم پر محمد نے جادو کیا جو ہمکو چاند دو ٹکڑے دکھلائی دیتا ہی ایک شخص نے کہا کہ اگر تمکو سحر کیا ہی تو سارے جہان کو
تو نہیں سحر کیا ہوگا پھر ہر طرف کے مسافروں سے دریافت کیا سب نے گواہی دی اور ابوجہل نے ہر طرف آدمی تحقیق کے واسطے بھیجے سو ہر طرف سے
یہی ثابت ہوا تو قریش نے کہا یہ سحر مستمر ہی شق قمر کی حدیث نہایت مشہور ہی بہت اصحاب سے اسکی روایت ثابت ہی چنانچہ عبد اللہ بن مسعود سے
اور عبد اللہ بن عمر اور علی مرتضی اور حذیفہ اور عبد اللہ بن عباس اور انس اور جبیر بن مطعم وغیرہ سے حدیث کی کتابوں میں بکثرت روایت ہی
اور قرآن میں بھی اسکی خبر ہی چنانچہ سورۂ قمر میں حق تعالی نے فرمایا اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ ۝ وَاِنْ يَّرَوْا اٰيَةً يُّعْرِضُوْا
وَيَقُوْلُوْا سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌّ ۝ یعنی پاس آ لگی قیامت اور دو ٹکڑے ہوگیا چاند اور اگر دیکھیں کفار مکہ معجزہ تو ٹال جاویں اور کہیں یہ
دائمی جادو ہی حق تعالی نے شق القمر کی خبر بلفظ ماضی دی یعنی یہ امر ہو چکا اگر آیندہ حال کی خبر ہوتی تو کفار اسکو جادو نکہتے چنانچہ جمہور مفسرین کا
اسپر اتفاق ہی بعضے جاہل بے دین اور نصاری اعتراض کرتے ہیں کہ اگر شق القمر ہوا ہوتا تو اکثر اہل زمین پر مخفی نرہتا اسواسطے کہ آسمانی حال سبکے
پیش نظر ہو جاتا ہی اور نقل عجائبات انسان کی جبلی چیز ہی اوسکا جواب یہ ہی کہ اہل زمین سے یہ بھی منقول نہیں کہ اوس رات کو سب لوگ تامل سے دیکھتے رہے
اور کسی نے نہ دیکھا اور اگر یہ امر منقول بھی ہوتا تو بھی معتبر نہوتا اسواسطے کہ تمام زمین پر قمر کا حال یکسان نہیں بعضے ملک میں قبل طلوع ہوتا ہی اور بعضے
ملک میں گھڑی کے بعد اسواسطے کہ سطح زمین برابر نہیں بلکہ کری شکل ہی یعنی گول صورت ہی سب روئے زمین پر ایک وقت میں طلوع غروب کیونکر ہوسکے
اور یہ بھی ہوتا ہی کہ بعضے وقت بعضے ملک میں ابر اور پہاڑ حائل ہو جاتا ہی انہیں وجوہ سے کسوف اور خسوف مختلف محسوس ہوتے ہیں کسی ملک میں تمام
کسوف جزئی معلوم ہوتا ہی کسی ملک میں کلی اور کہیں مطلق نہیں پھر جب قمر اور اہل زمین کا یہ حال ہوا تو اگر اونپر شق القمر مخفی رہا ہو تو کچھ تعجب نہیں
حالانکہ کسوف اور خسوف مقرری چیزیں ہیں اور اہل ہیئت اور اہل نجوم کے نزدیک اونکے وقت ٹھہرے ہوئے ہیں بخلاف شق القمر کے کہ اوسکا وقت
کوئی مہینے سے معین نتھا جسکے لوگ منتظر رہتے اور دیکھا کرتے اور چونکہ شق القمر خارق عادات اور نرالا امر تھا کہ نہ کبھی کسی نے دیکھا نہ سنا اگر اوس رات کو
کسی ملک میں کسی شخص نے اتفاقا دیکھا بھی ہوگا تو اپنی غلط الحس اور خیال بصری سمجھکر اوسکے کہنے اور لکھنے کو نامناسب سمجھا ہوگا علاوہ اسکے شق القمر
رات کو واقع ہوا تھا اور تھوڑی دیر رہا تھا اور رات سونے اور آرام کا وقت ہی اکثر لوگ مکانوں کے اندر رہتے ہیں ایسے وقت میں آسمانی حال قلیل المکث سے
غافل رہنا کچھ بعید نہیں اور اکثر یہ ہوتا ہی کہ معتمد لوگ عجائب آسمانی امور بعضے وقت دیکھتے ہیں جیسے ظہور انوار اور شہاب ثاقب وغیرہ کائنات الجو اور
حالانکہ اکثر عالم اونسے غافل رہتے ہیں غرض کہ شق القمر ہمارے حضرت کا معجزہ عظیم الشان ہی قرآن اور حدیث وار لوگوں کی روایت سے جو اوس وقت میں
حاضر تھے اور بچشم خود دیکھ چکے تھے بتواتر ثابت ہی عاقل کو ہرگز محل شک اور تردد نہیں بعضے خام حکیم کہتے ہیں کہ چاند کا دو ٹکڑے ہونا ہماری عقل میں
نہیں آتا اوسکا جواب یہ ہی کہ تم کیا اور تمہاری عقل کیا مصرع آیا تو چہ مرغی کہ دامت پر و بال ست :: تمام انبیا کے معجزات کا یہی حال ہی کہ عقل انسان
سے باہر ہیں عصا کا اژدہا ہو جانا مردے کا زندہ ہونا پہاڑ سے اونٹنی کا نکلنا کب تمہاری عقل خام میں آتا ہی جو شق القمر میں متردد ہو بلکہ حقیقت میں
معجزہ اوسیکا نام ہی جہاں عقل حیران ہی مولانا رفیع الدین دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے شق القمر اور دفع شبہات منکرین میں عجیب رسالہ لکھا ہی جسکو
اس سے زیادہ تحقیق کا شوق ہو وہ اوسکو تلاش کرکے دیکھے عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ وَمَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ اَشِيْرُوْا اَيُّهَا النَّاسُ
عَلَيَّ اَتَرَوْنَ اَنْ اَمِيْلَ اِلٰى عِيَالِهِمْ وَذَرَارِيِّ هٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّصُدُّوْنَا عَنِ الْبَيْتِ فَاِنْ
يَّاْتُوْنَا كَانَ اللّٰهُ قَدْ قَطَعَ عُنُقًا مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ وَاِلَّا تَرَكْنَاهُمْ مَحْرُوْبِيْنَ بخاری میں مسور بن مخرمہ رضی سے اور

یا رسول اللہ یہ غلام آزاد ہی رضائے الٰہی کے واسطے تو حضرت نے فرمایا کہ اگر تو آزاد نہ کرتا تو سعر کرتی تجکو دوزخ کی آگ جلاتی **ف** ابو مسعود سے
روایت ہی کہ مین اپنے غلام کو کوڑے مارتا تھا سنے اپنے پیچھے سے آواز سنی کہ کوئی کہتا ہی اے ابو مسعود دریافت کر مین غصہ کے سبب سے
خیال نکیا پھر حضرت نے قریب آکے فرمایا کہ اے ابو مسعود دریافت کر تو کیا دیکھتا ہوں کہ حضرت ہین مینے اپنے ہاتھ سے کوڑا ڈال دیا تب حضرت
یہ حدیث فرمائی یعنی تو بھی خدا کا گنہگار غلام ہی اور خدا کو عذاب کرنے کی تجپر زیادہ قدرت ہی اس حدیث مین ارشاد ہی کہ لونڈی غلام کو حد سے
زیادہ نہ مارے کہ اوسکا انجام دوزخ ہی **ق** ابو ہریرۃ اِعْلَمُوْا اَنَّ الْاَرْضَ لِلّٰہِ وَلِرَسُوْلِہٖ وَاِنِّیْ اُرِیْدُ اَنْ اُجْلِیَکُمْ
فَمَنْ وَجَدَ مِنْکُمْ بِمَالِہٖ شَیْئًا فَلْیَبِعْہُ وَاِلَّا فَاعْلَمُوْا اَنَّمَا الْاَرْضُ لِلّٰہِ وَلِرَسُوْلِہٖ **قالہ** لِلْیَھُوْدِ
بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے یہود سے فرمایا کہ جان لو کہ تمھاری زمین اللہ اور اوسکے رسول کی ہی اور مین چاہتا ہون کہ تمکو
وطن سے نکالون سو جو شخص کہ تم لوگون مین سے اپنا مال پاوے سو چاہیے کہ بیچ ڈالے اور نہین تو جان رکھو کہ زمین تو خدا اور اوسکے رسول کی ہی
ف یہود بنی نضیر مدینے کے قریب رہتے تھے اونھون نے حضرت سے دغا کا ارادہ کیا حضرت نے اونکو چند روز تک گھیرا پھر یہ حدیث فرمائی
یعنی اونھون کا اسباب اوٹھا لیجاؤ زمین اور باغات کے تم مالک نہین رہے چنانچہ وے لوگ شام کے ملک مین نکل گئے اور اونکے مکانات اور باغات
حضرت کے تصرف مین آئے **ھ** ابن عباس اِعْمَلُوْا فَاِنَّکُمْ عَلٰی عَمَلٍ صَالِحٍ لَوْلَا اَنْ تُغْلَبُوْا لَنَزَلْتُ حَتّٰی اَضَعَ الْحَبْلَ
عَلٰی ھٰذِہٖ یعنی عاتقہ بخاری مین عبداللہ بن عباس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیے جاؤ اسواسطے کہ تم نیک عمل پر ہو
اگر تمھارے مغلوب ہونے کا ڈر نہوتا تو مین بھی اوترتا یہان تک کہ رسی کو اپنے کندھے پر رکھتا **ف** حضرت عباس زمزم کی سبیل پر
حاجیون کو پانی پلاتے تھے حضرت نے اسکی تعریف کی اور فرمایا کہ پانی نکالنے مین مین بھی تمھارا شریک ہوتا لیکن مجکو یہ ڈر ہی کہ اگر مین کام
کرونگا تو مجکو دیکھکر سب لوگ اسپر ہجوم کرینگے پھر تمکو پانی پلانا مشکل پڑیگا **ھ** سَعْدُ بْنُ اَبِیْ وَقَّاصٍ اِعْمَلُوْا فَکُلٌّ مُیَسَّرٌ
لِمَا خُلِقَ لَہٗ مسلم مین سعد بن ابی وقاص سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا عمل کیے جاؤ کہ ہر ایک شخص پر وہی آسان معلوم ہوگا جسکے
واسطے وہ پیدا ہوا **ف** اصحاب نے کہا کہ یا حضرت جب ہر چیز مقدر ٹھہری تو عمل اور عبادت کیا ضرور تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی عمل کو
تقدیر کے مخالف نہ سمجھو بلکہ تمھارا یہ نیک عمل بھی اثر ہی تقدیر کا **خ** اَنَسٌ اَعِیْدُوْا سَمْنَکُمْ فِیْ سِقَائِہٖ وَتَمْرَکُمْ فِیْ وِعَائِہٖ
فَاِنِّیْ صَائِمٌ **قالہ** حِیْنَ دَخَلَ عَلٰی اُمِّ سُلَیْمٍ فَاَتَتْہُ بِسَمْنٍ وَّتَمْرٍ بخاری مین انس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
کہ پھیر ڈال دو اپنے گھی کو اوسکے برتن مین اور خرما کو اوسکے برتن مین اسواسطے کہ مین روزہ دار ہون یہ حضرت نے فرمایا اوس وقت جب ام سلیم کے
گھر مین گئے تو وے حضرت کے آگے خرما اور گھی لائین **ف** معلوم ہوا کہ نفل روزہ دار کو دعوت مین روزہ افطار کرنا ضرور نہین لیکن اگر
افطار کرے تو درست ہی پر اوسکی قضا لازم ہی **ق** جابر اِغْتَسِلِیْ وَاسْتَثْفِرِیْ بِثَوْبٍ وَّاَحْرِمِیْ **قالہ**
لِاَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَیْسٍ حِیْنَ وَلَدَتْ مُحَمَّدَ بْنَ اَبِیْ بَکْرٍ فِیْ حَجَّۃِ الْوَدَاعِ بِذِی الْحُلَیْفَۃِ بخاری اور مسلم
مین جابر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ غسل کرلو کپڑے کا لنگوٹ باندھو اور احرام کرو یہ حضرت نے اسماء بنت عمیس سے فرمایا جب کہ
محمد بن ابی بکر کو جنی حجۃ الوداع مین ذو الحلیفہ کی منزل پر **ف** معلوم ہوا کہ نفاس اور حیض مین احرام باندھنا درست ہی اور
وقوف عرفہ بھی جائز ہی لیکن بیت اللہ کا طواف بدون پاک ہوئے جائز نہین **ھ** بُرَیْدَۃُ بْنُ الْحُصَیْبِ اُغْزُوْا بِاسْمِ اللّٰہِ
فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ قَاتِلُوْا مَنْ کَفَرَ بِاللّٰہِ اُغْزُوْا فَلَا تَغُلُّوْا وَلَا تَغْدِرُوْا وَلَا تُمَثِّلُوْا وَلَا تَقْتُلُوْا

بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تم اپنے منتر میرے آگے ظاہر کرو کچھ ڈر نہیں ہے منتروں میں جب تک کہ اونمیں شرک کا مضمون نہو
ف مالک نے کہا ہمنے حضرت سے عرض کی کہ ہم زمانہ کفر میں جھاڑ پھونک کیا کرتے تھے اب کیا حکم ہوتا ہے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا
کہ ہندی منتر اکثر حرام ہیں بلکہ صاف کفر ہیں کہ اونمیں شرک کا مضمون ہوتا ہے جیسے کلوا بیر اور لونا چماری اور بانسکھہ دیو اور جنوں ان کی دہائی
ہوتی ہے اور اسی طرح وے منتر بھی حرام ہیں جنکے معانی نہ معلوم ہوں کہ شاید اونمیں بھی شرک ہو ق زَيْدُ بْنُ خَالِدٍ اِعْرِفْ
عِفَاصَهَا وَوِكَاءَهَا ثُمَّ عَرِّفْهَا سَنَةً فَاِنْ لَمْ تُعْرَفْ فَاسْتَنْفِقْهَا وَلْتَكُنْ وَدِيعَةً عِنْدَكَ فَاِنْ جَاءَ
طَالِبُهَا يَوْمًا مِنَ الدَّهْرِ فَاَدِّهَا اِلَيْهِ يَعْنِي لُقَطَةَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ بخاری اور مسلم میں زید بن خالد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
کہ حضرت نے افتادہ سونے اور چاندی کے مقدمے میں فرمایا کہ اوسکی تھیلی اور باندھنے کے تاگے کو مشہور کر پھر اوسکو ایک برس شہرت دے سو اگر
کوئی اوسکو نہ پہچانے تو اپنے خرچ میں لا اور چاہیے کہ وہ مال تیرے پاس امانت کے طور پر رہے سو اگر عمر بھر میں کبھی کسی دن اوسکا مالک طلب کرتا
آوے تو اوسکو دے ف یعنی جو شخص روپیہ یا اشرفی پاوے تو اوسکی تھیلی اور تاگے کو پہچان رکھے اگر مالک ملے تو اوسکو حوالے کرے
اور نہیں تو سال بھر کے بعد اپنے خرچ میں لاوے لیکن اوسکو قرض جانے جب مالک مانگے تو دیوے ھ اَبُو بَرْزَةَ الْاَسْلَمِيُّ اِعْزِلِ الْاَذٰى
عَنْ طَرِيقِ الْمُسْلِمِينَ قَالَهُ حِينَ قَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ عَلِّمْنِي شَيْئًا اَنْتَفِعُ بِهِ مسلم میں ابو برزہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ تکلیف دینے والی چیز کو مسلمانوں کی راہ سے ہٹا دیا کر حضرت نے ابو برزہ سے فرمایا جب کہ اونسے کہا کہ یا حضرت مجکو کچھ ایسا بتلائیے جس سے
مجکو فائدہ ہو ف یعنی کانٹا اور پتھر اور نجاست راہ سے دور کر دیا کر تاکہ مسلمانوں کو آرام ہو تجکو ثواب ہوگا معلوم ہوا کہ نفع رسانی
مسلمین نجات کا عمدہ وسیلہ ہے ھ جَابِرٌ اِعْزِلْ عَنْهَا اِنْ شِئْتَ فَاِنَّهُ سَيَاْتِيهَا مَا قُدِّرَ لَهَا مسلم میں جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
حضرت نے فرمایا کہ اگر تیرا جی چاہے تو انزال کے وقت اپنی لونڈی سے علیحدہ ہو جایا کر سو بات تو یہ ہے کہ جو اوسکے مقدر میں ہے سو ہونا ہے یعنی اگر اوس سے
اولاد ہونی ہے تو ضرور ہوگی یہ تدبیر کچھ کام نہ آویگی ف ایک شخص نے عرض کی کہ میرے پاس ایک لونڈی ہے میں نہیں چاہتا کہ اوس سے
اولاد ہو اگر اجازت ہو تو انزال کے وقت اوس سے علیحدہ ہو جایا کروں تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی بعد اوسکے وہ شخص پھر آیا اور اوسنے کہا کہ
یا حضرت اوسکو تو حمل رہ گیا حضرت نے فرمایا میں نے تو یہ پہلے ہی کہہ دیا تھا خ جُبَيْرُ بْنُ مُطْعِمٍ اَعْطُونِي رِدَائِي فَلَوْ كَانَ لِي عَدَدُ
هٰذِهِ الْعِضَاهِ نَعَمًا لَقَسَمْتُهُ بَيْنَكُمْ ثُمَّ لَا تَجِدُونِي بَخِيلًا وَلَا كَذَّابًا وَلَا جَبَانًا قَالَهُ مَقْفَلَهُ
مِنْ حُنَيْنٍ بخاری میں جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا مجکو میری چادر دو سو اگر میرے پاس اس جنگل کے درختوں کے شمار برابر
اونٹ ہوتے تو سب میں تمکو بانٹ دیتا پھر تم مجکو بخیل اور جھوٹھا اور نامرد نہ پاتے حضرت نے حنین سے پلٹتے فرمایا ف حنین کی لڑائی میں
ہزاروں اونٹ اور گھوڑے اور بھیڑ بکریاں حضرت کو ملیں حضرت نے سب تقسیم کر دیں جب حضرت وہاں سے پلٹے تو راہ میں گنوار لوگ حضرت کو لپٹے اور
مانگنے لگے یہاں تک کہ حضرت کی چادر اوتار لی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے کمال سخاوت اور نہایت حلم حضرت کا ثابت ہوا کہ
سوا نبی کے بشر سے ممکن نہیں ھ عُقْبَةُ بْنُ عَمْرٍو الْاَنْصَارِيُّ اِعْلَمْ اَبَا مَسْعُودٍ اِعْلَمْ اَبَا مَسْعُودٍ اِعْلَمْ
اَبَا مَسْعُودٍ اِنَّ اللّٰهَ اَقْدَرُ عَلَيْكَ مِنْكَ عَلٰى هٰذَا الْغُلَامِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هُوَ حُرٌّ لِوَجْهِ اللّٰهِ فَقَالَ
لَوْ لَمْ تَفْعَلْ لَلَفَحَتْكَ النَّارُ اَوْ لَمَسَّتْكَ النَّارُ مسلم میں عقبہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے مجھسے فرمایا کہ اے ابو مسعود
دریافت کر اے ابو مسعود دریافت کر اے ابو مسعود دریافت کر کہ جتنا تو اپنے اس غلام پر قادر ہے اوس سے زیادہ تجھ پر خدا قادر ہے تب مینے کہا

ذٰلِكَ وَاجْعَلْنَ فِي الْاٰخِرَةِ كَافُوْرًا اَوْ شَيْئًا مِّنْ كَافُوْرٍ فَاِذَا فَرَغْتُنَّ فَاٰذِنَّنِيْ بخاری اور مسلم میں ام عطیہ سے جسکا نسیبہ بنت کعب نام ہی روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اسکو غسل دو تین بار یا پانچ بار یا اس سے بھی زیادہ اگر تم اسکو بہتر دیکھو اور اخیر غسل مین کافور ڈالو یا حضرت نے یون فرمایا کہ تھوڑا سا کافور ڈالو پھر جب تم غسل دینے سے فراغت پاؤ تو مجکو خبر کرو **ف** حضرت کی بیٹی کا انتقال ہوا تھا عورتین اونکو غسل دیتی تھین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ غسل تین بار پر موقوف نہین جہان تک کہ طہارت اور صفائی حاصل ہو غسل دینا درست ہی اور اخیر غسل مین کافور ڈالنا سنت ہی **ق** اِبْنُ عَبَّاسٍ اِغْسِلُوْهُ بِمَاءٍ وَّسِدْرٍ وَكَفِّنُوْهُ فِيْ ثَوْبَيْنِ وَلَا تُحَنِّطُوْهُ وَلَا تُخَمِّرُوْا رَأْسَهٗ فَاِنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مُلَبِّيًا بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عباس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ غسل دو اوسکو پانی اور بیر کے پتون سے اور اوسکو دو کپڑون مین کفن دو اور اوسکے خوشبو نہ لگاؤ اور اوسکے سر کو نہ ڈھانکو اسواسطے کہ خدا اوسکو قیامت مین اوٹھاویگا لبیک لبیک پکارتے ہوئے **ف** ایک مرد حضرت کے ساتھ حج مین تھا احرام باندھے مرگیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی امام شافعی کے نزدیک محرم گر مرجاوے تو اوسکے خوشبو لگانا اور اوسکا سر چھپانا درست نہین اور یہی حدیث اونکی دلیل ہی لیکن امام اعظم اور امام مالک کے نزدیک محرم اور غیر محرم سب برابر ہین **خ** اِبْنُ عَبَّاسٍ اِقْبَلِ الْحَدِيْقَةَ وَطَلِّقْهَا تَطْلِيْقَةً **قَالَهٗ** لِثَابِتِ بْنِ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ بخاری مین عبد اللہ بن عباس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا قبول کرلے باغ کو اور اوسکو چھوڑ دے طلاق دیکر یہ حضرت نے ثابت بن قیس بن شماس سے فرمایا **ف** ثابت بن قیس کی جورو نے کہا کہ حضرت مین ثابت کی دینداری اور خوش خلقی کی بدگوئی نہین کرتی لیکن مین اسلام مین خاوند کو تکلیف دینا برا جانتی ہون یعنی میرا اور اوسکے موافقت نہین ہوسکتی حضرت نے فرمایا کہ جو باغ اوسنے تیرے مہر مین دیا ہی اوسکو پھیر دیگی اوسنے کہا ہان تب حضرت نے ثابت بن قیس سے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خلع درست ہی یعنی عورت سے طلاق دینے کے عوض مین مال لینا **م** اِبْنُ عُمَرَ اُقْتُلُوا الْحَيَّاتِ وَالْكِلَابَ وَاقْتُلُوْا ذَا الطُّفْيَتَيْنِ وَالْاَبْتَرَ فَاِنَّهُمَا يَلْتَمِسَانِ الْبَصَرَ وَيَسْتَسْقِطَانِ الْحَبَالٰى مسلم مین عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مار ڈالو سانپون کو اور کتون کو اور مار ڈالو دو لکیر والے سانپ کو اور دم بریدہ سانپ کو کہ یہ دونون آنکھ پھوڑ ڈالتے ہین اور حاملہ عورتون کے پیٹ گرا دیتے ہین **ف** یعنی اون دونون سانپون مین یہ خاصیت ہی کہ جب اونکی آنکھ آدمی کی آنکھ پر پڑے اور مقابل ہو تو آنکھ کی روشنی جاتی رہے اور حمل ساقط ہوجاوے تو ایسے موذی کو مارنا چاہیے **ق** اِبْنُ مَسْعُوْدٍ اِقْرَأْ عَلَيَّ الْقُرْاٰنَ **قَالَهٗ** لَهٗ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَقْرَأُ عَلَيْكَ وَعَلَيْكَ اُنْزِلَ قَالَ اِنِّيْ اُحِبُّ اَنْ اَسْمَعَهٗ مِنْ غَيْرِيْ فَقَرَأْتُ النِّسَاءَ حَتّٰى اِذَا بَلَغْتُ فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ بِشَهِيْدٍ وَّجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰؤُلَاءِ شَهِيْدًا رَفَعْتُ رَأْسِيْ اَوْ غَمَزَنِيْ رَجُلٌ اِلٰى جَنْبِيْ فَرَفَعْتُ رَأْسِيْ فَرَاَيْتُ دُمُوْعَهٗ تَسِيْلُ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن مسعود رض سے روایت ہی کہ حضرت نے مجھسے فرمایا کہ میرے آگے قرآن پڑھ مینے کہا کہ یا رسول اللہ مین آپکے آگے قرآن پڑھون اور حال انکہ قرآن آپ پر اوترا ہی حضرت نے فرمایا کہ مجکو یہ بھلا معلوم ہوتا ہی کہ قرآن کو غیر آدمی سے سنون تو مینے سورہ نسا پڑھا یہان تک کہ مین جب اس آیت پر پونہچا کہ کیا حال ہوگا اوس وقت جبکہ ہم ہر امت کے گواہ یعنی پیغمبر کو لاوینگے اور تجکو اس امت پر گواہ لاوینگے تو مینے اپنا سر اوٹھایا یا یون کہا کہ ایک مرد نے میرے پہلو مین ہاتھ لگایا تو مینے سر اوٹھایا سو مینے دیکھا کہ حضرت کے آنسو جاری ہین **ف** حضرت اس آیت سے قیامت کی شدت یاد کرکے روئے اور مزید شفقت سے اپنی امت پر روئے کہ انکے افعال کا مین کیا بیان کرونگا اس حدیث سے معلوم ہوا

ولیدا واذا لقیت عدوک من المشرکین فادعهم الی ثلث خصال او خلال فایتهن
ما اجابوک فاقبل منهم وکف عنهم ثم ادعهم الی الاسلام فان اجابوک فاقبل منهم وکف
عنهم ثم ادعهم الی التحول من دارهم الی دار المهاجرین واخبرهم انهم ان فعلوا ذلک فلهم
ما للمهاجرین وعلیهم ما علی المهاجرین فان ابوا ان یتحولوا منها فاخبرهم انهم یکونون کاعراب
المسلمین یجری علیهم حکم الله الذی یجری علی المؤمنین ولا یکون لهم فی الغنیمة والفیء
شیء الا ان یجاهدوا مع المسلمین فان هم ابوا فسلهم الجزیة فان هم اجابوک فاقبل منهم وکف
عنهم فان هم ابوا فاستعن بالله وقاتلهم واذا حاصرت اهل حصن فارادوک ان تجعل لهم ذمة
الله وذمة نبیه فلا تجعل لهم ذمة الله وذمة نبیه ولکن اجعل لهم ذمتک وذمة اصحابک
فانکم ان تخفروا ذممکم وذمة اصحابکم اهون من ان تخفروا ذمة الله وذمة رسوله واذا
حاصرت اهل حصن فارادوک ان تنزلهم علی حکم الله فلا تنزلهم علی حکم الله ولکن انزلهم
علی حکمک فانک لا تدری اتصیب حکم الله فیهم ام لا۔ مسلم بریدہ بن حصیب رض سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ بسم اللہ کہو خدا کی راہ مین اور مارو جو خدا کو نہ مانے لڑیو تو غنیمت مین چوری نہ کیجیو اور قول نہ توڑیو اور ناک کان
نہ کاٹیو اور لڑکے کو نہ ماریو اور جب کہ تو اپنے مشرک دشمن سے ملے تو اون سے تین چیز کی درخواست کر سو اون مین سے جس بات کو مانین تو
اون سے قبول کر اور اونکے قتال سے بازرہ ایک تو یہ کہ اون سے اسلام کی درخواست کر اگر وے مانین تو اون سے قبول کر اور انکے قتال سے بازرہ
پھر اون سے درخواست کر کہ اپنے وطن کو چھوڑکر مہاجرین کے مقام مین یعنی مدینے مین آرہین اور اونسے خبر کردے کہ اگر وے یہ کام کرینگے
تو اونکو ملیگا جو مہاجرین کو ملتا ہی یعنی ثواب اور غنیمت اور اونپر واجب ہوگا جو مہاجرین پر واجب ہی یعنی جہاد سو اگر وے لوگ ایمان لاکر
وطن چھوڑنا قبول نکرین تو اونسے خبر کردے کہ وے جنگلی مسلمانون کی طرح ہونگے اونپر حکم خدا جاری ہوگا جیسے مومنین پر جاری
ہوتا ہی اور اونکو غنیمت اور صلح کے مال سے کچھ حصہ نہ ملیگا مگر اوسی صورت مین کہ مسلمانون کے ساتھ ہوکر جہاد کرین سو اگر وے
لوگ مسلمان ہونے سے انکار کرین تو اونسے جزیہ مانگ سو اگر وے مانین تو اونسے قبول کر اور انکے قتال سے بازرہ اور اگر وے جزیہ دینا
بھی قبول نکرین تو خدا سے مدد مانگ اور اونکو قتل کر اور جب کہ تو قلعہ والون کو گھیرے اور وے تجھسے چاہین کہ تو اون سے خدا کا اور اوسکے رسول کا
عہد کرے تو اونسے خدا کا اور خدا کے رسول کا عہد نکرو لیکن اونسے اپنا قول اور اپنے ساتھی لشکر والون کا قول قرار کر اسواسطے کہ اگر
تمنے اپنی اور اپنے ساتھیون کی عہد شکنی ہوجاوے تو خدا اور خدا کے رسول کی عہد شکنی سے گناہ مین کمتر اور آسان تر ہی اور جب کہ تو
کسی قلعے والون کو گھیرے سو وے تجھسے چاہین کہ تو اونکو خدا کے حکم پر اوتارے تو اونکو خدا کے حکم پر نہ اوتار و لیکن تو اپنے حکم پر اوتار اسواسطے
کہ تو نہین جانتا کہ اونکے مقدمے مین تو خدا کی مرضی جان سکیگا یا نہین ف حضرت کا دستور تھا کہ جب لشکر کو کہین روانہ کرتے تو اوسکے
سردار سے یہ حدیث فرماتے اور جہاد کے احکام تعلیم کرتے ہرچند عہد شکنی ہر صورت سے درست نہین لیکن اپنی عہد شکنی کا گناہ خدا کی عہد شکنی
سے کمتر ہی اسواسطے حضرت نے خدا کی طرف سے عہد کرنا منع کیا اور صلح کرنا بھی اپنی مرضی پر رکھا اسواسطے کہ خدا کی مرضی نہین معلوم ہوسکتی
ق ام عطیة واسمها نسیبة بنت کعب اغسلنها ثلثا او خمسا او اکثر من ذلک ان رأیتن

تا پاک ہو گیا ق کعب بن مالک امسک علیک بعض مالک فھو خیر لک متفق علیہ بخاری اور مسلم میں کعب بن مالک سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ رکھ لے اپنے تھوڑے مال کو یہ تیرے حق میں بہتر ہی یہ حضرت نے کعب سے فرمایا ف کعب جنگ تبوک میں حضرت کے ساتھ نگئے تھے خدا اور رسول کا اونپر بہت عتاب ہوا جب اونکی توبہ قبول ہوئی تو خوشی کے مارے اونہون نے چاہا کہ اپنا تمام مال خیرات کرین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی خ انس امیطی عنا قرامک فانہ لا تزال تصاویرہ تعرض فی صلاتی بخاری مین انس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ دور کر اپنے نقش دار پردہ کو ہمارے آگے سے اسواسطے کہ اوسکی تصویرین ہمیشہ میرے سامنے آیا کرتی ہین نماز مین ف حضرت عایشہ رضہ نے رنگین پردہ جسمین تصویر تھین گھر مین لٹکایا تھا حضرت نے یہ حدیث فرمائی ھ ابن عباس انحرھا ثم اصبغ نعلیھا فی دمھا ثم اجعلہ علی صفحتھا ولا تأکل منھا انت ولا احد من اہل رفقتک یعنی ما ابدع من البدن مسلم مین عبد اللہ بن عباس سے روایت ہی کہ جو قربانی کا اونٹ راہ مین تھک جاوے اور بیت اللہ تک نہ جا سکے اوسکے حق مین حضرت نے فرمایا کہ اوسکو ذبح کر پھر اوسکے خون مین جوتیون کو رنگ پھر اوسکو اوسکے کوہان پر رکھدے اور تو اوسکا گوشت نہ کھا اور نہ کوئی تیرے ساتھیون سے کھاوے ف حضرت جب حج کو چلے سولہ اونٹ قربانی کے ایک شخص کو حوالے کئے کہ ہانکے چلے اوسنے کہا کہ یا حضرت اگر کوئی اونٹ راہ مین ماندہ ہو جاوے اور نچل سکے تو مین کیا کرون تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یہ تدبیر حضرت نے اسواسطے بتلائی کہ مالدار لوگ اوسکو قربانی جان کے نکھاوین اور محتاج لوگ کھاوین ھ جابر انزعوا بنی عبد المطلب فلولا ان یغلبکم الناس علی سقایتکم لنزعت معکم مسلم مین جابر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ پانی کھینچو اے عبد المطلب کی اولاد سو اگر مجکو یہ خوف نہو تا کہ لوگ تمھاری آب کشی پر غلبہ اور ہجوم کرینگے تو مین بھی تمھارے ساتھ پانی نکالتا ف یہ حضرت نے زمزم کی سبیل پر حضرت عباس سے فرمایا خ انس انصر اخاک ظالما او مظلوما فقال رجل یا رسول اللہ انصرہ اذا کان مظلوما افرایت ان کان ظالما کیف انصرہ قال تحجزہ او تمنعہ من الظلم فان ذلک نصرہ بخاری مین انس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مدد کر اپنے بھائی مسلمان کی ظالم ہو یا مظلوم تو ایک مرد نے کہا یا رسول اللہ اوسکی مدد کرونگا جب کہ وہ مظلوم ہو گا بھلا یہ تو بتلائیے کہ اگر وہ ظالم ہو تو کیونکر اوسکی مدد کرون حضرت نے فرمایا کہ اوسکو ظلم سے روک یہی اوسکی مددگاری ہی ھ حذیفۃ انصرفا نفی لھم بعھدھم ونستعین اللہ علیھم فالہ لا ولابیہ مسلم مین حذیفہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم دونون پلٹ جاؤ ہم اون کافرون سے قول کو پورا کرینگے اور اونپر فتح پانے کی مدد اللہ سے مانگینگے یہ حضرت نے حذیفہ اور اونکے باپ سے فرمایا ف حذیفہ سے روایت ہی کہ کفار قریش اور حضرت سے دس برس کی صلح ہوئی تھی اوسی مدت مین میں اور میرا باپ مکے سے مدینے کو چلا کافرون نے ہمکو پکڑا اور پوچھا کہ تم کہان جاتے ہو ہمنے کہا کہ ہم مدینے جاتے ہین کافرون نے کہا کہ تم ہماری صلح کو توڑا چاہتے ہو تم ہمسے خدا کا قول کرو کہ ہم مدینے جاکر پلٹ آوینگے اور پیغمبر کے ساتھ ہوکر نہ لڑینگے ہمنے اون سے اسی طرح عہد کیا اور حضرت سے اسکی خبر کی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ قول پورا کرنا ضرور ہی اگرچہ کافرون سے کیا ہو ق ابو ہریرۃ انظروا الی من ھو اسفل منکم ولا تنظروا الی من ھو فوقکم فانہ اجدر ان لا تزدروا نعمۃ اللہ علیکم بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ

کہ غیر سے قرآن سننا اور مطلب کو غور کرکے رونا مستحب ہی اور ثابت ہوا کہ اپنے پڑھنے سے غیر کے سننے مین تاثیر زیادہ ہوتی ہی ھ اَبُو اُمَامَةَ
اِقْرَؤُا الْقُرْآنَ فَاِنَّهٗ يَأْتِيْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ شَفِيْعًا لِاَصْحَابِهٖ اِقْرَؤُا الزَّهْرَاوَيْنِ الْبَقَرَةَ وَسُوْرَةَ اٰلِ عِمْرَانَ
فَاِنَّهُمَا يَأْتِيَانِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ كَاَنَّهُمَا غَمَامَتَانِ اَوْ غَيَايَتَانِ اَوْ كَاَنَّهُمَا فِرْقَانِ مِنْ طَيْرٍ صَوَآفَّ
تُحَاجَّانِ عَنْ اَصْحَابِهِمَا اِقْرَؤُا سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ فَاِنَّ اَخْذَهَا بَرَكَةٌ وَّتَرْكَهَا حَسْرَةٌ وَّلَا يَسْتَطِيْعُهَا
الْبَطَلَةُ مسلم مین ابو امامہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ پڑھو قرآن کو کہ یہ بخشاویگا اپنے پڑھنے والون کو قیامت کے دن پڑھو نورانی
دو سورتون کو یعنی سورۂ بقرہ اور سورۂ آل عمران کو وے دونون سورتین قیامت مین آوینگی جیسے دو ابر یا جیسے دو سائبان یا جیسے
دو قطار بن صف بستہ چڑیون کی عذاب کو ہٹاوینگی اپنے پڑھنے والون سے پڑھا کرو سورۂ بقر کو اسواسطے کہ اوسکا لینا برکت ہی اور
اوسکا چھوڑنا پچتاوا ہی اور اوسپر قابو نہین چلتا جادوگرون کا یعنی اسکی برکت سے جادو نہین اثر کرتا ق جُنْدُبُ بْنُ
عَبْدِ اللّٰهِ اِقْرَؤُا الْقُرْآنَ مَا ائْتَلَفَتْ قُلُوْبُكُمْ فَاِذَا اخْتَلَفْتُمْ فَقُوْمُوْا عَنْهُ بخاری اور مسلم مین جندب بن عبد اللہ رضہ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ پڑھو قرآن کو جب تک تمھارے دل زبان سے موافقت کرین اور جب تمھارے دل اور زبان مین اختلاف ہوے
تو اوس سے اوٹھ کھڑے ہو ف یعنی قرات قرآن حضور دل سے چاہیے اور جب دل پریشان ہوا تو صرف زبان سے پڑھنا بے لطف ہی
بلکہ عجب نہین کہ کثرت خیالات سے کچھ کا کچھ پڑھجاوے ھ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَقِيْمُوا الصَّفَّ فِي الصَّلٰوةِ فَاِنَّ اِقَامَةَ الصَّفِّ مِنْ
حُسْنِ الصَّلٰوةِ مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ سیدھا کرو صف کو نماز مین اسواسطے کہ سیدھا کرنا صف کا نماز
کی خوبصورتی ہی ف راستی صف کی یہ کہ برابر لوگ کھڑے ہون اور درمیان مین فرق نہو خ حُذَيْفَةُ اُكْتُبُوْا لِيْ مَنْ
تَلَفَّظَ بِالْاِسْلَامِ وَيُرْوٰى اَحْصُوْا لِيْ كَمْ يَلْفِظُ الْاِسْلَامَ فَكَانُوْا خَمْسَ مِائَةٍ وَيُرْوٰى مَا بَيْنَ سِتِّ مِائَةٍ
اِلٰى سَبْعِ مِائَةٍ وَيُرْوٰى اَلْفًا وَخَمْسَ مِائَةٍ بخاری مین حذیفہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ لکھ لاؤ میرے واسطے انکو
جو اسلام کا کلمہ پڑھتے ہون اور دوسری روایت یون ہی کہ شمار کرو کتنے لوگ اسلام کا کلمہ کہتے ہین تو پانچ سو تھے اور ایک روایت
یون ہی کہ چھہ سو اور سات سو کے اندر تھے اور ایک روایت یون ہی کہ پندرہ سو تھے ق اَنَسٌ اِلْتَمِسْ لَنَا غُلَامًا مِنْ غِلْمَانِكُمْ
يَخْدُمُنِيْ قَالَهٗ لِاَبِيْ طَلْحَةَ بخاری اور مسلم مین انس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا تلاش کر لا ایک لڑکے کو اپنے لڑکون
مین سے تا کہ میری خدمت کیا کرے یہ حضرت نے ابو طلحہ سے فرمایا ف مکے سے مدینے مین آکر یا خیبر کے جانے کے وقت یہ حدیث فرمائی
ق اِبْنُ عَبَّاسٍ اَلْحِقُوا الْفَرَائِضَ بِاَهْلِهَا فَمَا بَقِيَ فَهُوَ لِاَوْلٰى رَجُلٍ ذَكَرٍ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن
عباس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ملاؤ فرائض کو فرائض والون سے پھر جو مال باقی رہے سو قریب تر رشتہ دار مرد کا ہی ف
فرائض مقرری حصون کو کہتے ہین جو قرآن مین مفصل مذکور ہین جیسے آدھا حصہ لڑکی کا اور چھٹا حصہ ما کا اور آٹھوان حصہ جورو کا
سو فرمایا کہ میت کے مال سے اول فرائض والون کو دیجیو اور اونکو دیکر اگر کچھ مال باقی رہے اوسکو عصبہ پاویگا چنانچہ اسکی تفصیل
علم فرائض مین موجود ہی خ مَيْمُوْنَةُ اَلْقُوْهَا وَمَا حَوْلَهَا وَكُلُوْا سَمْنَكُمْ بخاری مین حضرت میمونہ رضہ سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ نکال کے پھینک دیو چوہے کو اور اوسکے پاس کے گھی کو اور اپنے باقی گھی کو کھاؤ ف چوہا گھی مین گر پڑا اور
مر گیا حضرت سے مسئلہ پوچھا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یہ اوس صورت مین ہی کہ گھی جما ہو اور اگر گھی پتلا اور پگھلا ہو تو تمام گھی

روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جلدی کرو نیک عمل کو چھ چیزوں سے پہلے ایک دجال دوسرے دھواں تیسرے زمین کا جانور چوتھے آفتاب کا پچھم
نکلنا پانچویں قیامت جو سارے عالم کو گھیر لیگی چھٹے اپنی موت جو اپنی ذات کو خاص ہے ف یعنی آثار قیامت اور اپنی موت سے پہلے
جو کرنا ہو سو کر لو قیامت سے پہلے سارے عالم میں دھواں ظاہر ہوگا اور زمین سے ایک عجیب شکل کا جانور نکلیگا ھ ابو ذر بشر
الكانزين بكيٍّ في ظهورهم يخرج من جنوبهم وبكيٍّ من قبل اقفائهم يخرج من جباههم ق
ويروى بشر الكانزين برضفٍ يحمى عليه في نار جهنم فيوضع على حلمة ثدي احدهم حتى
يخرج من نغض كتفه ويوضع على نغض كتفه حتى يخرج من حلمة ثدييه يتزلزل مسلم میں
ابوذر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بشارت دے مال جمع کر رکھنے والوں کو داغنے کی اونکی پیٹھوں میں داغا جاویگا پسلیوں سے
نکلیگا اور اونکی گدیوں کی طرف سے داغا جاویگا اونکی پیشانیوں سے نکلیگا بخاری اور مسلم میں دوسری روایت یوں ہے کہ بشارت دے
مال جمع کر رکھنے والوں کو گرم پتھر کی جو دوزخ کی آگ میں خوب گرم کیا جاویگا پھر مالدار کی چھاتی کی نوک پر رکھا جاویگا یہاں تک
کہ مونڈھے کی اوپر والی ہڈی سے نکل جاویگا اور مالدار کے مونڈھے کی اوپر والی ہڈی پر رکھا جاویگا یہاں تک کہ اوسکی دونوں چھاتیوں کی
نوک سے نکل جاویگا اور نکل تھرتھراویگا ف یہ عذاب مالدار بخیل زکوۃ نہ دینے والے پر ہوگا خ عبد الله بن عمرو
بلغوا عني ولو اية وحدثوا عن بني اسرائيل ولا حرج بخاری میں عبد اللہ بن عمرو رض سے روایت ہے کہ
حضرت نے فرمایا کہ پہنچاؤ لوگوں کو میری طرف سے اگرچہ ایک ہی آیت ہو اور بنی اسرائیل سے باتیں سنکر نقل کرو اسمیں کچھ مضایقہ نہیں
ف یعنی لوگوں کو شریعت محمدی سکھلانا واجب ہے اگر کچھ نہ یاد ہو تو ایک قرآن کی آیت ہی تعلیم کرے ابتدائے اسلام میں بنی اسرائیل
کی کتابوں کے دیکھنے سے حضرت نے منع کیا تھا اسواسطے کہ اونکی روایات پر اعتماد نہیں مبادا نو مسلموں کے اعتقاد بگڑ جاویں پھر جب
دلوں میں اسلام کا عقیدہ مضبوط ہو گیا اور دین حق پر یقین کامل حاصل ہو چکا تو بنی اسرائیل کی روایات نقل کرنے کی اجازت دی
گویا حق بات کی اور تایید ہوئی لیکن یہ بات ضرور ہے کہ جو روایات بنی اسرائیل کے عقائد اسلام کے مخالف ہوں اونکو خرافات جاننا چاہیے
ھ ابن عمر تحروا ليلة القدر في السبع الاواخر مسلم میں عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا تلاش کرو
شب قدر کو پچھلی سات راتوں میں ف یعنی رمضان کے عشرہ اخیرہ میں ھ عايشة تحروا ليلة القدر في
العشر الاواخر من رمضان مسلم میں حضرت عایشہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تلاش کرو شب قدر کو رمضان کی
پچھلی دس راتوں میں ف یعنی طاق راتوں میں ھ ابن عمر تحينوا ليلة القدر في العشر الاواخر او
قال في السبع الاواخر مسلم میں عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ طلب کرو شب قدر کو پچھلی دس راتوں میں
یا یوں فرمایا کہ پچھلی سات راتوں میں ق ابن مسعود تسحروا فان في السحور بركة بخاری اور مسلم میں عبد اللہ
بن مسعود رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ سحری کھایا کرو اسواسطے کہ سحر کھانے میں برکت ہے یعنی ثواب اور قوت صوم ق
حارثة بن وهب الخزاعي تصدقوا فيوشك الرجل يمشي بصدقته فيقول الذي اعطيها
لو جئتنا بها بالامس قبلتها فاما الآن فلا حاجة لي بها فلا يجد من يقبلها بخاری اور مسلم میں حارثہ
بن وہب سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ صدقہ دو اور خیرات کرو قریب ہے کہ مرد اپنا صدقہ لیجاویگا تو فقیر کہیگا کہ اگر تو اسکو کل لاتا تو میں

حضرتؐ نے فرمایا کہ نظر کیا کرو اونکو جو تمسے کمتر ہین اور نہ دیکھا کرو اونکو جو تمسے اونچے ہین اسواسطے کہ یہ تمھارے حق مین بہتر ہی کہ نہ حقیر جانوگے خدا کی نعمت کو جو تمپر ہی **ف** یعنی جو لوگ تمسے مال اور صورت اور تندرستی اور ریاست مین کمتر ہون اونکو خیال کیا کرو تاکہ خدا کا شکر تمھارے دل سے نکلے اور جو لوگ دنیا مین تمسے افضل ہون اونکو نہ دیکھا کرو نہین تو ناشکری زبان سے نکلے گی اور ناحق رنج ہوگا **ق** سہل بن سعد اُنْفُذْ عَلٰی رِسْلِكَ حَتّٰی تَنْزِلَ بِسَاحَتِهِمْ ثُمَّ ادْعُهُمْ اِلَى الْاِسْلَامِ وَاَخْبِرْهُمْ بِمَا يَجِبُ عَلَيْهِمْ مِنْ حَقِّ اللّٰهِ فِيْهِ بخاری اور مسلم مین سہل بن سعدؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ چلا جا اپنے طور پر یہان تک کہ جب تو اونکے ڈانڈے پر پونہچے پھر اونسے اسلام درخواست کر اور بتلا اونکو جو اونپر خدا کا حق واجب ہی دین اسلام مین یعنی کلمہ اور شریعت کے احکام **ف** جب حضرتؐ نے علی مرتضیٰ کو فتح خیبر کے واسطے بھیجا تب حدیث فرمائی **ق** عمرؓ اَوْفِ بِنَذْرِكَ **قاله** لَهٗ حِيْنَ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ كُنْتُ نَذَرْتُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ اَنْ اَعْتَكِفَ لَيْلَةً وَفِيْ رِوَايَةٍ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ بخاری اور مسلم مین عمر فاروقؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اپنی نذر کو پورا کر یہ حضرتؐ نے عمر فاروقؓ سے فرمایا جب اونھون نے کہا کہ یا رسول اللہ مینے کفر مین نذر مانی تھی کہ مین ایک رات اعتکاف کرونگا اور دوسری روایت یون ہی کہ مسجد الحرام یعنی بیت اللہ مین اعتکاف کرونگا **ف** معلوم ہوا کہ حالت کفر کی نذر کو ادا کرنا واجب ہی بشرطیکہ خلاف شرع نہو **ق** اَنَسٌ اَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ بخاری اور مسلم مین انسؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ شادی کا کھانا کر ایک ہی بکری کا سہی **ف** عبدالرحمن بن عوفؓ کے زردی لگی تھی حضرتؐ نے پوچھا کہ یہ کیا ہی اونھون نے کہا کہ مینے نکاح کیا ہی تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی اگر میسر نہو تو ایک ہی بکری مین ولیمہ ہوسکتا ہی **ه** عَائِشَةُ اُهْجُوْا قُرَيْشًا فَاِنَّهٗ اَشَدُّ عَلَيْهَا مِنْ رَشْقِ النَّبْلِ مسلم مین حضرت عایشہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کفار قریش کی ہجو کرو اسواسطے کہ قریش پر ہجو تیر مارنے سے بھی سخت تر ہی **ف** یہ حضرتؐ نے شاعر اصحاب سے فرمایا جیسے حسّان اور عبداللہ بن رواحہ **ق** اَلْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ اُهْجُهُمْ اَوْهَاجِهِمْ وَجِبْرِيْلُ مَعَكَ **قاله** لِحَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ بخاری اور مسلم مین براء بن عازبؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ہجو کر کفار قریش کی اور جبرئیل میرے ساتھ ہی یعنی اوسکی طرف سے مضمون کا فیضان ہوگا یہ حضرتؐ نے حسان بن ثابتؓ سے فرمایا **ه** ابن عمرؓ بَادِرُوا الصُّبْحَ بِالْوِتْرِ مسلم مین عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ فجر سے آگے وتر پڑھ لیا کرو **ف** یعنی صبح صادق سے پہلے اور جب صبح ہو گئی تو وتر کا وقت نرہا لیکن قضا پڑھنا درست ہی **ه** اَبُوْ هُرَيْرَةَ بَادِرُوْا بِالْاَعْمَالِ فِتَنًا كَقِطَعِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ يُصْبِحُ الرَّجُلُ مُؤْمِنًا وَيُمْسِيْ كَافِرًا اَوْ يُمْسِيْ مُؤْمِنًا وَيُصْبِحُ كَافِرًا يَبِيْعُ دِيْنَهٗ بِعَرَضٍ مِّنَ الدُّنْيَا مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نیک اعمال کو شتابی کرلو فسادون سے پہلے ایسے فساد ہونگے جیسے اندھیری رات کی اخیر تاریکی یعنی اندھا دھند زمانہ ہوجاویگا حق باطل کی تمیز رہیگی صبح کے وقت مرد مسلمان ہوگا اور شام کو کافر ہوجاویگا اور شام کو مومن ہوگا اور صبح کے وقت کافر ہوجاویگا اپنے دین کو بیچیگا دنیا کے مال سے **ف** اس حدیث مین اون فسادون کی خبر ہی جو یزید اور سلطنت مروانیہ مین واقع ہوئے اس حدیث مین ارشاد ہی کہ فرصت کو آدمی غنیمت جانے اور پریشانی سے پہلے جو نیک عمل ہوسکین کرلیوے **ه** اَبُوْ هُرَيْرَةَ بَادِرُوْا بِالْاَعْمَالِ سِتًّا اَلدَّجَّالَ وَالدُّخَانَ وَدَابَّةَ الْاَرْضِ وَطُلُوْعَ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا وَاَمْرَ الْعَامَّةِ وَخُوَيْصَّةَ اَحَدِكُمْ مسلم مین ابو ہریرہؓ سے

ضُباعہ زبیر کی بیٹی سے فرمایا جب کہ اونسے حج کرنیکا ارادہ کیا اور وہ بیمار تھی **ف** جب احرام باندھنے کو جاوے اور راہ میں بیماری یا دشمن کے خوف سے نجا سکے تو احرام اوتار اور دوسرے سال حج کو قضا کرے **م** عَائِشَةَ حَوِّلِي هٰذَا فَاِنِّي كُلَّمَا دَخَلْتُ فَرَاَيْتُهُ ذَكَرْتُ الدُّنْيَا يَعْنِي سِتْرًا كَانَ فِيْهِ تِمْثَالُ طَائِرٍ **قَالَه** لَهَا مسلم میں حضرت عائشہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ یہ پردہ اوتار ڈال اسواسطے کہ جب میں اندر آتا ہوں اور اوسکو دیکھتا ہوں تو دنیا یاد پڑتی ہے مراد وہ پردہ ہے جسمیں جانور کی تصویر تھی یہ حضرت نے حضرت عائشہ رضی سے فرمایا **ف** یہ پردہ اوس وقت میں تھا جب تصویر رکھنا حرام نہ تھا **ق** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو خُذُوا الْقُرْاٰنَ مِنْ اَرْبَعَةٍ مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ وَسَالِمٍ وَمُعَاذٍ وَاُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ سَالِمٌ هُوَ مَوْلٰى اَبِي حُذَيْفَةَ بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن عمر رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ لو قرآن کو یعنی چار شخصوں سے سیکھو عبد اللہ بن مسعود رضی سے اور سالم رضی سے اور معاذ رضی سے اور ابی بن کعب رضی سے سالم وے ہیں جو ابو حذیفہ کے آزاد غلام اور متبنّٰی تھے **ف** حضرت کے وقت میں یہی چاروں صحابہ قرآن کے بڑے واقف تھے اسواسطے حضرت نے اونکی اوستادی سند کردی تاکہ لوگ اون سے سیکھیں **م** عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ خُذُوا عَنِّي خُذُوا عَنِّي قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لَهُنَّ سَبِيْلًا اَلْبِكْرُ بِالْبِكْرِ جَلْدُ مِائَةٍ وَنَفْيُ سَنَةٍ وَالثَّيِّبُ بِالثَّيِّبِ جَلْدُ مِائَةٍ وَالرَّجْمُ مسلم میں عبادہ بن صامت رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ سیکھو مجھسے سیکھو مجھسے مقرر خدا نے اون عورتوں کی راہ کردی کواری کو کوارے کے ساتھ سو کوڑے اور برس بھر شہر بدر کرنا اور نکاح والی کو نکاح والے کے ساتھ سو کوڑے اور سنگساری **ف** قرآن میں اول یہ حکم تھا کہ بدکار عورتوں کو قید کرو یہاں تک کہ مرجاویں یا اونکے مقدمے میں خدا کچھہ راہ نکالے پھر خدا نے یہ راہ نکالی جو حضرت نے فرمائی امام شافعی رح اور امام احمد رح کے مذہب میں یہی ہے کہ اگر کوارا مرد یا کواری عورت حرام کاری کرے تو اوسکی حد یہ ہے کہ کوڑے بھی مارے اور شہر بدر بھی کیجیے اور امام اعظم رح کے نزدیک کواری کی حد صرف سو کوڑے اور نکاح والی کی حد صرف سنگساری ہے کوڑوں کے ساتھ شہر بدر کرنا اور سنگساری کے ساتھ کوڑے مارنا درست نہیں جمع کرنا دو سزا اون کا اونکے نزدیک یہ حدیث منسوخ ہے اسواسطے کہ حضرت نے کئی شخصوں کو سنگسار کیا اور حال اونکا اونکو کوڑے نہیں مارے **م** عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ خُذُوْا مَا عَلَيْهَا وَدَعُوْهَا فَاِنَّهَا مَلْعُوْنَةٌ مسلم میں عمران بن حصین رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اوتار لو جو کہ اوس اونٹنی پر ہے اور اوسکو چھوڑ دو اسواسطے کہ وہ لعنتی ہے **ف** حضرت سفر میں تھے لعنت کی لفظ سنی پوچھا کہ یہ کیا ہے لوگوں نے کہا کہ فلانی عورت نے اپنی اونٹنی کو لعنتی کہا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی جب لعنتی ٹھہری تو اوس پر چڑھنا کیا ضرور اوس پر سے اوسکا اسباب اوتار لو اور اوسکو چھوڑ دو اس کلام سے حضرت نے اوس عورت کو جھڑکی دی تاکہ دوسری بار پھر ایسی حرکت نکرے معلوم ہوا کہ جانور پر لعنت کرنا درست نہیں **م** اَبُوْ سَعِيْدٍ خُذُوْا مَا وَجَدْتُمْ وَلَيْسَ لَكُمْ اِلَّا ذٰلِكَ يَعْنِي مَا تُصُدِّقَ بِهٖ عَلٰى مُصَابٍ فِيْ ثِمَارٍ ابْتَاعَهَا فَلَمْ يَبْلُغْ ذٰلِكَ وَفَاءَ دَيْنِهٖ **قَالَه** لِلْغُرَمَاءِ مسلم میں ابو سعید رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ لے لو جو تمنے پایا اور اوسکے سوا کچھہ تمکو نملیگا **ف** ایک شخص نے اپنے باغ کے پھل لوگوں سے بیچے اور قیمت لی پھر پھلوں پر کوئی آفت پڑی کہ نکمے ہوگئے مول لینے والوں نے اپنے مال کا دعوی کیا حضرت نے اصحاب سے کہا کہ اسکو خیرات دو کہ اپنا قرض ادا کرے اصحاب نے خیرات دی لیکن اتنی خیرات نہ تھی جس سے تمام قرض ادا ہوتا تب حضرت نے قرض خواہوں سے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حاکم کو درست ہے کہ محتاج قرضدار کی طرف سے کچھہ قرض دلوا کے باقی قرض کو معاف کرادے **ق** عَائِشَةُ خُذُوْا مِنَ الْاَعْمَالِ مَا تُطِيْقُوْنَ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يَمَلُّ حَتّٰى تَمَلُّوْا بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نیک عمل اوتنے کرو جتنے

اسکو قبول کرتا اور اب ہمکو اوسکی حاجت نہین تو نپاویگا کسیکو جو صدقہ قبول کرے ف امام مہدی کے وقت مین مال کی کثرت
ہوگی سب لوگ مالدار ہوجاوینگے کوئی محتاج نملیگا جو صدقہ لے سو فرمایا کہ اس وقت کو غنیمت جانو جو دینا ہو سو محتاجون کو دو
ق ابی موسی تعاهدوا هذا القرآن فوالذي نفس محمد بيده لهو اشد تفلتا من الابل في
عقلها بخاری اور مسلم مین ابو موسی رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمیشہ پڑھا کرو اس قرآن کو سو قسم ہی اوسکی جسکے قابو
مین محمد کی جان ہی کہ البتہ قرآن زیادہ چھوٹ بھاگنے والا ہی اون اونٹون سے جو اپنی رسیون مین بندھے نہین ف اونٹ جہان اپنی
رسی سے چھوٹا بھاگا اسی طرح جب حافظ قرآن نے دور چھوڑا بھولا اسواسطے حضرت نے تاکید فرمائی کہ ہمیشہ دور چلا جاوے تاکہ قابو مین رہے
ق ابو هريرة تعوذوا بالله من جهد البلاء ودرك الشقاء وسوء القضاء وشماتة الاعداء
بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا کی پناہ مانگو بلا کی مشقت سے اور بدبختی کے ملنے سے اور تقدیر کی برائی سے
اور دشمنون کی خوشنودی سے ف بلا کی مشقت یہ کہ مال تھوڑا ہو اور اولاد بہت ھ ابو موسی توبوا الى الله فاني
اتوب الى الله في اليوم مائة مرة مسلم مین ابو موسی رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ توبہ کیا کرو خدا کی جناب مین سو واسطے
کہ مین خدا کی جناب مین توبہ کرتا ہون ہر روز سو بار ف یعنی جب پیغمبر معصوم ہر روز سو بار توبہ کرے تو اور ون کو زیادہ تر توبہ کرنا لازم ہی
ق ابن عمر توضأ واغسل ذكرك ثم نم بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ وضو کر
اور اپنے آلت کو دھو ڈال پھر سو رہا کر ف عمر فاروق رض نے کہا کہ رات کو غسل کی حاجت ہو تو کیا کرے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی
یعنی اگر اوس وقت غسل نہو سکے تو نجاست کو دھو کر وضو کرکے سو رہے تاکہ روح کو صفائی حاصل ہو جاوے ھ ابو هريرة
وعائشة توضؤا مما مست النار مسلم مین ابو ہریرہ اور حضرت عائشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ وضو کرو
آگ کی پکی چیز سے ف یہ حدیث منسوخ ہی اول یہی حکم تھا اب یہ حکم نہین اسواسطے کہ عبد اللہ بن عباس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے بکری کا
شانہ گوشت کھایا اور پہلے وضو سے نماز پڑھی بعد کھانے کے وضو نکیا ھ ابو هريرة جزوا الشوارب واعفوا اللحى
مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خوب کترو مونچھون کو اور رکھو داڑھیون کو ف مونچھ کترانا اور داڑھی رکھنا واجب
ہی اور مونچھ نہ کترانا اور داڑھی مونڈانا یا نہایت کترانا کبیرہ گناہ ہی مسلمانون کو خدا توفیق اور غیرت دے خ ابن عباس حجي
عنها ارايت لو كان على امك دين اكنت قاضية قالت نعم قال اقضوا الله فالله احق بالقضاء
بخاری مین عبد اللہ بن عباس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے ایک عورت سے فرمایا کہ حج کر اپنی ماں کی طرف سے بھلا بتلا تو کہ اگر تیری ماں پر قرض ہوتا
تو تو ادا کرتی اوسنے کہا ہان حضرت نے فرمایا کہ خدا کا قرض ادا کرو اسواسطے کہ خدا کا قرض زیادہ تر ادا کرنے کے لائق ہی ف
ایک عورت نے کہا کہ یا حضرت میری ماں نے حج کی نذر مانی تھی سو وہ بدون حج کیے مرگئی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی ف امام اعظم رح کے
نزدیک اگر میت کا مال ہو اور اوسنے حج کی وصیت کی ہو تو وارث پر حج کروانا اوسکی طرف سے واجب ہی اور اگر مال نہو یا میت نے وصیت
نکی ہو تو مستحب ہی ق عائشة حجي واشترطي وقولي اللهم محلي حيث حبستني قاله لضباعة
بنت الزبير لما ارادت ان تحج وكانت وجعة بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ
حج کر اور شرط کرلے اور یون کہہ کہ الہی جہان تو مجھکو روک دیویگا یعنی جہان بیماری غالب ہو جاویگی وہین مین احرام اوتارون گی حضرت نے

جو تمہارے حق مین بہتر ہی اوسکو مین خود بیان کر دیتا ہون تمکو اتنی کاوش کرنا کیا ضرور ہی **ق** جابر دَعُوْهَا فَاِنَّهَا مُنْتِنَةٌ

یعنی دَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ اَيْ قَوْلَ الْاَنْصَارِيِّ حِيْنَ كَسَعَهُ الْمُهَاجِرِيُّ يَا لَلْاَنْصَارِ بخاری اور مسلم مین جابر رضہ سے

روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ چھوڑو اوس بات کو کہ وہ بات تو گندی ہی **ف** حضرت سفر مین تھے ایک انصاری اور مہاجرین مین کچھ گفتگو ہو گئی

مہاجر نے انصاری کے چوتڑ پر لات ماری انصاری نے چیخ ماری کہ ای انصاریو دوڑو اور مہاجر نے اسی طرح مہاجرین کو بلایا دونون طرف کے

لوگ جمع ہو گئے حضرت نے یہ شور سنکر فرمایا کہ یہ کفر کا قول یعنی کہار بلانا کسواسطے ہوا اصحاب نے اون دونون شخصون کا حال عرض کیا تب حضرت نے

یہ حدیث فرمائی **ق** ابو هريرة دَعُوْهُ وَاَرِيْقُوْا عَلٰى بَوْلِهٖ سَجْلًا مِّنْ مَّاءٍ اَوْ ذَنُوْبًا مِّنْ مَّاءٍ فَاِنَّمَا بُعِثْتُمْ

مُيَسِّرِيْنَ وَلَمْ تُبْعَثُوْا مُعَسِّرِيْنَ بخاری مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ چھوڑ دو اوسکو اور اوسکے پیشاب پر چھوٹا ڈول

پانی کا یا بڑا ڈول پانی کا بہا دو اسواسطے کہ تم تو بھیجے گئے آسانی کرنے والے اور نہین بھیجے گئے سختی کرنے والے **ف** ایک گنوار نے

حضرت کی مسجد مین پیشاب کر دیا اصحاب نے اوسکو للکارا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی پھر حضرت نے اوسکو بلا کر کہا کہ مسجد عبادت کا مقام ہی یہان

پیشاب کرنا مناسب نہین معلوم ہوا کہ نادان کے قصور پر سختی کرنا نچاہیے اور ثابت ہوا کہ زمین کی نجاست پانی ڈالنے اور خشک ہونے سے دور ہو جاتی ہی

ق ابن عمر دَعْهُ فَاِنَّ الْحَيَاءَ مِنَ الْاِيْمَانِ **قاله** لِرَجُلٍ كَانَ يَعِظُ اَخَاهُ فِي الْحَيَاءِ بخاری اور مسلم

مین عبداللہ بن عمر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا اوسکو نہ چھیڑ اسواسطے کہ شرم تو ایمان کی نشانی ہی یہ حضرت نے اوس مرد سے فرمایا جو اپنے بھائی

سے نصیحت کرتا تھا کہ زیادہ شرم نکیا کر **ف** یعنی حیا صفت ایمانی ہی ہر حالت مین بہتر ہی اور بیحیائی ہر طرح معیوب ہی **ق**

ابو سعيد دَعْهُ فَاِنَّ لَهٗ اَصْحَابًا يَحْقِرُ اَحَدُكُمْ صَلَاتَهٗ مَعَ صَلَاتِهِمْ وَصِيَامَهٗ مَعَ صِيَامِهِمْ يَقْرَءُوْنَ

الْقُرْاٰنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الْاِسْلَامِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ يُنْظَرُ اِلٰى نَصْلِهٖ

فَلَا يُوْجَدُ فِيْهِ شَيْءٌ ثُمَّ يُنْظَرُ اِلٰى رِصَافِهٖ فَلَا يُوْجَدُ فِيْهِ شَيْءٌ ثُمَّ يُنْظَرُ اِلٰى نَضِيِّهٖ فَلَا يُوْجَدُ فِيْهِ

شَيْءٌ ثُمَّ يُنْظَرُ اِلٰى قُذَذِهٖ فَلَا يُوْجَدُ فِيْهِ شَيْءٌ سَبَقَ الْفَرْثَ وَالدَّمَ اٰيَتُهُمْ رَجُلٌ اَسْوَدُ اِحْدٰى عَضُدَيْهِ

مِثْلُ ثَدْيِ الْمَرْاَةِ اَوْ مِثْلُ الْبَضْعَةِ تَدَرْدَرُ يَخْرُجُوْنَ عَلٰى خَيْرِ فِرْقَةٍ مِّنَ النَّاسِ وَيُرْوٰى عَلٰى حِيْنِ فُرْقَةٍ

بخاری اور مسلم مین ابو سعید رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اوسکو چھوڑ اور دور کر سو مقرر اوسکے چند ساتھی ہونگے کہ تم مین سے ہر ایک آدمی اپنی

نماز کو اونکی نماز کے ساتھ حقیر جانیگا اور اپنے روزے کو اونکے روزے کے ساتھ ناچیز سمجھیگا **ف** وے لوگ قرآن پڑھینگے اونکے گلے کی ہنسلیون سے

نیچے نہ اوتریگا یعنی دل مین قرآن کا کچھ اثر نہوگا **ف** وے لوگ اسلام سے نکل جاوینگے جیسے جانور کے تیر پار ہو جاتا ہی اوسکی گانسی کو دیکھے تو

کچھ خون کا اثر نپاوے پھر اوسکی باڑھ کو دیکھے تو کچھ اثر نپاوے پھر اوس تیر کی لکڑی کو دیکھے تو کچھ اثر نپاوے پھر تیر کے پر کو دیکھے تو کچھ اثر نپاوے تیر پار

نکل گیا پیٹ گوبر اور خون سے یعنی جیسے پار ہوئے تیر مین جانور کا کچھ اثر نہین لگا رہتا اسی طرح اوس قوم مین اسلام کا کچھ اثر نہ باقی رہیگا

اوس قوم کی پہچان یہ ہی کہ اونمین ایک سیاہ مرد ہوگا جسکی ایک بازو جیسے عورت کی چھاتی یا جیسے گوشت کا لوتھڑا کہ جنبش کیا کریگا

آدمیون کے عمدہ تر گروہ پر خروج کرینگے یعنی علی مرتضی رضہ سے باغی ہونگے اور دوسری روایت یون ہی کہ وے لوگ اختلاف اور تفرقہ کے زمانے

مین ظاہر ہونگے **ف** حضرت نے کچھ مال تقسیم کیا ایک شخص جسکا ذو الخویصرہ نام تھا اوسنے حضرت سے کہا کہ انصاف سے تقسیم کرو عمر فاروق رضہ نے

کہا کہ یا حضرت اگر حکم ہو تو مین اس کافر کو مار ڈالون تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور خارجی قوم کی خبر دی علی مرتضی نے اوس قوم کو قتل کیا اس حدیث مین

تمسے ہو سکیں اسواسطے کہ خدا ثواب دینے سے نہیں اوداس ہوتا جب تک تم عمل کرنے سے نہ اوداس ہو **ف** یعنی عبادت وہی بہتر جو ہمیشہ ہو سکے جس سے دل نہ اوداس ہو **ق** زید بن خالد خذها فانما هي لك او لاخيك او للذئب یعنی ضالة الغنم بخاری اور مسلم میں زید بن خالد سے روایت ہی کہ حضرت نے بھولی بھٹکی بکری کے حق میں فرمایا کہ لے اوسکو سو وہ تیرے واسطے ہی یا کسی اور تیرے بھائی کے واسطے ہی یا بھیڑیے کے واسطے ہی **ف** یعنی اگر تو اوسکو نہ پکڑ لیگا تو اور کوئی آدمی لیویگا اور اگر کوئی نہ لیویگا تو بھیڑیا کھا جاویگا **ق** جابر خذ یا جابر فصب علي وقل بسم الله یعنی ماء کان في شجب الانصاري بخاری اور مسلم میں جابر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ لے ای جابر اور پانی ڈال مجھپر اور بسم الله کہہ مراد وہ پانی ہی جو انصاری کی چھوٹی مشک میں تھا **ق** عايشة خذي فرصة من مسك ويروى ممسكة فتطهري بها بخاری اور مسلم میں حضرت عایشہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ لے ٹکڑا کپڑے کا مشک سے آلودہ پھر اوس سے پاکی حاصل کر **ف** ایک عورت نے پوچھا کہ یا حضرت میں حیض کے بعد کس طرح طہارت کیا کروں حضرت نے فرمایا کہ غسل کے بعد لتے میں مشک لگا کر رکھ لیا کر یعنی تا کہ خون کی بدبو دفع ہو **ق** عايشة خذي من ماله بالمعروف ما يكفيك ويكفي ولدك ويروى خذي ما يكفيك وولدك بالمعروف **قاله** لهند بنت عتبة امرأة ابي سفيان بخاری اور مسلم میں حضرت عایشہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا لے لیا کر خاوند کے مال سے دستور کے موافق جتنا تجکو اور تیری اولاد کو کفایت کرے یہ حضرت نے ہند عتبہ کی بیٹی سفیان کی جورو سے کہا **ف** ہند نے کہا کہ یا حضرت سفیان مرد بخیل ہی اتنا خرچ نہیں دیتا جو مجکو اور میری اولاد کو کفایت کرے مگر یہ ہو سکتا ہی کہ اوسکی ناد انستگی میں بقدر حاجت لے لوں یعنی اس طرح لینا درست ہی یا نہیں تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ عورت خاوند کے مال سے اگر بقدر حاجت ضروری کے بدون اوسکی اجازت لیوے تو درست ہی اسواسطے کہ اوسکا حق خاوند پر فرض ہی **ق** ابن عباس دعوني فالذي انا فيه خير واوصيكم بثلاث اخرجوا المشركين من جزيرة العرب واجيزوا الوفد بنحو ما كنت اجيزهم قال وسكت عن الثالثة او قالها فانسيتها هذا من قول سليمان بن ابي مسلم بخاری اور مسلم میں عبد الله بن عباس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ چھیڑو مجکو جسمیں کہ میں ہوں بہتر ہی اور میں تمکو تین چیز کی وصیت کرتا ہوں کہ نکال دیجیو مشرکین کو عرب کے ٹاپو سے اور انعام دیا کرنا ایلچیوں کو جس طرح میں اونکو انعام دیتا تھا راوی نے کہا کہ تیسری چیز سے حضرت نے سکوت کیا یا اوسکو فرمایا مگر میں بھول گیا یہ قول ہی سلیمان بن ابی مسلم کا جو اس حدیث کا راوی ہی **ف** اسکا پورا قصہ حدیث قرطاس میں اسی باب میں ہو چکا **خ** ابو هريرة دعوني ما تركتكم انما اهلك من كان قبلكم سوالهم واختلافهم على انبيائهم فاذا نهيتكم عن شيء فاجتنبوه واذا امرتكم بامر فاتوا منه ما استطعتم بخاری میں ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مجھسے سوال کرنا چھوڑ دو جب تک کہ تمکو چھوڑ دوں اور نہ بتلاؤں تمسے اگلی امتوں کو تو اونکے سوال اور اختلاف ہی نے غارت کیا کہ اپنے پیغمبروں پر اختلاف کرتے تھے سو جب میں تمکو کسی چیز سے منع کروں تو اوس سے بچا کرو اور جب کہ میں کسی چیز کے کرنے کا حکم کروں تو اوسکو کیا کرو جتنا کہ تمسے ہو سکے **ف** حضرت نے خطبہ پڑھا اور فرمایا کہ ای لوگو تمپر حج فرض ہوا سو تم حج کو ادا کرو تو ایک شخص نے کہا کہ یا حضرت کیا ہر سال حج فرض ہی حضرت چپ رہے یہاں تک کہ اوسنے تین بار پوچھا پھر حضرت نے فرمایا کہ اگر میں ہاں کہتا تو تمپر ہر سال حج کرنا فرض ہو جاتا اور تمسے کبھی نہ ہو سکتا پھر یہ حدیث فرمائی یعنی بیہودہ سوال نکیا کرو

معلوم ہوا کہ لڑکون کو ادب سکھلانا سنت ہی **ق** اَنَسٌ سَمُّوْا بِاِسْمِیْ وَلَا تَکْتَنُوْا بِکُنْیَتِیْ بخاری اور مسلم مین انس رضہ سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ نام رکھا کرو میرے نام پر اور کنیت رکھو میری کنیت کو **ف** کنیت اوسکو کہتے ہین جسپر اب کی لفظ ہو جیسے ابو القاسم اور
ابو الحسن حضرت کی کنیت ابو القاسم تھی سو فرمایا کہ اپنی اولاد کا چھہ نام رکھو ابو القاسم اونکو نہ کہو مصابیح مین روایت ہی کہ حضرت بازار مین تھے
ایک شخص نے پکارا یا ابا القاسم حضرت اوسکی طرف متوجہ ہوئے اوسنے کہا کہ یا حضرت مینے آپکو نہین پکارا تھا اس شخص کو پکارا تھا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی حضرت کے نام
اور کنیت رکھنے مین علما کے بہت قول ہین لیکن صحیح قول یہی ہی کہ حضرت کا نام رکھنا تو درست ہی لیکن کسیکو ابو القاسم کہنا بہتر نہین
چنانچہ اسکا مفصل بیان سفر السعادۃ مین موجود ہی **ق** اَنَسٌ سَوُّوْا صُفُوْفَکُمْ فَاِنَّ تَسْوِیَۃَ الصُّفُوْفِ مِنْ تَمَامِ
الصَّلٰوۃِ بخاری اور مسلم مین انس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا برابر کیا کرو اپنی صفون کو اسواسطے کہ صفون کو برابر کرنا نماز کا
کمال ہی **ھ** اَبُوْ هُرَیْرَۃَ سِیْرُوْا هٰذَا جُمْدَانُ سَبَقَ الْمُفَرِّدُوْنَ قَالُوْا وَمَا الْمُفَرِّدُوْنَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ
الذَّاکِرُوْنَ اللّٰہَ کَثِیْرًا وَّالذَّاکِرَاتُ مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ چلو یہ جمدان پہاڑ ہی بڑھ گئے اکیلے صحابہ نے
کہا یا حضرت اکیلے کون ہین حضرت نے فرمایا کہ خدا کی بہت یاد کرنے والے مرد اور عورتین **ف** حضرت مکے کی راہ مین چلے جاتے تھے وہان ایک
پہاڑ نمود ہوا جسکا جمدان نام ہی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اوس پہاڑ کے پاس کوئی پہاڑ نہین یعنی جیسے یہ پہاڑ تنہا ہی اسی طرح خدا کی
یاد کرنے والے بھی اوسکی یاد مین تنہائی دوست اور گوشہ گیر رہتے ہین ترمذی مین روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اکیلے لوگ وے ہین جو خدا کی یاد پر حریص
اور فدا ہین یاد الٰہی اونکے گناہون کے بوجھ کو اوتار ڈالے گی سو وے لوگ قیامت مین ہلکے پھلکے آوینگے **ھ** عَلِیٌّ شُقِّقَۃٌ خُمُرًا بَیْنَ الْفَوَاطِمِ
یَعْنِیْ ثَوْبَ حَرِیْرٍ اَهْدَاهُ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اُکَیْدِرُ دُوْمَۃَ **ق** لَهٗ وَالْفَوَاطِمُ
اِحْدٰهُنَّ فَاطِمَۃُ الزَّهْرَاءُ وَالثَّانِیَۃُ فَاطِمَۃُ بِنْتُ اَسَدٍ اُمُّ عَلِیٍّ وَالثَّالِثَۃُ فَاطِمَۃُ بِنْتُ حَمْزَۃَ
مسلم مین علی مرتضی رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اوس ریشمی کپڑے کو پھاڑ اور اوڑھنیان بنا کر اون عورتون مین تقسیم کر جنکے فاطمہ نام
ہین مراد وہ ریشمی کپڑا ہی جو اکیدر دومہ کے بادشاہ نے حضرت کو تحفہ بھیجا تھا یہ حضرت نے علی مرتضی سے فرمایا اور فاطمہ کے نام کی تین عورتین تھین
ایک تو فاطمہ زہرا رضہ اور دوسری فاطمہ بنت اسد علی مرتضی رضہ کی ماں تیسری فاطمہ امیر حمزہ کی بیٹی **ف** ہر چند ریشمی کپڑا مرد کو حرام ہی لیکن اگر
کوئی تحفہ دے تو قبول کرے اور عورتون کو حوالہ کرے کہ اونکو حلال ہی **ھ** عَمْرُو بْنُ عَبَسَۃَ صَلِّ صَلٰوۃَ الصُّبْحِ ثُمَّ اَقْصِرْ
عَنِ الصَّلٰوۃِ حِیْنَ تَطْلُعُ الشَّمْسُ حَتّٰی تَرْتَفِعَ فَاِنَّهَا تَطْلُعُ حِیْنَ تَطْلُعُ بَیْنَ قَرْنَیْ شَیْطَانٍ وَحِیْنَئِذٍ
یَسْجُدُ لَهَا الْکُفَّارُ ثُمَّ صَلِّ فَاِنَّ الصَّلٰوۃَ مَشْهُوْدَۃٌ مَّحْضُوْرَۃٌ حَتّٰی یَسْتَقِلَّ الظِّلُّ بِالرُّمْحِ ثُمَّ اَقْصِرْ
عَنِ الصَّلٰوۃِ فَاِنَّهٗ حِیْنَئِذٍ تُسْجَرُ جَهَنَّمُ فَاِذَا اَقْبَلَ الْفَیْءُ فَصَلِّ فَاِنَّ الصَّلٰوۃَ مَشْهُوْدَۃٌ مَّحْضُوْرَۃٌ حَتّٰی
تُصَلِّیَ الْعَصْرَ ثُمَّ اَقْصِرْ عَنِ الصَّلٰوۃِ حَتّٰی تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَاِنَّهَا تَغْرُبُ بَیْنَ قَرْنَیِ الشَّیْطَانِ وَحِیْنَئِذٍ
یَسْجُدُ لَهَا الْکُفَّارُ مسلم مین عمرو بن عبسہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ صبح کی نماز پڑھ پھر نماز کو موقوف کر جب آفتاب نکلے یہان تک کہ
اونچا ہو جاوے اسواسطے کہ آفتاب جب کہ نکلتا ہی تو شیطان کے دونون سینگون کے اندر نکلتا ہی اور اوس وقت کافر آفتاب کو سجدہ کرتے ہین
پھر جب آفتاب بلند ہو تو نماز پڑھ اسواسطے کہ اوس وقت نماز مین عبادت والے موجود اور حاضر ہوتے ہین یہان تک کہ سایہ نیزے کے ساتھ قائم
ہو جاوے یعنی دوپہر ہو اور زمین پر سایہ نرہے پھر اوس وقت نماز موقوف کر اسواسطے کہ اوس وقت دوزخ بھڑکائی جاتی ہی پھر جب سایہ دوپہر کا ڈھلے

جس نشانی کا مرد حضرت نے خبر دیا تھا اوسی نشان کا آدمی اوس قوم میں موجود تھا باقی قصہ اس حدیث کا ذکر باب معجزہ میں ہو چکا ق جابر
رضی اللہ عنہ لا یتحدث الناس ان محمدا یقتل اصحابہ قالہ لعمر حین قال دعنی اضرب عنق
ھذا المنافق یعنی عبد اللہ بن أبی بخاری اور مسلم میں جابر رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اوسکو چھوڑ دو مت مار کہ لوگ نہ
گفتگو کریں کہ محمد اپنے ساتھیوں کو قتل کرتا ہے یہ حضرت نے عمر فاروق رضہ سے فرمایا جب عمر نے حضرت سے کہا کہ مجکو حکم ہو تو میں اس منافق کی
گردن ماروں یعنی عبد اللہ بن ابی کی ف یعنی عبد اللہ بن ابی بڑا منافق تھا اوسنے حضرت کی خدمت میں بے ادبی کی عمر فاروق رضہ نے
اوسکے قتل کی اجازت مانگی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی لوگ حقیقت حال نہ سمجھینگے مجکو سفاک اور خونریز جانینگے مسلمان ہونے سے وحشت کرینگے
سبحان اللہ حضرت میں کیا حکمت و حلم تھا ق المغیرۃ بن شعبۃ دعھما فانی ادخلتھما طاھرتین یعنی الخفین
قالہ بخاری اور مسلم میں مغیرہ بن شعبہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اونکو رہنے دے اور مت اوتار اسواسطے کہ میں نے پاک
پہنے ہیں یعنی دونوں موزے کو یہ حضرت نے مغیرہ رضہ سے فرمایا ف مغیرہ رضہ سے روایت ہے کہ میں سفر میں حضرت کے ساتھ تھا حضرت نے فرمایا کہ
تیرے پاس پانی ہے میں نے کہا کہ ہاں پھر حضرت سواری سے اوترے میں نے پانی ڈالا حضرت نے وضو کیا مونہہ اور ہاتھ دھوئے اور سر پر مسح کیا
حضرت موزے پہنے تھے میں جھکا کہ موزے اوتاروں تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اوتارنے کی کچھ حاجت نہیں میں نے وضو کر کے اونکو پہنا تھا
ھ عایشۃ دعیھا وھل یکون الشبہ الا من قبل ذلک واذا علا ماؤھا ماء الرجل اشبہ الرجل
اخوالہ واذا علا ماء الرجل ماءھا اشبہ اعمامہ مسلم میں حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اوس
تکرار مت کر اور مشابہت نہیں ہوتی مگر اسی کے سبب سے اور جب غالب ہوئی عورت کی منی مرد کی منی پر تو لڑکا اپنے ماموؤں کے مشابہ ہوتا ہے اور اگر
مرد کی منی غالب ہوئی عورت کی منی پر تو لڑکا مشابہ ہوتا ہے اپنے چچوں سے ف حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہے کہ ایک عورت نے پوچھا اگر
عورت کو احتلام ہو اور منی کا پانی دیکھے تو غسل کرے حضرت نے فرمایا کہ ہاں غسل کرے حضرت عایشہ نے اوس عورت سے کہا تیرا برا ہو کیا
عورت کو بھی احتلام ہوتا ہے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اگر عورت کی منی نہوتی تو لڑکا ماموؤں کی صورت سے کس طرح مشابہ ہوتا ش
سلمۃ بن الاکوع ارموا بنی اسمعیل فان اباکم کان رامیا بخاری میں سلمہ بن اکوع رضہ سے روایت ہے کہ
حضرت نے فرمایا کہ تیر اندازی سیکھو اے اسمعیل کی اولاد اسواسطے کہ تمہارا باپ تیر انداز تھا ف چند انصار تیر اندازی کرتے تھے
تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور فرمایا کہ ہم فلانی قوم کے ساتھ ہیں تب دوسری قوم نے تیر اندازی موقوف کی حضرت نے فرمایا کہ تم کیوں نہیں
تیر اندازی کرتے اونھوں نے کہا کہ یا رسول اللہ ہم کیونکر تیر لگاویں اور آپ تو اوس قوم کے ساتھ ہیں اور ہمارے ساتھ نہیں حضرت نے فرمایا کہ
تیر لگاؤ میں تم سبکے ساتھ ہوں اس حدیث سے معلوم ہوا کہ انصار حضرت اسمعیل کی اولاد ہیں تیر اندازی کی اسواسطے تاکید فرمائی کہ جہاد کا
وسیلہ ہے ق جابر سموا ابنک عبد الرحمن قالہ بخاری اور مسلم میں جابر رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اپنے
بیٹے کا عبد الرحمن نام رکھ ف جابر رضہ سے روایت ہے کہ ہماری قوم میں ایک شخص کے بیٹا پیدا ہوا اوسنے قاسم نام رکھا پھر اوسنے
حضرت کو خبر دی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی ق عمر بن ابی سلمۃ سم اللہ وکل بیمینک وکل مما یلیک
بخاری اور مسلم میں عمر بن ابی سلمہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بسم اللہ کہہ اور اپنے داہنے ہاتھ سے کھا اور اوس طرف سے کھا جو تیرے
قریب ہو ف عمر بن ابی سلمہ رضہ سے روایت ہے کہ میں لڑکا تھا اور رکابی کے ہر طرف سے کھاتا تھا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے

سوار ہو کر حضرت نے ام سلمہ سے فرمایا جب کہ اونھون نے کہا تھا کہ مین بیمار ہون **ف** معلوم ہوا کہ حج مین بیمار کو سوار ہو کر طواف کرنا
درست ہی **م** اَبِیْ هُرَیْرَةَ عُوْذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ عُوْذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ عُوْذُوْا بِاللّٰهِ
مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ عُوْذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْیَا وَالْمَمَاتِ مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
کہ پناہ مانگو خدا کی خدا کے عذاب سے پناہ مانگو خدا کی قبر کے عذاب سے پناہ مانگو خدا کی دجال کے فتنے سے پناہ مانگو خدا کی زندگی اور موت کے فتنے
اور فساد سے **ھ** جَابِرٍ غَطُّوا الْاِنَاءَ وَاَوْکُوا السِّقَاءَ فَاِنَّ فِی السَّنَةِ لَیْلَةً یَنْزِلُ فِیْهَا وَبَاءٌ لَا یَمُرُّ بِاِنَاءٍ
لَیْسَ عَلَیْهِ غِطَاءٌ اَوْ سِقَاءٍ لَیْسَ عَلَیْهِ وِکَاءٌ اِلَّا نَزَلَ فِیْهِ مِنْ ذٰلِكَ الْوَبَاءِ قَالَ اللَّیْثُ بْنُ سَعْدٍ
فَالْاَعَاجِمُ عِنْدَنَا یَتَّقُوْنَ ذٰلِكَ فِیْ کَانُوْنَ الْاَوَّلِ مسلم مین جابر رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بند رکھا کرو برتن کو
اور دہانہ باندھا کرو مشک کا اسواسطے کہ تمام سال مین ایک الیسی رات ہی کہ اوسمین وبا اوترتی ہی جس برتن اور مشک کو کھلا پاتی ہی
اوسکے اندر وبا گھس جاتی ہی لیث بن سعد مصر کے محدث نے کہا کہ جو عجم کے لوگ ہمارے پاس ہین کانون اول مین اسکا بچاؤ کرتے ہین
ف کانون اول رومی مہینا ہی خریف کی آخر فصل مین ہوتا ہی خلاصہ مطلب کہ حدیث مین اوس رات کو معین نہین فرمایا کہ کب
ہوتی ہی لیکن عجم کے لوگ کانون اول مین جانتے ہین شاید یون ہی ہو کہ اوس فصل مین اکثر ہوجاتی ہی لیکن اسپر یقین نہین تو برتنون کو ہر رات بند رکھنا چاہیے
ق جَابِرٍ غَطُّوا الْاِنَاءَ وَاَوْکُوا الْاَسْقِیَةَ وَاَغْلِقُوا الْبَابَ وَاَطْفِئُوا السِّرَاجَ فَاِنَّ الشَّیْطَانَ
لَا یَحُلُّ سِقَاءً وَلَا یَفْتَحُ بَابًا وَلَا یَکْشِفُ اِنَاءً فَاِنْ لَّمْ یَجِدْ اَحَدُکُمْ اِلَّا اَنْ یَعْرُضَ عَلٰی اِنَائِهٖ عُوْدًا
وَیَذْکُرَ اسْمَ اللّٰهِ عَلَیْهِ فَلْیَفْعَلْ فَاِنَّ الْفُوَیْسِقَةَ تُضْرِمُ عَلٰی اَهْلِ الْبَیْتِ بَیْتَهُمْ بخاری اور مسلم مین جابر رضی سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بند رکھو برتن کو اور مونہہ باندھو مشکون کا اور بند کرو دروازے کو اور گل کیا کرو چراغ کو اسواسطے کہ شیطان مشک
اور دروازے اور برتن کو نہین کھولتا اور اگر کوئی برتن ڈھانکنے کو کچھ نپاوے تو لکڑی کو برتن پر آڑا رکھ دیوے اور بسم اللہ کہے مقرر چوہا گھر والون کو
جلا دیتا ہی یعنی اگر سوتے وقت چراغ روشن رہے تو چوہا بتی لیجاتا ہی تو گھر مین اکثر آگ لگ جاتی ہی **ف** حضرت نے اس حدیث مین
آداب سکھلائے کہ بسم اللہ کہہ سکے رات کو یہ کام کرنا چاہیے اسمین بڑے فائدے ہین **ھ** جَابِرٍ غَیِّرُوْا هٰذَا الشَّیْءَ وَاجْتَنِبُوا
السَّوَادَ مسلم مین جابر رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ رنگ بدل ڈالو اسکا کسی چیز سے اور بچو سیاہی سے **ف** فتح مکہ مین ابو قحافہ
صدیق اکبر رضی کے باپ مسلمان ہوئے اونکی داڑھی اور سر کے بال نہایت سفید تھے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ خضاب کرنا درست ہی لیکن
سیاہ خضاب کرنا مکروہ ہی فقہا کہتے ہین کہ وسمے کا خضاب درست ہی اسواسطے کہ بعضے اصحاب کرتے تھے وسمے کے سوا اور خضاب سیاہ رنگ
درست نہین واللہ اعلم **خ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ فِرَّ مِنَ الْمَجْذُوْمِ کَمَا تَفِرُّ مِنَ الْاَسَدِ لَمْ یَصِلْ سَنَدَہٗ بِهٰذَا الْحَدِیْثِ
بخاری مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بھاگ کوڑھی سے جیسے تو شیر سے بھاگتا ہی بخاری نے اس حدیث کی پوری سند نہین
بیان کی **ف** اس بیماری سے آدمی کو نفرت آتی ہی تو بیمار کو زیادہ تر رنج آتا ہی اسواسطے اوسکی صحبت منع فرمائی **خ** اَبُوْ مُوْسٰی
فُکُّوا الْعَانِیَ وَاَطْعِمُوا الْجَائِعَ وَعُوْدُوا الْمَرِیْضَ بخاری مین ابو موسی رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ چھڑاؤ قیدی کو
اور کھانا کھلاؤ بھوکے کو اور خیر و عافیت پوچھو بیمار کی **ف** دشمن سے مظلوم کو چھڑانا قادر پر فرض ہی اور اطعام اور عیادت
فرض کفایہ ہی **ھ** اَبُوْ هُرَیْرَةَ قَاتِلْهُمْ حَتّٰی یَشْهَدُوْا اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ فَاِذَا

اور پڑھ چلے تو نماز پڑھ اسواسطے کہ اوس وقت عبادت والے نمازین موجود اور حاضر ہوتے ہین یہان تک کہ عصر کی نماز سے تو فراغت پاوے
پھر نماز کو موقوف کر یہان تک کہ آفتاب ڈوب جاوے اسواسطے کہ آفتاب شیطان کے دونون سینگون کے اندر ڈوبتا ہی اور اوس وقت آفتاب کو
کافر سجدہ کرتے ہین **ف** عمرو بن عبسہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت مدینے مین تشریف لائے تو مینے حضرت سے نماز کے وقت پوچھے تب حضرت نے
یہ حدیث فرمائی یعنی ہر وقت نماز پڑھنا درست ہی لیکن تین وقت درست نہین طلوع غروب کے وقت تو اسواسطے منع ہی کہ اوس وقت آفتاب
کو کافر سجدہ کرتے ہین مسلمانون کو اونکی مشابہت نچاہیے اور دوپہر کو دوزخ بھڑکائی جاتی ہی جلال کا وقت ہی **خ** عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ صَلِّ قَائِمًا
فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَقَاعِدًا فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَعَلَى جَنْبٍ **قال له** بخاری مین عمران بن حصین رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نماز پڑھ کھڑے
ہوکر اور اگر تجھسے نہو سکے تو بیٹھ کے پڑھ سو اگر بیٹھ کے بھی نہو سکے تو لیٹ کے پڑھ یہ حضرت نے عمران سے فرمایا **ف** عمران سے روایت
ہی کہ مجکو بواسیر کی بیماری تھی مینے حضرت سے اسکا مسئلہ پوچھا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی بیمار کو ہر طرح نماز پڑھنا درست ہی خواہ
کھڑے خواہ بیٹھے خواہ لیٹے **ق** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُغَفَّلٍ صَلُّوا قَبْلَ صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ صَلُّوا قَبْلَ صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ
قَالَ فِي الثَّالِثَةِ لِمَنْ شَاءَ كَرَاهِيَةَ أَنْ يَتَّخِذَهَا النَّاسُ سُنَّةً بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن مغفل رضی سے روایت
ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نماز پڑھو مغرب سے پہلے نماز پڑھو مغرب سے پہلے حضرت نے تیسری بار مین فرمایا کہ جو چاہے سو نماز پڑھے یہ اس خوف سے
فرمایا کہ لوگ اوسکو سنت موکدہ نجانین **ف** لوگون نے پوچھا کہ مغرب کے پہلے نماز درست ہی یا نہین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی
ہرچند مغرب سے پہلے نماز درست ہی لیکن تاکید اور التزام نچاہیے کہ ادائے فرض مین تاخیر ہوگی **ق** خَبَّابُ بْنُ الْأَرَتِّ ضَعُوهَا
مِمَّا يَلِي رَأْسَهُ وَاجْعَلُوا عَلَى رِجْلَيْهِ مِنَ الْإِذْخِرِ يَعْنِي مُصْعَبَ بْنَ عُمَيْرٍ حِينَ اسْتُشْهِدَ بِأُحُدٍ بخاری اور
مسلم مین خباب بن ارت رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اوس کملی کو اوسکے سر کی طرف ڈالو اور اوسکے دونون پاؤن پر گھاس رکھو
یعنی مصعب بن عمیر کے جب کہ وے جنگ احد مین شہید ہوئے **ف** جب مصعب شہید ہوئے تو سوائے ایک کملی کے کفن میسر آیا اور کملی بھی
ایسی چھوٹی تھی کہ اگر سر پر ڈالتے تھے تو پاؤن کھلتے تھے اور اگر پاؤن پر ڈالتے تھے تو سر کھلتا تھا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ
جب کچھ میسر آوے تو کفن مین ایک ہی کپڑا کفایت کرتا ہی **م** سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ ضَعْهُ مِنْ حَيْثُ أَخَذْتَهُ **قال**
له يَعْنِي سَيْفًا اسْتَوْهَبَهُ مِنَ الْغَنَائِمِ مسلم مین سعد بن ابی وقاص رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اوسکو رکھدے جہان سے
تونے اوسکو لیا ہی **ف** غنیمت کے مال سے سعد بن ابی وقاص نے ایک تلوار اوٹھائی اور حضرت سے مانگی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی
غنیمت کے مال مین سب غازیون کا حق ہی بے تقسیم تجکو کیونکر ملے **م** عُثْمَانُ بْنُ أَبِي الْعَاصِ ضَعْ يَدَكَ عَلَى الَّذِي يَأْلَمُ مِنْ جَسَدِكَ
وَقُلْ بِسْمِ اللّٰهِ ثَلٰثًا وَقُلْ سَبْعَ مَرَّاتٍ أَعُوذُ بِاللّٰهِ وَقُدْرَتِهِ مِنْ شَرِّ مَا أَجِدُ وَأُحَاذِرُ **قال له**
مسلم مین عثمان بن ابی العاص رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے مجھسے فرمایا کہ وہان اپنا ہاتھ رکھ جہان تیرے بدن مین درد ہوتا ہی اور بسم اللہ تین بار کہہ
اور سات بار کہہ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ وَقُدْرَتِهٖ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ وَاُحَاذِرُ یعنی مین پناہ مانگتا ہون خدا کی اور اوسکی قدرت کی اوس چیز کے شر سے
جسکا مجکو غم اور خوف ہی **ف** مصابیح مین عثمان بن ابی العاص رضی سے روایت ہی کہ مینے اپنے درد اور بیماری کی حضرت سے شکایت کی
تب حضرت نے یہ دعا فرمائی مینے اوسپر عمل کیا مجکو شفا حاصل ہوئی **ق** أُمُّ سَلَمَةَ طُوفِي مِنْ وَرَاءِ النَّاسِ وَأَنْتِ رَاكِبَةٌ
قال لها لَمَّا قَالَتْ إِنِّي أَشْتَكِي بخاری اور مسلم مین حضرت ام سلمہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تو طواف کر لوگون کے پیچھے

ہمارے پاس خبر لاوے آپ حضرت نے جنگ خندق کی رات فرمایا ھ حذیفۃ ثم یاتوما مان ق لہ صبیحۃ لیلۃ
الاحزاب مسلم میں حذیفہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اوٹھو اور سو یہ حضرت حذیفہ رضہ سے فرمایا جنگ خندق کی صبح کو
ف جنگ خندق میں کفار نے کئی دن تک مدینہ گھیرا ایک رات نہایت سرد ہوا چلی لوگ بیدم ہو گئے اس رات کو تب حضرت نے حذیفہ کو خبر کے
واسطے بھیجا پھر حذیفہ کو اپنا کمل اوڑھایا اونکو خوب نیند غفلت کی آگئی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی باقی مفصل قصہ ہو چکے باب میں گذرا
ھ ابو سعید قولوا اللھم صل علی محمد عبدک و رسولک کما صلیت علی آل ابراھیم و بارک علی محمد و
آل محمد کما بارکت علی ابراھیم و آل ابراھیم بخاری میں ابو سعید رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ یوں درود پڑھو
کہ الٰہی اپنی مہر کر محمد پر جو تیرا بندہ اور تیرا پیغمبر ہے جیسے تو نے ابراہیم پر مہر کی اور برکت کر محمد پر اور محمد کی آل پر جیسے تو نے برکت کی ابراہیم
پر اور ابراہیم کی آل پر ق ابو حمید الساعدی قولوا اللھم صل علی محمد و علی ازواجہ و ذریتہ کما
صلیت علی آل ابراھیم و بارک علی محمد و علی ازواجہ و ذریتہ کما بارکت علی آل ابراھیم انک
حمید مجید بخاری اور مسلم میں ابو حمید رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ درود کو یوں کہا کرو کہ الٰہی اپنی مہر کر محمد پر اور اوسکی بیبیوں
اور اوسکی اولاد پر جیسے تو نے مہر کی ابراہیم پر اور برکت کر محمد پر اور اوسکی بیبیوں پر اور اوسکی اولاد پر جیسے تو نے برکت کی ابراہیم پر بیشک
تو سب خوبیوں سراہا بڑائی والا ہے ھ ام سلمۃ قولی اللھم اغفر لی ولہ واعقبنی منہ عقبی حسنۃ ق لہ
لہا حین مات ابو سلمۃ مسلم میں حضرت ام سلمہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ یوں کہہ کہ الٰہی مجکو بخش اور اوسکو یعنی خاوند کو
اور اوسکے بعد مجکو اوسکا نیک بدلا دے یہ حضرت نے حضرت ام سلمہ رضہ سے فرمایا جب کہ ابو سلمہ کا انتقال ہوا ف حضرت ام سلمہ کے اول
خاوند یعنی ابو سلمہ کا جب انتقال ہوا تب حضرت نے اونکو یہ تعلیم کی حق تعالی نے دعا قبول کی حضرت سے اونکا نکاح ہوا ق ابو سعید
قوموا الی سیدکم او الی خیرکم یعنی سعد بن معاذ فقعد عند النبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم
فقال ان ھؤلاء نزلوا علی حکمک بخاری اور مسلم میں ابو سعید رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اوٹھو اپنے سردار کی طرف یا یوں
فرمایا کہ اپنے سے افضل اور بہتر کی طرف یعنی سعد بن معاذ کی طرف پھر سعد حضرت پاس بیٹھے تو حضرت نے فرمایا کہ البتہ یہ یہودی تیری تجویز پر
راضی ہو کر اوترے ہیں ف بنی قریظہ ایک قوم تھی یہود کی حضرت سے اونھوں نے عہد شکنی کی تھی حضرت نے اونکا قلعہ گھیرا تھا وے لوگ
اس بات پر راضی ہوئے کہ سعد بن معاذ جو ہمارے حق میں تجویز کریں سو ہمکو قبول ہے سعد زخمی تھے حضرت نے اونکو مدینے سے بلایا جب وے آئے
تب حضرت نے انصار سے یہ حدیث فرمائی سعد نے اونکے قتل کرنے کا حکم دیا چنانچہ اوس قوم کے مرد قتل ہوئے اور عورتیں اور لڑکے لونڈی غلام ہوئے
بعضے علما نے کہا کہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سردار اور علما کی تعظیم کے واسطے قیام کرنا درست ہے اور بعضوں نے جواب دیا ہے کہ قیام تعظیم
کے واسطے نہ تھا بلکہ سعد زخمی تھے اونکے سنبھالنے کے واسطے حضرت نے قیام کا حکم کیا تھا چنانچہ دوسری حدیث میں آیا ہے کہ ایک دوسرے
کے واسطے نہ قیام کیا کرو جیسے عجم کے لوگ کرتے ہیں اور بعضے علما نے فرمایا ہے کہ قیام افراط تعظیم کے واسطے مکروہ ہے اور اہل علم اور دین کی
تکریم کے واسطے درست ہے ھ انس قوموا الی جنۃ عرضھا السموات والارض قالہ حین دنا
المشرکون یوم بدر صحیح مسلم میں انس رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اوٹھو اوس بہشت کی طرف جسکا پھیلاؤ آسمان اور
زمین برابر ہے یہ حضرت نے اوس وقت فرمایا جس وقت جنگ بدر میں مشرک نزدیک آگئے ف یعنی اونکو قتل کرو اسواسطے کہ اونکا

فعلوا ذلك فقد منعوا مني دماءهم واموالهم الا بحقها وحسابهم على الله ق ل قاله لعلي
يوم خيبر مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قتل کرو انکو یہانتک کہ وے گواہی دین کہ خدا کے سوا کوئی معبود
برحق نہین اور محمد خدا کا رسول ہی پھر جب اونھون نے یہ کیا تو مجھسے اپنے خون اور مال بچائے مگر حق بات پر اور حساب اونکا خدا پر ہی
یہ حضرت نے علی مرتضی رض سے فرمایا جنگ خیبر کے دن ف یعنی جب کافر نے کلمہ پڑھا تو اوسکی جان مارنا اور مال لوٹنا درست نہین
لیکن خون کے بدلے خون ہوگا اور اگر مال ہوگا زکوۃ لیجاویگی اور اگر وے اپنی جان اور مال بچانے کے واسطے کلمہ پڑھلیوینگے اور دل سے کافر رہینگے
تو خدا اونسے حساب کرلیگا ہمکو ظاہر کا حکم ہی ه ابو هريرة قاربوا وسددوا مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ میانہ روی اختیار کرو اور راہ راست پر چلو ف یعنی عبادت بلکہ ہر چیز مین افراط اور تفریط سے بچو نہ عبادت مین ایسی کثرت
ہو کہ جو افسردہ اور ملول کر ڈالے نہ ایسی قلت اچھی کہ دل پر اوسکی کچھہ تاثیر نہو ه جويرية زوج النبي صلى الله عليه
وآله وسلم قربيه فقد بلغت محلها يعني عظما من شاة اعطيته مولاتها من الصدقة مسلم مین
حضرت جویریہ رض حضرت کی بی بی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اوس گوشت کو میرے پاس لا اسواسطے کہ زکوۃ یا خیرات اپنے مقام کو پہونچ گئی
ف حضرت نے کھانا مانگا حضرت جویریہ رض نے کہا کہ یا حضرت اس وقت کچھہ حاضر نہین لیکن میری آزاد لونڈی کو خیرات کا گوشت
ملا ہی وہ حاضر ہی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی ہرچند زکوۃ اور خیرات ہمکو درست نتھی لیکن اول جب محتاج کو ملی اور محتاج نے دوسرے شخص
کو دی تو اوسکو درست ہوگئی ه طارق بن اشيم قل اللهم اغفر لي وارحمني وعافني وارزقني فان هؤلاء
تجمع لك دنياك واخرتك قاله لرجل قال يا رسول الله كيف اقول حين اسأل ربي مسلم مین
طارق بن اشیم رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا یہ دعا پڑھا کر اللهم اغفر لي وارحمني وعافني وارزقني یعنی الہی مجکو بخش
اور مجھپر رحم کر اور مجکو عافیت اور چین مین رکھہ اور مجکو روزی دے سو مقرر یے لفظین تیرے دین اور دنیا کی بہتری کی جامع ہین یہ حضرت نے
اوس مرد سے فرمایا جسنے کہا کہ یا رسول اللہ مین کیونکر کہا کرون جب اپنے رب سے سوال کیا کرون ه سعد بن ابي وقاص قل لا اله
الا الله وحده لا شريك له الله اكبر كبيرا والحمد لله كثيرا سبحان الله رب العالمين لا حول
ولا قوة الا بالله العزيز الحكيم قال فهؤلاء لربي فما لي قال قل اللهم اغفر لي وارحمني واهدني
وارزقني وعافني شك الراوي في عافني قاله لاعرابي جاءه فقال يا نبي الله علمني
كلاما اقوله مسلم مین سعد بن ابی وقاص رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ یون کہا کر کہ سوائے خدا کے کوئی پرستش کے لائق نہین وہ
اکیلا مالک ہی اوسکا کوئی شریک نہین خدا سب سے بزرگ تر بڑائی والا اور سب تعریفین بہت سی خوبیان خدا کے واسطے ہین پاک ہی خدا جہان کا
مالک گناہ سے بچاؤ نہ بندگی کی طاقت بدون خدا کی مدد کے جو سب پر غالب حکمت والا ہی اوس جنگلی آدمی نے کہا کہ یہ تو خدا کی تعریفین ہین
پھر مجکو کیا یعنی میرے فائدے کی چیز کچھہ فرمائیے حضرت نے فرمایا یون کہا کر کہ الہی مجکو بخش اور مجھپر رحم کر اور مجکو ٹھیک راہ پر چلا اور مجکو
روزی دے اور مجکو عافیت مین رکھہ راوی کو شک ہی کہ حضرت نے عافیت کی لفظ فرمائی یا نہین یہ حضرت نے اوس جنگلی آدمی سے فرمایا جو حضرت
پاس آیا تو اوسنے کہا کہ اے خدا کے پیغمبر مجکو کوئی ایسا کلام سکھلائیے جسکو مین کہا کرون ه حذيفة قم يا حذيفة
فأتنا بخبر القوم قاله ليلة الاحزاب مسلم مین حذیفہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اوٹھ اے حذیفہ اوس قوم کی

اور یہ جو فرمایا کہ آپکو مردون مین شمار کر یعنی پریشانی و تشویش دنیا کا سبب حق کی غفلت ہی اور جب موت یاد رہیگی تو سب مشکل آسان

شعر جو آمد ما رفتنی کہ جان پاک چہ بر تخت مردن چہ بر روی خاک ۞ یہ حدیث زہد اور درویشی کی جڑ ہی اللہ ہماری آنکھین کھولے اور

اسپر عمل نصیب کرے آمین خ ابو ایوب کیلوا طعامکم یبارک لکم فیہ بخاری مین ابو ایوب سے روایت ہی کہ حضرت نے

فرمایا کہ تولا کرو اپنے اناج کو تمھارے لیے اوسمین برکت ہوگی ف یعنی سول سکے تو تولنا چاہیے کہ اگر کم ہو تو مناسب خرچ کیجے اور اگر زیادہ ہو تو

غیر کا حق جیسے کیجیے اور ہر روز تول کر گھر مین خرچ کرنا بھی حکمت سے خالی نہین کہ حساب سے خرچ ہو ضرورت سے زیادہ ہو نہ م ابو سعید

لقنوا موتاکم لا الہ الا اللہ مسلم مین ابو سعید سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ سکھلاؤ اپنے مردون کو لا الہ الا اللہ ف

یعنی مرنے کے وقت لا الہ الا اللہ پکارکے کہو تا کہ مرنے والا بھی سنکے کہے اور یون نہ اوس سے کہنا چاہیے کہ لا الہ الا اللہ کہہ کہ شاید جوش مین

انکار کر بیٹھے م ابو ہریرۃ لیاخذ کل رجل برأس راحلتہ فان ھذا منزل حضرنا فیہ الشیطان

قالہ غداۃ لیلۃ التعریس مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا چاہیے کہ پکڑے ہر ایک مرد اپنے اونٹ

کے سر کو سو مقرر یہ منزل ہی کہ اسمین ہمارے پاس شیطان آیا یہ حضرت نے لیلۃ التعریس کی فجر کو فرمایا ف جنگ خیبر سے پلٹے آخر

حضرت اور تمام لوگ سوگئے فجر کی نماز قضا ہوگئی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی یہ مکان ہی شیطان کا ایسا نہو کہ شیطان بہکے اور پھر کوئی گناہ

تو ہوشیاری کرنا چاہیے ق عائشۃ لیصل احدکم نشاطہ فاذا کسل او فتر قعد وفی روایۃ فلیقعد

بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا چاہیے کہ نماز پڑھا کرے ہر ایک شخص جب تک خوش دل اور چست رہے پھر

جب کاہل یا سست ہو تو بیٹھ رہے اور دوسری روایت یون ہی کہ اوسکو بیٹھ رہنا چاہیے ف انس سے روایت ہی کہ حضرت نے

مسجد مین رسی لٹکی دیکھی پوچھا یہ کیا ہی لوگون نے کہا کہ حضرت زینب کا دستور ہی کہ جب تہجد کی نماز مین سست ہو جاتی ہین تو اسکو تھام

لیتی ہین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی سستی مین نفل نماز پڑھنا بے لطف ہی م جابر لیصل من شاء منکم فی رحلہ

قالہ فی یوم مطیر فی سفر مسلم مین جابر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا چاہیے کہ نماز پڑھ لے جو شخص کہ تم مین

چاہے اپنے بستر پر یہ حضرت نے مینہ برسنے کے دن سفر مین فرمایا ف معلوم ہوا کہ مینہ کے عذر سے جماعت مین حاضر نہ ہونا درست ہی

م ابن مسعود لیلینی منکم اولوا الاحلام والنھی ثم الذین یلونھم ثم الذین یلونھم وایاکم

وھیشات الاسواق مسلم مین عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا چاہیے کہ تم مین سے عقلمند اور ہوشیار لوگ میرے

قریب ہوا کرین پھر اونکے بعد کے لوگ ہوا کرین جو اون سے میل رکھتے ہون پھر وہ لوگ جو اونسے میل رکھتے ہون اور تم بچو بازارون کی بک بک

یعنی مسجد اور جماعت مین بازار کی طرح شور اور ہجوم نکرو ف عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہی کہ حضرت کا دستور تھا کہ جماعت کے وقت

ہمارے مونڈھون کو ملاتے تھے اور فرماتے تھے کہ برابر ہو جاؤ اور قیام مین مختلف نہو نہین تو تمھارے دلون مین اختلاف پڑجاویگا پھر حضرت

یہ حدیث فرماتے تھے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ امام کے قریب اہل علم اور عقل کھڑے ہون تا کہ مسائل کو سیکھین اور اگر امام کو سہو واقع ہو

تو اوسکو خبر دار کرین اور علما کے بعد درجہ بدرجہ لوگ صف مین کھڑے ہون ابو بکر صدیق رض کا دستور تھا کہ نماز مین حضرت کے پیچھے برابر

کھڑے ہوتے تھے اوس جگہ دوسرا شخص نہین کھڑا ہوتا تھا م ابو سعید لیبعث من کل رجلین احدھما والاجر

بینھما یعنی فی الجہاد قالہ لبنی لحیان حین بعث الیھم بعثا مسلم مین ابو سعید سے روایت ہی کہ

قتل کرنا یا شہید ہونا ہر طرح بہتر ہی کہ اوسکا عوض بہشت ہی **ق** ابن عباس قوموا عني ولا ينبغي عندي التنازع
وفي رواية عند نبي تنازع بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عباس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اٹھو میرے پاس سے اور لائق نہین
میرے پاس جھگڑا کرنا اور دوسری روایت یون ہی کہ پیغمبر پاس جھگڑا مناسب نہین **ف** حضرت نے مرض الموت مین دوات قلم مانگا بعضون
نے کہا لاؤ اور بعضون نے کہا کچھ ضرور نہین کہ حضرت کو لکھانے مین تکلیف ہوگی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی باقی اسکا قصہ اسی باب مین مفصل
ہو چکا **ق** ابو ہريرة كخ كخ ارم بها اما علمت انا لا ناكل الصدقة وفي رواية لا تحل لنا الصدقة
قاله للحسن بن علي رضي الله عنهما حين اخذ تمرة من تمر الصدقة فجعلها في فيه بخاری اور مسلم
مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا چھی چھی اسکو پھینک دے کیا تو نہین جانتا کہ ہم لوگ زکوۃ نہین کھاتے اور دوسری روایت مین ہی کہ ہمکو
زکوۃ حلال نہین حضرت نے یہ امام حسن رض سے فرمایا جب اونہون نے زکوۃ کی کھجورون مین سے ایک کھجور اوٹھالی اور اپنے مونہہ مین رکھ لی **ف**
حضرت امام حسن اوس وقت مین لڑکے تھے اس حدیث سے ثابت ہوا کہ سادات کو زکوۃ کا مال حرام ہی **ق** جابر كل فاني
اناجي من لا تناجي يعني الثوم المطبوخ **قاله** لرجل من اصحابه بخاری اور مسلم مین جابر رض سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ تو کھا اسواسطے کہ مین کانا پھوسی کرتا ہون اوس سے جس سے تو کانا پھوسی نہین کرتا **ف** حضرت کے روبرو لہسن کا ساگ آیا
اوسمین لہسن کی بو آئی حضرت نے اوسکو نہ کھایا کسی صحابی سے فرمایا کہ تو کھا صحابی نے دیکھا کہ حضرت نہین کھاتے ہین تو اوسنے بھی ہاتھ
کھینچا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی پکا لہسن کھانا ہرچند حلال ہی مگر مین اس عذر سے نہین کھاتا کہ مجھسے اور جبرئیل سے کلام ہوا کرتا ہی
اور اونکو اسکی بو سے نفرت ہی **ق** ابن عمر كلوا فانه حلال ولكنه ليس من طعامي يعني الضب بخاری
اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کھاؤ اسواسطے کہ سوسمار یعنی گوہ حلال ہی ولیکن وہ ہماری خوراک نہین
ف حضرت ایک مجلس مین تھے سوسمار کا گوشت پختہ آیا کسینے کہا کہ یا حضرت یہ سوسمار کا گوشت ہی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی
یعنی ہرچند یہ حلال ہی لیکن قریشی لوگ اسکو نہین کھاتے یعنی شرعی کراہیت نہین طبعی کراہت ہی امام شافعی اور امام مالک کے نزدیک
سوسمار حلال ہی اور یہی حدیث اونکی دلیل ہی اور امام اعظم کے نزدیک حلال نہین اونکے نزدیک یہ حکم ابتداے اسلام مین تھا
ق ابن عمر كلوا من الاضاحي ثلثا هذا احاديث منسوخ بما ذكرنا من قبل بخاری اور مسلم مین عبد اللہ
بن عمر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قربانی کا گوشت تین دن تک کھاؤ اس کتاب کے مصنف نے کہا کہ یہ حدیث منسوخ ہی چنانچہ اسکا ذکر
ہم آگے کر چکے ہین **ق** ابن عمر كن في الدنيا كانك غريب او كانك عابر سبيل وعد نفسك في اصحاب
القبور بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ دنیا مین مسافر کی طرح یا کہ جیسے راہ چلتا اور اپنی
جان کو قبر والے مردون مین گن رکھ **ف** عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے میرے دونون مونڈھون کو پکڑا پھر یہ حدیث فرمائی
اور عبد اللہ بن عمر رض یون کہا کرتے تھے کہ جب تو صبح کرے تو شام کا منتظر مت رہ اور جب شام ہو تو صبح کی توقع مت رکھ اور صحت کی حالت مین
بیماری کے خیال سے جو عمل کرنا ہو سو کر لے یعنی صحت کو غنیمت جان بیماری مین کچھ نہین ہو سکتا اور زندگی مین موت کا سامان کر حدیث مین
یہ جو فرمایا کہ مسافر اور راہ چلنے والے کی طرح گذران کر یعنی جیسے مسافر سفر مین زیادہ بکھیڑا نہین کرتا اور ہر دم اپنا وطن یاد کرکے زاد راہ کی
فکر مین رہتا ہی اسی طرح مومن کو لازم ہی کہ دنیا کو سراے جانکے بیہودہ حرص کو مار کر اپنے اصلی وطن سے غافل نہو ہر دم وہان کا سامان کرتا رہے

اِلَى النَّاسِ **قَالَهُ** حِيْنَ اشْتَدَّ وَجَعُهُ فِيْ مَرَضِهِ الَّذِيْ مَاتَ فِيْهِ بخاری مین حضرت عائشہ رض سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ اوندیلو مجھپر سات مشکین جنکے دہانے نکھلے ہون تاکہ مین لوگون کو وصیت کرون یہ حضرت نے اوس وقت فرمایا
جب حضرت کو درد کی شدت ہوئی اوس بیماری مین جسمین حضرت کا انتقال ہوا **ف** حضرت عائشہ رض سے روایت ہے کہ جب حضرت نے
یہ حدیث فرمائی تو ہمنے حضرت کو ایک تغار مین بٹھلایا اور اون مشکون سے پانی ڈالنا شروع کیا یہانتک کہ حضرت نے اشارہ
کیا کہ بس پھر حضرت باہر نکلے اور نماز پڑھائی اور خطبہ پڑھا معلوم ہوا کہ حضرت کو بیماری مین گرمی کی کمال شدت تھی
یہ زہر کا اثر تھا جو خیبر مین یہودی عورت نے دیا تھا **ق** اَنَسٌ يَسِّرُوْا وَلَا تُعَسِّرُوْا وَسَكِّنُوْا وَلَا تُنَفِّرُوْا
بخاری اور مسلم مین انس رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ لوگون سے نرمی اور آسانی کرو اور سختی نہ کرو اور تسکین
اور دلاسا دو اور نہ بھڑکاؤ **ف** یعنی نرمی چاہیے تاکہ لوگ دین سیکھین بدخلقی اور سختی لازم نہین کہ لوگ وحشت کرین

اَلْبَابُ الْعَاشِرُ

یہ دسوان باب ہے اسکے اول مین وہ حدیثین ہین جنکے سرے پر لام تاکید ہے **ھ** عُمَرُ لَاُخْرِجَنَّ الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى
مِنْ جَزِيْرَةِ الْعَرَبِ حَتّٰى لَا اَدَعَ فِيْهَا اِلَّا مُسْلِمًا مسلم مین عمر فاروق رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مین ضرور
نکالدونگا یہود اور نصاریٰ کو عرب کے ٹاپو سے یہانتک کہ سوائے مسلمان کے اوسمین کسیکو نہ چھوڑونگا **ف** عرب مبداء اسلام ہے
تو حکمت یہی تھی کہ وہان سوائے مسلمانون کے کوئی نرہے چنانچہ فاروق اعظم رض نے بموجب اس حدیث کے یہود کو خیبر وغیرہ سے نکالا اور شام مین رکھا
ق سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ لَاُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ غَدًا رَجُلًا يَفْتَحُ اللّٰهُ عَلٰى يَدَيْهِ يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ وَيُحِبُّهُ
اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ يَعْنِيْ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ **قَالَهُ** يَوْمَ خَيْبَرَ بخاری اور مسلم مین سہل بن سعد رض سے روایت ہے کہ
حضرت نے فرمایا کہ مقرر مین کل علم دونگا اوس مرد کو جسکے ہاتھون پر خدا فتح کریگا وہ خدا اور رسول کو چاہتا ہے اور خدا اور رسول اوسکو
چاہتے ہین یعنی علی مرتضیٰ کو یہ حضرت نے جنگ خیبر کے دن فرمایا **ف** جنگ خیبر مین حضرت نے جب یہ فرمایا تو رات کو صحابہ چرچا کیا کیے
کہ دیکھیے یہ دولت کسکو نصیب ہے صبح کے وقت حضرت کی خدمت مین اصحاب حاضر ہوئے ہر ایک شخص اسکا امیدوار تھا سو حضرت نے
فرمایا کہ علی مرتضیٰ کہان ہین لوگون نے کہا کہ یا حضرت اونکی آنکھین آئی ہین حضرت نے اونکو بلایا اور لب مبارک اونکی آنکھ پر لگائی اوسی وقت
صحت ہوگئی پھر حضرت نے اونکو علم دیا خدا نے اونکے ہاتھ پر فتح نصیب کی اس حدیث سے علی مرتضیٰ رض کی بڑی عمدہ فضیلت ثابت ہوئی
ح اَبُوْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُعَلّٰى لَاُعَلِّمَنَّكَ سُوْرَةً هِيَ اَعْظَمُ السُّوَرِ فِي الْقُرْاٰنِ **قَالَهُ** لَهُ بخاری مین ابو سعید
بن معلی رض سے روایت ہے کہ حضرت نے مجھسے فرمایا کہ البتہ مین تجکو ایک سورت سکھلاؤنگا جو قرآن کی سب سورتون سے بزرگ اور افضل ہے **ف**
مراد سورۂ فاتحہ ہے چنانچہ ساتوین باب مین مذکور ہوچکا **ھ** اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَاَنْ اَقُوْلَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ
اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَحَبُّ اِلَيَّ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ سبحان اللہ اور
الحمد للہ اور لا الٰہ الا اللہ کا کہنا میرے نزدیک ساری دنیا سے زیادہ پیارا ہے جس پر آفتاب کی چمک پڑتی ہے **ھ** اَلزُّبَيْرُ لَاَنْ يَّاْخُذَ
اَحَدُكُمْ اَحْبُلَهٗ ثُمَّ يَاْتِيَ الْجَبَلَ فَيَاْتِيَ بِحُزْمَةٍ مِّنْ حَطَبٍ عَلٰى ظَهْرِهٖ فَيَبِيْعَهَا فَيَكُفَّ اللّٰهُ بِهَا وَجْهَهٗ
وَفِيْ رِوَايَةٍ فَيَسْتَغْنِيَ بِثَمَنِهَا خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ اَنْ يَّسْاَلَ النَّاسَ اَعْطَوْهُ اَوْ مَنَعُوْهُ مسلم مین زبیر رض سے روایت ہے

حضرت نے فرمایا چاہیے کہ دو آدمیون مین سے ایک آدمی جہاد کو جاوے اور ثواب دونون مین برابر ہی یہ حضرت نے اوس وقت فرمایا جب قوم بنی لحیان کی لشکر بھیجا **ف** یعنی ہر قوم سے آدھے آدمی جہاد کو جاوین اور آدھے آدمی مجاہدین کے جورو لڑکون کی خبرگیری کرین کے ثواب دونون کو برابر ملیگا **ق** عَائِشَةَ مُرُوْا اَبَا بَكْرٍ يُّصَلِّ بِالنَّاسِ بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہی کہ فرمایا حضرت نے کہو ابو بکر رضہ سے کہ لوگون کو نماز پڑھاوے **ف** حضرت نے مرض الموت مین یہ حدیث فرمائی اور پانچ دن اونسے امامت کروائی چنانچہ اسکا مفصل قصہ دوسرے باب مین گذرا جو عہدہ حضرت کو خاص تھا یعنی امامت کا سوا اپنی حیات مین ابو بکر صدیق رضہ کو دیا اس مین صاف اشارہ ہی خلافت کا گویا حضرت نے اونکو اپنا ولیعہد کیا **خ** ابْنُ عَبَّاسٍ مُرُوْهُ فَلْيَتَكَلَّمْ وَلْيَسْتَظِلَّ وَلْيَقْعُدْ وَلْيُتِمَّ صَوْمَهُ يعني اَبَا اِسْرَائِيْلَ بخاری مین عبد اللہ بن عباس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اوس سے کہدے کہ بولے اور اپنے اوپر سایہ کرے اور بیٹھے اور اپنا روزہ تمام کرے **ف** حضرت نے ایک شخص کو دیکھا کہ دھوپ مین چپ کھڑا ہی اسکا سبب پوچھا لوگون نے کہا کہ یہ ابو اسرائیل ہی اسنے نذر مانی ہی کہ روزہ رکھے دھوپ مین کھڑا رہے اور کسی سے کلام نکرے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی روزہ عبادت تھا اوسکی اجازت دی اور نہ بولنا اور دھوپ مین کھڑا ہونا عبادت نہ تھا اسواسطے منع فرمایا معلوم ہوا کہ غیر مشروع نذر کا ادا کرنا نچاہیے **م** ابْنُ عُمَرَ مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا ثُمَّ لِيَدَعْهَا حَتّٰى تَطْهُرَ ثُمَّ تَحِيْضَ حَيْضَةً اُخْرٰى فَاِذَا طَهُرَتْ فَلْيُطَلِّقْهَا قَبْلَ اَنْ يُّجَامِعَهَا اَوْ يُمْسِكَهَا فَاِنَّهَا الْعِدَّةُ الَّتِيْ اَمَرَ اللّٰهُ اَنْ تُطَلَّقَ لَهَا النِّسَاءُ مسلم مین عبد اللہ بن عمر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اوس سے کہدے کہ اپنی جورو سے رجعت کرے یعنی طلاق کو باطل کرکے پھر اوسکو اپنی جورو بناوے پھر اوسکو حیض سے پاک ہونے دے پھر دوسرا حیض اوسکو آوے پھر جب دوسرے حیض سے پاک ہو تو صحبت کرنے سے پہلے چاہے اوسکو طلاق دیوے اور چاہے اوسکو اپنے گھر مین رکھے سو مقرر یہی عدت ہی جسکا خدا نے حکم کیا ہی کہ عورتون کے طلاق مین ہوا کرے **ف** عبد اللہ بن عمر رضہ سے روایت ہی کہ مینے اپنی جورو کو حیض مین طلاق دی عمر فاروق رضہ نے یہ حال حضرت سے کہا حضرت خفا ہوئے پھر یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حیض مین طلاق دینا بشدت مکروہ ہی اسکو فقہ مین طلاق بدعی کہتے ہین سنت یہ ہی کہ جب عورت حیض سے پاک ہو تو بدون صحبت کے اوسکو طلاق دیوے **ق** سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ مُرِيْ غُلَامَكِ النَّجَّارَ يَعْمَلْ لِيْ اَعْوَادًا اُكَلِّمُ النَّاسَ عَلَيْهَا بخاری اور مسلم مین سہل بن سعد رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے انصاری عورت سے فرمایا کہ اپنے بڑھئی غلام سے کہدے کہ میرے واسطے لکڑیون کا منبر بناوے کہ اوسپر مین لوگون سے کلام کیا کرون **ف** ایک انصاری عورت کا رومی غلام بڑھئی کا کام کرتا تھا حضرت نے اوسے منبر کی فرمایش کی چنانچہ اوسنے بنایا تھا حضرت اوسپر خطبہ پڑھا کرتے تھے اور جب منبر نہ تھا تو زمین پر ستون کو ٹیک دیکر خطبہ پڑھتے تھے حضرت کو اوسمین تکلیف ہوتی تھی ایک صحابی نے جنکا نام تمیم تھا عرض کی کہ یا حضرت منبر بنوائیے جیسا شام کے ملک مین عادت ہی تب حضرت نے منبر بنوایا **م** عَائِشَةَ نَاوِلِيْنِي الْخُمْرَةَ مِنَ الْمَسْجِدِ قَالَهُ لَهَا مسلم مین حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے مجھسے فرمایا کہ چٹائی لا دے مسجد سے **ف** گھر مین ایک مکان تھا وہان تجد نماز پڑھتی تھین اوسکو مسجد فرمایا اس حدیث مین حضرت کی مسجد مراد نہین اسواسطے کہ حضرت عایشہ اوس وقت حائضہ تھین اور حائضہ کو مسجد مین جانا درست نہین اور یا یہ مطلب کہ حائضہ عورت ہاتھ بڑھا کے مسجد سے اگر کوئی چیز اوٹھا لیوے تو درست ہی حائضہ کو مسجد کے اندر جانا منع ہی **خ** عَائِشَةَ هَرِيْقُوْا عَلَيَّ مِنْ سَبْعِ قِرَبٍ لَمْ تُحْلَلْ اَوْكِيَتُهُنَّ لَعَلِّيْ اَعْهَدُ

علی العموم ظاہری یہود و نصاریٰ کے قدم بقدم ہو گئے بلکہ تعزیہ داروں اور پیر پرستوں نے ایسے اختراعات نکالے ہیں کہ یہود اور نصاریٰ
کو بھی ہرگز نہیں سوجھے ق النُّعْمَانُ بْنُ بَشِيرٍ لَتُسَوُّنَّ صُفُوفَكُمْ أَوْ لَيُخَالِفَنَّ اللّٰهُ بَيْنَ قُلُوبِكُمْ بخاری اور مسلم میں نعمان
بن بشیر رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ برابر کرو اپنی صفوں کو نہیں تو خدا پھوٹ ڈال دیگا تمہارے دلوں میں ف یعنی جماعت کی
صف برابر نہونے کا یہ اثر ہے کہ آپسمیں خلاف پڑجاویگا اور برابر ہوگی تو رنج ہوگا ق ابْنُ مَسْعُودٍ لَلّٰهُ أَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ
عَبْدِهِ الْمُؤْمِنِ مِنْ رَجُلٍ نَزَلَ فِي أَرْضٍ دَوِّيَّةٍ مَهْلَكَةٍ مَعَهُ رَاحِلَتُهُ عَلَيْهَا طَعَامُهُ وَشَرَابُهُ فَوَضَعَ
رَأْسَهُ فَنَامَ نَوْمَةً فَاسْتَيْقَظَ وَقَدْ ذَهَبَتْ رَاحِلَتُهُ فَطَلَبَهَا حَتَّى إِذَا اشْتَدَّ عَلَيْهِ الْحَرُّ وَالْعَطَشُ
أَوْ مَا شَاءَ اللّٰهُ قَالَ أَرْجِعُ إِلَى مَكَانِيَ الَّذِي كُنْتُ فِيهِ فَأَنَامُ حَتَّى أَمُوتَ فَوَضَعَ رَأْسَهُ عَلَى سَاعِدِهِ
لِيَمُوتَ فَاسْتَيْقَظَ فَإِذَا رَاحِلَتُهُ عِنْدَهُ عَلَيْهَا زَادُهُ وَشَرَابُهُ فَاللّٰهُ أَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ الْعَبْدِ الْمُؤْمِنِ
مِنْ هٰذَا بِرَاحِلَتِهِ وَزَادِهِ بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن مسعود رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ حق تعالیٰ اپنے ایماندار بندے کے
توبہ کرنے سے اوس مرد سے بھی زیادہ تر فرحت ناک ہوتا ہے جو جنگل بیابان ہلاکی کے مکان میں اوترا اوسکے ساتھ سواری تھی اوسپر اوسکا
کھانا اور پانی تھا سو اوس مرد نے اپنے سر کو زمین پر رکھا پھر ایک نیند سو کر اس حال میں جاگا کہ اوسکی سواری جا چکی تھی سو اوسنے
اوسکی تلاش کی یہاں تک کہ جب اوسپر گرمی اور پیاس وغیرہ کی شدت ہوئی اوسنے کہا کہ واپس چلوں اوسی مکان میں جہاں میں تھا
سو وہیں پڑ رہوں تا اینکہ مر جاؤں سو اوسنے اپنا سر اپنی کلائی پر رکھا تاکہ مر جاوے پھر جاگ پڑا تو کیا دیکھتا ہے کہ اوسکی سواری موجود
ہے اوسپر اوسکا زاد راہ اور پانی ہے تو حق تعالیٰ اپنے مومن بندے کی توبہ کے سبب اس مرد سے بھی زیادہ تر خوش ہوتا ہے جو اپنی سواری اور
زاد راہ پا کر خوش ہو گیا ف یعنی مومن کی توبہ سے کمال رضائے الٰہی حاصل ہوتی ہے اسواسطے کہ توبہ سے گناہ مٹ جاتے ہیں بندہ
عذاب سے بچ جاتا ہے خ ابو ہریرۃ لَيَأْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَا يُبَالِي الْمَرْءُ بِمَا أَخَذَ الْمَالَ أَمِنْ حَلَالٍ
أَمْ مِنْ حَرَامٍ بخاری میں ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر لوگوں پر ایسا زمانہ آویگا کہ آدمی کچھ پرواہ نہ کریگا کہ اوسنے
کہاں سے مال کو لیا حلال سے یا حرام سے ف یعنی بسبب رائج ہونے مال حاصل کرنے میں شدت حرص اور ضعف ایمان کے سبب سے
حلال اور حرام کی کچھ تمیز باقی نہ رہیگی خواہ رشوت سے ملے خواہ چوری سے خواہ خرچی خواہ سود خوری خواہ ظلم خواہ دغا بازی سے چنانچہ اس زمانے کا حال
ہے کہ جس طرح پاتے ہیں سمیٹتے ہیں گویا موت اور قیامت سے خبر نہیں م ابو ہریرۃ لَيَأْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَا يَدْرِي
الْقَاتِلُ فِي أَيِّ شَيْءٍ قَتَلَ وَلَا الْمَقْتُولُ عَلَى أَيِّ شَيْءٍ قُتِلَ روایت ہے مسلم میں ابو ہریرہ رضی سے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر لوگوں پر ایک
زمانہ آویگا کہ نہ جانیگا قاتل کہ کس بات میں اوسنے قتل کیا اور نہ مقتول جانیگا کہ کس بات پر مارا گیا ف یعنی ایسا زمانہ بگڑیگا
کہ بلا سبب اور بے جہت خونریزی ہوگی ایسا بڑا گناہ لوگوں کو آسان معلوم ہوگا چنانچہ غدر جنگی کثرت بے سبب ہو جاتی ہے دہلی اور لکھنؤ کے بانکوں
میں صرف آنکھ ملانے پر تلوار چلتی ہے آدمی کی جان کو چیونٹی برابر بھی نہیں جانتے گویا یہی انسان کو بنا ہے جو ناحق حلال کر ڈالتے ہیں خ
ابو سعید لَيُحَجَّنَّ الْبَيْتُ وَلَيُعْتَمَرَنَّ بَعْدَ خُرُوجِ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ بخاری میں ابو سعید رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ مقرر کعبے کا حج اور عمرہ ہوا کریگا یاجوج ماجوج کے نکلنے کے بعد ف معلوم ہوا کہ یاجوج ماجوج کی ہلاکی کے بعد اسلام
قائم رہیگا حج اور عمرہ ادا ہوگا بعضے علماء نے کہا ہے کہ اونکے ہلاک ہونے کے بعد تئیس برس تک آدمیوں کا قیام رہیگا واللہ اعلم ق

کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر کوئی اپنی رسیان لیوے پھر پہاڑ مین جاوے سو اپنی پیٹھ پر لکڑیون کا گٹھا لاوے پھر اوسکو بیچے تاکہ خدا اوسکے سبب سے اوسکی آبرو رکھے اور دوسری روایت ہی کہ اوسکی قیمت سے اپنا کام چلاوے تو یہ اوسکے حق مین لوگون کے سوال کرنے سے بہتر ہی اوسکو دیوین یا نہ دیوین **ف** یعنی لکڑیان بیچ کھانا سوال سے بہتر ہی اسواسطے کہ سوال مین ایک تو ذلت ہی دوسرے حصول مطلب کا تیقن نہین ملے یا نملے **ه** أبو هريرة لأن يجلس أحدكم على جمرة فتحرق ثيابه فتخلص إلى جلده خير له من أن يجلس على قبر مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ آدمی کا بیٹھنا چنگاری پر کہ اوسکا کپڑا جلاکر کھال کو لگے یہ بہتر ہی اوسکے حق مین قبر پر بیٹھنے سے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قبر پر بیٹھنا یا قبرون پر چلنا پھرنا سخت گناہ ہی **ه** أبو هريرة وسعد بن أبي وقاص لأن يمتلي جوف أحدكم قيحا حتى يريه خير له من أن يمتلي شعرا مسلم مین ابو ہریرہ اور سعد بن ابی وقاص رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ آدمی کا پیٹ بھرنا پیپ سے یہان تک کہ اوسکے پھیپھڑے تک پونہچے یہ اوسکے حق مین بہتر ہی اپنے پیٹ کو شعر کے بھرنے سے **ف** یعنی شعرگوئی یا شعرخوانی کا شغل غالب رکھنا اور قرآن اور علوم شرعی پر کم متوجہ ہونا سخت قبیح ہی اسواسطے کہ اکثر اشعار مدح بیہودہ اور ہجو مذموم اور مبالغہ سے خالی نہین تو شعرگوئی اور شعرخوانی گویا کذب اور افترا پردازی کی ورزش ہی اور پریشان خاطری تو نقد وقت ہی کہ تلاش مضمون تازہ مین شاعرون کو کیا کیا کوئین جھانکنے پڑتے ہین لیکن اگر گاہ گاہ شعر سخن سے دل لگاوے مگر اکثر اوقات علوم دین مین صرف کرے تو منع نہین کہ حضرت نے بھی اشعار گاہ گاہ سُنے ہین لیکن حق مضمون کے **ق** ابن عباس لأن يمنح الرجل أخاه أرضه خير له من أن يأخذ عليها خرجا معلوما بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عباس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مفت دینا مرد کا اپنی زمین اپنے بھائی مسلمان کو بہتر ہی اوسکے حق مین اوسپر معین محصول لینے سے **ف** باب اول مین زمین کے محصول لینے کا مسئلہ مذکور ہو چکا **ق** سهل بن سعد لأن يهدي الله بك رجلا واحدا خير لك من أن يكون لك حمر النعم بخاری مین سہل بن سعد رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا کا ہدایت کرنا ایک مرد کو تیرے سبب سے تیرے واسطے بہتر ہی تجھکو سرخ اونٹ ملنے سے **ف** عرب کے نزدیک سرخ اونٹ عمدہ مال ہی یعنی تیرے سبب سے اگر ایک آدمی مسلمان ہووے تو یہ دنیا کے مال سے بہتر ہی اسواسطے کہ ثواب کو بقا اور دنیا کو فنا ہی حضرت نے علی مرتضی رض سے فرمایا جب اونکو جنگ خیبر مین علمدار کیا **ه** أبو هريرة لتؤدن الحقوق إلى أهلها يوم القيمة حتى يقاد للشاة الجلحاء من الشاة القرناء مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر حقدارون کو حق دلائے جاوینگے قیامت کے دن یہان تک کہ بدلا لیا جاویگا منڈی بکری کا سینگدار بکری سے **ف** یعنی ظلم اور حق تلفی سے بچو کہ قیامت مین انصاف ہوگا آدمی تو یکطرف جانورون کی بھی زیادتی کا عوض ہوگا کہ اگر سینگدار بکری نے منڈی بکری کو مارا ہوگا تو منڈی کو حکم ہوگا کہ سینگدار کو مار لیوے **ق** أبو سعيد لتتبعن سنن من كان قبلكم شبرا بشبر وذراعا بذراع حتى لو دخلوا جحر ضب لتبعتموهم قلنا يا رسول الله اليهود والنصارى قال فمن بخاری اور مسلم مین ابو سعید رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ تم چلوگے اگلے لوگون کی چالون پر بالشت بالشت بھر اور ہاتھ ہاتھ بھر یہان تک کہ اگر وے سوسمار کے سوراخ مین گھسے ہونگے تو تم بھی اونکی پیروی کروگے ہمنے کہا یا رسول اللہ کیا یہود اور نصاری کی چال پر چلینگے حضرت نے فرمایا اگر یہی نہین تو پھر کون یعنی یہود و نصاری ہی مراد ہین انھین کی چال پر چلوگے **ف** فی الحقیقۃ جیسا حضرت نے فرمایا ویسا ہی ہوا کہ اس امت کی عوام خلقت مین شرک اور بدعت نہایت رائج ہوگئی قبرپرستی اور پیرپرستی اور بداعتقادی

ثلٰثٌ اِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَاِذَا وَعَدَ اَخْلَفَ وَاِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ
منافق کی تین نشانیاں ہیں کہ جب بات کہے تو جھوٹ بولے اور جب وعدہ کرے تو خلاف کرے اور جب اوسکے پاس امانت رکھیے تو چوری کرے ق اِبْنُ
اُخْتِ الْقَوْمِ مِنْهُمْ بخاری اور مسلم میں انس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہر قوم کا بھانجا اوسی قوم میں داخل ہی ف
یعنی جب کوئی قریب وارث نہ باقی رہے تو بھانجا اپنے ماموں کا وارث ہی اور ماموں بھانجے کا وارث ہی ق اِبْنُ مَسْعُوْدٍ اَجَلْ
اِنِّیْ اُوْعَكُ كَمَا یُوْعَكُ رَجُلَانِ مِنْكُمْ قَالَهٗ فِیْ مَرَضِهٖ حِیْنَ قَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّكَ
لَتُوْعَكُ وَعْكًا شَدِیْدًا بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن مسعود رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہاں مجکو تپ کی شدت ہوتی ہی جیسے
کہ تم میں سے دو مردوں کو ہوتی ہی یہ حضرت نے اپنی بیماری میں فرمایا جب کہ عبداللہ بن مسعود نے کہا کہ یا رسول اللہ آپ کو تپ میں نہایت کرب
اور سخت بیتابی ہوتی ہی ف یعنی جتنی تکلیف دو مردوں کو ہوتی ہی اوتنی مجھپر ہوتی ہی تو زیادہ بیقراری ہوا چاہیے حضرت پر زیادتی تکلیف کا یہ
سبب ہی کہ تا ثواب زیادہ ہو اسواسطے کہ جتنی تکلیف زیادہ اوتنا ثواب زیادہ ق اَبُوْ هُرَیْرَةَ اُحُدٌ جَبَلٌ یُحِبُّنَا وَنُحِبُّهٗ بخاری اور
مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ احد ایسا پہاڑ ہی کہ ہمسے محبت رکھتا ہی اور ہم اوس سے محبت رکھتے ہیں ق عَائِشَةُ
اَحْیَانًا یَاْتِیْنِیْ مِثْلَ صَلْصَلَةِ الْجَرَسِ وَهُوَ اَشَدُّهٗ عَلَیَّ فَیَفْصِمُ عَنِّیْ وَقَدْ وَعَیْتُ مَا قَالَ وَاَحْیَانًا یَتَمَثَّلُ
لِیَ الْمَلَكُ رَجُلًا فَیُكَلِّمُنِیْ فَاَعِیْ مَا یَقُوْلُ قَالَهٗ حِیْنَ سَاَلَهُ الْحَارِثُ بْنُ هِشَامٍ كَیْفَ یَاْتِیْكَ الْوَحْیُ
بخاری اور مسلم میں حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کبھی مجکو وحی آتی ہی جیسے گھنٹے کی جھنکار اور وہ مجھپر نہایت سخت گذرتی ہی پھر
موقوف ہو جاتی ہی جب کہ میں یاد کر چکتا ہوں اور کبھی میرے پاس فرشتہ مرد کی صورت بنکے آتا ہی سو مجھسے کلام کرتا ہی تو میں یاد کر لیتا ہوں جو کہ مجھسے کہتا
ہی یہ حضرت نے اوس وقت فرمایا جب کہ حارث بن ہشام نے حضرت سے پوچھا کہ آپ کو وحی کس طرح آتی ہی ف بخاری میں حضرت عایشہ رضہ سے روایت
ہی کہ میں نے حضرت کو دیکھا کڑکڑاتے جاڑے میں وحی آنے کہ حضرت کی پیشانی سے پسینا پھوٹ نکلتا تھا م ابْنُ مَسْعُوْدٍ اِذْنُكَ عَلَیَّ اَنْ
تَرْفَعَ الْحِجَابَ وَتَسْتَمِعَ سِوَادِیْ حَتّٰی اَنْهَاكَ قَالَهٗ لَهٗ مسلم میں عبداللہ بن مسعود رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تجکو اجازت
میرے پاس آنے کی یہی ہی کہ تو پردہ اوٹھاوے اور میرے بھید کی بات سنے جب تک کہ میں تجکو منع نکروں یہ حضرت نے عبداللہ بن مسعود سے فرمایا ف عبداللہ
بن مسعود حضرت کے خادم تھے جب قرآن میں حکم ہوا کہ حضرت کے گھر میں لوگ بے اجازت نہ آویں تب حضرت نے عبداللہ سے یہ حدیث فرمائی یعنی تجکو بار بار اجازت
مانگنے کی حاجت نہیں کہ کام خدمت میں حرج ہوگا تیرا اندر آنا اور میرا منع نکرنا یہی دلیل ہی اجازت کی اور جب میں تجکو منع کروں اوس وقت آنا درست نہیں
خ اَبُوْ اَیُّوْبَ اَرَبٌ مَالَهٗ ق تَعْبُدُ اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُ بِهٖ شَیْئًا وَتُقِیْمُ الصَّلٰوةَ وَتُؤْتِی الزَّكٰوةَ وَتَصِلُ الرَّحِمَ
دَعِ النَّاقَةَ قَالَهٗ لِاَعْرَابِیٍّ اَخَذَ بِخِطَامِ نَاقَتِهٖ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ دُلَّنِیْ عَلٰی عَمَلٍ یُدْنِیْنِیْ مِنَ الْجَنَّةِ
وَیُبَاعِدُنِیْ مِنَ النَّارِ بخاری میں ابوایوب رضہ سے اتنی روایت ہی کہ حضرت نے جنگلی آدمی کو فرمایا کہ نامراد ہو جو کیا اسکو ہوا ہی اور بخاری
اور مسلم دونوں میں متفق یوں روایت ہی کہ تو عبادت کرے خدا کی اور اوسکے ساتھ کسیکو شریک نکرے اور نماز کو قائم کرے اور زکوۃ دیوے اور برادری
کا حق ادا کرے چھوڑ دے میری اونٹنی کو یہ حضرت نے اوس جنگلی آدمی سے فرمایا جسنے حضرت کی اونٹنی کی مہار پکڑ کے کہا کہ یا رسول اللہ مجکو وہ عمل بتلائیے
جو بہشت سے مجکو قریب کر دیوے اور دوزخ سے مجکو دور ڈالے ف حضرت کو اوسکے سوال سے تعجب آیا کہ احکام اسلام ظاہر ہو چکے صریح بات کو اس
دلیری سے کیوں پوچھتا ہی پھر فرمایا کہ توحید اور نماز اور زکوۃ اور برادری سے بہشت کا قرب اور دوزخ سے دوری حاصل ہوتی ہی م اَبُوْ هُرَیْرَةَ

سهل بن سعد ليدخلن الجنة من امتي سبعون الفا او سبع مائة الف الشك من ابي حازم
متماسكون اخذ بعضهم بعضا لا يدخل اولهم حتى يدخل اخرهم وجوههم على صورة القمر
ليلة البدر بخاری اور مسلم مین سہل بن سعدؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر بہشت مین داخل ہونگے میری امت سے ستر ہزار
یا یون فرمایا کہ ستر لاکھ یہ شک ابو حازم تابعی کو پڑی جو اس حدیث کا ایک راوی ہی حضرت نے فرمایا کہ وے لوگ بہشت مین جاوینگے ملے ہوئے
ایک دوسرے کو تھامبھی اونکے اگلے نہ داخل ہونگے جب تک کہ اونکے پچھلے نہ داخل ہونگے یعنی ایک قطار ہوکر برابر یکبارگی اندر جاوینگے اونکے
چہرے چودھوین رات کے چاند کی صورت پر ہونگے ق ابن مسعود ليرفعن الي رجال منكم حتى اذا اهويت
اليهم لانا ولهم اختلجوا دوني فاقول اي رب اصحابي فيقال انك لا تدري ما احدثوا بعدك
بخاری اور مسلم مین عبد الله بن مسعودؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ میرے سامنے لائے جاوینگے تم مین سے چند لوگ یہان تک کہ جب مین اونکی طرف
جھکونگا کہ حوض کوثر کا پانی اونکو دون تو وے لوگ میرے پاس سے ہٹا دیے جاوینگے تو مین کہونگا کہ ای میرے رب یہ تو میرے ساتھی ہین تو حکم ہوگا تو نہین
جانتا کہ اونھون نے تیرے بعد کیا بدعتین نکالین ف عرب کے چند گروہ نو مسلم حضرت کے بعد مرتد ہوگئے تھے جنکو صدیق اکبرؓ نے قتل کیا وے
لوگ اس حدیث مین مراد ہین خ انس ليصيبن اقواما سفع من النار بذنوب اصابوها عقوبة ثم يدخلهم
الله الجنة بفضل رحمته فيقال لهم الجهنميون بخاری مین انسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا چند لوگون کو سوختگی
دوزخ کا اثر لگ جاویگا گناہون کے سبب سے جو اون سے ہوگئے یہ عذاب ہوگا بدکاری کا بدلا پھر خدا اونکو بہشت مین داخل کریگا اپنی مزید رحمت سے
سو اونکا لقب جہنمی ہوگا ف نوادر الاصول مین روایت ہی کہ یے لوگ جناب الٰہی مین عرض کرینگے کہ الٰہی جیسے تونے اپنے کرم سے ہمکو
دوزخ سے نکالا ویسے ہی یہ لقب بھی دور کردے تو حق تعالیٰ ایک فرشتے کو بھیجیگا وہ اونکے ماتھون سے اس لقب کو مٹا دیگا اس حدیث سے
معلوم ہوا کہ مسلمان بدکار ہمیشہ دوزخ مین نہ رہینگے ایمان کی برکت سے آخر کو نجات پاوینگے م ابو هريرة لينتهين اقوام
عن رفعهم ابصارهم عند الدعاء في الصلوة الى السماء او لتخطفن ابصارهم مسلم مین ابو ہریرہؓ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا مقرر باز رہین لوگ اپنی آنکھ اوٹھانے سے نماز مین دعا کے وقت آسمان کی طرف نہین تو اونکی نظرین چھین لی جاوینگی
ف نماز مین دعا کے وقت آسمان کی طرف آنکھ اوٹھانا درست نہین اسواسطے کہ حق تعالیٰ مکان سے پاک ہی م ابو هريرة
لينتهين اقوام عن ودعهم الجمعات او ليختمن الله على قلوبهم ثم ليكونن من الغافلين مسلم مین
ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ضرور باز رہین لوگ جمعہ چھوڑنے سے نہین تو خدا اونکے دلون پر مہر کر دیگا پھر بیشک وے
غافلون مین ہوجاوینگے ف یعنی جمعہ چھوڑنے کی یہ سزا ہی کہ دل پر غفلت کی مہر ہوجاتی ہی اور جب غفلت ہوئی تو رحمت الٰہی سے
دور پڑا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جمعے کی نماز فرض ہی بدون شرعی عذر کے اوسکا ترک کرنا ہرگز درست نہین م ابو هريرة
ليهلن ابن مريم بفج الروحاء حاجا او معتمرا او ليثنينهما مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر لبیک
کہیگا عیسیٰ بن مریم روحا کی راہ مین خواہ حج کرتے خواہ عمرہ کرتے یا عمرہ اور حج ساتھی کریگا ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قیامت کے قریب
جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے اوترینگے تو شریعت محمدی پر عمل کرینگے اور کعبے کا حج یا عمرہ کرینگے روحا ایک مقام کا نام ہی مدینے اور مکے کے درمیان

فصل في انواع شتى

اس فصل مین بہت قسم کی حدیثین ہین ق ابو هريرة اية المنافق

حضرت عایشہ رضؓ کے نکاح کا پیغام دیا تو ابی بکر صدیق رضؓ نے کہا کہ یا حضرت مین تو آپکا بھائی ہون یہ حدیث اسی طرح مرسل آئی ہے یعنی عروہ تابعی نے صحابی کا نام نہیں ذکر کیا اور حقیقت مین یہ حدیث حضرت عایشہ رضؓ کی روایت سے ہے وہ حضرت سے نقل کرتی ہین ف ابی بکر صدیق رضؓ نے حضرت عایشہ کی منگنی کے وقت یہ عذر کیا کہ حضرت مجکو بھائی فرمایا کرتے ہین سو بھائی کی بیٹی سے نکاح کیونکر درست ہوگا حضرت نے جواب دیا کہ ہمارے اور تیرے دینی برادری ہے اس سے حرمت نہین ثابت ہوتی حرمت کا سبب تو نسبی برادری ہے ق جابرٌ اَنْتُمُ الْيَوْمَ خَيْرُ اَهْلِ الْاَرْضِ قَالَہٗ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ وَكَانُوْا اَلْفًا وَّاَرْبَعَ مِائَةٍ بخاری اور مسلم مین جابر رضؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تم آج افضل ہو تمام اہل زمین سے یہ حضرت نے جنگ حدیبیہ کے دن فرمایا اور اوس دن اصحاب ایک ہزار چار سو تھے ف اوس دن اصحاب نے موت پر بیعت کی تھی یعنی میدان مین ٹکڑے ہو جائینگے مگر قدم نہ ہٹاوینگے تب حضرت نے اونکو یہ بشارت دی تھی اور بعضی روایت مین آیا ہے کہ پندرہ سو صحاب تھے ق انسٌ اَنْتَ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ بخاری اور مسلم مین انس رضؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تو اوسکے ساتھ ہوگا جسسے تو محبت رکھتا ہے ف انس رضؓ سے روایت ہے کہ ایک مرد نے پوچھا کہ یا رسول اللہ قیامت کب ہوگی حضرت نے فرمایا کہ تو نے قیامت کا کیا سامان رکھا ہے جو پوچھتا ہے اوسنے کہا کچھ سامان نہین نہ زیادہ نماز ہے نہ روزہ لیکن مین خدا اور اوسکے رسول سے محبت رکھتا ہون تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی قیامت مین تو محبت کے سبب سے ہمارے ساتھ ہوگا اس حدیث کے راوی یعنی انس یون کہا کرتے تھے کہ قیامت مین میرا وسیلہ حضرت کی محبت اور صدیق رضؓ اور فاروق رضؓ کی محبت ہے معلوم ہوا کہ انبیا اور اولیا کی صادق محبت نجات کا عمدہ وسیلہ ہے اور یہ بھی اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ کفار اور فجار کی محبت شقاوت کی علامت ہے اسواسطے کہ ہر شخص کا حشر اپنے دوست کے ساتھ ہوگا ق البراءُ بْنُ عَازِبٍ اَنْتَ مِنِّيْ وَاَنَا مِنْكَ قَالَہٗ لِعَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰہُ عَنْہُ بخاری اور مسلم مین براء بن عازب رضؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا علی مرتضی رضؓ سے کہ تو میرا ہے مین تیرا ہون ف یعنی کمال اتحاد اور یگانگی ہے اس حدیث سے کمال قرب اور فضیلت مرتضوی ثابت ہوئی ۵ انسٌ اَنْتِ هِيَهْ لَقَدْ كَبِرْتِ لَا كَبِرَتْ سِنُّكِ قَالَہٗ لِيَتِيْمَةٍ كَانَتْ عِنْدَ اُمِّ سُلَيْمٍ اُمِّ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ مسلم مین انس رضؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تو وہی ہے البتہ تو بڑی ہوگئی تو عمر دراز نہو یہ حضرت نے اوس یتیم لڑکی سے فرمایا جو ام سلیم انس کی ماں کے پاس رہتی تھی ف یہ حضرت نے خوش طبعی سے فرمایا بد دعا دینا منظور نتھا چنانچہ اسکا مفصل بیان پانچوین باب مین ہو چکا ھ ابنُ مسعودٍ اَوَّلُ مَا يُقْضٰى بَيْنَ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِي الدِّمَاءِ مسلم مین عبد اللہ بن مسعود رضؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اول فیصلا آدمیون کے درمیان قیامت کے دن خونون مین ہوگا ف معلوم ہوا کہ ناحق خون کرنا خدا کو نہایت ناپسند ہے اور ایسا سخت گناہ ہے کہ قیامت مین پہلے خونریزی کے مقدمات رجوع ہوکر فیصلہ ہونگے عبادات مین اول نماز سے سوال ہوگا اور معاملات مین خون کا فیصلہ ہوگا ق ابو سعیدٍ اَوَّهْ عَيْنُ الرِّبٰوا لَا تَفْعَلْ وَلٰكِنْ اِذَا اَرَدْتَ اَنْ تَشْتَرِيَ التَّمْرَ فَبِعْهُ بِبَيْعٍ اٰخَرَ ثُمَّ اشْتَرِ بِهٖ قَالَہٗ لِبِلَالٍ حِيْنَ جَاءَہٗ بِتَمْرٍ بَرْنِيٍّ وَقَالَ كَانَ عِنْدَنَا تَمْرٌ رَدِيٌّ فَبِعْتُ مِنْهُ صَاعَيْنِ بِصَاعٍ لِنُطْعِمَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ وَفِيْ رِوَايَةِ الْبُخَارِيِّ اَوَّهْ اَوَّهْ مَرَّتَيْنِ بخاری اور مسلم مین ابو سعید رضؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ واہ واہ یہ تو عین سود ہے ایسا نکیا کر لیکن جب کہ تو عمدہ خرما خریدا کرنا چاہے تو ناکارے خرمون کو بیچ کے دوسری بیع سے پھر اوسکی قیمت سے عمدہ خرما مول لیا کر یہ حضرت نے بلال رضؓ سے فرمایا جب وے حضرت پاس عمدہ قسم کا خرما لائے جسکو عرب برنی

أَسْلَمُ سَالَمَهَا اللّٰهُ وَغِفَارُ غَفَرَ اللّٰهُ لَهَا أَمَا إِنِّي لَمْ أَقُلْهَا وَلٰكِنَّ اللّٰهَ قَالَهَا وَفِي رِوَايَةِ خُفَافِ بْنِ إِيمَاءَ
غِفَارُ غَفَرَ اللّٰهُ لَهَا وَأَسْلَمُ سَالَمَهَا اللّٰهُ وَعُصَيَّةُ عَصَتِ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ اَللّٰهُمَّ الْعَنْ بَنِي لِحْيَانَ وَالْعَنْ
رِعْلًا وَذَكْوَانَ مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اسلم سے خدا راضی ہوا اور غفار کو خدا نے بخشا خبردار ہو کہ مینے یہ کلام
نہین کہا و لیکن خدا نے یہ کہا ہی یعنی بحکم خدا مینے یہ کہا اور خفاف بن ایما کی روایت مین یون ہی کہ غفار کو خدا نے بخشا اور اسلم سے خدا راضی ہوا
اور عصیہ نے خدا اور رسول کی نافرمانی کی الٰہی لعنت کر بنی لحیان پر اور لعنت کر رعل اور ذکوان پر **ف** اسلم اور غفار دو قوم تھے
سب الڑے ایمان لائے حضرت نے اونکے واسطے بشارت اور دعا دی اور عصیہ اور بنی لحیان اور رعل اور ذکوان چار قوم تھے اونھون نے حضرت کے
اصحاب کو دغا سے قتل کیا اسواسطے حضرت نے اونکو بد دعا دی **ھ** أَبُو هُرَيْرَةَ أَكْلُ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ حَرَامٌ مسلم مین
ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ سب نکیلے دانت والے درندے جانورون کا کھانا حرام ہی **ف** یعنی جس جانور کے نوکدار دانت ہون اور وہ
درندہ بھی ہو یعنی دوسرے جانور کو چیر پھاڑ کے کھاتا ہو سو حرام ہی جیسے شیر اور چیتا اور بھیڑیا اور کتا اور بلی اور لومڑی اور گیدڑ وغیرہ اور یہی مذہب
ہی امام اعظم اور امام شافعی اور امام احمد کا لیکن امام مالک کے مذہب مین دو روایتین ہین ایک حرمت کی دوسری کراہت کی اور جسکے نوکدار دانت
ہون لیکن درندہ نہو جیسے اونٹ سو حلال ہی **ھ** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَمْعَةَ إِلَامَ يَجْلِدُ أَحَدُكُمْ امْرَأَتَهُ جَلْدَ الْعَبْدِ وَلَعَلَّهُ
يُضَاجِعُهَا مِنْ آخِرِ يَوْمِهَا مسلم مین عبد اللہ بن زمعہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی شخص اپنی جورو کو غلام کی طرح کب تلک
اور کس واسطے کوڑے ماریگا اور شاید کہ وہی شخص اوسی دن کے اخیر مین اوسکو اپنے پاس سلاویگا **ف** یعنی شرعًا اور عقلًا مناسب نہین
کہ جسکو اپنے پاس لٹائے اوسکو ایسی سخت مار مارے صبح کو مارنا اور شام کو پاس لٹانا آدمیت سے بعید ہی **ھ** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَمْعَةَ إِلَامَ
يَضْحَكُ أَحَدُكُمْ مِمَّا يَفْعَلُ مسلم مین عبد اللہ بن زمعہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اوس سے کب تک ہنسے گا آدمی جس چیز کو خود کرتا ہی
ف ایک شخص نے گوز کیا دوسرا ہنسا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی جو خود کیجیے اوسپر کیا ہنسے سے معلوم ہوا کہ گوز پر ہنسنا درست نہین
کرنے ادبی ہی اور دوسرے کو شرمندگی **ھ** أَبُو حُمَيْدٍ إِلَى السِّقَاءِ أَلَا خَمَّرْتَهُ وَلَوْ أَنْ تَعْرُضَ عَلَيْهِ عُودًا **قَالَهُ**
لَهُ حِينَ أَتَاهُ بِقَدَحٍ مِنَ اللَّبَنِ مسلم مین ابو حمید رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تو نے اوسکو کیون نہ ڈھانک دیا اگرچہ اوسپر ایک
آڑی لکڑی ہی رکھ دیتا حضرت نے ابو حمید سے فرمایا جب کہ وہ حضرت پاس دودھ کا پیالہ لایا **ف** حضرت نے یہ ادب سکھلایا کہ برتن
کھلا رکھنا نچاہیے تا کہ کوئی چیز اوسمین گرے اگرچہ کچھ نہ ملے تو اوسپر لکڑی کو رکھ دیجے **ق** أَبُو هُرَيْرَةَ أُمَّتِي الْغُرُّ الْمُحَجَّلُونَ
يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ آثَارِ الْوُضُوءِ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ میری امت کے مونہہ اور ہاتھ پاؤن
روشن ہونگے قیامت کے دن وضو کے اثر سے **ف** یعنی جس جس مقام پر وضو کا پانی لگتا ہی سو قیامت مین روشن ہو جاویگا
ق اَلْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ أَنْتَ أَخُونَا وَمَوْلَانَا **قَالَهُ** لِزَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ بخاری اور مسلم مین براء بن عازب رضی سے
روایت ہی کہ حضرت نے زید بن حارثہ سے فرمایا کہ تو ہمارا بھائی اور ہمارا آزاد کردہ ہی **خ** عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنْتَ أَخِي فِي
دِينِ اللّٰهِ وَكِتَابِهِ وَهِيَ لِي حَلَالٌ **قَالَهُ** لِأَبِي بَكْرٍ لَمَّا خَطَبَ عَائِشَةَ فَقَالَ لَهُ أَبُو بَكْرٍ إِنَّمَا أَنَا أَخُوكَ
كَذَا وَقَعَ مُرْسَلًا وَهُوَ مِنْ حَدِيثِ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بخاری مین عروہ بن زبیر رضی سے روایت
ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تو میرا بھائی ہی تیرے دین اور خدا کی کتاب مین اور وہ یعنی عائشہ مجکو حلال ہی حضرت نے ابی بکر صدیق رضی سے فرمایا جب کہ اپنے

غیرون کی نسبت برادری کے لوگ مقدم ہین یہ باغ مدینے مین نہایت عمدہ تھا حضرت کی مسجد کے سامنے تھا اوسکا پانی نہایت شیرین تھا
حضرت اکثر اوس مین تشریف لیجاتے تھے اور اوسکا پانی پیتے تھے ایمان کامل کی یہی علامت ہے کہ اپنی نہایت پیاری چیز کو راہ خدا مین نثار کرے
ھ جابر بلی فجدّی نخلک فانک عسی ان تصدّقی او تفعلی معروفا قالہ لخالۃ جابر قد طلقت
فارادت ان تجدّ نخلہا فزجرہا رجل ان تخرج مسلم مین جابر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کیون نہین توڑتے اپنے
خرمون کو شاید کہ تو خیرات کرے یا اور کوئی نیک بات کرے یہ حضرت نے جابر کی خالہ سے فرمایا اور اوسکو طلاق ملا تھا سو اوسنے چاہا کہ اپنے
خرمون کو درخت سے توڑے تو ایک مرد نے باہر نکلنے سے ڈانٹا ف امام شافعی کا یہی مذہب ہے کہ عورت کو بضرورت عدت مین گھر سے
باہر نکلنا درست ہے ھ عائشۃ بیت لا تمر فیہ جیاع اہلہ مسلم مین حضرت عائشہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جس گھر
مین خرما نہین اوسکے لوگ بھوکے ہین اونکو آسودگی نہین ف یہ حضرت نے اہل مدینہ کے حق مین فرمایا اسواسطے کہ اونکی غذا اکثر خرما تھا
ھ جابر بین العبد وبین الکفر ترک الصلوۃ مسلم مین جابر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بندے اور کفر کے درمیان نماز
ترک کرنے سے کچھ فرق باقی نہین رہتا ف یعنی ایمان کی علامت نماز ہے جب آدمی نے عمداً نماز چھوڑی تو کفر مین اور اوسمین کچھ فاصلہ نرہا
کافر ہوگیا اور یہی مذہب ہے امام احمد اور اسحٰق اور عبداللہ بن مبارک کا اور امام مالک اور شافعی کے مذہب مین کافر نہین ہو لیکن واجب القتل
ہوگیا اور زہری اور امام اعظم کے مذہب مین عمداً ترک نماز سے نہ کافر ہے نہ واجب القتل بلکہ جب تک کہ نماز نہ پڑھے اوسکو مارنا اور قید کرنا چاہیے
تو امام اعظم کے نزدیک اس حدیث کا یہ مطلب ہے کہ اگر انکار سے نماز ترک کرے تو کافر ہے بہر صورت ترک نماز کفر ہے یا مشابہ کفر کے ہے مسلمانون کو لازم ہے
کہ اسکو آسان نہ سمجھے فرصت کو غنیمت جانکے جلد توبہ کرے اور نماز پر مستعد ہو جاوے ھ عبداللہ بن مغفل بین کل اذانین صلوۃ بین کل اذانین
صلوۃ ثم قال فی الثالثۃ لمن شاء مسلم مین عبداللہ بن مغفل رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا ہر اذان اور اقامت کے درمیان
نماز ہے ہر اذان اور اقامت کے درمیان نماز ہے پھر حضرت نے تیسری بار فرمایا کہ جو چاہے سو پڑھے یعنی واجب نہین ق عبداللہ بن سلام
تلک الروضۃ روضۃ الاسلام وذلک العمود عمود الاسلام وتلک العروۃ العروۃ الوثقی وانت
علی الاسلام حتی تموت قالہ لہ حین قص رؤیاہ علیہ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن سلام رض سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا وہ باغ تو اسلام کا باغ ہے اور وہ ستون اسلام کا ستون ہے اور وہ حلقہ مضبوط حلقہ دین کا ہے اور تو اسلام پر قائم رہیگا مرتے
دم تک یہ حضرت نے عبداللہ بن سلام سے فرمایا جب کہ اونھون نے اپنا خواب حضرت سے بیان کیا ف خواب مین باغ اور ستون اور حلقہ
دیکھا تھا حضرت نے اوسکی تعبیر کہی چنانچہ اسکا مفصل بیان ساتوین باب مین ہو چکا ق البراء بن عازب تلک الملائکۃ
کانت تسمع لک ولو قرأت لاصبحت یراہا الناس ما تستتر منہم قالہ لاسید بن
حضیر حین قرأ سورۃ الکہف باللیل وعندہ فرس مربوط بشطنین فتغشتہ سحابۃ
فجعلت تدنو وتدنو وجعل فرسہ ینفر منہا بخاری اور مسلم مین براء بن عازب رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ وہ فرشتے
تھے تیرا قرآن پڑھنا سنتے تھے اور اگر تو پڑھے جاتا تو صبح کو لوگ فرشتون کو دیکھتے فرشتے اونسے نہ چھپتے یہ حضرت نے اسید بن حضیر سے فرمایا
جب کہ وے سورہ کہف پڑھتے تھے اور اونکے پاس گھوڑا دو رسیون مین بندھا تھا تو اسکو ایک بدلی نے چھپا لیا اور اوسمین چراغ روشن
تھے تو دمبدم بدلی قریب چلی جاتی تھی اور اونکا گھوڑا اوس سے بھڑکتا تھا ف بخاری مین پورا قصہ یون ہے کہ اسید بن حضیر کا گھر کا

کہتے ہین اور بلال نے کہا کہ ہمارے پاس ناکارے خرمے تھے سو مینے اونکے دو صاع ایک صاع سے بیچے حضرت کے کہانیکے واسطے اور بخاری
کی روایت مین یون ہی کہ حضرت نے دو بار واہ واہ فرمایا ف یعنی ایک جنس کو زیادہ اور کم کر کے بیچنا اور بدلنا اسی کا نام سود ہی
بلکہ ناکاری چیز کو عمدہ چیز سے بدلا چاہے تو اوسکی یہ تدبیر ہی کہ ناکاری کو بیچ ڈالے پھر اوسکی قیمت سے عمدہ چیز کو مول لیوے کہ یہ بیاج
نہین ہو اسواسطے کہ جنس بدل گئی اس صورت مین زیادتی کمی کا کچھ مضایقہ نہین ھ نُبَيْشَةَ الْهُذَلِي أَيَّامُ التَّشْرِيقِ أَيَّامُ
أَكْلٍ وَشُرْبٍ وَذِكْرِ اللهِ مسلم مین نبیشہ رض سے روایت ہی کہ ایام تشریق کھانے پینے اور یاد آلہی کے دن ہین ف عید قربانی
کے بعد تین دن کو یعنی گیارہوین بارہوین تیرہوین کو ایام تشریق کہتے ہین یعنی کھانے پینے کے دن ہین ان مین روزہ رکھنا درست نہین سال
مین پانچ دن روزہ رکھنا حرام ہی عید الفطر اور عید اضحی اور ایام تشریق مین ق عَائِشَةَ أَيْنَ أَنَا غَدًا أَيْنَ أَنَا غَدًا
قَالَهُ فِي مَرَضِهِ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيهِ بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مین کل کہان ہونگا
مین کل کہان ہونگا یہ حضرت نے اوس بیماری مین فرمایا جسمین انتقال ہوا ف حضرت کا دستور تھا کہ ایک ایک دن سب بیبیون کے
گھر رہتے تھے لیکن حضرت عایشہ کو سب سے زیادہ چاہتے تھے جب مرض الموت مین بیمار ہوئے تب یہ حدیث فرمائی یعنی کل کس بی بی کی باری ہوگی ان کلام سے
بیبیان سمجھین کہ حضرت کا دل یہی چاہتا ہی کہ حضرت عایشہ کے گھر مین رہین سب نے خوشی سے اجازت دی کہ آپ عایشہ کے گھر مین رہین ہمنے اپنی
باری معاف کی حضرت نہایت خوش ہوگئے پھر وہین رہے اور وہین انتقال کیا اور وہین دفن ہوئے اس حدیث سے بڑی فضیلت حضرت عایشہ کی ثابت ہوئی
ھ أَبُو قَتَادَةَ بُؤْسَ ابْنِ سُمَيَّةَ تَقْتُلُكَ فِئَةٌ بَاغِيَةٌ مسلم مین ابو قتادہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای سمیہ کے بیٹے
تجکو بڑی سختی ہونا ہی تجکو باغی گروہ قتل کریگا ف عمار کی ماکا نام سمیہ تھا عمار علی مرتضی رض کے رفیق تھے جب معاویہ اور علی مرتضی رض سے لڑائی
ہوئی تب عمار شہید ہوئے اس حدیث سے ثابت ہوا کہ امام حق علی مرتضی رض تھے اور معاویہ کا لشکر باغی تھا ھ ابْنُ مَسْعُودٍ بِحَسْبِ الْمَرْءِ مِنَ
الْكَذِبِ أَنْ يُحَدِّثَ بِكُلِّ مَا سَمِعَ مسلم مین عبد اللہ بن مسعود رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ آدمی کو اتنا جھوٹھ کفایت کرتا ہی کہ جو بات
سنے اوسکو کہنے لگے ف یعنی جھوٹھ صرف اسی چیز کا نام نہین کہ اپنی طرف سے بات بناوے اور جھوٹھ باندھے بلکہ یہ بھی جھوٹھ مین داخل ہی کہ جو
خبر سنے بدون تحقیق کیے اوسکو کہنے لگے اسواسطے کہ اکثر اخبار جھوٹھ مشہور ہو جاتی ہین تو مومن عاقل کو اوسکی تحقیق لازم ہی بے تحقیق کسی بات
کو زبان سے نہ نکالے اسی واسطے علماے اہل حدیث نے حدیث کی تحقیق مین بڑی محنت کی ہی اور خوب چھانٹ چھوڑ کر کے صحیح حدیث کو ضعیف اور
موضوع سے جدا کر دیا ہی حق تعالی اونکے درجے بلند کرے تو عاقل مسلمان کو لازم ہی کہ جو کسی سے حدیث سنے یا کسی کتاب مین دیکھے تو اوسکو
نمانے جبتک کہ علم حدیث کی معتبر کتابون مین اوسکی سند نپاوے ق أَنَسٌ بَخٍ ذَلِكَ مَالٌ رَابِحٌ بَخٍ ذَلِكَ مَالٌ رَابِحٌ وَقَدْ سَمِعْتُ
مَا قُلْتَ وَإِنِّي أَرَى أَنْ تَجْعَلَهَا فِي الْأَقْرَبِينَ قَالَهُ لِأَبِي طَلْحَةَ بخاری اور مسلم مین انس رض سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ شاباش یہ مال تو فایدہ دینے والا ہی شاباش یہ مال تو فایدہ دینے والا ہی اور مینے سنا جو تونے کہا اور مجکو یہ بہتر معلوم ہوتا ہی کہ تو
اوسکو اپنے قرابت والون مین تقسیم کر دے یہ حضرت نے ابو طلحہ سے فرمایا ف قرآن مین جب اس مضمون کی آیت اوتری کہ نیکو کاری حاصل کر سکوگے
جبتک اپنے پسندیدہ اور محبوب مال کو راہ خدا مین نہ خرچ کروگے تو ابو طلحہ انصاری نے کہا کہ خدا یون فرماتا ہی اور میرے سب قسم کے مال سے مجکو وہ باغ بہت
پیارا ہی جسکا بیرحا نام ہی اوسکو مینے خدا کی راہ مین دیا سو یا حضرت اوسکو جو چاہیے سو کیجیے اور جسکو مناسب دیکھیے اوسکو دیجیے تب حضرت نے
یہ حدیث فرمائی حضرت نہایت خوش ہوئے اونکی تعریف کی اور اوس باغ کو ابو طلحہ کے رشتہ دارون کو دلایا معلوم ہوا کہ خیرات دینے مین

تجھے جنت میں خ انس حُبُّكَ اِیَّاھَا اَدْخَلَكَ الْجَنَّةَ یعنی سُوْرَةَ الْاِخْلَاصِ بخاری میں انس سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ سورۂ اخلاص کی محبت تجکو بہشت میں داخل کریگی ف ایک شخص نے حضرت سے کہا کہ یا حضرت
مین سورۂ اخلاص یعنی قل ہو اللہ سے بہت محبت رکھتا ہون تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی ھ بُرَیْدَةُ بْنُ الْحُصَیْبِ حُرْمَةُ نِسَاءِ
الْمُجَاهِدِیْنَ عَلَی الْقَاعِدِیْنَ کَحُرْمَةِ اُمَّهَاتِهِمْ وَمَا مِنْ رَجُلٍ مِّنَ الْقَاعِدِیْنَ یَخْلُفُ رَجُلًا مِّنَ
الْمُجَاهِدِیْنَ فِیْ اَهْلِهٖ فَیَخُوْنُهٗ فِیْهِمْ اِلَّا وُقِفَ لَهٗ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ فَیَاْخُذُ مِنْ عَمَلِهٖ مَا شَاءَ ثُمَّ الْتَفَتَ
اِلَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ فَمَا ظَنُّکُمْ مسلم مین بریدہ بن حصیب سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ غازیون کی بیبیون کی حرمت خانہ نشین لوگون پر ایسی ہی جیسے انکی ماؤن کی حرمت ہی اور جو خانہ نشین مرد مجاہدین مرد کے
گھر بار کے کام خدمت مین رہے پھر اونمین خیانت کرے تو قیامت کے دن کھڑا کیا جاویگا پھر مجاہد اوسکے نیک عمل سے جو چاہیگا سو لیگا
پھر حضرت اصحاب کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ تمہارا کیا گمان ہی ف یعنی اسکو حق جانتے ہو یا کچھ تردد ہی ق ابن عمر
حِسَابُکُمَا عَلَی اللّٰهِ اَحَدُکُمَا کَاذِبٌ لَا سَبِیْلَ لَكَ عَلَیْهَا ق لِلْمُتَلَاعِنَیْنِ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم دونون کا حساب خدا پر ہی تم دونون مین ایک تو جھوٹھا ہی تجکو اوس عورت پر کچھ قابو نہین ف ایک شخص نے
اپنی جورو کو بدکاری کا عیب لگایا اوسنے انکار کی دونون آپسمین قسم کھا جھوٹھے کو بد دعا کرکے جدا ہوگئے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی تم مین
ایک مقرر جھوٹھا ہی اگرچہ شرع مین کسی پر جھوٹھ نہ ثابت ہو لیکن قیامت مین خدا حساب کرلیگا پھر مرد نے اپنا مال مانگا جو جورو کو دیا تھا حضرت
نے فرمایا تجکو اب دسکے دیے مال پر قابو اور اختیار نہین اگر تو سچا ہی تو مال صحبت داری کے بدلے گیا اور اگر عورت سچی ہی تو مال کا لینا اور بھی
بعید ہی ق ابو هریره حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَی الْمُسْلِمِ خَمْسٌ رَدُّ السَّلَامِ وَعِیَادَةُ الْمَرِیْضِ وَاتِّبَاعُ الْجَنَائِزِ وَاِجَابَةُ
الدَّعْوَةِ وَتَشْمِیْتُ الْعَاطِسِ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا مسلمان کے حق دوسرے مسلمان پر پانچ ہین
سلام کا جواب دینا اور بیمار کو پوچھنا اور جنازہ دفن کے پیچھے چلنا اور دعوت کو قبول کرنا اور چھینکنے والے کو دعا دینا یعنی یرحمک اللہ کہنا
ھ ابو هریره حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَی الْمُسْلِمِ سِتٌّ قِیْلَ وَمَا هُنَّ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِذَا لَقِیْتَهٗ فَسَلِّمْ عَلَیْهِ
وَاِذَا دَعَاكَ فَاَجِبْهُ وَاِذَا اسْتَنْصَحَكَ فَانْصَحْ لَهٗ وَاِذَا عَطَسَ فَحَمِدَ اللّٰهَ فَشَمِّتْهُ وَاِذَا مَرِضَ فَعُدْهُ وَاِذَا
مَاتَ فَاتَّبِعْهُ مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ حق مسلمان کے مسلمان پر چھہ ہین لوگون نے پوچھا کہ وے حق کون ہین
یا رسول اللہ حضرت نے فرمایا کہ جب تو اوس سے ملے تو اوسکو سلام کر اور جب تجکو وہ بلاوے اور دعوت کرے تو قبول کر اور جب تجسے کسی کام مین نصیحت
چاہے تو اوسکو نیک نصیحت دے اور جب کہ وہ چھینکے اور الحمد للہ کہے تو اوسکا جواب دے یعنی یرحمک اللہ کہے اور جبکہ وہ بیمار پڑے تو اوسکو جا کر پوچھ
اور جب کہ مر جاوے تو اوسکے جنازے کے ساتھ چل ف پہلی حدیث مین پانچ حق فرمائے اور اس حدیث مین چھہ تو مطلب یہ ہی کہ پانچ یا چھہ مین
منحصر نہین بلکہ اسلام کے حق بہت ہین مگر جسکی زیادہ ضرورت دیکھی وہ اسکو فرمادیا کبھی پانچ کبھی چھہ کبھی کم و زیادہ خ ابو هریره
حَقٌّ لِلّٰهِ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ اَنْ یَّغْتَسِلَ فِیْ کُلِّ سَبْعَةِ اَیَّامٍ یَغْسِلُ رَأْسَهٗ وَجَسَدَهٗ وَیُرْوٰی لِلّٰهِ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ
حَقٌّ اَنْ یَّغْتَسِلَ فِیْ کُلِّ سَبْعَةِ اَیَّامٍ یَوْمًا بخاری مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا کا حق ہر مسلمان پر یہ ہی
کہ ہر ہفتے مین غسل کرے اپنے سر اور بدن کو دھووے اور دوسری روایت یون ہی کہ ہر مسلمان پر خدا کا حق ہی کہ ہر ہفتے مین غسل کرے ایک دن

انکے پاس سوتا تھا گھوڑے کے بھڑکنے سے ڈرے کہ کہین لڑکا نہ کچل جاوے قرآن پڑھنا موقوف کیا بدلی بھی غائب ہوگئی صبح کو حال
حضرت سے عرض کیا حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ قرآن کے سننے کو فرشتے حاضر ہوتے ہین کسیکو نظر نہین آتے ھ عایشۃ تلک
الکلمۃ الحق یخطفہا الجنی فیقذفہا فی اذن ولیہ فیزید فیہا مائۃ کذبۃ ق لہ لہا حین قالت
ان الکھان کانوا یحدثوننا بالشیء فنجدہ حقا مسلم مین حضرت عایشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اس سچ
بات کو فرشتون سے جن لیے بھاگتا ہی سو اوسکو اپنے دوست کے کان مین ڈال دیتا ہی تو وہ اوسمین اور سو جھوٹھ زیادہ کرتا ہی یہ حضرت نے
حضرت عایشہ رض سے کہا جب اونھون نے کہا کہ کاہن لوگ ہمکو کسی چیز کی خبر دیتے تھے تو اوسکو ہم سچ پاتے تھے ف عرب مین چند لوگ
تھے جنون سے راہ رکھتے تھے اون سے دریافت کرکے آیندہ خبرین لوگون کو بتلاتے تھے دین اسلام مین حکم ہوا کہ سواے خدا کے غیب کوئی نہین جانتا
کاہن جھوٹھے اور بے حقیقت ہین اون سے حال دریافت کرنا درست نہین حضرت عایشہ نے پوچھا کہ یا حضرت اگر کاہن جھوٹھے ہین تو اسکا کیا سبب ہی
کہ اونکی بات سچ بھی ہوتی تھی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی جو اس عالم مین ہوتا ہی اوسکا حکم فرشتون کو ہوتا ہی فرشتے اول آسمان پر آپسمین اوسکی
گفتگو کرتے ہین شیطان اور جن وہان جاکر سن آتے ہین اور اپنے پوچھنے والے دوستون کو بتلاتے ہین وے لوگ ایک سچ کے ساتھ سو جھوٹھ ملاکر
لوگون سے کہتے ہین سو ہی ایک بات تو سچ ہوتی ہی اور باقی واہیات نادان لوگ اوسی ایک سچ بات کو دلیل پکڑکے معتقد ہوتے ہین اور اونکی
اکثر جھوٹھی باتون کو اپنی نادانی اور حماقت سے یاد نہین رکھتے ھ ابن مسعود تلک محض الایمان یعنی الوسوسۃ
قالہ حین سئل عنہا وھی ما یجد الانسان فی نفسہ ما یتعاظم ان یتکلم ویساوی ذلک
صریح الایمان رواہ ابو ھریرۃ تفرد بہ مسلم ایضا مسلم مین عبداللہ بن مسعود رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
کہ اس وسوسے کو بد جاننا تو محض ایمان ہی یہ حضرت نے اوس وقت فرمایا جبکہ وسوسے کا حضرت سے سوال ہوا وسوسہ اوسکو کہتے ہین جسکا خیال
آدمی اپنے دلمین پاتا ہی اور اوسکے کہنے کو برا جانتا ہی اور دوسری روایت ابو ہریرہ رض سے یون ہی کہ یہ تو صریح ایمان ہی اس حدیث کو بھی صرف
مسلم نے روایت کیا ف مشکوۃ مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ چند صحابے نے حضرت پاس آکر پوچھا کہ یا حضرت ہمارے دلون مین
نہایت برے برے خیال آتے ہین کہ ہم اونکو زبان پر لانا بڑا گناہ جانتے ہین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی برے خیال کو برا جاننا اور
زبان پر نہ لانا ایمان کی نشانی ہی اگر دل مین ایمان نہوتا تو کون روکتا اور یہ مطلب نہین کہ برے خیالات آنا صریح ایمان ہی چنانچہ
ابوداؤد مین عبداللہ بن عباس رض سے روایت ہی کہ ایک مرد نے حضرت سے کہا کہ میرے دل مین بعضا ایسا برا خیال آتا ہی کہ اگر مین جل کے کوئلا ہو جاؤن
تو بھی بات سے نہ نکالون حضرت نے فرمایا شکر خدا کو جسنے شیطان کا کام وسوسے ہی پر ٹالا یعنی شیطان کافرون سے تو شرک اور بت پرستی کرواتا ہی
لیکن مومن پر سواے برے خیال ڈالنے کے اوسکا کچھ زور نہین چلتا وسوسے کا علاج یہ ہی کہ اوسکی طرف دھیان نکرے اور التجا کرے پناہ
مانگے لاحول پڑھے اور لا الہ الا اللہ کی کثرت کرے کہ اکسیر ہی ھ رافع بن خدیج ثمن الکلب خبیث ومھر البغی
خبیث وکسب الحجام خبیث مسلم مین رافع بن خدیج رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قیمت کتے کی حرام ہی اور خرچی
حرام کار عورت کی حرام ہی اور پچھنے لگانے والے کا کسب پلید ہی ف امام شافعی کے نزدیک بموجب اس حدیث کے کتے کی قیمت حلال نہین
اور امام اعظم کے نزدیک حلال ہی تو اونکے نزدیک حدیث کا یہ مطلب ہی کہ اگر کتا شکاری اور حفاظت کے واسطے نہو تو اوسکی قیمت حرام ہی اور
خرچی بالاتفاق حرام ہی اور پچھنے لگانے کا کسب بموجب اس حدیث کے امام احمد کے نزدیک حرام ہی اور اماموں کے نزدیک حرام نہین مکروہ ہی کہ

اور تیرے حق مین دعا کرونگا ف حضرت عایشہ رضہ نے عرض کی کہ یا حضرت آپ انتقال کے بعد میرے واسطے دعا کیجیے گا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی
ق ابو هريرة رأس الكفر نحو المشرق والفخر والخيلاء في أهل الخيل والإبل والفدادين أهل الوبر
والسكينة في أهل الغنم بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ چوٹی کفر کی مشرق کی طرف ہی اور بڑائی مارنا اور
گھمنڈ کرنا گھوڑے والے اور اونٹ والون مین ہی اور شور کرنے والون مین جو اونٹ والے ہین اور غریبی اور عاجزی بکری والون مین ہی ف
اکثر فساد مشرق کی طرف سے ہوئے اور دجال بھی اوسی طرف سے نکلیگا پھر فرمایا کہ جانورون کی صحبت کی بھی تاثیر ہوتی ہی سائیس اور شتربان
اکثر بدخلق ہوتے ہین اور بکری چرانے والے بیشتر مسکین ہوتے ہین اسی واسطے پیغمبرون نے بکریون کو چرایا ھ ابو هريرة رب أشعث
مدفوع بالأبواب لو أقسم على الله لأبره مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بہت لوگ پریشان بال غبار آلودہ
دروازون پر سے دھکیلے ہوئے اگر خدا کے اعتماد پر کسی بات کی قسم کھا بیٹھین یعنی خدا اونکی قسم کو سچا کر دیوے ف یعنی بعضے بندگان خدا
ظاہر کے تو ایسے برے کہ کوئی دروازے پر نہ کھڑا ہونے دیوے اور باطن کے ایسے صاف کہ خدا کو اونکی خاطرداری منظور رہتی ہی اس حدیث سے دو
فائدے معلوم ہوئے اول یہ کہ کسی مسلمان بدظاہر کو حقیر نہ جانے شعر خاکساران جہان را بحقارت منگر * تو چہ دانی کہ درین گرد سواری باشد
مگر یہ بھی سمجھے کہ خلاف شرع فقیرون کو ولی اور قطب عوام کی طرح اعتقاد کرے اسواسطے کہ حضرت نے اس حدیث مین بعضے پریشان یعنی خاکسارون کو
مقبول فرمایا اور یہ نہین فرمایا کہ شرابخوار داڑھی منڈے بھی ایسے ہوتے ہین دوسرا فائدہ یہ کہ ایمان کے ساتھ خاکساری اور گمنامی حق تعالی
کو پسند ہی ق خ سهل بن سعد رباط يوم في سبيل الله خير من الدنيا وما عليها وموضع سوط أحدكم
من الجنة خير من الدنيا وما عليها والروحة يروحها العبد في سبيل الله أو الغدوة خير من الدنيا
وما عليها بخاری مین سہل بن سعد رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ راہ خدا مین دار الاسلام کی سرحد پر چوکیداری کرنا بہتر ہی تمام دنیا
اور دنیا کی آرایش سے اور بہشت مین تمہارے کوڑے رکھنے کا مکان بہتر ہی تمام دنیا اور دنیا کی آرایش سے اور جہاد مین اول روز یا آخر روز
بندے کا کوشش کرنا بہتر ہی تمام دنیا اور دنیا کی آرایش سے ف آخرت کا ثواب اور آخرت کا کمتر مکان تمام دنیا سے اسواسطے بہتر ہو
کہ دنیا فانی ہی اور آخرت عمدہ اور باقی ھ سلمان رباط يوم وليلة خير من صيام شهر وقيامه وإن مات جرى
عليه عمله الذي كان يعمله وأجري عليه رزقه وأمن الفتان مسلم مین سلمان رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا سرحد اسلام
پر ایک رات اور دن چوکی دینا بہتر ہی ایک مہینے کے روزے اور شب بیداری سے اور اگر مر گیا تو جو نیک عمل کہ کیا کرتا تھا اوسکا ثواب ہمیشہ جاری رہیگا
اور اوسکی روزی اوسپر جاری رہیگی اور منکر نکیر کے خوف سے نڈر ہو جاویگا ف موت سے شہید کا رزق اور عمل کا ثواب موقوف نہین ہوتا اور
قبر کے سوال جواب کا کچھ کھٹکا نہین رہتا ھ عايشة ركعتا الفجر خير من الدنيا وما فيها مسلم مین حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا کہ دو رکعتین فجر کی بہتر ہین تمام دنیا سے اور جو چیز کہ دنیا مین ہی نماز فجر سے کمتر ہی ف یہ سنت فجر کی فضیلت ہی حضرت کا
دستور تھا کہ تمام سنت اور نفل سے فجر کی سنت کو نہایت مقدم جانتے تھے اور کمال رعایت رکھتے تھے ھ المغيرة بن شعبة ساقي
القوم آخرهم شربا مسلم مین مغیرہ بن شعبہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قوم کا پانی پلانے والا اونکا پچھلا ہی پانی پینے مین ف
یعنی ساقی کو لازم ہی کہ اول اور سب مسلمانون کو پلاوے پھر سب کے بعد آپ پیوے اسی طرح ہر حاکم اور رئیس اور داروغہ کو لازم ہی کہ جسمین اختیار رکھتا ہو
اول اور مسلمانون کو مقدم رکھے سرداری اسی کا نام ہی ق ابن مسعود سباب المسلم فسوق وقتاله كفر بخاری اور مسلم مین

یعنی جمعے کے دن غسل کرنا مستحب ہے ھ حلبُها على الماءِ واعارةُ دلوِها واعارةُ فحلِها ومنيحتُها
وحملٌ عليها في سبيلِ اللّٰهِ قالہ لرجلٍ قال یا رسولَ اللّٰهِ ما حقُّ الابلِ مسلم مین جابر رضہ سے روایت ہے کہ
حضرت نے فرمایا کہ اونٹنیون کا دودھ دوہنا پانی پر اور اونکے ڈول کو مانگے دینا اور نر اونٹ کو عاریت دینا یعنی اونٹنی کا بھرن کرنے واسطے
اور محتاجون کو اونٹ دینا دودھ پینے کے واسطے اور اونٹون پر بوجھ رکھنا جہاد مین یعنی غازی کو سوار کرنا یا اسباب لادنا حضرت نے
اوس مرد سے فرمایا جسنے کہا یا رسول اللہ اونٹ رکھنے کا کیا حق اور کون کون چیز مالک کو مناسب ہے ف عرب کا دستور تھا کہ جب تالاب
یا کوئین پر اونٹون کو پانی پلاتے تو دودھ دوہتے اور محتاجون کو دیتے ق عبدُ اللّٰهِ بنُ عمرٍو حوضي مسيرةُ شهرٍ ماؤُه ابيضُ
مِنَ اللبنِ وريحُه اطيبُ مِنَ المسكِ وكيزانُه كنجومِ السماءِ من شرب منه فلا يظمأُ ابدًا بخاری
اور مسلم مین عبد اللہ بن عمرو رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میرا حوض کوثر مہینے بھر کی راہ ہے پانی اوسکا زیادہ تر سفید دودھ سے اور اوسکی
بو مشک سے زیادہ تر خوشبودار ہے اور اوسکے کوزے اور آبخورے جیسے آسمان کے تارے یعنی بیشمار جو اوس حوض سے پانی پیئے کبھی اوسکو پیاس نہ لگے
ف ہرچند پیاس تو ایکبار کے پینے مین جاتی رہیگی لیکن اہل جنت لذت کے واسطے اوسکو پیا کرینگے ھ ام الدرداء دعوةُ المرءِ المسلمِ
لاخيه بظهرِ الغيبِ مستجابةٌ عندَ رأسِه ملكٌ موكَّلٌ كلما دعا لاخيه بخيرٍ قال الملكُ الموكَّلُ به
آمين ولك بمثلٍ مسلم مین ام الدرداء رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مسلمان مرد کی دعا اپنے بھائی مسلمان کے واسطے اسکی پیٹھ پیچھے مقبول
ہے اوسکے سر کے پاس ایک فرشتہ مقرر رہتا ہے جب وہ اپنے بھائی مسلمان کے واسطے نیک دعا کرے تو فرشتہ کہتا ہے کہ آمین اور تجکو بھی اس
دعا کے برابر فائدہ ہے یعنی جو تو نے نیک چیز اسکے واسطے مانگی اوسکو بھی ملیگی اور تجکو بھی ملیگی ھ ابو ہریرة دينارٌ انفقتَه
في سبيلِ اللّٰهِ تعالى ودينارٌ انفقتَه في رقبةٍ ودينارٌ تصدّقتَ به على مسكينٍ ودينارٌ انفقتَه على
اهلِك اعظمُها اجرًا الذي انفقتَه على اهلِك مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ایک دینار تو نے جہاد مین
خرچ کی اور ایک دینار تو نے گردن چھڑانے مین یعنی بردہ آزاد کرنے مین خرچ کیا اور ایک دینار تو نے محتاج کو خیرات دیا اور ایک دینار تو نے
اپنے گھر والون پر خرچ کی ان سب مین بڑا ثواب وسمین ہے جو تو نے اپنے گھر والون پر خرچ کی ف جہاد اور آزادی اور خیرات سے اہل وعیال
کا خرچ سو واسطے افضل ہوا کہ یہ فرض عین ہے فرض کا ثواب نفل وغیرہ سے زیادہ ہوا چاہیے اپنے اہل وعیال پر ہر شخص خرچ کرتا ہے لیکن اگر اوسکو خدا کا
حکم جانکر خرچ کرے تو نیت کے سبب سے زیادہ تر ثواب پاوے ھ عثمانُ بنُ ابي العاصِ الثقفي ذاك شيطانٌ يُقالُ له خَنْزَب
فاذا احسستَه فتعوّذْ باللّٰهِ منه واتفُلْ على يسارِك ثلاثًا قالہ له حين قال انّ الشيطانَ
قد حالَ بيني وبينَ صلاتي وقراءتي يلبسُها عليّ مسلم مین عثمان بن ابی العاص سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ وہ شیطان
ہے اوسکو خنزب کہتے ہین سو جب کہ تو اوسکا کھٹکا پاوے تو خدا کی پناہ مانگ اوسکی شر سے اور اپنی بائین طرف تین بار تھوک تھکار یہ حضرت نے
عثمان بن ابی العاص سے فرمایا جب کہ اونہنے کہا کہ شیطان حائل ہوتا ہے میرے اور میری نماز اور قرأت کے اندر مجکو قرآن کے پڑھنے مین شبہہ
ڈال دیتا ہے ف یعنی جو شیطان کہ نماز مین شبہہ ڈالتا ہے اوسکا خنزب لقب ہے پھر اوسکی علاج بتلائی اور حدیث مین آیا ہے کہ جو
شیطان وضو مین شبہہ ڈالتا ہے اوسکا ولہان لقب ہے سح عائشة ذاكِ لو كانَ وانا حيٌّ فاستغفرُ لكِ وادعو لكِ
بخاری مین حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ یون ہی ہوگا اگر تیرا انتقال ہوا اور مین زندہ رہا تو تیرے واسطے مغفرت مانگونگا

داخل ہو اس دعا کو سید الاستغفار کہتے ہیں ق ابو بکرۃ شہرا عید لا ینقصان رمضان و ذو الحجۃ بخاری
اور مسلم میں ابو بکرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ دو مہینے عید کے کم نہیں ہوتے رمضان اور ذی الحجہ ف امام احمدؒ اس حدیث کا
مطلب یوں کہا کہ ایک سال میں یہ دونوں مہینے ساتھی کم نہیں ہوتے اگر ایک اونتیس دن کا ہوگا تو دوسرا تیس دن کا ہوگا اور اسحقؒ نے
کہا کہ ان دونوں مہینوں کا ثواب کم نہیں ہوتا پورا ملتا ہے اگرچہ دونوں شمار میں کم ہوں اور یہی قول ٹھیک ہے واللہ اعلم ق عمرؓ صدقۃ
تصدق اللہ بہا علیکم فاقبلوا صدقتہ یعنی القصر فی السفر مع الامن عمر فاروقؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے
فرمایا نماز کا قصر صدقہ ہے کہ خدا نے تم پر تصدق کیا ہے سو اوسکے صدقہ کو قبول کرو یعنی امن کی حالت میں بھی نماز کا قصر سفر میں چاہیے
ف سفر میں چار رکعت نماز کو دو رکعت پڑھنے کا حکم ہے یہ خدا کی طرف سے تخفیف اور رخصت ہے تو مناسب ہے کہ خدا کی رخصت کو
نمانیے اور پوری پڑھیے اور یہی مذہب ہے امام اعظمؒ کا کہ سفر میں پوری نماز پڑھنا درست نہیں ق زید بن ارقم صلوۃ الاوابین
اذا رمضت الفصال مسلم میں زید بن ارقمؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ صلوۃ الاوابین اوس وقت ہے جب کہ اونٹ کے بچوں کے
تلوے جلنے لگیں ف یعنی چاشت کے وقت ریت گرم ہوتی ہے بچوں کے تلوے جلنے لگتے ہیں اور ہر طرف سے بھاگ کے اونٹوں کے گرد ہو جاتے ہیں
مشائخ لوگ مغرب کے بعد چھ رکعت نماز کو صلوۃ الاوابین کہتے ہیں اس حدیث سے معلوم ہوا کہ صلوۃ الضحی اور نماز چاشت کا نام صلوۃ الاوابین
ہے اوابین اون عابدوں کو کہتے ہیں جنکا دل عبادت الٰہی کی طرف جھکا رہتا ہے ق ابو ہریرۃ صلوۃ الجماعۃ افضل من
صلوۃ احدکم وحدہ بخمسۃ وعشرین جزءا مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا جماعت کی نماز تنہا کی نماز سے پچیس حصے
افضل ہے خ ابن عمر وابو سعید صلوۃ الجماعۃ تفضل صلوۃ الفذ بخمسۃ وعشرین درجۃ ھذہ روایۃ
ابی سعید وفی روایۃ ابن عمر بسبع وعشرین بخاری میں عبد اللہ بن عمرؓ اور ابو سعیدؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جماعت کی
نماز تنہا آدمی کی نماز سے پچیس ۲۵ حصے افضل ہے یہ ابو سعید کی روایت ہے اور عبد اللہ بن عمر کی روایت میں ستائیس ۲۷ درجے کا ذکر ہے ق
ابو ہریرۃ صلوۃ الرجل فی جماعۃ تزید علی صلاتہ فی بیتہ وصلاتہ فی سوقہ بضعا وعشرین درجۃ وذلک ان
احدھم اذا توضأ فاحسن الوضوء ثم اتی المسجد لا ینھزہ الا الصلوۃ لم یخط خطوۃ الا رفعہ اللہ بہا درجۃ
وحط عنہ بہا خطیئۃ حتی یدخل المسجد فاذا دخل المسجد کان فی الصلوۃ ما کانت الصلوۃ تحبسہ
والملائکۃ یصلون علی احدکم ما دام فی مجلسہ الذی صلی فیہ یقولون اللھم ارحمہ اللھم اغفر لہ
اللھم تب علیہ ما لم یؤذ فیہ ما لم یحدث فیہ بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مرد کی نماز جماعت میں
اوسکے گھر اور بازار کی نماز سے بیس اور چند درجے زیادہ ہے یعنی پچیس یا ستائیس اور اسکا سبب یہ ہے کہ جب آدمی نے وضو کیا اچھی پھر مسجد میں آیا
اس حالت سے کہ سوا نماز کے اوسکی جنبش کا کوئی سبب نہو تو ایسا شخص کوئی ڈگ نہ چلیگا مگر کہ خدا اوس ڈگ کے سبب سے اوسکا ایک درجہ بلند کریگا
اور اوسکی جہت سے اوسکا گناہ دور کریگا یہانتک کہ مسجد میں آوے پھر جب مسجد میں آیا تو نماز میں داخل ہوا جب تک کہ اوسکو نماز روکے رہتی ہے یعنی
مسجد میں نماز کے انتظار میں گذرے گی وہ نماز میں شمار ہوگی نماز پڑھنے کے برابر انتظار کا ثواب ملیگا اور فرشتے اوسکو دعا کرتے ہیں جبتک
کہ اوس مکان میں بیٹھا رہیگا جسمیں نماز پڑھی کہ فرشتے کہتے ہیں الٰہی اوسپر رحم کر الٰہی اوسکی مغفرت کر الٰہی اوسکی توبہ قبول کر اوسپر
رحمت متوجہ ہو یہ وعدہ اوس شرط پر ہے جب تک کہ مسجد میں کسیکو تکلیف نہ دیوے جب تک مسجد میں دنیا کی بات کرکے یا وضو توڑ کے ف

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مسلمان کو گالی دینا گناہ ہی اور اوسکو ناحق قتل کرنا نا انصافی اور ناشکری ہی
ف اگر قتل حلال جانکر مسلمان کو قتل کرے تو صریح کفر ہی اور نہین تو کبیرہ گناہ ہی ھ انس سبحان اللہ لا تطیقہ
او لا تستطیعہ ویروی لا طاقۃ لک بعذاب اللہ افلا قلت اللہم اتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الاخرۃ
حسنۃ وقنا عذاب النار قالہ لرجل عادہ فدعا اللہ بہ فشفاہ مسلم مین انس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ سبحان اللہ تو عذاب الٰہی کو نہ اوٹھا سکیگا اور دوسری روایت یون ہی کہ تجکو عذاب خدا کی طاقت نہین تو نے یون کیون نہ کہا کہ الٰہی ہمکو
دنیا میں بھلائی دے اور آخرت مین بھی بھلائی اور ہمکو بچالے دوزخ کے عذاب سے یہ حضرت نے اوس مرد سے فرمایا جسکی بیمار پرسی کو تشریف لیگئے تھے
پھر اوسنے یہی دعا مانگی سو خدا نے اوسکو شفا بخشی ف حضرت ایک مسلمان کی بیمار پرسی کو تشریف لیگئے وہ نہایت ناتوان ہوگیا تھا
جیسے مرغی کا چوزہ سو حضرت نے اوس سے فرمایا کہ تو نے کچھ دعا تو نہین کی ہی اوسنے کہا ہان مین صحت مین یہ دعا کیا کرتا تھا کہ الٰہی جو تجکو آخرت
مین میرے اوپر عذاب کرنا ہو سو دنیا مین جلد مجھپر کرلے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی آدمی کو عذاب الٰہی کی طاقت نہین نہ دنیا مین طاقت ہی نہ آخرت
مین دنیا کی تکلیف تو نے اپنے موںہہ سے کیون مانگی پھر اوسکو دین اور دنیا کی خیریت کی دعا تعلیم کی چنانچہ اوسکو اسی دعا سے صحت ہوگئی ھ ام سلمۃ
سبحان اللہ ماذا انزل اللیلۃ من الخزائن ماذا انزل اللیلۃ من الفتن من یوقظ صواحب الحجر رب
کاسیۃ فی الدنیا عاریۃ فی الاخرۃ بخاری مین حضرت ام سلمہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ سبحان اللہ آج کی رات
کیا ہی رحمت کے گنج اوترے ہین اور آج کی رات کیا ہی فتنے اور فساد نازل ہوئے ہین کوئی ہی کہ کوٹھریون والی عورتون کو جگا دے یعنی تاکہ
تہجد پڑھین بہت عورتین دنیا مین پوشاکدار ہین اور آخرت مین برہنہ ہین یعنی دنیا مین با عزت اور آخرت مین گناہ سے فضیحت ف حضرت
ام سلمہ رض سے روایت ہی کہ حضرت ایک رات سوکر جاگے پھر یہ حدیث فرمائی فتوح اسلام اور اس امت کے فساد ہونے والے حضرت کو خواب مین معلوم ہوئے
ق ابو ہریرۃ سیحان وجیحان والفرات والنیل کل من انہار الجنۃ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ سیحون اور جیحون اور فرات اور نیل ہر ایک بہشت کی نہرین ہین ف سیحون اور جیحون ترکستان مین ہین اور
فرات عراق مین اور نیل مصر مین یعنی ان نہرون کا پانی بہشت کے پانی سے مشابہ ہی یا کہ ان نہرون کی امداد وہان سے ہوتی ہو ھ شداد
بن اوس سید الاستغفار ان یقول العبد اللہم انت ربی لا الہ الا انت خلقتنی وانا عبدک وانا
علی عہدک ووعدک ما استطعت اعوذ بک من شر ما صنعت ابوء لک بنعمتک علی وابوء لک بذنبی فاغفر لی فانہ
لا یغفر الذنوب الا انت من قالہا فی النہار موقنا بہا فمات من یومہ قبل ان یمسی فہو من
اہل الجنۃ ومن قالہا من اللیل وہو موقن بہا فمات قبل ان یصبح فہو من اہل الجنۃ بخاری مین
شداد بن اوس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ عمدہ استغفار یہ ہی کہ بندہ یون کہے کہ الٰہی تو میرا مالک ہی کوئی لائق بندگی کے نہین سوائے تیرے تو نے
مجکو پیدا کیا اور مین تیرا بندہ ہون اور مین تیرے قول اور تیرے وعدے پر ہون اپنے مقدور کے موافق مین تیری پناہ مانگتا ہون اپنے کرتب کی برائی سے
مین تجسے اقرار کرتا ہون تیرے احسان کا جو مجھپر ہی اور اپنے گناہ کا تجسے اقرار کرتا ہون سو مجکو بخش دے مقرر یہی ہی کہ کوئی گناہ کو نہین بخش سکتا
سوا تیرے جو یقین سے اسکو دن مین کہے پھر اوسی دن شام سے پہلے مرجاوے تو وہ شخص بہشتی ہی اور جو اسکو رات مین کہے یقین کرکے پھر مرجاوے فجر سے پہلے
تو وہ شخص بہشتی ہی ف اللہم سے الا انت تک صبح شام پڑھا کرے رات اور دن دونون آگئے رات یا دن مین جب مریگا اس عمدہ بشارت مین

ام قیس بنت محصن رض سے روایت ہی کہ حضرت نے عورتون سے فرمایا کہ کیون تالو اور حلق ملتی ہو اپنی اولاد کا اس گھانٹی سے تم اوس عود کو
اس کوٹ کو ہو اسطے کہ اسمین سات بیماری کی شفا ہی اونمین سے ایک ذات الجنب ہی یعنی پانجر کا درد حلق کے ورم مین ناک مین ڈالیے اور
ذات الجنب مین حلق کے اندر ڈالیے **ف** عرب کی عورتین ورم حلق مین جو اپنے لڑکون کو گھانٹی دیتی تھین حضرت نے اس سے منع کیا
اور فرمایا کہ کوٹ کی گھانٹی دیا کرو پھر فرمایا کہ کوٹ مین سات بیماریون کی شفا ہی دو کو بیان کیا یعنی ورم حلق اور ذات الجنب کو پانچ بیماریون
کو نہین ذکر کیا ہی لیکن معلوم کیا چاہیے کہ کوٹ گرم خشک ہی حیض اور پیشاب کو جاری کرتا ہی اور زہر کو دفع کرتا ہی اور جماع کی قوت
زیادہ کرتا ہی اور پیٹ کے کیڑون کو قتل کرتا ہی جب کہ شہد کے ساتھ پیجیے اور جگر اور معدے کے ضعف کو دفع کرتا ہی اور تجاری بے کے
بخار کو شفا دیتا ہی لڑکون کو اکثر سردی کا خلل ہوتا ہی اسواسطے حضرت نے یہ دوا تجویز کی اہل حدیث عود ہندی کو قسط یعنی کوٹ کہتے ہین
لیکن اطبا عود ہندی کو اگر کہتے ہین اگر بھی گرم وخشک ہی دماغ اور دل اور معدہ اور جگر کو قوت دیتا ہی اور ریح کو تحلیل کرتا ہی اور
کھانسی اور دمہ اور غشی اور سر خفقان کو اور اسہال اور استسقا کو دور کرتا ہی **ق** اِبْنُ عُمَرَ عَلَی الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ السَّمْعُ
وَالطَّاعَةُ فِیْمَا اَحَبَّ وَکَرِہَ اِلَّا اَنْ یُّؤْمَرَ بِمَعْصِیَةٍ فَاِذَا اُمِرَ بِمَعْصِیَةٍ فَلَا سَمْعَ وَلَا طَاعَةَ بخاری اور مسلم
مین عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہر مسلمان پر امام کی اطاعت اور فرمان برداری واجب ہی خواہ اوسکو اچھا لگے
یا برا مگر اوس صورت مین کہ جب گناہ کا مامور ہو پھر جب گناہ اور خلاف شرع کا اوسکو حکم ہو تو اسوقت مین اطاعت اور فرمان برداری نہ چاہیے
ف خوشی اور ناخوشی مین حاکم کی اطاعت واجب ہی لیکن خلاف شرع کام مین اطاعت نہین **ق** اَبُوْ ھُرَیْرَةَ عَلٰی
اَنْقَابِ الْمَدِیْنَةِ مَلٰٓئِکَةٌ لَا یَدْخُلُھَا الطَّاعُوْنُ وَلَا الدَّجَّالُ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ مدینے کی راہون پر فرشتے مقرر ہین اوسمین وبا اور دجال نہ داخل ہوگا **خ** اَبُوْ ھُرَیْرَةَ عَمْرُو بْنُ لُحَیِّ بْنِ قَمَعَةَ بْنِ
خِنْدِفَ اَبُوْ خُزَاعَةَ بخاری مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ عمر بن لحی کا بیٹا قمعہ کا پوتا خندف کا پروتا خزاعہ کا
باپ ہی **ف** یعنی خزاعہ کی قوم عمر بن لحی کی اولاد ہین یے لوگ مضر کے گروہ مین داخل ہین خزاعہ کی قوم مین کچھ اختلاف تھا
حضرت نے اوسکو بیان کر دیا عرب مین بت پرستی اور سانڈھ چھوڑنا عمر بن لحی سے شروع ہوا **م** اَبُوْ اَیُّوْبَ غَدْوَةٌ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ
اَوْ رَوْحَةٌ خَیْرٌ مِّمَّا طَلَعَتْ عَلَیْہِ الشَّمْسُ وَغَرَبَتْ مسلم مین ابو ایوب رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ راہ خدا یعنی جہاد مین
صبح یا شام کو کوشش کرنا بہتر ہی اوس سے جسپر آفتاب نے طلوع اور غروب کیا یعنی تمام دنیا سے افضل ہی کہ اوسکو ثواب باقی ہی اور دنیا فانی ہے
م جَابِرٌ غِلَظُ الْقُلُوْبِ فِیْ اَھْلِ الْمَشْرِقِ وَالْاِیْمَانُ فِیْ اَھْلِ الْحِجَازِ مسلم مین جابر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ
دلون کی سختی مشرقی لوگون مین ہی اور ایمان حجاز کے لوگون مین ہی **ف** مدینے کی جانب مشرق مضر کی قوم رہتی تھی نہایت
سخت لوگ تھے عرب مین حجاز اوس ملک کا نام ہی جسمین مکہ اور مدینہ ہی **م** اَلنَّوَّاسُ بْنُ سِمْعَانَ غَیْرُ الدَّجَّالِ اَخْوَفُنِیْ
عَلَیْکُمْ اِنْ یَّخْرُجْ وَاَنَا فِیْکُمْ فَاَنَا حَجِیْجُہٗ دُوْنَکُمْ وَاِنْ یَّخْرُجْ وَلَسْتُ فِیْکُمْ فَامْرُءٌ حَجِیْجُ نَفْسِہٖ وَاللّٰہُ خَلِیْفَتِیْ
عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ اِنَّہٗ شَابٌّ قَطَطٌ عَیْنُہٗ طَافِیَةٌ کَاَنِّیْ اُشَبِّھُہٗ بِعَبْدِ الْعُزّٰی بْنِ قَطَنٍ فَمَنْ اَدْرَکَہٗ مِنْکُمْ فَلْیَقْرَأْ عَلَیْہِ
فَوَاتِحَ سُوْرَةِ الْکَھْفِ اِنَّہٗ خَارِجٌ خَلَّةً بَیْنَ الشَّامِ وَالْعِرَاقِ فَعَاثَ یَمِیْنًا وَّعَاثَ شِمَالًا یَا عِبَادَ اللّٰہِ فَاثْبُتُوْا قُلْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ
وَمَا لَبْثُہٗ فِی الْاَرْضِ قَالَ اَرْبَعُوْنَ یَوْمًا یَوْمٌ کَسَنَةٍ وَیَوْمٌ کَشَھْرٍ وَیَوْمٌ کَجُمُعَةٍ وَسَائِرُ اَیَّامِہٖ کَاَیَّامِکُمْ

ان تینون حدیثون سے معلوم ہوا کہ جماعت کی نماز تنہا کی نماز سے پچیس درجے افضل اور ثواب مین زیادہ ہے اور اگر نیت زیادہ خالص ہوئے تو ستائیس درجے تک بھی نوبت پہونچتی ہے حضرت نے اسکا سبب ارشاد کیا کہ کامل وضو کرنا اور مسجد مین صرف نماز ہی کے واسطے جانا مستحب ہر قدم پر ثواب پانا اور مسجد کا توقف اور انتظار نماز مین داخل ہونا اور فرشتون کا دعا دینا اور مسجد مین طاہر اور باادب رہنا فضول کلام اور تکلیف انام سے بچنا اس فضیلت اور ترقی کا سبب ہے تنہا نماز پڑھنے مین یہ امور حاصل نہین **ق** ابن عمر صَلوٰۃُ اللَّیلِ مَثنیٰ مَثنیٰ فَاِذا خِفتَ الصُّبحَ فَاَوتِر بِواحِدَۃٍ بخاری او مسلم مین عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ رات کی نماز دو دو رکعتین ہین پھر جب تو فجر ہونے سے ڈرے تو ایک رکعت کی وتر کر **ف** امام شافعی اور ابو یوسف اور محمد کے نزدیک تہجد کی نماز دو دو رکعت افضل ہے اور یہی حدیث انکی دلیل ہے **ہ** ابو ھریرۃ صِیاحُ المَولُودِ حِینَ یَقَعُ نَزغَۃٌ مِنَ الشَّیطانِ مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ چیخنا لڑکے کا جب کہ پیدا ہوتا ہے اور زمین پر گرتا ہے شیطان کے ٹہوکے کے سبب سے ہے **ہ** ابو ھریرۃ ضِرسُ الکافِرِ مِثلُ اُحُدٍ وَ غِلظُ جِلدِہٖ مَسِیرَۃُ ثَلٰثٍ مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کافر کا دانت احد کے پہاڑ برابر ہوگا اور اوسکی کھال کی دبازت اور گندگی تین دن کی راہ برابر ہوگی **ف** یعنی دوزخ مین کافر کا قد نہایت لنبا چوڑا ہوگا تاکہ عذاب زیادہ ہو اور آگ بدن پر بہت سی لپٹے **ہ** جابر طَعامُ الواحِدِ یَکفِی الاِثنَینِ وَطَعامُ الاِثنَینِ یَکفِی الاَربَعَۃَ وَطَعامُ الاَربَعَۃِ یَکفِی الثَّمانِیَۃَ مسلم مین جابر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ایک شخص کا کھانا دو کو کفایت کرتا ہے اور دو کا کھانا چار کو کفایت کرتا ہے اور چار کا کھانا آٹھ کو کفایت کرتا ہے **ف** یعنی مومن کو حرص سے بچنا اپنے کھانے مین دوسرے بھوکے بھائی مسلمان کو شریک کرے ایک وقت آسودگی نہ سہی بقدر ضرورت پر کفایت کرے انصاف سے بعید ہے کہ اپنا تو پیٹ بھر لیوے اور دوسرا مسلمان بھوکا رہے اور دیکھا کرے **ہ** صُہَیبُ بنُ سِنانٍ عَجَبًا لِاَمرِ المُؤمِنِ اِنَّ اَمرَہٗ کُلَّہٗ لَہٗ خَیرٌ وَلَیسَ ذٰلِکَ لِاَحَدٍ اِلَّا لِلمُؤمِنِ اِن اَصابَتہُ سَرّاءُ شَکَرَ فَکانَ خَیرًا لَّہٗ وَاِن اَصابَتہُ ضَرّاءُ صَبَرَ فَکانَ خَیرًا لَّہٗ مسلم مین صہیب بن سنان سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ طرفہ ماجرا ہے مومن کا مقرر اوسکا ہر حال اوسکے واسطے بہتر ہے اور یہ بات کسیکو حاصل نہین سوا مومن کے اگر اوسکو خوشی ہو شکر کرے تو شکر گزاری اوسکے حق مین بہتر ہو اور اگر اوسکو رنج اور تکلیف ہو صبر کرے تو بھی اوسکے حق مین بہتر ہو **ف** یعنی مومن کا کسی طرح نقصان نہین خوشی مین شکر گزاری سے نعمت زیادہ ملے اور ثواب پاوے اور غم مین صبر سبب خدا کا مقبول ہو اور بیحساب ثواب ملے اور کافر کو یہ بات حاصل نہین خوشی مین اوسکی خدا کی طرف نظر ہوتی ہے نہ غم مین **ہ** جابر بن سمرۃ عَلٰی ما تُؤمِئُونَ بِاَیدِیکُم کَاَنَّہا اَذنابُ خَیلٍ شُمُسٍ وَاِنَّما یَکفِی اَحَدَکُم اَن یَّضَعَ یَدَہٗ عَلٰی فَخِذِہٖ ثُمَّ یُسَلِّمُ عَلٰی اَخِیہِ مَن عَلٰی یَمِینِہٖ وَشِمالِہٖ مسلم مین جابر بن سمرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کس پر اشارہ کرتے ہو اپنے ہاتھون سے گویا کہ تمھارے ہاتھ چنچل گھوڑون کی دمین ہین یعنی جیسے شریر گھوڑا اپنی دم ادھر ادھر ہلاتا ہے ویسے تم ہلاتے ہو اور آدمی کو تو اتنا کفایت کرتا ہے کہ اپنے ہاتھ کو ران پر رکھے پھر اپنے مسلمان بھائی کو سلام کرے جو اوسکے داہنے اور بائین پر ہون **ف** نماز کے اخیر مین بعضے لوگ ہاتھ اوٹھا کر داہنے بائین کے لوگون کو سلام کرتے تھے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور نماز مین سلام کے وقت ہاتھ اوٹھانا منع کیا **ق** اُمُّ قَیسٍ بِنتُ مِحصَنٍ عَلامَ تَدغَرنَ اَولادَکُنَّ بِھٰذا العِلاقِ عَلَیکُنَّ بِھٰذا العُودِ الہِندِیِّ فَاِنَّ فِیہِ سَبعَۃَ اَشفِیَۃٍ مِنہا ذاتُ الجَنبِ یُسعَطُ مِنَ العُذرَۃِ وَیُلَدُّ مِن ذاتِ الجَنبِ بخاری اور مسلم مین

میں اوسکو الزام دونگا اور تمکو اوسکے شر سے بچاؤنگا اور اگر وہ نکلا اور میں تم لوگوں میں موجود نہوا تو ہر مرد مسلمان اپنی طرف سے اوسکو الزام دیگا
اور حق تعالی میرا خلیفہ اور نگہبان ہے ہر مسلمان پر البتہ دجال تو جوان گھونگر والے بالوں والا ہے اوسکی آنکھ میں پھلی ہے گویا کہ میں اوسکی شباہت
دیتا ہوں عبد العزی بن قطن کے ساتھ عبد العزی ایک کافر تھا سو جو شخص کہ تم میں سے اوسکو پاوے تو چاہیے کہ سورہ کہف کے سر کی آیتیں اوسپر پڑھے
سو قریب ہے نکلیگا شام اور عراق کے درمیان کی راہ سے تو خرابی ڈالیگا داہنا اور فساد اوٹھاویگا بائیں اے خدا کے بندو ایمان پر ثابت رہو سو صحابہ
بولے یا رسول اللہ اور کس قدر اوسکو زمین پر دیر لگیگی اور اقامت ہوگی حضرت نے فرمایا چالیس دن اون میں سے ایک دن تو سال کے برابر اور دوسرا دن
جیسے مہینا اور تیسرا دن جیسے ہفتہ اور باقی دن جیسے کہ یہ تمہارے دن ہیں اصحاب بولے یا رسول اللہ سو وہ دن جو سال کے برابر ہوگا کیا ہمکو
ایک ہی دن کی نماز کفایت کریگی حضرت نے فرمایا کہ نہیں تم اندازہ کر لینا اوس دن میں بقدر اوسکے یعنی جتنی دیر کے بعد ان دنوں میں نماز پڑھتے ہو
اوسی طرح اوس دن بھی اٹکل کر کے پڑھیو اصحاب بولے یا رسول اللہ اور اوسکی شتابی وہی زمین میں کیونکر ہوگی حضرت نے فرمایا جیسے وہ مینہ کہ ہوا
پیچھے سے اوڑاتی ہے سو وہ ایک قوم پاس آویگا تو اونکو کفر کی طرف بلاویگا سو وے اوسکا ایمان لاوینگے اور اوسکی بات مانینگے تو آسمان کو حکم کریگا
سو وہ پانی برساویگا اور زمین کو حکم کریگا سو وہ گھاس اور اناج جماویگی تو شام کو اونکے مواشی آوینگے بنسبت سابق کے دراز کوہان ہوکر
اور کشادہ تھن کر اور کوکھیں خوب پتن کر یعنی خوب موٹے تازے ہو جاوینگے پھر دجال دوسری قوم پاس آویگا تو اونکو کفر کی طرف بلاویگا تو وے اوسکے
قول کو اوسپر رد کرینگے یعنی اوسکی بات نمانینگے تو اونکی طرف سے ہٹ جاویگا تو اونپر قحط اور خشکی پڑیگی اونکے ہاتھوں میں اونکے مالوں میں سے
کچھ باقی رہیگا اور دجال ویرانہ میں پر نکلیگا تو اوس سے کہیگا کہ اے زمین اپنے خزانے نکال تو وہاں کے مال اور خزانے ظاہر ہوکر اوسکے پاس
جمع ہو جاوینگے جیسے شہد کی مکھیاں بڑی مکھی کے گرد ہجوم کرتی ہیں پھر دجال ایک جوان مرد کو بلاویگا تو اوسکو تلوار سے ماریگا سو اوسکو
قتل کر کے دو ٹکڑے کر ڈالیگا جیسا نشانہ دو ٹوک ہو جاتا ہے پھر اوسکو زندہ کر کے بلاویگا سو وہ جوان سامنے آویگا چہرہ دمکتا ہوا اور ہنستا
سو دجال اسی حال میں ہوگا کہ ناگاہ حق تعالی عیسی بن مریم کو بھیجیگا تو عیسیٰؑ اوترینگے سفید مینار پاس شہر دمشق کے مشرق کی طرف زرد رنگین
جوڑا پہنے اپنے دونوں ہاتھ دو فرشتوں کے پروں پر رکھے ہوئے تو جب کہ عیسیٰؑ اپنا سر جھکاوینگے تو پسینا ٹپکیگا اور جب کہ اپنا سر اوٹھاوینگے
تو موتی سے بوند بہینگے سو جس کافر پاس عیسیٰؑ اوترینگے اور اوسکو اونکے دم کی بھاپ لگیگی سو وہ مرجاویگا اور اونکا دم پہنچیگا جہاں تک اونکی نظر
پہنچیگی پھر عیسیٰؑ دجال کو تلاش کرینگے یہاں تک کہ اوسکو باب لد پاس پاوینگے لد شام میں ایک پہاڑ کا نام ہے تو اوسکو قتل کرینگے پھر عیسیٰؑ
بن مریم پاس وہ لوگ آوینگے جنکو خدا نے دجال سے بچایا سو شفقت سے اونکے چہروں کو سہلاوینگے اور اونکو اونکے بہشت کے درجات کی خبر دینگے
سو اسی حال میں ہونگے کہ ناگاہ حق تعالی عیسیٰؑ کو حکم کریگا کہ میں نے اپنے ایسے بندے نکالے ہیں کہ کسیکو اون سے لڑنے کی طاقت نہیں سو پناہ میں لیجا
میرے مسلمان بندوں کو طور کی طرف اور خدا بھیجیگا یاجوج اور ماجوج کو اور وے ہر ایک بلندی سے نکل پڑینگے تو اونکے پہلے لوگ طبرستان کے دریا پر
گذرینگے تو پی جاوینگے جتنا پانی کہ اوسمیں ہوگا اور اونکے پچھلے لوگ جب وہاں آوینگے تو کہینگے کبھی اس دریا میں بھی پانی تھا پھر چلینگے یہاں تک
کہ اوس پہاڑ تک پہنچینگے جہاں درختوں کی کثرت ہے یعنی بیت المقدس کا پہاڑ تو وے کہینگے البتہ ہم زمین والوں کو تو قتل کر چکے آؤ اب
آسمان والوں کو قتل کریں تو اپنے تیروں کو آسمان پر مارینگے سو خدا اونکے تیروں کو خون آلودہ کر کے ڈالیگا اور خدا کا پیغمبر عیسیٰؑ اور اونکے
اصحاب گھرے رہینگے یہاں تک کہ اونکے نزدیک بیل کا سر افضل ہوگا سو اشرفی سے آج تمہارے نزدیک یعنی کھانے کی نہایت تنگی ہوگی پھر
خدا کا رسول عیسیٰؑ اور اوسکے اصحاب دعا کرینگے سو خدا اون یاجوج ماجوج پر عذاب بھیجیگا اونکی گردنوں میں کیڑا پیدا ہوگا تو صبح تک مر جاوینگے

قلنا يارسول الله فذلك اليوم الذي كسنة اتكفينا فيه صلوٰة يوم قال لا اقدروا له قدره قلنا
يارسول الله وما اسراعه في الارض قال كالغيث استدبرته الريح فيأتي على القوم فيدعوهم
فيؤمنون به ويستجيبون له فيأمر السماء فتمطر والارض فتنبت فتروح عليهم سارحتهم اطول
ما كانت ذرى واسبغه ضروعا وامده خواصر ثم يأتي القوم فيدعوهم فيردون عليه قوله
فينصرف عنهم فيصبحون ممحلين ليس بايديهم شيء من اموالهم ويمر بالخربة فيقول لها اخرجي
كنوزك فتتبعه كنوزها كيعاسيب النحل ثم يدعو رجلا ممتليا شبابا فيضربه بالسيف فيقطعه
جزلتين رمية الغرض ثم يدعوه فيقبل يتهلل وجهه ويضحك فبينما هو كذلك اذ بعث الله
المسيح بن مريم فينزل عند المنارة البيضاء شرقي دمشق بين مهرودتين واضعا كفيه على اجنحة
ملكين اذا طأطأ رأسه قطر واذا رفعه تحدر منه جمان كاللؤلؤ فلا يحل لكافر يجد ريح نفسه
الا مات ونفسه ينتهي حيث ينتهي طرفه فيطلبه حتى يدركه بباب لد فيقتله ثم يأتي عيسى بن
مريم قوم قد عصمهم الله منه فيمسح عن وجوههم ويحدثهم بدرجاتهم في الجنة فبينما هو كذلك
اذ اوحى الله الى عيسى اني قد اخرجت عبادا لي لا يدان لاحد بقتالهم فحرز عبادي الى الطور
ويبعث الله يأجوج ومأجوج وهم من كل حدب ينسلون فيمر اوائلهم على بحيرة طبرية
فيشربون ما فيها ويمر اخرهم فيقول لقد كان بهذه مرة ماء ثم يسيرون حتى ينتهوا الى جبل الخمر
وهو جبل بيت المقدس فيقولون لقد قتلنا من في الارض هلم فلنقتل من في السماء فيرمون
بنشابهم الى السماء فيرد الله نشابهم مخضوبة دما ويحصر نبي الله عيسى واصحابه حتى يكون رأس
الثور لاحدهم خيرا من مائة دينار لاحدكم اليوم فيرغب نبي الله عيسى واصحابه فيرسل الله
عليهم النغف في رقابهم فيصبحون فرسى كموت نفس واحدة ثم يهبط نبي الله عيسى واصحابه
الى الارض فلا يجدون في الارض موضع شبر الا ملأه زهمهم ونتنهم فيرغب نبي الله عيسى و
اصحابه الى الله فيرسل الله عليهم طيرا كاعناق البخت فتحملهم فتطرحهم حيث شاء الله ثم يرسل الله
مطرا لا يكن منه بيت مدر ولا وبر فيغسل الارض حتى يتركها كالزلفة ثم يقال للارض انبتي
ثمرتك وردي بركتك فيومئذ تأكل العصابة من الرمانة ويستظلون بقحفها ويبارك في الرسل
حتى ان اللقحة من الابل لتكفي الفئام من الناس واللقحة من البقر لتكفي القبيلة من الناس
واللقحة من الغنم لتكفي الفخذ من الناس فبينما هم كذلك اذ بعث الله ريحا طيبة فتأخذهم
تحت اباطهم فتقبض روح كل مؤمن وكل مسلم ويبقى شرار الناس يتهارجون فيها تهارج
الحمر فعليهم تقوم الساعة (مسلم) نواس بن سمعان رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تمہارے اوپر دجال کے سوا کا خوف
مجھکو زیادہ ہے یعنی دجال کے سوا مجھکو تمہارے حق میں اور فسادوں کا زیادہ خوف ہے اگر دجال نکلا اور میں تم لوگوں میں موجود ہوا تو تم سے پہلے

حضرت نے بیان فرمائی ھ جابرٌ کُلُّکُمْ مَغْفُوْرٌ لَهٗ اِلَّا صَاحِبَ الْجَمَلِ الْاَحْمَرِ قَالَهٗ عَلٰی ثَنِیَّةِ الْمُرَارِ مسلم مین
جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا سو تم مین سے ہر ایک شخص بخشا گیا مگر سرخ اونٹ والا یہ حضرت نے ثنیۃ المرار پر فرمایا ف ثنیۃ المرار
ایک ٹیلا تھا حضرت نے فرمایا جو اسپر چڑھ جاوے اوسکا گناہ بخشا جاوے سب اصحاب وسپر چڑھ گئے ایک گنوار نہ چڑھا اپنا سرخ اونٹ
تلاش کیا کیا اور اوسنے کہا کہ اونٹ کا ملنا میرے نزدیک مغفرت سے زیادہ پیارا ہی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ دنیا کی محبت آخرت کو
بگاڑتی ہی ق ابوھریرۃ فِی الْحَبَّةِ السَّوْدَاءِ شِفَاءٌ مِّنْ كُلِّ دَاءٍ اِلَّا السَّامَ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کلونجی مین ہر بیماری کی دوا ہی سوا موت کے ف یعنی سب یا بہت بیماریون کی کلونجی دوا ہی باقی اسکی
تفصیل ساتوین باب مین گذری ق ابوھریرۃ فِیْ كُلِّ كَبِدٍ حَرّٰی اَجْرٌ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ ہر تشنہ جگر کے پانی پلانے مین ثواب ہی ف سراقہ بن مالک نے پوچھا کہ یا حضرت اگر کسیکا بھولا جانور میرے حوض پر آوے اور مین اوسکو
پانی پلاؤن مجکو اسمین کچھ ثواب ہی گا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ ہر جاندار کے احسان مین ثواب ہی آدمی ہو یا جانور مسلمان ہو یا کافر
ھ جابرٌ فِیْمَا سَقَتِ الْاَنْهَارُ وَالْغَيْمُ الْعُشُوْرُ وَفِيْمَا سُقِيَ بِالسَّانِيَةِ نِصْفُ الْعُشْرِ مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ جس کھیت کو دریا اور بدلی سینچے اوسمین دسوان حصہ زکوۃ ہی اور جو کھیت اونٹون پر پانی لاد کر سینچا جاوے اوسمین بیسوان حصہ
زکوۃ ہی ف جسمین کم محنت تھی اوسکی زکوۃ زیادہ مقرر ہوئی اور جسمین محنت زیادہ تھی اوسکی کم زکوۃ مقرر ہوئی حکمت اسکا نام ہی
ھ جابرٌ قَاتَلَ اللّٰهُ الْيَهُوْدَ اتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا لعنت کرے
یہودیون پر اونھون نے اپنے پیغمبرون کی قبرون کو مسجد ٹھہرایا ف اسمین اشارہ ہی کہ امت محمدی ایسا نکرے ق انسٌ
قَدْرُ حَوْضِيْ كَمَا بَيْنَ اَيْلَةَ وَصَنْعَاءَ مِنَ الْيَمَنِ وَاِنَّ فِيْهِ مِنَ الْاَبَارِيْقِ كَعَدَدِ نُجُوْمِ السَّمَاءِ بخاری اور مسلم
مین انسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ میرے حوض کوثر کا اندازہ اتنا ہی جتنا فرق ہی ایلہ اور یمن کی صنعا مین اور البتہ اوسمین آبخورے
ہین آسمان کے تارون کے شمار برابر ف ایلہ شام مین ایک بستی کا نام ہی اور صنعا یمن کا بڑا مشہور شہر ہی ق ابوھریرۃ قریشٌ
وَالْاَنْصَارُ وَجُهَيْنَةُ وَمُزَيْنَةُ وَاَسْلَمُ وَاَشْجَعُ وَغِفَارُ مَوَالِيَّ لَيْسَ لَهُمْ مَوْلًى دُوْنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ بخاری
اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قریش اور انصار اور جہینہ اور مزینہ اور اسلم اور غفار میرے دوست اور مددگار ہین
اونکا کوئی مددگار نہین سوا خدا اور رسول کے ف یہ قوم حضرت کا ایمان لائے اور حضرت پر جان نثار رہے اسواسطے حضرت نے اونکی
فضیلت بیان کی خ ابن عباسٌ كَاَنِّيْ بِهٖ اَسْوَدَ اَفْحَجَ يَقْلَعُهَا حَجَرًا حَجَرًا بخاری مین عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا گویا کہ مین اوس کعبہ ڈھانے والے سیاہ بھدّے کو دیکھتا ہون کہ اوسکے پتھر پتھر کو اوکھاڑتا ہی ف قیامت کے قریب ایک حبشی
کے ہاتھ سے کعبہ منہدم ہوگا ھ عقبۃ بن عامرٌ كَفَّارَةُ النَّذْرِ كَفَّارَةُ الْيَمِيْنِ مسلم مین عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ نذر کا کفارہ وہی ہی جو قسم کا کفارہ ہی ف یعنی اگر نذر نہ ادا کی ہو تو قسم کا کفارہ دیوے قسم کا کفارہ یہ ہی کہ دس
محتاجون کو دونون وقت کھانا کھلاوے یا لباس دیوے یا غلام آزاد کرے اور اگر مقدور نہو تو تین روزے رکھے ق عبد الرحمن بن
عوفٌ كِلَاكُمَا قَتَلَهٗ يَعْنِيْ اَبَا جَهْلٍ قَالَهٗ لِمُعَاذِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْجَمُوْحِ وَمُعَاذِ بْنِ عَفْرَاءَ بخاری اور مسلم مین عبد الرحمن بن عوفؓ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم دونون نے اوسکو قتل کیا یعنی ابو جہل کو یہ حضرت نے معاذ بن عمرو بن جموح اور معاذ بن عفرا سے فرمایا

ایک جان کا شام نہ ہو پھر خدا کا رسول عیسیٰ اور اوسکے اصحاب زمین پر اوترینگے تو زمین مین ایک بالشت برابر جگہہ اونکی سٹراہند اور گندگی
سے خالی نپاوینگے یعنی تمام زمین پر اونکی سٹری لاشین پڑی ہونگی پھر خدا کا رسول عیسیٰ اور اوسکے اصحاب خدا سے دعا کرینگے تو حق تعالی
یاجوج ماجوج پر چڑیان بھیجیگا جیسے بڑے اونٹون کی گردنین سو وے اونکو اوٹھا لیجاوینگی اور اونکو پھینک دیوینگی جہان خدا کو منظور ہوگا
پھر خدا ایسا پانی برساویگا کہ کوئی گھر مٹی کا اور اون کا اوس پانی سے باقی نرہیگا سو خدا زمین کو دھو ڈالیگا یہان تک کہ زمین کو
مثل حوض یا باغ یا صاف عورت کی طرح کر دیگا پھر زمین کو حکم ہوگا کہ اپنے پھل جما اور اپنی برکت کو پھیر دے تو اوس دن ایک انار کو ایک
گروہ کھاویگا اور اوسکے چھلکے کو بنگلہ سا بنا کر اوسکے سایے مین بیٹھینگے اور دودھ مین برکت ہوگی یہان تک کہ دودھار اونٹنی آدمیون
کے بڑے گروہ کو کفایت کریگی اور دودھار گاے ایک برادری کے لوگون کو کفایت کریگی اور دودھار بکری ایک جد کی لوگون کو کفایت کریگی
سو اسی حالت مین لوگ ہونگے کہ یکایک حق تعالی ایک پاک ہوا بھیجیگا کہ اونکی بغلون کے نیچے لگیگی اور اثر کر جاویگی تو ہر مومن اور ہر مسلم کی روح
کو قبض کریگی اور برے بدذات لوگ باقی رہجاوینگے آپسمین بھڑینگے گدھون کی طرح سو اونپر قیامت قائم ہوگی ف ایک روز حضرت نے
دجال کا بہت ذکر کیا اصحاب کو اوسکا بہت خوف غالب ہوا حضرت کو یہ حال معلوم ہوا تب حدیث فرمائی اصحاب کو تسکین دی کہ اگر میری
زندگی مین دجال آیا تو مین کفایت کرتا ہون اور نہین تو خدا میرا خلیفہ ہے اہل ایمان کو بچاویگا پھر اوسکی نشانیان بتلائین اور سورہ کہف کا
پڑھنا ارشاد کیا سورہ کہف کے سر کی دس آیتون مین دفع شر دجال کی تاثیر ہے پھر دجال کا تمام قصہ اور حضرت عیسی کا نزول اور اوسکا حضرت عیسی
کے ہاتھہ سے قتل ہونا اوسکے بعد یاجوج ماجوج کا نکلنا اور اونکی کثرت اور شوکت پھر اونکا مر جانا اور بعد چند کے کفار بدذات کے وقت مین
قیامت کا قائم ہونا ارشاد کیا دجال اور یاجوج ماجوج کو خدا اتنی طاقت دیگا اہل ایمان کے امتحان کے واسطے کہ کون اوسکے داؤ مین آتا ہے اور کون
ایمان پر ثابت رہتا ہے اہل ایمان کو لازم ہے کہ جب کسی کافر یا خلاف شرع فقیر سے خرق عادت دیکھے تو اوسکا ہرگز اعتقاد نکرے اوسکو دجال
کا نائب سمجھے اپنے ایمان اور تقوی پر نظر رکھے شعبدہ بازی پر خیال نکرے کرامات اوسکا نام ہے جو ولی یعنی متقی مومن سے ہو اور جو کافر اور بے دین فاسق سے
ہو اوسکو استدراج کہتے ہین ق حُذَيْفَةُ فِتْنَةُ الرَّجُلِ فِي أَهْلِهِ وَمَالِهِ وَنَفْسِهِ وَوَلَدِهِ وَجَارِهِ يُكَفِّرُهَا
الصِّيَامُ وَالصَّلٰوةُ وَالصَّدَقَةُ وَالْأَمْرُ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ بخاری اور مسلم مین حذیفہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ قصور مرد کا اوسکے گھر والون کے حق مین اور اوسکے مال اور جان اور لڑکے اور ہمسایے مین اوسکو روزہ اور نماز اور صدقہ اور نیک بات
بتلانا اور برے کام سے روکنا دور کر ڈالتا ہے ف یعنی اگر آدمی سے جان مال جورو لڑکے ہمسایے کے حق مین کچھہ قصور یا ناانصافی
ہو جاویگی تو ان عبادتون سے معاف ہو جاویگی ھ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو فِرَاشٌ لِلرَّجُلِ وَفِرَاشٌ لِامْرَأَتِهِ وَالثَّالِثُ
لِلضَّيْفِ وَالرَّابِعُ لِلشَّيْطَانِ مسلم مین عبد الله بن عمرو رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ایک بچھونا مرد کا اور دوسرا بچھونا اوسکی
جورو کا اور تیسرا بچھونا مہمان کا اور چوتھا بچھونا شیطان کا ف یعنی حاجت سے زیادہ فرش رکھنا نام اور فخر کو شیطانی کام ہے
اور اگر مہمانون کے واسطے چار یا چار سے زیادہ فرش رکھے تو درست ہے منع وہی ہے جو بے حاجت ہو ھ أَبُو مُوسَى وَأَنَسٌ فَضْلُ عَائِشَةَ
عَلَى النِّسَاءِ كَفَضْلِ الثَّرِيدِ عَلَى سَائِرِ الطَّعَامِ مسلم مین ابو موسی اور انس رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ عائشہ کی فضیلت
عورتون پر جیسے ثرید کی فضیلت باقی کھانون پر ف ثرید اوس کھانے کو کہتے ہین کہ روٹی کو شوربے مین بھگویا ہو عرب کو یہ کھانا
نہایت پسند تھا سب کھانون سے زیادہ حضرت عائشہ رضہ نے علم اور آداب حضرت سے بہ نسبت اور عورتون کے زیادہ سیکھے تھے اسواسطے اونکی فضیلت

لوگون مین اختلاف پڑے اور ہر شخص اپنی عقل پر مغرور ہو تو ایسے وقت مین دیندار کو لازم ہی کہ اپنی اصلاح اور درستی پر کمر باندھے اور عوام کی خبر
ق لعمر کیف بک اذا اخرجت من خیبر تعدو بک قلوصک لیلۃ بعد لیلۃ **قالہ** لاحد بنی ابی الحقیق
من یہود خیبر فاجلاہم عمر الی تیماء و اریحاء مسلم مین عمر فاروق رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیسا تیرا حال ہوگا جب کہ تو
خیبر سے نکالا جاویگا تجکو لے دوڑیگی تیری اونٹنی راتون کو یعنی سوار ہو کر سفر کریگا یہ حضرت نے ابو حقیق یہودی کے کسی بیٹے سے فرمایا پھر عمر فاروق نے
اونکو تیما اور اریحا کی طرف نکال دیا **ف** خیبر مین یہودی بستے تھے جب خیبر فتح ہوا تو حضرت نے وہان کے یہودیون کو بطریق محنت مزدوری
رہنے دیا عمر فاروق نے اپنی خلافت مین چاہا کہ اونکو خیبر سے بدر کرین یہودیون نے کہا تم ہمکو کیونکر نکالوگے حالانکہ تمہارے پیغمبر نے ہمکو یہان قائم رکھا
تب عمر فاروق رض نے یہ حدیث پڑھی یعنی حضرت نے اس حدیث مین تمھارے نکالنے کا اشارہ کیا ہی یہودی نے کہا کہ ابو القاسم نے یہ کلام ٹھٹھے کی راہ سے کہا
فاروق نے کہا اے دشمن خدا کے تو جھوٹھا ہی یعنی ٹھٹھا کرنا پیغمبرون کی شان نہین پھر اونکو شام کی طرف نکال دیا اون بستیون مین جاکر بسے
جنکا تیما اور اریحا نام ہی **ق** عقبۃ بن الحارث کیف وقد زعمت ان قد ارضعتکما وفی روایۃ کیف وقد
قیل دعہا عنک **قالہ** لہ حین تزوج ام یحیی بنت ابی اہاب بن عزیز فجاءت امراۃ سوداء
فقالت قد ارضعتکما مسلم مین عقبہ بن حارث رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ یہ کیونکر ہوگا اور حالانکہ وہ کہتی ہی کہ مینے تم دونون
کو دودھ پلایا اور دوسری روایت یون ہی کہ یہ کیونکر ہوگا اور حالانکہ شیرخوارگی کی گفتگو ہوئی اوس عورت کو اپنے نکاح سے چھوڑ دے یہ حضرت نے
عقبہ سے فرمایا جب کہ اوسنے ام یحیی ابی اہاب بن عزیز کی بیٹی سے نکاح کیا پھر ایک سیاہ عورت آئی اوسنے کہا کہ مینے تم دونون جورو
خاوند کو دودھ پلایا تھا **ف** جب اوس عورت نے یہ کہا تو عقبہ نے کہا کہ مجکو معلوم نہین کہ مینے تیرا دودھ پیا ہو پھر اپنی جورو کے لوگون سے
پوچھا اونھون نے بھی انکار کی پھر عقبہ نے حضرت سے کہا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی امام مالک کا یہی مذہب ہی کہ فقط ایک عورت کے قول سے
رضاعت یعنی شیرخوارگی ثابت ہو جاتی ہی لیکن اور اماموں کے مذہب مین ایک عورت کے قول کا کچھ اعتبار نہین یا دو مرد کہین یا ایک مرد اور
دو عورتین تب اونکے نزدیک اس حدیث کا یہ مطلب ہی کہ حضرت نے یہ حکم از راہ احتیاط اور تقوی فرمایا نہ از راہ فتوی **ق** انس کیف یفلح
قوم شجوا نبیہم وکسروا رباعیتہ وہو یدعوہم **قالہ** یوم احد علقہ البخاری واسندہ مسلم
بخاری اور مسلم مین انس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کیونکر بھلا ہوگا اوس قوم کا جنھون نے اپنے پیغمبر کا سر زخمی کیا اور دانت توڑا
اور حالانکہ وہ اونکو ٹھیک راہ پر بلاتا ہی یہ حضرت نے جنگ احد مین فرمایا بخاری نے اس حدیث کی سند نہین ذکر کی اور مسلم نے پوری سند
بیان کی **ق** ابن مسعود وانس لکل غادر لواء یوم القیمۃ بقدر غدرتہ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ
بن مسعود رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا قیامت کے دن ہر عہد شکن دغاباز کا ایک جھنڈا ہوگا بقدر اوسکی دغابازی کے **ف** یہ اسواسطے
ہوگا تاکہ وہ فضیحت ہو **ق** ابن عباس لم الصلوۃ وفی روایۃ لم اصلی فاتوضا وفی روایۃ اریدان اصلی
فاتوضا **قالہ** حین خرج من الخلاء فاتی بطعام فقیل الا تتوضا مسلم مین عبد اللہ بن عباس سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کیون وضو کرون کیا نماز کے واسطے اور ایک روایت یون ہی کس واسطے کیا مجکو نماز پڑھنا ہی جو وضو کرون
اور دوسری روایت یون ہی کہ کیا مین نماز کا ارادہ کرتا ہون جو وضو کرون یہ حضرت نے اوس وقت فرمایا جب کہ آپ پاخانے سے نکلے تو آپ کے
آگے کھانا رکھا گیا سو لوگون نے کہا کہ آپ وضو نہین کرتے **ف** پورا قصہ یون ہی کہ پھر حضرت نے کھایا اور ہاتھ مین پانی نہ لگایا الخ

ف ان دونون نے حضرت کو خبر دی کہ ہمنے ابوجہل کو مارا حضرت نے دونون کی تلوارون کو خون آلودہ دیکھکر یہ حدیث فرمائی ق ابوہریرۃ کلا والذی نفس محمد بیدہ ان الشملۃ لتلتہب علیہ نارا اخذہا من الغنائم یوم خیبر لم تصبہا المقاسم فالہ لعبد لہ اسمہ رفاعۃ یقال لہ مدعم قتل بوادی القری مقفلہ من خیبر بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ یون نہین اوسکی قسم جسکے قابو مین محمد کی جان ہی کہ مقرر کملی تو اوسکے بدن پر بھڑک رہی ہی آگ یعنی اوسنے کملی کو جنگ خیبر مین تقسیم ہونے سے پہلے لے لیا تھا یہ حضرت نے اپنے غلام کے حق مین فرمایا جسکا رفاعہ نام تھا اور لقب اوسکا مدعم تھا وہ قتل ہوا تھا وادی القری مین خیبر سے پلٹتے ف وادی القری یہودیون کی ایک بستی کا نام تھا جب خیبر فتح کرکے حضرت کا لشکر وہان پونہچا تو حضرت کے غلام یعنی مدعم کے تیر لگا وہ مرگیا اصحاب نے اوسکی تعریف کی کہ اوسکو شہادت نصیب ہوئی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی شہادت کہان وہ غنیمت کی چوری سے دوزخ مین جل رہا ہی جب لوگون نے یہ سنا تو بہت گھبرائے ایک مرد نے چمڑے کا تسمہ لیا تھا وہ حضرت کے پاس لایا حضرت نے فرمایا آگ کا تسمہ ہی یعنی اگر تو نہ دیتا تو آگ ہوکر یہ تسمہ تجکو جلاتا م جابر بن سمرۃ کم من عذق معلق او مدلی ویروی مذلل فی الجنۃ لابی الدحداح مسلم مین جابر بن سمرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا بہت سے خرما کے گچھے لٹک رہے ہین یا جھک رہے ہین ابو الدحداح کے واسطے اور دوسری روایت یون ہی کہ بہشت مین گچھے ایسے جھک رہے ہین کہ اونکا توڑنا نہایت آسان ہی ف ایک یتیم اور ابولبابہ سے ایک خرمے کے درخت مین جھگڑا تھا یتیم رونے لگا حضرت نے ابولبابہ سے فرمایا کہ اگر تو اوسکو درخت دے ڈالے تو بہشت مین اوسکے عوض خرمے کے گچھے پاوے ابولبابہ نے درخت نہ دیا ابو الدحداح نے وہ درخت ابولبابہ سے مول لیکر اوس یتیم کو دیا جب ابو الدحداح مرگئے حضرت نے اونکے جنازے کی نماز پڑھکے یہ حدیث فرمائی اس حدیث مین اشارہ ہی کہ یتیم سے سلوک اور احسان کرنا خدا کو نہایت پسند ہی خم ابو ذر کیف انت اذا کانت علیک امراء یمیتون الصلوۃ او قال یؤخرون الصلوۃ عن وقتہا قلت فما تامرنی قال صل الصلوۃ لوقتہا فان ادرکتہا معہم فصل فانہا لک نافلۃ قالہ لہ بخاری مین ابوذر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے مجسے فرمایا کہ تو کیا کریگا اوس وقت جب کہ تجھپر ایسے حاکم ہونگے جو نماز کو مار ڈالینگے یا یون فرمایا کہ نماز کو مستحب وقت سے تاخیر کرینگے یعنی مکروہ وقت مین پڑھینگے مینے کہا اوس وقت مین مجکو آپ کیا حکم کرتے ہین حضرت نے فرمایا تو نماز کو مستحب وقت مین پڑھ لیا کیجیو پھر اگر تو جماعت کی نماز اونکے ساتھ پاوے تو اونکے ساتھ بھی پڑھ لیجیو کہ یہ دوسری نماز تیرے حق مین نفل ہو جاویگی یہ حضرت نے ابوذر سے فرمایا ف اسلام مین نماز کی سستی اول سلطنت مروانیہ سے شروع ہوئی خم ابن عمر او عبد اللہ بن عمرو کیف انت یا عبد اللہ بن عمرو اذا بقیت فی حثالۃ من الناس قد مرجت عہودہم وامانتہم واختلفوا فصاروا ہکذا وشبک اصابعہ قال فکیف اصنع یا رسول اللہ قال تاخذ ما تعرف وتدع ما تنکر وتقبل علی خاصتک وتدعہم وعوامہم بخاری مین عبد اللہ بن عمر یا عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای عبد اللہ بن عمرو تو کیا کریگا جب کہ تو باقی رہجاویگا کوڑا ناقص لوگون مین جنکے عہد و پیمان اور امانت داریان بگڑ جاوینگی اور اون مین پھوٹ پڑ جاویگی تو وے لوگ اس طرح ہو جاوینگے اور حضرت نے اونکے اختلاف کی مثال دی اپنے دونون ہاتھونکی انگلیان قینچی کرکے عبد اللہ بن عمرو نے کہا سو اوس وقت مین یا رسول اللہ مین کیا کرون حضرت نے فرمایا جو تیری دانست مین اچھی بات ہو اوسکو لیجیو اور بری کو چھوڑ دیو اور خاص اپنے حال پر متوجہ ہونا اور اونکو اونکے حالات پر چھوڑ دینا ف یعنی جب زمانہ بگڑ جاوے اور بے دیانتی کے سبب

قرض ادا کرے اور ٹالے تو بڑا ستم ہے اور اگر محتاج قرضدار کسی مالدار سے اپنا قرض لاوے تو لازم ہے کہ مان لیوے زیادہ تنگ نہ کرے

ھ جابر معاذ اللہ ان یتحدث الناس انی اقتل اصحابی ان ھذا و اصحابہ یقرءون القرآن لا یجاوز حناجرھم یمرقون من الدین کما یمرق السھم من الرمیۃ مسلم مین جابر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مین خدا کی پناہ مانگتا ہون اس سے کہ لوگ یہ چرچا کرین کہ مین اپنے ساتھیون کو قتل کرتا ہون البتہ یہ شخص اور اوسکے ساتھی قرآن پڑھتے ہین لیکن اونکے نرخرون سے نیچے نہین اترتا یعنی قرآن کی دل مین تاثیر نہین ہوتی یہ لوگ دین سے نکلے جیسے تیر جانور سے پار ہو جاتا ہے ف ذی الخویصرہ ایک منافق تھا اوسنے حضرت سے کہا کہ آپ انصاف سے نہین تقسیم کرتے حضرت نے فرمایا کہ اگر مین انصاف نہ کرونگا تو کون کریگا عمر فاروق رض نے کہا یا حضرت اگر حکم ہو تو مین اس منافق کو مار ڈالون تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اگرچہ یہ بیدین لائق قتل کے ہے لیکن آمین بدنامی ہوگی کہ پیغمبر اپنے ساتھیون کو قتل کرتا ہے تو لوگ ملاقات سے وحشت کرینگے اسلام سے محروم رہینگے معلوم ہوا کہ حاکم کو مصلحت کا لحاظ بھی ضرور ہے بعضی جگہ ٹال جانا چاہیے

ھ سلمان بن عامر الضبی مع الغلام عقیقتہ فاھریقوا عنہ دما و امیطوا عنہ الاذی مسلم مین سلمان بن عامر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ لڑکا پیدا ہونے کے ساتھ اوسکا عقیقہ سنت ہے تو بہاؤ اوسکے عوض خون اور دور کرو اوس لڑکے سے تکلیف اور نجاست کو یعنی سر کے بال مونڈو اور غسل دو ف جب لڑکا پیدا ہو تو ساتوین دن عقیقہ کرے لڑکا ہو تو دو بکریان اور لڑکی ہو تو ایک بکری ذبح کرے

ھ کعب بن عجرۃ معقبات لا یخیب قائلھن او فاعلھن دبر کل صلوۃ ثلث و ثلثون تسبیحۃ و ثلث و ثلثون تحمیدۃ و اربع و ثلثون تکبیرۃ مسلم مین کعب بن عجرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ذکر کے چند الفاظ ہین کہ ہر نماز کے بعد آتے ہین اونکا کہنے والا یا کرنے والا نقصان نہین پاتا وے الفاظ یہ ہین ۳۳ بار سبحان اللہ اور ۳۳ بار الحمد للہ اور ۳۴ بار اللہ اکبر

ھ المسور بن مخرمۃ معی من ترون و احب الحدیث الی اصدقہ فاختاروا احدی الطائفتین اما المال و اما السبی و قد کنت استانیت بکم قالہ لوفد ھوازن حین جاءہ مسلمین فسالوہ ان یرد الیھم اموالھم و سبیھم بخاری مین مسور بن مخرمہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا میرے ساتھ کے لشکر کو تم دیکھتے ہو اور میرے نزدیک سچی بات پسند ہے سو تم دو باتون سے ایک بات اختیار کرو یا مال لو یا جورو لڑکے اور مینے تمہاری انتظاری کی تھی یہ حضرت نے ہوازن کے ایلچیون سے فرمایا جب کہ وے حضرت پاس مسلمان ہو کر آئے پھر اونھون نے یہ سوال کیا کہ حضرت ہمارے مال اور جورو لڑکے پھیر دین ف جنگ حنین مین ہوازن کی قوم پر فتح ہوئی اونکے جورو لڑکے گرفتار ہوئے اول حضرت نے اونکی انتظار کی کہ اگر مسلمان ہووین تو اونکے مال اور آدمیون کو پھیر دیوین جب اونکے آنے مین دیر ہوئی تب حضرت نے اونکے مال اور آدمی لشکر کو تقسیم کر دیے بعد اوسکے وے لوگ مسلمان ہو کر آئے اور اپنے مال اور آدمی مانگنے لگے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی پھر اونھون نے مال چھوڑ اپنے آدمی لینا اختیار کیا حضرت نے لشکر کو راضی کر کے اونکے جورو لڑکے پھیر دیے

ھ ابن عمر مفاتیح الغیب خمس لا یعلمھا الا اللہ لا یعلم احد ما یکون فی غد الا اللہ و لا یعلم احد ما یکون فی الارحام و ما تعلم نفس ماذا تکسب غدا و ما تدری نفس بای ارض تموت و ما یدری احد متی یجیء المطر بخاری مین عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کنجیان غیب کی پانچ ہین اونکو کوئی نہین جانتا سوائے خدا کے کوئی نہین جانتا کہ کل کیا ہوگا سوائے خدا کے اور کوئی نہین جانتا کہ عورت کے پیٹ مین کیا ہے لڑکی یا لڑکا اور کوئی بھی نہین جانتا کہ کل کیا کریگا اور کوئی بھی نہین جانتا کہ کس زمین پر مریگا اور کوئی نہین جانتا کہ مینھ کب آویگا ف یعنی غیب کی بات بالیقین

حدیث سے معلوم ہوا کہ وضو کرنا نماز کے واسطے واجب ہی کھانے کے واسطے واجب نہین ہر چند کھانے سے پہلے ہاتھ دھونا مستحب ہی
لیکن حضرت نے اسواسطے ہاتھ نہ دھوئے تا کہ لوگون کو معلوم ہو جاوے کہ اگر ہاتھ پاک ہون تو دھونا واجب نہین ق ابن عباس لم یکن
لهم يومئذ حب ولو كان لهم لدعا لهم فيه يعني لاهل مكة حين دعا لهم ابراهيم عليه السلام
بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عباس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مکے والون پاس اوس زمانے مین اناج نتھا اور اگر اناج ہوتا تو ابراہیم
علیہ السلام اونکے واسطے اناج مین بھی دعا مانگتے ف حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مکے والون کے واسطے کثرت میوجات کی دعا
کی اوس وقت وہان زراعت نہ تھی اگر ہوتی تو اسکی بھی دعا کرتے ق عائشة ليت رجلا صالحا من اصحابي يحرسني
الليلة بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کاش کوئی نیک مرد میرے اصحاب سے آج کی رات میری نگہبانی کرے
ف یہ حضرت نے لیلۃ التعریس مین فرمایا پھر سعد بن ابی وقاص ہتھیار باندھ کے آئے حضرت نے پوچھا تو کیون آیا ہی سعد نے کہا کہ یا حضرت
مین آپ کی محافظت کے واسطے آیا ہون پھر حضرت نے اونکے حق مین دعا خیر کی معلوم ہوا کہ محافظت اور نگہبانی کرنا توکل کے مخالف نہین
ھ ابو قتادة متى كان هذا مسيرك مني قاله لابي قتادة سحر ليلة التعريس حين دعمه
ثلاثة مسلم مین ابو قتادہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کب سے یہ تیری چال میرے ساتھ تھی یہ حضرت نے ابو قتادہ سے لیلۃ التعریس کی فجر کو
فرمایا جب کہ اوسنے تیسری بار حضرت کو تھام لیا ف حضرت رات بھر منزل کی نیند کے غلبے سے جھکنے لگے ابو قتادہ نے تین بار
حضرت کو تھام لیا تیسری بار حضرت جاگ پڑے تب یہ حدیث فرمائی جب کہ ابو قتادہ سے یہ حال معلوم ہوا تو حضرت نے ابو قتادہ کے حق مین یون
دعا کی کہ خدا تیری محافظت کرے جیسے تو نے اپنے پیغمبر کی محافظت کی ق ابن عباس مرحبا بالقوم او بالوفد
غير خزايا ولا ندامى قاله لوفد عبد القيس حين قال لهم من القوم او من الوفد فقالوا ربيعة
بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عباس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خوشا بحال قوم یا یون فرمایا کہ خوشا بحال ایلچیان نہ ذلیل ہوے نہ شرمندے
حضرت نے عبد القیس کے ایلچیون سے فرمایا جب کہ اونسے پوچھا کہ تم کون قوم یا کون ایلچی ہو تو اونھون نے جواب دیا کہ ہم ربیعہ کی قوم سے ہین ف
عبد القیس ربیعہ کی قوم سے گروہ کا نام ہی جب یے حضرت کی خدمت مین مسلمان ہونے کو آئے تب حضرت نے یہ حدیث سنا کر اونکی توقیر کی ق
ابو قتادة الحارث بن ربعي مستريح ومستراح منه قالوا يا رسول الله ما المستريح والمستراح
منه فقال العبد المومن يستريح من نصب الدنيا والعبد الفاجر يستريح منه العباد والبلاد
والشجر والدواب بخاری اور مسلم مین ابو قتادہ رض سے جنکا حارث بن ربعی نام ہی روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ یہ مردہ آرام پانے والا ہی
یا آرام دینے والا اصحاب نے کہا یا رسول اللہ آرام پانے والا اور آرام دینے والا کیسا تو حضرت نے فرمایا کہ ایماندار بندہ دنیا کے رنج اور مصیبت سے
آرام پاتا ہی اور ظالم فاسق بندے سے آدمی اور بستیان اور درخت اور جانور آرام پاتے ہین ف حضرت کے سامنے ایک جنازہ نکلا تب
حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی مومن متقی کے حق مین دنیا قید خانہ ہی جہان وہ مرگیا عذاب سے چھوٹا ایمان اور عبادت کی برکت سے قبر مین بھی
بہشت کی لذت کا نمونہ پانے لگا اور ظالم فاسق بے قید ہوتا ہی ہر ایک مخلوق کو ناحق تکلیف دیتا ہی تو اوسکی موت سے عالم کو آرام ہی
ق ابو هريرة مطل الغني ظلم واذا اتبع احدكم على ملي فليتبع بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ مالدار کا ٹالنا ستم ہی اور جب قرضدار تمھارے قرض کو کسی مالدار پر اوتارے تو مان لینا چاہیے ف یعنی مالدار ہو کر

قُلْ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَاۗءٍۢ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهٖ شَيْـــًٔا الی قولہ فَقُوْلُوا اشْهَدُوْا بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ کتب الی قیصر۔ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عباس رضؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے روم کے پادشاہ کو اس مضمون کا خط لکھا کہ یہ خط ہی محمد خدا کے رسول کا ہرقل کی طرف جو روم کا سردار ہے اوسپر سلام ہو جو راہ راست پر چلا بعد اسکے مین تجکو بلاتا ہون اسلام کی دعوت سے اسلام قبول کر تاکہ تو دین و دنیا مین سلامت رہے اور تو مسلمان ہو جا خدا تجکو دو ثواب دیگا یعنی ایک ثواب عیسوی دین قبول کرنے کا اور دوسرا ثواب محمدی ہونے کا اور اگر تونے اسلام نہ قبول کیا تو تیرے اوپر رعیت اور تابعدارون کا گناہ پڑیگا یعنی جب تو مسلمان نہوا تو رعیت بھی نہ مسلمان ہونگی تو اونکی گمراہی کا عذاب تجپر ہوگا اور اے کتاب والو آجاؤ اس بات پر جو ہمارے اور تمہارے درمیان برابر ہے وہ بات یہ ہے کہ ہم اور تم خدا کے سوا کسیکی عبادت اور پرستش نکرین اور کسی چیز کو اوسکے ساتھ شریک نٹھہراوین اور ہم مین سے بعضے آدمی بعضون کو خدا کے سوا اپنا رب اور مالک نہ بناوین پھر اگر اہل کتاب توحید سے مونہہ موڑین تو اونسے کہدو کہ تم گواہ رہو کہ ہم تو مسلمان ہین حکم الٰہی کے مطیع ہین **ف** صحیح بخاری مین عبداللہ بن عباس رضؓ سے روایت ہے کہ ابو سفیان نے مجھسے قصہ نقل کیا کہ جب ہمسے اور حضرت سے حدیبیہ مین صلح ہوئی تو مین شام کے ملک مین تھا اوسی زمانے مین حضرت نے دحیہ کلبی کے ہاتھ روم کے پادشاہ کو خط بھیجا سو دحیہ کلبی نے روم کے سردار کو خط دیا اوسنے روم کے پادشاہ کو حوالے کیا ہرقل یعنی روم کا پادشاہ اوس وقت بیت المقدس آیا تھا ہرقل نے کہا کہ اگر اس شخص کا جو آپکو پیغمبر جانتا ہے کوئی اہل قوم ہو تو بلاؤ سو میری طلبی ہوئی مع چند قریش کے ہرقل نے پوچھا کہ تم لوگون مین سے اس پیغمبر کا رشتے مین کون شخص زیادہ تر قریب ہے مینے کہا کہ مین تو مجکو لوگون نے پادشاہ کے سامنے بٹھلایا اور میرے ساتھی میرے پیچھے بیٹھے پھر مترجم یعنی دوبھاشیا طلب ہوا پادشاہ نے کہا میرے ساتھیون سے کہ مین اس شخص سے کچھ پوچھتا ہون اگر یہ جھوٹ بولے تو تم اسکو جھٹلائیو ابو سفیان نے کہا کہ قسم خدا کی اگر دروغ گوئی مشہور ہونے کا ڈر نہوتا تو مین حضرت کے حال مین کچھ جھوٹھ بولتا پادشاہ نے پوچھا کہ اس پیغمبر کا حسب اور نسب کیسا ہے مینے کہا ہم لوگون مین وہ نہایت شریف اور عمدہ خاندان ہے پادشاہ نے پوچھا کہ اسکے باپ دادے مین کوئی پادشاہ بھی تھا مینے کہا کہ نہین پادشاہ نے پوچھا کہ نبوت کے دعوے سے پہلے کبھی جھوٹھ بولنے کی تہمت بھی اسکو لگی ہے مینے کہا کہ نہین پادشاہ نے کہا کہ سردار لوگ اوسکے تابع ہوتے ہین یا غریب لوگ مینے کہا غریب اوسکے تابع ہوئے ہین پادشاہ نے کہا اوسکے ساتھی بڑھتے جاتے ہین یا گھٹتے ہین مینے کہا نہین بلکہ بڑھتے جاتے ہین پادشاہ نے کہا کہ کوئی اون مین سے اوسکے دین سے پھر بھی جاتا ہے ناخوش ہوکر مینے کہا کہ نہین پادشاہ نے کہا کہ تمسے اور اوس سے لڑائی بھی ہوتی ہے مینے کہا ہان پادشاہ نے لڑائی کا حال پوچھا کیا ہے مینے کہا کبھی وہ ہمپر غالب ہوتا ہے کبھی ہم اوسپر غالب ہوتے ہین پادشاہ نے کہا کبھی قول کرکے دغا بھی کرتا ہے مینے کہا کہ نہین لیکن اب ہمسے اور اوس سے صلح ہوئی ہے ہمکو نہین معلوم کہ اب کیا کرنے والا ہے ابو سفیان نے کہا واللہ اتنی بات کے سوا کوئی اور بات کو مین نملا سکا پادشاہ نے کہا کہ تم لوگون مین اس طرح نبوت کا دعوی کسینے آگے بھی کیا ہے یا نہین مینے کہا کہ نہین پھر پادشاہ نے دوبھاشیے سے کہا کہدے کہ مینے اوسکا حسب نسب پوچھا تو تونے کہا کہ شریف اور عالی خاندان ہے سو پیغمبر لوگ اسی طرح سے اپنی قوم مین شریف اور نجیب اور عالی خاندان ہوتے آئے ہین مینے پوچھا کہ اوسکے باپ دادے مین کوئی پادشاہ تھا تونے کہا نہین سو اگر کوئی پادشاہ ہوا ہوتا تو مین کہتا کہ یہ شخص بہانے سے اپنے باپ دادے کی سلطنت چاہتا ہے اور مینے اوسکے تابعدارون کا حال پوچھا کہ سردار ہین یا غریب تونے کہا غریب ہین سچ یہی حال ہے پیغمبرون کا کہ اونکی اول غریب لوگ اطاعت کرتے ہین یعنی بڑے آدمی غرور سے بے نصیب رہتے ہین اور مینے پوچھا کہ نبوت سے قبل کبھی اوسکی دروغگوئی بھی ثابت ہوئی ہے تونے کہا کہ نہین تو مینے جانا کہ جو کبھی آدمیون پر جھوٹھ نہ باندھیگا بھلا وہ خدا پر کیونکر جھوٹھ باندھیگا اور مینے تجسے پوچھا کہ اوسکے لوگ دین سے

سوائے خدا کے کوئی نہیں جانتا غیب کا دروازہ سارے عالم پر بند ہی اسکی کنجی کسیکے پاس نہیں کہ کھولے جب چاہے بے تردد دریافت کرے پیغمبرون کو وحی سے اور اولیا کو الہام سے علم حاصل ہوتا ہی لیکن یہ غیب دانی نہیں خدا کے بتلانے سے معلوم ہوتا ہی علاوہ اسکے وحی اور الہام ہر وقت قابو میں نہیں کہ جب چاہیں دریافت کرلیں نجوم اور رمل اور جفر مین یقین نہیں حاصل ہوتا صرف حساب اور اٹکل ہی ہزار بار مخالف ہوتا ہی کبھی موافق بھی پڑجاتا ہی اور ہر چند علم طب مین حاملہ عورت کی علامات لکھیں ہین کہ پیٹ مین لڑکی ہی یا لڑکا پھر جب علامات اور قرائن پر مدار ٹھہرا تو غیب دانی نہوئی علاوہ اسکے اکثر خطا بھی ہوتی ہی اور یہ تو کبھی نہین معلوم ہوتا کہ لڑکا گورا ہی یا کالا اور اسکے اعضا سب درست ہین یا ناقص خلاصہ یہ کہ علم غیب خدا کو مخصوص ہی بالیقین بے تردد کسیکو نہین معلوم ہو سکتا اور یہی عقیدہ ہی اہل اسلام کا جسکے اس اعتقاد مین خلل ہی بالیقین اوسکے ایمان مین خلل ہی **ه** ابو هريرة من اشد امتي لي حبا ناس يكونون بعدي يود احدهم لو رآني باهله وماله مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا میری امت سے زیادہ تر میری محبت مین وہ لوگ ہین جو میرے بعد ہونگے کوئی اون مین سے چاہیگا کہ کاش مجکو دیکھتا اپنے اہل و عیال اور مال کے بدلے یعنی حضرت کی تمنائے دیدار مین اپنے اہل و عیال اور مال فدا کرنیکا آرزومند ہوگا

شعر حب احمد ہی سراپا ایمان ٭ جان و مال اوسکی جھاک پر قربان ٭ **ق** عبد الله بن عمر من الكبائر شتم الرجل والديه قالوا يا رسول الله وهل يشتم الرجل والديه قال نعم يسب ابا الرجل فيسب اباه ويسب امه فيسب امه بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا ماباپ کو گالی دینا بڑا گناہ ہو یہ گناہ ہی اصحاب نے کہا یا رسول اللہ کوئی مرد اپنے ماباپ کو بھی گالی دیتا ہی حضرت نے فرمایا ہان یہ گالی دیتا ہی کسی اور مرد کے باپ کو تو وہ اسکے باپ کو گالی دیتا ہی اور یہ اور کسیکی ماکو گالی دیتا ہی تو وہ اسکی ماکو گالی دیتا ہی **ف** یعنی جب کسیکے باپ کو گالی دیگا تو وہ بھی اوسکے ماباپ کو گالی دیگا تو حقیقت مین اپنے ماباپ کو گالی دلانے کا یہی باعث ہوا

ه ابو هريرة من خير معاش الناس لهم رجل ممسك عنان فرسه في سبيل الله يطير على متنه كلما سمع هيعة او فزعة طار عليه يبتغي القتل والموت مظانه او رجل في غنيمة في راس شعفة من هذه الشعف او بطن واد من هذه الاودية يقيم الصلوة ويؤتي الزكوة ويعبد ربه حتى ياتيه اليقين ليس من الناس الا في خير مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ سب لوگون کی زندگانی سے اوس مرد کی زندگانی بہتر ہی جو جہاد مین اپنے گھوڑے کی باگ تھامے ہوئے دوڑتا پھرتا ہی اوسکی پیٹھ پر جب کہ شور یا گھبراہٹ سنتا ہی دوڑ پڑتا ہی اپنے قتل ہونے اور موت کو موت کے مقامون مین تلاش کرتا پھرتا ہی یا اوس مرد کی زندگانی بہتر ہی جو بکریان لیکر کسی پہاڑ کی چوٹی پر انھین پہاڑون کی چوٹیون سے یا پہاڑ کے کسی نالے مین انھین نالون مین سے رہتا ہی نماز کو قائم رکھتا ہی اور زکوۃ دیتا ہی اور اپنے رب کی عبادت کرتا ہی مرتے دم تک آدمیون سے کوئی شخص خیر مین نہین سوائے اسکے **ف** حضرت نے اس حدیث مین دو شخصون کو سب سے افضل فرمایا ایک مجاہد جان نثار کو دوسرے گوشہ گیر عابد کو گوشہ گیری مین ہزارون فائدے ہین غیبت اور حسد اور حق تلفی اور شر و فساد سے پناہ ہی فراغت سے عبادت ہو سکتی ہی لیکن گوشہ گیری اوس وقت مین بہتر ہی کہ اسلام ضعیف ہو جاوے عالم مین شر و فساد پھیلے درستی کی توقع باقی نرہے اور اگر ایسا نہو تو لوگون کے فائدے مین افضل ہی چنانچہ اور حدیث مین آیا ہی کہ لوگون مین رہنا اور اونکی زیادتیان سہنا گوشہ گیری سے افضل ہی **ق** ابن عباس من محمد رسول الله الى هرقل عظيم الروم سلام على من اتبع الهدى اما بعد فاني ادعوك بدعاية الاسلام وتؤتى بداعية الاسلام اسلم تسلم واسلم يؤتك الله اجرك مرتين وان توليت فان

کی بابٌ الصَّیفِ مِنْھَا صِغَارٌ وَمِنْھَا کِبَارٌ یعنی اَلْفِتَن مسلم مین حذیفہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فتنون اور فتنون کے ذکر مین فرمایا
کہ اون مین سے تین فتنے ایسے ہین کہ نہین لگتا کہ کچھہ بھی چھوڑین اور اون مین سے ایسے فتنے جیسے گرمی کی آندھیان کہ بعضی اون مین سے چھوٹی ہین اور
بعضی بڑی **ف** یعنی تین فساد تو عالم گیر ہونگے اور باقی مختلف کوئی کم کوئی زیادہ معلوم نہین کہ تینون فسادون سے کون فساد مراد ہین بعضے
کہتے ہین کہ ایک فساد تو قوم ترک کی خونریزی یعنی چنگیز خان اور ہلاکو کے وقت کا قتل عام دوسرے دجال کا نکلنا تیسرے یاجوج ماجوج کا ظاہر ہونا واللہ اعلم
ق اَبُو ھُرَیْرَۃَ نَارُکُمْ جُزْءٌ مِّنْ سَبْعِیْنَ جُزْءً مِّنْ نَّارِ جَھَنَّمَ قَالُوْا وَاللّٰہِ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنْ کَانَتْ لَکَافِیَۃً قَالَ فَاِنَّھَا
فُضِّلَتْ عَلَیْھِنَّ بِتِسْعَۃٍ وَّسِتِّیْنَ جُزْءً کُلُّھَا مِثْلُ حَرِّھَا زَادَ الْبُخَارِیُّ نَارُکُمْ ھٰذِہِ الَّتِیْ یُوْقِدُ ابْنُ اٰدَمَ بخاری اور
مسلم مین ابوہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تمھاری آگ ایک حصہ ہی دوزخ کی آگ کے ستر حصے سے اصحاب نے کہا قسم خدا کی یا رسول اللہ البتہ یہی
آگ کفایت کرتی تھی حضرت نے فرمایا کہ البتہ دوزخ کی آگ دنیا کی آگ سے انہتر حصے زیادتی رکھتی ہی ہر ایک حصے کی گرمی اس آگ کی گرمی کے برابر ہی بخاری نے
اتنی روایت زیادہ کی کہ یہی تمھاری آگ جسکو آدمی جلاتا ہی ایک حصہ ہی دوزخ کی آگ کے ستر حصے سے **ف** یعنی دوزخ کی آگ کے روبرو دنیا کی
آگ کی گرمی نہایت کمتر ہی پھر جب اس آگ کی گرمی کی آدمی کو تاب نہین تو دوزخ کا کیا حال ہوگا خدا کی پناہ **ق** اُمُّ حَرَامٍ بِنْتُ مِلْحَانَ
نَاسٌ مِّنْ اُمَّتِیْ عُرِضُوْا عَلَیَّ غُزَاۃً فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ یَرْکَبُوْنَ ثَبَجَ ھٰذَا الْبَحْرِ مُلُوْکًا عَلَی الْاَسِرَّۃِ اَوْ مِثْلَ الْمُلُوْکِ
عَلَی الْاَسِرَّۃِ بخاری اور مسلم مین ام حرام بنت ملحان رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ چند لوگ میری امت کے میرے سامنے کیے گئے لڑتے خدا کی
راہ مین اس سمندر کے اندر سوار بادشاہ تختون پر یا جیسے بادشاہ تختون پر **ف** ام حرام سے روایت ہی کہ حضرت میرے گھر مین سو کر ہنستے
جاگے مین نے کہا یا رسول اللہ آپ کیون ہنستے ہین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی خدا نے خواب مین دکھلا دیا کہ میری امت کی ایسی ترقی ہوگی کہ جہازون پر
سوار ہو کر جہاد کرینگے بادشاہون کی طرح ام حرام نے کہا کہ یا حضرت میرے واسطے دعا کیجیے کہ خدا مجکو بھی اون غازیون مین شریک کرے حضرت
نے دعا کی چنانچہ معاویہ کے زمانے مین جہاز پر سوار ہو کر جہاد ہوا ام حرام بھی غازیون مین داخل تھین پھر جہاز سے اوتر کے سواری سے گر پڑین اور مر گئین
ق اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ نَحْنُ اَحَقُّ بِالشَّکِّ مِنْ اِبْرَاھِیْمَ اِذْ قَالَ رَبِّ اَرِنِیْ کَیْفَ تُحْیِ الْمَوْتٰی قَالَ اَوَلَمْ تُؤْمِنْ
قَالَ بَلٰی وَلٰکِنْ لِّیَطْمَئِنَّ قَلْبِیْ وَیَرْحَمُ اللّٰہُ لُوْطًا لَقَدْ کَانَ یَاْوِیْ اِلٰی رُکْنٍ شَدِیْدٍ وَلَوْ لَبِثْتُ فِی السِّجْنِ
طُوْلَ لُبْثِ یُوْسُفَ لَاَجَبْتُ الدَّاعِیَ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ابراہیم سے زیادہ ہم شک کرنے
کے لائق ہین جب کہ ابراہیم نے کہا کہ ای رب مجکو دکھلا دے کہ تو مردون کو کیونکر زندہ کرتا ہی خدا نے فرمایا کیا تجکو اسکا یقین نہین ابراہیم نے کہا
یقین کیون نہین لیکن یہ تمنا اسواسطے ہی کہ میرے دل کو اطمینان ہوجاوے اور خدا رحم کرے لوط پر اوسنے آرزو کی تھی کہ مضبوط مکان مین پناہ
پکڑے اور اگر مجکو قید خانے مین دیر لگتی بقدر درازی درنگی یوسف کے تو مین بلانے والے کی بات مان لیتا یعنی تکرار نکرتا اوسکے ساتھ چلا جاتا
ف حضرت نے حضرت ابراہیم ع کا ذکر کرکے ایک شبہہ دفع کیا یعنی اگر کوئی کہے کہ حضرت ابراہیم کو مردہ جلانے مین شک تھی اسی واسطے
دیکھنے کی درخواست کی اور ہمارے نبی نے کبھی ایسی درخواست نہین کی سو حضرت نے یہ شبہہ اسطرح دفع کیا کہ مجکو تو مردہ زندہ ہونے مین کچھہ تردد
اور شک نہین تو ابراہیم کو بطریق اولی نہ تھی اور اگر اونکو شک ہوتی تو ہمکو بھی البتہ ہوتی اور حضرت لوط کا قصہ یہ ہی کہ جب کافرون نے حضرت کے
مہمانون کی بے عزتی چاہی تو حضرت لوط نہایت غمگین ہوئے اور گھبرائے اور یہ تمنا اوس وقت کی کہ کاش مجکو دفع کفار کا زور ہوتا یا اونکے واسطے
کوئی محفوظ مکان ملتا حضرت نے اس قصے کی طرف اشارہ کیا کہ خدا لوط پر رحم کرے کہ غیر خدا پر اعتماد کرنا یعنی محفوظ مکان کی تمنا کرنا شان

ناخوش ہوکر پھر بھی جاتے ہین تو نے کہا کہ نہین سو یہی حال ہی ایمان کے نور کا جب دل مین رچ گیا یعنی ایمان کی یہی خاصیت ہی کہ اوسکو تغیر نہین ہوتا
اور مینے تجسے پوچھا کہ اوسکے لوگ زیادہ ہوتے جاتے ہین یا کم تو نے کہا زیادہ ہوتے ہین سو یہی حال ایمان کا ہی کہ اوسکو ترقی ہوتی ہی یہان تک کہ کمالی کو
پہونچتا ہی اور مینے کہا کہ اوسکی لڑائی کا کیا حال ہی تو نے کہا کہ کبھی وہ غالب ہوتا ہی اور کبھی ہم سو یہی سنت ہی پیغمبرون کی کہ اول ایمان والون کی
آزمایش ہوتی ہی پھر انجام کو فتح نصیب ہوتے ہین اور مینے پوچھا کہ وہ دغا بھی کرتا ہی تو نے کہا کہ نہین سو یہی عادت ہوتی ہی پیغمبرون کی کہ وے
ہرگز دغا نہین کرتے اور مینے پوچھا کہ ایسا دعوی اوسکی قوم مین کسی اور شخص نے بھی کیا تھا تو نے کہا کہ نہین سو اگر ایسا کسینے دعوی کیا ہوتا
تو مین یہہ جانتا کہ یہ شخص بھی اپنی قوم کی راہ پر چلا اگلون کی طرح اسکو بھی ہوس نے لیا پھر بادشاہ نے کہا کہ کیا چیز تمکو بتلاتا ہی مینے کہا کہ ہمکو
نماز اور زکوۃ اور برادر پروری اور پرہیزگاری سکھلاتا ہی بادشاہ نے کہا کہ اگر یہ سب باتین سچ ہین تو بیشک وہ شخص پیغمبر ہی اور مین
آگے سے جانتا تھا کہ اس وقت مین پیغمبر ظاہر ہوا چاہتا ہی لیکن میرا یہ گمان نتھا کہ تم عرب لوگون مین ہوگا اور اگر مین یہ جانتا کہ مین
اوس تک پہونچ سکونگا تو مین اوسکے دیدار کا عاشق ہوتا اور اگر مین اوسکے پاس ہوتا تو مین اوسکے قدم دھوتا اور البتہ اوسکی سلطنت اور
حکومت میرے قدم کے نیچے تک پہونچیگی پھر بادشاہ نے حضرت کا یہ خط منگا اور پڑھا جب وہ خط پڑھ چکا تو اہل دربار مین بہت گفتگو اور نہایت
غل اور شور ہوا پھر ہم بموجب حکم کے دربار سے نکالے گئے ابوسفیان نے کہا کہ جب ہمارا اخراج ہوا تو مینے اپنے ساتھیون سے کہا کہ محمدؐ کا یہ رتبہ پہونچا کہ بادشاہ روم
اوس سے ڈرتا ہی سو جبسے مجکو یقین ہوگیا تھا کہ حضرت سب پر غالب ہونگے یہان تک کہ خدا نے مجکو اسلام مین داخل کیا راوی نے کہا کہ پھر ہرقل نے
روم کے سردار اپنے ایک مکان مین جمع کیے اور دروازون مین قفل دیے پھر اون سے کہا کہ ای روم کے لوگو اگر قیامت تک اپنی ہدایت اور
بہتری چاہتے ہو اور اپنی سلطنت کا قیام چاہتے ہو تو اس پیغمبر کا ایمان لاؤ سو روم کے سردار سب بھڑکے اور گورخرون کی طرح بدکے
اور بھاگے لیکن دروازے بند پائے پھر بادشاہ نے اونکو بلایا اور کہا کہ مینے تمہارے دین کی مضبوطی آزمائی تھی شاباش جو بات مجکو
پسند تھی وہی تمنے کی پھر تو اون لوگون نے بادشاہ کو سجدہ کیا اور خوش ہوگئے **ف** ہرقل روم کا بادشاہ نصرانی تھا اپنے دین کا بڑا عالم تھا
اوسپر حضرت کی نبوت کی حقیقت ثابت ہوگئی تھی لیکن اپنے قوم کے خوف سے مسلمان نہو سکا ہجری چھٹے سال حضرت نے بادشاہون کو خط لکھے
اسلام کی دعوت کی سب بادشاہون مین سے تین بادشاہ بدون لڑائی کے اسلام کو حق جان کر مسلمان ہوئے ایک حبش کا بادشاہ نصرانی دوسرا
یمن کا بادشاہ تیسرا عمان کا بادشاہ اور مقوقس اسکندریہ اور مصر کے بادشاہ نے جسکا دین عیسوی تھا حضرت کے خط کا یون جواب لکھا کہ تمہارا
کیا خوب دین ہی تم توحید الٰہی کی دعوت کرتے ہو اور بت پرستی چھڑاتے ہو بلاشک ایک پیغمبر عیسیٰ کے بعد ہونے والا ہی میرا گمان یہ تھا کہ شاید کہین اور ہوگا
اور اوسنے کچھ سونا اور ایک خچر جسکا دلدل نام تھا اور دو عورتین یعنی ماریہ قبطیہ اور شیرین حضرت کو تحفہ بھیجا لگاوٹ کی لیکن مسلمان نہین ہوا
اور ایران کے بادشاہ نے غرور سے حضرت کا نامہ پھاڑ ڈالا حضرت کی بددعا سے اوسکے بیٹے نے اوسکا پیٹ پھاڑا عمر فاروق رض اور حضرت عثمان کی
خلافت مین سب ملک فتح ہوئے کسی بادشاہ کا زور نرہا اسلام ہوگیا ہندوستان مین نصاری کہتے ہین کہ عیسیٰ کے بعد کسی پیغمبر کے ہونے کی خبر نہین
سو غلط کہتے ہین اسواسطے کہ خود انجیل مین خبر موجود ہی کہ عیسیٰ کے بعد فارقلیط یعنی ہمارے حضرت آوینگے دوسری دلیل یہ کہ حضرت کے وقت کے نصرانی
بادشاہون نے عیسیٰ کے بعد نبی کے ہونے کا اقرار کیا چنانچہ ہرقل اور مقوقس کے کلام سے صاف ثابت ہوا اور حبش کا بادشاہ تو کھلکر مسلمان ہوا
اور کسی بادشاہ نے حضرت سے یہ نہین کہا کہ عیسیٰ کے بعد کسی پیغمبر کا وجود نہین تم کیون پیغمبری کا دعوی کرتے ہو تو صاف ثابت ہوا کہ عیسیٰ کے
بعد پیغمبر کا انکار کرنا صریح حق پوشی اور نرا انصافی ہی ہ حذیفة منهن ثلث لا یکدن یذرن شیئًا ومنهن فتن

اور جنگ کروایا چاہتا ہی باقی قصہ ابو بصیر کا پچھلے باب مین گذرا صحابہ وَيْلَكَ مَنْ يَعْدِلُ إِذَا لَمْ أَعْدِلْ لَقَدْ خِبْتَ
وَخَسِرْتَ إِنْ لَمْ أَكُنْ أَعْدِلُ مسلم مین جابر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تجھپر خرابی ہی کون انصاف کریگا جبکہ مینے نہ انصاف کیا
البتہ تجھپر نقصان اور ٹوٹا پڑا اگر مین منصف نہوا ف ایک منافق نے بے ادبی سے کہا کہ یا حضرت آپ تقسیم انصاف سے نہین کرتے تب حضرت نے
یہ حدیث فرمائی اسکا قصہ کئی بار اس کتاب مین ہو چکا ق عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو وَيْلٌ لِلْأَعْقَابِ مِنَ النَّارِ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ
بن عمرو رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خرابی ہی ایڑیون کو دوزخ سے ف حضرت نے چند لوگون کو دیکھا کہ اونھون نے وضو کیا اور اونکی
ایڑیان خشک رہ گئین یعنی وہان پانی نہ لگا تھا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور فرمایا وضو کیا کرو کہین خشک نرہے پاوں ق اَبُو هُرَيْرَةَ
وَيْلٌ لِلْعَرَاقِيبِ مِنَ النَّارِ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خرابی ہی کونچون کو دوزخ سے یعنی اگر وضو مین کونچین خشک
رہینگے تو دوزخ مین جلینگے ف ان دونون حدیثون سے صاف معلوم ہوا کہ تمام قدم کا دھونا وضو مین فرض ہی تھوڑا بھی خشک رہنا
ایسا گناہ ہی کہ اوسکا انجام دوزخ ہی ان دونون حدیثون سے معلوم ہوا کہ وضو کی آیت سے شیعہ جو قدم کا مسح سمجھتے ہین غلط ہی قرآن کا مطلب
حضرت سے بہتر کون سمجھ سکتا ہی ق زَيْنَبُ بِنْتُ جَحْشٍ وَيْلٌ لِلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ فُتِحَ الْيَوْمَ مِنْ رَدْمِ يَأْجُوجَ
وَمَأْجُوجَ مِثْلُ هٰذِهٖ وَحَلَّقَ بِإِصْبَعِهِ الْإِبْهَامِ وَالَّتِي تَلِيهَا فَقَالَتْ زَيْنَبُ بِنْتُ جَحْشٍ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ
أَنَهْلِكُ وَفِينَا الصَّالِحُونَ قَالَ نَعَمْ إِذَا كَثُرَ الْخَبَثُ بخاری اور مسلم حضرت زینب بنت جحش رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا خرابی ہی عرب کو اوس بلا سے جو نزدیک ہو چلی یاجوج ماجوج کی دیوار سے آج کھل گیا اسکے برابر اور حضرت نے اپنے انگوٹھے اور کلمے کی اونگلی کا حلقہ
بنایا یعنی اس حلقے کے برابر اوس دیوار مین سوراخ ہو گیا تو حضرت زینب نے کہا کہ یا حضرت کیا ہم مر جاوینگے اور حال یہ کہ ہم مین نیک لوگ ہونگے
حضرت نے فرمایا ہان جب کہ بدکاری غالب ہو جاویگی یعنی جب گناہ اور بدکاری عالم مین کثرت سے ہونے اور نیک لوگ کم ہو گئے تو نیک اور بد سب ہلاک ہو جاوینگے
ف حضرت زینب سے روایت ہی کہ حضرت سوتے سے جاگ پڑے چہرہ مبارک خوف سے سرخ تھا فرماتے تھے لا الہ الا اللہ پھر یہ حدیث فرمائی
حضرت کے وقت سے اوس دیوار مین سوراخ پڑا روز بروز اوسکی ترقی ہی یہان تک کہ قیامت کے قریب برباد ہو جاویگی یاجوج ماجوج نکل کر سارے عالم
کو تباہ کرینگے ہر چند وہ بلا عالمگیر ہی لیکن حضرت نے عرب کا نام خاص اسواسطے لیا کہ عرب سے یاجوج ماجوج کو حضرت کے سبب سے زیادہ تر عداوت ہوگی
ھ ابو سعید هٰذَا أَعْظَمُ النَّاسِ شَهَادَةً عِنْدَ رَبِّ الْعَالَمِينَ يَعْنِي الرَّجُلَ الَّذِي يُجَادِلُ الدَّجَّالَ مسلم مین
ابو سعید رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ یہ شخص سب لوگون سے بڑا شہید ہی رب العالمین کے نزدیک یعنی وہ شخص جو دجال سے جھگڑیگا ف
صحیح مسلم مین روایت ہی کہ جب دجال ظاہر ہوگا تو ایک مرد ایماندار اوسکے پاس آویگا اور لوگون سے کہیگا کہ یہ تو دجال ہی جسکا ذکر حضرت کر چکے ہین
سو دجال اوس مومن کو خوب زد و کوب کروا کے بلاویگا اور کہیگا کہ اب بھی تو میرا ایمان نہ لاویگا مومن کہیگا تو مسیح کذاب ہی پھر دجال
اوسکے سر پر آرہ رکھوا کر چروا ڈالیگا بعد اوسکے زندہ کریگا پھر کہیگا کہ تو میرا ایمان لا مومن کہیگا اب تو مجھکو زیادہ تر یقین ہو گیا تیرے کذب اور
کفر کا یعنی اسکی بھی حضرت خبر دے گئے ہین کہ دجال ایک شخص کو مار کے زندہ کریگا سو معلوم ہوا کہ وہ شخص مین ہون پھر مومن کہیگا اے لوگو اب
میرے بعد اوسکو کسیکے مارنے جلانے کی طاقت نہوگی پھر دجال اوسکو پکڑیگا کہ ذبح کرے سو نہ ذبح کر سکیگا پھر اوسکو آگ مین ڈال دیگا لوگ جانینگے
کہ وہ آگ مین ہی اور حال انکہ وہ باغ مین ہوگا پھر حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی خدا کے نزدیک اس مومن کی شہادت نہایت عمدہ ہی خ ابن مسعود
هٰذَا الْإِنْسَانُ وَهٰذَا أَجَلُهُ مُحِيطٌ بِهٖ أَوْ قَدْ أَحَاطَ بِهٖ وَهٰذَا الَّذِي هُوَ خَارِجٌ أَمَلُهُ وَهٰذِهِ الْخُطَطُ الصِّغَارُ

نبوت کے مناسب تھا اور حضرت یوسف کا قصہ یہ ہے کہ جب زلیخا کی مطلب براری حضرت یوسف سے نہوئی تو اوسنے اونکو قید کروایا تہمت
لگا کر چودہ برس قید رہے جب بادشاہ کے نزدیک حضرت یوسف کا کمال خواب کی تعبیر کہنے سے معلوم ہوا تو بادشاہ نے اونکو بلایا حضرت یوسف
بلانے والے کے ساتھ نکلنے چاہا کہ اول بے قصوری ثابت ہو تب قید خانے سے نکلین چنانچہ بعد تحقیق عصمت اور پاکدامنی کے بادشاہ پاس
گئے حضرت نے اس حدیث مین حضرت یوسف کے تامل اور صبر کی تعریف کی کہ باوجود طول حبس کے بدون تحقیق قید خانے سے نکلنے مین اتنا توقف نکلنے مین
نکرتا بلانے والے کے ساتھ چلا جاتا ه لابی ذرٍّ نورٌ أنّى أراه قاله حين سأله هل رأيت ربك مسلم مین ابو ذر رضی سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا خدا نور ہے مین اوسکو کیونکر دیکھتا یہ حضرت نے اوس وقت فرمایا جب کہ ابو ذر نے پوچھا کہ حضرت نے اپنے رب کو کیا دیکھا تھا
ف یعنی اوسکی ذات پاک پر نور جلال کے پردے ہین دنیا مین آنکھ کو دیکھنے کی طاقت کہان خ ابو سعيد ويح عمار تدعوهم
الى الجنة ويدعونه الى النار بخاری مین ابو سعید سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ افسوس ہے عمار پر وہ تو اونکو بہشت کی طرف بلاوے گا
اور وے لوگ اوسکو دوزخ کی طرف بلاوینگے ف جب علی مرتضی رض اور معاویہ سے لڑائی ہوئی تب عمار شہید ہوے معلوم ہوا کہ امام برحق کی
اطاعت دخول جنت کا سبب ہے اور بغاوت اور نافرمانی دخول دوزخ کا سبب ہے ق ابو سعيد ويحك ان الهجرة شأنها
شديد فهل لك من ابل قال نعم قال فتعطي صدقتها قال نعم قال فهل تمنح منها قال نعم قال فتحلبها
يوم ورودها قال نعم قال فاعمل من وراء البحار فان الله لن يترك من عملك شيئا قاله لاعرابي
سأله عن الهجرة بخاری اور مسلم مین ابو سعید رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ وای بحال تو البتہ ہجرت کا امر تو نہایت سخت ہے سو کیا تیرے
پاس اونٹ ہین اوسنے کہا ہان حضرت نے فرمایا تو اونکی زکوۃ دیا کرتا ہے اوسنے کہا ہان حضرت نے فرمایا بھلا اونکو دودھ پینے کے واسطے عاریت
بھی دیتا ہے اوسنے کہا ہان حضرت نے فرمایا پانی پلانے کے دن اونکا دودھ دوہتا ہے یعنی محتاجون کو دیتا ہے اوسنے کہا ہان حضرت نے فرمایا تو اسی طرح
کیا کر اپنے دیہات مین جو شہرون سے پرے ہے سو بیشک خدا تیرے عمل سے کچھ نہ گھٹاویگا یہ حضرت نے ایک دیہاتی عرب سے فرمایا جب اوسنے ہجرت کا
حال پوچھا ف قرآن حدیث مین مہاجرین کی فضیلت بہت مذکور ہے اوسکو بھی ہجرت کا شوق ہوا حضرت نے اوسکی استعداد دیکھی
کہ وطن چھوڑنے کے ہجرت کی تکلیفین اوٹھا سکیگا اسواسطے ہجرت سے منع کیا اور فرمایا کہ اپنے وطن مین زکوۃ اور خیرات دیا کر حضرت نے نماز روزے
کا اوس سے ذکر نہین کیا اسواسطے کہ جو شخص زکوۃ اور خیرات دیتا ہے نماز روزہ کہ اوسمین کچھ مال نہین خرچ ہوتا ہے بطریق اولی کرتا ہوگا ق
ابو بكرة ويحك قطعت عنق صاحبك ويحك قطعت عنق صاحبك ق له مرارا بخاری اور مسلم
مین ابو بکرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہاے تو نے اپنے بھائی کی گردن کاٹی ہاے تو نے اپنے بھائی کی گردن کاٹی یہ حضرت نے کئی بار فرمایا ف
ایک شخص نے دوسرے شخص کے سامنے تعریف کی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی تعریف آدمی کے حق مین زہر ہے کہ وہ غرور مین آجاتا ہے کہ مین ایسا ہون
اور جب غرور آیا تو کمالات حاصل کرنے سے بے نصیب ہوا ق المسور بن مخرمة ومروان بن الحكم ويل امه مسعر
حرب لو كان له احد يعني ابا بصير بخاری اور مسلم مین مسور بن مخرمہ رض اور مروان بن حکم رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اوسکی
مان کی خرابی ہو وہ تو لڑائی کی آگ بھڑکانے والا ہے کاش اوسکا کوئی مددگار ہوتا یعنی ابو بصیر کا ف حضرت اور قریش مین یہ صلح
ہوئی تھی کہ قریش کا آدمی اگر حضرت پاس جاوے تو حضرت اوسکو حوالے کردین اور اگر حضرت کا آدمی قریش پاس جاوے تو وے نہ دیوین
چنانچہ اس صلح کے بعد ابو بصیر قریش کی قوم سے بھاگ کے حضرت پاس مدینے مین آئے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی یہ شخص صلح توڑا چاہتا ہے

تو مین اوسکے پاس جاؤن یعنی حضرت کے پاس پھر جب کہ وہ شخص نمود ہوا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی پھر جب دوسری بار مکرز بن حفص نمودار ہوا تب حضرت نے
فرمایا یہ مکرز بن حفص ہی اور یہ شریر بد ذات مرد ہی اور مکرز نے بھی کفار قریش سے کہا تھا کہ مجکو جانے دو تو مین اوسکے پاس جاؤن یعنی حضرت کے
پاس ف ہجری چھٹے سال حضرت عمرہ کرنے کو مدینے سے چلے کفار قریش سے لڑنے کا ارادہ نتھا قربانی ساتھ تھی اور حضرت کے ساتھ تھے صحاب احرام
باندھے تھے جب مکے کے قریب حدیبیہ کے مقام مین پہنچے تو کفار قریش نے حضرت کو مکے مین داخل ہونے سے روکا کفار ڈرے کہ شاید حضرت ہمسے لڑنے
نے ہمکو مارنے آئے ہون تب کنانہ کی قوم کے ایک شخص نے ان سے کہا کہ مین حضرت پاس خبر لینے کو جاتا ہون جب وہ سامنے آیا تب حضرت نے قربانی کے اونٹ
اوسکے روبرو کروائے تاکہ اوسکو یقین ہو کہ سوائے عمرے کے اور کچھ ارادہ نہین پھر جب کہ یہ شخص پلٹ گیا تو اوسنے کفار قریش سے کہا کہ یہ لوگ تو
زیارت ہی کرنے کو آئے ہین قربانیان انکے ساتھ ہین پھر کفار قریش نے مکرز بن حفص کو خبر تحقیق کرنے کے واسطے بھیجا باقی اسکا قصہ کئی بار مذکور ہوچکا
ق مُعَاوِيَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ هٰذَا يَوْمُ عَاشُورَاءَ وَلَمْ يَكْتُبِ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ صِيَامَهُ وَأَنَا صَائِمٌ فَمَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ
أَنْ يَصُومَ فَلْيَصُمْ وَمَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ يُفْطِرَ فَلْيُفْطِرْ بخاری اور مسلم مین معاویہ بن ابی سفیان رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
یہ عاشورے کا دن ہی اور خدا نے اسکا روزہ تم پر فرض نہین کیا اور مین روزہ دار ہون سو جو شخص کہ تم مین سے روزہ رکھا چاہے سو رکھے اور جو شخص کہ تم مین سے
نہ روزہ رکھا چاہے سو نہ رکھے ف عاشورا محرم کی دسوین تاریخ کا نام ہی اوسکا روزہ فرض نہین سنت ہی حضرت نے اسکے روزہ رکھنے
نرکھنے کا اختیار دیا تاکہ معلوم ہو کہ سنت مؤکدہ نہین ق أَبُو هُرَيْرَةَ هٰذِهِ صَدَقَاتُ قَوْمِي يَعْنِي بَنِي تَمِيمٍ بخاری اور مسلم مین
ابوہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ یہ صدقے میری قوم کے ہین یعنی بنی تمیم کے ف جب قوم بنی تمیم کی زکوۃ کے مال آئے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی
بنی تمیم کو حضرت نے اپنی قوم اسواسطے فرمایا کہ وے مضر کی اولاد ہین اور مضر حضرت کے اجداد مین ہی اور بعضے کہتے ہین کہ حضرت کے ننہال سے بنی تمیم کو
قرابت ہی خ ابْنُ عَبَّاسٍ هٰذِهِ وَهٰذِهِ سَوَاءٌ يَعْنِي الْخِنْصَرَ وَالْإِبْهَامَ بخاری مین عبداللہ بن عباس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
کہ یہ اور یہ برابر ہی یعنی چھنگلی اور انگوٹھا خون بہے مین برابر ہی ف آدمی کا پورا خون بہا ہزار دینار یا دس ہزار درم یا سو اونٹ
اور انگلی کا خون بہا دسوان حصہ ہی پوری دیت کا یعنی سو دینار یا ہزار درم یا دس اونٹ حاصل یہ کہ دیت سب انگلیون کی برابر ہی چھوٹی
ہون یا بڑی ق ابْنُ عَبَّاسٍ هَلَّا أَخَذْتُمْ إِهَابَهَا فَدَبَغْتُمُوهُ فَانْتَفَعْتُمْ بِهِ يَعْنِي شَاةَ الْمَيْمُونَةِ مَيْتَةً
بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عباس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تمنے اوسکی کھال کیون نلی سو اوسکو تم پاک صاف کرتے پھر اوسکو اپنے کام مین
لاتے یعنی حضرت میمونہ رض کی مردہ بکری کی ف حضرت میمونہ کی بکری مر گئی اوسکو گھورے پر ڈالدیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی مرے جانور کی کھال
صاف کرنے کے بعد کام روائی کے لائق ہی موت سے کھال حرام نہین ہوتی خ أَبُو هُرَيْرَةَ هَلَاكُ أُمَّتِي وَفِي رِوَايَةٍ هَلَكَةُ أُمَّتِي عَلَى
يَدَيْ غِلْمَةٍ مِنْ قُرَيْشٍ بخاری مین ابوہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ میری امت کی بلا کی قریش کے لونڈون کے ہاتھ سے ہوگی ف
صحیح بخاری مین روایت ہی کہ مدینے مین حضرت کی مسجد کے اندر مروان کے روبرو ابوہریرہ رض نے یہ حدیث بیان کی مروان نے کہا خدا اونپر لعنت کرے کیا وے لونڈے ہونگے
ابوہریرہ نے کہا اگر مین چاہون تو اونکے نام بھی لے دون کہ فلانا اور فلانا ف یعنی قریش کی قوم سے چند نوجوان خدا ناترس بے عقل حاکم ہونگے مسلمانون
کی بے عزتی اور خونریزی ناحق کرینگے جیسے یزید پلید اور اکثر مروان کی اولاد اور بعضے عباسی بادشاہ یہ حدیث معجزہ ہی کہ جیسا حضرت نے فرمایا ویسا
ہی ہوا چنانچہ اسکا مفصل حال تاریخ مین مذکور ہی ق أَبُو هُرَيْرَةَ هُمْ أَشَدُّ أُمَّتِي عَلَى الدَّجَّالِ يَعْنِي بَنِي تَمِيمٍ بخاری اور مسلم
مین ابوہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ میری امت مین وے نہایت سخت ہین دجال پر یعنی بنی تمیم یعنی جب کہ دجال نکلیگا تو بنی تمیم کی قوم اوسکا

الاعراض فان اخطأه هذا نهشه هذا وان اخطأه هذا نهشه هذا قاله حين خط
خطا مربعا وخط خطا في الوسط خارجا منه وخط خططا صغارا الى هذا الذي في الوسط بخاري ابن
عبد اللہ بن مسعود رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ یہ آدمی ہے اور یہ اوسکی موت ہے جو اوسکو گھیرے ہے اور یہ خط جو باہر نکلا ہے سو آدمی کی
امید اور تمنا ہے اور یہ چھوٹی چھوٹی لکیرین مصیبت اور آفات ہین اگر یہ آفت چوکی تو اوس آفت نے آدمی کو کاٹا اور اگر وہ چوکی تو اسنے کاٹا
حضرت نے اوس وقت فرمایا جب کہ چوکھنٹی لکیر کھینچی اور ایک لکیر اوسکے اندر ایسی کھینچی کہ مربع سے باہر نکل گئی اور بیچ والی لکیر سے ملا کر
چھوٹی چھوٹی لکیرین کھینچین اس شکل سے ف اس حدیث مین حضرت نے آدمی کی حرص اور حماقت بیان کی کہ باوجودیکہ موت تو ہر طرف سے
گھیرے ہے اور صدہا آفات اور مصائب درپیش ہین اگر ایک بلا سے بچا تو دوسرے سے نہین بچ سکتا پھر بھی ترک دنیا اور قناعت نہین کرتا
حرص کا یہ عالم ہے کہ پچاس برس کی عمر نہین لیکن صدہا برس کا سامان کرتا ہے آدمی کمال غافل اور نہایت ناعاقبت اندیش ہے ق
عائشة هذا الحمال لا حمال خيبر هذا ابر ربنا واطهر كان يتمثل به عند نقله اللبن في بنيان مسجده
بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ یہ بوجھ اوٹھانا افضل ہے نہ کہ خیبر کا بوجھ اے ہمارے رب یہ نیک تر اور پاک تر ہے
حضرت یہ فرماتے تھے اپنی مسجد کی تعمیر مین اینٹین لانے کے وقت ف مدینے کے لوگ خیبر سے خرمے لادلاتے تھے سو فرمایا کہ مسجد کے واسطے
اینٹین لادنا خیبر کے خرمے لادنے سے بہتر اور افضل ہے کہ اسمین دنیا کی فلاح ہے اور اوسمین آخرت کی خ عائشة هذا ان شاء الله
المنزل قاله حين بركت ناقته عند موضع المسجد بخاری مین حضرت عائشہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر خدا نے چاہا تو
یہی ہمارے کا مکان ہوگا یہ حضرت نے اوس وقت فرمایا جب کہ آپ کی اونٹنی مسجد کی جگہہ پاس بیٹھ گئی ف حضرت جب مکے سے ہجرت کی
اور مدینے مین تشریف لائے تو مدینے کے ہر ایک رئیس نے درخواست کی کہ حضرت ہمارے مکان مین تشریف رکھین حضرت نے فرمایا مجکو اسمین اختیار نہین
جہان خدا کی مرضی ہوگی وہین یہ اونٹنی بیٹھ جاویگی سو جہان حضرت کی اب مسجد ہے وہین اونٹنی بیٹھ گئی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی ابو ایوب انصاری کا
گھر وہان سے قریب تھا حضرت اون کے چندمدت رہے پھر مسجد کی تعمیر کی اور وہین گھر بنایا اور وہین قبر مبارک ہوئی خ ابن عباس هذا جبرئيل
آخذ برأس فرسه عليه اداة الحرب بخاری مین عبد اللہ بن عباس رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ یہ جبرئیل ہین اپنے گھوڑے
کا سر تھامے ہے اور اوس پر لڑائی کے ہتھیار ہین ف حضرت نے جنگ خندق کے بعد جب بنی قریظہ پر چڑھائی کی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی
باقی اسکا قصہ سیر باب مین گذرا م العباس بن عبد المطلب هذا حين حمي الوطيس قاله يوم حنين
مسلم مین حضرت عباس بن عبد المطلب سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ یہ وقت ہے کہ تنور بھڑکا یعنی تنور جنگ خوب گرم ہوا بہت گھمسان کی لڑائی
ہوئی یہ حضرت نے جنگ حنین کے دن فرمایا ف پھر حضرت نے چند سنگریزے کفار کی طرف پھینکے اور فرمایا کہ کفار بھاگے کعبے کے رب کی قسم پھر
کفار کی شکست ہوئی ق المسور بن مخرمة ومروان بن الحكم هذا فلان وهو من قوم يعظمون البدن فابعثوها
له يعني رجلا من كنانة قال يوم الحديبية لكفار قريش دعوني آتيه يعني النبي صلى الله عليه وآله وسلم
فلما اشرف عليه واصحابه فلما اشرف مكرز بن حفص قال هذا مكرز بن حفص وهو رجل فاجر وكان قال ايضا لهم دعوني آتيه
بخاری اور مسلم مین مسور بن مخرمہ اور مروان بن حکم سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ یہ فلانا شخص ہے اور یہ اوس قوم سے ہے جو قربانی کے جانورن
کی تعظیم اور عزت کرتے ہین قربانی کے اونٹون کو اوسکے سامنے کرو یعنی قوم کنانہ کا وہ مرد جسنے حدیبیہ کے دن کفار قریش سے کہا کہ مجکو جانے دو

اِلَى الْعَيْنِ بِاَسْفَلِ الدَّرَجِ فَقُلْ لِاَصْحَابِيْ فَاِنَّهُمْ لَا يُصَدِّقُوْنَنِيْ فَقَالَ لَقَدْ شَتَمْتَنِيْ وَعَابُوْنِيْ فَقُلْتُ كَيْفَ
يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ كَلَامًا لَيْسَ يَحْضُرُنِيْ لَفْظُهٗ وَاِنَّمَا مَعْنَاهُ عَرَضْتَ قَوْلِيْ عَلٰى مَنْ لَا يَقْبَلُهٗ ثُمَّ اَقْبَلَ
عَلَيْهِمْ يَلُوْمُهُمْ وَيَعِظُهُمْ فَقُلْتُ صَبِيْحَةَ تِلْكَ اللَّيْلَةِ وَاَنَا اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ اَنْ اَعْرِضَ حَدِيْثَهٗ بَعْدَ لَيْلَتِيْ
هٰذِهٖ اِلَّا عَلَى الَّذِيْنَ يُحَكِّمُوْنَهٗ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوْنَ فِيْ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضٰى وَيُسَلِّمُوْنَ
تَسْلِيْمًا مسلم مین ابو عبیدہ بن جراح رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ وہ مردہ مچھلی روزی ہی کہ خدا نے تمھارے واسطے نکالی سو کیا تمھارے ساتھ اوسکے
گوشت سے کچھ باقی ہی تو ہمکو کھلاؤ ابو عبیدہ نے کہا تو ہمنے حضرت کے پاس کچھ اوسکا گوشت بھیجا سو حضرت نے کھایا یہ حضرت نے اوس مردہ مچھلی کے حق مین
فرمایا جسکو سمندر نے باہر خشکی مین ڈال دیا تھا **ف** جابر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے ہمکو لڑائی پر بھیجا اور ابو عبیدہ کو ہمپر حاکم کیا ہمارے ساتھ کا
کھانا ہوچکا اور ہمپر بھوک غالب ہوئی تو سمندر نے ایک مردہ مچھلی باہر ڈالدی ایسی بڑی مچھلی ہمنے کبھی نہ دیکھی تھی اوسکی پسلی کے تلے سے گھوڑے کا سوار
گذر جاتا تھا اول اوسکے حلال ہونے مین تردد ہوا بعد اوسکے اضطرار کے سبب سے اوسکو کھانا شروع کیا ہم تین سو آدمی تھے مہینا بھر وہان رہے
اور کھایا کیے جب ہم مدینے مین آئے تو حضرت سے یہ قصہ نقل کیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی امام اعظم کے مذہب مین اگر مچھلی بے سبب مرجاوے اور پانی پر اتر آوے
تو حلال نہین اور اگر کسی صدمے اور سبب سے مرجاوے تو حلال ہی **ف** حسن صغانی اس کتاب کے مصنف نے کہا کہ خدا اوسکی امیدون کو اپنی قدرت سے بر لاوے
اور اپنی حجت اور دلیل سے اوسکے قولون کو سچا کرے کہ مین اپنے فرش پر لیٹا اتوار کی رات شہر ربیع الاول کی گیارھوین تاریخ سن چھ سو بائیس
ہجری مین اور مینے کہا کہ الٰہی مجکو آج کی رات اپنے پیغمبر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب مین دکھلاوے کہ اوسکے دیدار کو میرا اشتیاق تھا نزدیک
تھا کہ ایک نیند کے بعد مینے دیکھا کہ گویا مین اور حضرت ایک بالاخانے پر ہین اور چند لوگ میرے ساتھ کے ہمسے نیچے بالاخانے کی سیڑھی پاس
موجود ہین تب مینے کہا یا رسول اللہ آپ کیا فرماتے ہین مردہ مچھلی کے مقدمے مین جسکو سمندر نے باہر ڈالا کیا وہ حلال ہی تو حضرت نے مسکرا کے
فرمایا کہ ہان حلال ہی تب مینے عرض کی اور جو لوگ کہ سیڑھی کے نیچے ہین اونکی طرف اشارہ کیا کہ میرے ان ساتھیون سے فرمادیجیے کہ یہ لوگ مجکو سچا نہین جانتے
تو حضرت نے فرمایا کہ تو نے مجکو گالی دی اور اون لوگون نے مجکو عیب لگایا تو مینے عرض کی کہ یا رسول اللہ یہ کیونکر ہی تو حضرت نے کچھ کلام کیا کہ اوسکی
لفظین مجکو یاد نہین ہین لیکن اوسکا مطلب یہی تھا کہ تو نے میری حدیث اون لوگون سے بیان کی جو اوسکو نہین قبول کرتے یعنی نااہلون کے روبرو
حضرت کی حدیث نقل کرنا کمال بے ادبی ہی گالی دینے کے برابر پھر حضرت اون لوگون کی طرف متوجہ ہوئے اونکو ملامت اور نصیحت کرنے لگے پھر مینے
اس رات کی فجر کو کہا کہ مین خدا کی پناہ مانگتا ہون اس سے کہ اس رات کے بعد مین حضرت کی حدیث کو کسی سے بیان کرون مگر اونھین لوگون سے کہ جو اپنے
اختلافات مین حضرت ہی کو حکم اور فیصلہ کرنے والا جانتے ہین پھر اپنے دلون مین حضرت کے حکم اور فیصلے سے کچھ تنگی اور اوداسی نہین پاتے اور اپنا
کاروبار حضرت ہی کو سونپتے ہین دل سے مان کر **ف** مصنف کے خواب سے بھی معلوم ہوا کہ ایسی مچھلی حلال ہی اور ثابت ہوا کہ حضرت کی حدیث
نااہلون کے روبرو بیان کرنا بے ادبی ہی مشتاق پسند ہی کہ نااہل کے روبرو ضائع نکرے **ق** اَلْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ هُوَ فِيْ ضَحْضَاحٍ
مِّنَ النَّارِ وَلَوْلَا اَنَا لَكَانَ فِي الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ يَعْنِيْ اَبَا طَالِبٍ بخاری اور مسلم مین عباس بن عبد المطلب سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ وہ یعنی ابو طالب دوزخ کے پایاب یعنی چھچھلی آگ مین ہی اور اگر مین نہوتا تو دوزخ کی نیچی تہہ مین ہوتا **ف** ابو طالب نے حضرت کو
پرورش کیا اور ہمیشہ حضرت کے حامی اور مددگار رہے اسواسطے دوزخ مین اونپر کمتر ہلکا عذاب ہی **ق** اَنَسٌ هُوَ لَهَا صَدَقَةٌ وَلَنَا هَدِيَّةٌ
يَعْنِيْ لَحْمًا تُصُدِّقَ بِهٖ عَلٰى بَرِيْرَةَ بخاری اور مسلم مین انس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ وہ گوشت اوسکے حق مین صدقہ ہی اور ہمارے واسطے

تا یونہی چلیگا ق أبو ذر: هم الأخسرون ورب الكعبة فقلت يا رسول الله فداك أبي وأمي من هم قال
هم الأكثرون أموالا إلا من قال هكذا وهكذا وهكذا من بين يديه ومن خلفه وعن يمينه وعن شماله
وقليل ما هم ما من صاحب إبل ولا بقر ولا غنم لا يؤدي زكاتها إلا جاءت يوم القيامة أعظم
ما كانت وأسمنه تنطحه بقرونها وتطؤه بأظلافها كلما نفدت أخراها عادت عليه أولاها
حتى يقضى بين الناس بخاری اور مسلم مین ابو ذر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ وے نہایت زیان کار اور بڑے ٹوٹے والے ہین قسم ہی رب کعبے
کی تو مینے کہا یا رسول اللہ آپ پر میرے ماں باپ قربان وے زیان کار کون ہین حضرت نے فرمایا وے بڑے مالدار مگر وہ زیان کار نہین جو دیوے اس طرح اور
اس طرح اور اس طرح اپنے آگے سے اور پیچھے سے اور اپنے داہنے سے اور بائین سے اور ایسے لوگ تو کم ہین جو اونٹ اور گاے اور بکری کا مالک اونکی
زکوۃ نہ دیگا تو قیامت مین وے جانور دنیا سے بہت بڑے اور نہایت موٹے ہو کر آوینگے اوسکو نچینگے اپنے سینگون سے اور اوسکو روندینگے اپنے تلیون
اور کھرون سے جب پچھلا جانور گذر چکینگے تو پہلا جانور پھر پلٹ آوینگے اسی طرح کو نچا روندا کرینگے یہان تک کہ آدمیون مین فیصلہ ہو چکیگا ف
ابو ذر رض سے روایت ہی کہ حضرت کعبے کے سایے مین بیٹھے تھے تو جب مجکو حضرت نے دیکھا تب یہ حدیث فرمائی یعنی سخی مالدار تو کم ہین اکثر بخیل ہوتے ہین زکوۃ
دیوین نہ سو حاجون کی خبر لیوین جب قیامت کے عذاب مین گرفتار ہونگے تب اونکی زیان کاری ثابت ہوگی خ أبو هريرة: أنهما من طعام
الجن وإنه أتاني وفد جن نصيبين ونعم الجن فسألوني الزاد فدعوت الله لهم أن لا يمروا بعظم
ولا بروثة إلا وجدوا عليها طعاما قاله له حين قال له لا تأتني بعظم ولا روثة فقال ما بال
العظم والروثة بخاری مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ وے دونون یعنی ہڈی اور لید جن کا کھانا ہی اور اسکا حال تو یون ہی
کہ میرے پاس شہر نصیبین کے جنون کے ایلچی آئے اور وے خوب جن ہین اونھون نے مجھسے کھانا مانگا تو مینے اونکے واسطے خدا سے دعا مانگی کہ وے جس
ہڈی اور لید پر ہو کر نکلین اوس پر اپنی خوراک پاوین حضرت نے ابو ہریرہ رض سے فرمایا جب کہ حضرت نے اون سے فرمایا کہ میرے پاس ہڈی اور لید نہ لانا تو ابو ہریرہ رض نے
کہا کہ ہڈی اور لید نہ لانے کا کیا سبب ہی ف ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے مجھسے فرمایا کہ میرے واسطے ڈھیلے لا تاکہ مین طہارت کرون اور ہڈی
اور لید مت لانا تب مینے اسکا سبب پوچھا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی نصیبین ایک شہر کا نام ہی وہان کے جن مسلمان ہوئے تھے اسواسطے حضرت نے اونکی
تعریف کی اور دعا کی حضرت کی دعا سے ہڈی پر گوشت جم جاتا ہی اوسکو جن کھاتے ہین اور لید گھاس ہو جاتی ہی اوسکو اونکے جانور کھاتے ہین اس سبب سے
ہڈی اور لید سے استنجا منع ہوا ه أبو عبيدة بن الجراح: هو رزق أخرجه الله لكم فهل معكم من لحمه
شيء فتطعمونا قال أبو عبيدة فأرسلنا إلى رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم منه فأكل
قاله في حوت ميتة رماه البحر قال الصغاني مؤلف هذا الكتاب حقق الله بسلطان آ
ماله وصدق بيمن هدايته أقواله أخذت مضجعي ليلة الأحد الحادية عشرة من شهر الربيع الأول
سنة اثنتين وعشرين وستمائة وقلت اللهم أرني الليلة نبيك محمدا صلى الله عليه وآله وسلم
في المنام فإنك تعلم اشتياقي إليه فرأيت بعد هجعة من الليل كأني والنبي صلى الله عليه
وآله وسلم في مشربة ونفر من أصحابي أسفل منا عند درج المشربة فقلت يا رسول الله
ما تقول في حوت ميتة رماه البحر أحلال هو فقال وهو يتبسم إلي نعم فقلت وأنا أشير

بیان کیا قرآن کا چھونا بے وضو درست نہین اور حدیث قدسی کا چھونا درست ہی خ انس اِذَا ابْتَلَيْتُ عَبْدِي بِحَبِيبَتَيْهِ ثُمَّ صَبَرَ عَوَّضْتُهُ مِنْهُمَا الْجَنَّةَ بخاری مین انس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا فرماتا ہی کہ جب مین نے اپنے بندے کو اوسکی دو پیاری چیزون مین مبتلا کیا یعنی دونون آنکھین اوسکی جاتی رہین پھر اوسنے صبر کیا تو اونکے عوض اوسکو مین بہشت دونگا ف دونون آنکھین آدمی کو بہت پیاری ہین اونکا چھوٹنا یا اونکی روشنی کا کم ہونا اوسپر نہایت شاق ہی جب اوسنے ایسی سخت مصیبت پر صبر کیا اپنے مالک کا شکوہ نہ کیا تو اسواسطے اسکا بدلا بہشت کو مقرر کیا خ ابو ہریرۃ اِذَا أَحَبَّ الْعَبْدُ لِقَائِي أَحْبَبْتُ لِقَاءَهُ وَإِذَا كَرِهَ لِقَائِي كَرِهْتُ لِقَاءَهُ بخاری مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہی کہ جب بندے نے میرا ملنا دوست رکھا تو مین بھی اوسکا ملنا دوست رکھتا ہون اور جب اوسکو میرا ملنا برا لگا تو مجکو بھی اوسکا ملنا برا لگتا ہی ف یعنی ایماندار کو مرتے وقت مغفرت کی بشارت ہوتی ہی تو وہ موت کا اور خدا کی حضوری کا مشتاق ہوتا ہی اور کافر کو مرتے وقت عذاب نظر آتا ہی تو وہ موت سے اور خدا کی حضوری سے گھبراتا ہی خ ابو ہریرۃ اِذَا تَلَقَّانِي عَبْدِي بِشِبْرٍ تَلَقَّيْتُهُ بِذِرَاعٍ وَإِذَا تَلَقَّانِي بِذِرَاعٍ تَلَقَّيْتُهُ بِبَاعٍ وَإِذَا تَلَقَّانِي بِبَاعٍ جِئْتُهُ بِأَسْرَعَ بخاری مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہی کہ جب میرا بندہ میرے آگے بالشت بھر بڑھتا ہی تو مین اوسکے آگے ہاتھ بھر بڑھتا ہون اور جب وہ میرے آگے ہاتھ بھر بڑھتا ہی تو مین اوسکے آگے دونون ہاتھون کے پھیلاؤ برابر بڑھتا ہون اور جب وہ میرے آگے دونون ہاتھون کے پھیلاؤ برابر بڑھتا ہی تو مین اوسکے پاس اس سے بھی زیادہ جلدی بڑھتا ہون ف یعنی جتنا بندہ خدا کی طرف توجہ ہوتا ہی اوسکا دونا چوگنا خدا اپنے بندے پر متوجہ ہوتا ہی اوسکا مددگار ہوکر دین کے مشکل کام اوسپر آسان کر دیتا ہی اس حدیث مین نیک کامون کی ترغیب ہی جن سے خدا کی نزدیکی حاصل ہوتی ہی م ابو ہریرۃ اِذَا هَمَّ عَبْدِي بِسَيِّئَةٍ فَلَا تَكْتُبُوهَا عَلَيْهِ فَإِنْ عَمِلَهَا فَاكْتُبُوهَا سَيِّئَةً وَإِذَا هَمَّ بِحَسَنَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا فَاكْتُبُوهَا حَسَنَةً فَإِنْ عَمِلَهَا فَاكْتُبُوهَا عَشْرًا مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا خدا فرشتون سے فرماتا ہی کہ جب میرا بندہ بدی کا قصد کرے تو اوسکو اوسپر مت لکھو اور اگر اوسنے اوس کام کو کیا تو ایک بدی لکھو اور جب اوسنے نیکی کا قصد کیا اور اوسپر عمل نہ کیا تو ایک نیکی لکھو اور اگر اوسنے نیک کام کیا تو دس نیکیان لکھو ف سبحان اللہ کیا اوسکی رحمت اپنے بندون پر بیحساب ہی کہ بد کام کے قصد کو نہ لکھاوے اور نیک کام کے قصد کو بدون کیے لکھاوے اور بدی کیے ایک ہی رکھے اور نیکی کو دس گنا کر ڈالے لیکن اسکو دریافت کیا چاہیے کہ بدی کا قصد البتہ نہین لکھا جاتا لیکن اگر بدی کے قصد پر عزم مصمم ہوگیا یعنی اوسکا کرنا بے تردد خوب سا دل مین ٹھن گیا ہو تو اوسکی دو صورتین ہین ایک تو یہ کہ بعد عزم مصمم ہونے کے اوس بد کام کو خوف الٰہی سے عمل مین نہ لایا اور اوسپر شرمندہ ہوا تو ایک نیکی لکھی جاویگی اسواسطے کہ اوسنے خدا کے واسطے اپنی خواہش نفسانی کو مارا دوسری صورت یہ کہ بدی کا عزم مصمم سوا خوف الٰہی کے کسی اور سبب سے ظاہر ہونے نہ پایا تو بیشک ایک گناہ لکھا جاویگا جیسے کسی نے رات کو اپنے دل مین یہ عزم مصمم کیا کہ مین کل فلانے کو قتل کرونگا یا فلانی عورت سے حرام کرونگا اور اوسی رات کو وہ مر گیا یا وہ عورت مر گئی تو اوسپر قصد قتل اور حرام کا گناہ ثابت ہوا چنانچہ یہ مطلب اور حدیثون مین صاف مذکور ہی ق ابو ہریرۃ أَعْدَدْتُ لِعِبَادِيَ الصَّالِحِينَ مَا لَا عَيْنٌ رَأَتْ وَلَا أُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلَى قَلْبِ بَشَرٍ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہی کہ مین نے تیار کر رکھا ہی اپنے نیک بندون کے لیے جو کسی آنکھ نے نہ دیکھا اور نہ کسی کان نے سنا اور نہ کسی آدمی کے دل مین خیال گذرا ف یعنی بہشت مین نیکون کے واسطے ایسی عمدہ نعمتین ہین کہ اونکے مانند دنیا مین کوئی چیز نہین جسکو مثال دیجیے مصرع چہ نسبت خاک را با عالم پاک

تحفہ ہے یعنی وہ گوشت جو بریرہ کو صدقہ ملا تھا ف بریرہ حضرت عایشہ کی خادمہ تھی اوسکو زکوۃ کا گوشت ملا تھا حضرت نے اوسکو کھایا
اور یہ فرمایا یعنی جب زکوۃ کا اول محتاج مالک ہوا پھر اوسنے غنی یا ہاشمی کو دیا تو درست ہے ص حمزة بن عمرو الاسلمي هي رخصة
من الله فمن اخذ بها فحسن ومن احب ان يصوم فلا جناح عليه قاله له حين قال يا رسول الله اجد بي
قوة على الصيام في السفر فهل علي جناح مسلم مین حمزہ بن عمرو سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ سفر مین افطار کرنا رخصت ہے خدا کی
طرف سے سو جو اس رخصت کو لیوے تو اچھا ہے اور جو کہ روزہ رکھا چاہے تو اوسپر کچھ گناہ نہین یہ حضرت نے حمزہ سے کہا جب اوسنے کہا تھا کہ یا
رسول اللہ مین اپنے اندر سفر مین روزہ رکھنے کی قوت پاتا ہون سو کیا مجھپر گناہ ہے روزہ رکھنے مین ف یعنی تخفیف و آسانی کے واسطے
خدا نے روزہ کھانے کی سفر مین اجازت دی ہے یہ حکم فرض نہین سفر مین روزہ رکھنے نہ رکھنے مین آدمی کو اختیار ہے ھ ابو موسى هي ما بين
ان يجلس الامام الى ان تقضى الصلوة يعني ساعة الجمعة مسلم مین ابو موسی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جمعے کی مقبول
ساعت امام کے بیٹھنے سے نماز کے ادا ہونے تک ہے ف بہت احادیث مین ثابت ہے کہ جمعے مین ایک ایسی ساعت ہے کہ اوسمین مسلمان
جو دعا کرے سو قبول ہوتی ہے لیکن اسمین اختلاف ہے کہ وہ ساعت کون ہے سو دو قول اون مین نہایت صحیح ہین ایک تو یہ کہ وہ ساعت
اوس وقت سے ہے کہ امام منبر پر بیٹھے یہان تک کہ نماز ہو چکے اس قول کی سند یہی حدیث ہے دوسرا قول یہ کہ وہ ساعت جمعے کی اخیر ساعت ہے
جب آفتاب ڈوبنے لگے چنانچہ عبد اللہ بن سلام سے اس مضمون کی حدیث منقول ہے اکثر علما کے نزدیک دوسرا قول نہایت قوی ہے چنانچہ اسکی
تفصیل صراط المستقیم سفر السعادت کی شرح مین موجود ہے جسکو تحقیق کا شوق ہو اوسکو دیکھے خ ابو هريرة يمين الله
ملأى لا تغيضها نفقة سحاء الليل والنهار ارايتم ما انفق منذ خلق السموات والارض فانه لم يغض
ما في يمينه وعرشه على الماء وبيده الاخرى القبض او الفيض يرفع ويخفض بخاری مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ
حضرت نے فرمایا کہ خدا کی قدرت کا داہنا ہاتھ بھرا ہے خرچ کرنا اوسکو کم نہین کرتا دست قدرت شب و روز اونڈیلنے والا ہے یعنی ہر دم فیض کا
ریلا جاری ہے بھلا دیکھو تو کہ جو کہ خدا نے خرچ کیا جبسے کہ آسمانون اور زمین کو بنایا کہ اتنے خرچ نے تو اوسکے داہنے ہاتھ مین سے کچھ نہین
کم کیا اور حال آنکہ یہ فیض اوس وقت سے ہے کہ عرش خدا پانی پر تھا یعنی ازل سے اور خدا کے دوسرے ہاتھ مین روک ہے یا یون فرمایا کہ
فیض ہے کسیکو اوٹھاتا ہے اور کسیکو جھکاتا ہے ف یعنی کشایش اور تنگی دونون خدا کی صفتین ہین ھ ابو هريرة
يمينك على ما يصدقك به صاحبك وفي رواية يصدقك عليه صاحبك مسلم مین
ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تیری قسم کا اعتبار تیرے ساتھی کی تصدیق پر ہے اور دوسری روایت یون ہے کہ تیرا
قسم وہی معتبر ہے جسپر تیرا ساتھی تصدیق کرے ف یعنی مدعی کی مراد پر قسم کھاوے تب معتبر ہے چنانچہ اسکا بیان ساتوین باب مین گذرا

الباب الحادي عشر

في الكلمات القدسية التي اخبر رسول الله صلى الله عليه واله وسلم عن ربه جل جلاله

گیارھوان باب مین قدسی حدیثین ہین جنکو حضرت نے اپنے رب کی طرف سے روایت کی اس باب مین مصنف صرف قدسی حدیثین لایا ہے قدسی حدیث
اوسکو کہتے ہین کہ حضرت یون کہین کہ خدا نے یون فرمایا قرآن اور قدسی حدیث مین یہ فرق ہے کہ قرآن کا مضمون اور الفاظ دونون خدا کی طرف سے
ہین اور حدیث قدسی مین مضمون خدا کا اور لفظ حضرت کے خدا نے ایک مطلب بطور الہام کے حضرت کے دل مین ڈالا حضرت نے اوسکو اپنی عبارت سے

روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا خدا فرماویگا کہان ہین وہ لوگ جو آپسمین محبت رکھتے تھے میری عظمت اور جلال کے سبب سے آج اونکو سایے مین رکھونگا اپنے سایے مین جس دن کوئی سایہ نہین ہی میرے سایے کے سوا ف یعنی جو آپسمین یہ محبت رکھتے ہین اونکی محبت صرف خدا ہی کے واسطے ہی ریا اور طمع دنیا اور خواہش نفسانی سے اونکی محبت پاک ہی وے قیامت کو ایسا عمدہ درجہ پاوینگے کہ خدا کی حمایت اور عرش کے سایے مین ہونگے ع ابو ہریرۃ ثلثۃ انا خصمھم یوم القیمۃ رجل اعطی بی ثم غدر و رجل باع حرًا فاکل ثمنہ و رجل استاجر اجیرًا فاستوفی منہ ولم یعط اجرہ بخاری مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہی کہ تین شخص کا مین مدعی دشمن ہوجاونگا قیامت کے دن ایک تو وہ مرد جسنے میرا درمیان دیا پھر دغا کی اور دوسرا مرد وہ جسنے آزاد آدمی کو بیچا سو اوسکی قیمت کھائی اور تیسرا مرد وہ جسنے کسی مزدور کو مزدوری لگایا پھر اوس سے پورا کام کروالیا اور اوسکی مزدوری نہ دی ف خدا کو درمیان دیا یعنی کسی سے قول قسم کی خدا کو درمیان دیکر یا کسی سے قرض لیا خدا کو ضامن دیکر ھ ابو ھریرۃ قسمت الصلوۃ بینی و بین عبدی نصفین ولعبدی ما سأل مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہی کہ مینے نماز کو بانٹا اپنے اور اپنے بندے کے درمیان آدھون آدھا اور میرے بندے کے لیے ہی جو مانگے ف پوری روایت یون ہی کہ جب بندہ الحمد للہ رب العالمین کہتا ہی خدا فرماتا ہی میرے بندے نے میری تعریف کی اور جب الرحمن الرحیم کہتا ہی خدا فرماتا ہی کہ میرے بندے نے میری ثنا او صفت کی اور جب مالک یوم الدین کہتا ہی خدا فرماتا ہی میرے بندے نے میری بڑائی بیان کی اور جب ایاک نعبد و ایاک نستعین کہتا ہی تو خدا فرماتا ہی کہ یہ آیت میرے اور میرے بندے کے درمیان ہی یعنی عبادت خدا کو اور مدد کا فائدہ بندے کو اور جب اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم غیر المغضوب علیہم ولا الضالین کہتا ہی خدا فرماتا ہی یہ میرے بندے کے واسطے ہی یعنی سورۂ فاتحہ مین دو مطلب ہین ایک حمد و ثنا دوسرے دعا تو حمد و ثنا خدا کے واسطے ہی اور دعا بندے کے واسطے ہی سو اسی واسطے فرمایا کہ نماز یعنی سورۂ فاتحہ میرے اور میرے بندے کے درمیان آدھون آدھ ہی خ ابو ھریرۃ کذبنی ابن ادم ولم یکن لہ ذلک وشتمنی ولم یکن لہ ذلک فاما تکذیبہ ایای فقولہ لن یعیدنی کما بدانی ولیس اول الخلق باھون علی من اعادتہ واما شتمہ ایای فقولہ اتخذ اللہ ولدًا وانا الاحد الصمد الذی لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفوًا احد بخاری مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہی کہ آدم کے بیٹے نے مجھکو جھٹلایا اور اوسکو یہ لازم نہ تھا اور مجھکو گالی دی اور اوسکو یہ لائق نہ تھا سو میرا جھٹلانا تو اوسکے اس قول مین ہی کہ کہتا ہی کہ خدا مجھکو کبھی دوسری بار نہ بناویگا جیسے اوسنے اول بار مجھکو بنایا اور حال انکہ اول بار کا بنانا مجھپر بہت آسان نہین دوسری بار کے بنانے سے یعنی دونون بار کا بنانا مجھکو برابر ہی اور یہ نہین کہ اول بار کا بنانا تو آسان ہو اور دوسری بار کا مشکل اور مجھکو گالی دینا تو اس قول مین ہی کہ بندہ کہتا ہی کہ خدا نے بیٹا لیا اور حال انکہ مین تو اکیلا پاک ہون جسکو جننا نہ کسی سے جنا اور نہ اوسکے جوڑ کا کوئی ف خدا نے قرآن مین خبر دی کہ قیامت ہوگی مردے دوسری بار پیدا ہونگے اور عرب کے کافر اسکی انکار کرتے تھے تو اسواسطے اسکو تکذیب کہا اور گالی سے مراد عیب گوئی ہی نصاری کہتے ہین عیسی خدا کا بیٹا ہی اور یہود عزیر کو بیٹا کہتے ہین اور عرب کے کافر فرشتون کو خدا کی بیٹیان کہتے تھے ھ عیاض بن حمار کل مال نحلتہ عبدًا حلال وانی خلقت عبادی حنفاء کلھم وانھم اتتھم الشیاطین فاجتالتھم عن دینھم وحرمت علیھم ما احللت لھم وامرتھم ان یشرکوا بی ما لم انزل بہ سلطانا مسلم مین عیاض بن حمار سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہی کہ جو مال کہ مینے بندے کو دیا سو حلال ہی اور مینے اپنے سب بندون کو حقانی پیدا کیا جو باطل دین ...

ھ ابو ھریرۃ انا اغنی الشرکاء عن الشرک من عمل عملا اشرک فیہ معی غیری ترکتہ وشرکہ مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا خدا فرماتا ہی کہ مین نسبت اور شریکون کے نہایت بے پرواہ ہون ساجھے سے جسنے کوئی ایسا عمل کیا جسمین میرے ساتھ میرے غیر کو ملایا اور ساجھی کیا تو مین اوسکو اور اوسکے ساجھے کے کام کو چھوڑ دیتا ہون ف یعنی جو عبادت اور عمل دکھلانے اور شہرت کے واسطے ہو وہ خدا کے نزدیک مقبول نہین مردود ہی خدا اوسی عبادت اور عمل کو مقبول کرتا ہی جو خدا ہی کے واسطے خالص ہو دوسرا کا اوسمین کچھ بھی لگاؤ نہو ق ابو ھریرۃ انا عند ظن عبدی بی وانا مع عبدی اذا ذکرنی بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ خدا فرماتا ہی کہ مین اپنے بندے کے گمان اور اٹکل کے پاس ہون جیسا گمان کہ میرے ساتھ رکھے اور مین اپنے بندے کے ساتھ ہوتا ہون جسدم کہ مجکو یاد کرتا ہی ف پوری روایت یون ہی کہ اگر بندہ مجکو اپنے جی مین یاد کرتا ہی تو مین بھی اوسکو اپنے جی مین یاد کرتا ہون اور اگر مجکو مجمع مین یاد کرتا ہی تو مین اوسکو اوس مجمع مین یاد کرتا ہون جو اوسکے مجمع سے بہتر ہی یعنی اوسکا ذکر فرشتون اور ارواح انبیا مین کرتا ہون اس حدیث مین ذکر کی فضیلت ہی اور نیک عمل کی ترغیب ہی جس سے حسن ظن خدا سے حاصل ہو اور یہ نہین کہ گناہون پر تو اڑ جاوے اور یون کہے کہ خدا مجکو ضرور بخشیگا اسواسطے کہ اسکا نام رجا اور حسن ظن نہین بلکہ یہ باطل آرزو اور شیطانی وسواس ہی جیسے کوئی بدون جوتے بوئے خرمن کی آرزو رکھے تو سودائی اور دیوانہ گنا جاویگا ق ابو ھریرۃ ان الصوم لی وانا اجزی بہ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا خدا فرماتا ہی کہ روزہ میرے ہی واسطے ہی اور مین اوسکا بدلا دونگا یعنی اوسکا فرشتون سے بدلا نہ دلاونگا خود دونگا ف روزے کو خدا نے اپنی طرف اسواسطے نسبت کیا کہ اور عبادت مین جیسے نماز زکوۃ حج مین ریا اور خودداری کو دخل ہی لیکن روزے مین دخل نہین کہ اگر روزہ دار ظاہر نکرے تو اوسکو کوئی نہین جان سکتا اور دوسرا سبب یہ کہ ہر عبادت مین فرشتے آدمی کے شریک ہین مگر روزے مین شریک نہین اسواسطے کہ اونکو بھوکھ پیاس نہین جسکو روکین ھ انسؓ ان امتک لایزالون یقولون ماکذا ماکذا حتی یقولوا ھذا اللہ خلق الخلق فمن خلق اللہ مسلم مین انسؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا خدا فرماتا ہی کہ تیری امت کے لوگ ہمیشہ کہتے رہینگے ایسا کیا ہی ایسا کیا ہی یہان تک کہ کہینگے یہ تو خدا ہی جسنے خلق کو پیدا کیا سو خدا کو کسنے پیدا کیا ف یعنی اس امت کے بعضے نادان بیہودہ سوالات کرتے کرتے یہان تک نوبت پونہچاوینگے کہ خدا مین تردد کرینگے حال انکہ اسکے برابر کوئی حماقت نہین اسواسطے کہ خالق کا وہ محتاج ہی جو اول لاوجود ہو بعد عدم کے ظاہر ہوا اور جسکے وجود کی نہ ابتدا ہو نہ انتہا وہ کیونکر غیر کا محتاج ہو یہ واہی سوال ایسا ہی جیسے کوئی کہے کہ ہر چیز تو آفتاب کی روشنی سے ظاہر ہی اور آفتاب کسکی روشنی سے ظاہر ہی مصرع آفتاب آمد دلیل آفتاب حدیث مین آیا ہی جسکو ایسا وسوسہ آوے وہ اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پڑھے ھ ابو ھریرۃ ان للصائم فرحتین اذا افطر فرح واذا لقی اللہ فرح مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا خدا فرماتا ہی کہ روزہ دار کو دو خوشی ہین جب کہ اوسنے روزہ کھولا خوش ہوگیا اور جب خدا سے ملیگا تو خوش ہوگا ف روزہ کھولنے کے وقت تو یہ خوشی ہی کہ روزہ پورا ہوا اور بھوکھ پیاس کا غلبہ گیا اور خدا سے ملکر ثواب روزے کا پاویگا تو خوش ہوگا ص ابو ذرؓ انی حرمت الظلم علی نفسی وعلی عبادی الا فلا تظالموا بخاری مین ابو ذرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا خدا فرماتا ہی کہ مینے ظلم کو اپنے اوپر اور اپنے بندون کے اوپر حرام کیا خبردار ہو جاؤ ایک دوسرے پر ظلم نکیا کرو ف یعنی خدا ظلم سے پاک ہی اوسکی صفت عادل ہی اسی واسطے بندون مین بھی عدل کو پسند کرتا ہوا ھ ابو ھریرۃ این المتحابون بجلالی الیوم اظلھم فی ظلی یوم لا ظل الا ظلی مسلم مین ابو ہریرہؓ سے

اوسکا یہ حال ہوجاتا ہی کہ شعر ہمہ گوشیم تا چہ فرمائی ۞ ہمہ تن چشم تا نظر آئی ۞ اس حدیث سے صاف ثابت ہوا کہ ایسا قرب و کمال بدون کثرت نفل
کے نہین میسر ہوتا ہی تو معلوم ہوا کہ یہ جو بعضے جاہل بعضے خلاف شرع بے نمازی فقیرون کو ایسا کمال ثابت کرتے ہین یہ انکا غلط گمان ہی جو ایسے
کہ نفل کا کیا ذکر پرے لوگ تو فرض بھی چھٹکر ڈالتے ہین خ ابو ہریرۃ ما لعبدی المؤمن عندی جزاء اذا قبضت صفیہ
من اهل الدنیا ثم احتسبہ الا الجنۃ بخاری مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہی کہ بہشت کے سوا ایمان دار بندے کا
کوئی بدلا نہین جب کہ مینے اوسکا اہل دنیا کا پیارا لے لیا پھر اوسنے ثواب کے واسطے صبر کیا ف یعنی جب مومن کا دوست جیسے ماں باپ یا جورو
یا بیٹا یا بھائی یا اوستاد مر گیا اور اوسنے صبر کیا تو اوسکا بدلا خدا نے بہشت مقرر کیا خ انس و ابو ہریرۃ من اهان لی مومنا
من عادی لی ولیا فقد بارزنی بالمحاربۃ وما ترددت فی شیء انا فاعلہ ما ترددت فی قبض نفس عبدی
المؤمن یکرہ الموت واکرہ مساءتہ ولا بد لہ منہ وما تقرب الی عبدی المؤمن بمثل الزهد فی الدنیا
ولا تعبد بمثل اداء ما افترضتہ علیہ بخاری مین انس اور ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہی کہ جو میرے ولی کی
حقارت یا ذلت کرے اور دوسری روایت یون ہی کہ جو میرے ولی سے عداوت کرے تو اوسنے البتہ میرے ساتھ لڑائی پر کمر باندھی اور کسی چیز مین
جسکا مین کرنے والا ہون مجکو تردد نہین ہوتا جیسے اپنے بندے ایماندار کی روح قبض کرنے مین تردد ہوتا ہی وہ تو موت کو مکروہ جانتا ہی اور مین
اوسکے ملول ہونے کو مکروہ جانتا ہون اور حالانکہ اوسکو موت سے کوئی چارہ نہین یعنی اوسکو مرنا ضرور ہی اور میرے بندے ایماندار نے میری نزدیکی نہین چاہی
ترک دنیا کے برابر اور نہ میری بندگی کی فرض ادا کرنے کے برابر ف ولی سے مراد متقی مومن ہی چنانچہ قرآن مین خدا نے فرمایا ہی کہ اولیاء اللہ کو
کچھ خوف اور غم نہین اولیاء اللہ وے ہین جو ایمان لائے اور پرہیزگاری کرتے رہے اور یہ جو فرمایا کہ جیسا مجکو ایماندار کی موت مین تردد ہوتا ہی کسی چیز مین
ویسا تردد نہین ہوتا ہرچند خدا تردد سے پاک ہی لیکن اسمین مزید رحمت کا بیان ہی یعنی ایمان کی برکت سے اور جوش رحمت سے مومن کے تردد کو خدا نے
اپنی طرف نسبت کیا جیسے چوتھی حدیث مین بیماری اور بھوکھ اور پیاس کو اپنی ذات پاک پر نسبت فرمایا پھر فرمایا کہ قرب الہی کا کوئی ذریعہ
ترک دنیا سے بہتر نہین اور کوئی عبادت ادائے فرض سے افضل نہین یعنی جو اولیاء اللہ کی ایسی عزت سنکر اونکے برابر ہونے کا مشتاق ہو اوسکو لازم
کہ اول دنیا سے بے تعلق ہوجاوے پھر عبادت پر کمر باندھے اور نفل کی نسبت فرض عبادت پر زیادہ تر کوشش کرے اور یہ نہین کہ فرض نماز مین
تو مرغی کی طرح زمین پر جلدی جلدی چونچین مارین اور پیر جیسے بتلاوے کو دو دو پہر پڑھین م جندب بن عبد اللہ من ذا الذی
یتالی علی ان لا اغفر لفلان انی قد غفرت لہ واحبطت عملک مسلم مین جندب بن عبداللہ سے روایت ہی کہ حضرت
نے فرمایا خدا فرماتا ہی وہ کون ہی جو مجھپر قسم کھاتا ہی کہ مین فلانے کو نہ بخشونگا سو تحقیق اوسکو تو مینے بخشا اور تیرا عمل اکارت کیا ف جسنے
یہ بات کہا کہ قسم خدا کی کہ فلانے شخص کو خدا ہرگز نہ بخشیگا اوسنے گویا خدا پر حکومت کی اس واسطے اوسکے نیک عمل کو خدا برباد کر ڈالتا ہی اور جسپر اوسنے
قسم کھائی اوسکو اپنی رحمت سے بخش دیتا ہی سعادت اور شقاوت اور خاتمے کے حال سوائے خدا کے کسیکو نہین معلوم کیسا ہی سخت
کافر ہو اور کیسا ہی گنہگار مسلمان ہو بالیقین اوسکو دوزخی جاننا یا کہنا درست نہین اس واسطے کہ شاید اوسکا خاتمہ بخیر ہو اور مرنے کے قریب
توبہ کرے ھ ابو ہریرۃ ومن اظلم ممن ذهب یخلق خلقا کخلقی فلیخلقوا ذرۃ او لیخلقوا حبۃ
او لیخلقوا شعیرۃ مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہی کہ اوس سے بڑا کون ظالم ہی جو گیا کہ بناوے تصویر میری طرح
تو چاہیے کہ ایک ذرہ بناوین یا ایک دانہ پیدا کرین یا ایک جو بناوین ف یعنی جاندار کی صورت بنانے والے پیدا کرنے مین خدا کے ساتھ تشبہ

تھے ابتدا اونکے پاس شیطان آئے سو اونکو اونکے پیدایشی دین سے پھیر ڈالا اور اونپر حرام کیا جو مینے اونپر حلال کر دیا تھا اور شیطانون نے اونکو بتلایا کہ میرے ساتھ اوس چیز کو شریک ٹھہراوین جسپر مینے کوئی دلیل نہین اوتاری **ف** یعنی اگر شیطان اور کفار سیکو نہ بہکاتے تو ہر آدمی اپنے پیدایشی دین پر رہتا یعنی شرک نکرتا اور حلال چیز کو بدون حکم آلہی کے حرام نہ جانتا کفار عرب کا معمول تھا کہ بتون کے نام پر سانڈ چھوڑتے اور اوسکا کھانا حرام جانتے سو فرمایا کہ شیطانی بات ہی کہ حلال کو حرام کہتے ہین اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نذر نیاز کے کھانے کو جسکو عورتین اچھوتا کہتی ہین بدون فاتحہ ہوئے نہ کھانا یا حضرت فاطمہ رضہ کے فاتحہ کے کھانے کو مردون کو نہ دینا ہرگز درست نہین یہہ بھی شیطانی بات ہی کہ شرع مین اسکا کچھہ حکم نہین **ھ** ابو ہریرہ لَا يَنْبَغِي لِعَبْدٍ لِي وَيُرْوَى لِعَبْدِي أَنْ يَقُولَ أَنَا خَيْرٌ مِنْ يُونُسَ بْنِ مَتَّى مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا فرماتا ہی کہ میرے بندے کو لائق نہین یعنی کہنا کہ مین یونس بن متی سے بہتر ہون **ف** حضرت یونس ع ون حکم خدا اپنی قوم سے نکل گئے تھے سو اگر کوئی اونکو بے صبر جان کر اپنے تئین بہتر کہے تو ہرگز درست نہین اسواسطے کہ پیغمبرون سے کوئی بہتر نہین ہو سکتا **ھ** ابو ہریرہ مَا أَنْعَمْتُ عَلَى عِبَادِي مِنْ نِعْمَةٍ إِلَّا أَصْبَحَ فَرِيقٌ مِنْهُمْ بِهَا كَافِرِينَ يَقُولُونَ الْكَوْكَبُ وَبِالْكَوْكَبِ مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہی کہ مین اپنے بندون پر کوئی ایسی نعمت نہین دیتا جسکے بعضے بندے منکر ہوتے ہین کہتے ہین فلانے ستارے نے پانی برسایا اور فلانے تارے کے سبب سے پانی برسا **ف** یعنی مینہہ تو خدا برساتا ہی اور نادان لوگ اوسکو تارے اور نکھت کی تاثیر سے جانکر خدا کا شکر نہین کرتے **خ** ابو ہریرہ مَا زَالَ عَبْدِي يَتَقَرَّبُ إِلَيَّ بِالنَّوَافِلِ حَتَّى أَحْبَبْتُهُ فَكُنْتُ سَمْعَهُ الَّذِي يَسْمَعُ بِهِ وَبَصَرَهُ الَّذِي يُبْصِرُ بِهِ وَيَدَهُ الَّتِي يَبْطِشُ بِهَا وَرِجْلَهُ الَّتِي يَمْشِي بِهَا لَئِنْ سَأَلَنِي لَأُعْطِيَنَّهُ وَإِنِ اسْتَعَاذَنِي لَأُعِيذَنَّهُ بخاری مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہی کہ میرا بندہ ہمیشہ میری نزدیکی نفل عبادتون کے واسطے سے چاہا کرتا ہی یہان تک کہ مین اوسکو چاہنے لگتا ہون تو مین اوسکا کان ہو جاتا ہون جس سے سنتا ہی اور اوسکی آنکھہ ہو جاتا ہون جس سے دیکھتا ہی اور اوسکا ہاتھہ ہو جاتا ہون جس سے پکڑتا ہی اور اوسکا پانون ہو جاتا ہون جس سے چلتا ہی اور اگر مجھسے وہ کچھہ مانگے تو مقرر مین اوسکو دون اور اگر مجھسے پناہ مانگے تو البتہ اوسکو پناہ مین رکھون **ف** اس حدیث مین اوس مقام کا بیان ہی جسکو علم سلوک مین فنا فی اللہ اور بقا باللہ کہتے ہین اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب بندہ کثرت عبادت سے مقبول ہوا تو خدا اوسکے دل اور جوارح کا یعنی آنکھہ کان ہاتھہ پانون کا حافظ ہو جاتا ہی گناہون سے اونکو روکتا ہی اور بعضے کہتے ہین کہ خدا اپنے بندے مقبول کی حاجت روائی پر اوسکے کان اور آنکھہ اور پانون سے بھی زیادہ تر متوجہ ہوتا ہی لیکن تحقیق مطلب یہ ہی کہ جب محبت آلہی نے بندے پر سایہ ڈالا تو اوسکو خدا کے سوا کسی چیز سے تعلق اور لبستگی نہین رہتی اور بجز رضائے آلہی کے کوئی آرزو اور تمنا اوسکے دل مین نہین دخل پاتی تو کوئی کام جس مین خدا کی مرضی نہو اوس سے نہین ہو سکتا آنکھہ کان ہاتھہ پانون مرضی خدا کے تابع ہو جاتے ہین بے اوسکی مرضی نہ کسی چیز کو دیکھے نہ کوئی بات کو سنے سو ایسے عمدہ درجے حاصل کرنے کا طریقہ اس حدیث مین اشارہ فرمایا کہ دوام نوافل سے حاصل ہوتا ہی یعنی جب بندے نے جانا کہ قرب آلہی اور خدا کی نزدیکی کا بدون عبادت کے کوئی طریق نہین تو اسکے لیئے عبادت پر کمر باندھتا ہی اور عبادت دو قسم ہی فرض اور نفل مگر فرض عبادت تو ہر وقت میسر نہین ہوتی کہ اوسکے وقت مقرر ہین تو مشتاق بندے سے اون وقتون مین جو فرض سے خالی ہین بے شغل اور خالی نہین رہا جاتا اسواسطے اون خالی وقتون کو نفل عبادت سے معمور رکھتا ہی جب چند مدت کمال شوق اور خلوص سے اسی طرح نوافل پر مستعد رہا تو موجب وعدے کے مقبول درگاہ صمدی اور محبوب آلہی ہو کر

يَا عِبَادِي إِنَّمَا هِيَ أَعْمَالُكُمْ أُحْصِيهَا لَكُمْ ثُمَّ أُوَفِّيكُمْ إِيَّاهَا فَمَنْ وَجَدَ خَيْرًا فَلْيَحْمَدِ اللّٰهَ
وَمَنْ وَجَدَ غَيْرَ ذٰلِكَ فَلَا يَلُومَنَّ إِلَّا نَفْسَهُ مسلم مین ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا اللہ تعالی فرماتا ہی ای میرے بندو تم
سب بے راہ ہو مگر جسکو مینے راہ بتائی تو مجھسے ہدایت مانگو کہ تمکو نیک راہ لگاؤن ای میرے بندو تم سب بھوکے ہو مگر جسکو مینے کھلایا تو مجھسے
کھانا مانگو کہ تمکو کھلاؤن ای میرے بندو تم سب ننگے ہو مگر جسکو مینے پہنایا تو مجھسے لباس مانگو کہ تمکو پہناؤن ای میرے بندو تم گناہ کیا کرتے ہو دن رات
اور مین سب گناہون کے بخشنے پر قادر ہون تو مجھسے مغفرت مانگو کہ تمکو بخشون ای میرے بندو تم کبھی مجھکو ضرر نہین پہونچا سکتے کہ میرا کچھ ضرر کرو
اور کبھی مجھکو فائدہ نہین پہونچا سکتے کہ مجھکو کچھ فائدہ پہونچاؤ ای میرے بندو اگر تمھارے اگلے اور پچھلے اور تمھارے آدمی اور جن تم مین سے ایک مرد کے بڑے
متقی پرہیزگار دل کے برابر ہو جاوین تو یہ سبکا تقوی اور پرہیزگاری میری سلطنت مین کچھ نہ بڑھاوے ای میرے بندو اگر تمھارے اگلے اور پچھلے اور
تمھارے آدمی اور جن تم مین سے ایک مرد کے نہایت بڑے گنہگار دل کے برابر ہو جاوین تو یہ سبکا فسق اور گنہگاری میری بادشاہی سے کچھ نہ گھٹاوے
ای میرے بندو اگر تمھارے اگلے اور پچھلے اور تمھارے آدمی اور جن ایک میدان مین کھڑے ہون اور مجھسے اپنے اپنے سوال کرین اور مین ہر ایک
آدمی کو اوسکی مانگی چیز کو دون تو ایسا دینا اوس سے کچھ نہ گھٹاوے جو میرے پاس ہی مگر جیسے سوئی گھٹاتی ہی جب کہ اوسکو سمندر مین ڈالیے
یعنی ایسی عطا سے بھی میری قدرت کے خزانے مین کمی نہین پڑتی ای میرے بندو یہ تو تمھارے ہی اعمال ہین جنکو تمھارے لیے شمار کرتا رہتا ہون
پھر تمکو اون اعمال کا پورا بدلا دونگا سو جو شخص بہتر بدلا پاوے تو چاہیے کہ خدا کا شکر کرے کہ اوسکی کمائی کو ضائع نکیا اور جو اسکے سوا برا
بدلا پاوے تو وہ اپنی جان کے سوا کسیکو اولاہنا نہ دیوے کہ اوسنے جیسا کیا ویسا ہی پایا **ف** اس حدیث مین تمام بندون کی محتاجی
اور عاجزی اور خدا کی شوکت اور شاہنشاہی اور بے پرواہی اور کریمی اور عدالت کا بیان ہی یعنی بدون میری التجا تمھارا کوئی کام نہین
چل سکتا نہ دنیا مین راہ پانی اور طعام اور لباس تمکو مل سکتا ہی نہ آخرت مین گناہون کی مغفرت بدون میرے ہو سکتی ہی تو تمکو میرے آگے
گڑگڑانا اور دعا کرنا ہر حال مین لازم ہوا اور میری بے پرواہی کا تو یہ حال ہی کہ اگر تم سب کے سب پیغمبر کے برابر متقی ہو جاؤ تو اس سے میری سلطنت کی
کچھ رونق موقوف نہین اور اگر تمام جہان ابوجہل اور فرعون کے برابر ہو جاوے تو میرا کچھ نقصان نہین پھر اپنی عطا بے حساب کی مثال دی
کہ اگر تمام جہان کے طرح طرح کے سوال پورے کیجیے تو بھی یہان کچھ کمی کا حرف نہین پھر اپنی عدالت بیان فرمائی کہ آخرت کا ثواب اور عذاب
سبب تمھارے اعمال ہین ہماری طرف سے کچھ ظلم نہین **ق** ابو هريرة يَا مُحَمَّدُ إِنِّي إِذَا قَضَيْتُ قَضَاءً فَإِنَّهُ لَا يُرَدُّ
وَإِنِّي أَعْطَيْتُكَ لِأُمَّتِكَ أَنْ لَا أُهْلِكَهُمْ بِسَنَةٍ عَامَّةٍ وَلَا أُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِنْ سِوَى أَنْفُسِهِمْ
يَسْتَبِيحُ بَيْضَتَهُمْ وَلَوِ اجْتَمَعَ عَلَيْهِمْ مَنْ بِأَقْطَارِهَا أَوْ قَالَ مَنْ بَيْنَ أَقْطَارِهَا حَتّٰى يَكُونَ بَعْضُهُمْ يُهْلِكُ
بَعْضًا وَبَعْضُهُمْ يَسْبِي بَعْضًا بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہی کہ ای محمد مین جب کسی چیز کا حکم کرتا ہون
تو اوسکو کوئی نہین پھیر سکتا اور البتہ مینے تجکو دیا یعنی تیری امت کے واسطے یہ تجھپر احسان کیا کہ اونکو مین عالمگیر قحط سے
نہ مار ڈالونگا اور اونکے سوا اور کسی دشمن کو اونپر نہ غالب کرونگا اس طرح پر کہ اونکی جڑ پیڑ کو اوکھاڑ ڈالے اگرچہ اونپر
تمام دنیا کے اطراف جوانب کے کافر جمع ہو کرین کافرون کا غلبہ اسواسطے نہوگا تاکہ اس امت کے بعضے لوگ بعضون کو ہلاک کرین اور
بعضے انکے بعضون کو قید کرین **ف** یعنی قضا و قدر مین یہ ٹھن چکا ہی کہ امت محمدی قیامت تک قائم رہیگی نہ ایسا قحط
پڑیگا جسمین سب کے سب مر جاوین نہ ایسے کافران پر غالب ہونگے کہ بالکل انکو نیست اور نابود کر ڈالین ہر چند چنگیز خان اور ہلاکو

مشابہت کرتے ہین حال انکا ایسے عاجز ہین کہ جاندار تو ایک طرف ہی ذرہ یا جو برابر بے جان حقیر چیز کو بھی نہین بنا سکتے ھ ابو ہریرۃ
یَا ابْنَ اٰدَمَ اَنْفِقْ اُنْفِقْ عَلَيْكَ مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہی کہ ای آدم کے بیٹے مال کو خرچ کیا کر مین
بھی تجکو دیا کرونگا ف اس حدیث مین سخی کو خدا نے کشایش مال کا وعدہ کیا ہی یہی سبب ہی کہ سخی کو محتاج نہین دیکھا لیکن اسکو دریافت
کیا چاہیے کہ سخاوت خدا کو پسند ہی اور اسراف ناپسند ہی سخاوت یہ کہ شرع کے موافق نیک کامون مین خرچ کرنا اور اسراف یہ کہ خلاف شرع
بیجا کامون مین مال کو اوڑانا جیسے ناچ رنگ مین یا نمود کے مقام مین ھ اَبُوْ هُرَيْرَةَ يَا ابْنَ اٰدَمَ مَرِضْتُ فَلَمْ تَعُدْنِيْ قَالَ
يَا رَبِّ كَيْفَ اَعُوْدُكَ وَاَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِيْنَ قَالَ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّ عَبْدِيْ فُلَانًا مَرِضَ فَلَمْ تَعُدْهُ اَمَا عَلِمْتَ
اَنَّكَ لَوْ عُدْتَهُ لَوَجَدْتَنِيْ عِنْدَهُ يَا ابْنَ اٰدَمَ اسْتَطْعَمْتُكَ فَلَمْ تُطْعِمْنِيْ قَالَ يَا رَبِّ كَيْفَ اُطْعِمُكَ
وَاَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِيْنَ قَالَ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّهُ اسْتَطْعَمَكَ عَبْدِيْ فُلَانٌ فَلَمْ تُطْعِمْهُ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّكَ لَوْ
اَطْعَمْتَهُ لَوَجَدْتَ ذٰلِكَ عِنْدِيْ يَا ابْنَ اٰدَمَ اسْتَسْقَيْتُكَ فَلَمْ تَسْقِنِيْ قَالَ يَا رَبِّ كَيْفَ اَسْقِيْكَ
وَاَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِيْنَ قَالَ اسْتَسْقَاكَ عَبْدِيْ فُلَانٌ فَلَمْ تَسْقِهِ اَمَا اَنَّكَ لَوْ سَقَيْتَهُ لَوَجَدْتَ
ذٰلِكَ عِنْدِيْ مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا خدا فرماویگا قیامت مین کہ ای آدم کے بیٹے مین بیمار ہوا تھا سو تو نے مجکو
نہ پوچھا بندہ کہیگا کہ ای میرے رب مین کیونکر تجکو پوچھتا اور تو تو سارے جہان کا مالک پالنے والا ہی یعنی بیمار ہونا مخلوق کی شان ہی خالق
سے اور بیماری سے کیا نسبت خدا فرماویگا کہ کیا تجکو معلوم نہین کہ میرا فلانا بندہ بیمار ہوا تھا سو تو نے اوسکی بیمار پرسی نکی کیا تجکو معلوم نہین
کہ اگر تو اوسکی بیمار پرسی کرتا تو مجکو اوسکے پاس پاتا یعنی میری رحمت اور ثواب کو پاتا ای آدم کے بیٹے مینے تجسے کھانا مانگا تھا سو تو نے مجکو
نہ کھلایا بندہ کہیگا ای میرے رب مین کیونکر تجکو کھانا کھلاتا اور تو تو سارے جہان کا پالنے والا مالک ہی خدا فرماویگا کہ کیا تجکو معلوم نہین
کہ فلانے میرے بندے نے تجسے کھانا مانگا تھا سو تو نے اوسکو نہ کھلایا تجکو معلوم نہ تھا کہ اگر تو اوسکو کھانا کھلاتا تو اوسکا ثواب میرے پاس
پاتا ای آدم کے بیٹے مینے تجسے پانی مانگا تھا سو تو نے مجکو نہ پلایا بندہ کہیگا ای میرے رب مین تجکو کیونکر پانی پلاتا اور تو تو سارے جہان کا پالنے والا ہی
خدا فرماویگا کہ میرے فلانے بندے نے تجسے پانی مانگا تھا سو تو نے نہ پلایا تھا جان رکھ اگر تو اوسکو پانی پلاتا تو اوسکا ثواب میرے پاس پاتا ف
اہل ایمان کی خدا کے نزدیک اتنی بڑی عزت ہی کہ اونکی احتیاج اور ضرورت کو اپنی ذات پاک کی طرف نسبت کیا حالانکہ وہ مقدس ذات
سب احتیاجون سے پاک ہی اس حدیث مین اداء حقوق مسلمین اور احسان کی ترغیب ہی ھ اَبُوْ ذَرٍّ يَا عِبَادِيْ كُلُّكُمْ ضَالٌّ
اِلَّا مَنْ هَدَيْتُهُ فَاسْتَهْدُوْنِيْ اَهْدِكُمْ يَا عِبَادِيْ كُلُّكُمْ جَائِعٌ اِلَّا مَنْ اَطْعَمْتُهُ فَاسْتَطْعِمُوْنِيْ اُطْعِمْكُمْ
يَا عِبَادِيْ كُلُّكُمْ عَارٍ اِلَّا مَنْ كَسَوْتُهُ فَاسْتَكْسُوْنِيْ اَكْسُكُمْ يَا عِبَادِيْ اِنَّكُمْ تُخْطِئُوْنَ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ
وَاَنَا اَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا فَاسْتَغْفِرُوْنِيْ اَغْفِرْ لَكُمْ يَا عِبَادِيْ اِنَّكُمْ لَنْ تَبْلُغُوْا ضَرِّيْ فَتَضُرُّوْنِيْ وَلَنْ تَبْلُغُوْا
نَفْعِيْ فَتَنْفَعُوْنِيْ يَا عِبَادِيْ لَوْ اَنَّ اَوَّلَكُمْ وَاٰخِرَكُمْ وَاِنْسَكُمْ وَجِنَّكُمْ كَانُوْا عَلٰى اَتْقٰى قَلْبِ رَجُلٍ وَّاحِدٍ مِّنْكُمْ
مَا زَادَ ذٰلِكَ فِيْ مُلْكِيْ شَيْئًا يَا عِبَادِيْ لَوْ اَنَّ اَوَّلَكُمْ وَاٰخِرَكُمْ وَاِنْسَكُمْ وَجِنَّكُمْ كَانُوْا عَلٰى اَفْجَرِ قَلْبِ رَجُلٍ
وَّاحِدٍ مِّنْكُمْ مَّا نَقَصَ ذٰلِكَ مِنْ مُّلْكِيْ شَيْئًا يَا عِبَادِيْ لَوْ اَنَّ اَوَّلَكُمْ وَاٰخِرَكُمْ وَاِنْسَكُمْ وَجِنَّكُمْ قَامُوْا فِيْ
صَعِيْدٍ وَّاحِدٍ فَسَاَلُوْنِيْ فَاَعْطَيْتُ كُلَّ اِنْسَانٍ مَّسْاَلَتَهُ مَا نَقَصَ ذٰلِكَ مِمَّا عِنْدِيْ اِلَّا كَمَا يَنْقُصُ الْمِخْيَطُ

اور دل اور گھر والونکی الٹ پلٹ سے اور عبد اللہ بن سرجس نے بھی ایسی ہی روایت کی اور اتنی زیادہ روایت کی ہے کہ آلہی تیری پناہ لوٹنے سے جو فائدہ کے بعد ہو اور مظلوم کی بددعا سے **ف** یہ دعا حضرت سفر کرتے وقت فرماتے **ق** ابن عمر و اذا رجع قال ھن وزاد فیھن آئبون تائبون عابدون ساجدون لربنا حامدون صدق اللہ وعدہ ونصر عبدہ وھزم الاحزاب وحدہ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے اور حضرت سفر سے پلٹتے تو اوس اگلے سفر کی دعا کو پڑھتے اور اوسی دعا مین اتنا اور بڑھاتے کہ ہم سفر سے پھرنے والے ہین توبہ بندگی سجدہ کرنے والے ہم اپنے رب کے شکر گزار ہین خدا نے اپنا وعدہ سچا کیا اور اپنے بندہ کی یعنی حضرت کی مدد کی اور کفار کے گروہون کو شکست دی یعنی بھگا دیا تنہا اوسی نے **ف** یہ اشارہ جنگ خندق کے قصے کی طرف کہ عرب کے کفار نے مدینہ گھیر لیا تھا پھر بے مطلب بھاگ گئے تھے **ق** انس اللھم اتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الاخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار کان اکثر دعاءہ بخاری اور مسلم مین انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ آلہی ہمکو دنیا مین بہتری اور بھلائی دے اور آخرت مین بہتری اور بھلائی اور بچا ہمکو دوزخ کے عذاب سے اس دعا کو حضرت اکثر کیا کرتے تھے **ف** دنیا کی بہتری صحت اور بقدر حاجت کے روزی اور ایمان اور نیک عمل کی توفیق اور سب مکروہات سے پناہ اور آخرت کی بہتری ثواب اور ترقی درجات اور دیدار آلہی علی مرتضی رض سے روایت ہے کہ دنیا کی بہتری نیک بخت عورت اور آخرت کی بہتری حور ہے اور دوزخ کے عذاب سے مراد بدبخت عورت ہے اس دعا مین دین اور دنیا کے سب مطلب داخل ہین اسواسطے حضرت اس دعا کو اکثر اوقات پڑھا کرتے تھے **ق** ابو ھریرۃ اللھم آت نفسی تقواھا وزکھا انت خیر من زکاھا وانت ولیھا ومولاھا مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ آلہی دے میری جان کو اوسکی پرہیزگاری اور اوسکو گناہ اور بدخوئی سے پاک صاف کر ڈال تو ہی اوسکا بہتر پاک کرنے والا ہے اور تو ہی اوسکا کارساز اور مددگار ہے **ف** جو چیز آخرت مین ضرر کرے اوس سے بچنے کا نام تقوی اور پرہیزگاری ہے باطن کی صفائی بے تقوی ممکن نہین اسواسطے حضرت نے اول تقوی کی دعا کی پھر صفائی کی **ق** زید بن ارقم اللھم اجعل اتباعھم منھم یعنی الانصار بخاری مین زید بن ارقم سے روایت ہے کہ حضرت نے انصار کے حق مین دعا کی کہ آلہی انکے تابعدارون کو انھین مین کر دے **ف** انصار نے کہا یا حضرت دعا کیجیے کہ ہمارے تابعدار لوگ بھی ہمسے مسلمان ہوجاوین تب حضرت نے یہ دعا کی تابعدار سے مراد جورو لڑکے اور لونڈی غلام یا آشنا دوست **ق** انس اللھم اجعل بالمدینۃ ضعفی ما جعلت بمکۃ من البرکۃ بخاری اور مسلم مین انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ آلہی مدینے مین برکت کر اوس سے دونی جو تو نے مکے مین برکت کی ہے **ف** حضرت ابراہیم نے مکے کے واسطے دعا کی اور حضرت نے مدینے کے واسطے برکت سے مراد کشایش رزق یا باطنی فیض ہے **ق** ابو ھریرۃ اللھم اجعل رزق آل محمد قوتا بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ آلہی محمد کے اہلبیت کی روزی بقدر رمق کر **ف** یعنی اتنی روزی دے جسمین حیات کی رمق باقی رہے مال کی بہتات نہو اسواسطے کہ کشایش رزق مین اکثر غفلت ہوتی ہے اور صبر کا مرتبہ حاصل نہین ہوتا چنانچہ حضرت کی حیات مین ایسا ہی حال رہا اور حضرت کے بعد حضرت کی بیبیان اور حضرت کی اولاد بھی اختیاری فقر کو لیے رہے شمائل ترمذی مین حضرت عایشہ رض سے روایت ہے کہ حضرت کے انتقال تک حضرت کے اہلبیت کا جو کی روٹی سے دو روز برابر پیٹ نہین بھرا اور اوسی کتاب مین عبد اللہ بن عباس رض سے روایت ہے کہ حضرت اور حضرت کی بیبیان وہ دو تین تین رات سورہتے تھے رات کا کھانا میسر نہوتا تھا اور اوسی کتاب مین حضرت عایشہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے زندگی بھر ایک دن مین دو نون وقت روٹی نہ کھائی اور نہ کبھی دونون وقت گوشت کھایا

وقت مین لاکھون بلکہ کروڑون مسلمان قتل ہوئے لیکن بالکل نیست اور نابود نہین ہوگئے ہان یہ البتہ ہی کہ اس امت مین آپس کا
اختلاف اور شر و فساد اور غارتگری اور قتل موقوف نہوگا چنانچہ تاریخ کی کتابون مین یہ حال ظاہر ہی

اَلْبَابُ الثَّانِي عَشَرَ فِي جَوَامِعِ الْاَدْعِيَةِ

بارہوین باب مین حضرت کی دعائین ہین جن مین ہر ایک مطلب کی جامع ہین افضل یہی ہی کہ حضرت کی دعائین یاد کرکے عمل مین لاوے اسواسطے
کہ اول تو یہ کہ کوئی ایسا مطلب دینی یا دنیاوی نہین جسکی حضرت نے مجمل یا مفصل دعا نکی ہو دوسرے یہ کہ جو دعا حضرت کی زبان مبارک پر
گذری بلاشک بابرکت اور مقبول ہی تو ہوتے حضرت کی دعاؤن کے کیا ضرور کہ اور دعاؤن کو سیکھے **ق** عَائِشَةُ اَذْهِبِ الْبَاسَ
رَبَّ النَّاسِ وَاشْفِ اَنْتَ الشَّافِيْ لَا شِفَاءَ اِلَّا شِفَاؤُكَ شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا **كَانَ** اِذَا اشْتَكَى الْاِنْسَانُ مَسَحَهُ
بِيَمِيْنِهٖ ثُمَّ قَالَ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ سختی کو لیجا اے آدمیون کے پالنے والے اور صحت دے تو ہی شافی
ہی صحت نہین بدون تیری صحت کے ایسی شفا دے جو بیماری کو نچھوڑے حضرت کا معمول تھا کہ جب کوئی آدمی بیمار ہوتا اوسکو اپنے داہنے ہاتھ
سے سہلاتے پھر یہ دعا اَذْهِب سے سَقَمًا تک فرماتے **خ** اَنَسٌ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَنْقَذَهٗ مِنَ النَّارِ **قَالَهٗ** عِنْدَ
اِسْلَامِ غُلَامٍ يَهُوْدِيٍّ عِنْدَ مَوْتِهٖ وَكَانَ يَخْدِمُهٗ بخاری مین انس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ شکر خدا کو جسنے
اوسکو دوزخ سے بچایا یہ حضرت نے یہودی لڑکے کے وقت مرگ مسلمان ہونے پر فرمایا اور وہ لڑکا حضرت کی خدمت کیا کرتا تھا **ف** ایک
یہودی لڑکا حضرت کا خادم تھا جب وہ بیمار ہوا تو حضرت اوسکے دیکھنے کو گئے اور اوسکے سرہانے بیٹھے اور فرمایا کہ مسلمان ہوجا اوسنے
اپنے باپ کی طرف دیکھا اوسکے باپ نے کہا کہ ابوالقاسم کا کہا مان پھر وہ مسلمان ہوگیا تب حضرت نے اسطرح شکر کیا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کافر
سے خدمت لینا درست ہی اور کافر کی عیادت جائز ہی اور مرض الموت مین مسلمان ہونا مقبول ہی بشرطیکہ آخرت کا عذاب سامنے نہ آگیا ہو
خ اَبِيْ اُمَامَةَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيْهِ غَيْرَ مَكْفِيٍّ وَّلَا مُوَدَّعٍ وَّلَا مُسْتَغْنًى عَنْهُ رَبَّنَا
كَانَ يَقُوْلُ اِذَا رُفِعَ مَائِدَتُهٗ بخاری مین ابوامامہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا کو شکر ہی بہت سا ستھرا بابرکت شکر نہ ایسا
شکر جو ایکبار کفایت کرے اور چھوڑ دیا جاوے اور اوسکی کچھ حاجت نرہے اے ہمارے رب تو ہی حمد کے لائق ہی یہ حضرت دعا کرتے تھے جب اونکا دسترخوان
اوٹھایا جاتا تھا یعنی کھانے کے بعد یہ دعا سنت ہی **م** اِبْنِ عُمَرَ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ سُبْحَانَ الَّذِيْ سَخَّرَ لَنَا
هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِيْنَ وَاِنَّا اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْئَلُكَ فِيْ سَفَرِنَا هٰذَا الْبِرَّ وَالتَّقْوٰى وَمِنَ
الْعَمَلِ مَا تَرْضٰى اَللّٰهُمَّ هَوِّنْ عَلَيْنَا سَفَرَنَا هٰذَا وَاطْوِ عَنَّا بُعْدَهٗ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ
وَالْخَلِيْفَةُ فِي الْاَهْلِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ وَّعْثَاءِ السَّفَرِ وَكَاٰبَةِ الْمَنْظَرِ وَسُوْءِ الْمُنْقَلَبِ فِي الْمَالِ
وَالْاَهْلِ وَرَوَاهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَرْجِسَ اَيْضًا وَزَادَ اَلْحَوْرِ بَعْدَ الْكَوْرِ وَدَعْوَةِ الْمَظْلُوْمِ مسلم مین عبداللہ
بن عمر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا سب سے بڑا خدا سب سے بڑا خدا سب سے بڑا پاک ذات ہی جسنے اس سواری کو ہمارا تابعدار کردیا اور ہم اسکو
قابو نکرسکتے اور ہم ہر حال مین اپنے رب ہی کی طرف رجوع لانیوالے ہین الٰہی ہم اپنے اس سفر مین نیکوکاری اور پرہیزگاری تجھسے مانگتے ہین
اور وہ کام چاہتے ہین جسمین تو راضی ہوجاوے الٰہی ہمپر اس سفر کو آسان کردے اور اس سفر کی دوری اور درازی کو ہمسے لپیٹ ڈال یعنی جلدی
سے سفر کٹ جاوے الٰہی تو سفر مین تو ساتھی ہی اور گھر بار کا خلیفہ ہی یعنی نگہبان الٰہی مین تیری پناہ مانگتا ہون سفر کی سختی اور بدشکلی سے

حضرت سے التجا کی حضرت نے کمال رحمت سے دعا کی تو وہ بلا دفع ہو گئی ھ علی و عائشۃ اللھم اعوذ برضاک من سخطک
وبمعافاتک من عقوبتک واعوذ بک منک لا احصی ثناء علیک انت کما اثنیت علی نفسک س د ن
علی مرتضیٰ رض اور حضرت عائشہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا الٰہی مین پناہ مانگتا ہون تیری رضامندی کے سبب تیرے غصے سے اور تیری بخشش کے
سبب تیرے عذاب سے اور تیری پناہ مانگتا ہون تجھسے یعنی تیرے قہر سے مین تیری ثنا اور تعریف کو گھیر نہین سکتا تو ویسا ہی ہے جیسے تو نے اپنی آپ
خود تعریف کی ف مصابیح مین حضرت عائشہ رض سے روایت ہے کہ ایک رات مینے حضرت کو بستر پر نہ پایا سو مین تلاش کرنے لگی تو میرا ہاتھ
حضرت کے تلوون پر پڑا اور حضرت سجدے مین دعا کرتے تھے ھ ابن عباس اللھم اعوذ بعزتک لا الہ الا انت ان
تضلنی انت الحی الذی لا یموت والجن والانس یموتون مسلم مین عبداللہ بن عباس رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا الٰہی
مین پناہ مانگتا ہون بواسطے تیری عزت کے کوئی معبود برحق نہین سواے تیرے اس سے پناہ مانگتا ہون کہ تو مجھکو گمراہ اور فیل کر ڈالے تو ہمیشہ زندہ ہے
جسکو کبھی موت نہین اور جن اور آدمی مرجاوینگے ق انس اللھم اغثنا اللھم اغثنا اللھم اغثنا قالہ فی
الاستسقاء بخاری اور مسلم مین انس رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی ہماری فریاد سن ہمپر مینہ کو برسا الٰہی ہمپر مینہ کو برسا الٰہی
ہمکو پانی دے یہ حضرت نے پانی کی طلب مین دعا کی ف ایکبار حضرت کے وقت مین قحط پڑا حضرت منبر پر جمعے کا خطبہ پڑھتے تھے کہ ایک گنوار نے
اوسنے کہا یا رسول اللہ جانور مر گئے اور لڑکے بالے بھوکون مرتے ہین ہمارے لیے خدا پانی برسا دے تب حضرت نے ہاتھ اوٹھا کر یہ دعا کی تین بار اور آسمان پر
کہین بدلی کا نشان نہ تھا تو یکایک پہاڑ کے پیچھے سے بادل اوٹھا اور سارے آسمان پر پھیل گیا اور سات دن لگتار پانی برسا کہ آفتاب نظر نہ آیا
حضرت دوسرے جمعے کا خطبہ پڑھتے تھے کہ وہی گنوار پھر آیا اوسنے کہا یا رسول اللہ جانور پانی کی کثرت سے ہلاک ہوئے اور راہین بند ہو گئین دعا کیجیے
کہ خدا مینہ کو روکے تو حضرت نے ہاتھ اوٹھائے اور یون دعا کی کہ الٰہی ہمارے آس پاس پانی برسے ہمپر اب نہ برسے الٰہی ٹیلون پر اور پہاڑیون پر اور نالون
مین اور جنگل کے درختون مین مینہ برسے تو مدینے کے اوپر سے بادل ٹل گیا ڈھال کی طرح مدینہ خالی ہو گیا آس پاس برسا کیا یہ معجزہ تھا حضرت کا
ھ ام سلمۃ اللھم اغفر لابی سلمۃ وارفع درجتہ فی المھدیین واخلفہ فی عقبہ فی الغابرین
واغفر لنا ولہ یا رب العالمین وافسح لہ فی قبرہ ونور لہ فیہ مسلم مین حضرت ام سلمہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ
الٰہی بخش دے ابی سلمہ کو اور اوسکا ہدایت والون مین درجہ بلند کر اور اوسکے بعد باقی رہے لوگون مین تو خلیفہ بن یعنی اوسکا حافظ اور نگہبان
رہ اور بخش دے ہمکو اور اوسکو اے رب العالمین اور اوسکی قبر کو کشادہ کر اور اوسمین روشنی کر دے ف ابو سلمہ حضرت ام سلمہ کے پہلے
خاوند تھے جب وہ مر گئے تو غسل اور کفن سے پہلے حضرت نے اونکے واسطے یہ دعا کی ھ عائشۃ اللھم اغفر لاھل بقیع الغرقد مسلم مین
حضرت عائشہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی بقیع الغرقد والے مردون کو بخش ف بقیع الغرقد مدینے کے قبرستان کا نام ہے
اس دعا مین بشارت ہے مغفرت کی اونکو جو مدینے مین مرے اور وہان گڑے ق ابو موسیٰ اللھم اغفر لعبید ابی عامر اللھم
اجعلہ یوم القیمۃ فوق کثیر من خلقک او من الناس قال ابو موسیٰ فقلت ولی یا رسول اللہ فقال
اللھم اغفر لعبد اللہ بن قیس ذنبہ وادخلہ یوم القیمۃ مدخلا کریما بخاری اور مسلم مین ابو موسیٰ رض سے روایت ہے کہ
حضرت نے فرمایا کہ الٰہی بخش دے ابی عامر کو جسکا عبید نام ہے الٰہی قیامت کے دن اوسکو اپنی اکثر خلق سے بالا کر یا فرمایا کہ اکثر لوگون سے اونچا کر ابو موسیٰ
نے کہا مینے کہا اور میرے واسطے دعا کیجیے یا رسول اللہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی عبداللہ بن قیس کا گناہ بخش دے اور قیامت کے دن اوسکو عزت والے مقام مین

ابن عباس اللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِي قَلْبِي نُوْرًا وَفِي سَمْعِي نُوْرًا وَفِي بَصَرِي نُوْرًا وَعَنْ يَمِيْنِي نُوْرًا وَعَنْ شِمَالِي نُوْرًا وَاَمَامِي نُوْرًا وَخَلْفِي نُوْرًا وَفَوْقِي نُوْرًا وَتَحْتِي نُوْرًا وَاجْعَلْنِي نُوْرًا بخاری مین عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی میرے دل مین روشنی کر اور میرے کان مین روشنی اور میری آنکھ مین روشنی اور میرے داہنے سے روشنی اور میرے بائین سے روشنی اور میرے آگے روشنی اور میرے پیچھے روشنی اور میرے اوپر روشنی اور میرے نیچے روشنی اور کر ڈال مجکو سراپا نور **ف** روشنی سے مراد حق بات ہی جیسے تاریکی سے باطل بات مراد ہوتی ہی تو مطلب کہ میرے دل اور اعضا کو حق مین مصروف رکھ بلکہ شش جہت سے مجکو حق گھیر لے تا باطل کسی طرف سے دخل نپاوے **ح** عائشۃ اللّٰهُمَّ ارْحَمْ عَبَّادًا يَعْنِي عَبَّادَ بْنَ بِشْرٍ **قاله** حِيْنَ تَهَجَّدَ فِي بَيْتِ عَائِشَةَ فَسَمِعَ صَوْتَهُ فَصَلَّى فِي الْمَسْجِدِ بخاری مین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا الٰہی عباد پر رحم کر یعنی عباد بن بشر پر یہ حضرت نے فرمایا جب حضرت نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر مین تہجد پڑھا تو عباد بن بشر نے اپنی آواز بلند کی اور مسجد مین نماز پڑھی **ف** اس حدیث مین ترغیب ہی تہجد کی معلوم ہوا کہ مسجد مین تہجد بلند آواز سے پڑھنا درست ہی **ق** البراء بن عازب اللّٰهُمَّ اَسْلَمْتُ نَفْسِي اِلَيْكَ وَوَجَّهْتُ وَجْهِي اِلَيْكَ وَفَوَّضْتُ اَمْرِي اِلَيْكَ وَاَلْجَاْتُ ظَهْرِي اِلَيْكَ رَغْبَةً وَّرَهْبَةً اِلَيْكَ لَا مَلْجَاَ وَلَا مَنْجَا مِنْكَ اِلَّا اِلَيْكَ اللّٰهُمَّ اٰمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِي اَنْزَلْتَ وَنَبِيِّكَ الَّذِي اَرْسَلْتَ بخاری اور مسلم مین براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا الٰہی مینے اپنی جان تجکو سونپی اور مونہہ کو تیرے سامنے کیا اور اپنا سب کام تیرے حوالے کیا اور اپنی پیٹھ تیری طرف جھکائی تیرے شوق اور تیرے خوف سے تجسے نہ کوئی بھاگنے کی جگہہ ہی نہ بچاؤ کا مکان ہی مگر تیرے ہی طرف الٰہی مین تیری کتاب کا ایمان لایا جو تونے اوتاری اور تیرے پیغمبر کا ایمان لایا جسکو تونے بھیجا **ف** حضرت نے کسی شخص سے فرمایا کہ جب تو سویا کرے تو یہ دعا پڑھا کر اسواسطے کہ اگر تو اسی رات مین مر گیا تو ایمان پر مرا اور اگر زندہ رہا تو اچھی بات ہوئی **ھ** سعد بن ابی وقاص اللّٰهُمَّ اشْفِ سَعْدًا اللّٰهُمَّ اشْفِ سَعْدًا اللّٰهُمَّ اشْفِ سَعْدًا مسلم مین سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے میرے واسطے دعا کی کہ الٰہی سعد کو شفا دے الٰہی سعد کو شفا دے الٰہی سعد کو شفا دے **ف** سعد نہایت بیمار تھے حضرت اونکی عیادت کو تشریف لیگئے تب یہ دعا کی پھر اونکو صحت حاصل ہوئی **ھ** ابو ہریرۃ اللّٰهُمَّ اَصْلِحْ لِي دِيْنِيَ الَّذِي هُوَ عِصْمَةُ اَمْرِي وَاَصْلِحْ لِي دُنْيَايَ الَّتِي فِيْهَا مَعَاشِي وَاَصْلِحْ لِي اٰخِرَتِي الَّتِي فِيْهَا مَعَادِي وَاجْعَلِ الْحَيٰوةَ زِيَادَةً لِّي فِي كُلِّ خَيْرٍ وَّاجْعَلِ الْمَوْتَ رَاحَةً لِّي مِنْ كُلِّ شَرٍّ مسلم مین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی میرے دین کو سنوار دے جو میری آخرت کے کام کا حافظ اور نگہبان ہی اور سنوار دے میری دنیا کو جسمین میری روزی اور زندگی ہی اور سنوار دے میری آخرت کو جسمین میری بازگشت ہی اور کر دے زندگی کو میرے واسطے ہر بہتری مین زیادتی کا سبب اور کر دے موت کو میرے واسطے ہر ایک برائی سے راحت کا سبب **ف** یہ دعا ہر مطلب کی جامع ہی **ھ** المقداد اللّٰهُمَّ اَطْعِمْ مَنْ اَطْعَمَنِي وَاسْقِ مَنْ سَقَانِي مسلم مین مقداد رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی کھلا اوسکو جو مجکو کھلاوے اور پلا اوسکو جو مجکو پلاوے **ف** جب کسیکی دعوت کھاوے تو یہ دعا کرے **ق** ابن مسعود اللّٰهُمَّ اَعِنِّي عَلَيْهِمْ بِسَبْعٍ كَسَبْعِ يُوْسُفَ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی میرے اوپر مدد کر سات برس کا قحط ڈال کر یوسف کا سا قحط سات برس کا **ف** جب کفار قریش اور قوم مضر نے حضرت کی ایذا پر نہایت کمر باندھی تب حضرت نے یہ دعا کی یعنی جیسا حضرت یوسف کے وقت مین قحط پڑا تھا ویسا ان پر پڑے تاکہ اپنی شامت اور گمراہی سے خبردار ہون اور ایمان لاوین چنانچہ ایسا قحط پڑا کہ اونھون نے ہڈی اور مردار کو کھایا آخر کو

مجھسے زیادہ تر واقف ہی اور بخش دے میری بیہودگی اور میرے گناہ کی کوشش کو اور میری بھول چوک اور میرے قصد کو اور یہ سب میری طرف
سے ہی ف ہرچند حضرت گناہ سے معصوم تھے لیکن تعلیم امت کے واسطے یا ترک اولی کے خیال سے ایسی دعائین کرتے تھے جتنا
قرب زیادہ اوتنا خوف زیادہ مثل مشہور ہی کہ نزدیکان را بیش بود حیرانی بندگی کے یہی معنی ہین کہ بندہ اپنے مالک سے ڈرکر ولرزتا کانپتا رہے
اور اپنے قصور کا خواہ ہوا ہو خواہ نہوا اقرار کیا کرے ه ابو هريرة اللهم اغفر لي ذنبي كله دقه وجله واوله
وآخره وعلانيته وسره مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الہی بخش دے میرے سب گناہ کو خواہ چھوٹا ہو خواہ بڑا خواہ اگلا
خواہ پچھلا خواہ کھلا خواہ چھپا ف مصابیح مین انس رض سے روایت ہی کہ حضرت اس دعا کو سجدے مین پڑھتے تھے ق عائشة
اللهم اغفر لي وارحمني والحقني بالرفيق الاعلى دعاءه عند وفاته بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رض سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا الہی بخش مجکو اور رحم کر مجھپر اور ملادے مجکو بلند رتبہ رفیقون مین یہ حضرت نے اپنی موت کے وقت دعا کی ف
رفیق اعلی سے مراد انبیا کی ارواح اور مقرب فرشتے ہین اور بعضے کہتے ہین کہ رفیق اعلی سے مراد خدا ہی ق ام سليم بنت ملحان
اللهم اكثر ماله وولده وبارك له فيما اعطيته دعاءه لانس بن مالك بخاری اور مسلم مین ام سلیم بنت ملحان
سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الہی بہتایت دے اوسکے مال اور اوسکی اولاد مین اور اوسکے لیے برکت کر جو تو نے اوسکو دیا یہ حضرت نے انس بن مالک رض
کے واسطے دعا کی ف انس بن مالک حضرت کے خادم تھے نو برس کے تھے کہ اونکی ما یعنی ام سلیم نے اونکو حضرت کی خدمت مین دیا مصابیح
مین روایت ہی کہ ام سلیم نے حضرت سے کہا کہ یا حضرت اپنے خادم انس کے واسطے دعا کیجیے تب حضرت نے یہ دعا کی بعضی روایت مین ہی کہ حضرت
اپنے وضو کا برتن بھر رکھتے تھے ایک روز حضرت بھول گئے انس نے اوسکو بھر دیا جب حضرت نے اوسکو بھرا پایا تو پوچھا کہ کسنے یہ بھرا ہی معلوم ہوا کہ
انس نے تو حضرت نے اونکی عمر درازی اور مال اور اولاد کی کثرت کی دعا کی چنانچہ انس ایک سو تین برس تک زندہ رہے اور ایک سو تین لڑکے اونکے
پیدا ہوئے اور بصرہ مین اونکے کھجور کے باغ سال مین دو بار پھلتے تھے اور اونکی بھیڑ بکری کی اتنی کثرت تھی جسکا شمار نہین ق عائشة
اللهم الرفيق الاعلى بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الہی مین عالی رتبہ رفیقون کی صحبت مانگتا ہون
ف حضرت عائشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت حالت صحت مین فرماتے تھے کہ بغیر رضامندی کسی پیغمبر کو موت نہین آتی جب حضرت کو مرض الموت
مین غش سے ہوش آیا تو حضرت نے آنکھ کھول کے یہ دعا کی اوسوقت مینے جانا کہ حضرت نے ہمکو چھوڑا اور موت کو اختیار کیا یہ اخیر کلام حضرت کا تھا
اسکے بعد حضرت نے کوئی کلام نکیا ه عائشة اللهم انت السلام ومنك السلام تباركت يا ذا الجلال والاكرام
مسلم مین حضرت عائشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الہی تجھی کو سچی سلامتی ہی تو ہر عیب اور مکروہات سے سالم ہی اور تیرے ہی طرف سے خلق کو سلامتی
حاصل ہوتی ہی تو بڑی برکت والا ہی اے جلال اور بڑائی والے ف صحیح روایت اتنی ہی ہی اور یہ جو مشہور ہی کہ بعد منک السلام کے والیک یرجع
السلام وادخلنا دار السلام تبارکت ربنا وتعالیت یا ذا الجلال والاکرام زیادہ کرتے ہین سو اسکی حضرت سے صحیح روایت مین کہین اصل نہین ہی
ه علي اللهم انت الملك لا اله الا انت انت ربي وانا عبدك ظلمت نفسي واعترفت بذنبي
فاغفر لي ذنوبي جميعا لا يغفر الذنوب الا انت واهدني لاحسن الاخلاق لا يهدي لاحسنها
الا انت واصرف عني سيئها لا يصرف عني سيئها الا انت لبيك وسعديك والخير كله
في يديك والشر ليس اليك انا بك واليك تباركت وتعاليت استغفرك واتوب اليك كان يقوله

داخل کر **ف** ابو موسی رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے مجکو ابو عامر کے ساتھہ جنگ اوطاس مین بھیجا تو ابو عامر کے زانو مین تیر لگا اوسی
زخم سے وہ مر گئے مینے یہ حال حضرت سے بیان کیا اور مینے کہا کہ یا حضرت ابو عامر نے مجھسے کہا تہا کہ حضرت میری مغفرت کی دعا کرین تب حضرت نے
یہ دعا کی پھر ابو موسی نے اپنے واسطے دعا کروائی ابو موسی ہی کا نام عبد اللہ بن قیس ہی **ق** زید بن ارقم اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْاَنْصَارِ
وَلِاَبْنَاءِ الْاَنْصَارِ وَلِاَبْنَاءِ اَبْنَاءِ الْاَنْصَارِ بخاری اور مسلم مین زید بن ارقم رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی مغفرت کر
انصار کی اور انصار کے بیٹون کی اور انصار کے پوتون کی **ق** ابو ہریرۃ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُحَلِّقِيْنَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
وَلِلْمُقَصِّرِيْنَ قَالَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُحَلِّقِيْنَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَلِلْمُقَصِّرِيْنَ قَالَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُحَلِّقِيْنَ قَالُوْا
يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَلِلْمُقَصِّرِيْنَ قَالَ وَلِلْمُقَصِّرِيْنَ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی مغفرت کر سر منڈانے والون
کی صحابہ نے کہا یا رسول اللہ اور بال کترانے والون کے واسطے بھی مغفرت مانگیے حضرت نے فرمایا الٰہی مغفرت کر سر منڈانے والون کی صحابہ نے کہا یا رسول اللہ
اور کترانے والون کے لیے بھی دعا کیجیے حضرت نے فرمایا الٰہی مغفرت کر سر منڈانے والون کی صحابہ نے کہا یا رسول اللہ کترانے والون کے بھی واسطے دعا کیجیے حضرت نے
فرمایا الٰہی کترانے والون کی بھی مغفرت کر **ف** حجۃ الوداع مین حضرت کے ساتھہ قربانی تھی اور اکثر صحابہ کے ساتھہ قربانی نہ تھی جب حضرت
مکے مین پہونچے تو اصحاب سے فرمایا کہ جسکے ساتھہ قربانی نہو وہ اپنا احرام کھول ڈالے اور اپنا سر منڈا لے جب حج کا وقت آوے تو پھر احرام باندھکے
حج کرے اور حضرت نے خود اپنا سر بدون قربانی کیے ہوئے نہ منڈایا تو جنکے ساتھہ قربانی نہ تھی اونمین سے بعضون نے تو مو جب حکم کے اپنے سر منڈوا دے
اور بعضون نے اپنے سر کے تھوڑے تھوڑے بال کترائے سر نہ منڈائے اسلیے وے یہ سمجھے کہ بدون حج کیے ہوئے کیا سر منڈوا دیجیے حضرت کو یہ بات پسند نہ آئی کہ انھون نے
حکم بجا لانے مین کچھہ تامل کیا اسواسطے تین بار منڈانے والون کے واسطے دعا کی اور کترانے والون کے واسطے نکی آخر ش کو تیسری بار رحمت نے جوش کیا
کترانے والون کو بھی مغفرت کی دعا مین شامل کر لیا معلوم ہوا کہ حج مین سر منڈانا بال کترانے سے افضل ہی **م** عوف بن مالك الاشجعي
اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهٗ وَارْحَمْهُ وَعَافِهٖ وَاعْفُ عَنْهُ وَاَكْرِمْ نُزُلَهٗ وَوَسِّعْ مَدْخَلَهٗ وَاغْسِلْهُ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ
وَالْبَرَدِ وَنَقِّهٖ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْاَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَاَبْدِلْهُ دَارًا خَيْرًا مِّنْ دَارِهٖ وَاَهْلًا
خَيْرًا مِّنْ اَهْلِهٖ وَزَوْجًا خَيْرًا مِّنْ زَوْجِهٖ وَاَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ وَاَعِذْهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ عَذَابِ النَّارِ
قَالَهٗ حِيْنَ صَلّٰى عَلٰى جَنَازَةٍ مسلم مین عوف بن مالک رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی اوسکو بخش اور اوسپر رحم کر
اور اوسکو عافیت اور آرام دے اور اوسکا گناہ معاف کر اور اوسکی عزت سے مہمانی کر اور اوسکے پیٹھنے کے مقام کو کشادہ کر یعنی قبر کو اور اوسکو
دھو پانی سے اور برف سے اور اولے سے یعنی اوسکو پاک کر طرح طرح کے کرم سے اور اوسکو صاف کر ڈال گناہون سے جیسے تو سفید کپڑے کو
میل سے چھانٹتا ہی اور بدل دے اوسکو گھر اوسکے گھر سے بہتر اور علاقے دار لوگ اوسکے علاقے دار لوگون سے بہتر اور جورو بدل دے اوسکی جورو سے بہتر
اور ڈال دے اوسکو بہشت مین اور بچا دے اوسکو قبر کے عذاب سے یا یون فرمایا کہ دوزخ کے عذاب سے حضرت نے دعا کی جب جنازے کی نماز پڑھی
ف اس حدیث کے راوی نے کہا کہ جب حضرت نے اوس میت کے واسطے اس تفصیل سے دعا کی تو مجکو تمنا ہوئی کہ کاش مین بجاے
اوسکے ہوتا **ق** ابو موسی اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ خَطِيْئَتِيْ وَجَهْلِيْ وَاِسْرَافِيْ فِيْ اَمْرِيْ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّيْ
اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ هَزْلِيْ وَجِدِّيْ وَخَطَئِيْ وَعَمْدِيْ وَكُلُّ ذٰلِكَ عِنْدِيْ بخاری اور مسلم مین ابو موسی رضہ سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا الٰہی بخش دے میری چوک اور میری نادانی کو اور میری زیادتی کو جو مجھسے اپنے حال مین ہوئی ہو اور بخش دے اوس چیز کو جسکو تو

والمستضعفين بمكة اللهم اشدد وطأتك على مضر اللهم اجعلها عليهم سنين كسني يوسف
بخاری اور مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا الٰہی نجات دے ولید بن ولید کو اور سلمہ بن ہشام کو اور عیاش بن ربیعہ کو اور مکے کے
دبے ہوئے بے زور مسلمانوں کو الٰہی اپنا سخت عذاب ڈال مضر کی قوم پر اور اون پر سات برس کا قحط ڈال جیسے یوسف کے وقت میں قحط پڑا تھا
ف مکے میں چند غریب مسلمان تھے جیسے ولید اور عیاش اور سلمہ اور عمار اور خباب وغیرہ کفار قریش اونکو بہت ستاتے تھے حضرت نے
اونکی مخلصی کی دعا کی آخر خدا نے اونکو نجات دی اور مضر ایک عرب میں قوم تھی وے بڑے سخت لوگ تھے اسواسطے حضرت نے اونپر بددعا کی
هـ عمر اللهم انجز لي ما وعدتني اللهم آتني ما وعدتني اللهم ان تهلك هذه العصابة من اهل
الاسلام لا تعبد في الارض مسلم میں عمر فاروق سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی پورا کر جو تو نے مجھسے وعدہ کیا ہے الٰہی کہاں وہ
فتح جسکا تو نے مجھسے وعدہ کیا ہے الٰہی اگر تو نے اس اہل اسلام کی جماعت کو مار ڈالا تو زمین میں تیری بندگی نہوگی ف جنگ بدر میں حضرت نے
دیکھا کہ باسامان ہزار آدمی کا کافروں کا لشکر ہے اور حضرت کا لشکر بے سامان تین سو تیرہ آدمی کا ہے تب اضطراب سے یہ دعا کی سو خدا نے قبول کی
حضرت کی فتح ہوئی اور یہ جو فرمایا کہ اگر یہ اہل اسلام ہلاک ہو گئے تو تیری عبادت پھر نہوگی یعنی میرے بعد تو کوئی پیغمبر نہوگا جو لوگوں کو میرے بعد
ہدایت کرے شرک چھڑاوے سو اگر میں اور میرے ساتھی مسلمان ہلاک ہو گئے تو پھر کون صورت ہے خالص عبادت ہونے کی حضرت کو زیادہ اضطراب یہی تھا
کہ کہیں دین الٰہی مٹ جاوے اگر کوئی کہے کہ جب خدا نے اس فتح کا وعدہ کیا تھا تو اتنے اضطراب کا کیا مقام تھا اوسکا جواب یہ ہے کہ حضرت نیاز
اور بے پرواہی کی شان سے ڈرے وہ مالک ہے جو چاہے سو کر ڈالے اوسکا کون ہاتھ پکڑنے والا ہے بندگی اسی کا نام ہے کہ بندہ ڈرتا رہے کبھی نڈر نہووے
اور دوسرا سبب یہ تھا کہ تا اصحاب کو تسکین ہو اپنی بے سامانی سے نہ ڈریں اسواسطے کہ اونکو یقین تھا کہ حضرت کی دعا بیشک مقبول ہے خ ابن
عباس اللهم انشدك عهدك ووعدك اللهم ان تشأ لا تعبد بعد اليوم قاله يوم بدر وفي
رواية انس اللهم انك ان تشأ لا تعبد في الارض قاله يوم احد بخاری میں عبداللہ بن عباس سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی میں تیرا قول و قرار تجھکو یاد دلاتا ہوں یعنی کمال عاجزی سے تیرے عہد و پیمان کے وسیلے سے سوال کرتا ہوں الٰہی اگر تو چاہے تو آج کے بعد
تیری بندگی نہو یہ حضرت نے جنگ بدر کے دن دعا کی اور انس کی روایت میں یوں ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی اگر تو نے چاہا یعنی ہمکو ہلاک کرنا تو زمین میں
پھر تیری عبادت نہوگی یہ دعا حضرت نے جنگ احد کے دن فرمائی ف مصابیح میں عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ جنگ بدر کے دن خیمے
میں یہ دعا حضرت کرتے تھے تو ابوبکر صدیق نے حضرت کا ہاتھ پکڑا اور کہا کہ یا حضرت اتنی دعا کفایت کرتی ہے آپ نے پلے سرے کی التجا اپنے رب کی کی
تو حضرت زرہ پہنے خیمے سے نکلے اور یہ فرماتے جاتے تھے کہ اب کافروں کا لشکر بھاگا جاتا ہے اور پیٹھ پھیرتا ہے چنانچہ ویسا ہی ہوا بلا تفاوت هـ
عائشة اللهم انما انا بشر فاي المسلمين لعنته او سببته فاجعله له زكوة واجرا مسلم میں حضرت عائشہ سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی میں تو بشر ہی ہوں سو جس مسلمان کو میں کوسوں یا لعنت کروں تو اوس دعا کو اوسکے واسطے گناہوں کی طہارت
اور ثواب کر دیجیو ف یعنی شاید اگر بشریت سے میں کسی مسلمان کو بددعا کروں تو اوسکے حق میں اثر نکرے بلکہ بددعا عین دعائے خیر ہو جاوے
اس دعا سے کمال شفقت حضرت کی اپنی امت پر ثابت ہوئی هـ انس اللهم انهم من احب الناس الي اللهم انهم
من احب الناس الي اللهم انهم من احب الناس الي يعني الانصار مسلم میں انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ
الٰہی البتہ وے انصار میرے نزدیک اون لوگوں میں سے ہیں جو بہت پیارے ہیں الٰہی وے میرے نزدیک اون لوگوں میں سے ہیں جو زیادہ تر محبوب ہیں الٰہی وے

بعد قوله وجهت وجهي واذا ركع قال اللهم لك ركعت وبك امنت ولك اسلمت خشع لك سمعي
وبصري ومخي وعظمي وعصبي فاذا رفع رأسه قال ربنا لك الحمد ملء السموات وملء الارض
وما بينهما وملء ما شئت من شيء بعد فاذا سجد قال اللهم لك سجدت وبك امنت ولك
اسلمت سجد وجهي للذي خلقه وصوره وشق سمعه وبصره فتبارك الله احسن الخالقين ثم
يكون من اخر ما يقول بين التشهد والتسليم اللهم اغفر لي ما قدمت وما اخرت وما اسررت
وما اعلنت وما اسرفت وما انت اعلم به مني انت المقدم وانت المؤخر لا اله الا انت مسلم مين
علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی تو بادشاہ ہے کوئی بندگی کے لائق نہین سوا تیرے تو میرا رب ہے مین تیرا بندہ ہون مینے زیادتی کی
اپنی جان پر اور اپنے گناہ کا اقرار کیا سو میرے سب گناہ بخش دے نہین بخشتا گناہون کو سوا تیرے اور ہدایت کر مجکو بہتر خوٗیون مین نہین ہدایت کرتا
بہتر خوٗون کو سوا تیرے اور ہٹا دے مجھسے بُری خوٗون کو نہین ہٹاتا بُری خوٗون کو سوا تیرے بار بار تیری خدمت مین حاضر ہون اور نیکی بالکل
تیرے ہاتھون مین ہے اور بدی تیری طرف نہین مین تجھسے قائم ہون اور تیرے ہی طرف پھر آنے والا ہون تو بڑی برکت والا ہے اور سب سے اونچا تجھسے
مغفرت مانگتا ہون اور تیرے حضور مین توبہ کرتا ہون اس دعا کو حضرت بعد وجہت وجہی کے پڑھتے تھے یعنی اللہم سے اتوب الیک تک اور جب حضرت
رکوع کرتے تھے تو اس دعا کو پڑھتے تھے اللہم سے عصبی تک یعنی الٰہی تیرے ہی واسطے مینے رکوع کیا یعنی جھکا اور تیرا مین ایمان لایا اور تیرا ہی مین
تابعدار ہو گیا جھک پڑے تیرے لیے میرے کان اور آنکھ اور میرا گودا اور میری ہڈی اور میرا پٹھا پھر جب حضرت رکوع سے سر اوٹھاتے تھے تو اس دعا کو
ربنا سے من شیء بعد تک پڑھتے تھے یعنی ای ہمارے رب تیرے ہی واسطے حمد اور شکر ہے آسمانون کے برابر اور زمین اور جو آسمان زمین کے اندر ہے اوسکے
برابر اور اسکے بعد جو چیز تیری خواہش مین ہے اوسکے برابر پھر جب حضرت سجدہ کرتے تھے تو اس دعا کو اللہم سے احسن الخالقین تک پڑھتے تھے
یعنی الٰہی مینے تیرا سجدہ کیا اور تیرا مین ایمان لایا اور تیرا مین تابعدار ہو گیا سجدہ کیا میرے چہرے نے اوسکو جسنے اوسکو پیدا کیا اور اوسکی
صورت بنائی اور اوسکے کان اور آنکھ چیری خدا بڑی برکت والا ہے سب بنانے والون سے بہتر پھر نماز مین اخیر دعا یہ ہوتی تھی کہ حضرت التحیات
اور سلام پھیرنے کے درمیان اللہم سے الا انت تک فرماتے تھے یعنی الٰہی بخش دے میرے لیے جو مینے آگے کیا اور جو پیچھے ڈالا اور جو مینے چھپایا اور
جو مینے کھولا اور جو مینے زیادتی کی اور اوسکو بخش جسکو تو مجھسے زیادہ تر دانا ہے تو آگے کرتا ہے جسکو چاہے اور پیچھے ڈالتا ہے جسکو چاہتا ہے
تیرے سوا کوئی بندگی کے لائق نہین **ف** یہ جو فرمایا کہ بدی تیری طرف نہین یعنی بدکام سے تیری نزدیکی حاصل نہین ہوتی یا یہ مطلب کہ
ہر چند نیکی اور بدی کا خالق خدا ہی ہے لیکن بندگی کا ادب ہے کہ بدی کو اوسکی طرف نسبت نہ کیا چاہیے جیسے دعا مین یا خالق الشر یا خالق الکلب
والخنزیر نہین لاتے اور حال انکہ ان سب کا خالق وہی ہے حنفی مذہب مین یہ دعائین نفل نماز مین کرے نہ فرض مین **ھ** ابن عمر اللہم انت
خلقت نفسي وانت توفاها لك مماتها ومحياها ان احييتها فاحفظها وان امتها فاغفر لها اللهم
اسئلك العافية امر به رجلا ان يقول اذا اخذ مضجعه مسلم مین عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی تو نے
میری جان کو پیدا کیا اور تو ہی اوسکو ماریگا تیرے ہی واسطے اوسکی زندگی اور موت ہے اگر تو نے اوسکو زندہ رکھا تو اوسکو اپنی امان مین رکھ
اور اگر اوسکو مارا تو اوسکو بخش دیجیو الٰہی مین تجھسے عافیت اور صحت مانگتا ہون یہ دعا حضرت نے ایک مرد کو بتلائی کہ جب لیٹا کرے تو اسکو
پڑھا کرے **ق** ابو هريرة اللهم انج الوليد بن الوليد وسلمة بن هشام وعياش بن ابي ربيعة

حضرت نے فرمایا کہ الٰہی میں تیری پناہ مانگتا ہوں بخیلی سے اور پناہ مانگتا ہوں بزدلی اور نامردی سے اور پناہ مانگتا ہوں بری اور نکمی
زیست سے اور پناہ مانگتا ہوں دجال کے فتنے فساد سے اور پناہ مانگتا ہوں قبر کے عذاب سے **ف** نکمی عمر یعنی پیری سے اسواسطے پناہ مانگی
کہ اوس وقت آدمی کے ہاتھ پاؤں کسی کام کے نہیں ہوتے عقل ٹھکانے نہیں رہتی ہے تو گویا آدمی دیوار بن جاتا ہے **ق** انس اَللّٰهُمَّ
اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ **كَانَ يَقُوْلُهٗ** اِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ بخاری اور مسلم میں انس رضہ سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی میں تیری پناہ مانگتا ہوں دیو بھوت اور بھوتنیوں کے شر سے یہ دعا حضرت پاخانے میں داخل ہوتے فرماتے
ف پاخانے میں خدا کا نام مذکور نہیں ہوتا اسواسطے شیطان وہاں رہتے ہیں اس سبب سے حضرت نے یہ دعا کی **ق** ابو سعید انس اَللّٰهُمَّ
اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحُزْنِ وَالْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَضَلَعِ الدَّيْنِ وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ بخاری اور مسلم
میں ابو سعید اور انس رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی میں تیری پناہ مانگتا ہوں تشویش اور غم سے اور جان کی ماندگی اور بدن کی کاہلی سے
اور بخیلی اور نامردی سے اور قرض کے بوجھ اور مردوں کے غلبے سے **ف** مردوں کا غلبہ یہ کہ بادشاہ ظالم ہو یا جاہلوں سے سابقہ پڑے یا کہ شہوت
پرستی مردوں پر غالب ہو **ھ** ابن عمر اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِكَ وَتَحَوُّلِ عَافِيَتِكَ وَفُجَاءَةِ نِقْمَتِكَ
وَجَمِيْعِ سَخَطِكَ مسلم میں عبد اللہ بن عمر رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی میں تیری پناہ مانگتا ہوں تیری نعمت کے زوال سے اور تیری
دی عافیت اور آرام کے پلٹنے سے اور ناگہانی تیرے عذاب سے اور سب تیرے غضب والے کاموں سے **م** عائشة اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ
مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ اَللّٰهُمَّ
اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْمَاْثَمِ وَالْمَغْرَمِ مسلم میں حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی میں تیری پناہ مانگتا ہوں قبر کے
عذاب سے اور پناہ مانگتا ہوں مسیح دجال کے فتنے فساد سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں زندگی اور موت کے فتنے سے الٰہی میں تیری پناہ مانگتا ہوں
گناہ اور تاوان سے **ف** زندگی کا فتنہ بیماری اور مال اور اولاد کا نقصان یا کثرت مال کی جو خدا سے غافل کرے یا کفر اور گمراہی اور نزع کے
فتنہ اس وقت کی شدت اور دہشت یا معاذ اللہ خاتمہ بد ہونا **ھ** عائشة اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ اَعْمَلْ
صحیح مسلم میں حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا یا اللہ میں پناہ لیتا ہوں تیرے ساتھ بدی سے اوسکی جو میں نے کیا اور بدی سے اوسکی جو میں نے نہیں کیا
ھ انس اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ وَقَلْبٍ لَا يَخْشَعُ وَدُعَاءٍ لَا يُسْمَعُ وَنَفْسٍ لَا تَشْبَعُ مسلم میں انس رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
کہ الٰہی میں تیری پناہ مانگتا ہوں اوس علم سے جو فائدہ نہ کرے اور اوس دل سے جو تیرے خوف میں نہ جھکے اور اوس دعا سے جو نہ سنی جاوے یعنی قبول نہ ہو اور اوس جی سے جسکو آسودگی
نہو یعنی لالچی ہو قلیل پر قناعت نہ کرے **ف** علم غیر نافع یعنی علم بے عمل اور جسکی شرع میں اجازت نہو جیسے سحر اور نجوم اور رمل اور جفر اور جو آخرت میں کام نہ آوے
بلکہ ضرر کرے جیسے یونانی حکمت کا علم اور علم نافع وہ ہے جو دنیا میں یا آخرت میں یا دونوں میں فائدہ کرے صرف دنیا کا فائدہ علم طب اور علم حساب میں اور صرف
آخرت کا فائدہ علم معرفت اور علم سلوک اور علم اخلاق میں اور دنیا اور آخرت دونوں کا فائدہ شریعت کے علوم میں اور جو علم کہ نفع کرے نہ ضرر جیسے حاجت سے زیادہ علم حساب
اور علم لغت میں زیادہ دخل پیدا کرنا **ھ** عائشة اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ النَّارِ وَعَذَابِ النَّارِ وَفِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْغِنٰى
وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْفَقْرِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ مسلم میں حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
کہ الٰہی میں پناہ مانگتا ہوں دوزخ کے فتنے اور دوزخ کے عذاب سے اور قبر کے فتنے اور قبر کے عذاب سے اور پناہ مانگتا ہوں مالداری کے فتنے کی برائی
سے اور محتاجی کے فتنے کی برائی سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں مسیح دجال کے فتنے کی برائی سے **ف** مالداری کا فتنہ غفلت اور غرور

میرے نزدیک ان آدمیوں میں سے ہیں جو نہایت پیارے ہیں حضرت نے انصار کے حق میں تین بار فرمایا عن ابن عمر اللهم اني ابرأ
اليك مما صنع خالد قاله مرتين منصرف خالد بن الوليد من بني خزيمة بخاری میں عبد اللہ بن
عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی میں تیرے روبرو بیزاری ظاہر کیے دیتا ہوں خالد کے کرتب سے یہ حضرت نے دو بار فرمایا جس وقت خالد
بن ولید قوم بنی خزیمہ سے پلٹے ف عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے خالد کو بنی خزیمہ کی قوم پر بھیجا اونکے مسلمان کرنے کو سو خالد نے
اونکو اسلام کی دعوت کی تو وے بخوبی یہ بات نہ کہہ سکے کہ ہم اسلام لائے اونھوں نے یوں کہا کہ ہم بے دین ہوئے ہم بے دین ہوئے یعنی مسلمان
ہوئے سو اسواسطے کہ کافر مسلمانوں کو بے دین کہتے تھے سو خالد نے اونکا قتل کرنا اور قید کرنا شروع کیا اور ہر ایک مسلمان کو ایک قیدی دیا
تاکہ قتل کرے تو مینے کہا واللہ کہ میں اپنے قیدی کو نہ قتل کرونگا اور کوئی میرا ساتھی قتل کرے پھر جب ہم پلٹے تو یہ حال حضرت سے کہا تب حضرت نے
یہ حدیث فرمائی یعنی خالد سے قصور ہوا کہ یہ مطلب بوجھے اونکو مارا الٰہی میں اس سے بیزار ہوں یہ معلوم ہوا کہ نیت کا اعتبار ہے اگر خلاف مقصود غلطی سے
یا نادانی سے کوئی لفظ نکل جاوے تو اوسکا کچھ اعتبار نہیں شعر ما درون را بنگریم و حال را ٭ نی برون را بنگریم و قال را ٭ اور خالد کی طرف سے
یہ عذر ممکن ہے کہ اونکو حکم تھا کہ اگر وے اسلام نہ لاویں تو قتل کرو سو اونھوں نے اسلام کو صاف نہیں ظاہر کیا اور یہ جو کہا کہ ہم بے دین ہوئے ہمیں
یہ مطلب بھی ممکن ہے کہ ہمنے اپنا دین چھوڑا ہم یہودی یا نصرانی ہوئے شاید کفار کے سبب سے اسلام کی لفظ نہ کہی ہو بلکہ یوں کہا کہ ہم بے دین ہوئے
واللہ اعلم ق ابو هريرة اللهم اني احبه فاحبه واحبب من يحبه يعني الحسن بن علي رضي الله عنهما
بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی میں اوسکو چاہتا ہوں یعنی حسن بن علی کو سو تو بھی اوسکو چاہ اور اوسکو چاہ
جو اوسکو چاہے ف حضرت نے ایکبار امام حسن کو اپنی گود میں لیکر اونکو چوما پھر یہ دعا کی خ اسامة بن زيد اللهم اني
احبهما فاحبهما وفي رواية اللهم اني ارحمهما فارحمهما يعني الحسن والحسين رضي الله عنهما
بخاری میں اسامہ بن زید سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی میں حسن اور حسین کو چاہتا ہوں سو تو بھی اونکو چاہ اور دوسری روایت میں ہے کہ
الٰہی میں ان دونوں پر رحم کرتا ہوں سو تو بھی ان پر رحم کر ف ان دونوں حدیثوں میں حسنین کی بڑی عمدہ فضیلت ہے کہ حضرت نے
اونکی محبت اور اونکے محب کی محبت کی حد سے دعا کی خدا کی محبت سے مراد ترحم اور کمال رحمت ہے م عائشة اللهم اني اسألك
خيرها وخير ما فيها وخير ما ارسلت به واعوذ بك من شرها وشر ما فيها وشر ما ارسلت
به كان يقوله اذا عصفت الريح مسلم میں حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی میں تجھ سے اسکی بھلائی اور اوسکے
اندر کی بھلائی اور جس واسطے یہ آندھی بھیجی گئی اوسکی بھلائی مانگتا ہوں اور اوسکی برائی اور اوسکے اندر کی برائی اور جس واسطے یہ بھیجی گئی
ہے اوسکی برائی سے پناہ مانگتا ہوں یہ دعا حضرت کرتے تھے جب سخت ہوا چلتی تھی م ابن مسعود اللهم اني اسألك
الهدى والتقى والعفاف والغنى مسلم میں عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی میں تجھ سے ہدایت اور پرہیزگاری
اور حرام سے پاکدامنی اور دل کی بے پرواہی مانگتا ہوں ف عفاف اور عفت یہ کہ شہوت شرع اور عقل کے تابع ہو جاوے یعنی بے شرع
کی اجازت کسی چیز کی خواہش غلبہ نکرے تو اس سے بہت سے اخلاق پیدا ہوتے ہیں جیسے سخاوت اور حیا خ سعد بن ابي وقاص
اللهم اني اعوذ بك من البخل واعوذ بك من الجبن واعوذ بك من ان ارد الى ارذل العمر
واعوذ بك من فتنة الدجال واعوذ بك من عذاب القبر بخاری میں سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے کہ

ق أبو هريرة اللهم اهد دوسا وائت بهم بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الہی دوس
کی قوم کو ہدایت کر اور انکو میرے پاس لے آ ف دوس ایک قوم تھی یمن مین ابوہریرہ اوسی قوم سے تھے حضرت نے ابوہریرہ کی خاطر سے
یہ دعا کی خدا نے قبول کی چنانچہ وہ قوم مسلمان ہو کر حضرت کی خدمت مین آئی ھ علي اللهم اهدني وسددني وفي رواية
اللهم اني اسألك الهدى والسداد واذكر بالهدى هدايتك الطريق وبالسداد سداد السهم
علمه اياه مسلم مین علی مرتضی رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الہی ہمکو ہدایت کر اور سیدھا کر لے اور ایک روایت یون ہی کہ الہی مین تجھسے
ہدایت اور راستی مانگتا ہون اور اس دعا کے وقت ہدایت سے راہ کی ہدایت اور راستی سے تیر کی راستی دھیان کیا کر یعنی جیسے کہین چلنا منظور ہوتا
ہی تو سیدھے اوسی طرف چلتے ہین داہنے بائین نہین جھکتے اسی طرح خدا سے ہدایت مانگتے راہ راست کا دھیان چاہیے کہ منزل مقصود کو پونہچا دے
شرع پر چلا جاوے ضلالت اور بدعت کی طرف میل نکرے اور راستی مانگنے کے وقت تیر کی راستی کو دھیان کرے یعنی جیسے تیر سیدھا نشانے پر
پہونچتا ہی داہنے بائین نہین جھکتا اسی طرح اپنے علم اور عمل مین راستی کا خیال چاہیے کہ باطل دخل نپاوے اور دوسرا فائدہ اس خیال کا یہ ہی کہ دل کی
غفلت دور ہو حضور دل حاصل ہو جاوے ھ سعد بن ابي وقاص اللهم بارك لاهل المدينة في مدهم من اراد اهلها
بسوء اذابه الله كما يذوب الملح في الماء مسلم مین سعد بن ابی وقاص سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا الہی برکت دے مدینے کے لوگون
اونکے مد مین جو مدینے سے برائی کا ارادہ کرے خدا اوسکو گلا ڈالے جیسے نمک پانی مین گلتا ہی ف مد پیمانہ ہی صاع کی چوتھائی تخمینا بقدر
تین پاو کے ھ ابو هريرة اللهم بارك لنا في ثمرنا وبارك لنا في مدينتنا وبارك لنا في صاعنا وبارك لنا
في مدنا اللهم ان ابراهيم عليه السلام عبدك وخليلك ونبيك واني عبدك ونبيك وانه دعاك
لمكة واني ادعوك للمدينة بمثل ما دعاك لمكة ومثله معه **كان يقوله** اذا اخذ اول الثمر
ثم يدعو اصغر وليد له فيعطيه ذلك الثمر مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الہی ہمکو برکت دے ہمارے
پھل مین اور برکت دے ہمکو ہمارے مدینے مین اور برکت دے ہمکو ہمارے صاع مین اور برکت دے ہمکو ہمارے مد مین الہی مقرر ابراہیم علیہ السلام تیرا بندہ
اور تیرا دوست اور تیرا پیغمبر ہی اور مقرر مین تیرا بندہ اور تیرا پیغمبر ہون اور البتہ اونسے تجھسے مکے کے واسطے دعا کی تھی اور مین تجھسے مدینے کے واسطے
دعا کرتا ہون مثل اوسکے جو ابراہیم نے مکے کے واسطے دعا کی اور اوسکے برابر ساتھ اوسکے اور بھی یعنی مکے کی دونی برکت مدینے مین چاہتا ہون
حضرت یہ دعا کرتے تھے جب پہلا پھل آتے تھے اور اپنے اہل بیت کے چھوٹے لڑکے کو بلاتے پھر اوسکو وہ پھل دیتے ف صاع اور مد کی برکت سے
مراد اناج کی برکت ہی حضرت ابراہیم نے مکے کے پھلون کی برکت کی دعا کی تھی اسواسطے کہ وہان اناج نہین ہوتا تھا اور حضرت نے مدینے کے پھل
اور اناج دونون کی دعا کی ہو اسواسطے کہ وہان دونون چیزین ہوتی ہین سنت یہ ہی کہ نیا پھل چھوٹے لڑکے کو دیوے اسواسطے کہ نئی چیز نئے شخص کو دینا
مناسب ہی ھ ابن عمر اللهم بارك لنا في شامنا اللهم بارك لنا في يمننا بخاری مین عبداللہ بن عمر رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ الہی برکت دے ہمکو ہمارے شام مین الہی برکت دے ہمکو ہمارے یمن مین ف پوری روایت یون ہی کہ لوگون نے کہا کہ ہمارے نجد کے واسطے
برکت کی دعا کیجیے حضرت نے دو بار جواب نہ دیا تیسری بار فرمایا کہ وہین زلزلے اور فساد ہین اور وہین سے شیطان کا سینگ یعنی سورج نکلتا ہی
شام کا ملک مکے مدینے سے اوتر کی طرف ہی اور یمن دکھن کی طرف اور نجد کا ملک پورب کی طرف ہی شام کو اپنی طرف اسواسطے نسبت کیا
کہ وہ پیغمبرون کی زمین ہی اور یمن کو اپنی طرف اسواسطے نسبت کیا کہ مکہ تہامہ کی زمین ہی اور تہامہ یمن سے متعلق ہی ھ عبد الله بن بسر

اور بخل اور محتاجی کا فتنہ مالدارون پر حسد کرنا اور اونکے مال مین طمع کرنا اور اپنے مقسوم پر نہ راضی ہونا اور مال کی طلب مین حرام کامون
کو اختیار کرنا **ق** ابو بکر اللّٰھمّ انّی ظلمت نفسی ظلما کثیرا ولا یغفر الذنوب الا انت فاغفر لی مغفرۃ
من عندک وارحمنی انّک انت الغفور الرحیم بخاری اور مسلم مین ابوبکر صدیق رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا الٰہی مینے اپنی جان
پر ستم کیا بہت سا ستم اور گناہون کو نہین بخشتا سوا تیرے سو بخش دے مجکو اپنے پاس کی مغفرت سے اور مجھپر رحم کر البتہ تو ہی بڑا بخشنے والا اور
نہایت مہربان ہی **ف** صدیق اکبر رضی سے روایت ہی کہ مینے کہا کہ یا حضرت مجکو کوئی دعا بتلائیے جسکو مین اپنی نماز مین پڑھا کرون حضرت نے
مجکو یہ دعا بتلائی التحیات اور درود کے بعد اسکو پڑھنا چاہیے ھ البراء بن عازب اللّٰھمّ انّی اوّل من احیا امرک اذ اماتوہ
قالہ حین مُرّ علیہ بیھودی محمّم مجلود ثمّ امر بہ فرجم مسلم مین براء بن عازب سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
کہ الٰہی مین پہلا شخص ہون جسنے تیرے حکم کو جلایا جب وے اوسکو مار چکے تھے یعنی جس وقت مین کہ یہود نے سنگساری کا حکم موقوف کر دیا تھا سو اول
مجھی سے اوسکی رواج ہوئی یہ حضرت نے اوس وقت فرمایا جب حضرت کے سامنے کوڑون سے مارا ہوا رو سیاہ یہودی نکلا پھر حضرت نے اوسکو حکم کیا تو سنگسار ہوا
ف حضرت کے سامنے کالا مونہہ یہودی جسپر کوڑون کی مار پڑی تھی نکلا حضرت نے یہودیون سے پوچھا کہ تمھاری کتاب مین حرام کاری کی یہی حد
اور یہی سزا ہی یہودیون نے کہا ہان یہی حکم ہی پھر حضرت نے اونکے ایک عالم کو بلایا جسکا ابن صوریا نام تھا اور اوس سے فرمایا کہ مین تجکو اوس خدا کی قسم دلاتا ہون
جسنے موسیٰ پر توریت اوتاری کیا تمھاری کتاب مین زانی کی یہی سزا ہی کہ کوڑے ماریے اور کالا مونہہ کر دیجیے اوسنے کہا نہین یہ سزا نہین اگر تو مجکو
ایسی بڑی قسم نہ دلاتا تو مین ہرگز حقیقت حال نہ بتلاتا حرام کاری کی سزا توریت مین سنگساری ہی لیکن جب زنا کی ہمارے اشراف لوگون مین کثرت ہوئی
تو اول ہمارا یہ معمول تھا کہ ہم رئیس اور شریف کو اگر حرام کاری مین پکڑتے تو چھوڑ دیتے اور اگر غریب اور کمینے کو پکڑتے تو اوسکو سنگسار کرتے
پھر ہمنے آپس مین صلاح کی کہ آؤ ایک چیز مقرر کر لیوین کہ شریف اور کمینے پر برابر کیا کرین تو یہی صلاح ٹھہری کہ سنگساری کے عوض کوڑون کی
مار اور مونہہ کالا کر دینا ہوا کرے پھر یہودیون نے حضرت سے تخفیف چاہی یعنی سنگساری نہو حضرت نے اونکی بات پر کچھ دھیان نکیا اور اوسکو
سنگسار کروایا پھر یہ حدیث فرمائی اور دوسری روایت یون ہی کہ جب یہودیون نے سنگساری کے حکم کی انکار کی تو عبد اللہ بن سلام نے حضرت سے کہا کہ
توریت مین سنگساری کا حکم ہی پھر توریت منگوائی تو یہودیون نے سنگساری کی آیت پر ہاتھ رکھدیا عبد اللہ بن سلام نے اونکا ہاتھ اوٹھا کر
اوس آیت کو پڑھ دیا پھر حضرت نے اوسکو سنگسار کروایا ھ ابو ھریرۃ اللّٰھمّ اھد امّ ابی ھریرۃ اللّٰھمّ حبّب
عُبیدک ھذا وامّہ الی عبادک المؤمنین وحبّب الیھما المؤمنین مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ الٰہی ہدایت کر ابوہریرہ کی ماکو الٰہی اپنے اس بندے کو اور اوسکی ماکو پیارا کر دے اپنے ایماندار بندون کے نزدیک اور ایماندارون کو
ان دونون کے نزدیک پیارا کر دے **ف** مصابیح مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ میری ما مشرک تھی مین اوس سے کہا کرتا تھا کہ تو مسلمان ہوجا سو اوسنے
ایکبار حضرت کے حق مین ایسی بے ادبی کی کہ مجکو نہایت بری معلوم ہوئی سو مین حضرت کی خدمت مین روتا آیا اور مینے کہا کہ یا حضرت میری ما کے واسطے
دعا کیجیے کہ خدا اوسکو ہدایت کرے تب حضرت نے یہ دعا کی تو مین حضرت کی اس دعا سے خوشی ہوکر نکلا جب مین اپنے گھر کے دروازے پر پہنچا اور میری مانے
میرے جوتے کی آہٹ سنی تو کہا ای ابوہریرہ ٹھہر رہ اور مینے پانی کی آواز سنی سو اوسنے غسل کرکے جلدی سے کپڑے پہن کے دروازہ کھولا اور
اون کہا کہ ای ابوہریرہ اشھد ان لا الٰہ الا اللّٰہ واشھد انّ محمّدا رسول اللّٰہ تو مین خوشی کے مارے روتا ہوا حضرت
کی خدمت مین پلٹ گیا اور یہ حال کہا تو حضرت نے الحمد للہ کہکے فرمایا کہ بہت اچھا ہوا یہ حدیث معجزہ ہی کہ فوراً حضرت کی دعا قبول ہوگئی

أَنْتَ آخِذٌ بِنَاصِيَتِهِ اَللّٰهُمَّ أَنْتَ الْأَوَّلُ فَلَيْسَ قَبْلَكَ شَيْءٌ وَأَنْتَ الْآخِرُ فَلَيْسَ بَعْدَكَ شَيْءٌ وَأَنْتَ الظَّاهِرُ فَلَيْسَ
فَوْقَكَ شَيْءٌ وَأَنْتَ الْبَاطِنُ فَلَيْسَ دُونَكَ شَيْءٌ اِقْضِ عَنَّا الدَّيْنَ وَأَغْنِنَا مِنَ الْفَقْرِ مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ
حضرتؐ نے فرمایا کہ الٰہی اے آسمانوں کے رب اور اے زمین کے رب اے بڑے عرش کے رب ہمارا رب اور ہر چیز کا رب اگانے والا دانے اور گٹھلی کا چیرنے اور
اوتارنے والا توریت اور انجیل اور قرآن کا میں تیری پناہ مانگتا ہوں ہر ایک چیز کی برائی سے ہر ایک چیز کی چوٹی کا تو پکڑنے والا ہے یعنی ہر چیز
تیرے قابو میں ہے الٰہی تو ہی پہلا ہے تو کوئی چیز تجھسے پہلے نہیں اور تو ہی پچھلا ہے تو کوئی چیز تیرے بعد نہیں اور تو ہی کھلا ہے تو کوئی چیز تجھسے بڑھکے
کھلی نہیں اور تو ہی چھپا ہے تو کوئی چیز تجھسے ورے پوشیدہ تر نہیں ادا کر ہم سے قرض کو اور بچا دے ہمکو محتاجی سے **ف** دانہ اور گٹھلی جیسے
وقت اوپر اور نیچے سے پھٹ جاتی ہے اوپر کی طرف سے درخت بلند ہوتا ہے اور نیچے سے جڑ تلے کو گھستے ہیں یہ جو فرمایا کہ اول اور آخر خدا ہے یعنی نہ اوسکی
ابتدا ہے نہ انتہا اور مخلوقات کی ابتدا بھی ہے اور انتہا بھی اول عدم تھا اور آخر فنا ہے خدا ظاہر ہے اپنی قدرت کی نشانیوں سے کہ تمام عالم اوسکا
قائل ہے عالم ہو یا جاہل اور باطن ہے اپنی ذات کی حقیقت سے کہ تمام جہان اوسمیں پریشان ہے جیسے نادان اوسمین حیران ہے اوس سے زیادہ تر دانا
سرگردان ہے **ھ** عائشة اَللّٰهُمَّ رَبَّ جِبْرَائِيلَ وَمِيكَائِيلَ وَإِسْرَافِيلَ فَاطِرَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ
وَالشَّهَادَةِ أَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِيمَا كَانُوا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ اِهْدِنِي لِمَا اخْتُلِفَ فِيهِ مِنَ الْحَقِّ بِإِذْنِكَ إِنَّكَ
تَهْدِي مَنْ تَشَاءُ إِلَىٰ صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ مسلم میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ الٰہی اے جبرئیل اور میکائیل اور اسرافیل کے
رب اے آسمانوں اور زمین کے بنانے والے اے چھپے اور کھلے کے جاننے والے تو ہی اپنے بندوں میں جھگڑا فیصل کریگا جسمیں وے پھوٹ پڑ رہے
ہیں اپنے حکم سے مجکو حق دین کی ہدایت کر جسمیں اختلاف پڑا ہے مقرر تو ہی ہدایت کرتا ہے جسکو چاہتا ہے سیدھی راہ کی طرف **ق** ابن عباس
اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ قَيِّمُ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ نُورُ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ
وَمَنْ فِيهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ مَلِكُ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ الْحَقُّ وَوَعْدُكَ الْحَقُّ
وَلِقَاؤُكَ حَقٌّ وَقَوْلُكَ حَقٌّ وَالْجَنَّةُ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ وَالنَّبِيُّونَ حَقٌّ وَمُحَمَّدٌ حَقٌّ وَالسَّاعَةُ حَقٌّ
اَللّٰهُمَّ لَكَ أَسْلَمْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْكَ أَنَبْتُ وَبِكَ خَاصَمْتُ وَإِلَيْكَ حَاكَمْتُ
فَاغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ وَيُبْدِي بَعْدَ ذٰلِكَ وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي
أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ أَوْ لَا إِلٰهَ غَيْرُكَ **كَانَ يَقُولُهُ** إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ
يتهجد کل بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ الٰہی اے ہمارے رب تجھی کو حمد ہے تو ہی آسمانوں اور زمین کا تھامنے والا
ہے اور جو انکے درمیان ہے اور تجھی کو شکر ہے تو ہی آسمانوں اور زمین اور انکے درمیان والوں کی رونق ہے اور تیرے ہی واسطے شکر ہے تو ہی آسمانوں
اور زمین اور انکے درمیان والوں کا بادشاہ ہے اور تیرے ہی واسطے شکر ہے تو سچ مچ ہے اور تیرا وعدہ سچ مچ ہے اور تیرا ملنا سچ ہے اور تیرا قول حق ہے
اور بہشت حق ہے اور دوزخ حق ہے اور پیغمبر حق ہیں اور محمدؐ حق ہیں اور قیامت حق ہے یعنی یہ سب چیزیں سچ مچ ہیں انمیں کچھ شک نہیں
الٰہی میں تیرا تابعدار ہوا اور تیرا میں ایمان لایا اور تجھپر میں نے بھروسا کیا اور تیری طرف میں نے رجوع کی اور تیری مدد سے میں جھگڑتا ہوں اور
تیرے ہی طرف میں جھگڑا رجوع کرتا ہوں کہ تو فیصل کرے سو بخش دے مجکو جو کہ میں نے آگے کیا اور جو پیچھے ڈالا اور جسکو میں نے چھپایا اور جو ظاہر کیا
اور بعد اسکے روایت ہے کہ یہ فرماتے تھے اور اوس گناہ کو بخش جسکو تو مجھسے زیادہ تر واقف ہے تو ہی آگے کرتا ہے جسکو چاہتا ہے اور تو ہی کرتا

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِيْمَا رَزَقْتَهُمْ وَاغْفِرْ لَهُمْ وَارْحَمْهُمْ دعا ۱ لابیه بُسْرٍ مسلم میں عبد اللہ بن بسر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا الٰہی برکت کر اونکے واسطے اوس میں جو تو نے اونکو دیا اور بخش دے اونکو اور رحم کر اونپر یہ دعا حضرت نے عبد اللہ کے باپ کے واسطے کی جسکا بسر نام ہی
ف عبد اللہ بن بسر رض سے روایت ہی کہ حضرت ہمارے گھر تشریف لائے اور کھانا اور کھجور کھائی اور شربت پیا باقی شربت دا اہنی طرف والے آدمی کو دیا
پھر حضرت سوار ہوئے تو میرے باپ نے باگ پکڑ کے دعا طلب کی تب حضرت نے یہ دعا کی خ اَلْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ اَللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ اَحْيٰى
وَبِاسْمِكَ اَمُوْتُ كَانَ يَقُوْلُهُ اِذَا اَخَذَ مَضْجَعَهُ وَاِذَا اسْتَيْقَظَ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَحْيَانَا
بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَاِلَيْهِ النُّشُوْرُ بخاری میں براء بن عازب رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی تیرے نام سے جیتا ہون اور تیرے
نام پر مرونگا یہ حضرت دعا کرتے تھے جب سونے کے واسطے لیٹتے تھے اور جب جاگتے تھے تو یہ فرماتے تھے کہ شکر ہی خدا کو جسنے ہمکو جلایا بعد ہمارے موت کے
اور اوسی کی طرف ہمی کر اوٹھنا ہی یعنی قیامت مین ف نیند کو موت اسواسطے فرمایا کہ جیسے موت سے عقل اور حواس نہین رہتے ویسے ہی نیند
مین بھی نہین رہتے پھر اسکے بعد قیامت کا جی اوٹھنا اسواسطے حضرت نے ذکر کیا کہ جاگنا قیامت کی زندگی کی مثال ہی یعنی جیسے نیند کے بعد جاگتے
ہین اوسی طرح موت کے بعد قیامت مین زندہ ہونگے ق ابو ہریرۃ اَللّٰهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِيْ وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ
الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اَللّٰهُمَّ نَقِّنِيْ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْاَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ اَللّٰهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَايَ بِالْمَاءِ
وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی فرق ڈالدے میرے اور میرے گناہون کے درمیان جیسے تو نے فرق ڈالا ہی مشرق
اور مغرب مین الٰہی چھانٹ ڈال مجکو گناہون سے جیسے سفید کپڑا چھانٹا جاتا ہی میل سے الٰہی دھو ڈال میرے گناہون کو پانی اور برف اور اولے سے یعنی
طرح طرح کی مغفرت کر ق جَرِيْرٌ اَللّٰهُمَّ ثَبِّتْهُ وَاجْعَلْهُ هَادِيًا مَهْدِيًّا دعا ۱ لہ حِيْنَ شَكٰى اِلَيْهِ اَنَّهُ لَا يَثْبُتُ
عَلَى الْخَيْلِ بخاری اور مسلم مین جریر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی ٹھہرا دے اوسکو گھوڑے پر اور کر دے اوسکو ہدایت کرنے والا اور
راہ پایا یہ دعا حضرت نے جریر کے لیے کی جب کہ اوسنے شکایت کی کہ مین گھوڑے پر نہین جم سکتا ف جریر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے مجکو ایک بتخانہ
توڑنے کو بھیجا مینے کہا کہ مین گھوڑون پر نہین ٹھہر سکتا تب حضرت نے میرے سینے پر اپنا ہاتھ ملا پھر یہ دعا کی تو شہسوار ہو گئے ق عائشہ
اَللّٰهُمَّ حَبِّبْ اِلَيْنَا الْمَدِيْنَةَ كَحُبِّنَا مَكَّةَ اَوْ اَشَدَّ اَللّٰهُمَّ صَحِّحْهَا وَبَارِكْ لَنَا فِيْ مُدِّهَا وَصَاعِهَا وَانْقُلْ
حُمَّاهَا فَاجْعَلْهَا بِالْجُحْفَةِ بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی ہمارے نزدیک مدینے کو پیارا کر جیسے ہمکو مکے
کی محبت ہی یا اوس سے بھی زیادہ الٰہی اور چنگا کر دے مدینے کو یعنی مدینے کی آب و ہوا کو درست کر دے اور برکت کر ہمارے لیے اوسکے مد اور اوسکے صاع مین
اور لیجا اسکی تپ کو سو ڈال دے اوسکو جحفہ مین ف مصابیح مین حضرت عایشہ رض سے روایت کہ جب حضرت مکے سے ہجرت کر کے مدینے مین آئے تو
ابو بکر صدیق اور بلال تپ کے مرض مین بیمار ہوئے اور بلال مکے کے جانے کے شتیاق مین شعرین پڑھنے لگے تو مینے یہ حال حضرت سے کہا تب حضرت نے
یہ دعا کی آب و ہوا مدینے کی بہت خراب تھی اکثر وبا تپ کی ہوا کرتی تھی حضرت کی دعا سے وہ بلا دفع ہوئی جحفہ مدینے سے چھ کوس ایک مکان ہی وہان
یہود رہتے تھے مدینے کی بیماری حضرت کی دعا سے وہان جاتی رہی ق انس اَللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا بخاری اور مسلم مین انس رض سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی ہمارے آس پاس مینہ برسے ہمپر نہ برسے ف اسکا قصہ اسی باب مین ہو چکا کہ اول حضرت نے مینہ کی دعا کی
جب سات روز کی جھڑی لگی تب یہ دعا فرمائی ھ ابو ہریرۃ اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ وَرَبَّ الْاَرْضِ وَرَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ
رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ فَالِقَ الْحَبِّ وَالنَّوٰى وَمُنْزِلَ التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِيْلِ وَالْفُرْقَانِ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ شَيْءٍ

ابوجہل اور کفار قریش وہان بیٹھے تھے جب حضرت مسجد مین گئے تو اون ناپاکون نے اونٹ کی اوجھڑی حضرت کی پیٹھ پر دونون شانون کے درمیان رکھدی
اور ہنسنے لگے اور ایک دوسرے پر حوالہ کرنے لگے کہ فلانے شخص نے یہ حرکت کی دوسرا کہتا تھا کہ نہین فلانے نے کی اور حضرت اوسی طرح سجدے مین رہے
فاطمہ زہرا نے جب سُنا تو گھبرائی ہوئین آکر حضرت کی پیٹھ سے اوسکو اوتارا تب حضرت نے اونکو یہ بددعا دی اول ابوجہل قریش کو ذکر کیا پھر ہر ایک
موذیون کا مفصل نام لیا چنانچہ وے لوگ جنگ بدر مین مارے گئے اور کوئین مین ڈالے گئے لیکن اُمیہ بن خلف حضرت کے ہاتھ سے زخمی ہوکر مکے مین
جاکر مرگیا اور یہ جو مصنف نے کہا کہ ساتوان شخص عمارہ بن ولید ہی یہ بات خوب نہین بنتی اسواسطے کہ کہتے ہین عمارہ کی موت
حبش کے ملک مین ہوئی واللہ اعلم ق ابن عباس اَللّٰھُمَّ فَقِّھْہُ فِی الدِّیْنِ زاد ابو مسعود وَعَلِّمْہُ التَّاْوِیْلَ دَعَا بِہٖ
لَہٗ لَمَّا وَضَعَ لَہٗ وَضُوْءًا کا بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عباس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی اوسکو دین مین فہم اور بوجھ دے
ابو مسعود محدث نے اتنی روایت اور زیادہ کی کہ اور اوسکو قرآن اور حدیث کا پھیر سکھا دے یہ دعا حضرت نے عبد اللہ بن عباس کے واسطے کی
جب اونھون نے حضرت کے واسطے وضو کرنے کا پانی رکھدیا ف اسی دعا کی برکت سے عبد اللہ بن عباس بڑے عالم ہوئے چنانچہ قرآن کی تفسیر کی اکثر
اونھین سے روایت ہی ابو مسعود اوس محدث کا نام ہی جسنے مستدرک کتاب جمع کی ق انس اَللّٰھُمَّ لَا عَیْشَ اِلَّا عَیْشُ الْاٰخِرَۃِ
فَاغْفِرِ الْاَنْصَارَ وَالْمُھَاجِرَۃَ بخاری اور مسلم مین انس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی سچی زندگی نہین مگر آخرت کی زندگی سو
بخش دے انصار اور مہاجرین کو ف جنگ خندق مین مہاجرین اور انصار مدینے کے گرد خندق کھودتے تھے اور یہ کہتے تھے نَحْنُ الَّذِیْنَ
بَایَعُوْا مُحَمَّدًا عَلَی الْجِھَادِ مَا بَقِیْنَا اَبَدًا یعنی ہمنے محمد سے بیعت کی جہاد پر ہمیشہ جب تک ہم زندہ رہینگے تب حضرت نے اونکے جواب مین
یہ دعا فرمائی یعنی دنیا کی زندگی کچھ حقیقت نہین زندگی ہی آخرت کی تو الٰہی انکی مغفرت کر تو وہان کی زندگی کا لطف اوٹھاوین م عَبْدُ اللّٰہِ
بْنُ عَمْرٍو اَللّٰھُمَّ مُصَرِّفَ الْقُلُوْبِ صَرِّفْ قُلُوْبَنَا عَلٰی طَاعَتِکَ مسلم مین عبد اللہ بن عمرو رض سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ الٰہی اے دلون کے پھیرنے والے پھیر ہمارے دلون کو اپنی طاعت پر ق عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ اَبِیْ اَوْفٰی اَللّٰھُمَّ مُنْزِلَ الْکِتَابِ سَرِیْعَ
الْحِسَابِ اِھْزِمِ الْاَحْزَابَ اَللّٰھُمَّ اھْزِمْھُمْ وَزَلْزِلْھُمْ دَعَا بِہٖ عَلَی الْاَحْزَابِ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن
ابی اوفی رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی اے اوتارنے والے کتاب کے اور جلد حساب کرنے والے بھگا دے کفار کے گروہون کو الٰہی اونکو شکست دے
اور اونکو ڈگا دے یہ دعا حضرت نے کفار کے گروہون پر کی ف جنگ خندق اور جنگ احزاب مین کفار نے مدینہ گھیر لیا تھا حضرت کی دعا سے
نہایت سرد ہوا چلی کفار گھبرا کے بھاگ گئے م عَائِشَۃُ اَللّٰھُمَّ مَنْ وَلِیَ مِنْ اَمْرِ اُمَّتِیْ شَیْئًا فَشَقَّ عَلَیْھِمْ فَاشْقُقْ عَلَیْہِ
وَمَنْ وَلِیَ مِنْ اَمْرِ اُمَّتِیْ شَیْئًا فَرَفَقَ بِھِمْ فَارْفُقْ بِہٖ مسلم مین حضرت عائشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی جو حاکم ہو
میری امت پر کسی کام کا پھر اونپر سختی ڈالے تو اوسپر تو سختی ڈال اور جو حاکم ہو میری امت پر کسی کام کا پھر اونسے نرمی کرے تو الٰہی تو بھی اوسپر نرمی کر
ف مسلمانون کے حاکم کو لازم ہی کہ ظلم نکرے تنگ نکرے حضرت کی اس دعا سے ڈرے بلکہ آسانی اور نرمی کرے تو خدا اوس سے نرمی کرے
م جَابِرٌ اَللّٰھُمَّ وَلِیَدَیْہِ فَاغْفِرْ یعنی رَجُلًا مِّنْ دَوْسٍ ھَاجَرَ مَعَ الطُّفَیْلِ بْنِ عَمْرٍو الدَّوْسِیِّ اِلَی الْمَدِیْنَۃِ
فَاجْتَوَاھَا فَاَخَذَ مَشَاقِصَ فَقَطَعَ بِھَا بَرَاجِمَہٗ فَمَاتَ مسلم مین جابر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی اور اوسکے دونون
ہاتھون کو بھی بخش دے یعنی اوس مرد کی مغفرت ہو جو دوس کی قوم سے تھا طفیل بن عمرو الدوسی کے ساتھ مدینے مین ہجرت کر آیا تھا سو
وہان کی ہوا اوسکو ناموافق پڑی تو اوسنے چوڑی کے گانسیون سے اپنی اونگلیون کے درمیان والے جوڑ کاٹ ڈالے سو وہ مرگیا ف مصنف نے

بخشے والا ہی جسکو چاہتا ہی کوئی عبادت کے لائق نہین سواے تیرے راوی کو شک ہی کہ حضرت نے لا الہ الا انت یا لا الہ غیرک فرمایا لیکن مطلب دونون کا ایک ہی یہ دعا حضرت پڑھتے تھے جبکہ رات کو اوٹھتے تھے تہجد کی نماز پڑھنے کو ھ ابن سبیل اللهم ربنا لك الحمد ملء السموات والارض وملء ما شئت من شيء بعد اهل الثناء والمجد احق ما قال العبد وكلنا لك عبد اللهم لا مانع لما اعطيت ولا معطي لما منعت ولا ينفع ذا الجد منك الجد كان يقوله اذا رفع رأسه من الركوع مسلم مین ابو سعید رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی ای ہمارے رب تیرے ہی واسطے تعریف ہی آسمانون اور زمین برابر اور بعد اسکے جو چیز تیری خواہش مین آوے اوسکے برابر ای بڑائی اور تعریف کے لائق جو بندے نے کہا تیری تعریف مین اوسکا تو لائق تر ہی اور ہم سب تیرے بندے ہین الٰہی کوئی روکنے والا نہین تیری دی چیز کو اور کوئی دینے والا نہین تیری روکی چیز کو اور تیرے بڑے نصیبے والے مالدار کو اوسکا نصیبا اور مال کچھ فائدہ نہین کرتا یعنی بدون عبادت اور عاجزی کے مالداری قیامت کو کچھ کام نآویگی یہ حضرت فرماتے تھے جب رکوع سے سر اوٹھا کر کھڑے ہوتے تھے ف یہ دعا حنفی مذہب مین نفل نماز مین پڑھے فرض مین نہین ھ ابو برزة الاسلمي اللهم صب الخير عليهما صبا ولا تجعل عيشهما كدا دعا به لجليبيب وامرأته مسلم مین ابو برزہ اسلمی رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا الٰہی ڈال دے ان پر مال کو اوڈیل کر اور نکر انکی زندگی اور گذران کو تنگ اور سخت یہ دعا حضرت نے جلیبیب اور اوسکی جورو کے حق مین کی ف یہ جورو خاوند نہایت محتاج تھے اسواسطے حضرت نے اونکے واسطے فراغت کی دعا کی ق عبد الله بن ابي اوفى اللهم صل على آل ابي اوفى بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن ابی اوفی رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی رحم کر ابی اوفی کے لوگون پر ف جب یہ آیت اوتری کہ ای محمد لوگون کے مالون سے زکوۃ لے اور انکے واسطے دعا مانگ تو عبد اللہ بن ابی اوفی زکوۃ لائے تو حضرت نے اونکے حق مین یہ دعا کی ق انس اللهم على الآكام والظراب وبطون الاودية ومنابت الشجر دعا به حين استسقى فقيل له هلكت الاموال وانقطعت السبل فادع الله يمسكها عنا بخاری اور مسلم مین انس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی پانی برسے ٹیلون پر اور پہاڑیون پر اور نالون کے اندر اور درخت جمنے کے مکانون پر یہ حضرت نے دعا کی جبکہ اول مینہہ مانگا تھا پھر حضرت سے یون کہا گیا کہ پانی کی کثرت سے جانور مر گئے اور راہین بند ہوگئین سو خدا سے دعا کیجیے کہ ہمسے مینہہ کو روک لے ف اسکا پورا قصہ اسی باب مین ہو چکا ق ابن مسعود اللهم عليك بقريش قاله ثلث مرات ثم قال اللهم عليك بابي جهل بن هشام وعتبة بن ربيعة وشيبة بن ربيعة والوليد بن عتبة وامية بن خلف وعقبة بن ابي معيط وذكر السابع ولم احفظه قال ابن مسعود فوالذي بعث محمدا بالحق لقد رايت الذين سمى صرعى ثم سحبوا الى القليب قليب بدر قال الصغاني مؤلف هذا الكتاب السابع هو عمارة بن الوليد بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن مسعود رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا الٰہی پکڑلے قریش کو یہ حضرت نے تین بار کہا پھر فرمایا الٰہی پکڑلے ابی جہل بن ہشام کو اور عتبہ بن ربیعہ کو اور شیبہ بن ربیعہ کو اور ولید بن عتبہ کو اور امیہ بن خلف کو اور عقبہ بن ابی معیط کو راوی کہتا ہی کہ حضرت نے ساتوین شخص کو بھی ذکر کیا تھا پر مجھکو یاد نہین رہا عبد اللہ بن مسعود نے کہا قسم ہی اوسکی جسنے محمد کو سچا پیغمبر کیا کہ جنکا حضرت نے نام لیا تھا سو مین نے اونکی پڑی لاشین دیکھین پھر وے کھینچ کر کوئین مین ڈالے گئے یعنی بدر کے کوئین مین صغانی اس کتاب کے جمع کرنے والے نے کہا کہ وہ ساتوان شخص جسکو راوی بھول گیا عمارہ بن ولید ہی ف روایت ہی کہ حضرت مکے مین کعبے کے سامنے نماز پڑھتے تھے

لائق نہیں سوا خدا کے وہ اکیلا ہے کوئی اوسکا شریک نہیں اوسی کا ملک ہے اور اوسی کو تعریف ہے اور وہ ہر چیز کر سکتا ہے الٰہی میں تجھسے
اس رات کی خیریت اور اسکے بعد دن کی خیریت مانگتا ہون اور تیری پناہ مانگتا ہون اس رات کی برائی اور اس رات کے بعد دن کی برائی سے
الٰہی میں تیری پناہ مانگتا ہون سستی اور پیری کی برائی سے الٰہی میں تیری پناہ مانگتا ہون دوزخ کے عذاب سے اور قبر کے عذاب سے یہ حضرت
فرماتے تھے شام کے وقت اور جب صبح ہوتی تھی تو بھی اسی طرح فرماتے تھے مگر امسینا و امسی الملک کے مقام پر اصبحنا و اصبح الملک للہ
فرماتے تھے یعنی ہمنے صبح کی اور خدا کی ملک نے صبح کی ھم عائشۃ بسم اللہ اللھم تقبل من محمد و آل محمد و من امۃ محمد
قالہ عند الذبح مسلم میں حضرت عائشہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا کے نام سے ذبح کرتا ہون الٰہی اسکو قبول کر محمد کی
طرف سے اور محمد کے آل کی طرف سے اور محمد کی امت کی طرف سے یہ دعا حضرت قربانی ذبح کرنے کے وقت فرماتے ف حضرت عائشہ رض سے روایت ہے
کہ حضرت نے ایک مینڈھا سینگ والا جسکے مونھ اور ہاتھ پانو سیاہ تھے منگوایا پھر فرمایا کہ اے عائشہ چھری لا اور اوسکو تیز کر پھر حضرت نے
چھری لیکر اوسکو ذبح کیا اور یہ فرمایا ق عائشۃ بسم اللہ تربۃ ارضنا بریقۃ بعضنا تشفی سقیمنا باذن
ربنا کان اذا اشتکی الانسان الشیء منہ او کانت بہ قرحۃ او جرح قال باصبعہ بالارض ثم رفعہا
بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا بسم اللہ یہ مٹی ہے ہماری زمین کی لپٹی ہے ہمارے بعضے کے لعاب دہن سے چنگا کرتی ہے
ہمارے بیمار کو ہمارے رب کے حکم سے حضرت کا معمول تھا کہ جب کوئی حضرت سے بیماری کی شکایت کرتا یا اوسکے ریم کا زخم ہوتا یا کہین گھاؤ ہوتا تو
حضرت زمین پر کلمے کی انگلی لگاتے پھر اوٹھا لیتے اور یہ فرماتے ف لعاب دہن اور خاک سے شفا ہونا صرف حضرت کی دعا کی برکت سے تھا بعضے ولایتی
جینی کی مٹی کو خاک شفا کہتے ہین ق ابن عباس لا الہ الا اللہ العلی العظیم الحلیم لا الہ الا اللہ رب العرش
العظیم لا الہ الا اللہ رب السموات والارض ورب العرش الکریم کان یقولہ عند الکرب
بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن عباس رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہیں کوئی بندگی کے لائق سوا خدا کے جو اونچا بڑائی والا صاحب حلم ہے
نہیں کوئی عبادت کے لائق سوا خدا کے جو بڑے عرش کا مالک ہے نہیں کوئی پرستش کے لائق سوا خدا کے جو آسمانون اور زمین کا رب ہے اور عزت والے
عرش کا رب ہے حضرت اسکو رنج اور کمال سختی مین فرماتے تھے ق المغیرۃ بن شعبۃ لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ
لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیء قدیر اللھم لا مانع لما اعطیت ولا معطی لما منعت ولا ینفع
ذا الجد منک الجد کان یقولہ فی دبر کل صلوۃ بخاری اور مسلم مین مغیرہ بن شعبہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
کہ نہیں کوئی معبود برحق سوا خدا کے وہ اکیلا ہے کوئی اوسکا شریک نہیں اوسی کا ملک ہے اور اوسی کو حمد ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے الٰہی
کوئی روکنے والا نہیں تیری دی ہوئی چیز کو اور کوئی دینے والا نہیں تیری روکی چیز کو اور تیرے روبرو نصیبے والے کو اوسکا نصیبہ کچھ نفع نہین کرتا
اس ذکر کو ہر نماز کے بعد فرماتے تھے ق جابر لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی
کل شیء قدیر لا الہ الا اللہ وحدہ انجز وعدہ ونصر عبدہ وھزم الاحزاب وحدہ قالہ
علی الصفا بخاری اور مسلم مین جابر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی بندگی کے سزاوار نہین خدا کے سوا وہ اکیلا ہے کوئی اوسکا
شریک نہین اوسی کا ملک ہے اور اوسیکو حمد اور وہ ہر چیز پر قادر ہے نہین کوئی بندگی کے لائق خدا کے سوا وہ اکیلا ہے پورا کیا اوسنے اپنے وعدے
کو اور مدد کی اپنے بندے کی یعنی حضرت کی اور تنہا اوسی نے احزاب کو یعنی کفار کے گروہون کو شکست دی یہ حضرت نے صفا پر فرمایا ف جس

جابر رضی سے روایت ہی کہ جب حضرت نے مدینہ کی طرف ہجرت کی تو طفیل کے ساتھ ایک مرد نے بھی ہجرت کی مدینے مین وہ نہایت بیمار ہو گیا اوسی اضطراب مین
اپنی انگلیون کے جوڑ کاٹ ڈالے خون بند نہ ہوا اوسی صدمہ سے وہ مر گیا تو طفیل نے اوسکو خواب مین دیکھا کہ سارا بدن اوسکا اچھا ہی مگر ہاتھون کو
اپنے چھپائے ہی طفیل نے پوچھا کہ تیرے رب نے تیرے ساتھ کیا سلوک کیا اوسنے کہا کہ ہجرت کی برکت سے میری مغفرت کی طفیل نے کہا کہ اپنے ہاتھ
تو کیون لپیٹے ہی اوسنے جواب دیا کہ یہ حکم ہوا کہ ہم اوسکو نہین سنوارتے جسکو تو نے خود بخود بگاڑا پھر یہ خواب طفیل نے حضرت سے کہا حضرت نے
اوسکے حق مین یہ دعا فرمائی یعنی الٰہی جیسے تو نے اوسکے سارے بدن پر کرم کیا ہی تو اوسکے دونون ہاتھون پر بھی کرم کر اس حدیث سے بڑی فضیلت ہجرت کی
ثابت ہوئی اوس شخص کو اپنے مارنے کی نیت نہو گی کہ حرام موت ہوتی اضطراب سے یہ حرکت ہوئی ہو گی یا شاید ہلاکی کی نیت ہو مگر ہجرت کی برکت اور
حضرت کی دعا سے اوسکی مغفرت ہو گئی ھ سعد بن ابي وقاص اللهم هؤلاء اهلي يعني عليا وفاطمة والحسن والحسين
رضي الله عنهم م مسلم مین سعد بن ابی وقاص رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی یہ ہین میرے اہلبیت یعنی علی مرتضی اور فاطمہ زہرا
اور حسن اور حسین علیہم السلام ف جب نجران کے نصاری سے اسلام کی حقیت مین بہت گفتگو کی تب حضرت کو حکم ہوا کہ مباہلہ کرو یعنی
حضرت اور نصاری یہ دعا کرین کہ جو باطل دین پر ہو خدا کی لعنت اوس پر پڑے اور اس مضمون کی آیت اوتری کہ ای محمد کہہ دے انسے کہ آؤ ہم تم بلاوین
ہم اپنے بیٹون کو تم اپنے بیٹون کو ہم اپنی عورتون کو تم اپنی عورتون کو ہم اپنے قریبون کو تم اپنے قریبون کو پھر ہم تم خوب گڑگڑا کے دعا کرین
اور جھوٹھون پر خدا کی لعنت ڈالین جب آیت اوتری تو صبح کو حضرت نکلے امام حسن کا ہاتھ پکڑے اور امام حسین کو گود مین لیے اور فاطمہ زہرا
حضرت کے پیچھے اور علی مرتضی سب کے پیچھے پھر یہ حدیث فرمائی جب نصاری نے یہ مبارک نورانی شکلین دیکھین تو ڈرے اور مباہلے سے انکار کیا اور جزیہ دینا
قبول کیا اس حدیث سے بڑا کمال پنجتن پاک کا ثابت ہوا حضرت نے اپنی بیبیون اور اصحاب کو ساتھ نہ لیا اسواسطے کہ ایسے وقت مین اونکے لینے سے
نصاری پر حضرت کا رعب نہ پڑتا اور کمال حقیت ثابت نہوتی اسواسطے کہ رفیقون اور بیبیون کا نقصان آدمی پر اتنا گران نہین ہوتا جتنا اولاد کا نقصان
گران ہی اور یہ جو شیعہ اس آیت اور حدیث سے علی مرتضی کی خلافت کی دلیل پکڑتے ہین محض بے جوڑ بات ہی اسسے اور خلافت سے کیا مناسبت ہی قرابت اور محبت اور چیز ہی
اور خلافت اور چیز اگر صرف قرابت اور حضرت کی محبت خلافت کی شرط ہوتی تو فاطمہ زہرا علی مرتضی پر خلیفہ ہونے مین مقدم تھین حالانکہ کوئی یہ نہین کہتا
خ عايشة اللهم هالة يعني هالة بنت خويلد اخت خديجة قاله لما استاذنت عليه فعرف
النبي صلى الله عليه وآله وسلم استيذان خديجة بخاری مین حضرت عایشہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی یہ ہالہ ہی
اسکو بخش دے ہالہ سے مراد ہی جو خویلد کی بیٹی اور حضرت خدیجہ کی بہن ہی حضرت نے اوسوقت فرمایا جب کہ ہالہ نے حضرت پاس آنے کی اجازت مانگی
تو حضرت نے اوسکی آواز سے حضرت خدیجہ کا اجازت مانگنا یاد کیا اور پہچانا ف حضرت خدیجہ کے انتقال کے بعد اونکی بہن ہالہ حضرت کے
گھر آئین اور دروازے پر کھڑے ہو کر حضرت سے اجازت گھر مین آنے کی مانگی حضرت کو اونکی آواز سے حضرت خدیجہ یاد پڑین حضرت غمناک ہوئے پھر یہ حدیث فرمائی
م ابن مسعود امسينا وامسى الملك لله والحمد لله لا اله الا الله وحده لا شريك له له الملك وله الحمد
وهو على كل شيء قدير اللهم اني اسئلك خير هذه الليلة وخير ما بعدها واعوذ بك من شر هذه الليلة
وشر ما بعدها اللهم اني اعوذ بك من الكسل وسوء الكبر اللهم اني اعوذ بك من عذاب النار وعذاب
في القبر كان يقوله اذا امسى واذا اصبح قال مثل ذلك ايضا اصبحنا واصبح الملك لله
مسلم مین عبد اللہ بن مسعود رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمنے شام کی اور خدا کے ملک نے شام کی اور خدا ہی کو شکر ہی کوئی بندگی کے

حشر غم افسردہ کو پر درد کر	الفت دنیا سے آوسے سرد کر	تیری ہی دھن میں وہ کو ہر دم رہے	تیرے غم عشق میں خرم رہے
	یا رب اس عاجز کی دعا کر قبول	خاتمہ بالخیر بحق رسول	

خاتمۃ الطبع خدا ہی کو حمد سزاوار ہی اور نعت کے لائق احمد مختار ہیں اونسنے ہماری ہدایت کے لیے قرآن نازل فرمایا اور
اوسکے مضامین کو احادیث مین صاف بتایا اسپر بھی جو باتین کہ ہماری سمجھ سے باہر تھین بزرگان دین نے آل اطہار و اصحاب اخیار کی روایت سے
کھلی بیان کر دین سو مومنین کو قرآن پر عمل واجب ہوا اور جاننا احادیث صحیحہ کا لازم ٹھہرا تا اپنے دین سے خبردار رہوں شرک و بدعت سے بچین اسلام کے ضرر سے
ہوشیار رہوں تو اب واجب ہوا کہ کوئی حدیث کی کتاب پڑھین اور جو عربی نجانتے ہوں تو اردو ترجمہ مطالعہ کرین اس صورت مین چاہیے کہ کوئی
کتاب مختصر ہو اور احادیث اوسکی صحیح اور سب امور دین کا بیان ہو اور تمامی ارکان اسلام کی تصریح ہو اور اوسکے ساتھ صاف ترجمہ بھی لکھا ہو
تا پڑھنے والا اچھی سمجھ جاوے دل سے شائق اوسکا ہو ایسی کتاب سوائے **تحفۃ الاخیار ترجمہ مشارق الانوار** کے کوئی نتھی اسی لیے
جناب حاجی محمد حسین مغفور اور برادر معظم محمد **مصطفی خان** مبرور نے یہ کتاب چھاپی حق یہ کہ اون دونون نسخون سے مسلمانون کو
بڑا فیض ہوا اور لوگون کا بہت مطلب نکلا واہب العطایا ان دونون کو جزائے خیر دے اور اونکے درجات عالی کرے اب اون میں سے کوئی نسخہ
نہین ملتا اور مسلمانون کو اوسکا شوق بہت تھا عطوفی جناب **سید امداد العلی** صاحب بریلوی سلمہ اللہ الواہب الغنی نے کہ اجرائے
امور خیر اونکی طبیعت ہے اور مددگاری مسلمان کی اونکی طینت ہے اس امیدوار رحمت ایزد منان **محمد عبد الرحمن** بن حاجی محمد روشن خان
غفر لہما کو اس امر خیر کے پھیلانے کی ترغیب دی یعنی اسکے چھاپنے کی فرمایش کی سو پہلے تین نسخون قدیمہ صحیحہ قلمیہ سے اسکا مقابلہ ہوا جو اون مین
زیادہ نکلا اوسکو بعد مطابق کرنے کے ماخذ سے حاشیے پر بطور نسخہ لکھا اور دو حدیثین جو اون نسخون مین زیادہ پائین وہ اندر کتاب کے
بڑھائین اور اونپر سوائے علامت نسخے کے ہندسہ جو احادیث پر مرتب مرسوم ہے واسطے نشان کے نہین لکھا بلکہ رقم سیاقی اونکا
نشان رکھا جب کتاب اس طرح مرتب و طیار ہوئی اور اوسمین کوئی حالت منتظرہ باقی نہین رہی فقیر نے حسب فرمایش عطوفی
ممدوح کے اوسکا چھاپنا شروع کیا اب کہ مہینا رجب المرجب ۱۲۸۲ سنہ ہجری ہے چھپنا اوسکا **مطبع نظامی**
واقع کانپور مین تمامی کو پہونچا ناظرین سے امید ہے کہ جب اس کتاب کے مطالعے سے فائدہ اوٹھائین فقیر اور اسکے چھپنے کے
مددگارون کو بدعائے فلاح دارین یاد فرمائین یہ دعا احسان ہے اِنَّ اللّٰہَ لَا یُضِیعُ اَجرَ المُحسِنِینَ ⁂

قطعۂ تاریخ اختتام طبع این کتاب مستطاب از جناب حافظ نظام الدین حسن سالک کول سلمہ اللہ الوہاب

مشارق دگر طبع شد چون شنفت یا	بتکرار نامش زسالش حساب	وگر در دلش قدسیان ریختند	چہ مطبوع دلکش شدہ این کتاب
۶۴۱ ۶۴۱ ۱۲۸۲			۱۲۸۲

وجہ مہر کی خاتمے پر
واسطے سند اس بات کے کہ کتاب چھپی ہوئی
مطبع نظامی کی ہی مہر و دستخط مہتمم کے کیے گئے

عبد الرحمن خان
بن حاجی محمد روشن خان بقلم خود

محمد روشن خان ...
محمد عبد الرحمن بن حاجی ...

فتح ہوا تب حضرت نے صفا پہاڑ پر اپنی فتح اور مدد کا یہ شکر ادا کیا ق عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ الزُّبَیْرِ بْنِ الْعَوَّامِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَلَا نَعْبُدُ اِلَّآ اِیَّاہُ لَہُ النِّعْمَۃُ وَلَہُ الْفَضْلُ وَلَہُ الثَّنَآءُ الْحَسَنُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُخْلِصِیْنَ لَہُ الدِّیْنَ وَلَوْ کَرِہَ الْکَافِرُوْنَ کَانَ یُھَلِّلُ بِھِنَّ فِیْ دُبُرِ کُلِّ صَلٰوۃٍ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی معبود برحق نہین سوائے خدا کے وہ اکیلا ہی کوئی اوسکا شریک نہین اوسی کا ملک ہی اور اوسی کو تعریف ہی اور وہ ہر چیز پر کر سکتا ہی نہین جنبش گناہ سے اور نہ طاقت بندگی پر مگر خدا کی توفیق سے نہین کوئی معبود برحق سوائے خدا کے اور ہم کسیکی بندگی نہین کرتے سوائے اوسکے اوسیکی نعمت ہی اور اوسی کا فضل اور اوسی کو عمدہ تعریف ہی سوائے خدا کے کوئی بندگی کے لائق نہین ہمارا تو یہ حال ہی کہ ہم دین کو صرف اوسی کے واسطے خالص کر چکے اگرچہ کافرون کو یہ برا لگے یہ کلمے حضرت پڑھتے تھے ہر ایک نماز کے بعد ق ابْنُ عُمَرَ لَبَّیْکَ اللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَۃَ وَالْمُلْکَ لَکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ کَانَ یُلَبِّیْ بِھٰذِہِ التَّلْبِیَۃِ فِیْ حَجَّتِہٖ وَعُمْرَتِہٖ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بار بار حاضر ہون تیری خدمت مین الٰہی حاضر ہون خدمت مین کوئی تیرا شریک نہین مین خدمت مین حاضر ہون مقرر حمد اور نعمت اور ملک تیرے ہی واسطے خاص ہی کوئی تیرا شریک نہین حضرت کا معمول تھا کہ اپنے حج اور عمرے مین یہی تلبیہ فرماتے تھے ف تلبیہ اوس ذکر کو کہتے ہین جو احرام باندھنے کے وقت لبیک کی لفظ ملا کر کہتے ہین حضرت ہمیشہ کرتے احرام باندھنے کے بعد ہر ایک نماز کے پیچھے اور اونچے نیچے پر چڑھتے اوترتے اور لوگون کے ملنے کے وقت مگر ان سب روایتون مین یہ تلبیہ متفق علیہ ہی اسمین اختلاف نہین امام اعظم کے نزدیک اس سے کم کرنا درست نہین پھر اگر کچھ زیادہ کرے تو مضائقہ نہین لبیک عرب مین پکارنے کے جواب مین کہتے ہین جیسے ہندی مین جی بولتے ہین بعد کعبہ بنانے کے حضرت ابراہیم کو حکم ہوا تھا کہ تم سب لوگون کو قیامت تک حج کے واسطے پکار دو چنانچہ اونھون نے پکارا تھا تو حاجیون کا یہ لبیک کہنا اوسی پکارنے کا جواب ہی ھ انس لَبَّیْکَ عُمْرَۃً وَحَجًّا مسلم مین انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا حاضر ہون تیری خدمت مین عمرے اور حج کی نیت کرتا ہون ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت نے حجۃ الوداع مین حج اور عمرے کی ساتھ ہی نیت کی اسکو قران کہتے ہین یعنی ایک احرام سے حج اور عمرہ ادا کرنا اور یہی مذہب ہی امام اعظم کا کہ قران افضل ہی تمتع اور افراد سے تمتع یہ کہ اول احرام عمرے کا کرے پھر وہ عمرہ ادا کرے احرام اوتارے پھر آٹھوین تاریخ حج کے واسطے دوسرا احرام باندھے اور افراد یہ کہ صرف حج کے واسطے احرام باندھے عمرہ نہ کرے بدون حج کیے احرام نہ اوتارے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلَی الْاِتْمَامِ وَالصَّلٰوۃُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ وَاٰلِہٖ وَصَحْبِہِ الْکِرَامِ

مثنوی

شکر کہ انجام کو پہونچی کتاب — علم احادیث کی لب لباب
یعنی کہ اردو کی پہن کر قبا — شاہد تازے ہوا جلوہ نما
دوستو اب اسکا ادا حق کرو — خلق کو سمجھاؤ خود اسکو پڑھو
پیرو سنت ہی کا رہیو بجان — دل مین نہ بدعات کو دینا مکان
نور کو لے نار کی گم کر ہوس — عاقل و بیدار کو نکتہ ہی بس

جو کہ مطالب تھے براوج فلک — ترجمے سے آگئے اوتر ارض تک
گنج خفی دست بدست آگیا — کیا ہی ہوا راز نہان برملا
اسکو نہ جزدان مین رکھ چھوڑ دو — ہان کہین ایسا نہ ستم کیجیو
اب بھی جو بدعت مین جا کر پھنسا — مونہ تو محمد کو دکھا دیگا کیا
یارب ان اوراق کو مقبول کر — ہند کو اس فیض سے کر بہرہ ور

فہرست بعضی از فوائد و مطالب این کتاب که اہل دین را شوق دریافت آن اکثر است

فہرست ابواب و فصول مشارق الانوار برائے سہولت استخراج احادیث مطلوبہ

صحیح نامہ تحفۃ الاخیار ترجمہ مشارق الانوار

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱	۱۴	ابن جریج	ابن جریج	۴۳	۹	اخثلکم	اخثالکم	۸۳	۲۵	خ	رضی
۳	۱۸	ضحاح	صحاح	۴۳	۲۳	بہ	بہ	۸۵	۲۰	لوجیا	لوجا
۴	۱۲	من	مین	۴۳	۲۷	نار	نار	۸۵	۲۴	حرت	حرف
۵	اسفل	مال	حال	۴۸	۰۲	غریبا	غریبا	۹۲	۲۳	آب	آپ
۵	۱۹	الاجبار	الاخبار	۴۸	۲۷	زوایت	روایت	۹۳	۲۶	نغسل	غسل
۵	۱۹	زبدہ	زبدۃ	۴۹	۱۱	حذیفۃ	حذیفۃ	۹۶	۱۵	تعتنسل	تغتسل
۵	۲۴	بعضی	بعضی	۵۳	۲۷	قرابت	قرابت	۹۸	۱۶	بن حکم رض	بن حکیم
۵	۲۵	کتاب	کتاب	۵۴	۲	اواس	اوس	۹۹	۶	بن حکم رض	بن حکیم
۶	۱۷	رعابت	رعایت	۵۵	۱۷	ابن ارقم	ابن ارقم	۹۹	۱۷	اس فصل	اس فصل میں
۸	۱۲	ایتاغ	ابتاع	۵۵	۲۵	بدینے	مدینے	۹۹	۲۳	مفصل	مفصل
۸	۱۳	توعبر	توعبر	۵۸	۱۹	مسیٔ اللیل	مسیٔ اللیل	۱۰۳	۱۲	رص	رض
۸	۱۴	گابھا	گابھا	۵۹	۱۶	نخھے	نخھے	۱۰۸	۲۴	دنو تم	دنوتم
۸	۲۱	بیٹون	بیٹیون	۵۹	۲۷	روایت	روایت ہے	۱۰۹	۲۲	ابوبکر رض	ابوبکر رض
۱۸	۸	ابی قاص	ابی وقاص	۶۰	۱۰	اوتاری	اوتاری	۱۱۱	۴	علی مرتضی رض	علی مرتضی رض
۱۹	[illegible]	ابوھریرۃ	ابو ھریرۃ	۶۰	۱۲	بیٹھا	بیٹھا	۱۱۱	۱۷	تب جڑھی	تب چڑھی
۱۹	۲۴	لیا کیا	لیا کیا	۶۲	۱۴	الحجامۃ	الحجامۃ	۱۱۱	۱۹	بشئ	بشیٔ
۲۲	۱	کرنے	کرنے	۶۵	۱۲	فود	فودّ	۱۱۱	۱۹	رأبي	رائي
۲۲	۳	بسی	کسی	۶۵	۱۹	فصیرک	فصیرک	۱۱۲	۹	خضرت	حضرت
۲۴	۲۵	کہ	کہ	۶۷	۱۵	مسجدکے	مسجد کے	۱۱۳	۲۴	روایت	روایت
۳۲	۱۴	دبنار	دینار	۶۹	۱۶	استنحاضۃ	استحاضۃ	۱۱۴	۱۹	جحش	جحش
۳۲	۲۱	رشوت	رشوت	۷۲	۱۶	بتچارے	بیچارے	۱۱۴	۲۴	مینگنیا	مینگنیاں
۳۲	۲۵	زمین	زمین	۷۳	۷	سبب	سبب	۱۱۵	۵	تفیضین	تفیضین
۳۵	۱۶	بالنزد شیر	بالنرد شیر	۸۰	۱۳	یطوث	یطوف	۱۲۰	۲۵	لاتسئلنی	لاتسئلنی
۴۲	۱۲	بعمل	بعمل	۸۳	۲	توبا	توبا	۱۲۴	۲۶	کھور	طھور
۴۳	۶	لستا	لینا	۸۳	۱۹	متنعذا	متنعذا	۱۳۲	۲۳	لاطیرۃ	لاطیرۃ

تمت

سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۴	او	اور	۱۹۸	۷	بعنی	یعنی	۲۷۲	۱۲	النّفس	النّفس
۹	دوزخ مین	دوزخ مین	۱۹۸	۱۴	نبھی	بھی	۲۸۳	۱۱	ہمن	ہین
۱۶	سنے	سے	۱۹۸	۲۲	خدا	خدا	۲۸۴	۷	وبایا	فرمایا
۱۸	اود تاریخ	اور تاریخ	۱۹۹	۱۷	مدینے	مدینے	۲۸۵	۱۲	روایت	روایت
۲۴	اوتارتے	اوتارتے	۲۰۱	۲۷	بجھتا	بجھتا	۲۹۱	۴	نہ نماز نہ پڑھی	نماز نہ پڑھی
۱۵	تہو	تہو	۲۰۴	۲۷	چیز	چیز	۲۹۶	۲۰	واجب	واجب
۱۹	ساختہ	ساتھ	۲۰۵	۲۳	الخطاب	الخطاب	۲۹۶	۲۷	فتح	فتح
۲۲	رزق	رزق	۲۱۲	۱	موسنی	موسیٰ	۳۰۱	۱۸	ے	کہ
۹	چوتی	جوتی	۲۱۶	۵	نہنن	نہین	۳۰۵	۱۲	القرظی	القرظی
۳	منہما	منہما	۲۲۰	۵	بتو	تو	۳۱۷	۸	اصحاب	اصحاب
[illegible]	او	اور	۲۲۴	۱۳	بدعا	بددعا	۳۲۰	۵	مواحذہ	مواخذہ
۲	برتر	بدتر	۲۲۴	۲۷	اوردسری	اوردوسری	۳۲۲	۲۲	او کاکرہ	اوسکا مزہ
۱۲	وجوہنا	وجوہنا	۲۲۸	۱۲	عبد	عبد	۳۲۲	۲۳	متل	مثل
۶	ازاب	اذاب	۲۳۵	۴	ابن عمر	ابن عمر	۳۲۳	۱۶	لمثل	کمثل
۲۰	بابت	بات	۲۳۵	۸	آب	آپ	۳۲۳	۱۷	بجھ کر	بجھ کر
[illegible]	نمکو	تمکو	۲۳۵	۲۰	کیا	کیا	۳۲۳	۱۸	اورسمین	اوسمین
۱۰	غذاب	عذاب	۲۴۰	۲۰	پھر آپا	پھر آیا	۳۲۷	۲۰	البسیح	البیع
۲	گھر	گھر	۲۴۴	۵	ایمان سے	ایمان کے	۳۳۳	۲	بن حکم رض	بن حکم
۶	او	اور	۲۴۷	۳	بابت	بات	۳۳۴	۱۲	چبیر	جبیر
۲۴	سنے	سے	۲۵۴	۲۵	اوسمین	اسمین	۳۳۴	۱۷	باصم	اعصم
۲۰	بن حکم رض	بن حکم	۲۵۵	۱۲	زید	زید	۳۳۶	۸	کسنی	کسی
۱۸	نہنن اداکرتا	نہین ادا کرتا	۲۵۵	۲۱	بعبدالله	لعبدالله	۳۳۷	۱۶	اوبہتر	اوربہتر
۲	یغرس	یغرس	۲۵۹	۱۲	اوراوس	اوراس	۳۳۹	۲	حلبہ	خطبہ
۴	مکتوب	مکتوب	۲۶۱	۱۹	نسائھا	نسائھا	۳۳۹	۶	ربھم	بہم
[illegible]	توب	بالوقوب	۲۶۱	۲۷	ہوتا	ہونا	۳۳۹	۹	ذھب	ذھب
[illegible]	[illegible]	پیچھے	۲۶۸	۵	شرات	شراب	۳۳۹	۱۷	تہین	تہین